طحاوی شریف

حدیث پاک کا مشہور و مستند مجموعہ

شرح معانی الآثار

جلد نمبر 3

تالیف

امام ابو جعفر احمد بن محمد الازدی الطحاوی الحنفی

مکمل عربی متن، مع اردو ترجمہ و شرح از علامہ عبدالستار ٹونکیؒ

پیش لفظ۔ از جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن

جج سندھ ہائی کورٹ و سابق چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

toobaa-elibrary.blogspot.com

ناشر
مکتبہ بشریٰ ۔ اردو بازار، لاہور

ملنے کا پتہ
ناشران قرآن لمیٹڈ ۔ اردو بازار، لاہور

طحاوی شریف یعنی شرح معانی الآثار

مؤلفہ امام طحاویؒ کا یہ مترجم و مشرّح ایڈیشن پیش کرنے
کی سعادت مکتبۂ سرمد کو حاصل ہو رہی ہے
اب کی بار کتابت کی صحت و خوبی کو یقینی بنانے کیلئے چاروں
جلدیں عمدہ فوٹو پازیٹو کے ذریعے آفسٹ پر طبع کی گئی ہیں جس
سے نسخ و نستعلیق دونوں کی تحریر نظر فروز ہو گئی ہے اور
خاص تمن کے نقاط و اعراب بہت واضح ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
کے فضل و کرم سے امید ہے کہ علمائے کرام، دینی طلبہ اور دوسرے
شائقین علم اسے مفید پائیں گے۔

اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق مکتبۂ سرمد محفوظ ہیں۔

مکمل سیٹ قیمت RS700/ روپے

toobaa-elibrary.blogspot.com

جلد سوم

toobaa-elibrary.blogspot.com

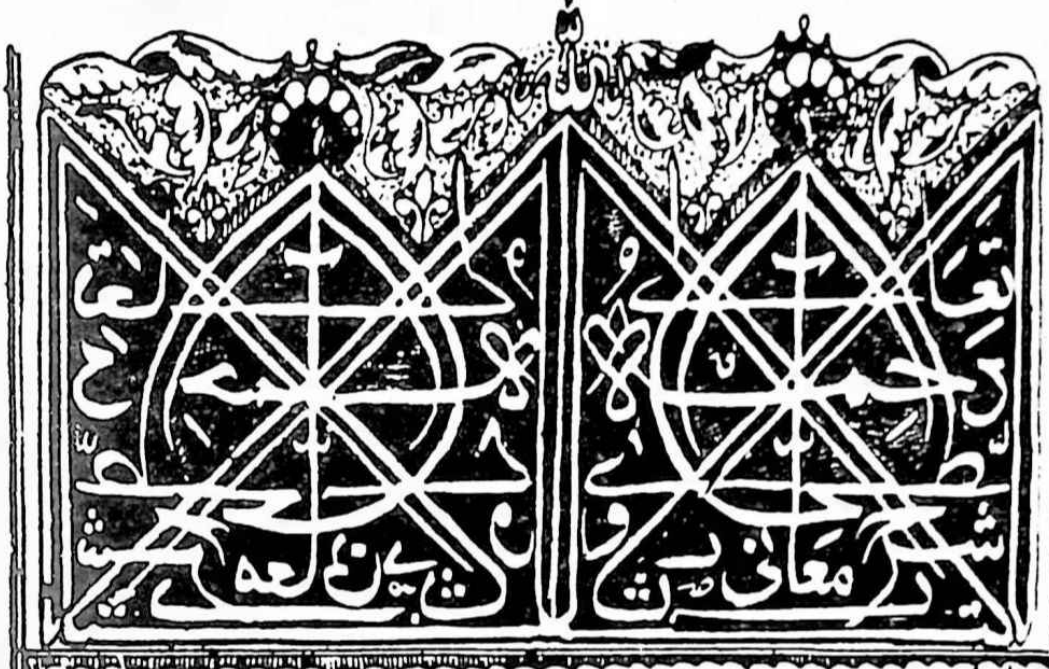

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب النكاح

باب ما نهي عنه من سوم الرجل على سوم أخيه وخطبته على خطبة أخيه ترجمہ باب اوس کے بیان میں جس سے روکا گیا ہے (یعنی) اپنے بھائی کے نرخ پر اپنے آپ نرخ کرنے لگنا اور اپنے بھائی کی منگنی کے باوجود (آپ) منگنی کرنے لگنا حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا مسدد ابن مسرهد قال ثنا يحيى ابن سعيد عن عبيد الله بن عمر قال ثني نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم قال لا يبيع الرجل على بيع أخيه ولا يخطب على خطبة أخيه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم ابن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد بن مسرہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن عمر سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے نافع نے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے کوئی باوجود بیچنے اپنے بھائی کے اور نہ منگنی کرے باوجود اپنے بھائی کی منگنی کے حدثنا يونس قال أنبأ ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اوسے بروایت نافع وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ اور انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مثل روایت کی۔ حدثنا يونس وأحمد بن عبد الرحمن بن وهب قالا ثنا عبد الله بن وهب قال ثني الليث قال ثني يزيد بن أبي حبيب عن عبد الرحمن بن شماسة المهري أنه سمع عقبة بن عامر يقول على المنبر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المؤمن أخو المؤمن لا يحل له أن يبتاع على بيع أخيه حتى يذر ولا يخطب على خطبة أخيه حتى يذر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور احمد بن عبد الرحمن بن وہب نے اون دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن شماسہ مہری سے کہ انہوں نے عقبہ بن عامر کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن مومن کا بھائی ہے۔ حلال نہیں اس کے لئے یہ کہ اپنے بھائی کی بیع پر (اپنے آپ) بیع کرنے لگے۔ جب وہ چھوڑ نہ دے یا اپنے بھائی کی منگنی پر (آپ) منگنی کرنے لگے۔ جبتک کہ وہ چھوڑ نہ دے حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے پس اوسی اسناد کے ساتھ اوسی کی مانند ذکر کیا حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا علی ابن الجعد قال اخبرنا ضرار بن جویریۃ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا یخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ حتی یترک الخاطب او یاذن لہ فیخطب ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الجعد نے کہا خبر دی ہمکو ضرار بن جویریہ نے وہ روایت کرتے ہیں۔ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کی بیع پر اور نہ منگنی کرے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کی منگنی پر یہانتک کہ چھوڑ بیٹھے منگنی کرنیوالا یا اوسکو اجازت دیدے تو منگنی کرے حدثنا احمد بن داود قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا عبد العزیز بن محمد عن داود بن صالح بن دینار عن ابیہ عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسوم الرجل علی سوم اخیہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں۔ داود بن صالح بن دینار سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بہاؤ کرے آدمی اپنے بھائی کے بہاؤ پر حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی یونس ھو ابن یزید عن ابن شھاب قال ثنی سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ یعنی انہ قال لا یخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ حتی ینکح او یترک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے جو بیٹا یزید کا ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعید بن المسیب نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسیکی مانند یعنی یہ کہ آپ نے فرمایا نہ منگنی کرے تم میں کا کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر یہانتک کہ وہ (بھائی) (یا) نکاح کرے اور یا چھوڑ دے حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد اللہ بن بکیر قال ثنا ھشام بن حسان عن محمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم انہ قال لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ ولا یسوم علی سوم اخیہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن حسان نے وہ روایت کرتے ہیں محمد سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (وہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا نہ منگنی کرے آدمی اپنے بھائی کی منگنی پر اور نہ بہاؤ کرے اپنے بھائی کے بہاؤ پر حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں۔ علاء بن عبد الرحمن سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

لہ دیکھو والسلام ابتاع بعضکم علی بیع اخیہ الخ وخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ الخ وسام او ساوم ۱۲-۱۲-۱۲ ابو الولی رضی اللہ عنہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے اسی کی مثل حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابوصالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سو وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الزناد نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ نہ منگنی کرے تم میں کا کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر یہانتک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ بیٹھے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مالک نے حدیث بیان کی اوس سے بروایت ابی الزناد وہ روایت کرتے ہیں اعرج سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منگنی کرے تم میں کا کوئی اپنے بھائی کی منگنی پر حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اوس سے بروایت محمد بن یحیی بن حبان انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ لَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَشْتَرِيَ أَوْ يَتْرُكَ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشیر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اوزاعی نے کہا میں نے ابوکثیر کو کہتے سنا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بہاؤ کرے آدمی اپنے بھائی کے بہاؤ پر یہانتک کہ وہ خریدے یا چھوڑ بیٹھے۔ اور نہ منگنی کرے اپنے بھائی کی منگنی پر یہانتک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ بیٹھے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجھکو عبداللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن قیس سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسعید مولی عبداللہ بن عامر بن کریز سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے تم میں کا کوئی کسی (دوسرے) کی بیع پر اور نہ منگنی کرے تم میں کا کوئی کسی (دوسرے) کی منگنی پر قال أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا وَقَالُوا لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَسُومَ شَيْئًا قَدْ سَامَ بِهِ غَيْرُهُ حَتَّى يَتْرُكَهُ الَّذِي قَدْ سَامَ بِهِ فَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَخْطُبَ امْرَأَةً قَدْ خَطَبَهَا غَيْرُهُ حَتَّى يَتْرُكَهَا الْخَاطِبُ لَهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآثَارِ ترجمہ کہا ابوجعفر نے کہ پس ایک قوم (گروہ) اسی طرف گیا ہے۔ اونکا قول ہے کہ کسی کو یہ جائز نہیں کہ کسی ایسی چیز کا بہاؤ کرنے لگے۔ کہ جسکا دوسرا شخص

toobaa-elibrary.blogspot.com

بہاؤ کر رہا ہو۔ یہانتک کہ دوسرا شخص چھوڑ بیٹھے جو بہاؤ کرتا تھا۔ اور اسی طرح اوسکو یہ جائز نہیں کہ کسی ایسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے۔ جس کو کوئی دوسرا پیغام بھیج رہا ہو۔ جبتک دوسرا پیغام بھیجنے والا چھوڑ نہ بیٹھے۔ اور اس بارہ میں ان احادیث (مذکورہ) سے دلیل پکڑی ہے **وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ الْمُسَاوِمُ اَوِ الْخَاطِبُ قَدْ رَكَنَ اِلَيْهِ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَسُوْمَ عَلٰى سَوْمِهٖ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَتِهٖ حَتّٰى يَتْرُكَ قَالُوْا وَهٰذَا السَّوْمُ وَالْخِطْبَةُ الْمَذْكُوْرَانِ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ النَّهْيُ عَنْهُمَا اِنَّمَا النَّهْيُ فِيْهَا عَمَّا ذَكَرْنَاهُ فَاَمَّا مَنْ سَاوَمَ رَجُلًا بِشَيْءٍ وَخَطَبَ اِلَيْهِ امْرَاَةً هُوَ وَلِيُّهَا فَلَمْ يَرْكَنْ اِلَيْهِ فَمُبَاحٌ لِغَيْرِهٖ مِنَ النَّاسِ اَنْ يَسُوْمَ بِمَا سَاوَمَ بِهٖ وَيَخْطُبَ بِمَا خَطَبَ** ترجمہ اور مخالفت کی اون کی اس بارہ میں دوسروں نے اور بولے کہ اگر نرخ یا منگنی قبول کرنیوالا اگر اس اوس (مبیع یا منکوحہ) کی طرف مائل ہوگیا ہے۔ تو کسی کو یہ جائز نہیں کہ اوسکے بہاؤ پر اپنا بہاؤ یا اوسکی منگنی پر اپنی منگنی کرنے لگے۔ جب تک کہ وہ چھوڑ (کر الگ نہ) ہوجائے اونکا قول ہے کہ یہ بہاؤ اور منگنی جسکے ناجائز ہونیکا ذکر (پہلی حدیثوں میں گذرا اس سے مراد وہی ہے جو ہم نے بیان کیا رہا وہ شخص جس نے کسی سے کسی چیز کا بہاؤ کیا یا کسی عورت کے لئے ایسے شخص کی طرف پیغام نکاح بھیجا کہ جسکا وہ ولی ہے۔ پھر وہ (چیز کا مالک اور عورت کا ولی) اوس شخص (بہاؤ کرنے یا بھیجنے والے) کی طرف مائل نہ ہوا تو دوسرے شخصکو اوس چیز کا بہاؤ کرنا اور اوس عورت کیلئے پیغام بھیجنا مباح ہے اور اس بارہ میں دلیل وہ حدیث لائے ہیں۔ **وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ خُطَّابٌ فَخَطَبَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَاَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُعَاوِيَةَ خَفِيْفُ الْحَالِ وَاَبُو الْجَهْمِ يَضْرِبُ النِّسَاءَ وَفِيْهِ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ** ترجمہ جسکو بیان کیا ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر بن ابوالجہیم سے کہا فاطمہ بنت قیس کو میں نے کہتے سنا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ جب تیری عدت پوری ہوچکی تو مجھے خبر کیجئے (فاطمہ نے) کہا پس بہت سے پیغام بھیجنے والوں نے میرے پاس پیغام بھیجے جن میں معاویہ اور ابوالجہم بھی تھے پس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے اور ابوالجہم عورتوں کو مارا کرتا ہے یا (کہا) کہ وہ عورتوں پر سخت ہے لیکن تو اسامہ بن زید کو اختیار کرلے **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهٗ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر بن ابوالجہم سے وہ فاطمہ سے اوسی کی مثل **حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ** ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی کثیر انصاری نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے وہ ابوسلمہ سے وہ فاطمہ سے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهَا لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا اَبُو الْجَهْمِ**

toobaa-elibrary.blogspot.com

ومعاوية وكل ذلك يقول رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم ابن انت من اسامة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں، محمد بن عمرو بن علقمہ سے وہ ابوسلمہ سے وہ فاطمہ بنت قیس سے کہ جب اونکی عدت پوری ہوچکی تو ابوالجہم اور معاویہ نے پیغام نکاح بھیجا (تو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے یہ فرماتے تھے کہ کہاں تو اور کہاں اسامہ **حدثنا** یونس قال ابن وھب ان مالکا اخبرہ عن عبد اللہ بن یزید مولی الاسود بن سفیان عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف عن فاطمۃ بنت قیس قالت لما حللت اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی اللہ وسلم فذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان وابا جھم خطبانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی اللہ وسلم اما ابو جھم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ ولکن انکحی اسامۃ بن زید قالت فکرھتہ ثم قال انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت بہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ مالک نے خبر دی اون کو عبد اللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان سے (سنکر) انہوں نے روایت کی ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ جب میں حلال ہوگئی (نکاح کیلئے) تو حاضر ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں اور آپ سے معاویہ بن ابی سفیان اور ابوالجہم کے پیغام بھیجنے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوالجہم تو اپنے کاندھے سے لاٹھی ہی نہیں اتارتا اور رہا معاویہ سو وہ مفلس ہے کہ کچھ مال نہیں رکھتا لیکن (ہاں) تو اسامہ بن زید سے نکاح کرلے (فاطمہ کا بیان ہے) کہ میں نے اوسکو پسند نہ کیا تو آپنے پھر فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کرلے چنانچہ میں نے اون سے نکاح کر لیا پس اللہ تعالی نے اوسمیں بہتری کی اور میں اوسکے ساتھ نکاح کرنے میں رشک کی گئی **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن ابی سلمۃ ومحمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن فاطمۃ بنت قیس قالت لما حللت خطبنی معاویۃ ورجل من قریش فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکحی اسامۃ فکرھتہ فقال انکحیہ فنکحتہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں حارث بن عبد الرحمن سے وہ ابوسلمہ اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے وہ فاطمہ بنت قیس سے کہا جب حلال ہوگئی میں تو معاویہ اور قریش کے ایک شخص نے میری طرف پیغام نکاح بھیجا تو مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کرلے میں نے اوسکو ناپسند کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ اوسی (اسامہ) سے نکاح کرلے میں نے کرلیا **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا یحیی بن زکریا ابن ابی زائدۃ قال ثنا المجالد بن سعید عن عامر عن فاطمۃ بنت قیس ان رجلا من قریش خطبھا فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ازوجک رجلا احبتہ فقالت بلی فزوجھا اسامۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مجالد بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے وہ فاطمہ بنت قیس سے کہ قریش کے ایک شخص نے اونکی طرف پیغام نکاح بھیجا تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ پس آپ نے فرمایا کیا میں ایسے شخص سے تیرا نکاح کردوں جس سے میری دوستی ہو انہوں نے (جواب میں) کہا ہاں (کر دیجئے) چنانچہ اسامہ سے نکاح کردیا **قال** ابو جعفر فلما خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ علی اسامۃ بعد علمہ بخطبۃ معاویۃ وابی الجھم ایاھا کان فی ذلک دلیل ان

ملہ اصل میں غبط کا لفظ ہے اسکی یہ تعریف ہے کہ آدمی یہ چاہے کہ دوسرے پر جو فلان نعمت الٰہی ہو ویسی ہی میرے پاس بھی ہوجائے اور اوس سے زایل نہ ہو یہ جائز ہے ۱۲ ومہ حسد جس میں دوسرے سے زایل ہونیکا بھی قصد کیا جاتا ہے حسد ۱۲ ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تلک الحال یجوز للناس ان یخطبوا فیہا وثبت ان المنہی عنہ بالآثار الاول بخلاف ذلک فیکون ما تقدم ذکرنا لہ فی ہذا الباب ما فیہ الرکون الی الخاطب وما ذکرنا بعد ذلک ما لیس فیہ رکون الی الخاطب الی حتی تتفق معانی ہذہ الآثار وتتفق معانیہا ولا تتضاد ترجمہ۔ بوجعفر نے کہا کہ پس جبکہ پیغام نکاح دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کے واسطے باوجودیکہ آپ جانتے تھے کہ معاویہ اور ابوالجہم پیغام دے رہے ہیں۔ تو یہ اس امر پر دلیل ہوئی کہ ایسی صورت میں لوگوں کے لئے پیغام نکاح دینا درست ہے اور یہ ثابت ہوا کہ جس پیغام کے دینے کو پہلی حدیثوں میں ناجائز کیا گیا۔ اس سے مراد خلاف ازیں اور (صورت) ہے پس یہ ہی ہوگا۔ کہ اس باب میں جس پیغام کا ذکر پہلی حدیثوں میں ہوا وہ درصورت پیغام دینے والے کی طرف میلان ہوجانیکے ہے۔ اور اوسکے بعد کی حدیثوں میں جس پیغام کا ذکر ہوا وہ درصورت میلان نہ ہونے کے ہے تاکہ یہ سب احادیث صحیح اور ان کے معانی متفق ہوجائیں۔ اور متناقض نہ رہیں وکذلک المساومۃ ہی علی ہذا المعنی ایضا ترجمہ اور اسی طرح ایک کے بھاؤ پر دوسرے کا بھاؤ کرنا بھی اسی صورت میں (ناجائز) ہے اسکو اس حدیث نے ثابت کیا ہے۔ قد بین ذلک ما قد حدثنا محمد بن بحر بن مطر البغدادی قال حدثنا عبد الوہاب بن عطاء قال اخبرنا الاخضر بن عجلان قال اخبرنی ابوبکر الحنفی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشکا الیہ الفاقۃ ثم عاد فقال یا رسول اللہ لقد جئت من عند اہل بیت ما اری ان ارجع الیہم حتی یموت بعضہم جوعا قال انطلق ہل تجد من شیء فانطلق فجاء بحلس وقدح فقال یا رسول اللہ ہذا الحلس کانوا یفترشون بعضہ ویلتفون ببعضہ وہذا القدح کانوا یبتریون فیہ فقال من یاخذہما منی بدرہم فقال رجل انا اخذہما بدرہم فقال من یزید علی درہم فقال رجل انا اخذہما بدرہمین قال ہما لک فدعا بالرجل فقال اشتر بدرہم طعاما لاہلک وبدرہم فاسا ثم ایتنی ففعل ثم جاء فقال انطلق الی ہذا الوادی فلا ادعن فیہ شوکا ولا حطبا ولا تاتینی الا بعد عشر ففعل ثم اتاہ فقال بورک فیما امرتنی بہ قال ہذا خیر لک من ان تاتی یوم القیامۃ فی وجہک نکتۃ من المسالۃ او خموش من المسالۃ الشک من محمد بن بحر فلما اجاز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ہذا الحدیث المزایدۃ وفی ذلک سوم بعد سوم الا ان ما تقدم ممن ذلک السوم سوم لا رکون معہ فدل ذلک ایضا ان ما نہی عنہ النبی من سوم الرجل علی سوم الرجل علی سوم اخیہ بخلاف ذلک فبان بہذا الحدیث معنی ما نہی النبی صلے اللہ علیہ وسلم عنہ من سوم الرجل علی سوم اخیہ وبحدیث فاطمۃ بنت قیس ما نہی عنہ من خطبۃ الرجل علی خطبۃ اخیہ وہذا المعنی الذی صححنا علیہ ہذہ الآثار فیما ابحنا فیہ من السوم والخطبۃ وفیما منعنا فیہ من السوم والخطبۃ قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم ترجمہ جسکو بیان کیا ہم سے محمد بن بحر بن مطر بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب بن عطاء نے کہا خبر دی ہمکو اخضر بن عجلان نے کہا خبر دی مجکو ابوبکر حنفی نے انہوں نے روایت کی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ (قبیلہ) انصار کا ایک شخص حاضر ہوا نبی صلی اللہ

فتفق

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی خدمت میں پس آپ کے پاس فاقہ کشی کی شکایت کی (اور چلا گیا) پھر لوٹا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ میں ایسے گھر والوں کے پاس سے آیا ہوں کہ میرا یہ گمان نہیں کہ میں اونکی جانب لوٹ کر جا سکوں یہانتک کہ اون میں سے کوئی بھوک سے (ضرور) مر جائیگا آپ نے فرمایا جا (دیکھ) آیا تجھے کوئی چیز ملتی ہے۔ پس وہ گیا اور ایک چادر اور ایک پیالہ لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ چادر ہے کہ اسکے بعض حصہ کو بچھا لیتے ہیں۔ اور بعض کو لپیٹ لیتے ہیں۔ اور یہ پیالہ ہے کہ جس میں پیا کرتے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ ان کو مجھ سے ایک درہم میں کون لیتا ہے۔ تو ایک شخص نے کہا کہ میں پھر ایک شخص اور بولا کہ میں تب آپ نے فرمایا کہ ایک درہم سے کون بڑھتا ہے۔ پس ایک شخص بولا میں ان دونوں کو دو درہموں میں لیتا ہوں آپنے فرمایا یہ دونوں تیرے واسطے ہو گئے۔ پس آپ نے اوس شخص (انصاری) کو بلا کر فرمایا۔ کہ ایک درہم کے عوض تو اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خرید لے اور ایک درہم کے عوض کلہاڑی پھر میری پاس آ چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا اس جنگل کی طرف چلا جا اور مت چھوڑ اوس میں کوئی خار اور نہ سوختہ اور میری پاس مت آئیو۔ مگر دس یوم بعد پس اوس نے ایسا ہی کیا پھر حاضر ہوا خدمت نبوی میں اور عرض کیا کہ آپ کے فرمائے ہوئے کار میں برکت ہوئی۔ آپ نے فرمایا یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہوا کہ آتا تو بروز قیامت کہ تیرے چہرہ میں سوال کی وجہ سے داغ یا کھرونچیں ہوتیں (یہ) شک محمد بن بکر (راوی حدیث) کی طرف سے ہے۔ پس جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیمت پر بڑھنے کی اجازت دی اور اوسکے اندر بھاؤ پر بھاؤ کرنا ہی مگر ہاں وہ بھاؤ جو (اس حدیث میں گذرا ایسا بھاؤ ہے۔ جسکے ساتھ (بیچنے والے کا کسی بھاؤ کرنیوالے کی طرف) میلان نہیں تو یہ اسکی دلیل ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھاؤ پر بھاؤ کرنے کو جس منع کیا ہے اوس سے مراد کچھ اور ہے پس جن بھاؤ پر بھاؤ کرنیکو آپنے منع فرمایا ہے اوس سے جو کچھ مراد ہو اس حدیث سے ظاہر ہو گئی اور قاطع حجت قیس کی حدیث سے منگنی پر منگنی ممنوع کے معنے ظاہر ہو گئے اور ان احادیث سے جو ہم نے بیان کیں منگنی و نیع مباح اور منگنی و نیع ممنوع کو جو ثابت ہوئے وہی امام ابو حنیفہ رضہ اور امام محمد اور امام ابو یوسف کا قول ہے۔ وقد روی فی اجازۃ بیع من یزید عن بعد النبی صلے اللہ علیہ وسلم ایضا ترجمہ جو خریدار زیادہ قیمت دے اوسکے لئے بیع ہو یعنی نیلامی بیع کے جائز ہونے میں اون لوگوں سے بھی روائتیں ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کے ہیں (یعنی تابعی وغیرہ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ يَبِيعُونَ الْغَنَائِمَ فِيمَنْ يَزِيدُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے وہ روایت کرتے ہیں لیث بن سعد سے اور وہ عطاء ابن ابی رباح سے کہا میں نے لوگوں کو اموال غنیمت کا نیلام کرتے پایا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَسُومَ عَلَى سَوْمِ الرَّجُلِ إِذَا كَانَ فِي مِصْرٍ الشَّرِيفُ يَسُومُ هَذَا وَهَذَا فَأَمَّا إِذَا خَلَا بِهِ رَجُلٌ فَلَا يَسُومُ عَلَيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا خبر دی ہمکو یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم سے وہ نافع سے وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے کہا بھاؤ پر بھاؤ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ جبکہ درمیان بازار میں ہو کہ یہ شخص (بھی) بھاؤ کرتا ہی اور یہ (بھی) لیکن اوس صورت میں کہ جب تنہا ایک ہی آدمی بھاؤ کرتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہو تو اوسکے بہاؤ پر بہاؤ نہ کرے۔

بَابُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ عَصَبَةٍ

باب بغیر عصبہ ولی کے نکاح کرنیکے بیان میں

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ اَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ ۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن جریج نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن موسی سے وہ زہری سے اور وہ عروہ سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے جونسی عورت اپنے ولی کی بلا اجازت نکاح کرلے تو اوسکا نکاح باطل ہے۔ پس اگر ایسے نکاح میں (اوسکا خاوند) اوس سے ہم بستر ہو تو اوسکو اوسکا مہر بعوض فرج کے حلال کرلینے کے ہوگا۔ اور اگر اونکا باہمی اختلاف ہو تو بادشاہ اوسکا ولی ہے جسکا کوئی ولی نہ ہو حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ۲ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے پس اس اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا اَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ ۳ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر اقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر بن سلیمان رقی نے وہ روایت کرتے ہیں۔ حجاج ارطاۃ سے وہ زہری سے پس اس اسناد کے ساتھ اوسی کی مثل ذکر کیا۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن ربیعہ نے انہوں نے ابن شہاب سے پس اس اسناد کے ساتھ اوسی کی مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبید اللہ بن ابی جعفر سے اور وہ ابن شہاب سے پس اوس اسناد کے ساتھ اوسی کی مثل ذکر کیا۔ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا لَا يَجُوْزُ تَزْوِيجُ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيِّهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ترجمہ ابو جعفر کا بیان ہے کہ ایک گروہ اسی طرف گیا انہوں نے کہا کہ عورت کو اپنا نکاح بلا اجازت ولی ناجائز ہے۔ اور جو لوگ اسکے قائل ہیں اون میں سے ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہما ہیں اور اس قول میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہیں احادیث سے استدلال کیا۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا لِلْمَرْأَةِ إِنْ تُزَوِّجَ نَفْسَهَا مِمَّنْ شَاءَتْ وَلَيْسَ لِوَلِيِّهَا أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِي ذٰلِكَ إِذَا وَضَعَتْ نَفْسَهَا حَيْثُ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَضَعَهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى قَدْ ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْهُ ابْنَ شِهَابٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ ترجمہ اور دوسرے لوگ اس میں اون کے مخالف ہوئے اور انہوں نے کہا کہ عورت کو جائز ہے اپنا نکاح جس سے چاہے کردے۔ اور اوسکے ولی کو اتنا مجاز نہیں کہ اسمیں اوسپر اعتراض کرے بشرطیکہ اوس نے اپنے آپ کو ایسی جگہ رکھا ہو جہاں اوسکو رکھنا مناسب تھا اور دلیل اون کی اسبارہ میں یہ ہے کہ ابن جریج کی وہ حدیث جو ہم نے ذکر کی بروایت سلیمان بن موسی (اوسکے متعلق) ابن جریج نے ابن شہاب سے تحقیق کی تو انہوں نے اسکے سامنہ اپنا علم بیان نہ کیا حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعِيْنٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یہ ابن ابی عمران نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن معین نے انہوں نے روایت کی ابن علیہ سے انہوں نے ابن جریج سے یہ ہے (کہ میں نے ابن شہاب سے دریافت کیا اور انہوں نے اپنا علم بیان نہ کیا) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَهُمْ يُسْقِطُوْنَ الْحَدِيْثَ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ فَلَا يُثْبِتُوْنَ لَهُ سَمَاعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ فَعَلَى رِوَايَتِهِ عَنْهُ عِنْدَهُمْ مُرْسَلٌ وَهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ فَهُمْ يُنْكِرُوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمُ الْاِحْتِجَاجَ عَلَيْهِمْ بِحَدِيْثِهِ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ عَلَيْهِ فِي مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ مَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَكَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ ترجمہ ابوجعفر کہتے ہیں کہ وہ لوگ (محدثین) اس سے کم درجہ کی بات پر (بھی) حدیث کو چھوڑ دیتے ہیں اور حجاج ابن ارطاۃ کا زہری سے سماع ثابت نہ کرسکے (اسلئے) اونکے نزدیک (حجاج کی) حدیث (زہری) سے مرسل ہوتی ہے۔ اور وہ مرسل کو قابل احتجاج نہیں جانتے اور ابن لہیعہ کے متعلق یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے مقابل پر (اوسوقت) انکار (قبولیت) کرتے ہیں۔ کہ جب وہ ابن لہیعہ کی حدیث سے (اپنے کسی دعوی پر) استدلال لاتا ہے۔ تو پھر اس دعوی میں ابن لہیعہ کی حدیث اپنے مقابل پر (استدلال میں) کیسے پیش کرسکتے ہیں پھر اگر زہری سے اس روایت کو وہ ثابت بھی کردیں تو البتہ وہ حدیث جو حضرت عائشہ سے مروی ہے اوسکے مخالف ہوگی حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَنَّ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَمَثَلِي يُصْنَعُ بِهِ هٰذَا وَيُفْتَاتُ عَلَيْهِ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْمُنْذِرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ أَنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ أَرُدُّ أَمْرًا قَضَيْتِيْهِ فَتَمَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے اوسکو عبدالرحمن بن القاسم کو خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے عبدالرحمن کی بیٹی حفصہ کا نکاح منذر بن زبیر سے کردیا حالانکہ عبدالرحمن شام میں تھے وہاں موجود تھے پھر جب عبدالرحمن آئے اور کہنے لگے کیا مجھ جیسے شخص کے ساتھ یہ کیا جاسکتا ہے۔ کہ میرے بغیر اپنی رائے سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کام کرلیا جائے تو حضرت عائشہ رضؓ نے منذر سے گفتگو کی تو منذر بولے کہ یہ (معاملہ نکاح) عبدالرحمن کے ہاتھ میں ہی پس عبدالرحمن نے کہا کہ میں اوس امر کو لوٹانا نہیں چاہتا جسکا تم (اے عائشہ) فیصلہ کرچکی ہو چنانچہ حفصہ انہیں (منذر کے) پاس رہیں۔ اور یہ (عبدالرحمان کا قول) طلاق نہ ہوا وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو لیث نے وہ روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن القاسم سے پس اس اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ وَأَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي حَفْصَةَ بِمِثْلِ ذَلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو حنظلہ اور افلح نے قاسم بن محمد سے حفصہ کے بارہ میں اوسی کی مثل

امزہ فَلَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدْ رَأَتْ أَنَّ تُزَوِّجَهَا بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِغَيْرِهِ جَائِزٌ وَرَأَتْ ذَلِكَ الْعَقْدَ مُسْتَقِيمًا حَتَّى أَجَازَتْ فِيهِ التَّمْلِيكَ الَّذِي لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ صِحَّةِ النِّكَاحِ وَيُثْبِتُهُ اسْتِحْلَالٌ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ تَرَى ذَلِكَ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَثَبَتَ بِذَلِكَ فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي ذَلِكَ ترجمہ پس جبکہ حضرت عائشہ نے دختر عبدالرحمن کا بلا موجودگی عبدالرحمن اپنے آپ نکاح کردینا جائز اور اس عقد نکاح کو درست سمجھا یہاں تک کہ اوس تملیک کی اجازت دیدی جو صحت و ثبوت نکاح پر متفرع ہوتی ہے۔ تو ہمارے نزدیک یہ محال ہوا کہ وہ ایسا خیال کرلیتیں۔ حالانکہ یہ جانتی ہوتیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ نکاح بلا ولی نہیں ہوتا پس ثابت ہوا اس سے روایت زہری کا فاسد ہونا ولی کی اجازت شرط ہونے میں) وَحُجَّةُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ مَعَ أَصْلِهِمْ أَيْضًا لَا يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ وَذَلِكَ أَنَّ مَنْ هُوَ ثَبْتٌ مِنْ إِسْرَائِيلَ وَأَحْفَظُ مِنْهُ مِثْلُ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ مُنْقَطِعًا ترجمہ اور پہلے قول والوں نے اپنے قول پر اوس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جسکو بیان کیا ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر و سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور محمد بن خزیمہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا ولی نکاح نہیں ہوتا پس اون کے استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث بھی اون کے حسب قانون قابل حجت نہیں ہوسکتی اور یہ اس لئے کہ جو لوگ اسرائیل سے اثبت اور احفظ ہیں مثلاً سفیان اور شعبہ وہ اس حدیث کو ابو اسحاق سے بطور انقطاع روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِلَّا بِوَلِيٍّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نکاح بلا ولی نہیں ہوتا **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل **فَصَارَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ** عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عِنْدَهُمْ حُجَّةٌ عَلٰى إِسْرَائِيلَ فَكَيْفَ إِذَا اجْتَمَعَا جَمِيعًا **ترجمہ** پس اس حدیث کی اصل ابو بردہ سے بروایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم بروایت شعبہ وسفیان ہوئی اور ان دونوں میں سے ہر ایک اسرائیل پر حجت ہے پس کیا حال ہوگا اوسوقت کہ یہ دونوں اکٹھے ہوں۔ **فَإِنْ قَالُوا** فَإِنَّ أَبَا عَوَانَةَ قَدْ رَوَاهُ مَوْقُوفًا كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ وَأَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيلَ لَهُمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّا نَظَرْنَا فِي أَصْلِ ذٰلِكَ فَإِذَا هُوَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَرَجَعَ حَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ أَيْضًا إِلٰى حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ **ترجمہ** پس اگر وہ لوگ کہیں کہ ابو عوانہ نے بطور مرفوع اس حدیث کو روایت کیا ہے جسطرح اسرائیل نے روایت کیا ہے اور اسبارہ میں وہ ذکر کریں اوس حدیث کو جسے بیان کیا ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل اور ابو عوانہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں۔ ابو اسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسٰے سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا بلا اجازت ولی نکاح نہیں ہوتا تو اونکو یہ جواب دیا جائیگا۔ کہ یہ ابو عوانہ سے اسی طرح مروی ہے جسطرح تم نے ذکر کیا۔ لیکن ہم نے اسکی اصل میں (جو) غور کیا تو اوسکو اسطرح پایا ابو عوانہ سے وہ روایت کرتے ہیں۔ اسرائیل سے اور وہ ابو اسحاق سے پس مآل کار حدیث ابی عوانہ کا بھی حدیث اسرائیل ہی ہے۔ **حَدَّثَنَا** بِذٰلِكَ أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلّٰى ابْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَاشْتَغَلَ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ أَبِي عَوَانَةَ فِي هٰذَا عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ شَيْءٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے اس طرح ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن منصور رازی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے پس اس اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا پس اس سے ابو عوانہ کے نزدیک اس حدیث میں ابو اسحاق سے کچھ مروی ہونے کی نفی ہوگئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَإِنْ قَالُوا فَإِنَّهُ قَدْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ أَيْضًا كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَ ذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ الْكُوفِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيلَ لَهُمْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَقَيْسٌ عِنْدَهُمْ دُونَ إِسْرَائِيلَ فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُونَ إِسْرَائِيلُ مُضَادَّ السُّفْيَانَيْنِ وَلِشُعْبَةَ كَانَ قَيْسٌ أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُونَ مُضَادًّا لَهُمَا ترجمہ پس اگر وہ لوگ کہیں کہ اسکو قیس ابن ربیع نے بھی ابو اسحاق سے روایت کیا ہے جسطرح اسرائیل نے اور اس بارہ میں وہ حدیث ذکر کریں جو ہم سے فہد نے بیان کی ہے۔ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن صلت کوفی نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے اون دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن ربیع نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا اجازت ولی نکاح نہیں ہوتا تو اون کو جواب میں کہا جائیگا تم سچے ہو قیس نے تمہاری کہنے کے موافق (ہی) روایت کی ہے۔ اور قیس اون کے نزدیک اسرائیل سے کم درجہ ہے پس جبکہ اسرائیل سفیان و شعبہ کا مخالف نہیں ہو سکتا تو قیس بدرجہ اولی اون دونوں کا مخالف نہیں ہو سکتا۔ فَإِنْ قَالُوا فَإِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ مَرْفُوعًا كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ وَقَيْسٌ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيلَ لَهُمْ قَدْ صَدَقْتُمْ قَدْ رَوٰى هٰذَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَا تَرْضَوْنَ مِنْ خَصْمِكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا إِنِ احْتَجَجْنَا عَلَيْهِ بِمَا رَوَاهُ أَصْحَابُ سُفْيَانَ أَوْ أَكْثَرُهُمْ عَنْهُ عَلٰى مَعْنًى وَيَجِيءُ هُوَ عَلَيْكُمْ بِمَا رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى وَتَعُدُّونَ الْحُجَّةَ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا جَاهِلًا بِالْحَدِيثِ فَكَيْفَ تَسُوغُونَ أَنْفُسَكُمْ عَلٰى مُخَالِفِكُمْ مَا لَا يُسِيغُونَهُ عَلَيْكُمْ أَنَّ هٰذَا الْجَوْرَ بَيِّنٌ ترجمہ اگر وہ کہیں کہ سفیان کے بعض شاگردوں نے اس حدیث کو سفیان سے مرفوعاً روایت کیا ہے جس طرح اسرائیل و قیس نے اور ذکر کریں اس میں وہ کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کامل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن منصور نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا نکاح بلا ولی نہیں ہوتا تو اونکو جواب میں کہا جائیگا۔ کہ تم سچے ہو بیشک اسکو بشر بن منصور نے سفیان سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ جیسا تم نے ذکر کیا۔ لیکن تم اپنے مقابل سے ایسی سند پر راضی نہیں ہوتے اگر تم اپنے دعوے پر اوس حدیث سے استدلال پکڑو۔ جسکو اصحاب سفیان یا اون میں سے اکثر نے روایت کیا ہو۔ اور وہ حدیث جسکو بشر بن منصور نے سفیان سے روایت کیا ہو مقابل تمہارے دعوی کی مخالفت میں پیش کرے (اور بجائے قبول کرنے کے) تم اوس شخص کو حدیث سے ناواقف بتلاتے ہو جو اس قسم کی حدیث سے تم پر (تمہاری مخالف دعوی پر) استدلال کرے۔ پس اپنے مخالف پر تم وہ حکم (ناواقفی از حدیث) کبھی جاری کرتے ہو جو اپنے اوپر جاری نہیں کرتے بلا شک یہ کھلا ہوا ظلم ہے۔ وَمَا كَلَامِي فِي هٰذَا إِرَادَةً مِنِّي الْإِزْرَاءَ عَلٰى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ وَلَا أَعُدُّ مِثْلَ هٰذَا الْخَطَأِ وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ هٰذَا الْحُجَّةِ وَالْإِلْزَامِ مِنْ جِهَةِ نَفْسِهِ مَا ذَكَرْتُ وَلٰكِنِّي أَقُولُ إِنَّهُ لَوْ ثَبَتَ

عَنِ النَّبِيِّ صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّهٗ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ لِمَا قَالَ الَّذِيْنَ اِحْتَجُّوْا بِهٖ لِقَوْلِهِمْ فِيْ هٰذَا بَابٌ لِاَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ مَعَانِيَ فَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا اِنَّ ذٰلِكَ الْوَلِيَّ هُوَ اَقْرَبُ الْعَصَبَةِ اِلَى الْمَرْاَةِ وَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْوَلِيُّ مِنْ تَوْلِيَةِ الْمَرْاَةِ مِنَ الرِّجَالِ قَرِيْبًا كَانَ مِنْهَا اَوْ بَعِيْدًا وَهٰذَا (الْمَذْهَبُ يَصِحُّ بِهٖ قَوْلُ مَنْ يَّقُوْلُ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَتَوَلّٰى عَقْدَ نِكَاحِ نَفْسِهَا وَاِنْ اَمَرَهَا وَلِيُّهَا بِذٰلِكَ وَلَا عَقْدَ نِكَاحِ غَيْرِهَا وَلَا يَجُوْزُ اَنْ تَتَوَلّٰى ذٰلِكَ اِلَّا الرِّجَالُ **ترجمہ** اور اس بارہ میں میرا گفتگو کرنا اس ارادہ سے نہیں کہ میں نے جنکا ذکر کیا انمیں سے کسی پر عیب لگاؤں اور نہ میں اس قسم کی بات کو طعن شمار کرتا ہوں لیکن میرا ارادہ اس مستدل کی غلطی کے بیان کا ہے۔ اور اسکا کہ اوسکے خود کے بیان سے اوسپر وہ الزام عائد ہوتا ہے جو میں نے بیان کیا اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ثابت بھی ہو جائے کہ نکاح بلا ولی نہیں ہوتا تو بھی اس میں (انکے لئے) حجت نہیں جیسا کہ اس باب میں اپنے قول پر اس حدیث سے انہوں نے استدلال کیا کیونکہ (حدیث مذکور میں) کئی معنے کا احتمال ہے (اول) احتمال وہی ہے جو اس مخالف نے ہم سے بیان کیا کہ اس ولی سے عورت کا قریب ترعصبہ مراد ہے اور (دوسرا) احتمال یہ ہے۔ کہ مراد ولی سے یہ ہو کہ عورت (نکاح کے کام) کا کسی مرد کو سولی کرے خواہ وہ قریب ہو یا بعید اور اس احتمال کی تقدیر پر اوس شخص کا قول صحیح ثابت ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ عورت کو اپنے عقد نکاح کا متولی بننا جائز نہیں اگرچہ اوسکے ولی نے اسے اجازت (بھی) دیدی ہو اور نہ دوسری کسی عورت کے معاملہ نکاح کا (عورت کو متولی بننا درست ہے) اور ان معاملات کے متولی مرد ہی ہونے چاہئیں۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِثْلُ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضہا اَنَّهَا اَنْكَحَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اَخِيْهَا جَارِيَةً مِنْ بَنِيْ اَخِيْهَا فَضَرَبَتْ بَيْنَهُمَا بِسَهْمٍ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا النِّكَاحُ اَمَرَتْ رَجُلًا فَاَنْكَحَ ثُمَّ قَالَتْ لَيْسَ اِلَى النِّسَاءِ النِّكَاحُ **ترجمہ** اور حضرت عائشہ رضہا سے اس قسم کی (احادیث) مروی ہیں۔ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے وہ روایت کرتے ہیں ابن جریج سے وہ عبدالرحمن بن القاسم سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضہا سے کہ انہوں نے اپنے بھتیجوں میں سے کسی مرد کا اپنے بھتیجوں میں سے کسی لڑکی کے ساتھ نکاح کرایا پس حضرت (صدیقہ) نے اونکے مابین ایک پردہ ڈالکر گفتگو (نکاح کے متعلق) کی پھر جب سوا نکاح کے اور کوئی بات باقی نہ رہی تو ایک مرد کو حکم دیا اوس نے نکاح کر دیا۔ پھر (صدیقہ) نے فرمایا کہ نکاح (کا کرنا) عورتوں کے سپرد نہیں ہے۔ وَيَحْتَمِلُ اَيْضًا قَوْلُهٗ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ الْوَالِيْ هُوَ الَّذِيْ اِلَيْهِ وِلَايَةُ الْبُضْعِ مِنْ وَالِدٍ لِلصَّغِيْرَةِ اَوْ مَوْلًى لِاَمَةٍ اَوْ بَالِغَةٍ حُرَّةٍ لِنَفْسِهَا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّعْقِدَ نِكَاحًا عَلٰى بُضْعِ الْاَوْلٰى اِلَّا ذٰلِكَ الْبُضْعَ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ فَقَالَ قَوْمٌ وَلِيُّ الْحَقِّ هُوَ الَّذِيْ لَهُ الْحَقُّ فَاِذَا كَانَ مَنْ لَهُ الْحَقُّ يُسَمّٰى وَلِيًّا كَانَ مَنْ لَهُ الْبُضْعُ اَيْضًا يُسَمّٰى وَلِيًّا لَهٗ فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ هٰذِهِ التَّاوِيْلَاتِ انْتَفٰى اَنْ يُّصْرَفَ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ اِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اِمَّا مِنْ كِتَابٍ وَاِمَّا مِنْ سُنَّةٍ وَاِمَّا مِنْ اِجْمَاعٍ **ترجمہ** اور یہ قول کہ نکاح بلا ولی نہیں ہوتا اس کا بھی احتمال رکھتا ہے کہ ولی سے مراد وہ شخص ہو جسکو ولایت بضع (فرج) ہوتی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

(یعنی) نابالغہ لڑکی کا والد یا امت ہو تو اس کا مولا یا بالغہ لڑکی اپنے نفس کے لئے پس یہ معنے اس بنا پر ہو سکتے ہیں کہ کسی کو بضع (فرج) کے معاملہ نکاح کرنیکا حق نہیں ماسوا اوس بضع (فرج) کے ولی کے (کہ اوسے حق ہے) اور لغت کے لحاظ سے یہ (معنے وعبارت) صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلیملل ولیہ ولیہ بالعدل یعنی چاہیے کہ بتادے صاحب اوسکا انصاف سے لے۔ ایک گروہ کا مقولہ ہے کہ (آیت میں) ولی حق سے وہی مراد ہے۔ جسکا حق ہے۔ پس جس طرح ولی حق کو ولی کہا جاتا ہے۔ پس اسی طرح ولی بضع (فرج) کو بھی ولی (مطلق) کہا جا سکتا ہے۔ اور جبکہ وہ روایت جو ہم نے بیان کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ نکاح بلا ولی نہیں ہوتا۔ اسقدر معانی کو متحمل ہوئی تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ان (معانی) میں سے کسی (معنے) کو معین کر دیا جائے تاوقتیکہ اسکی کوئی دلیل کتاب اللہ (قرآن) یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا اجماع سے پیش نہ ہو **وَاحْتَجَّ** الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ مَعْقِلٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اُخْتَهٗ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَاَبٰى عَلَيْهِ مَعْقِلٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ قَالُوْا فَلَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِيَّهَا بِتَرْكِ عَضْلِهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ اِلَيْهِ عَقْدَ نِكَاحِهَا وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالُوْا وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَضْلُ مَعْقِلٍ كَانَ تَزْهِيْدَهٗ لِاُخْتِهٖ فِي الْمُرَاجَعَةِ فَتَقِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَمَرَ بِتَرْكِ ذٰلِكَ **ترجمہ** اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نکاح بلا ولی نہیں ہوتا وہ اپنے قول کی دلیل میں یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہیں سماک بن حرب سے وہ روایت کرتے ہیں۔ معقل کے بھتیجے سے وہ معقل بن یسار سے کہ اون کی ہمشیرہ کسی کے نکاح میں تھی پس اوس نے طلاق دیدی اور بعد میں رجوع کا ارادہ کیا پس معقل نے اس سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ مت روکو اون عورتوں کو اس سے کہ اپنے خاوندوں سے نکاح کریں جب راضی ہو جائیں آپس میں حسب دستور وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عورت کے ولی کو اونکے نہ روکنے کا حکم دیا تو یہ دلیل ہوئی اس امر کی کہ عورت کا عقد نکاح ولی کے سپرد ہے۔ اور ہمارے نزدیک احتمال ہے (اوس مطلب کا) جو انہوں نے کہا اور سوا ازیں اسکا بھی احتمال ہے کہ معقل کا روکنا یہ ہو کہ اوسنے اپنی بہن کو مراجعت کی رغبت نہ دلائی ہو پس وہ ٹھیری رہی ہو اوسکے پاس پھر خدا تعالیٰ نے اس فعل کو چھوڑنیکا حکم فرمادیا۔ **فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى نَظَرْنَا فِيْمَا سِوَاهَا هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** پس جب یہ احادیث پہلے قول والوں کی دلیل نہ بنیں تو ہم نے انکے ماسوا میں غور کیا کہ کیا اس باب کے اندر کوئی ایسی دلیل ملتی ہے جو کسی طرح کے حکم (ولی کے حکم) کے شرط ہونے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا نہ ہونے) پر دلالت کرے تو اچانک یونس کی حدیث سے بیان کردہ حدیث تھی انہوں نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے حدیث بیان کی اوس سے بروایت عبداللہ بن فضل وہ روایت کرتے ہیں نافع بن جبیر بن مطعم سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت بہ نسبت اپنے ولی کے اپنی ذات کی زیادہ سزاوار ہے۔ اور باکرہ عورت سے اوسکی ذات کے بارہ میں اجازت لی جاوے اور اوسکی اجازت اوسکا چپ رہنا ہے۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا القعنبی قال ثنا مالک فذکر بإسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے پس اس اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا۔ حدثنا حسین بن نصر قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا حفص بن غیاث عن عبداللہ بن عبداللہ بن موہب عن نافع بن جبیر فذکر بإسنادہ مثلہ فبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث بقولہ الأیم أحق بنفسھا من ولیھا أن أمرھا فی تزویجھا إلیھا لا إلی ولیھا وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فی ھذا الباب ما یدل علی ھذا المعنی أیضا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن عبداللہ بن موہب سے وہ روایت کرتے ہیں۔ نافع بن جبیر سے پس اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ فرما کر کہ بیوہ عورت بہ نسبت ولی کے اپنی نفس کی خود زیادہ مستحق ہے۔ اس امر کو ظاہر فرما دیا کہ اپنے نکاح کرنیکا معاملہ خود اوسی کے سپرد ہے نہ اوسکے ولی کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں وہ حدیث مروی ہے جو اس بات پر دلالت بھی کرتی ہے۔ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھارون قال أخبرنا حماد بن سلمۃ ح وحدثنا ابن أبی داود قال ثنا أبو سلمۃ موسی ابن إسمٰعیل قال ثنا حماد بن سلمۃ ح وحدثنا ابن أبی داود أیضا قال ثنا آدم بن أبی إیاس قال ثنا سلیمان ابن المغیرۃ قال ثنا ثابت عن عمیر بن أبی سلیمۃ عن أم سلمۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یعنی بعد وفاۃ أبی سلمۃ یخطبنی إلی نفسی فقلت یا رسول اللہ إنہ لیس أحد من أولیائی شاھدا فقال إنہ لیس منھم شاھد ولا غائب یکرہ ذلک قالت قومی یا عمر فزوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتزوجھا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن سلمہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسلمہ موسی بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن داؤد نے (اسطرح) بھی کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت نے وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ سے انہوں نے کہا ابوسلمہ کی وفات کے بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور اپنے واسطے مجھسے پیغام نکاح دیا۔ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ولیوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ کوئی موجود اور غیر موجود ایسا نہیں ہے کہ (میرے ساتھ نکاح کرنیکو) بُرا جانے (راوی کہتا ہے) کہ (ام سلمہ نے) کہا کہ اے عمر کھڑے ہو جاؤ اور نبی صلے اللہ علیہ سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

(میرا) نکاح کردو پس انہوں نے نکاح کردیا۔ فَكَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا اِلٰى نَفْسِهَا فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ الْاَمْرَ فِي التَّزْوِيْجِ اِلَيْهَا دُوْنَ اَوْلِيَائِهَا فَلَمَّا قَالَتْ لَهٗ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدًا قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَّلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قُمْ يَا عُمَرُ فَزَوِّجِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعُمَرُ هٰذَا ابْنُهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ طِفْلٌ صَغِيْرٌ غَيْرُ بَالِغٍ لِاَنَّهَا قَدْ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ ذَاتُ اَيْتَامٍ يَعْنِيْ عُمَرَ اِبْنَهَا وَزَيْنَبَ بِنْتَهَا وَالطِّفْلُ لَا وَلَايَةَ لَهٗ فَوَلَّتْهُ هِيَ اَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا فَفَعَلَ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَائِزًا وَكَانَ عُمَرُ بِتِلْكَ الْوَكَالَةِ قَائِمًا مَقَامَ مَنْ وَلَّاهُ فَخَاصَمَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَاَنَّهَا هِيَ عَقَدَتِ النِّكَاحَ عَلٰى نَفْسِهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَنْتَظِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُضُوْرَ اَوْلِيَائِهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ بُضْعَهَا اِلَيْهَا دُوْنَهُمْ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ حَقٌّ اَوْ اَمْرٌ لَمَا اَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَقٍّ هُوَ لَهُمْ قَبْلَ اِبَاحَتِهِمْ ذٰلِكَ لَهٗ پس اس حدیث سے ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام خود (ام سلمہ) کو دیا لہذا یہ دلیل ہوا اس بات کی کہ نکاح کرنیکا اختیار عورت کو ہے نہ اوسکے ولیوں کو اور جب (ام سلمہ) نے یہ کہا کہ میرے ولیوں میں سے کوئی موجود نہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ اون میں سے کوئی موجود اور غیر موجود ایسا نہیں ہے کہ اس بات (میرے ساتھ نکاح کرنے) کو برا سمجھے تو انہوں نے عمر سے کہا کہ اُٹھ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے (میرا) نکاح کردے اور یہ عمر (ام سلمہ) کے بیٹے ہیں۔ اور اون دنوں میں لڑکے نابالغ تھے کیونکہ انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میں ایک عورت یتیم بچوں والی ہوں یعنی عمر بیٹے اوکے تھے اور بیٹی تھیں۔ اور نابالغ بچہ ولی نہیں ہوتا اور انہوں نے اوسکو اپنے نکاح کا ولی بنایا پس (عمر) نے ایسا ہی کیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جائز خیال کیا تو عمر اس معاملہ میں قائم مقام وکیل کے ہوئے اسلئے گویا ام سلمہ ہی نے خود اپنا عقد نکاح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا اور چونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے ولیوں کے آجانیکا انتظار نہ کیا تو یہ دلیل ہوا اس امر کی کہ اپنی بضع (فرج) کا اختیار خود انہیں کو تھا۔ نہ اون کے ولیوں کو اور اونکا اس میں کچھ بھی حق یا اختیار ہوتا تو البتہ نہ پیش قدمی کرتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسے حق کی طرف جو اونکے لیئے تھا تاوقتیکہ وہ آپ کے لیئے مباح نہ کردیتے فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ قِيْلَ لَهٗ صَدَقْتَ هُوَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ نَّفْسِهٖ يُطِيْعُهٗ فِيْ اَكْثَرِ مَا يُطِيْعُهٗ فِيْهِ نَفْسُهٗ فَاَمَّا اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ نَّفْسِهٖ فِيْ اَنْ يَّعْقِدَ عَلَيْهِ عَقْدًا بِغَيْرِ اَمْرِهٖ مِنْ بَيْعٍ اَوْ نِكَاحٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا وَاِنَّمَا كَانَ سَبِيْلُهٗ فِيْ ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَسَبِيْلِ الْحُكَّامِ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَكَانَتْ وَكَالَةُ عُمَرَ اِنَّمَا تَكُوْنُ مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا مِنْ قِبَلِ اُمِّ سَلَمَةَ لِاَنَّهٗ هُوَ وَلِيُّهَا فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَتِ الْوَكَالَةُ اِنَّمَا كَانَتْ مِنْ قِبَلِ اُمِّ سَلَمَةَ فَعَقَدَ بِهَا النِّكَاحَ فَقَبِلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ مَالَ ذٰلِكَ الْبُضْعُ بِتَمْلِيْكِ اُمِّ سَلَمَةَ اِيَّاهُ لَا بِحَقٍّ وَّلَا يَةٍ كَانَتْ لَهٗ فِيْ بُضْعِهَا اَوَلَا تَرٰى اَنَّهَا قَدْ قَالَتْ لَهٗ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدًا فَقَالَ لَهَا ذٰلِكَ وَلَقَالَ لَهَا اَنَا وَلِيُّكِ دُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يُنْكِرْ مَا قَالَتْ وَقَالَ لَهَا اِنَّهُمْ لَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ ترجمہ اگر کوئی کہنے والا یوں کہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر مومن سے بہ نسبت اوسکی ذات کے زیادہ قریب ہیں تو اوسکو یہ جواب دیا جائیگا۔ کہ تو نے

ص اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ شَاهِدًا وَّلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ هُوَ اَوْلٰى بِهَا مِنْهُمْ لَمْ يَقُلْ لَهَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

سچ کہا بیشک آپ ہر مومن سے بہ نسبت اوسکی ذات کے زیادہ قریب ہیں۔ کہ جسقدر امور میں مومن اپنے آپ کی اطاعت کرتا ہے اوس سے زیادہ امور میں آنحضرت کی کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ بات کہ آپ اس امر میں بھی مومن کی ذات کے لحاظ سے زیادہ قریب ہیں۔ کہ کوئی معاملہ نکاح وبیع وغیرہ کا اوسکی اجازت کے بغیر کرلیں پس (صحیح) امر نہیں۔ اور اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق ایسا ہے۔ جیسا آپ کے بعد کے حاکموں کا اور اگر یہ بات ایسے ہوتی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم معاملات میں بھی اقرب الی المومن ہوتے) تو عمر کا وکیل ہونا بھی آپ ہی کی طرف سے ہوتا نہ ام سلمہ کی جانب سے کیونکہ ام سلمہ کے آپ ہی ولی ہوتے۔ پس جبکہ ایسا نہیں ہے (بلکہ) وکالت اسمیں جانب ام سلمہ ہی ہوئی ہے۔ اور پھر اوسی نے نکاح کا معاملہ کیا ہے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قبول فرمایا ہے تو وہ دلیل ہے۔ اس امر کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوس بضع کے مالک اوسی کے مالک بنانے سے ہوئے نہ اوس حق ولایت کی وجہ سے جو اوسکی بضع میں۔ آپ کے لئے ثابت تھا کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ام سلمہ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے ولیوں میں سے کوئی بھی موجود نہیں۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اون میں سے کوئی موجود یا غیر موجود اسکو برا نہ جانیگا۔ اور اگر آپ بہ نسبت اون کے ولیوں کے اونکے ساتھ زیادہ قرب ہوتے تو اونسے یہ نہ فرماتے بلکہ یہ فرماتے کہ تیرا ولی میں ہوں نہ وہ (لوگ) لیکن آپ نے اوسکے قول کا انکار نہ فرمایا اور یہ فرمایا کہ وہ اسکو برا نہ جانینگے پس بہ طریق تصحیح معانی حدیث اس باب کی توجیہ یہ ہی ہے۔ وَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ عَقْدَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا النِّکَاحَ عَلٰی بُضْعِہَا کَانَ جَائِزًا دُوْنَ اَوْلِیَائِہَا وَجَبَ اَنْ یُّحْمَلَ مَعَانِی الْاٰثَارِ الَّتِیْ قَدَّمْنَا ذِکْرَہَا فِیْ ھٰذَا الْبَابِ عَلٰی ھٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا حَتّٰی لَا یَتَضَادَّ شَیْءٌ مِّنْھَا وَلَا یَتَنَافٰی وَلَا یَخْتَلِفَ وَاِنَّمَا النَّظَرُ فِیْ ذٰلِکَ فَاِنَّا قَدْ رَاَیْنَا الْمَرْاَۃَ قَبْلَ بُلُوْغِھَا یَجُوْزُ اَمْرُ وَالِدِھَا عَلَیْھَا فِیْ بُضْعِھَا وَمَالِھَا فَیَکُوْنُ الْعَقْدُ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ اِلَیْھَا وَحُکْمُہٗ فِیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ حُکْمٌ وَّاحِدٌ غَیْرُ مُخْتَلِفٍ فَاِذَا بَلَغَتْ فَکُلُّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ وَلَایَتَہٗ عَلٰی مَالِھَا قَدِ ارْتَفَعَتْ وَاَنَّ مَا کَانَ اِلَیْہِ مِنَ الْعَقْدِ عَلَیْھَا فِیْ مَالِھَا فِیْ صِغَرِھَا قَدْ عَادَ اِلَیْھَا فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ الْعَقْدُ عَلٰی بُضْعِھَا یَخْرُجُ ذٰلِکَ مِنْ یَّدَیْ اَبِیْھَا بِبُلُوْغِھَا فَیَکُوْنُ مَا کَانَ اِلَیْہِ مِنْ ذٰلِکَ قَبْلَ بُلُوْغِھَا قَدْ عَادَ اِلَیْھَا وَیَسْتَوِیْ حُکْمُھَا فِیْ مَالِھَا وَفِیْ بُضْعِھَا بَعْدَ بُلُوْغِھَا فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ اِلَیْھَا دُوْنَ اَبِیْھَا وَیَکُوْنُ حُکْمُھَا مُسْتَوِیًا بَعْدَ بُلُوْغِھَا کَمَا کَانَ مُسْتَوِیًا قَبْلَ بُلُوْغِھَا ترجمہ اور جب یہ ثابت ہوچکا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بلا ولیوں کے جائز ہوا۔ تو واجب ہوا کہ اُن احادیث کو بھی جو پہلے مذکور ہوئیں اسی معنی پر محمول کیا جائے تاکہ اونمیں سے کوئی حدیث منافی یا مضاد یا (اس واقعہ کے ساتھ) مختلف نہ ہوجائے رہا اس میں غور سو وہ یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ عورت کے بلوغ سے پیشتر اوسکے والد کا (تصرف) اوسکی بضع اور اوسکے مال میں جائز ہوتا ہے۔ لہذا ان تمام امور میں عقد کا اختیار بھی والد ہی کو ہوگا نہ عورت کو اور یہ حکم تمام امور میں یکساں ہے۔ مال ہے کہیں مختلف نہیں اور جب وہ بالغ ہوجائے تو تمام نے اجماع کیا ہے کہ باپ کی ولایت عورت کے مال سے اُٹھ گئی۔ اور اوسکے مال کے عقد کا اختیار جو باپ کو حالت نابالغی میں تھا اب عورت کے بالغہ ہونیکے بعد اوسی عورت ہی کی جانب لوٹ آیا پس بنا برایں (نظر) ہمارا یہ کہتی ہے کہ اوسکی بضع کے عقد کا اختیار (نیز) اوسکے باپ کے ہاتھوں سے نکلکر بعد بلوغ خود اوسی کے قبضہ میں آجائے اور (بعد بلوغ) اوسکے مال اور بضع دونوں کا ایک حکم (عورت) کے اختیار میں ہونام ہوجائے۔ جس طرح قبل

مرتفعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلوغ دونوں کا حکم (باپ) کے اختیار میں ہونا) ایک تھا۔ فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَيْضًا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنْ زَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا مِنْ غَيْرِ كُفْءٍ فَلِوَلِيِّهَا فَسْخُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا وَكَذٰلِكَ عَلَيْهِ لَوْ كَذٰلِكَ إِنْ قَصَّرَتْ فِي مَهْرِهَا فَتَزَوَّجَتْ بِدُونِ مَهْرِ مِثْلِهَا فَلِوَلِيِّهَا أَنْ يُخَاصِمَهُمْ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُلْحِقَ بِمَهْرِ مِثْلِ نِسَائِهَا وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ إِنْ يُضَعْ الْمَرْأَةِ إِلَيْهَا الْوَلَاءُ فِي عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا دُونَ وَلِيِّهَا يَقُولُ إِنَّهُ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِي نُقْصَانِ مَا تَزَوَّجَتْ عَلَيْهِ مِنْ مَهْرِ مِثْلِهَا ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ هٰذَا كُلِّهِ إِلَى قَوْلِ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَقَوْلُهُ الثَّانِي هٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ترجمہ پس نظر غور اس بارہ میں یہ حکم کرتی ہے۔ اور یہ ہی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب بھی ہے مگر ان یہ ضرور فرماتے ہیں۔ کہ اگر عورت نے اپنا نکاح غیر کفو میں کر لیا۔ تو اوسکے ولی کو نکاح فسخ کروانیکا مجاز ہے۔ اسی طرح اگر اوس نے اپنا مہر کم مقرر کرایا ہو۔ اور مہر مثل سے کم پر نکاح کر لیا ہو تو بھی اوسکے ولی کو حق ہے کہ اسبارہ میں جھگڑا کرلے۔ یہاں تک کہ اوسکی رشتہ دار عورتوں کے مہر کی برابر اسکا بھی مہر کرادے۔ اور امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عورت کی بضع کی ولایت عقد نکاح میں خود عورت کیلئے ہے نہ اوسکے ولی کے لئے اور ولی کے لئے یہ نہیں کہ عورت پر اوس صورت میں اعتراض کرے۔ کہ جب اپنے مہر مثل سے کم مہر پر نکاح کر لیا ہو پھر ان دونوں قولوں سے اوس (امام) کے قول کی طرف رجوع کر لیا۔ جسکے نزدیک بلا ولی کے نکاح نہیں ہوتا۔ اور یہ دوسرا قول ہے (جسکی طرف رجوع کیا ہے) امام محمد بن الحسن رح کا قول ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

بَابُ الرَّجُلِ يُرِيدُ تَزَوُّجَ الْمَرْأَةِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهَا أَمْ لَا

باب جو مرد کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کیا اوسے دیکھ لینا جائز ہے یا نہیں

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ عَنْ عَمِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ بَنَاتِ نَعْشٍ فَوْقَ أَحْجَارٍ لَهَا بِبَصْرَةَ طَرَدًا شَدِيدًا فَقُلْتُ أَتَفْعَلُ هٰذَا وَأَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُلْقِيَ فِي قَلْبِ امْرِئٍ خِطْبَةُ امْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے شعیب کے بیٹے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب حناط نے وہ روایت کرتے ہیں حجاج بن ارطاۃ سے وہ محمد بن سلیمان ابن ابی حثمہ سے وہ اپنے چچا سلیمان ابن ابی حثمہ سے کہا میں نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا کہ ایک کھلی جہت پر بڑی سخت تاک جما تاک میں لگ رہے تھے ضحاک کی بیٹی ثبتیہ کے دیکھنے کے لئے تو میں نے اونسے کہا کہ آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہو کر ایسا کر رہے ہیں (کہ عورت کے دیکھنے کی فکر میں ہیں) تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ کہ جب کسی مرد کے دل میں کسی کو بیاہنا کا نکاح دینے کا خیال واقع ہو تو اگر اوس عورت کو دیکھ لے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِلْخِطْبَةِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان الواسطی نے وہ روایت کرتے ہیں زہیر بن معاویہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عیسیٰ نے انہوں نے روایت کی موسیٰ بن عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابوحمید سے اور انہوں (ابوحمید) نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں کا کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو مرد کیلئے اسمیں کچھ مضایقہ نہیں کہ عورت کو دیکھ لے بشرطیکہ صرف اسی پیغام نکاح دیکھے اگرچہ عورت کو خبر (دیکھنے کی) نہ ہو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَقَدْ عَرَفَ إِنْ رَأَى مِنْهَا مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَفْعَلْ قَالَ جَابِرٌ فَلَقَدْ خَطَبْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ فِي أُصُولِ النَّخْلِ حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا بَعْضَ مَا يُعْجِبُنِي فَخَطَبْتُهَا فَتَزَوَّجْتُهَا حَدَّثَنَا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے انہوں نے روایت کی داود بن حصین سے انہوں نے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں کا کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے پس اسپر قادر ہو کہ عورت کا وہ مقام جو اسکو پسند آوے دیکھ لے تو چاہئے کہ ایسا کرے جابر نے کہا کہ نبی سلمہ کی ایک عورت کو میں نے نکاح کا پیغام دیا تو میں کھجوروں کی جڑوں میں چھپ جاتا تھا تاکہ اوسکی کوئی ایسی چیز دیکھ لوں جو مجھکو پسند آجائیں میں نے اوس سے شادی کی پھر نکاح کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا يَعْنِي الصِّغَرَ حَدَّثَنَا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان سقطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن کیسان یشکری نے وہ روایت کرتے ہیں ابوحازم سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک شخص نے انصار کی عورتوں میں سے کسی عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ کیا۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ اوسکو (ایک نظر) دیکھ لے کیونکہ خوبیاں انصار کی آنکھوں میں کچھ (یعنی چھوٹاپن ہے) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا ترجمہ حدیث بیان کی یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم احول سے وہ بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ مغیرہ بن شعبہ نے کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ اوسکو (پہلے) دیکھ لے کیونکہ یہ تم دونوں کی باہمی الفت کیلئے زیادہ مناسب ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ بکر بن عبداللہ سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے کہا میں نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا تو مجھسے آپنے فرمایا کہ تو اوسکو دیکھ بھی چکا ہے میں نے عرض کیا نہیں تو آپنے فرمایا کہ اوسکو دیکھ لے کیونکہ یہ تم دونوں میں باہمی محبت کیلئے زیادہ مناسب ہے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا فَذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ قَوْمٌ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ ذٰلِكَ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ وَلَا لِغَيْرِهِ مِنْ أَرَادَ فِيمَا حَهَا إِلَّا أَنْ يَنْظُرَ

ف فانه احری ان الخ اسکا اصل مطلب یہ ہے کہ ان دونوں میں باہم الفت ہو جائیگی اور اسکا یہ مطلب نہیں کہ اسکو دیکھنا لازم ہے بلکہ مستحب ہے اصح

ف ۲ اور من فی الخانات الادم والمراد ام الاخلاق والتوفیق بین الطبعین وھو اصلاح الادم

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذوجالها او ذا رحم محرم منها ترجمہ ابو جعفر نے کہا کہ ان احادیث سے عورت کے چہرہ کی طرف دیکھنا مباح ثابت ہوتا ہے اوس شخص کے لیے جو اوس سے نکاح کرنیکا ارادہ کرے پس ایک گروہ اسی طرف گیا ہے۔ اور دوسروں نے اسکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ (عورت کے چہرہ کو دیکھنا) نہ منگنی کرنیوالے کے لیے جائز ہے اوسکے سوا کسی اور کے لیے مگر اوس صورت میں کہ عورت کا ذی رحم محرم رشتہ دار ہو یا اوسکا خاوند ہو۔ واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا عفان بن مسلم قال ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن سلمة بن ابی طفیل عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له یا علی ان لک کنزا فی الجنة وانک ذو قرنیها فلا تتبع النظرة النظرة فانما لک الاولی ولیست لک الآخرة ترجمہ اور دوسروں نے اپنے قول کے استدلال میں وہ حدیث پیش کی ہے جسکو بیان کیا ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے وہ محمد بن ابراہیم سے وہ سلمہ بن ابی الطفیل سے وہ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسسے فرمایا کہ یا علی تیرے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے۔ اور تو اوسکی دونوں جانبوں کا صاحب ہے پس ایکمرتبہ (اضطراری) نظر پڑجانیکے بعد پھر (عورت پر) اور نظر مت ڈالیو کیونکہ تیرے لیے پہلی جائز ہے نہ دوسری۔ حدثنا ابو العوام محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار المرادی قال ثنا یحیی بن حسان قال ثنا وهیب بن خالد وابو شهاب عن یونس بن عبید عن عمرو بن سعید عن ابی زرعة عن عمرو بن جریر عن جریر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظرة الفجاءة قال اصرف بصرک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو العوام محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار مرادی نے کہا حدیث بیان کی یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد اور ابو شہاب نے انہوں نے روایت کی یونس بن عبید سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے عمرو بن جریر سے انہوں نے جریر سے کہا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہٹا لے اپنی آنکھ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا وهیب عن یونس فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے انہوں نے روایت کی یونس سے پس اس اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید قال ثنا اسمعیل بن علیة عن یونس فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی اسمعیل بن علیہ نے وہ روایت کرتے ہیں یونس سے پس اس اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعید قال اخبرنا شریک عن ابی ربیعة الایادی عن ابن بریدة عن ابیہ رفعہ مثلہ یعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی یا علی لا تتبع النظرة النظرة فانما لک الاولی ولیست لک الثانیة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے انہوں نے روایت کی ابو ربیعہ ایادی سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے۔ اسکو اوسی کی مثل مرفوع بیان کیا یعنی یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی ایک نظر کے پیچھے دوسری نظر مت ڈال کیونکہ پہلی نظر تیرے لیے حلال ہے نہ دوسری وحدثنا ابو امیة قال حدثنا علی بن قادم قال اخبرنا شریک عن ابی ربیعة عن ابن بریدة عن ابیہ عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظرة الاولی لک والاخرة علیک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن قادم نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے روایت کی ابو ربیعہ سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت علی سے کہا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلی نظر تیرے لیے مباح اور دوسری تجھ حضرت رسالت ہے۔ قالوا فلما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم النظرة الثانیة لانها یکون باختیار الناظر وخاطر بین حکمها وبین حکم ما قبلها اذا کانت بغیر اختیار من الناظر دل ذلک علی انه لیس لاحد ان ینظر الی وجه المرأة الا ان یکون

انقادم

امرأة

بینہ وبینہا من النکاح والحرفۃ فما لا یحرم ذلک علیہ منہا فکان من الحجۃ علیہم فی ذلک لاہل المقالۃ الاولی ان الذی اباحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الآثار الاول ہو النظر للخطبۃ لا لغیر ذلک فذلک نظر بسبب ہو حلال الا تری ان رجلا لو نظر الی وجہ امرأۃ لیتزوجہا بینہ وبینہا لیشہد علیہا ولیشہد لہا ان ذلک جائز فکذلک اذا نظر الی وجہہا لیخطبہا کان ذلک جائزا ایضا فاما المنتہی عنہ فی حدیث علی وجریر وبریدۃ رضی اللہ تعالی عنہم فذلک لغیر الخطبۃ ولغیرہا وہو حرام فذلک مکروہ لہم ترجمہ لوگوں نے کہا کہ جبکہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار دیکھنے کو حرام کر دیا کیونکہ وہ دیکھنا اسکے اختیار سے ہوتا ہے۔ اور بدل دیا پہلی بار اور اوسکے بعد کے دیکھنے کے حکم کو جبکہ پہلی دفعہ اضطرارًا نظر پڑگئی ہو تو یہ اس امر کی دلیل ہوا کہ کسی شخص کو عورت کا چہرہ دیکھنا درست نہیں۔ مگر اوس صورت میں کہ دونوں میں نکاح کا علاقہ ہو یا یہ عورت مرد پر اسطرح حرام ہو کہ جسکی وجہ سے مرد کا عورت کو دیکھنا حرام نہ ہو پس پہلے قول والوں کے لئے یہ امر حجت بنا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے احادیث میں جس دیکھنے کو مباح کیا ہے۔ وہ بغرض منگنی دیکھنا ہے نہ کسی اور نیت وغرض سے پس یہ دیکھنا ایسے سبب سے ہی کہ جو حلال ہے کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کے چہرہ کو دیکھے کہ جسکے درمیان مرد سے علاقہ نکاح نہ ہوتا کہ اوسکے نفقہ یا اوس کے نقصان کی گواہی دے تو یہ جائز ہے پس اسی طرح جب نکاح کی غرض سے اوسکے چہرہ کو دیکھے تو وہ بھی جائز ہوگا۔ رہا وہ دیکھنا جو حدیث علی وجریر وبریدہ میں حرام کیا گیا تو یہ وہ دیکھنا ہے۔ جو نہ نظر نکاح دیکھنا ہو اور نہ کسی اور حلال وجہ سے اسلئے وہ مکروہ اور حرام ہوگا وقد رأینا ہم لا یختلفون فی نظر الرجل الی صدر المرأۃ الا مۃ اذا اراد ان یبتاعہا ان ذلک لہ جائز حلال لانہ انما ینظر الی ذلک منہا لیبتاعہا لا لغیر ذلک ولو نظر الی ذلک منہا لا لیبتاعہا ولکن لغیر ذلک کان ذلک علیہ حراما فکذلک نظرہ الی وجہ المرأۃ ان کان فعل ذلک لمعنی ہو حلال فذلک غیر مکروہ لہ وان کان فعلہ لمعنی ہو علیہ حرام فذلک مکروہ لہ واذا ثبت ان النظر الی وجہ المرأۃ لخطبتہا حلال خرج بذلک حکمہ من حکم العورۃ ولا نرانا ما ہو عورۃ لا یباح لمن اراد نکاحہا النظر الیہا الا تری ان من اراد نکاح امرأۃ حرم علیہ النظر الی شعرہا والی صدرہا والی ما ہو اسفل من ذلک فی بدنہا کما یحرم ذلک منہا علی من لم یرد نکاحہا ترجمہ اور ہم نے علماء کو دیکھا کہ وہ کہتے ہیں کہ لونڈی کے خریدار کو خریدنے کے وقت اوسکا سینہ دیکھنا جائز ہے کیونکہ وہ اوسکو بہ نیت خرید دیکھتا ہے نہ کسی اور ارادہ سے اور اوسکو بہ جز خرید نیکے کسی اور ارادہ سے دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہوگا تو اسی طرح عورت کا چہرہ دیکھنا کہ اگر یہ کسی ایسے ارادہ سے ہے جو حلال ہے تو مکروہ نہیں اور اگر ایسے ارادہ سے ہو تو حرام ہے تو وہ مکروہ ہے۔ اور جب یہ ثابت ہوا کہ عورت کو بہ ارادہ نکاح دیکھنا حلال ہے۔ تو چہرہ کا حکم ستر کا سا نہ رہا کیونکہ ہم نے دیکھا کہ جو عورت کا ستر ہے اوسکا دیکھنا اوس شخص کیلئے جو نکاح کا ارادہ کرے۔ درست نہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اوسپر عورت کے بالوں اور اوسکا سینہ اور اوسکے پنجے کا حصہ بدن دیکھنا ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اوسپر جو نکاح کا ارادہ نہ کرے۔ فلما ثبت ان النظر الی وجہہا حلال لمن اراد نکاحہا ثبت انہ حلال ایضا لمن لم یرد نکاحہا اذا کان لا یقصد بنظرہ ذلک لمعنی ہو علیہ حرام وقد قیل فی قول اللہ عز وجل ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ان ذلک المستثنی ہو الوجہ والکفان فقد وافق ما ذکرنا من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا التاویل ومن ذہب الی ہذا التاویل محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ کما حدثنا سلیمان بن شعیب بذلک عن ابیہ عن محمد وہذا کلہ قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

باب التزویج علی سورۃ من القرآن

باب کسی سورۃ قرآن کے عوض نکاح کرنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ اور جب یہ ثابت ہوچکا کہ عورت کا چہرہ اوس مرد کو دیکھنا حلال ہی جو اوس سے نکاح کا ارادہ کرے تو یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اوس شخص کے لئے بھی حلال ہی جو اوس سے نکاح کا ارادہ نہ کرے بشرطیکہ کسی ایسے ارادے سے دیکھے جو حلال ہی اور اللہ تعالیٰ کے اس قول میں کہ نہ ظاہر کریں عورتیں اپنی زیب و زینت مگر وہ (اعضا) جو کھلے رہتے ہیں) کہا گیا ہی کہ مستثنےٰ (سے) چہرہ اور دونوں ہاتھ مراد ہیں۔ پس وہ حدیث جو ہم نے ذکر کی اس تاویل کے موافق ہے۔ اور جو لوگ اس تاویل کی طرف گئے ہیں منجملہ اونکے محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ ہیں جیسا کہ ہم سے حدیث بیان کی سلیمان بن شعیب نے اسی کی ساتھ اپنے باپ کے انہوں نے محمد سے اور یہ تمام امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّی قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِی لَكَ فَقَامَتْ قِیَامًا طَوِیلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِیهَا اِنْ لَمْ یَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُهَا اِیَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِی اِلَّا اِزَارِی هٰذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَعْطَیْتَهَا اِیَّاهُ جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَیْئًا فَقَالَ لَا اَجِدُ شَیْئًا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِیدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِلسُّوَرِ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا مالک نے حدیث بیان کی اوس سے بروایت ابی حازم وہ روایت کرتے ہیں سہل بن سعد ساعدی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی۔ اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخشی پھر وہ بہت دیر تک کھڑی رہی اسکے بعد ایک مرد اٹھا اور عرض کیا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اسکی ضرورت نہیں تو میرا نکاح اس سے کردیجئے تو آپنے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ ہی جو اسکو مہر میں دے اس نے جواب دیا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہوا اس تہ بند کے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تہ بند اگر اس (عورت) کو دیدیگا تو یہ تہ بند ہو کر بیٹھ جائیگا تجھکو کچھ اور ڈھونڈھ اوس نے کہا کچھ اور نہیں پاتا۔ آپنے فرمایا ڈھونڈھ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ راوی نے کہا کہ اوس نے ڈھونڈھا کچھ نہ پایا تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس قرآن شریف میں سے کوئی سورت ہی اوس نے جواب دیا کہ فلان فلان سورتیں نام لیکر بتلایا کہ یاد ہیں۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرا نکاح اوس قرآن کے عوض کردیا جو تیرے پاس ہے۔ حَدَّثَنَا رَبِیعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ قَدْ اَنْكَحْتُكَهَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم کو سفیان بن عیینہ نے انہوں نے بروایت کی ابوحازم سے انہوں نے سہل سے انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکی مثل اتفاق ہے کہ انہوں نے کہا کہ تیرا نکاح اوس قرآن کی وجہ سے کردیا جو تیرے پاس ہی۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَیْنِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِی اللَّیْثُ قَالَ ثَنِی هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ اللَّیْثُ لَا یَجُوزُ هٰذَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَنْ یُزَوَّجَ بِالْقُرْاٰنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید بن ہشام رعینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن سعد نے وہ روایت کرتے ہیں ابوحازم سے وہ سہل سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل لیث کا قول ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن کے عوض نکاح کرنا جائز نہیں۔ قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَی اَنَّ الَّذِی یُزَوَّجُ عَلَی سُورَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ مُسَمَّاةٍ جَائِزٌ وَقَالُوا فَمَعْقُولٌ لَكَ اَنْ تَعْلَمَ بِاَنَّ السُّورَةَ وَجَبَ فِی ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیثِ فَخَالَفَهُمْ فِی ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا لَمْ تَزَوَّجْ عَلَی اللّٰهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فالنکاح جائز وھو فی حکم من لم یسم مھرا فلھا مھر مثلھا ان دخل بھا او مات احدھما وان طلقھا قبل ان یدخل بھا فلھا المتعۃ وکان من الحجۃ لھم فی المقالۃ الاولی ان الذی فی حدیث سھل من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد زوجتکھا علی ما معک من القرآن ان ذلک علی الظاھر وکذلک مذھب اھل المقالۃ الاولی وغیرھا علی السورۃ لا علی تعلیمھا وان کان ذلک علی السورۃ فھو علی حفظھا ولیست من المھر فی شیء کما تزوج ابو طلحۃ ام سلیم علی اسلامہ ترجمہ ابو جعفر نے کہا کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ قرآن شریف کی کسی معین سورت کے عوض نکاح جائز ہے۔ اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ نکاح کیا جائے اس شرط پر کہ عورت کو مرد وہ سورت تعلیم کرے اور استدلال میں یہ حدیث ذکر کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں نے اس میں مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ جس نے قرآن کے بدلہ میں نکاح کیا تو نکاح تو جائز ہو گیا لیکن اوسکا حکم اوس مہر کا سا ہے جس نے عورت کا مہر مقرر نہ کیا ہو کہ اگر ہم بستری ہو جائے یا دونوں مر جائیں یا دونوں میں سے ایک مر جائے تو عورت کو مہر مثل دیا جائے۔ اور اگر ہم بستری سے پیشتر طلاق دیدے تو عورت کیلئے متعہ ہے۔ اور دوسرے قول والوں کی پہلے قول والوں کے مقابلہ میں یہ دلیل ہے کہ حدیث سہل میں جو قول رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ میں نے تیرا نکاح اوس قرآن پر کر دیا جو تیرے پاس ہے۔ اگر اسکو اپنے ظاہر پر رکھا جائے جیسا کہ اس قرآن کے ماسوا میں ہم پہلے قول والوں کا مذہب ہے تو وہ سورت پر شمول ہے شاید اسکی تعلیم ہو اور سورت پر نکاح کرنے سے مراد اوسکی بزرگی ہے۔ نہ یہ کہ وہ مہر ہے۔ یعنی تیرے پاس سورت کے موجود ہونیکی فضیلت کی وجہ سے نکاح کرتا ہوں جیسا کہ ابو طلحہ نے ام سلیم نے اونکے مسلم ہونیکی وجہ سے نکاح کیا تھا حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الخطاب بن عثمان الفوعی قال ثنا اسمعیل ابن عیاش عن عتبۃ بن حمید عن ابی بکر بن عبید اللہ بن انس عن انس بن مالک ان ابا طلحۃ تزوج ام سلیم علی اسلامہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فحسنہ فلم یکن ذلک الا اسلام مھرا فی الحقیقۃ وانما معنی تزوجھا لاسلامہ ای تزوجھا لاسلامہ وقد زاد بعضھم فی حدیث انس ھذا قال انس واللہ ما کان لھا مھرا غیرہ فمعنی ذلک عندنا واللہ اعلم ای ما اراد منہ مھرا غیرہ فقد بان معنی حدیث سھل والمتابعۃ التی ذکرنا وفی الحجۃ لاھل ھذہ المقالۃ علی اھل المقالۃ الاولی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نھی ان یوکل بالقرآن او یتعوض بشیء من امور الدنیا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یہ ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خطاب بن عثمان فوعی نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہیں عتبہ بن حمید سے وہ ابو بکر بن عبید اللہ بن انس سے وہ انس بن مالک سے کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے اپنے اسلام پر نکاح کیا۔ پس میں نے اسکا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تو اوسکی آپنے تحسین کی تو یہ اسلام درحقیقت مہر نہ تھا اور اسلام پر نکاح کرنے کے معنے اسلام کی وجہ سے نکاح کرنا ہیں۔ اور بعض نے انس کی اس حدیث میں یہ زیادت زیادہ کی ہے کہ انس نے کہا قسم خدا کی اوسکا مہر اوسکے اسلام کے سوا اور کچھ نہ تھا تو ہمارے نزدیک اور اصح زیادہ جانتا ہے۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ اوس عورت نے اس اسلام کے سوا اور کسی چیز کے مہر کی خواہش نہیں کی۔ پس اسی طرح عورت مذکورہ کے بارہ میں جو حدیث سہل کی ہے۔ اوس سے بھی یہ ہی حاصل ہے اور دوسرے قول والوں کی پہلے قول والوں کے بالمقابل دلیل یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بذریعہ قرآن کہا یا جانے یا دنیا کی کسی چیز کا اوسکو بدلہ قرار دیا جائے۔ حدثنا ابو امیۃ قال ثنا ابو عاصم قال اخبرنا عیسی بن دینار قال اخبرنی عبادۃ بن نشیط عن ابی سوید بن غفلۃ عن عبادۃ قال کنت اعلم ناسا من اھل الصفۃ القرآن فاھدی الی رجل منھم قوسا علی ان اقبلھا فی سبیل اللہ فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم فقال ان احببت ان یطوقک اللہ بھا طوقا من النار فاقبلھا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہا خبر دی ہمکو معیرہ بن دینار نے کہا خبر دی مجھکو عبادہ بن نسی نے وہ روایت کرتے ہیں اسود بن ثعلبہ سے وہ عبادہ سے کہا میں اہل صفہ کے لوگوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے جیسے کمان بطور ہدیہ دی اس شرط پر کہ میں اوسکو اوجہ قبو کروں پھر اسکا ذکر میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپنے فرمایا اگر تو یہ چاہے کہ اسکے عوض خدا تعالی تیری آگ کا ڈالے تو اسکو قبول کرلے حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا علی ابن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن ابی سلام عن ابی راشد الحبرانی عن عبد الرحمن بن شبل الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرؤا القرآن ولا تغلوا فیہ ولا تجفوا عنہ ولا تاکلوا بہ ولا تستکثروا بہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مبارک نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن ابی کثیر سے وہ زید بن سلام سے وہ ابو سلام سے وہ ابو راشد حبرانی سے وہ عبد الرحمن بن شبل انصاری سے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قرآن شریف کو پڑھو لیکن اوس میں غلو مت کرو اور نہ اوس سے دور ہو۔ اور اوسکے ذریعہ سے کھاؤ مت اور نہ اوسکے ذریعہ سے اپنا مال بڑھاؤ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا ابان بن یزید عن یحیی بن ابی کثیر ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو سلمۃ موسی بن اسمعیل قال ثنا ابان قال ثنا یحیی قال ابن خزیمۃ فی حدیثہ عن زید وقال ابن ابی داود قال ثنا زید ثم اجتمعا جمیعا فقالا عن ابی سلام عن ابی راشد الحبرانی عن عبد الرحمن بن شبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اقرؤا القرآن ولا تغلوا فیہ ولا تاکلوا بہ فخطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضوا بالقرآن شیئا من عرض الدنیا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان بن یزید نے انہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے (تخویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلمہ موسی بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے ابن خزیمہ نے تو اپنی حدیث میں عن زید کا لفظ کہا اور ابن ابی داود نے قال حدثنا زید کہا پھر دونوں اکٹھے ہوگئے۔ اور دونوں نے کہا کہ اوس نے روایت کی ابو سلام سے اوس نے ابو راشد حبرانی سے اوسنے عبد الرحمن بن شبل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قرآن شریف پڑھو مگر اوس میں غلو مت کرو اور اوسکے ذریعہ سے کھاؤ مت پس ناجائز کیا اوپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سوال دنیا سے کسی چیز کو قرآن شریف کے عوض لیویں قال ابو جعفر فکان ما حمل علیہ المخالف معنی الحدیث الاول لو ثبت ان معناہ کذلک ولم یثبت ذلک اذ کان یحتمل تاویلہ ما وصفنا وقد یحتمل ایضا معنی آخر وھو ان اللہ عز وجل اباح لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک البضع بغیر صداق ولم یجعل ذلک لاحد غیرہ قال اللہ عز وجل وامرأۃ مؤمنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المؤمنین فیحتمل ان یکون قد کان مما خصہ اللہ عز وجل بہ من ذلک ان جعل ان غیرہ ما کان لہ تملکہ بغیر صداق فیکون ذلک خاصا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال اللیث ترجمہ پس حدیث اول کے معنے کو مخالف نے جس مطلب پر محمول کیا اگر یہ ثابت ہو جائے اوسکا مطلب یہی ہو تو یہ حدیث اوسکے معارض ہوتی ہے۔ مگر یہ ثابت ہی نہ ہو کیونکہ اوس میں اوس معنے کا بھی احتمال ہے جو ہم نے بیان کئے اور اوسکے علاوہ اور رہنے کا بھی اور وہ یہ کہ اللہ تعالی نے صرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بلا مہر بضع کے مالک ہونیکو مباح فرمادیا ہو۔ اور آپ کے سوا کسی اور کیلئے مباح نہ فرمایا ہو اللہ تعالی فرماتا ہے اور کوئی ایماندار عورت اگر اپنی جان نبی کے واسطے بخشے (تو وہ اوسکے لئے حلال ہے) اگر اس سے نکاح کرنیکا ارادہ کرے اور یہ حلال ہونا خالص تمہارے ہی لئے ہو (ای نبی) علاوہ باقی مومنوں کیلئے اسلئے احتمال ہے کہ منجملہ اون چیزوں کے جو اللہ تعالی نے آپ کے ساتھ مخصوص کی ہیں یہ بھی ہو کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جس کے آپ مہر ادا کر سکتے ہوں۔ دوسرے کو بھی اوسکا مالک بنا سکیں۔ اس صورت میں یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ مخصوص ہوگا۔ جیسا کہ لیث کا قول وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَ اِلَيْهَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَكَانَ هٰذَا مِمَّا ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَهَا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا اَنَّهَا قَالَتْ لَهٗ زَوِّجْنِيْ مِنْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ تَزْوِيْجًا اِيَّاهَا مِنْهُ لَا بِقَوْلٍ تَاْتِيْ بِهٖ بَعْدَ قَوْلِهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ وَاِنَّمَا هُوَ بِقَوْلِهَا الْاَوَّلِ وَلَمْ تَكُنْ قَالَتْ لَهٗ قَدْ جَعَلْتُ لَكَ اَنْ تَبْنِيَ بِيْ مَتٰى شِئْتَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ لَا تُوْجِبُ مَهْرًا جَازَ النِّكَاحُ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْهِبَةَ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ اِخْلَاصِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِيَّاهُ بِهٰذَا دُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا خَالِصَةً لَكَ اَيْ بِلَا مَهْرٍ وَجَعَلُوا الْهِبَةَ كَالْهِبَةِ لِلْغَيْرِ وَهٗ يُوْجِبُ الْمَهْرَ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ خَالِصَةً لَكَ اَيْ اَنَّ الْهِبَةَ تَكُوْنُ لَكَ نِكَاحًا وَلَا تَكُوْنُ نِكَاحًا لِلْغَيْرِ

ثانی ترجمہ اور منجملہ اوسکے جو اس پر دلالت کرتے ہیں (ایک) یہ ہے کہ اوس عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخشی پس آپ کی طرف ایک مرد بڑھکر کہنے لگا کہ اگر آپ کو اسکی ضرورت نہیں تو میری ساتھ نکاح کر دیجیے۔ پس یہ تو وہ ہے جو اوس حدیث میں مذکور ہے اور اوس میں یہ مذکور نہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے اوسکی ذات کے بارہ میں مشورہ لیا تھا۔ اور نہ یہ مذکور ہے کہ اوس عورت نے خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی ہو کہ میرا نکاح اوس مرد سے کر دیجیے پس یہ دلیل ہے اس پر کہ آپ کے سپرد کی بلکہ صرف پہلے ہی قول کی وجہ سے تھا۔ اور اوس عورت نے آپ سے یہ بھی نہیں کہا تھا کہ میں آپکو اسکا بھی اختیار دیتی ہوں کہ آپ جسے چاہیں مجھے موہوب کر دیں جس میں مہر واجب نہیں ہوتا۔ پس جب یہ نکاح درست ہوا۔ اور ظاہر کلام اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہ کرنا عورت کا اپنی جان کو مخصوص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ ہے۔ کیونکہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو آپ کے ساتھ بغیر (شرکت) مومنین مخصوص فرمایا ہے۔ مگر ہاں ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ بلا مہر نکاح میں لے آنا آپکے ساتھ مخصوص ہے۔ اور آپ کے سوا دوسرے کو ہبہ کرنیکا یہ مطلب بیان کیا کہ یہ نکاح تو صحیح ہے۔ مگر مہر لازم ہے اور دوسروں نے کہا کہ خالصۃ لک کے یہ معنے کہ ہبہ کرنا عورت کا اپنے نفس کو آپ کے لیے تو نکاح کے حکم میں ہے۔ اور آپ کے ماسوا کے لیے نہیں فَاَمَّا كَانَتِ الْمَرْاَةُ الْمَذْكُوْرُ اَمْرُهَا فِيْ حَدِيْثِ سَهْلٍ مُتَكَلِّمَةً بِهِبَتِهَا نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ خَاصٌّ كَمَا قَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ مَا ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ سُؤَالٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهَا اَنْ يُّزَوِّجَهَا مِنْهُ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلِ النَّاقِلُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قِيْلَ لَهٗ وَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا غَيْرَ السُّوْرَةِ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلِ النَّاقِلُ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنْ حَمَلْتَ الْحَدِيْثَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ عَلٰى مَا تَذْهَبُ اِلَيْهِ اَنْتَ لَزِمَكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ اَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ كَانَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَا وَاِنْ حَمَلْتَ ذٰلِكَ عَلَى التَّاْوِيْلِ عَلٰى مَا وَصَفْتَ فَهُنَاكَ اَنْ يَّجِبَ اَيْضًا مِنَ التَّاْوِيْلِ مِثْلُ مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ لَا تَكُوْنُ اَنْتَ بِتَاْوِيْلِكَ اَوْلٰى بِهٖ بِتَاْوِيْلِهٖ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ نَظَرًا

ثانی کی خصوصیت

مولف کا اس مرد کیلئے عورت کا خود کو پیش کرنے کی وجہ یہ تھا کہ اسلام کی حاجت نہ تھی جو عورت کے کہنے کے بعد ہو کہ میں اپنی جان آپ کے سپرد کی

نظر جمہ پس جبکہ وہ عورت جسکا ذکر حدیث سہل میں ہوا اپنے آپ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کر دینے سے منکوحہ ہو چکی جیسا کہ ہم ذکر کر چکے تو ثابت ہوا کہ یہ نکاح مخصوص ہے جیسا کہ اس مذہب والوں کا قول ہے۔ اور اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ حدیث (مذکور) کے الفاظ مذکورہ کیساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اوس عورت سے مہر دینا بھی ہو کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کر لے اگرچہ یہ حدیث میں نقل ہو کر ہم تک نہ پہونچا ہو تو اسکو یہ جواب دیا جائیگا۔ کہ اسی طرح یہ بھی احتمال ہے کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ قرآن کے سوا کچھ اور مہر مقرر فرمایا ہو لیکن ہم تک حدیث میں نقل ہو کر نہ پہونچا ہو اور اگر حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو اپنے ظاہر پر محمول کرو۔ جیسا کہ تمہارا مذہب یہی ہے۔ تو تمکو وہ لازم آئیگا جو ہم نے ذکر کیا کہ یہ نکاح اوس سبب کی وجہ سے جسکے معنی ہم بیان کر چکے اور اگر تم اوس (حدیث) کو کسی تاویل معنی پر محمول کرو جیسا کہ تم نے بیان کیا تو دو سخن کو بھی گنجایش ہے کہ وہ اس تاویل پر حمل کریں جو ہم نے بیان کی اور پھر تم اپنی تاویل میں دو سروں کی اپنی تاویل سے غالب ہوگے بلکہ دونوں تاویلیں برابر ہیں ترجیح کسی کو نہیں) پس یہ طریق تصحیح معانی احادیث اس باب میں یہ تقریر ہے۔ وَاَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا النِّكَاحَ اِذَا وَقَعَ عَلٰى مَهْرٍ مَجْهُوْلٍ لَمْ يَثْبُتِ الْمَهْرُ وَحُكْمُ الْمُبَارَاةِ اِلٰى حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ لَهَا مَهْرًا فَاحْتِيْجَ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ الْمَهْرُ مَعْلُوْمًا كَمَا تَكُوْنُ الْاَثْمَانُ فِي الْمُبَايَعَاتِ مَعْلُوْمَةً وَكَمَا تَكُوْنُ الْاُجْرَةُ فِي الْاِجَارَاتِ مَعْلُوْمَةً وَكَانَ الْاَصْلُ الْمُجْمَعُ عَلَيْهِ اَنَّ رَجُلًا لَوِ اسْتَاْجَرَ رَجُلًا عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ سَمَّاهَا بِاَعْيَانِهَا لَا يَجُوْزُ وَكَذٰلِكَ لَوِ اسْتَاْجَرَهُ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ شِعْرًا بِعَيْنِهِ بِاَعْيَانِهِمْ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ اَيْضًا لِاَنَّ الْاِجَارَاتِ لَا تَجُوْزُ اِلَّا عَلٰى اَحَدِ مَعْنَيَيْنِ اِمَّا عَلٰى عَمَلٍ بِعَيْنِهِ مِثْلِ غَسْلِ ثَوْبٍ بِعَيْنِهِ اَوْ عَلٰى خِيَاطَتِهِ اَوْ عَلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ لَا بُدَّ فِيْهِمَا مِنْ اَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ مَعْلُوْمًا اَوِ الْعَمَلُ مَعْلُوْمًا وَكَانَ اِذَا اسْتَاْجَرَهُ عَلٰى تَعْلِيْمِ سُوْرَةٍ فَتِلْكَ اِجَارَةٌ لَا عَلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَلَا عَلٰى عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ اِنَّمَا اسْتَاْجَرَهُ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ ذٰلِكَ وَقَدْ يَتَعَلَّمُهُ بِقَلِيْلِ التَّعْلِيْمِ وَبِكَثِيْرِهِ وَفِيْ قَلِيْلِ الْاَوْقَاتِ وَكَثِيْرِهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ دَارَهُ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ لِلْمَعَانِيْ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْاِجَارَاتِ ترجمہ اور نظری طریقہ سے اسکی توجیہ یوں ہے کہ ہم نے (فقہیں) دیکھا کہ اگر مہر مجہول پر نکاح ہو جائے تو مہر ثابت نہیں ہوتا۔ اور اوس عورت کا حکم اوسکا سا کر دیا جاتا ہے جسکا مہر مقرر ہی نہ کیا گیا ہو لہذا اسکی ضرورت ہوئی کہ نکاح میں مہر معلوم ہونا چاہیے جس طرح معاملات بیع میں قیمت معلوم ہوا کرتی ہے۔ اور جسطرح کرایہ کے معاملات میں کرایہ معلوم ہوا کرتا ہے اور متفق علیہ قانون یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی کو قرآن کی معین سورت سکھانیکے لئے۔ ایک درہم کی اُجرت پر مقرر کرے تو یہ جائز نہیں اور اسیطرح اگر اس کام پر مقرر کرے کہ ایک درہم کی مزدوری پر کوئی معین شعر تعلیم کرے تو بھی ناجائز ہے۔ اسلئے کہ مزدوریاں دو شرطوں میں سے ایک شرط کیساتھ جائز ہوتی ہیں۔ یا تو عمل معین ہونا چاہیے جس طرح کسی معین کپڑے کا دھونا یا اوسکا سینا اور یا وقت معلوم ہونا چاہیے اور جبکہ کسی شخص کو کسی سورت کے تعلیم دینے پر مزدور رکھا ہو تو یہ ایسی مزدوری ہے جسمیں نہ وقت معلوم ہے اور نہ عمل معلوم (کیونکہ اوس نے صرف یہ کہا ہے کہ اس (سورت یا شعر) کی تعلیم پر تجھے مزدور رکھتا ہوں اور دیکھنے والا کبھی تھوڑی تعلیم سے سیکھ لیتا ہے۔ اور کبھی زیادہ ہے اور اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں کبھی زیادہ وقت میں اور یہی حکم ہے۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ اس شرط پر اپنا مکان فروخت کیا کہ خریدار کوئی سورت قرآن شریف کی سکھادے کہ یہ بھی اوسی وجہ سے جو ہم نے مزدوری کے باب میں ذکر کی ناجائز ہے۔ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْاِجَارَاتِ وَالْمُبَايَعَاتِ وَقَدْ وَصَفْنَا اَنَّ الْمَهْرَ لَا يَجُوْزُ عَلٰى اَمْوَالٍ وَلَا عَلٰى مَنَافِعَ اِلَّا عَلٰى مَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْبَيْعُ فِي الْاِجَارَةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانَ التَّعْلِيْمُ لَا تَمْلِكُ بِهِ الْمَنَافِعَ وَلَا اَعْيَانَ الْاَمْوَالِ ثَبَتَ بِالنَّظَرِ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ الْاَيْمَانَ بِهِ لَا يَضَعُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ پس جبکہ معاملات اور مزدوری صحیح میں یہ بات اسطرح ہے اور ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ مہر میں انہیں اموال و منافع کو مقرر کر سکتے ہیں جنکی بیع اور اجارہ وغیرہ درست ہو اور تعلیم چونکہ ایسی شی ہے کہ اسکے عوض منافع کا مالک نہ بن سکے اور نہ خود اموال کا تو اس دلیل نظری سے ثابت ہوا کہ تعلیم کے عوض فروج کی ملکیت ہی نہ ہو سکے گی۔ یہ دلیل نظری ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَاَةً عَلٰى اَنْ يُعْتِقَ اَحَدَ اَبَوَيْهَا

باب مرد اپنی لونڈی کو اس شرط سے آزاد کرے کہ اوسکی آزادی ہو سکا مہر ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا مسلم بن ابراهيم قال ثنا ابان وحماد بن زيد قالا ثنا شعيب بن الحبحاب عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم اعتق صفية وجعل عتقها صداقها قال ابو جعفر وذهب قوم الى ان الرجل اذا اعتق امته على ان عتقها صداقها جاز ذلك فان تزوجها فلا مهر لها غير العتاق وممن قال بهذا القول سفيان الثوري وابو يوسف رحمة الله عليهما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان اور حماد بن زید نے دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن حبحاب نے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرمایا اور اوسکی آزادی اوسکا مہر قرار دیا ابو جعفر کا قول ہے کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ مرد جب اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کرے کہ اوسکا آزاد ہونا اوسکا مہر ہو تو یہ درست ہے۔ اگر نکاح کرلے تو اس لونڈی سے تو آزادی اوسکا مہر ہو چکی اور کچھ مہر نہیں اور اس قول کے قائلین میں سے سفیان ثوری اور ابو یوسف رضی اللہ عنہما (بھی) ہیں۔ وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا اليس لاحد غير رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يفعل هذا اقيم له النكاح بغير صداق سوى العتاق وانما كان ذلك لرسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم خاصا لان الله عز وجل له ان يتزوج بغير صداق وله يجعل ذلك لاحد من المؤمنين غيره قال عز وجل وامرأة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي ان اراد النبي ان يستنكحها خالصة لك من دون المؤمنين فلما اباح الله عز وجل لنبيه ان يتزوج بغير صداق كان له ان يتزوج على العتاق الذي ليس بصداق ومن لم يبح الله له ان يتزوج على غير صداق لم يكن له ان يتزوج على العتاق الذي ليس بصداق وممن قال بهذا القول ابو حنيفة وزفر وطائفة رحمة الله عليهم ترجمہ اور دوسروں نے اون کی مخالفت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی غیر کو ایسا کرنا جائز نہیں تاکہ اوسپر سوا آزادی کے اور کچھ مہر لازم نہ ہو۔ اور نکاح تام ہو جائے البتہ یہ صرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے بلا مہر نکاح کرنیکو حلال فرمایا تھا۔ اور آپ کے سوا کسی اور مومن کیلئے حلال نہ فرمایا چنانچہ ارشاد ہے کہ والمراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المومنین پس جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بلا مہر نکاح کرنا حلال کردیا۔ تو آپ کیلئے یہ بھی جائز ہوگا کہ آزادی کی شرط پر جو مہر نہیں ہے۔ نکاح کرلیں اور جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے بلا مہر نکاح کرنا حلال نہیں فرمایا۔ اوسکے لئے آزادی پر نکاح کرنا بھی حلال نہیں ہو سکتا جو مہر نہیں ہے اور جو لوگ اس قول کے قائل ہوئے ہیں۔ اونمیں سے امام ابو حنیفہ رح اور امام زفر اور محمد رحمۃ اللہ علیہم (بھی) ہیں۔ ومن الحجة لهم في ذلك ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قد روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه فعل في جويرية ذلك مثل ما روي عنه انس انه فعله في صفية حدثنا احمد بن داود قال حدثنا يعقوب بن حميد قال ثنا سليمان بن حرب قال ثنا حماد بن زيد عن ابن عون قال كتب الي نافع ان النبي صلى الله عليه وسلم اغار على جويرية في غزوة بني المصطلق فاعتقها وتزوجها وجعل عتقها صداقها فاخبرني بذلك عبد الله بن عمر وكان في ذلك الجيش فقد روى هذا ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما ذكرنا ثم قال هو من بعد النبي صلى الله عليه وعلى اله وسلم في مثل هذا انه يجد لها صداقا ترجمہ اور اون کے لئے اس بارہ میں استدلال یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اپنے ایک لونڈی جویریہ میں ایسا کیا۔ جیسا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت انس نے روایت کی کہ صفیہ کے بارہ میں آپنے ایسا کیا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں ابن عون سے کہا لکھا مجھ کو نافع نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق کی لڑائی میں ایک لونڈی جویریہ کی پھر اوسکو آزاد کر کے اوس سے نکاح کر لیا اور اوسکی آزادی کو اوسکا مہر قرار دیا۔ اور عبداللہ بن عون نے مجھ سے اسکی خبر دی اور وہ اُس لشکر میں شریک تھا۔ پس بالاشک ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جیسا کہ ہم ذکر کر چکے۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے اس (مسئلہ) میں کہا کہ اوس لونڈی کو مہر جدید دیا جائے (آزادی مہر نہیں ہو سکتی)

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَهٰذَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْحُكْمَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَيْرُ مَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ سَمَاعًا سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ دَلَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ اسْتَنَدَ لَنَا بِهٖ نَحْنُ خُصُوْصِيَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفْنَا دُوْنَ النَّاسِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے روایت کی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اسکی مثل پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں کہ گئے اسطرف کہ اس مسئلہ میں بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ نہیں ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا تو ہو سکتا ہے کہ یہ قول (ابن عمر کا) سماعی ہو کہ سنا ہو انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ہو سکتا ہے کہ ابن عمر کو اس قول کی اوس معنے نے ہدایت کی ہو جس سے ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بلا شرکت غیرے اس امر میں خصوصیت پر استدلال کیا ہے۔

ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ عِتَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ الَّتِيْ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَاِذَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِيْ سَهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهٗ فَكَاتَبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا قَالَتْ وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهٖ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِيْنُهٗ فِيْ كِتَابَتِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُهَا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ فَكَرِهْتُهَا وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَرٰى مِنْهَا مِثْلَ مَا رَاَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ضِرَارٍ سَيِّدِ قَوْمِهٖ وَقَدْ اَصَابَنِيْ مِنَ الْاَمْرِ مَا لَمْ يَخْفَ فَوَقَعْتُ فِيْ سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهٗ فَكَاتَبْتُهٗ فَاَتَيْتُكَ اَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى كِتَابَتِيْ قَالَ فَهَلْ لَكِ فِيْ خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَقْضِيْ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَاَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ وَخَرَجَ الْخَبَرُ اِلَى النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَقَالُوْا هُمْ اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ قَالَتْ فَلَقَدْ اَعْتَقَ بِتَزْوِيْجِهٖ اِيَّاهَا مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَلَا نَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا ترجمہ پھر ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوس (جویریہ) لونڈی کو آزاد کرنے میں نظر کیا جس سے آپ نے نکاح کیا۔ اور اوسکے آزاد کرنے کو اوسکا مہر قرار دیا کیا دیکھتے ہیں کہ جیسا تھا تو ہی موذن نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا نے انہوں نے ابن ابی زائدہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن جعفر بن زبیر نے انہوں نے روایت کی عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی المصطلق کے قیدی ہاتھ آئے تو جویریہ لونڈی حارث کی بیٹی ثابت بن قیس بن شماس یا اوسکے چچازاد بھائی کے حصہ میں آئی پس اوس نے اپنی جان پر مکاتب بنگئی (یعنی کہا کہ جان اگر مجھ کو کتابت دا کر دو) کہتی ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جویریہ تھی ایک عورت جو شیریں کلام تھی اور نہیں دیکھتا تھا اوسکو کوئی مگر اوسپر فریفتہ ہو جاتا تھا پس وہ حاضر ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہ اپنی کتابت

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے بدلے کے مال میں امداد چاہتی تھی پس قسم خدا کی میں نے اوسکو حجرہ کے دروازہ پر دیکھکر بُرا جانا اور میں جان گئی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اسکی وہ خوبیاں ہم دیکھہ لینگے جو میں نے دیکھیں پھر اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جویریہ بیٹی حارث کی ہوں جو ابو ضرار کا بیٹا ہے جو اپنی قوم کا سردار ہے۔ اور مجھے جو کچھ (دردی) پہونچا ہے وہ پوشیدہ نہیں پس اب میں ثابت بن قیس بن شماس یا اوسکے چچازاد بھائی کے حصہ میں پڑگئی ہوں۔ اور اوسکی مکاتبہ ہونا منظور کرلیا ہے۔ اسلئے رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی کتابت میں آپ کی مدد چاہوں تو آپنے فرمایا کہ کیا اس سے بہتر بات کی خواہش کرتی ہے۔ اوسنے کہا وہ کیا ہے۔ اوسنے کہا کہ یا رسول تو آپنے فرمایا کہ تیری طرف سے بدل کتابت میں ادا کردوں اور تیرا ہوں پھر میں تجھسے نکاح کرلوں گا اوسنے کہا بہت اچھا آپنے فرمایا تو میں ایسا کرچکا یہ خبر لوگوں کو پہونچی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جویریہ حارث کی بیٹی سے نکاح کرلیا ہے۔ تو لوگ بولے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم (ان قیدیوں کے) داماد بنگئے اسلئے سب نے اپنی اپنی ملکیت کے لوگ قیدیوں میں سے لونڈیاں اور غلام آزاد کردیئے حضرت عائشہ رضہ کا بیان ہے کہ آپ کے جویریہ سے نکاح کرلینے کے سبب قبیلہ بنی المصطلق کے سو گھرانے آزاد ہوئے پس ہم کسی عورت کو نہیں جانتے جو اپنی قوم کیلئے اس جویریہ سے زیادہ بابرکت واقع ہوئی ہو۔ فَبَلَغَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا الْعِتَاقَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَهُ مَهْرَهَا كَيْفَ هُوَ وَإِنَّمَا هُوَ أَدَاءُ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مُكَاتَبَتَهَا إِلَى الَّذِي كَانَ كَاتَبَهَا لِتَعْتِقَ بِذٰلِكَ الْأَدَاءِ ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ الْعِتَاقُ الَّذِي وَجَبَ بِالْكِتَابَةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُكَاتَبَةِ إِلَى الَّذِي كَانَ كَاتَبَهَا مَهْرَ الْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَيْسَ هٰذَا لِأَحَدٍ غَيْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَ عَنْ مُكَاتَبَةِ مُكَاتَبَتَهَا إِلَى مَوْلَاهَا عَلٰى أَنْ تُعْتِقَ بِأَدَاءِ ذٰلِكَ عَنْهَا وَيَكُونَ وَلَاءُ ذٰلِكَ الْعِتَاقِ مَوْلَاهَا مِنْ قِبَلِ الَّذِي أَدَّى عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا وَتَكُونُ بِذٰلِكَ زَوْجَةً لَهُ ترجمہ پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوس آزادی کو کہ جو لکر بیان کردیا جسکا ذکر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جویریہ سے آزادی کے عوض نکاح کیا اور اوسکے آزاد ہونیکو اوسکا مہر قرار دیا کہ کسی قسم کی آزادی تھی اور بالفعل کیفیت اوسکی آزادی کی آپ کا اوسکی طرف سے اوس شخص کو بدل کتابت ادا کرنا ہے جسنے اوسکو مکاتب بنایا تھا کہ بدل کتابت ادا کردینے سے واجب ہوئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جویریہ کا مہر بنا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے۔ اور یہ سوا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ کسی مکاتبہ کی طرف سے اوسکے مکاتب بنانیوالے کو بدل کتابت ادا کرے تاکہ وہ آزاد ہوجائے۔ اور یہ آزادی اوس مکاتبہ کا اوس شخص (بدل کتابت ادا کرنیوالے) کی طرف سے ہر ہو جائے اور پھر اسکے عوض وہ مکاتبہ اوس شخص کی بیوی بنجائے۔ فَلَمَّا كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ هٰذَا مَهْرًا عَلٰى أَنْ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهُ دُونَ أُمَّتِهِ كَانَ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ الْعِتَاقَ الَّذِي تَوَلَّاهُ هُوَ أَيْضًا مَهْرًا إِنْ أَعْتَقَهُ عَلٰى أَنْ ذٰلِكَ خَالِصٌ لَهُ دُونَ أُمَّتِهِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّ أَبَا يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ لِنَنْظُرْ عِنْدِي فِي هٰذَا أَنَّ الْعِتَاقَ مَهْرٌ لِلْمُعْتَقَةِ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهَا مَعَهُ غَيْرُهُ وَذٰلِكَ لَا نَرَاهَا إِذَا وَقَعَ الْعِتَاقُ عَلٰى أَنْ تَزَوَّجَهُ نَفْسَهَا ثُمَّ أَبَتِ التَّزْوِيجَ أَنَّ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِي قِيمَتِهَا قَالَ فَمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِيهِ إِذَا أَبَتِ التَّزْوِيجَ يَكُونُ مَهْرًا لَهَا إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيجِ قَالَ وَإِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ كَانَ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِي نِصْفِ قِيمَتِهَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ الْحَسَنِ ترجمہ پس جبکہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے اسکو مہر قرار دینا اسطرح جائز ہوا کہ آپ ہی کیساتھ مخصوص ہے اور امت میں کسی کے لئے جائز نہ ہو تو آپ کیلئے یہ بھی جائز ہوگا کہ آپ اوس آزادی کو جسکے مرتکب آپ خود ہوئے ہوں اوسکا مہر قرار دیں جسے آزاد کیا ہے۔ اسطرح کہ یہ آپہی کے ساتھ مخصوص ہو نہ آپ کی امت کیلئے یہ تقریر بطور تصحیح معانی احادیث ہے اور نظری طور پر بھی تقریر ہے کہ ابو یوسف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک اسمیں تحقیق ہے کہ اوس عورت کیلئے جو آزادی کو مہر بنانیکی شرط پر آزاد کیگئی ہو اوسکے لئے صرف آزاد ہوجانا ہی مہر ہوچکا ہے یا اوسکو اس آزادی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیسا رہ کوئی اور چیز اوسکے مہر میں نہ ہو تا ہاہی اوسکی وجہ یہ کہ ہم نے جان لیا ہی کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہوئی ہو کہ آزاد شدہ اپنا کمل چھڑا کر والے سو کرے پھر وہ نکاح کرنے سے منکر ہو جائی تو اوس پر لازم ہی کہ اپنی قیمت کما کر ادا کرے۔ ابو یوسف نے فرمایا کہ وہ شی کہ جسکا لونڈی پر کمانا دینا واجب ہو بر تقدیر نکاح سے منکر ہو جانیکے اوسوقت مہر ہو سکیگی کہ جب نکاح کی مقر ہوا ابو یوسف رح کا قول ہی کہ اور اگر بعد نکاح اور لونڈی کو طلاق دیدی (اور ابتک ہم بستری نہیں ہوئی تو لونڈی پر لازم ہوگا کہ اپنی آدہی قیمت کما کر ادا کرے اور حسن (بصری) یہ (بھی) عروی ہے

حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری عن شعبۃ عن الحسین فی رجل عتق امتہ وجعل عتقہا صداقہا ثم طلقہا قبل ان یدخل بہا قال علیہا ان تسعی فی نصف قیمتہا وکان من الحجۃ فی ہذا علی ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ ان ما ذکرنا من وجوب السعایۃ علیہا اذا ابت رقبتہا قد قال ہو ابو حنیفۃ ومحمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہما فما لزمہما من ذلک فی قولہما اذا اجابت الی التزویج فہو لازم لہما ترجمہ حدیث بیان کی ہم کو محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے وہ حسن سے اوس شخص کے بارہ میں جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور اوسکی آزادی کو اوسکا مہر قرار دیا پھر ہم بستری سے قبل اوسکو طلاق دیدی تو آپنے فرمایا کہ لونڈی پر اپنی نصف قیمت کما کر دینا واجب ہی۔ اور اسپر امام ابو یوسف پر دلیل ہی۔ کہ امام ابو یوسف رح نے جو ذکر کیا ہی کہ لونڈی جب نکاح سے انکار کر جاوے تو اپنی پوری قیمت کمانا واجب ہے یہ ہی قول امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رضی اللہ عنہما کا ہی پس اس سے بر تقدیر اوسکے نکاح کو قبول کرنیکے جو کچھ امام ابو یوسف کو لازم ہوا (وہ آزادی کا مہر بنانا) وہی امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح کو لازم ہے وَاَمَّا نَفْرُ فَکَانَ یَقُوْلُ لَا سِعَایَۃَ عَلَیْہَا اِذَا اَبَتْ لِاَنَّہٗ وَاِنْ کَانَ شَرَطَ عَلَیْہَا النِّکَاحَ فَاَصْلُ الْعِتَاقِ فَاِنَّمَا شَرَطَ ذٰلِکَ عَلَیْہَا بَدَلَ شَرْطِہٖ لَہَا عَلٰی نَفْسِہٖ ہُوَ الصَّدَاقُ الَّذِیْ یَجِبُ لَہَا فِیْ قَوْلِہٖ اِذَا اَجَابَتْ فَکَانَ الْعِتَاقُ وَاقِعًا عَلَیْہَا لَا بَدَلَ وَالنِّکَاحُ الْمَشْرُوْطُ عَلَیْہَا لَہٗ بَدَلٌ غَیْرُ الْعِتَاقِ فَصَارَ ذٰلِکَ کَرَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَہٗ عَلٰی اَنْ یَّخْدُمَہٗ سَنَۃً بِاَلْفِ دِرْہَمٍ فَقَبِلَ ذٰلِکَ الْعَبْدُ ثُمَّ اَبٰی اَنْ یَّخْدُمَہٗ قَالَ لَہٗ عَلَیْہِ اَلْفُ دِرْہَمٍ وَلَا خِدْمَۃَ لَہٗ عَلَیْہِ یَا سْتَخْدِمُہٗ اِنْ شَاءَ وَاِنْ شَاءَ اٰجَرَہٗ بِذٰلِکَ لِاَنَّ الْخِدْمَۃَ بَدَلٌ لَا مِنَ الْعِتْقِ فَکَذٰلِکَ اِذَا کَانَ مِنْ قَوْلِ نَفْرٍ فِی الْاَمَۃِ الْمُعْتَقَۃِ عَلَی التَّزْوِیْجِ اَنَّہَا اِذَا اَجَابَتْ اِلَی التَّزْوِیْجِ وَجَبَ لَہَا مَہْرٌ بَدَلٌ مِنْ بُضْعِہَا فَاِذَا اَبَتْ اَنْ یَجِبَ عَلَیْہَا بَدَلٌ مِنْ رَقَبَتِہَا لِاَنَّ رَقَبَتَہَا عَتَقَتْ لَا بِبَدَلٍ وَاشْتُرِطَ عَلَیْہَا نِکَاحٌ بِبَدَلٍ وَلَا وَلَا یَثْبُتُ الْبَدَلُ مِنَ النِّکَاحِ اِلَّا بِثُبُوْتِ النِّکَاحِ کَمَا لَا یَثْبُتُ الْبَدَلُ عَلَی الْحُرِّ بِتَرْکِ الْخِدْمَۃِ فَلَیْسَ بِطَلَاقٍ وَلَا عَلَیْہِ مِنْہُ شَیْءٌ یُوْجِبُ فِی الْعِتَاقِ الَّذِیْ وَقَعَ عَلٰی غَیْرِ شَیْءٍ بَدَلًا فَہٰذَا ہُوَ النَّظَرُ فِیْ ہٰذَا الْبَابِ کَمَا قَالَ زُفَرُ وَکَمَا قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ اور امام زفر فرماتے ہیں کہ جب وہ (لونڈی) اسے (نکاح سے) انکار کر جاوے تو اوسپر کما کر دینا واجب نہیں کیونکہ مالک نے اگرچہ اصل آزادی میں نکاح کو شرط کر لیا تھا لیکن عورت پر (نکاح کو بطور شرط لازم کرنا مقابلہ میں ایک بدل تھا جسکے ثبوت کے لئے اپنی اوپر شرط کیا تھا۔ اور وہ مہر ہی جو عورت کیلئے حسب قبول مرد بر تقدیر عورت کے نکاح کو قبول کرنیکے واجب ہو پس لونڈی کی آزادی تو بلا بدل واقع ہو جاویگی اور نکاح جو عورت پر شرط ہو چکا تھا اوسکے واسطے علاوہ آزادی کے کوئی اور بدل ہوگا لہذا یہ ایسا ہو جاویگا جیسا طرح ایک شخص نے اپنے غلام کو اس شرط پر آزاد کیا کہ یہ عوض ایکہزار درہم ایک سال تک (مولا کی) خدمت کرے پس پہلے تو غلام نے اسکو قبول کر لیا پھر اوسکی خدمت کرنے سے انکار کر گیا تو غلام پر مولا کے لئے کچھ واجب نہیں اسواسطے کہ اگر چہ خدمت کرنا تو مولا کی وجہ خدمت کرنے کے ضروری کا مستحق ہوتا پس اسی طرح امام زفر رح کے اوس لونڈی کے بارہ میں جو نکاح کی شرط پر آزاد کیگئی ہو یہ قول کرنیکی وجہ ہی کہ بر تقدیر اوسکے نکاح کو قبول کرنے کی لونڈی کیلئے مہر لازم ہوتا ہی جو اوسکی بضع (فرج) کا عوض ہی سے لازم آتا ہی کہ جب وہ (لونڈی) انکار کر جاوے ۔ تو اوسپر اپنی گردن کا عوض کچھ لازم ہوگا کیونکہ اوسکی گردن بلا بدل آزاد ہو چکی اور نکاح کی شرط (لونڈی) پر یہ عوض بدل تھی اور نکاح کا بدل شہوب نکاح کیوجہ

ہی ہوگا جسطرح خارث پر بدل کا ثبوت ثبوت خدمت کے بغیر نہیں ہوسکتا پس دونوں (ثبوب نکاح وثبوت خدمت) کا باطل ہونا دونوں
شاہوں میں) اور ایک (ثبوت نکاح) کا باطل ہونا آزادی کی (صورت) میں جسکا وقوع بلا کسی چیز کے ہوا ہی کسی بدل کو واجب نہیں کرتا اس
باب میں یہ طریق نظری ہی (مگر) حسب قول امام زفر نہ حسب قول امام ابوحنیفہ رح وامام ابو یوسف رضی اللہ عنہما وقد کان ایوب
السختیانی یذہب فی تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صفیۃ علی عتقہا الی ما ذہب الیہ ابو حنیفۃ رح وزفر ومحمد
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ایضا حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد وقال عتق ہشام بن حسان ام ولد
لہ وجعل عتقہا صداقہا فذکرت ذلک لایوب فقال لو کان ابت عتقہا فقلت لیس النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتق
صفیۃ وجعل عتقہا صداقہا فقال لو ان امراۃ وہبت نفسہا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذلک لہ فاخبرت بذلک ہشاما
فابت عتقہا وتزوجہا واصدقہا اربع مائۃ فارقہا قائل فقد رایت الرجل یعتق امتہ علی مال ویقبل ذلک منہ فتکون حرۃ
ویجب لہ علیہا ذلک المال فما تنکر ان یکون اذا اعتقہا علی ان عتقہا صداقہا فقبلت ذلک منہ ان تکون حرۃ ویجب لہ ذلک المال
علیہا قیل لہ اذا اعتقہا علی مال فقبلت ذلک منہ وجب لہا علیہ العتاق ووجب لہ علیہا المال فوجب لکل واحد منہما
بذلک العقد الذی تعاقدا بینہما شیئا اوجبہ لہ ذلک العقد لم یکن مالکا لہ قبل ذلک واذا اعتقہا علی ان عتقہا صداقہا
فقد ملکہا رقبتہا علی ان ملکتہ بضعہا فملکہا رقبۃ ہو لہا مالک ولم تکن ہی مالکۃ لہا قبل ذلک علی ان ملکتہ بضعہا ہو
لہ مالک قبل ذلک فلم تملکہ بذلک العتاق شیئا لم یکن مالکا لہ قبلہ انما ملکتہ بعض ما قد کان لہ فکذلک لم یجب لہ علیہا
بذلک العتاق شیء ولم یکن ذلک العتاق لہا صداقا ہذہ حجۃ علی من یقول تکون زوجۃ لہ بالعتاق الذی ہو لہا صداق

قبل ذلک
قبلہ ذلک

ترجمہ اور ایوب سختیانی نبی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے صفیہ سے اور اسکی آزادی کے بدلے نکاح کرنے میں امام ابوحنیفہ خ زفر رح محمد رح علیہم
اجمعین کا مذہب کہتے تھے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے
کہا ہشام بن حسان نے اپنی ام ولد کو آزاد کیا اور اوسکی آزادی اوسکا مہر قرار دیا پس یہ میں نے ایوب سے ذکر کیا تو اپنے فرمایا کہ اگر وہ آزادی سے انکار کر جاتی
میں نے عرض کیا کہ کیا نبی علیہ السلام نے صفیہ کو آزاد نہیں کیا تھا اور اوسکی آزادی کو اوسکا مہر نہیں قرار دیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر کوئی عورت
اپنے آپکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے ہبہ کردے تو یہ خصوص آپ ہی کے لئے تھا پھر میں نے اسکی خبر ہشام کو دی تو لونڈی نے اپنی آزادی سے انکار
کردیا اور اوسکا مہر چار سو (درہم) مقرر کیا اگر کوئی کہنے والا کہے کہ میں نے دیکھا ہی مرد اپنی لونڈی کو مال کے بدلہ آزاد کرتا ہی۔ اور وہ اسکو قبول کرلیتی
ہی وہ آزاد ہوجاتی ہی اور اوسپر وہ مال لازم ہوجاتی ہی تو آپ کیسے انکار کرتے ہیں کہ جب مولا نے اپنی لونڈی کو اس شرط پر آزاد کیا ہو کہ اوسکی آزادی
اوسکا مہر ہو پھر وہ اسکو قبول کرلے تو (لونڈی) آزاد ہوجائیگی اور وہ مال اوسپر لازم ہو تو اوسکو یہ جواب دیا جائیگا کہ جب مالک نے لونڈی کو مال
کے بدلہ میں آزاد کیا ہو اور لونڈی نے اوسکو قبول ہی کرلیا ہو تو لونڈی کیلئے مرد پر آزادی واجب ہے اور مرد کیلئے لونڈی پر مال واجب ہے پس اس عقد
کی وجہ سے جو جسکا معاملہ ان دونوں کے مابین ہوا ہی ہر ایک کیلئے ایک (ایک) چیز واجب ہے جسکا دوسرے نے التزام کیا ہی کہ ہر ایک پہلے کہ
اوسکا مالک تھا اور جب لونڈی کو اس رہ شرط پر آزاد کیا ہو کہ اوسکی آزادی اوسکا مہر ہی تو بیشک مالک نے اوس لونڈی کو اوسکی گردن کا
اس شرط سے مالک بنا دیا کہ لونڈی اوسکو اپنی بضع کا مالک بنا دی پس مالک بنایا ہوا لونڈی کو ایک گردن کا جسکا مالک وہ خود تھا اور
وہ اس سے پیشتر اوسکی مالک نہ تھی (لیکن) اس شرط پر کہ لونڈی اوسکو اپنی بضع کا مالک بنا دی جسکا کہ (مولا) پہلے ہی مالک تھا پس لونڈی
نے اس آزادی سے (مولا کو) کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بنایا جسکا وہ پہلے ہی مالک نہ تھا بلکہ جس شی کا وہ مالک تھا اوس میں سے کچھ حصہ
کی ملکیت کو باقی رکھا اسلئے مرد کیواسطے لونڈی پر اس آزادی کے سبب کچھ واجب نہ ہوا اور نہ یہ آزادی اوسکا مہر ہوئی یہ دلیل ہی اوسپر جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہتا ہے کہ لونڈی مرد کی زوجہ ہو جاتی ہے بعوض ازادی جو اوسکا مہر ہے وَاَمَّا مَنْ يَقُوْلُ لَا تَكُوْنُ زَوْجَةً اِلَّا بِنِكَاحٍ مُسْتَاْنَفٍ بَعْدَ الْعِتَاقِ وَالصَّدَاقُ لَهٗ وَاجِبٌ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ وَيَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهِ مَتٰى اَحَبَّ فَاِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ فَلَعَلَّهَا اَنْ يَّاْخُذَهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ الصَّدَاقِ الَّذِيْ قَدْ وَجَبَ لَهٗ عَلَيْهَا بِالْعِتَاقِ فَاِنْ قَالَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِهٖ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيْعًا وَاِنْ قَالَ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِهٖ قِيْلَ لَهٗ فَمَا الصَّدَاقُ الَّذِيْ اَوْجَبْتَ لَهٗ عَلَيْهَا الْعِتَاقُ قَالَ هُوَ اَمْرٌ غَيْرُ مَالٍ فَاِنْ كَانَ مَالًا فَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهَا بِمَا لَهٗ عَلَيْهَا مِنَ الْمَالِ مَتٰى اَحَبَّ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ مَالٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا عَلٰى غَيْرِ مَالٍ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ اَيْضًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ ترجمہ لیکن وہ شخص جو کہتا ہے کہ آزادی کے بعد سرو نکاح کے بغیر اوسکی بیوی نہیں ہو سکتی اور مہر مرد کیلئے عورت پر بوجہ آزادی کے واجب ہو چکا (اب) جب چاہے اوس سے نکاح کرلے پس اوسپر اس بارہ میں یہ دلیل ہے کہ اوس سے یہ کہا جائے کہ کیا اوسکے آزاد کرنیوالیکو یہ حق ہے کہ لونڈی کو بعوض تاوان مہر جو لونڈی کو بوجہ آزادی مرد کیلئے واجب ہو چکا ہے ماخوذ کرے پس اگر وہ کہے کہ حق ہے تو وہ تمام اہل علم کے قول سے باہر ہو گیا اور اگر وہ کہے کہ ماخوذ کرنیکا حق نہیں ہے۔ تو اوس سے کہا جائیگا کہ پھر وہ کیا شے ہے جو عورت پر مرد کے لئے آزادی ہے واجب کر دیا یا مال ہے یا غیر مال اگر وہ مال ہے۔ تو مولا کو استحقاق ہے کہ اپنے اوس مال کی بدلت جو اوسپر واجب ہے جب چاہے لونڈی کو ماخوذ کرے۔ اور اگر غیر مال ہے تو اوسکو یہ حق نہیں کہ ایسی شے کے عوض لونڈی سے نکاح کرے جو مال نہیں پس اس بیان مذکور سے اس قول کا بھی فساد ظاہر ہو گیا واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

باب نکاح متعہ کے بیان میں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَرَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّنْكِحَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن قاسم بن ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن خالد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن ابی حازم سے وہ عبداللہ بن مسعود سے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ جہاد میں تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں موجود نہ تھیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم خصی نہ ہو جائیں۔ پس آپنے ہمکو اس سے منع کیا۔ اور اوسکی اجازت دی کہ ایک (معینہ) مدت تک کیلئے کپڑے کے عوض نکاح کرلیں پھر یہ آیت پڑھی کہ مت حرام کرو پاکیزہ اون چیزوں میں کی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔ اور زیادتی مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِابْنِ عَبَّاسٍ يَعِيْبُ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْاَلُ اُمَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ وُلِدُوْا فِيْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا خبر دی ہمکو ابو بشر نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر سے خطبہ میں سنا درآنحالیکہ وہ ابن عباس کیساتھ تعریض اور متعہ کے بارہ میں اونکے قول کی عیب چینی کرتے تھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ بولے کہ اگر ابن زبیر سچے ہیں تو اپنی ماں سے دریافت کریں چنانچہ انہوں نے دریافت کیا تو وہ بولیں کہ ابن عباس سچ ہیں ایسا ہی ہوا تھا پھر ابن عباس نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو قریش میں سے اون لوگوں کے نام بھی بتا دوں جو متعہ سے پیدا ہوئے تھے حدثنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابن ابی داود قال ثنا امیۃ بن بسطام قال ثنا یزید بن زریع عن روح بن القاسم عن عمرو بن دینار عن الحسن بن محمد عن جابر بن
عبد اللہ وسلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاھم فاذن لھم فی المتعۃ قال ابو جعفر فذھب قوم الی ھذہ الآثار
فقالوا لا باس ان یتمتع الرجل من المرءۃ ایاما معلومۃ بشیء معلوم فلما مضت تلک الایام حرمت علیہ لا یطلاق و
لکن بانقضاء المدۃ التی کانا تعاقدا علی المتعۃ فیھا ولا یتوارثان بذلک فی قولھم وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا لا
یجوز ھذا النکاح واحتجوا بان الآثار التی احتج بھا علیھم اھل المقالۃ الاولی قد کانت ثم نسخت بعد ذلک وان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد نھی عن المتعۃ ترجمہ ابو جعفر کہتے ہیں کہ ایک گروہ ان احادیث کیطرف گیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ اسمیں کچھ مضائقہ
نہیں کہ مرد شی معین کے عوض ایام معینہ کیلئے کسی عورت سے نفع اٹھاوے پھر جب وہ ایام گذر جائیں تو وہ عورت بے طلاق حرام ہو جائیگی
صرف اوس مدت کو گذرتی ہے کہ جس مدت تک کیلئے دونوں نے عقد متعہ کیا تھا اور ان لوگوں کے مذہب میں متعہ کرنیوالے باہم ایک دوسرے
کے وارث نہیں ہوتے اور دوسرے لوگ اسمیں مخالف ہوئے انہوں نے کہا یہ جائز نہیں۔ اور دلیل میں یہ پیش کیا کہ وہ احادیث جنکے ساتھ
پہلے قول والوں نے دلیل پکڑی پہلے ثابت الحکم تھیں بعد میں منسوخ ہو گئیں اور بلاشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمایا
واذکروا ما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نھیہ عنھا مما لم یذکر فیھا النسخ ما قد حدثنا ابن ابی داود
قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال ثنا جویریۃ عن مالک عن الزھری ان عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب و محمد بن
علی اخبراہ ان اباھما اخبرھما انہ سمع علی بن ابی طالب یقول لابن عباس انک رجل تائہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نھی عن متعۃ النساء ترجمہ اور ذکر کیا اون حدیثوں کو جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متعہ سے منع
فرمانا ہے۔ اور اون میں منسوخ ہونیکا کچھ ذکر نہیں (ایک تو وہ ہی کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن
محمد بن اسماء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ نے وہ روایت کرتے ہیں مالک سے وہ زہری سے کہ عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابیطالب اور محمد
بن علی نے اوسکو خبر دی کہ اُن دونوں کے باپ نے اونکو خبر دی کہ انہوں نے علی بن ابیطالب کو ابن عباس سے یہ کہتے سنا کہ تم مردگمراہ ہو بیشک
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی یونس واسامۃ ومالک
عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یقل انک رجل تائہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجھکو یونس اور اسامہ اور مالک نے ابن شہاب سے پس اپنی سند سے اوسی کی مثل ذکر کیا مگر یہ نہیں کہا کہ تم مردگمراہ ہو حدثنا صالح
بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ھشام قال اخبرنا یحیی بن سعید عن الزھری عن عبد اللہ والحسن ابنی
محمد بن الحنفیۃ عن ابیھما ان علیا مر بابن عباس وھو یفتی بالمتعۃ متعۃ النساء انہ لا باس بھا فقال لہ علی قد علمت ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن لحوم الحمر الاھلیۃ یوم خیبر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عبد اللہ اور حسن سے
جو محمد بن حنفیہ کے بیٹے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے حضرت علی ابن عباس پر گذرے اور وہ متعہ کے بارہ میں جواز کا فتوی دے رہے
تھے تو حضرت علی نے اوسے فرمایا کہ خیبر کی جنگ کے روز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ اور پالتی کے گدھوں کے گوشت منع فرمایا حدثنا
یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن محمد العمری عن ابن شھاب قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان رجلا سال
عبد اللہ بن عمر عن المتعۃ فقال حرام قال فان فلانا یقول فیھا قال واللہ لقد علم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین مر بنا
خیبر وما کنا مسافحین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن محمد عمری نے وہ روایت کرتے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

شہاب سے کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ نے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے متعہ کے بارہ میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ حرام ہے اوسنے کہا کہ فلان شخص (یعنی ابن عباس) اسکے اندر (جواز کا) قول کرتے ہیں تو عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ قسم خدا کی وہ جانتے ہیں (یعنی ابن عباس) کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو خیبر کی جنگ کے روز حرام فرما دیا اور ہم زنا کار نہیں ہیں فقیہ ہذا وَاَمَّا کَثَارِ النَّہْیِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ مَا ذَکَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِذْنِ فِیْہَا کَانَ ذٰلِکَ مِنْہُ قَبْلَ النَّہْیِ ثُمَّ نَہٰی عَنْہَا فَکَانَ ذٰلِکَ النَّہْیُ نَاسِخًا لِمَا کَانَ مِنَ الْاِبَاحَةِ قَبْلَ ذٰلِکَ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ فَاِذَا یُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ اللَّیْثِیُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُہَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّةَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَذِنَ لَنَا فِی الْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّیْ اِلٰی امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ کَاَنَّہَا بَکَرَةٌ عَیْطَاءُ فَعَرَضْنَا عَلَیْہَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِیْنِیْ فَقُلْتُ رِدَائِیْ وَقَالَ صَاحِبِیْ رِدَائِیْ وَکَانَ رِدَاءُ صَاحِبِیْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِیْ وَکُنْتُ اَشَبَّ مِنْہُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰی رِدَائِیْ صَاحِبِیْ اَعْجَبَہَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَیَّ اَعْجَبْتُہَا فَقَالَتْ اَنْتَ وَرِدَاؤُکَ تَکْفِیْنِیْ فَمَکَثْتُ مَعَہَا ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ مِّنْ ہٰذِہِ النِّسَاءِ الَّاتِیْ یَتَمَتَّعُ بِہِنَّ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَہَا ترجمہ پس ان احادیث میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے متعہ کی نہی ثابت ہوتو ہو سکتا ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو متعہ کی اجازت کا ہم نے ذکر کیا وہ اجازت نہی سے پہلی ہو اور بعد میں نہی فرما دی ہو لہذا یہ نہی اوس اجازت کیلئے ناسخ ہوئی تو پہلے تھی پھر ہم نے اس میں غور کیا تو اچانک یونس کی ہم سے بیان کردہ حدیث ہوا انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے انس بن عیاض لیثی نے انہوں نے عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ربیع بن سبرہ جہنی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا ہم حج وداع میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ مکہ کو گئے پس ہم نے اپنے آپ کو اوسپر پیش کیا تو وہ بولی مجھسے کیا دوگے میں نے اور میرا ساتھی دونوں بنی عامر کی ایک عورت کے پاس جو جوان موٹی تھی گئے پس ہم نے اپنے آپ کو اوسپر پیش کیا تو وہ بولی مجھسے کیا دوگے میں نے کہا یہ چادر اپنی اور میرا ساتھی بولا دو چادریں اور اوسکی چادر میری چادر سے کہری تھی لیکن میں اوس سے زیادہ جوان تھا پس جب وہ میرے ساتھی کی دونوں چادریں دیکھتی تھی تو وہ اوسکو پسند آتا تھا اور جب میری جانب دیکھتی تھی تو میں اوسکو پسند آتا تھا پھر وہ بولی تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے چنانچہ میں اوسکے ساتھ تین دن (مقیم) رہا پھر بلاشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخصکے پاس ان عورتوں میں کی کوئی عورت ہو جن سے متع کیا گیا ہے تو چاہیے کہ اوسکا راستہ چھوڑ دے (یعنی اذا کردی) حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُہَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ مِثْلَہٗ ترجمہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے انہوں نے روایت کی ربیع بن سبرہ جہنی سے انہوں نے اپنے باپ سے اوسی کی مثل حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ الزُّہْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہِیَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَہٗ فَقَالَ نَبِّیْ رَجُلٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَزَعَمَ مَعْمَرٌ اَنَّہُ الرَّبِیْعُ بْنُ سَبْرَةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے زہری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز عورتوں سے متعہ کرنیکو منع فرمایا میں نے عرض کیا تم نے کس سے سنا تو وہ بولے مجھسے ایک شخص نے اپنے باپ سے عمر بن عبدالعزیز کے پاس روایت کی معمر کا خیال ہے کہ وہ شخص ربیع بن سبرہ ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّہٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْمُتْعَةِ فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَاَةً فَلَمَّا حَانَ اَنْ یَّرْتَحِلَ ذٰلِکَ اِذَا ہُوَ یُحَرِّمُہَا اَشَدَّ التَّحْرِیْمِ وَیَقُوْلُ فِیْہَا اَشَدَّ الْقَوْلِ ترجمہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

ابو عمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے عبدالعزیز بن عمر سے انہوں نے ربیع بن سبرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کے بارہ میں رخصت دی چنانچہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر اس زمانہ کے بعد آپ اسکی بہت سخت حرمت بیان فرماتے تھے اور اوسکے بارہ میں بڑا سخت لفظ بولتے تھے۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُعْبِدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ ثُمَّ نَهَى عَنْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا خبر دی ہمکو عبدالواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمیس نے انہوں نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتسے متعہ کرنیکی (پہلے) اجازت دی پھر اوس سے منع فرمایا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَنَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَى مَصَابِيحَ وَنِسَاءً يَبْكِينَ فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ نِسَاءٌ تَمَتَّعَ بِهِنَّ رِجَالُهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ وَفَارَقُوهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ أَوْ هَدَمَ الْمُتْعَةَ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِدَّةِ وَالْمِيرَاثِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے انہوں نے روایت کی سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ غزوہ تبوک میں گئے پس آپ ثنیۃ الوداع (مدینہ میں ایک ٹیلہ ہے) پر فروکش ہوئے تو آپنے کچھ چراغ دیکھے اور کچھ عورتیں جو رو رہی تھیں تو آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا بات ہے تو بتلایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جن سے اونکے خاوندوں نے متعہ کرکے اونکو جدا کردیا ہے۔ تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا یا باطل کردیا متعہ کو طلاق اور نکاح اور عدت اور میراث سے فَفِي هَذِهِ الْآثَارِ تَحْرِيمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتْعَةَ بَعْدَ إِذْنِهِ فِيهَا وَإِبَاحَتِهِ إِيَّاهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمُ النَّهْيُ عَنْهَا أَيْضًا ترجمہ پس ان احادیث میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی متعہ کی اجازت دینے کے بعد حرام کرنیکا ذکر ہے) لہذا اس بیان سے ثابت ہوا کہ وہ احادیث جو اس باب کے شروع میں مذکور ہوئیں منسوخ ہیں پھر اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے متعہ کی نہی نیز ثابت ہے حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللَّهُ بِهَا هَذِهِ الْأُمَّةَ وَلَوْلَا نَهْيُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا مَا زَنَى إِلَّا شَقِيٌّ قَالَ عَطَاءٌ كَانَ أَسْمَعُهَا مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا شَقِيٌّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن کثیر بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ایوب نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نہیں تھا متعہ مگر رحمت کہ رحم کیا اللہ تعالیٰ نے متعہ کو جائز کرکے اس امت پر اور اگر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اوسکو ناجائز نہ فرماتے تو کوئی بدبخت ہی ہوتا جو (اسکو چھوڑ کر) زنا کرتا عطا نے کہا گویا کہ میں ابن عباس سے خود سن رہا ہوں کہ بدبخت ہی ہوتا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ لَنَا خَاصَّةً حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن ولید نے انہوں نے روایت کی لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے طلحہ بن ابی مصرف سے انہوں نے خیثمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوذر سے کہا کہ عورتوں سے متعہ کرنا ہمارے لئے مخصوص تھا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَمَتَّعُونَ مِنَ النِّسَاءِ حَتَّى طَاهُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدثنا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا خبر دی ہمکو عبد الملک نے انہوں نے روایت کی عطا سے انہوں نے جابر سے کہ وہ لوگ عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے یہانتک کہ حضرت عمر نے اونکو منع فرمادیا حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن ابی جمرۃ قال سألت ابن عباس عن متعۃ النساء فقال جعل لک انما کان ذلک فی الغزو والنساء قلیل فقال ابن عباس صدقت ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے روایت کی ابی جمرہ سے کہا میں نے ابن عباس سے عورتوں کے متعہ کی بابت سوال کیا تو اونکے ایک غلام نے جواب دیا کہ (اسکا) جواز جہاد میں تھا اور عورتیں تھوڑی تھیں تو ابن عباس بولے تو نے سچ کہا قال ابو جعفر فھذا عمر رضی اللہ عنہ قد نھی عن متعۃ النساء بحضرۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکر ذلک علیہ منھم منکر وفی ھذا دلیل علی متابعتھم لہ علی ما نھی عنہ من ذلک وفی اجماعھم علی النھی فی ذلک عنھا دلیل علی نسخھا وحجۃ ثم ھذا ابن عباس رضی اللہ عنھما یقول انما ابیحت والنساء قلیل ای فلما کثرن ارتفع المعنی الذی من اجلہ ابیحت وقال ابو ذر رضی اللہ عنہ انما کانت لنا خاصۃ فقد یحتمل ان یکون کانت لھم للمعنی الذی ذکرہ عبد اللہ بن عباس انما ابیحت من اجلہ ترجمہ ابو جعفر کہتے ہیں کہ یہ عمر ہیں کہ انہوں نے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں عورتوں سے متعہ کرنیکو منع فرمایا پس اون میں سے کسی نے اسکا انکار نہ کیا اور اسمیں بہت دلیل ہے کہ صحابہ متعہ کے ممنوع ہونے میں حضرت عمر کیساتھ متفق ہیں۔ اور اون تمام کا اسکے ممنوع ہوتے ہیں متفق ہونا اوسکی (اباحت) کے منسوخ ہونیکی دلیل ہے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جو کہتے ہیں کہ متعہ اوس وقت مباح تھا کہ عورتیں قلیل تھیں۔ پھر جب اونکی کثرت ہوگئی تو وہ علت دور ہوگئی جس وجہ سے وہ مباح تھا واما قول جابر رضی اللہ عنہ کنا نتمتع حتی نھانا عمر فقد یجوز ان یکون لم یبلغہ بتحریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاھا حتی علمہ من قول عمر وفی تزکیہ ما قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اباحۃ لھم دلیل علی ان الحجۃ قد قامت عندہ علی نسخ ذلک وتحریمہ فوجب بما ذکرنا نسخ ما روینا فی اول ھذا الباب من اباحۃ متعۃ النساء ترجمہ اور اما جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (جواز) متعہ ہمارے ہی لئے مخصوص تھا تو اب ممکن ہو کہ اونکے لئے مخصوص اوسی علت کیوجہ سے ہو جسکو عبد اللہ بن عباس نے ذکر کیا کہ اوس وجہ سے مباح کر دیا گیا تھا پھر ممنوع ہوگیا) اور رہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ ہم متعہ کیا کرتے تھے یہانتک کہ حضرت عمر رضی نے ہمکو منع کیا تو ممکن ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکو حرام کرنیکی خبر اونکو نہ پہونچی ہو یہانتک کہ حضرت عمر رضی کے فرمانے سے جانے ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوس شی کو چھوڑ دینا جسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگونکے لئے مباح کیا ہو اوسکی دلیل ہو کہ اونکے نزدیک اس کے منسوخ اور حرام ہونے پر استدلال قائم ہو چکا ہو لہذا ہمارے اس بیان سے اس باب کے شروع کی احادیث کا جن سے متعہ کا مباح ہونا معلوم ہوتا ہے منسوخ ہونا ثابت ہوگیا وقد قال بعض اھل العلم ان النکاح اذا عقد علی متعۃ ایاما فھو جائز علی الابد والشرط باطل فمن الحجۃ علی ھذا القول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما نھاھم عن المتعۃ قال لھم من کان عندہ من ھذہ النساء اللاتی یتمتع بھن شیء فلیفارقھن فھذا دلیل علی ان ذلک العقد المتقدم لا یوجب وان العقد للابد لانہ لو کان یوجب وان العقد للابد لکان یفسخ الشرط الذی کانا تعاقدا بینھما ولا یفسخ النکاح اذا کان قد ثبت علی صحتہ وجواز فقیل النبی ففی امرہ ایاھم بالمفارقۃ دلیل علی ان مثل ذلک العقد لا یجب بہ ملک بضع وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیھم ترجمہ اور بعض علماء نے قول ہو کہ عقد نکاح اگر چند دن کیواسطے بطور متعہ قرار پایا تو وہ ہمیشہ کیلئے ہوگیا۔ اور شرط باطل

التقنع

دن کی باطل ہو تو اس قول پر یہ بات ثابت ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کو متعہ سے منع فرمایا تو یوں فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی ہو جن سے عقد متعہ کیا تھا تو چاہئے کہ اسے جدا کر دے۔ تو یہ اس امر پر دلیل ہے کہ پہلا عقد (متعہ کا) عقد کی ہمیشگی کو واجب نہیں کرتا اسلئے کہ اگر ہمیشہ کیلئے عقد کو واجب کرتا تو وہ شرط فسخ ہو جاتی جس پر اس میں عقد کیا تھا اور نکاح فسخ نہ ہوتا جبکہ وہ صحت وجواز کیساتھ منعقد ہوا تھا (بوجہ ممانعت سے قبل کرنیکے پس آپ کا ان کو جدا کرنیکا حکم فرمانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس قسم کا عقد کرنے سے بضع (فرج) کی ملک واجب نہیں ہو جاتی۔ اور یہی امام ابو حنیفہ اور امام محمد رضی اللہ عنہما کا قول ہے

بَابُ مِقْدَارِ مَا يُقِيمُ الرَّجُلُ عِنْدَ الثَّيِّبِ وَالْبِكْرِ إِذَا تَزَوَّجَهَا

باب مرد جب نکاح کرے تو کنواری کے پاس کسقدر ٹھیرے اور غیر کنواری کے پاس کس قدر

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ انس سے کہا کنواری کیلئے سات روز ہیں اور غیر کنواری کیلئے تین حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ لَوْ قُلْتُ إِنَّهُ قَدَّمَ الْحَدِيثَ لَصَدَقْتُ وَلَكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ كَذَلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا خبر دی ہمکو خالد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو قلابہ سے وہ انس سے کہا جب غیر کنواری کو (نکاح میں) ہوتے کنواری سے نکاح کرے تو اوسکے پاس سات روز ٹھیرے پھر تقسیم برابر کرے۔ اور جب غیر کنواری سے نکاح کرے تو اوسکے پاس تین یوم ٹھیرے خالد نے اپنی حدیث میں بیان کیا اگر میں کہدوں کہ (یہ) حدیث مرفوع ہے۔ تو سچا ہوں لیکن انس کا قول ہے کہ سنت اسی طرح ہے حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں خالد حذاء سے کہا میں نے ابو قلابہ کو انس سے حدیث بیان کرتے سنا کہا سنت (طریقہ) یہ ہے کہ جب کنواری سے نکاح کرے تو اوسکے پاس سات روز ٹھیرے اور جب غیر کنواری سے نکاح کرے تو اوسکے پاس تین روز ٹھیرے حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ انس سے اسی کی مثل حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لِبِكْرٍ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں حمید طویل سے وہ انس سے کہا کنواری کیلئے سات اور غیر کنواری کیلئے تین دن ہیں حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُنَّةُ الْبِكْرِ سَبْعٌ وَالثَّيِّبِ ثَلَاثًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا مالک نے خبر دی اوسکو پس اپنی اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی خالد بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس سے کہا کنواری کیلئے سنت سات دن ہیں اور غیر کنواری کیلئے تین دن حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ وَعِنْدَهُ غَيْرُهَا فَلَهَا سَبْعٌ ثُمَّ يَوْمٌ يَوْمٌ إِذَا تَزَوَّجَ

لہ وقت الاستثناء ای فی اللفظ الذی روی فیہ الاستثناء لکنک لم تروہ فی ھذا اللفظ

سے اصل صلی اللہ علیہ وسلم

سے الاستثناء

سے الاستثناء

الثیب فثلاث ثم یقسم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہا جب مرد کنواری سے نکاح کرے حالانکہ اوسکے پاس (نکاح میں) دوسری بی بی ہو تو اوسکیلئے سات روز ہیں پھر برابری کرے اور جب غیر کنواری سے نکاح کرے تو تین روز میں بعد میں برابری کرے حدثنا صالح قال ثنا سعید قال ثنا ہشام قال اخبرنا حمید قال سمعت انسا یقول مثل ذلک وزاد انہ قال ولو قلت انہ قد رفع الحدیث لصدقت ولکنہ قال السنۃ کذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا خبر دی ہمکو حمید نے کہا میں نے انس کو اسی کی مثل کہتے سنا اور یہ زیادہ کیا کہ اوس نے کہا اگر میں یوں کہتا کہ (یہ) حدیث مرفوع ہو تو سچا ہوتا لیکن (بجائے اسکے) یوں کہا کہ سنت ایسی ہی ہے حدثنا صالح قال ثنا سعید قال ثنا ہشام قال اخبرنا حمید قال ثنا انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اصاب صفیۃ بنت حیی واتخذھا اقام عندھا ثلاثا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا خبر دی ہمکو حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے انس بن مالک نے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب حیی کے بیٹی صفیہ کو پہونچے اور اوسکو اپنے تحت میں لائے تو اوسکے پاس تین روز قیام فرمایا قال ابوجعفر فذھب قوم الی ان الرجل اذا تزوج الثیب انہ بالخیار ان شاء سبع لھا وسبع لسائر نسائہ وان شاء اقام عندھا ثلاثا ثلاثا ودار علی بقیۃ نسائہ یوما یوما او لیلۃ لیلۃ واحتجوا فیما ذکروا بھذا الحدیث وبحدیث ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کما حدثنا یونس قال اخبرنا سفیان عن عبد اللہ بن ابی بکر عن عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن قال لما بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ قال لیس بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک وان سبعت سبعت لنسائی ترجمہ ابوجعفر کہتے ہیں کہ ایک گروہ اسطرف گیا ہی کہ آدمی جب بیخبر کنواری سے نکاح کرے تو وہ با اختیار ہی اگر چاہی سات روز ٹھیرے اور بقیہ عورتوں کے پاس بھی سات ہی روز ٹھیرے۔ اور اگر چاہی تو تین روز ٹھیرے اور بقیہ عورتوں کے پاس ایک ایک دن یا ایک ایک رات قیام کرے۔ اور اس قول میں اسی حدیث سے استدلال کیا ہی اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے جیسا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمن سے کہا جب ہم بستر ہوئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ام سلمہ سے تو آپنے اونسے فرمایا تو اپنے گھر والوں پر خواری اور سبکی نہ ہو اگر تو چاہی تو تیرے سات روز رکھوں اور تین روز تیرے پاس رہکر (بقیہ عورتوں پر) پھیر لگاؤں حدثنا صالح قال ثنا القعنبی قال ثنا مالک ح وحدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال مالک اخبرہ عن عبد اللہ بن ابی بکر عن عبد الملک بن ابی بکر عن ابی بکر بن عبد الرحمن وھو ابن الحارث بن ھشام عن ابیہ عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین تزوج ام سلمۃ فاصبحت عندہ قال لیس بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت عندک وسبعت عندھن وان شئت ثلثت ثم درت قالت ثلث حدثنا ابو امیۃ قال ثنا علی بن عبد اللہ بن جعفر قال ثنا یحیی بن سعید قال ثنا سفیان قال ثنا محمد بن ابی بکر قال ثنی عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام عن ابیہ عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لام سلمۃ حین تزوجھا ما بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت لک وان سبعت لنسائی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ مالک نے اوسکو عبداللہ بن بکر نے خبر دی انہوں نے عبدالملک بن ابوبکر سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے جو حارث کے بیٹے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ سے نکاح کیا۔ اور انہوں نے آپ کے پاس صبح کی کیں تو آپنے فرمایا تیری وجہ سے تیرے گھر والوں پر سبکی خواری نہ ہو اگر تو چاہے تو سات روز تیرے پاس رہوں اور سات روز ان (بقیہ) ازواج کے اور اگر تو چاہے تو تین روز رہوں پھر (بقیہ) ازواج پر پھر چکر کروں تو انہوں نے کہا تین روز ہی قیام فرمائے حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن

toobaa-elibrary.blogspot.com

سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالملک بن ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا جس وقت آپ نے اونسے نکاح کر لیا تیری وجہ سے تیرے گھر والوں پر خواری و سختی نہ ہو جیسا اگر تو کہے تو سات دن تیرے رہوں اور جب تجھے سات دن رکھونگا تو اپنی بقیہ عورتوں کیلئے بھی سات ہی دن رکھونگا قالوا فلتا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی ثم ادور ودل ذلک علی ان الثلاث حق لھا دون ساتر النساء وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا ان ثلثت لھا ثلثت لسائر نسائہ وان سبعت لھا سبع لسائر نسائہ واحتجوا فی ذلک بحدیث ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا ان سبعت عندک سبعت عندھن ترجمہ انہوں نے کہا پس جبکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اگر تو چاہے تو تیرے سات روز رکھوں اور تین روز پھر بقیہ ازواج پر پھیر لگاؤں اس نے اس دلالت کی کہ بالخصوص اونکے لئے ماسوا دوسری ازواج کے حق تین روز ہیں اور دوسروں نے اس میں مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ اگر اوسکے لئے تین روز رکھے جائیں تو باقی کیلئے بھی تین ہی روز ہونے چاہئیں۔ اور اگر اوسکے لئے سات روز رکھے تو اور عورتوں کے بھی سات ہی روز ہوں اور اس بارہ حدیث ام سلمہ کو دلیل لاتے ہیں کہ رسول خدا نے اونسے فرمایا کہ اگر میں سات۔ تیرے پاس ٹھیروں تو سات ہی روز انکے (بقیہ ازواج) پھیر ہونگا حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قال اخبرنا حماد بن سلمۃ ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابوسلمۃ موسی بن اسمعیل المنقری قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ثابت ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا ادم بن ابی ایاس قال ثنا سلیمان بن المغیرۃ عن ثابت عن عمر بن ابی سلمۃ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی الہ وسلم قال لھا لما بنی بھا واصبحت عندہ ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ھارون نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے بتحویل ۲ اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسلمہ موسی بن اسمعیل منقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ثابت سے بتحویل ۲ اور حدیث بیان کی ہم سے ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے وہ روایت کرتے ہیں ثابت سے وہ عمر بن ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا جبکہ آپ اونسے ہم بستر ہو چکے اور انہوں نے آپ کے پاس ٹھہرنا کیا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے سات روز رکھوں۔ اور اگر تمہارے لئے ایکہفتہ رکھونگا تو دوسرے نوبکو بھی ایک ہی ہفتہ دینا پڑیگا حدثنا روح بن الفرج قال ثنا احمد بن صالح قال ثنا عبدالرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی حبیب بن ابی ثابت ان عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی عمرو والقاسم بن محمد بن عبدالرحمن اخبراہ انھما سمعا ابابکر بن عبدالرحمن بن الحارث یخبر عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی عنہا انھا اخبرتہ فذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو حبیب بن ابی ثابت سے۔ عبدالحمید بن عبدالرحمن ابی عمرو اور قاسم بن محمد بن عبدالرحمن دونوں نے اونکو خبر دی کہ دونوں نے ابوبکر بن عبدالرحمن کو سنا کہ خبر دیتے تھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے عبدالرحمن بن حارث کو خبر دی پس سنی انہوں نے اس سے اوسی کی مثل ذکر کیا۔ قالوا فلتا قال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سبعت لک سبعت لنسائی ای اعدل بینک وبینھن فاجعل لک یوما من سبعۃ کما اقمت عندک سبعا کذلک ایضا اجعل لھا ثلثا ثلثا فجعل لکل واحدۃ منھن کذلک ایضا وقال اصحاب المقالۃ الاولی فما معنی قولہ ثم ادور فصل لھم یحتمل ثم ادور بالثلاث علیھن جمیعا لانہ لو کان انما الثلاث حقا لھا دون سائر النساء لکان اذا اقام عندھا سبعا کانت قد ذدت منھن غیر محسوب لہ علیھا ولوجب ان یکون لسائر النساء ان یرجعن ارنجعن ذلک کان الذی للنساء اذا اقام عندھا سبعا سبعا لکل واحدۃ منھن کذلک اذا اقام عندھا ثلثا ثلثا لکل واحدۃ منھن ثلث ثلاث

toobaa-elibrary.blogspot.com

هٰذا هُوَ النَّظْرُ الصَّحِیْحُ مَعَ اسْتِقَامَةِ تَاوِیْلِ هٰذَا الْآثَارِ عَلَیْهِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ انہوں نے بیان کیا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب (ام سلمہؓ سے فرمایا کہ تیرے لئے ایکہفتہ مقرر کروں تو ضرور ہی کہ اپنی اور عورتوں کیلئے بھی ایک ہفتہ ٹھیراؤں یعنی تیرے اور ان سب کے درمیان عدل (انصاف) کروں (اسطرح کہ ان میں سے ہر ایک کیلئے ایک ایک ہفتہ معین کروں جسطرح تیری پاس ایکہفتہ ٹھیروں (پس) اسی طرح یہ بات بھی ہوگی کہ جب اوسکے پاس تین روز مقرر فرمائیں تو (بقیہ) ہر ایک کیلئے بھی اسی طرح (تین روز ٹھیرانے) ہونگے اور پہلے قول والوں نے کہا کہ ہر آپ کے اس لفظ کا کیا مطلب کہ (بقیہ ازواج پر) پھر لگاؤں تو اسکا جواب یہ ہو سکتا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہو کہ ان تمام پر تین تین روز کا چکر لگاؤں کیونکہ اگر تین روز علاوہ بقیہ ازواج کے صرف اسی کا حق ہوتے تو جب آپ ایکہفتہ اوسکے پاس مقیم ہوتے (تو اوس صورت میں) منجملہ ہفتہ کے تین روز کا حساب لگایا جاتا (یعنی یہ تین دن مخصوص اوسکے ہی ہوتے اور باقی چار روز مشترک رہتے) اور یہ ضروری ہوتا کہ باقی عورتوں کیلئے چار چار روز رہیں (کیونکہ تین خصوصیت کیوجہ سے حساب میں نہ آئے) پس جبکہ درصورت (منکوحہ جدیدہ کے) سات دن مقرر کرنیکے بقیہ عورتوں کیلئے بھی سات دن ہوتے ہیں تو درصورت اوسکے لئے تین دن مقرر کرنیکے (بھی) باقیوں میں سے ہر ایک کے تین تین دن ہی ہونے چاہئیں یہ تحقیق صحیح ہے کہ اسکی بنا پر ان احادیث کے معانی (بھی) مستقیم رہے۔ اور یہ ہی قول ابوحنیفہؒ اور محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

باب عزل کے بیان میں

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْنُسَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِیْ جُدَامَةُ قَالَتْ ذُکِرَ عِنْدَهٗ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْعَزْلُ فَقَالَ ذٰلِکَ الْوَاْدُ الْخَفِیُّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس اور صالح بن عبدالرحمن نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یزید مقرئی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے وہ عروہ سے وہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا حدیث بیان کی مجھسے جدامہ نے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپنے فرمایا کہ یہ خفی واد (زندہ درگور کرنا) ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِیَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ایوب نے کہا خبر دی مجھکو ابوالاسود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عروہ نے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ وہب کی بیٹی قبیلہ اسد کی سے وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل

حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ حَیْوَةُ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَکَرِهَ قَوْمٌ الْعَزْلَ لِهٰذَا الْاَثَرِ وَاَبَاحَهٗ اٰخَرُوْنَ فِیْ کَرَاهَةِ ذٰلِکَ وَاِبَاحَتِهٖ فِیْ ذٰلِکَ اَخْرُوْنَ فَلَمْ یَرَوْا بِهٖ بَاْسًا اِذَا اَذِنَتْ الْحُرَّةُ الْمُزَوَّجَةُ فِیْ ذٰلِکَ فَاِنْ مَنَعَتْهُ مِنْ ذٰلِکَ لَمْ یَسَعْهُ اَنْ یَعْزِلَ عَنْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے کہا خبر دی مجھکو حیوۃ نے وہ روایت کرتے ہیں ابوالاسود سے کہ انہوں نے عروہ کو عائشہ سے حدیث بیان کرتے سنا کہ اور وہ روایت کرتی ہیں جدامہ سے اور وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل ابوجعفر کہتے ہیں کہ ایک گروہ نے عزل کو اسی حدیث کیوجہ جو اوسکی کراہت میں روایت کیگئی ہے مکروہ کہا ہے اور دوسرے نے اوسکی مخالفت کی اور عزل میں کچھ مضائقہ نہ جانا بشرطیکہ آزاد عورت اپنے خاوند کو اوسکی اجازت دیدے۔ اور اگر منع کرے تو خاوند کو اوس سے عزل جائز نہیں۔ وَبِاَنْ خَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهٗ اَنْ یَعْزِلَ عَنْهَا اِنْ شَاءَ تْ وَاَبَتْ وَالْقَوْلُ الْاَوَّلُ فِیْ هٰذَا عِنْدَنَا اَصَحُّ الْقَوْلَیْنِ وَذٰلِکَ اَنَّا رَاَیْنَا الزَّوْجَ لَهٗ اَنْ یَاْخُذَ الْمَرْاَةَ بِاَنْ تَجَامِعَهَا وَاَنْ یَکْرَهَ ذٰلِکَ

ف عزل جماع کے وقت منی کے باہر نکالنے کو کہتے ہیں ۱۲ منہ ترجمہ غفرلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا وَلَا يَعْزِلَ عَنْهَا فَكَذَا لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا كَمَا يَأْخُذُهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَكَمَا لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ زَوْجَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا فَكَذَا لَهَا أَنْ تَأْخُذَهُ بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا وَكَانَ حَقُّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ذَلِكَ عَلَى صَاحِبِهِ سَوَاءٌ وَكَانَ مِنْ حَقِّهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهَا إِنْ أَحَبَّتْ وَإِنْ كَرِهَتْ هِيَ ذَلِكَ فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ مِنْ حَقِّهَا هِيَ أَيْضًا عَلَيْهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا إِنْ أَحَبَّ ذَلِكَ وَإِنْ كَرِهَ هَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ترجمہ اور دوسرے فریق نے (یعنی) (یہی) اور (یہ) کہا کہ خاوند عزل کر سکتا ہے گو (عورت چاہے یا انکار کرے اور ہمارے نزدیک ان دونوں قولوں (اخیرین) میں سے پہلا قول اصح ہے اور یہ ہے اسلئے کہ ہم نے دیکھا خاوند اپنی بیوی کو ہم بستری کے لئے پکڑ سکتا ہے اگرچہ (عورت کا) دل نہ چاہتا ہو اور اسکے لئے یہ (بھی) حق ہے کہ عورت کیطرف پہونچے اور اوس سے عزل نہ کرے پس خاوند کو جسطرح یہ درست ہے کہ عورت کو پکڑ کر (یا بجبر) ہم بستری کرے اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ بوقت جماع (یا بجبر) اوسمیں انزال کرے۔ اور عورت کیلئے یہ اجازت ہے کہ اپنے خاوند کو ہم بستری کیلئے پکڑے پس اسی طرح (ہونی چاہئے) کہ اپنے اندر انزال کرانے میں مرد کو (مجبور) کرے جیسا کہ مرد کیلئے ان دونوں باتوں کا حق ہے اور چونکہ خاوند و بیوی دونوں میں سے ہر ایک کا دوسرے پر حق برابر ہے اسلئے جبکہ مرد کا حق ہے کہ عورت سے جماع کرتے وقت انزال اوسکے اندر کرے خواہ عورت اسکو پسند کرے یا ناپسند، تو بہ نظر مذکور یہ ہونا چاہئے کہ عورت کو بھی حق ہو کہ بوقت جماع مرد سے اپنے اندر انزال کرائے خواہ مرد اسکو پسند کرے یا ناپسند۔ اس بارہ میں تحقیق یہ ہے۔ اور یہی امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے وَلِلْمَوْلَى فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَنْ كَرِهَ الْعَزْلَ أَصْلًا أَنْ يُجَامِعَ أَمَتَهُ فَيَعْزِلَ عَنْهَا فِي جِمَاعِهِ وَلَا يَسْتَأْذِنَهَا فِي ذَلِكَ وَإِنْ كَانَتْ لِرَجُلٍ زَوْجَةٌ فَمَاذَا دَامَ يَعْزِلُ عَنْهَا فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ كَانُوا يَقُولُونَ فِي ذَلِكَ فِيمَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنَّ الَّذِي فِي ذَلِكَ إِلَى مَوْلَى الْأَمَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوسُفَ خِلَافُ هَذَا الْقَوْلِ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ نَبَّأَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ الْإِذْنُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْأَمَةِ لَا إِلَى مَوْلَاهَا ترجمہ اور تمام کا قول ہے یہ تک کہ عزل کو بالکل مکروہ کہنے والوں کا بھی کہ مولا کیلئے حق ہے کہ بوقت جماع اپنی لونڈی سے عزل کرے اور اسکے لئے اوس سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور اگر کسی کی بیوی دوسرے کی لونڈی ہو اور وہ اپنی بیوی سے عزل کرنا چاہے تو امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا اسمیں یہ قول ہے جو حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عباس نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن معبد سے وہ محمد بن حسن سے وہ ابو یوسف سے وہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ اسمیں مولا کی اجازت شرط ہے۔ اور ابو یوسف سے اسکا خلاف منقول ہے۔ حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن شجاع نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بن زیاد سے۔ وہ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اجازت اسمیں (خود) لونڈی کی ہے نہ اسکے مولا کی قَالَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ هَذَا هُوَ النَّظَرُ عَلَى أُصُولِ مَا بُنِيَ عَلَيْهِ هَذَا الْبَابُ لِأَنَّهُمْ قَالُوا إِذَا حَبَسَ زَوْجَهَا تَرَكَ جِمَاعَهَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فِي سَعَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لِمَوْلَاهَا أَنْ يَأْخُذَ زَوْجَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا مَا كَانَ ذَلِكَ الْوَاجِبَ عَلَى زَوْجِهَا إِلَيْهَا أَخْذُ نَفْسِهَا لَا إِلَى مَوْلَاهَا كَانَ ذَلِكَ الْإِفْضَاءُ فِي ذَلِكَ الْجِمَاعِ لَا أَخْذَ بِهِ إِلَيْهَا لَا إِلَى مَوْلَاهَا فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا فَانْظُرْ هَؤُلَاءِ جَمِيعًا الَّذِينَ أَبَاحُوا الْعَزْلَ مَا فِي حَدِيثِ جُدَامَةَ مَا رَوَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ تَوَلِّيهِ أَنَّهُ الْمُحْيِي وَوَأْدُ الْخَفِيِّ وَعَزْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ رَدُّوا ذَلِكَ الْقَوْلَ عَلَى مَنْ قَالَهُ وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا بَكْرٌ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَدَّادٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بَهْزٌ وَدَّادٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا يُرِيدُ الرِّجَالُ وَإِنَّ الْيَهُودَ تُحَدِّثُ أَنَّ الْعَزْلَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُودُ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَصْرِفَهُ ترجمہ ابن ابی عمران نے کہا کہ یہ تحقیق جو حسب اصول کیگئی اسپر یہ باب مبنی نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اگر لونڈی اپنے خاوند کو اپنے آپ سے ہم بستری ترک کرنیکی

لہ ۱۲ وَوَأْدُ الصُّغْرَى هِيَ الَّتِي تُدْفَنُ مَعَ أُمِّهَا إِذَا مَاتَتْ وَهِيَ صَغِيرَةٌ وَالْمَوْءُودَةُ الْكُبْرَى الَّتِي تُدْفَنُ فِي حَيَاةِ أُمِّهَا وَالْعَزْلُ قَطْعُ الْوَلَدِ عَنِ الْمَرْأَةِ بِأَنْ يُجَامِعَهَا فَإِذَا قَرُبَ الْإِنْزَالُ أَخْرَجَ ذَكَرَهُ مِنْ فَرْجِهَا فَأَنْزَلَ خَارِجَهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اجازت دیدی تو یہ اوسکی وسعت میں ہی۔ اور مولا کو (اسصورت میں) یہ مجاز نہیں کہ لونڈی کے خاوند کو اوس سے ہم بستری کرنیکے لئے مواخذہ کرے پس جبکہ ہم بستری جو لونڈی کے خاوند پر واجب ہے (اوسکے ترک کی) وجہ سے خاوند کو مواخذہ کرنیکا استحقاق لونڈی کیلئے ہی نہ اوسکے مولا کیلئے تو ہم بستری کے وقت انزال اوسکے اندر کرنا (بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ اوسکے ترک سے لونڈی کو استحقاق ہو کہ خاوند کو مواخذہ کرے نہ اوسکے مولا کو تحقیق اسکے اندر یوں ہے۔ اور جن لوگوں نے عزل کو مباح کہا ہی۔ اون سبھوں نے جدامہ کی حدیث کے اس لفظ کا جسکو اوس نے بروایت رسولنا صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح بیان کیا ہی کہ یہ پوشیدہ طور پر زندہ درگور کرنا ہی۔ انکار کیا ہی اور اوسکے انکار کو رسولنا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کیا ہی اسکے لئے ایک حدیث ذکر کی ہی کہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبداللہ نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام سے وہ یحیی بن ابی کثیر سے وہ محمد بن عبدالرحمن سے وہ ابورفاعہ سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آکر عرض کرنے لگا کہ اے خدا کے رسول میرے پاس ایک لونڈی ہی اور میں اوسسے عزل کرتا ہوں (کیونکہ) میں اوسکا حاملہ ہونا نہیں چاہتا اور خواہش مجھے مردوں کی سی ہی۔ اور یہود لوگ کہتے ہیں کہ یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا ہی تو آپنے فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہیں اگر خدا تعالی حاملہ بنانا چاہیگا تو اوسکو روک نہیں سکتا حدثنا ابن مرزوق قال حدثنا هارون بن اسمعیل قال ثنا علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن عبدالرحمن عن ابی مطیع نزید رفاعة عن ابی سعید الخدری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مبارک نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن ابی کثیر سے وہ محمد بن عبدالرحمن سے وہ ابومطیع بن رفاعہ سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسی کی مثل حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی عیاش بن عقبة الحضرمی عن موسی بن وردان عن ابی سعید الخدری قال ذکر رسول الله ان الیهود یقولون ان العزل هی الموؤدة الصغری فقال رسول الله کذبت یهود فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله ان لا یکون لم یکن ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عیاش بن عقبہ حضرمی نے وہ روایت کرتے ہیں موسی بن وردان سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا خبر پہونچی رسولخدام کو کہ عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہی۔ تو رسولخدام نے فرمایا کہ یہود جھوٹ ہی ہیں پھر فرمایا کہ اگر تو اوسی میں انزال کرے (تب بھی تو بچہ کا خلق اوسی وقت ہوگا کہ خدا نے تقدیر میں لکھا ہو حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا عیاش الرقام قال ثنا عبدالاعلی عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهیم عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی امامة بن سهل عن ابی سعید الخدری قال اقمت جاریة لی رسوق بنی قینقاع فمر بها یهودی فقال اما هذه الجاریة لی قال انت توطیها قلت نعم قال فاعزل عنها ان شئت فانه یاتیها منک ما یاتیها من بشر قال فاتت الجاریة فحملت فاخبرتنی بحملها فقلت لها انا اعزل عنها قالت ذلک ان شئت ولکن الیهود تحدث ان العزل هی الموؤدة الصغری فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکرت ذلک له فقال کذبت یهود ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلی نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ ابوامامہ بن سہل سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے ایک لونڈی بنی قینقاع کے بازار میں کھڑی کی (شاید فروخت کرنیکو) تو جسمیں یہ یہودی کا گذر ہوا وہ بولا کہ یہ لونڈی کسکی ہی میں نے کہا میری تو وہ بولا کہ کیا تو اوسسے ہم بستری کرتا ہی میں نے کہا ہاں تو وہ کہنے لگا شاید اسکے پیٹ میں تجسے بچہ ہو میں نے کہا میں اوس سے عزل کیا کرتا ہوں اسلئے کہ نہیں ہو سکتا تو وہ کہنے لگا کہ یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا ہی پھر میں رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپسے ذکر کی تو آپنے فرمایا یہود جھوٹے یہود جھوٹے قال ابوسعید رضی الله تعالی عنه قد حکی عن النبی صلی الله علیه وسلم کذبهم ان العزل موؤدة ثم قد روی عن علی رفع ذلک والتثنیة علی فساده بمعنی بطیء حسن ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیاش الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلی نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ ابوامامہ بن سہل سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے ایک لونڈی بنی قینقاع کے بازار میں کھڑی کی (شاید فروخت کرنیکو) تو جسمیں یہ یہودی کا گذر ہوا وہ بولا کہ یہ لونڈی کسکی ہی میں نے کہا میری تو وہ بولا کہ کیا تو اوسسے ہم بستری کرتا ہی میں نے کہا ہاں تو وہ کہنے لگا شاید اسکے پیٹ میں تجسے بچہ ہو میں نے کہا میں اوس سے عزل کیا کرتا ہوں اسلئے کہ نہیں ہو سکتا تو وہ کہنے لگا کہ یہ چھوٹا زندہ درگور کرنا ہی پھر میں رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپسے ذکر کی تو آپنے فرمایا یہود جھوٹے یہود جھوٹے قال ابوسعید رضی الله تعالی عنه قد حکی عن النبی صلی الله علیه وسلم کذبهم ان العزل موؤدة ثم قد روی عن علی رفع ذلک والتثنیة علی فساده بمعنی بطیء حسن ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنہوں نے رسولخدا سے نقل کیا ہی کہ یہود اوسکو جھوٹا کہتے ہیں کہ عزل زندہ درگور کرنا ہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اوسکا رفع اور اوسکے فساد پر دوبار کہنا (موذیرا یک پاکیزہ عمدہ بات سے آگاہی منقول ہی حدثنا دحیم بن الفرج قال ثنا یحیی بن عبدالله بن بکیر قال ثنی اللیث قال ثنی معمر عن

۱۲ یعنی جو زندہ درگور کرنا وہ ہو جسکا ذکر قرآن مجید میں ہو کہ واذا الموؤدة سئلت مگر چونکہ اسمیں بھی بظاہر بچہ کی خلقت کو معدوم کرنا ہی اسلئے زندہ بچہ کو قبر میں گاڑ دینا مشابہ ہوا منہ

اَبِیْ حَبِیْبَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ تَذَاکَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ الْعَزْلَ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَقَالَ عُمَرُ قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَاَنْتُمْ اَھْلُ بَدْرٍ الْاَخْیَارُ فَکَیْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَکُمْ اِذَا تَنَاجٰی رَجُلَانِ فَقَامَ عُمَرُ وَاَخَذَ بِحُجْزَۃِ الْمُتَنَاجَاۃِ قَالَ اِنَّ الْیَھُوْدَ تَرْخَصُ اَنَّ الْمَوْءٗدَۃَ الصُّغْرٰی فَقَالَ عَلِیٌّ اِنَّھَا لَا تَکُوْنُ مَوْءٗدَۃً حَتّٰی تَمُرَّ بِالثَّارَاتِ السَّبْعِ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ اِلَی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے معمر بن ابی حبیبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عدی بن خیار سے کہا عمر رضہ کے پاس اصحاب رسول خدا نے عزل کا ذکر چھیڑا پس اس میں باہم اختلاف کرنے لگے تو عمر رضہ بولے کہ تم اہل بدر بہتر ہیں (صحابہ) ہو کر اختلاف کرتے ہو تو تمہارے بعد کے لوگوں کا کیا حال ہوگا سالم یہ کہہ ہی رہے تھے کہ اچانک دو شخص سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سرگوشی کیسی (کسی نے) کہا کہ یہود ایسا خیال کرتے ہیں کہ عزل چھوٹا زندہ درگور کرنا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے کہ عزل زندہ درگور کرنا نہیں ہو سکتا اگرچہ تو سات بار گذرے (اور یہ آیت پڑھی) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ترجمہ اور بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ہے تو آخر آیت تک۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ رِفَاعَۃَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ تَذَاکَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْعَزْلَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ وَزَادَ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ قَوْلِہٖ وَقَالَ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَاَخْبَرَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ لَا مَوْءٗدَۃَ اِلَّا مَا قَدْ نُفِخَ فِیْہِ الرُّوْحُ قَبْلَ ذٰلِکَ وَاَنَّ مَا لَمْ یُنْفَخْ فِیْہِ الرُّوْحُ فَاِنَّمَا ھُوَ مَوْرُوْثٌ غَیْرُ مَوْءٗدَۃٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَیْضًا نَظِیْرُ مَا ذَکَرْنَاہُ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں معمر بن ابی حبیبہ سے کہا میں نے عبید بن رفاعہ انصاری سے سنا کہ انہوں نے کہا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عزل کا ذکر کر رہے تھے پھر اوسی کی مثل ذکر کیا اور یہ زیادتی کی کہ پس عمر نے حضرت علی کے قول (مذکور) کو پسند کیا اور فرمایا جزاک اللہ خیرا پس حضرت علی نے خبر دی کہ زندہ گور میں کیا ہوا وہی ہوتا ہے جسمیں پہلے روح پھونکی جا چکی ہو اور رہا وہ جس میں روح نہ پھونکی گئی ہو سو وہ بے جان زندہ قبر میں رکھا گیا نہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اوسی کی مثل مروی ہے جو ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا حدثنا ابو بکرۃ قال اخبرنا مؤمل قال اخبرنا سفیان قال ثنا الاعمش عن ابی الودائل ان قوما سالوا ابن عباس عن العزل فذکر مثل کلامہم علی سواء فھذا علی وابن عباس رضی اللہ عنہم قد اجتمعا فی ھذا علی ما ذکرنا فتابع علیا علی ما قال من ذلک عمر رضی اللہ عنہ دون کان بحضرتہما من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا خبر دی ہم کو مؤمل نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے وہ روایت کرتے ہیں ابو وداک سے کہ ایک گروہ نے ابن عباس سے عزل کے بارہ میں سوال کیا تو انہوں نے جواب میں بعینہ ویسی بات کہی جو حضرت علی نے کہی تھی پس یہ علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں کہ عزل کے متعلق حکم مذکور پر متفق ہیں اور حضرت علی کے کلام کی حضرت عمر اور حضرت رضہ اور صحابہ اوسوقت موجود تھے (سب نے) متابعت (پیروی) کی فَفِیْ ھٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْعَزْلَ غَیْرُ مَکْرُوْہٍ مِنْ ھٰذِہِ الْجِھَۃِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَزْلِ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْوَدَّاکِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبْیًا فَاشْتَھَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَیْسَ عَلَیْکُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَاءِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَھِیَ کَاءِنَۃٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَزْلِ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْوَدَّاکِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا اَشْتَھَیْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَۃُ وَاَحْبَبْنَا الْعَزْلَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَیْسَ عَلَیْکُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَۃٍ کَاءِنَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا وَھِیَ کَاءِنَۃٌ ترجمہ اور بیشک رسول خدا (اور بھی) روایات میں (ایک وہ ہے) کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط نے وہ روایت کرتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں یعنی طرف سے وہ ہو اسحاق سے وہ ابو الوداک سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو ہم نے
دوان (کچھ عورتیں حاصل کیں پس ہم اونسے ہم بستری کرتے تھے۔ اور نبی کو فرج سے باہر خارج کرتے تھے تو ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ کیا
تم ایسا کرتے ہو حالانکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے پہلو میں ہیں۔ اونسے دریافت نہ کر لیتے کہا (راوی نے) پس اس بارہ میں رسول خدا
سے دریافت کیا تو آپنے جو لب میں فرمایا (یہ بات نہیں ہے کہ ہر پانی سے بچہ ہو جاوے۔ بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کے پیدا کرنیکا ارادہ کرتا ہے
تو اوسکو کوئی چیز روک نہیں سکتی پس اگر تم عزل نہ کرو تا مضایقہ نہیں حدثنا مع المؤذن قال حدثنا ابن وھب قال واخبرنی ابن
ابی الزناد عن ابیہ قال نبی محمد بن یحیی بن حبان ان ابن محیریز حدثہ ان ابا سعید حدثہ ان بعض الناس کلموا رسول اللہ
فی شان العزل وذلک لشان غزاۃ بنی المصطلق فاصابوا سبایا وکرھوا ان یلدن منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علیکم
ان لا تفعلوا ولیس من نفس مخلوقۃ ھو خالق الی یوم القیامۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے مع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن
وہب نے کہا اور خبر دی مجھکو ابن ابی زناد نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن یحیی بن حبان نے کہا ابن محیریز
نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ ابو سعید نے (ابن محیریز سے) حدیث بیان کی کہ کسی شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارہ میں گفتگو
کی اور یہ (سوال) بنی المصطلق کی جنگ کیوجہ سے تھا جبکہ صحابہ نے لڑائی میں بکثیر عورتیں حاصل کیا تھا۔ اور وہ اسکو برا جانتے تھے کہ عورتیں مردوں
سے حیسپان ہو جائیں۔ (یعنی اونسے اولاد پیدا ہو نیکو اچھا نہیں سمجھتے تھے) تو رسول خدا نے فرمایا کہ تم اگر عزل نہ کرو تا مضایقہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ
اوس شے کو جو قیامت تک پیدا ہونیوالی ہے مقدر فرما دیا ہے (کہ ضرور ہو گی) حدثنا ابن ابی داود قال ثنی ابن ابی مریم قال اخبرنا ابن ابی
الزناد قال ثنی ابی عن عمہ یحیی بن حبان ان ابن محیریز حدثہ انہ ان ابا سعید اخبرھم ثم ذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود
نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی زناد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن یحیی بن حبان
سے کہ ابن محیریز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ابو سعید نے اونکو خبر دی پھر اوسی کی مثل ذکر کیا حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی ابن ابی الزناد
عن ربیعۃ بن عبد الرحمن عن محمد بن یحیی بن حبان فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا ابن ابی
نے حدیث بیان کی اونسے ربیعہ بن عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن یحیی بن حبان سے کہ ابن محیریز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ابو سعید نے اونکو
خبر دی پس اپنے اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب قال ثنا وھیب عن موسی بن عقبۃ عن محمد بن یحیی بن
حبان عن ابن محیریز عن ابی سعید الخدری انھم اصابوا سبایا یوم اوطاس فارادوا ان یستمتعوا منھن ولا یحملن فسالوا النبی صلی اللہ
عن ذلک فقال علیکم ان لا تفعلوا وان اللہ عز وجل قد کتب من ھو خالق الی یوم القیامۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے اونہوں نے روایت کی موسی بن عقبہ سے اونہوں نے محمد بن یحیی بن حبان سے اونہوں
ابن محیریز سے اونہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ لوگوں نے غزوہ اوطاس کے روز بہت سے قیدی حاصل کئے پس اونہوں نے چاہا کہ فوراً
سے نفع اٹھالیں اور وہ حاملہ نہ ہوں تو اسکے بارہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پس آپنے جواب دیا کہ تم اگر ایسا نہ کرو تو مضایقہ نہیں (یعنی اگر
عزل نہ کرو تو مضایقہ نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اوس جان کو کہدیا ہے جو قیامت تک پیدا ہونیوالی ہے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو
الیمان قال اخبرنا شعیب بن ابی حمزۃ عن الزھری قال اخبرنی عبد اللہ بن محمد بن حنین ان ابا سعید الخدری اخبرہ انہ بینما نحن
جالس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ اذا مذبیب سبایا ونحب الاثمان فکیف ترى فی العزل فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم او انکم لتفعلون ذلک لا علیکم ان لا تفعلوا فانما ھو القدر وکتب اللہ ان تخرج الا ھی خارجۃ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب بن ابی حمزہ نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے کہا خبر دی مجھکو

لہ حنین سے فارغ ہو کر مقام اوطاس کیطرف آپنے ایک لشکر بسرکردگی حضرت ابو عامر ۸ھ میں روانہ کیا تھا وہ غزوہ اوطاس ہے ۱۲ منہ عفرلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عبداللہ بن محیریز جمحی نے کہ ابو سعید خدری نے اوسکو یہ خبر دی کہ اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اچانک ایک انصاری آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ہم قیدیوں کو حاصل کرتے ہیں۔ اور قیمتوں کو پسند کرتے ہیں (یعنی اونکی بیع کی ہمیں خواہش رہتی ہے) تو آپ عزل کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم ایسا کرنا ہی چاہتے ہو پس اگر ایسا نہ کرو۔ تو کچھ حرج نہیں (یعنی دونوں باتیں برابر ہیں) کیونکہ نہیں ہے کوئی جان جسکے ظاہر پیدا ہونیکو اللہ تعالیٰ نے لکھدیا ہو مگر وہ پیدا ضرور ہو گی حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوداود عن شعبۃ عن انیس بن سیرین قال سمعت معبد بن سیرین یحدث عن ابی سعید رض قال لما اصبنا سبی خیبر سألنا رسول اللہ ص عن العزل فقال لا علیکم ان لا تفعلوا فانما ھو القدر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے وہ انس بن سیرین سے کہا میں نے معبد بن سیرین کو ابو سعید خدری رض سے حدیث بیان کرتے سنا کہا دریافت کیا میں نے رسول خدا ص سے عزل کے بارہ میں تو آپنے فرمایا کہ اگر اوسکو نہ کرو تو کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ تقدیر ثابت ہو حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابوداود عن شعبۃ عن ابی اسحاق التیمی قال سمعت ابا الودائ یحدث عن ابی سعید الخدری رض قال لما اصبنا سبی خیبر سألنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال لیس من کل الماء یکون الولد فاذا اراد اللہ ان یخلق شیئا لم یمنعہ شیئ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے وہ روایت کرتے ہیں شعبہ سے وہ ابو اسحاق سبیعی سے کہا میں نے ابو الودائ کو ابو سعید خدری رض سے حدیث بیان کرتے سنا کہا جب ہم خیبر کے قیدی حاصل کئے تو رسول خدا ص سے عزل کے بارہ میں سوال کیا پس آپنے جواب دیا نہیں ہے ہر پانی سے بچہ ہوتا جاؤ اور جب خدا کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اوسکو مانع نہیں ہوتی (لہذا اگر مقدر ہو تو باوجود عزل کے بھی ولادت ہو سکیگی) حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی الودائ عن ابی سعید قال اصبنا سبیا یوم خیبر فکنا نعزل فسئلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو الودائ سے وہ ابو سعید رض سے کہا ہم نے خیبر کے روز قیدی حاصل کئے پس ہم عورتوں سے عزل کرتے تھے۔ ارادہ ہمارا وہ کام تھا پس ہم نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو وہ حدیث ذکر کی پس ہم نے اوسکی مثل ذکر کیا حدثنا ابن ابی خلف قال ثنا ابو ظفر قال ثنا جریر بن حازم عن محمد بن سیرین عن ابی العالیۃ عن ابی سعید قال کنا اکرنا العزل فجرج علینا رسول اللہ فقال لا علیکم ان لا تفعلوا فانما ھو القدر ترجمہ بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ظفر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے کہا میں نے روایت محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابو سعید رض سے کہا ہم نے عزل کا ذکر کیا پس رسول خدا ص تشریف لائے اور فرمایا کہ اگر (عزل) نہ کرو تو کچھ تم پر حرج نہیں کیونکہ (بچہ تو مقدر راستہ میں ہے) حدثنا ابو بکرۃ وابن مرزوق قالا ثنا ابوداود قال ثنا شعبۃ عن ابی القیض قال سمعت عبداللہ بن مرۃ عن ابی سعید الزرقی ان رجلا من الحی سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال ما یقدر اللہ فی الرحم یکن ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو القیض سے کہا میں نے عبداللہ بن مرہ کو ابو سعید زرقی سے روایت کرتے سنا کہ ایک شخص الحی کے قبیلہ والے نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارہ میں دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ رحم کے اندر مقدر فرمایا ہوگا وہ (ضرور) ہوگا حدثنا فہد قال ثنا ابو غسان قال ثنا جعفر بن ابی المغیرۃ عن سعید بن ابی ھند بن ابی الھذیل عن جویر رض اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال ما وصلت الیک من المشرکین الا بغنیۃ لی او بقیمۃ اقول ثمنا اریدہا الشوی فقال جاءتہا ما قدر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن ابی مغیرہ نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی ہند سے وہ جویر رض سے کہا آیا رسول خدا کی خدمت میں ایک شخص اور عرض کیا کہ مشرکین سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ تک میرا پہونچانا صرف (اسوجہ سے ہوا ہو کہ) میری ایک لونڈی ہو جس سے میں (اس غرض سے) عزل کرتا ہوں کہ میرا ارادہ (وسکو) بازار (بیچنا) نہ کا
کا ہو۔ تو آپنے فرمایا کہ جو کچھ مقدر ہو گا وہ ضرور ہو گا قال ابو جعفر وفی ھذہ الآثار ایضا ما یدل علی ان العزل غیر مکروہ لان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما اخبروہ انھم یفعلونہ لم ینکر ذلک علیھم ولم ینھھم عنہ وقال لا علیکم ان لا تفعلوہ فانما ھو القدر ای فان اللہ اذا
کان قد قدر انہ یکون ذلک کان ذلک انزل ولد ولم یمنعہ عزل وکالخبر کہ لانہ قد یکون مع العزل فضاء بقلیل الماء الذی قد قدر اللہ
عز وجل ان یکون منہ ولد فیکون فتہ ولد ویکون ما بقی من الماء الذی قد عتنعون من الافضاء بہ بالعزل فضلا وقد یکون اللہ عز وجل
قد قدر ان لا یکون من ماء ولد فیکون الافضاء بذلک الماء والعزل سواء فی ان لا یکون منہ ولد فکان لا فضاء بالماء کما یکون منہ
ولد الا ان یکون فی تقدیر اللہ عز وجل ان لا یکون من ذلک الماء ولد فیکون کما قدر وکان العزل اذا کان قد تقدم فی تقدیر
اللہ عز وجل ان یکون من ذلک الماء الذی یعزل ولدا وصل اللہ الی الرحم منہ شیئا وان قل فیکون منہ الولد فاعلمھم رسول اللہ
ان الافضاء لا یکون بہ ولد الا ان یکون قد سبق ذلک فی تقدیر اللہ عز وجل وان العزل لا یمنع ان یکون ولد اذا کان قد سبق فی علم اللہ
انہ کائن ولم ینھھم فی جملۃ ذلک عزل ترجمہ ابو جعفر کہتے ہیں کہ ان احادیث میں بھی اس امر پر دلیل ہو کہ عزل مکروہ نہیں اسلئے کہ جب لوگوں
نے آپ کو (عزل کرنیکی) خبر دی تو آپنے اسکا اوپر انکار نہ کیا اور نہ انکو اسکے (کرنیسے) روکا اور یہ فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی نقصان نہیں
کیونکہ (حمل کا ٹھیرنا) مقدرات سے ہی یعنی پس میشک جب اوس نے ایسا ہونا (قرار حمل) مقدر کردیا ہو تو وہ بچہ ضرور پیدا ہو گا ماور اسکو کوئی (امر)
عزل وغیرہ روک نہیں سکتا اسلئے کہ باوجود عزل کے (بھی) تھوڑا بہت پانی اندر پہونچ سکتا ہی جس سے خدا تعالے نے کسی بچہ کی پیدائش کو مقدر فرمایا
ہو لہذا اوس تھوڑے سے پانی سے بچہ پیدا ہو جاوے اور جو کچھ پانی کہ اندر پہونچانے سے روکا ہی اور اسکو عمداً خارج کیا ہی وہ فضلہ ہوا اور کبھی ایسا بھی ممکن
ہو کہ اللہ تعالی نے یہ مقدر فرمایا ہو کہ کسی قطرہ پانی سے بچہ نہ ہو لہذا اوس پانی سے عزل کرنا اور اندر انزال کرنا دونوں برابر ہونگے۔ اس بارہ میں کہ
اوس سے بچہ نہیں ہو سکتا پس ثابت ہوا کہ اندر انزال کرنے سے اوسیوقت بچہ ہوتا ہی کہ جب اوس پانی سے کسی بچہ کا ہونا خدا تعالے نے لکھدیا ہو لہذا جیسا
اوس نے مقدر کیا ہی ضرور ہو گا۔ اور جب خدا تعالے نے مقدر فرمایا ہو کہ اوس پانی سے جسکے ساتھ عزل کیا ہی بچہ ہو گا تو اللہ تعالی رحم میں کچھ پانی پہونچا
دیگا اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو پس اوسی سے بچہ ہو جائیگا۔ تو گویا رسول صلعم نے اونکو یہ بتلایا کہ اندر انزال کرنیسے اوسی صورت میں بچہ ہوتا ہی کہ تقدیر الٰہی
میں پہلے گذر چکا ہو اور عزل بچہ کو اوس صورت میں پیدا ہونیسے نہیں روکتا کما سبق کے علم میں پیدا ہونا ثابت ہو چکا ہو۔ اور اون تمام احادیث
میں سے کسی میں آپنے عزل کو ممنوع قرار نہیں دیا۔ ثم قد روی عن رسول اللہ صلعم فی ذلک ایضا ما قد حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد
قال ثنا محمد بن حازم عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن جابر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ
ان لی جاریۃ تسیر تستقی علی ناضحی وانا اصیب منھا فاعزل فقال لہ رسول اللہ ما قدر اللہ عز وجل لنفس ان تخلقھا الا وھی
کائنۃ ترجمہ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکے مباح ہونیکی روایتیں بھی ہیں (ایک) وہ کہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حازم نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ سالم بن ابی جعد سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا نبی
کے پاس ایک مرد انصاری پس اوس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میری ایک لونڈی ہے جو میرے پانی دینے کے اونٹ سے کھیت اور باغ وغیرہ کو سیراب
کرتی ہے۔ اور میں اوس سے ہم بستر ہوتا ہوں تو کیا میں اوس سے عزل کرلوں تو رسول نے فرمایا کہ ہاں عزل کرے پس زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ
وہ آدمی (پھر) آیا اور عرض کی اسنے رسول سے تو اوس سے عزل کیا تھا پھر بھی وہ حاملہ ہو گئی تو رسول نے فرمایا کہ نہیں مقدر فرمایا اللہ تعالے
نے کسی نفس کا پیدا کرنا مگر وہ ضرور ہو کر رہیگا حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن جابر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال ابو جعفر فقد اجاز ان یکون ھذا نظیر ما حکی عنہ ابو سعید ومن ذکرنا معہ فی الفصل الذی

قبل هذا انه قد اذن مع ذلك فی العزل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ سالم بن ابی جعد سے جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلعم سے اوسی کی مثل ابوجعفر کہتے ہیں۔ کہ بعد جابرؓ ہیں کہ نبی صلعم سے اوسی جیسی بات نقل کرتے ہیں جو آپ سے ابوسعید رضؓ نے نقل کی اور اون لوگوں نے جنکا ذکر ہم نے پہلی فصل میں کیا وہ یہ ہے کہ رسول خدا نے باینہمہ عزل کی اجازت دی ثم قد روی عن جابر رضؓ فی اباحۃ العزل ایضا ما قد حدثنا احمد بن داود قال ثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ قال ثنا خالد بن عبد الرحمن الرواسی عن ابیہ عن ابی الزبیر عن جابر رضؓ ان رسول اللہ صلعم اذن فی العزل ترجمہ پھر جابر رضؓ سے بھی عزل کے مباح ہونیکی روائتیں ہیں۔ (مثلاً) وہ جو حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن رواسی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر رضؓ سے کہ رسولخدا نے عزل کی اجازت دی حدثنا یونس قال اخبرنا سفیان عن عمرو بن دینار عن عطاء عن جابر قال کنا نعزل علی عهد رسول اللہ والقرآن ینزل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ عطا سے وہ جابر رضی سے کہا ہم رسولخدا کے زمانہ (بابرکت) میں عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف نازل ہوتا تھا حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابوداود قال اخبرنا شعبۃ عن عمرو بن دینار عن جابر بن عبد اللہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل قال شعبۃ فقلت لعمرو انه یقول هذا من جابر فقال لا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا ہم عزل کرتے تھے اور قرآن شریف کا نزول ہوتا تھا شعبہ نے کہا میں نے عمرو سے دریافت کیا کہ یہ بات تم نے جابر سے سنی ہے تو وہ بولے کہ نہیں حدثنا ابوبکرۃ وابن مرزوق قال ثنا ابوداود قال ثنا هشام عن ابی الزبیر عن جابر قال کنا نعزل علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم فلا ینهانا عن ذلك فعلنا انتهی الحدیث الذی یذکر العزل وقد ذکر من ذکر فی ذلك انه من الموؤدۃ وثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قد ذکرناہ عنه من اباحته فثبت ان لا باس بالعزل لمن اراده علی الشرائط التی ذکرناها وفصلناها فی اول هذا الباب وهذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیهم اجمعین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے وہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہیں ابوزبیر سے وہ جابر رضؓ سے وہ کہا کہ ہم رسولخدا کے زمانہ میں عزل کرتے تھے اور آپ ہمکو اس سے منع نہیں کرتے تھے پس جبکہ وہ بات منتفی ہے جسکی وجہ سے عزل مکروہ ہوا اور جن (صحابہ) کا ذکر اسجگہ ہوا اونمیں سے کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ عزل زندہ درگور کرنا ہے۔ اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم آپکا اسکو مباح کرنا ثابت ہو چکا تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص عزل کا ارادہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ شرائط جنکا ذکر ہم نے پہلے کیا اور اس باب کے شروع میں ہم نے اونکی تفصیل کی موجود ہوں اور یہی قول امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا ہے:۔

باب الحائض ما یحل لزوجها منها

باب خاوند کو اپنی حائضہ بیوی سے کیا کیا (منافع) حلال ہیں۔

حدثنا ابوبکرۃ قال اخبرنا ابوداود قال اخبرنا شعبۃ عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یامرنی احدنا ان تتزر وهی حائض ثم یضاجعها قال شعبۃ وقال مرۃ یباشرها حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا خبر دی ہمکو ابوداود نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے انہوں نے روایت کی منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کو حکم فرماتے تھے کہ وہ تہ بند باندھے بحالت حیض پھر آپ اوس سے ہم پہلو ہوتے تھے۔ شعبہ کا قول ہے کہ کبھی (راوی) مرہ نے کہا کہ اوسکو چمٹا لیتے تھے

ش باشرہ المراۃ وباشرۃ بہا لا ست البشرۃ البشرۃ اھ بلاس شرۃ بشرتہا ولیس المراد بہا الجماع اذ بتقدیر جائز بالاجماع ۱۲ الموسوی وصی احمد سلمہ اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدثنا علی بن مصهر قال ثنا عیسی بن یونس قال ثنا جریر بن عبد عن الشعبی عن مسروق عن عائشة قالت کنت اترجل رسول الله ﷺ وانا حائض قوله الازار ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبد نے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا بہت مرتبہ رسول خدا ﷺ بحالت حیض میرکو تہ بند کے اوپر چٹائیا کرتے تھے

حدثنا ربیع المؤذن قال اخبرنا اسد قال ثنا اسباط ح وحدثنا محمد بن عمر بن یونس قال ثنا اسباط عن ابی اسحاق الشیبانی عن عبد الله بن شداد عن میمونة قالت کان رسول الله ﷺ یباشر نساءه فوق الازار وهن حیض ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے خبر دی ہمکو اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق شیبانی سے وہ عبد اللہ بن شداد سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول خدا ﷺ اپنی عورتوں کو بحالت حیض تہ بند کے اوپر چٹائیا کرتے تھے حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی یونس واللیث عن ابن شهاب عن حبیب مولی عروة عن ابن الزبیر عن نذبة قال ابن وهب ان اللیث یقول بدیة وهو لا یعرف من میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کان رسول الله ﷺ یباشر المرأة من نسائه وهی حائض اذا کان علیها ازارها بلغ انصاف الفخذین او الرکبتین فی حدیث اللیث محتجزة به ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو یونس اور لیث نے انہوں نے روایت کی ابن شہاب سے انہوں نے حبیب مولیٰ عروہ بن زبیر سے کہ لا سے انہوں نے نذبہ سے ابن وہب نے کہا کہ لیث میمونہ کی آزاد کردہ لونڈی بدیہ کہتے تھے کہ وہ میمونہ سے جو رسول خدا کی زوجہ ہیں انہوں نے کہا کہ رسول خدا اپنی بیویوں کو بحالت حیض چٹائیا لیتے تھے بشرطیکہ ازواج تہ بند باندھے ہوں جو دونوں رانوں یا دونوں گھٹنوں کے نصف حصہ تک پہنچا ہوا ہو اور لیث کی حدیث میں یہ لفظ ہے کہ چٹائیا لیتے تھے اور حالت میں کہ مرد کو اپنے ستر کو ڈھانکے ہوئے ہوتی ہیں حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اللیث فذکر مثله فذکره ابن وهب عن اللیث وزاد قال ابو جعفر فقد ذهب قوم الی ان الحائض لا ینبغی لزوجها ان یجامعها الا لدلالة ولا یطلع منها علی عورة واحتجوا فی ذلک بفعل سوء الذی ذکرناه ومن قال ابو حنیفة رحمة الله علیه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے پس ذکر کیا بالکل اوسی کی مثل جیسکو ابن وہب نے لیث سے ذکر کیا ابو جعفر کہتے ہیں پس ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ حائضہ عورت سے اوسکے خاوند کو کسی طرح جماع جائز نہیں مگر اسیطرح اور اوسکے ستر سے آگاہ نہ ہو اور اس بارہ میں رسول خدا کے اوس فعل سے استدلال کرتے ہیں جو ہم نے ذکر کیا اور اسکے قائل امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں واحتجوا فی ذلک ایضا بما روی عن قول رسول الله فانه حدثنا ابراهیم بن ابی داود قال ثنا علی بن الجعد قال اخبرنا زهیر بن معاویة عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمیرة والحارث عن احد النفر الذین اتوا عمر بن الخطاب کانوا ثلاثة فسألوه ما للرجل من امرأته اذا احدثت یعنون الحیض فقال ما شئ ما سألنی عنه احد منذ سألت عنه رسول الله ﷺ فقال له منها ما فوق الازار من التقبیل فی الفم ولا یطلع علی ما تحته ترجمہ اور اس میں رسول خدا سے روایت کئے ہوئے قول سے بھی دلیل لاتے ہیں کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا خبر دی ہمکو زہیر بن معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ عاصم بن ضمیرہ شامی سے وہ اوس گروہ میں کے ایک شخص سے جو عمر بن خطاب کے پاس آئے یہ اور وہ تین شخص تھے پس آپ سے انہوں نے سوال کیا کہ مرد کو اپنی بیوی سے کیا کیا منافع حاصل کرنیکا حق ہے جسوقت کہ وہ بیوضو ہو مراد لیتے تھے حیض تو انہوں نے جواب دیا کہ تم نے مجھسے ایک ایسی بات دریافت کی ہے کہ کسی شخص نے مجھسے دریافت نہیں کی جسوقت سے کہ میں نے وہ بات رسول خدا سے دریافت کی ہے تو اپنے فرمایا کہ مرد کے لئے عورت کا معہ تہ بند کے بوسہ لینا اور چمٹانا حق ہے لیکن تہ بند کو نیچے کھلے ہوئے آگاہ نہ ہو حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن عاصم بن ضمیرة بمثل ان نفرا اتوا عمر بن الخطاب فسألوه ثم ذکر مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے انہوں نے روایت کی ابو اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمیرہ سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے کہ ایک گروہ عمر بن خطاب رضؓ کے پاس آیا پس اونسے دریافت کیا پھر اوسی کی مثل ذکر کیا حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا عاصم بن عمر والبجلی ان قوما اتوا عمر فذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن عمرو بجلی نے کہ ایک گروہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا پھر اوسی کی مثل ذکر کیا حدثنا فہد قال اخبرنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ بن عمرو عن زید بن ابی انیسۃ عن ابی اسحاق عن عاصم ابن عمر وعن عبید اللہ بن عمیر مولی لعمر عن عمر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا خبر دی ہمکو علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ابی انیسہ سے وہ ابو اسحاق سے وہ عاصم بن عمرو سے وہ عبید اللہ سے جو عمر کے غلام ہیں وہ عمر سے اوسی کی مثل وخالفہم فی ذلک آخرون فقالوا لا بأس بما فوق الازار منہا وما تحت الا ذا رایت الجنب مواضع الدم وقالوا انما ذکر ان رفعل رسول اللہ صلعم فلا حجۃ لکم فی ذلک لانا لا نحن لا ننکر ان لزوج الحائض منہا ما فوق الازار فیکون ہذا الحدیث حجۃ علینا بل نحن نقول لہ منہا ما فوق الازار وما تحتہ اذا جنبت مواضع الدم کما لہ ان یفعل ذلک قبل حدوث الحیض انما ذلک حجۃ علی من انکر ان لزوج لحائض منہا ما فوق الازار فما من باح ذلک لہ فان ہذا الحدیث لیس حجۃ علیہ علیکم البرہان بعد لقولکم انہ لیس لہ منہا الا ذلک فقد روی عن غائشۃ رض فی ہذا عن النبی صعم ما یوافق ما ذہبتم الیہ نحن ونخالف ما ذہبتم الیہ وہی احدی من روینا عنہا انہا کان یفعل رسول اللہ صعم بنسائہ اذا حضن ما ذکر ترجمہ ترجمہ اور اوس میں دوسرے لوگ مخالف ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تہ بند کے اوپر اور نیچے دونوں جگہوں سے نفع اٹھانے میں کچھ مضائقہ نہیں بشرطیکہ خون کی جگہ سے مجتنب ہو اور کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے رسولخدا صعم کا فعل ذکر کیا تو تمہارے لئے اسمیں کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ ہم اسکا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ عورت کے خاوند کو تہ بند کے اوپر نفع اٹھانا درست ہے تاکہ یہ حدیث ہم پر حجت ہو بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ خاوند کو عورت سے اوسکے تہ بند کے اوپر اور تہ بند کے اندر دونوں طرح سے نفع لینا درست ہے بشرطیکہ خون دمقامات سے اجتناب کرے جیسے اگر یہ مرد کو حیض آنے سے پیشتر بھی درست تھا البتہ یہ حدیث ان لوگوں پر حجت ہے جو تہ بند کے اوپر عورت سے منافع حاصل کرنیکا انکار کرتے ہیں۔ اور رہا وہ جو اسکے مباح ہونیکا قائل ہے سو یہ حدیث اوسپر حجت نہیں۔ اور تم پر اب تک اس دعوی کی دلیل لازم ہے کہ مرد کو عورت سے صرف یہ ہی انتفاع جائز ہے نہ کچھ اور حضرت عائشہ رض سے اس بارہ میں وہ حدیث ثابت ہے جو ہمارے مذہب کے موافق اور تمہارے مذہب کے مخالف ہے۔ جسکو انہوں نے رسولخدا صعم سے روایت کیا ہے۔ حالانکہ حضرت عائشہ منجملہ انکے ایک ہیں جن سے تم نے یہ روایت کی ہے کہ رسولخدا صعم اپنی عورتوں کیساتھ بوقت حائضہ ہونیکے وہ کیا کرتے تھے جو تم نے ذکر کیا حدثنا فہد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زہیر قال ثنا ابو اسحاق عن ابی میسرۃ عن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صعم یباشرنی فی شعار واحد وانا حائض اذا کان املککم لاربہ او اولکم لاربہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق نے وہ روایت کرتے ہیں ہم سے ابو میسرہ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رض سے کہا رسولخدا صعم چمٹ جاتے تھے مجھکو بحالت حیض صرف ایک کپڑے میں جو بدن کے متصل رہتا ہے۔ یعنی رسولخدا صعم بہ نسبت تمہارے اپنے نفس پر زیادہ قادر تھے یا وہ کہ رسولخدا صعم اپنے نفس پر زیادہ قادر تھے فہذا یدل علی انہ کان یباشر ہن فوق ازار واحد فی ذلک اباحۃ فانحت الازار فلما جاء ہذا احتملہ وقد جاء عنہا انہ کان یامرہا ان تأتزر ثم یباشرہا فکان ہذا عندنا علی انہ کان یفعلہ مکذا مرۃ وہکذا مرۃ وفی ذلک اباحۃ للعینین جمیعا وقد روی عن رسول اللہ صعم ایضا من غیر ہذا الوجہ ما یوافق ہذا القول الذی صححنا علیہ حدیث عائشۃ رض للذین ذکرنا ترجمہ پس یہ مبنی ہے اس امر پر کہ رسولخدا صعم ایک تہ بند میں چمٹ جاتے تھے لہذا اس سے تہ بند کے اوپر سے نفع لینے کی اباحت ثابت ہوئی اور جب یہ حضرت عائشہ سے ثابت ہوا اور یہ تو ثابت ہو ہی چکا ہے کہ رسولخدا صعم انکو تہ بند پہننے کا حکم دیتے تھے۔ بعد میں اونسے چمٹ جاتے تھے تو یہ ہماری نزدیک اسپر محمول ہوا کہ آپ کبھی ایسا کرتے تھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور کبھی ایسا اور اس سے مقصد دونوں صورتوں کی اباحت بیان کرنا ہے۔ اور رسولخدا سے بھی اس طریق کے علاوہ وہ حدیث مروی ہے جو اوس قول کے موافق ہے جسکی ہم نے حضرت عائشہ رض کی اون دونوں حدیثوں کو صحیح ثابت کیا ہے جنکا ہم نے ذکر کیا حدثنا احمد بن خزیمۃ قال ثنا ابو الولید الطیالسی قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس ان الیہود کانوا اذا حاضت المرأۃ فیہم لم یؤاکلوہا ولا یشربون ولا یقعدون معہا فی البیت فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فانزل اللہ عز وجل ویسألونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض فقال رسول اللہ اصنعوا کل شیء الا النکاح فبلغ ذلک الیہود فقالوا ما یرید ہذا الرجل ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول کذا وکذا فلا نجامعہن فتغیر وجہ رسول اللہ حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلہما لبن من لبن رسول اللہ فعرفنا انہ لم یخرج علیہما فدعا بہما فسقاہما فعرفنا ان لم یجد علیہما فی حدیث یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان الیہود کانت اذا حاضت المرأۃ منہم اخرجوہا من البیت ولم یؤاکلوہا ولم یشاربوہا ولم یجامعوہا فی البیت فسئل رسول اللہ عن ذلک فانزل اللہ عز وجل ویسألونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن فاذا تطہرن فاتوہن من حیث امرکم اللہ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین فامرہم ان یأتوہن فی الموضع الذی منہ یأتی الطہر وہو الفرج دون ما سواہ من الجسد فی ہذا الحدیث ان الیہود کانت تفعل کذا وکذا فی حدیث

ما فوق الازار وما تحت الازار فثبت بما ذکرنا ان حکمہما تحت الازار کحکمہما فوق الازار بشہوۃ وما فوق الازار دونہ بالجماع فی الفرج والنظر الی ذلک ازید من النظر الی ذلک وہو فی حکم السائر فیکون حکمہ حکم الجماع فوق الازار حکم الجماع فی الفرج ہذا ہو محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ وبہ ناخذ

ترجمہ پس جب اسمیں علماء مختلف ہوئے تو غور واجب ہوا تاکہ ہم جان لیں کہ کونسی کیساتھ دس عورتوں میں سے بشاشہ زیادہ ہے تاکہ وہی کا حکم دیدیا جائے پس ہم نے دیکھا کہ پیشاب گاہ میں ہم بستری کرنا حد اور مہر اور غسل کو لازم کرتا ہے اور مباشرۃ فاحشہ کے سوا میں ہم بستری کرنا ان میں سے کسی بات کو واجب نہیں کرتا۔ اور اسکے اندر نہ بند کے اوپر اور نیچے دونوں کا حکم یکساں ہے پس ثابت ہوا کہ نہ بند کے نیچے کا حکم نہ بند کے اوپر فرج میں ہم بستری کرنیکے برابر ہے اور نہ بند کے اوپر ہم بستری کرنیکا حکم جو پیشاب گاہ میں کرنیکا ہے۔ اور یہ ہی محمد بن حسن رحمہ اللہ کا قول ہے اور اسی پر ہم عمل کرتے ہیں قال ابو جعفر وقد تکلمت بعدہ الی فی ہذا الباب فی نسخۃ لا اثبات فیہا فاذا ہی تدل علی ما ذہب الیہ ابو حنیفۃ رحمہ اللہ علیہ وہی ما حدثنا محمد قال ثنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ یباشر نساءہ وہن حیض فوق الازار ثم یکون فی ذلک دلیل علی ما ذکرنا فی موضعہ فکان فی ذلک دلیلان احدہما ان ما فوق الازار لیس بجماع والآخر ان ما تحت الازار لیس بجماع ایضا فہذا ہو النظر فی ہذا الباب وقد روی عن رسول اللہ ﷺ ما یخالف ذلک وہو ما حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ بن موسی قال ثنا زہیر بن محمد عن موسی بن محمد بن ابراہیم عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ اصنعوا کل شیء الا النکاح فہذا یحتمل ان یکون ما فوق الازار ویحتمل ان یکون ما تحت الازار فلما احتمل ذلک نظرنا فی ذلک فاذا احادیث قد جاءت عن رسول اللہ ﷺ فی ما فوق الازار وما تحت الازار فاما ما فوق الازار فما حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ عن زید بن وہب عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ ﷺ اصنعوا کل شیء الا النکاح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا وہب قال ثنا شعبۃ عن عبد الملک بن میسرۃ عن زید بن وہب عن معاذ بن جبل عن النبی ﷺ مثلہ وحدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا ہشام عن قتادۃ عن انس عن النبی ﷺ مثلہ وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا وہب قال ثنا ہشام عن قتادۃ عن انس

جماعها فیما دون الفرج وکان الذی فی حدیث عمر الاباحۃ لما فوق الازار والمنع مما تحت الازار فاستحال ان یکون ذلک متقدما بحدیث انس اذ کان حدیث انس ھو الناسخ لاجتناب الجماع مع الحائض ومواکلتھا ومشاربتھا فثبت انہ متاخر عنہ وناسخ لبعض الذی ابیح فیہ فثبت بذلک ما ذھب الیہ ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ من ھذا المعنی اقول وبہ اخذ ما ذھب الیہ محمد رحمہ اللہ علیہ

ترجمہ اور یہ بات کہ یہود کے اس طرز کو منسوخ کرنے والی کہ عائشہ سے کلام نہ کیا جائے اوسکے ساتھ کہا یا نہ جائے اوسکے ساتھ ایک گھر میں اکٹھا ہوا جائے بالذات وہ حدیث ہے جو انس رض کی ہے اون دونوں کے نسخ کوئی اور حدیث نہیں کیونکہ انس رض کی اس حدیث میں حیض والی عورت سے ماسوا پیشاب گاہ کے اور مقامات میں ہم بستری مباح ہے۔ اور حدیث عمر رض میں تہ بند کے اوپر کی اباحت اور تہ بند کے نیچے کی ممانعت ہے۔ لہذا یہ محال ہوا کہ حدیث عمر رض حدیث انس رض سے پہلے موجب کیونکہ حدیث انس رض ہی عائشہ کے ساتھ جمع ہونے اور اوسکے ساتھ کہانے اور پینے سے بچنے کو منسوخ کرتی ہے پس ثابت ہوا کہ حدیث عمر رض حدیث انس رض سے مؤخر اور اون بعض باتوں کی منسوخ کرنے والی ہے جو اوس میں مباح کی گئیں تھیں (یعنی تہ بند کے نیچے فائدہ لینا) لہذا امام ابو حنیفہ رض کا اس باب میں جو مذہب ہے وہ بتصحیح احادیث ثابت ہوا اور امام محمد کے مذہب کی نفی ہو گئی ✤

بَابُ وَطْیِ النِّسَاءِ فِی اَدْبَارِھِنَّ

باب عورتوں کی دبروں میں وطی کرنے کے بیان میں

حدثنا احمد بن داود قال اخبرنا یعقوب بن حمید قال ثنا عبد اللہ بن نافع عن مسلم بن سعد عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید ان رجلا اصاب امراتہ فی دبرھا فانکر الناس ذلک علیہ وقالوا نعزر بھا فانزل اللہ عز وجل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال ابو جعفر فذھب قوم الی ان وطی المراۃ فی دبرھا جائز واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث وتاولوا ھذہ الایۃ علی اباحۃ ذلک وخالفھم فی ذلک اخرون فکرھوا وطی النساء فی ادبارھن ومنعوا من ذلک وتاولوا ھذہ الایۃ علی غیر ھذا التاویل

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا خبر دی ہم کو یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن سعد سے وہ زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو سعید سے کہ ایک شخص اپنی بیوی کو اوسکی دبر میں پہنچا پس لوگوں نے اوسکا اوس پر انکار کیا اور کہا کہ کیا تو اوسکو بے حد کی کرنا چاہتا ہے۔ تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس اپنی کاشت کو جسطرح چاہو آؤ ابو جعفر رض کہتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ عورت سے اوسکی دبر میں ہم بستری حلال ہے اور جائز ہے اور اسی حدیث کو استدلال میں پیش کرتے ہیں۔ اور اس آیت کے معنے وطی فی الدبر کی اباحت کرنے کے بیان کرتے ہیں۔ اور دوسروں نے اوسکی مخالفت کی اور عورتوں کی دبروں میں وطی کرنے کو برا اور ممنوع کہا۔ اور اس آیت کے معنے اسکے سوا اور بیان کئے

حدثنا یونس قال اخبرنا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر ان الیھود قالوا من اتی امراتہ فی قبلھا من دبرھا خرج ولدھا احول فانزل اللہ عز وجل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن منکدر سے وہ جابر رض سے کہ یہود کہنے لگے کہ جو شخص اپنی بیوی کی پیشاب گاہ میں پیچھے کیطرف سے ہم بستر ہوتا ہے۔ تو اوسکا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کاشت ہیں

حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال ثنا سفیان الثوری ان محمد بن المنکدر حدثہ عن جابر مثلہ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رض سے روایت کی مثل روایت جابر رض کی

حدثنا محمد بن زکریا ابو شریح قال ثنا الفریابی قال ثنا سفیان الثوری فذکر باسنادہ مثلہ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن زکریا ابو شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے پس اپنے اسناد سے اوسی کی مثل ذکر کیا

حدثنا محمد بن مزروق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن المنکدر عن جابر قال قالت الیهود اذا اتی الرجل امراته من دبرها جاء الولد احول فذکر ذلک لنبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت الآیۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن منکدر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہا یہود کہنے لگے کہ جب مرد اپنی بیوی کو اونٹ کی مثل ٹیڑھا کر ہم بستری کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے پھر یہ رسول خدا صلعم سے ذکر کیا گیا۔ پھر اسی کی مثل ذکر کیا انہوں نے کہا کہ یہود سچا قول وہ تھا جو ہم نے ذکر کیا تو خدا تعالیٰ نے اونکے قول کو دفع اور وطی کو آگے اور پیچھے دونوں جانب سے مباح کرنیکے لئے وہ آیت نازل فرمائی اور دوسروں نے اس حدیث کو ابن منکدر سے روایت کیا ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور یہ لفظ اوس میں بڑھایا ہے۔ کہ بشرطیکہ یہ وطی پیشاب گاہ میں ہو حدثنا ابن ابی داود قال ثنا المقدمی قال ثنا وهب بن جریر قال ثنا ابی قال سمعت النعمان ابن راشد یحدث عن الزهری عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ ان یهودیا قال اذا اتی الرجل امراته من دبرها جاء ولدها احول فانزل اللہ عز وجل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم غیر مجبیة اذا کان ذلک فی صمام واحد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا میں نے نعمان بن راشد کو زہری سے حدیث بیان کرتے سنا وہ روایت کرتے ہیں۔ محمد بن منکدر سے وہ جابر بن عبد اللہ سے کہ ایک یہودی نے کہا کہ جب مرد کسی عورت کو منہ کے بل الٹا کر کے اوس سے ہم بستر ہو تو اوسکا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہاری عورتیں تمہارے لئے الخ یعنی ہم بستری کرو اپنی عورتوں سے منہ کے بل الٹا کر کے اور اسکے برعکس بشرطیکہ ایک سوراخ میں ہو رفرج میں حدثنا یونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرنی ابن جریج ان محمد بن المنکدر حدثه عن جابر بن عبد اللہ ان الیهود قالوا للمسلمین من اتی امراته وهی مدبرة جاء ولدها احول فانزل اللہ عز وجل نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم فقال رسول اللہ صلعم مقبلة ومدبرة ما کان فی الفرج ففیه نزلت علی ای صنع کان ایاهم فی ذلک علی الفرج احل منه ایاهم ان اللہ لا یخجل فی ذلک وقد قیل فی تاویل هذه الآیة ایضا غیر هذا التاویل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن جریج نے کہ محمد بن منکدر نے اوس سے روایت جابر بن عبد اللہ سے حدیث بیان کی کہ یہود نے مسلمانوں سے کہا جو شخص اپنی عورت کو پیٹ لٹا کر ہم بستری کرے تو اوسکا بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں الخ پس رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ آگے سے اور پیچھے سے بشرطیکہ پیشاب کے مقام میں ہو تو رسول خدا صلعم کا اونکو اسمیں فرج پر موقوف کر دینا آپ کی طرف سے اونکے مطلع کرنیکی دلیل ہے کہ پاخانہ کا مقام اسکے برخلاف ہے۔ اور اس آیت کے معنے ماسوا اسکے اور بھی کئے گئے ہیں حدثنا احمد بن داود قال ثنا مسدد قال ثنا ابو الاحوص قال ثنا ابو اسحاق عن نافع قال سالت ابن عباس عن الحبلی فقال نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم فاتوها وان شئت فلا تفعل وکان من حجة اهل المقالة الاولی ایضا لهم فی ذلک ما قد روی عن عبد اللہ عمر من اباحة ذلک کما حدثنا ابو قرة محمد بن حمید بن هشام الرعینی قال ثنا اصبغ بن الفرج وابو زید عبد الرحمن بن ابی الغمر قالا قال ابو القاسم وحدثنی عنه المثنی بن انس قال ثنی ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن ابی الحباب سعید بن یسار انه سال ابن عمر عنه یعنی وطی النساء فی ادبارهن عمر عنان کما یاتی به قال ابو جعفر قد روی هذا عن ابن عمر کما ذکرنا وروی عنه خلاف ذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احوص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہا میں نے ابن عباس سے حبلی کے بارہ دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ تمہاری عورتیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

تمہاری کھیتی ہیں الخ اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو اور اس بارہ میں پہلے قول والوں کے یہ بھی دلیل ہے کہ جو عبداللہ بن عمر رضہ سے اسکا مباح ہونا روایت کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم سے ابو قرہ محمد بن حمید بن ہشام رعینی نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن فرج اور ابوزید عبدالرحمن بن ابوعمر نے دونوں نے کہا کہ ابوالقاسم نے کہا اور حدیث بیان کی مجھ سے مالک بن انس نے کہا حدیث بیان مجھ سے ربیعہ بن عبدالرحمن نے وہ روایت کرتے ہیں ابوحباب سعید بن یسار سے کہ انہوں نے ابن عمر سے عورتوں کی دبروں میں ہم بستری کرنیکو دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔ ابوجعفر کہتے ہیں۔ کہ ابن عمر سے ہی جیسا تم ذکر کرتے ہو روایت کیا گیا ہے۔ اور انہیں سے اسکا خلاف مروی ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي الْخُضْ يَعْنِي قَالَ وَمَا التَّخْمِيضُ قَدْ كَثُرَتِ الدُّبُرُ فَقَالَ وَهَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَدْ ضَادَّ هَذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي ذَلِكَ وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ هَذَا الِاتِّحَادِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ مِنْ أَبِيهِ

الخمض الخمض

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے (تحویل) اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا ابن وہب نے اپنی حدیث میں حارث بن یعقوب سے اور عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حارث بن یعقوب نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن یسار ابوحباب سے کہا میں نے ابن عمر سے کہا کہ آپ اون لونڈیوں کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ جنکی دبروں میں وطی کی جائے تو انہوں نے جواب میں کہا کہ کیا کوئی مسلمان (بھی) ایسا کرتا ہے۔ پس یہ روایت ابن عمر اونکی اوس روایت کے مخالف ہوئی جسکو ابن عمر سے پہلے قول والوں نے روایت کیا ہے جسکا ذکر پہلے ہوا اور اس (حدیث) کے صحیح ہونیکی دلیل سالم بن عبداللہ کا اس بات سے انکار کرنا ہے۔ کہ یہ حدیث اونکے باپ سے ہوا یعنی ابن عمر سے حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَنَّ مُجَزِّئَةَ بْنَ مَحْمُودٍ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ لَا بَأْسَ بِالنِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَقَالَ سَالِمٌ كَذِبَ الْعَبْدُ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْتَيْنَ فِي فُرُوجِهِنَّ مِنْ أَدْبَارِهِنَّ وَلَقَدْ قَالَ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ أَنَا بِهَا إِنَّمَا قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَذَهَبَ عَقْلُهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فَقَدْ يُضَعِّفُ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا بِمَا قَدْ مَرَّ قَوْلُ مَيْمُونٍ وَلَقَدْ أَنْكَرَهُ نَافِعٌ ابْتِدَاءً عَلَى مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ أَيْضًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو عطاف بن خالد نے وہ روایت کرتے ہیں موسی بن عبداللہ بن حسن سے کہ اون کے باپ نے سالم بن عبداللہ سے اوس حدیث کو دریافت کیا جو روایت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عورتوں کی دبروں میں وطی کرنیکا مضایقہ نہیں خیال کرتے تھے تو سالم بولے کہ غلام نے جھوٹ بولا یا غلطی کی اسکے سوا نہیں کہ ابن عمر نے یہ کہا تھا کہ اس میں کچھ مضایقہ نہیں کہ اون کی فروج میں اونکی دبروں کی جانب سے ہم بستری کی جائے اور میمون بن مہران کا قول ہے کہ نافع نے بوڑھے اور عقل دور ہو جانیکے بعد کہا ہے روایت کی یہ ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں میمون مہران سے اور میمون مہران کے چھوڑ دیسے قول سے اس حدیث کا زیادہ حصہ ضعیف ہو جائیگا۔ اور نافع نے ابتدا میں اون لوگوں پر ہی انکار کیا ہے جو اون سے روایت کرنیوالے ہیں حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى كَاتِبُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّهُ قَدْ أَكْثَرَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ما ذلك القول انك تقول عن ابن عمر انه افتى ان توتى النساء فى ادبارهن قال ما فعلت ولكن سأخبرك كيف الامر ان ابن عمر غدى على المصحف يوما وانا عنده حتى بلغ نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم فقال يا نافع هل تعلم ما امسكت هذه الاية قلت لا قال انا كنا معشر قريش نجبى النساء فلما دخلنا المدينة ونكحنا نساء الانصار اردنا منهن مثل ما كنا نريد فاذا هن قد كرهن ذلك واعظمنه وكانت نساء الانصار قد اخذن بحال اليهود وانما يوتين على جنوبهن فانزل الله عز وجل نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زکریا بن یحیی کاتب عمری نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مفضل بن فضالہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عیاش سے وہ کعب بن علقمہ سے وہ ابونضر سے کہ انہوں نے علقمہ کو یہ خبر دی کہ انہوں نے نافع عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ سے کہا کہ تمہیں کثرت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم ابن عمر سے یہ روایت کرتے ہو کہ انہوں نے یہ فتوی دیا کہ عورتوں سے اونکی بروں میں ہم بستری کیجائے تو نافع بولے کہ مجھ پر جھوٹ بولتے ہیں لیکن میں تمکو خبر دونگا کہ بات کیسے ہوئی بیشک ابن عمر نے ایک روز قرآن شریف کھولا اور میں اونہیں کے پاس تھا یہانتک کہ اس آیت پر پہونچے کہ نساؤکم حرث لکم الخ تو آپ نے فرمایا کہ نافع جانتے ہو اس آیت کا کیا واقعہ ہوا میں نے عرض کیا کہ نہیں تب آپنے فرمایا کہ ہم گروہ قریش عورتوں کو بس میں لاتا کرتے تھے جب مدینہ میں آئے اور انصار کی عورتوں سے نکاح کیا تو ہم نے اونسے بھی وہی فعل چاہا جو پہلے سے کیا کرتے تھے تو اون عورتوں نے اسکو برا جانا اور بہت بڑی بات خیال کی اور انصار کی عورتوں نے یہودیوں کا حال بیان کیا کہ وہ ایسا کہتے ہیں اور اپنے کہنے سے انہوں نے ہم بستری کروائی تو ہم نے یہ آیت اتاری کہ عورتیں تمہاری کاشت ہیں ففی هذا الحديث انكار نافع لما قد روى عنه عن ابن عمر من اباحة وطى النساء فى ادبارهن واخذ منه عزو ابن عمران تاويل قوله نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ليس على ما تاوله اهل المقالة الاولى ولكنه على اباحة وطى النساء باركا فى فروجهن وقد روى عزو ما سلمة نحو من ذلك ترجمہ پس اس حدیث سے انکار کرنا ہے نافع کا جو روایت ابن عمر کی ہے کہ وہ عورتوں کی پس میں ہم بستری بیان بتاتے ہیں پس ہم نے اس آیت کے معنے اوس سمجھ کے سوا بیان کئے جو قول اول والوں نے لیے ہیں وہ یہ کہ عورتوں سے ہم بستری کرنا مباح ہے کہ اونٹ کی جیسے ہوں اور ام سلمہ سے اس قسم کی نسبت روی ہے حدثنا فهد قال ثنا موسى بن اسمعيل ابو سلمة التبوذكى قال ثنا وهيب قال ثنا عبد الله بن عثمان بن خثيم عن عبد الرحمن بن سابط قال اتيت حفصة بنت عبد الرحمن فقلت لها انى اريد ان اسألك عن شئ وانا استحيى منك فقالت سل يا ابن اخى عما بدا لك قلت عن اتيان النساء فى ادبارهن قالت حدثتنى ام سلمة ان الانصار كانوا لا يجبون وكانت المهاجرون يجبون وكانت اليهود تقول من جبى حرم ولدا فاحول فلما قدم المهاجرون المدينة فنكحوا نساء الانصار نزل رجل من المهاجرين المرأة من الانصار فجبا فابت واتت ام سلمة فذكرت لها ذلك فذكرت ذلك ام سلمة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله نساؤكم حرث لكم فاتوا حرثكم انى شئتم ثم قال ادبر فى صمام واحد ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے موسی بن اسمعیل ابوسلمہ تبوذکی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن سابط سے کہا میں عبدالرحمن کی بیٹی حفصہ کے پاس آیا اور اونسے عرض کیا کہ میں تم سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھ تم سے شرم آتی ہے تو وہ بولیں اے بھتیجے جو تیرے دل میں آوے دریافت کر میں تیری عورتوں کی جگہ نہیں ہم بستری کر لیکن (دریافت کرتا ہوں) تو وہ فرمانے لگیں مجھسے ام سلمہ نے حدیث بیان کی کہ انصار منہ کو بل لٹانا نہیں کیا کرتے تھے (اپنی عورتوں کو) اور مہاجرین کیا کرتے تھے اور یہودی کہتے تھے کہ ایسا کرنے سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے پھر جب مہاجرین مدینہ میں آئے اور انصار کی عورتوں سے نکاح کیا ایک مہاجر جسنے انصار کی عورت سے نکاح کیا تھا اوسکو منہ کو بل لٹا کے لگا تو اوس عورت نے انکار کیا اور ام سلمہ کے پاس آئی اوسنے بات کو ذکر کیا پھر جب سورہ نساء انزل الستر لائے تو ام سلمہ نے آپسے ذکر کیا پس انصار بیشرمندہ ہو کر باہر چلی گئی تو رسول خدا نے فرمایا کہ اوسکو بلا لو پس ام سلمہ نے اوسکو بلایا تو نبی صلعم نے فرمایا کہ تمہاری عورتیں تمہاری کاشت ہیں پس آؤ تم اپنی کاشت کو جدھر سے چاہو (لیکن) سوراخ واحد (فرج) میں فقال استبر ام سلمة وما تاويل هذه الاية ايضا موافقا لتاويل النبى صلى الله عليه وسلم فى ذلك ايضا ما حدثنا فهد قال ثنا يحيى بن يعلى الاسلمى قال ثنا ابو عوانة عن عبد الملك بن اعين عن ابى نضرة عن ابى سعيد الخدرى قال ان رجلا اتى امرأته فى دبرها فاشتد عليه فذهب فسأل عن ذلك فقال هو حلال فقال ادبر فى صمام واحد ترجمہ پس بلاشک ام سلمہ نے بھی اس آیت کے معنے بتلا دئے اور یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مخصوص فرما دیا کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ ایک ہی مقام پر ہو اور یہ اسکی دلیل ہے کہ ایک مقام (فرج) کا حکم دوسرے مقام (دبر) کے برخلاف ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو ایک مقام معین کرنے کے کچھ معنے نہ ہوتے وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي تَأْوِيلِ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا يُوَافِقُ مَا ذَكَرْنَا الْمَكِّيُّ اَيْضًا ترجمہ اور بلاشبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے وہ معنے مروی ہیں جو اس معنے کے بھی موافق ہیں حَدَّثَنَا ۱۴
رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ خَنَسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْبَاحِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فَاسَ مِنْ حَيِّ حِمْيَرَ اَنَاسٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْاَلُونَهُ عَنِ النِّسَاءِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيتِيَهَا مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابوالاسود نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے کہ عامر بن یحیی معافری نے اُن سے حدیث بیان کی کہ خنس بن عبداللہ شیبانی نے اُن سے بیان کی کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ (قبیلہ) حمیر کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عورتوں کی نسبت پوچھنے لگے (یعنی وطی فی الدبر کی نسبت) تب اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں الآیۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ ان کے پاس آگے سے اور پیچھے سے جب کہ یہ آنا فرج میں ہو ثُمَّ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي اَدْبَارِهِنَّ ترجمہ پھر متواتر آثار ایسے آئے ہیں جو کہ وطی فی الدبر کو منع کرتے ہیں مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ۱۵
يُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِي اَدْبَارِهِنَّ ترجمہ پس انہیں سے وہ حدیث ہے جو کہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے ابن الہاد سے وہ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے وہ اپنے باپ سے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے کہنے سے شرماتا نہیں تم عورتوں سے لواطت نہ کیا کرو حَدَّثَنَا ۱۶
فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي عُمَرُ مَوْلَى عَفْرَةَ بِنْتِ بَاجِ اُخْتُ بِلَالٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمِيٍّ الْخَطْمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیی بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے لیث بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عمر مولے عفرہ بنت وہب کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن بلال کی ہمشیرہ ہے۔ وہ عبداللہ بن علی بن سائب سے وہ عبداللہ بن حصین سے وہ عبداللہ بن حرمی خطمی سے وہ خزیمہ بن ثابت رضی سے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور مثل سابق کے ذکر کیا حَدَّثَنَا ۱۷
رَوْحٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ كُنْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا تَرٰى فِي اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي اَدْبَارِهِنَّ فَاَعْرَضَ اَوْ سَكَتَ فَقَالَ هٰذَا شَيْخُ قُرَيْشٍ فَسَاَلَهُ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ قَدْ اَرَاهُ كَانَ حَلَالًا قَالَ حَرْمِيٌّ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَا مِنْ رَوْحٍ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ وَبْنَ اَبِي اَيُّوبَ بْنِ الْجَلَّاحِ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَتَسْاَلُنِي عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اِمْرَاَتِي مِنْ دُبُرِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ ثُمَّ قَطَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيِ الْخُرْطَتَيْنِ اَوْ فِي اَيِّ الْخُرْزَتَيْنِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِمَّا مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا فَنَعَمْ وَاَمَّا فِي دُبُرِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ اَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِي اَدْبَارِهِنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد شافعی نے کہا حدیث بیان کی مجھسے محمد بن علی نے کہ مین محمد بن کعب قرظی کے ساتھ تھا اُن سے ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابا حمزہ تم عورتون سے وطی فی الدبر کے بارے مین کیا کہتے ہو اس نے کنارہ کیا یا چپ رہا پھر کہنے لگا کہ یہ قریش کے شیخ ہین پھر اُس نے اُن سے پوچھا یعنی عبداللہ بن علی بن سائب سے تب عبداللہ نے کہا خدا وند یہ تو ناپاکی ہے اگرچہ حلال ہے حرمی کہتے ہین کہ انہون نے اسمین کچھ سنا نہ تھا اس نے کہا کہ پھر مجھے عبداللہ بن علی نے خبر دی کہ وہ عمرو بن ابی انیجہ بن الجلاح سے ملے اور اُنسے یہ مسئلہ پوچھا تو کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مینے خزیمہ بن ثابت رض سے سنا جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہی کو دو مردون کی گواہی کے برابر سمجھا وہ فرماتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص آیا اور اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین اپنی بیوی کے پاس دبر کی طرف سے آؤن۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہان آؤ دو دفعہ فرمایا یا تین دفعہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سمجھ گئے اور فرمایا کہ کن دونون صوراخون مین آیا پیچھے سے ہو کر آگے (فرج) مین تب تو ہان جائز ہے یا پیچھے سے دبر مین آنا ہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے منع کیا ہے کہ عورتون سے لواطت کرو حَدَّثَنَا

۱۸ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِيْ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْاَنْصَارِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِيْ وَائِلٍ عَنْ حَرْمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَائِلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْتَى النِّسَاءُ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے عبدالرحمن بن جارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے لیث بن سعد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبیداللہ بن عبداللہ بن حسین انصاری پھر وائلی نے حرمی بن عبداللہ وائلی سے وہ خزیمہ بن ثابت رض سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے فرمایا کہ تم لوگ عورتون سے لواطت نہ کیا کرو حَدَّثَنَا

۱۹ بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ لُهَيْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَرْمِيِّ ابْنِ عَلِيٍّ الْخَطْمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبدالرحمن مقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوۃ بن لہیعہ نے کہا خبر دی ہمکو حسین مولیٰ محمد بن سہل نے سعید بن ابی ہلال سے وہ عبداللہ بن علی سے

۲۰ وہ حرمی بن علی خطمی نے وہ خزیمہ بن ثابت سے رض وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہین حَدَّثَنَا

۲۱ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عبدالرحمن نے پھر اپنی اسناد سے اُس کے مثل ذکر کی حَدَّثَنَا

۲۲ رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَسَّانٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوزرعہ نے کہا خبر دی ہمکو حیوۃ نے کہا خبر دی ہمکو حسان نے پھر اپنی اسناد سے اسکی مثل بیان کی حَدَّثَنَا

۲۳ رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لُهَيْعَةَ عَنْ حَسَّانَ مَوْلٰى سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابو الاسود نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے حسان مولیٰ سہل بن عبدالعزیز سے وہ سعید سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا

۲۴ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا خُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي اللُّوْطِيَّةِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الشَّعْرَاءِ يَعْنِي وَطْيَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے سلیمن بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہمسے
خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپسے وہ اسکے دادا سے وہ
نبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے فرمایا وہ چھوٹی لواطت ہی یعنی عورتون سے لواطت کرنا۔ ۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ
قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے محمد بن خزیمہ نے کہا
حدیث بیان کی ہمسے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے وہ حارث بن مخلد ۲۵
سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عورتون سے لواطت نہ کیا کرو۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ
قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ وَطِئَ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا ترجمہ
حدیث بیان کی ہمسے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے
سہیل بن ابی صالح سے وہ حارث بن مخلد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے فرمایا کہ اللہ تعالے
ایسے شخص کی طرف نہیں دیکھتا جو عورت ۲۶ اسکی دبر میں آئے حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ أَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ
بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ امْرَأَتَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ربیع
جیزی نے کہا خبر دی ہمکو ابوزرعہ نے کہا خبر دی ہمکو حیوۃ بن شریح نے کہا خبر دی مجھکو یزید بن ہاد نے پھر اپنی اسناد سے اس
کے مثل بیان کی صرف یہ کہا کہ اپنی عورت سے ۲۷ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ
ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عمرو بن
خالد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے لیث نے ابن الہاد سے وہ سہیل سے پھر اپنی اسناد سے اسکی مثل بیان کی ۲۸ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْحَارِثِ
بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا
فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی
داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن عیاش نے سہیل سے وہ حارث
بن مخلد سے وہ ابوہریرہ رضہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حایضہ عورت سے جماع کرے اور عورت
کی دبر میں آوے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس قرآن یا وحی کا انکار کیا جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی
نے نازل کیا ہوا ہے ۲۹ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ۳۰
ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي مَحَاشِهِنَّ . . .
حدیث بیان کی ہمسے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد نے حکیم اثرم سے وہ ابوتمیمہ سے
وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ جو شخص حائضہ سے جماع کرے یا عورت سے لواطت کرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا کاہن کے پاس آئے تو اس نے اس چیز کا انکار کیا۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے نیز حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے سہیل بن ابی صالح سے وہ محمد بن منکدر سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بات سے شرماتا نہیں عورتوں سے لواطت نہ کیا کرو **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا اسمعیل بن عیاش عن سہیل بن ابی صالح وعمر مولی عفرۃ عن محمد بن المنکدر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا یحل اتیان النساء فی حشوشہن ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے سہیل بن ابی صالح اور عمر مولے عفرہ سے وہ محمد بن منکدر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات سے شرماتا نہیں عورتوں کی حشوش (دبرون) مین آنا حلال نہین **حدثنا** محمد بن عمر بن یونس قال اخبرنا ابو معاویۃ عن عاصم الاحول عن عیسی بن حطان عن مسلم بن سلام عن علی بن طلق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق لا تاتوا النساء فی اعجازہن ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر بن یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے عاصم احول سے وہ عیسی بن حطان سے وہ مسلم بن سلام سے وہ علی بن طلق سے کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق بات سے شرماتا نہین عورتون کے سرینون (دبرون) مین مت آؤ **حدثنا** ابو امیۃ قال ثنا المعلی بن منصور قال ثنا جریر عن عاصم الاحول ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے معلی بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہمسے جریر نے عاصم احول سے ح **وحدثنا** ابو امیۃ قال ثنا محمد بن الصباح قال ثنا اسمعیل بن زکریا عن عاصم الاحول فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن صباح نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسمعیل بن زکریا نے عاصم احول سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی **وقد احتج** اہل المقالۃ الاولی ایضا لقولہم ترجمہ اور پہلے قول والون نے احدیث سے بھی استدلال کیا ہے **بما حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا ابن لہیعۃ عن محمد بن یزید بن المہاجر عن محمد بن کعب القرظی انہ کان یری باسا باتیان النساء فی ادبارہن ویحتج فی ذلک بقول اللہ عز وجل اتاتون الذکران من العالمین وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون وتاتون فی ناديكم المنكر ترجمہ جو کہ ہم سے ابن ابی داود نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ نے محمد بن یزید بن مہاجر سے وہ محمد بن کعب قرظی سے کہ وہ عورتون سے لواطت کرنے مین مضائقہ نہ جانتے تھے اور اس مین اللہ تعالیٰ کے قول سے دلیل لاتے تھے اتاتون الذکران الخ کیا تم جہان مین سے مردون کے پاس آتے ہو اور جو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے عورتون کو پیدا کیا ہے ان کو چھوڑتے ہو یعنی اپنی بیویون سے مردون کی طرح ان کی دبرون مین آؤ اگر تم چاہتے ہو **قیل** لہم ومن یوافق محمد بن کعب علی ہذا التاویل قد قال مخالفوہ وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم مما قد احل لکم من جماعہن فی فروجہن وہذا التاویل عندنا اولی من التاویل الاول لموافقتہ لما جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما قد ذکرنا ولیس وجب ان نقلد فی ہذا القول محمد بن کعب فان تقلید سعید بن المسیب اولی ترجمہ تو اس کے جواب مین اُنسے کہا جائیگا کہ اس معنے پر محمد بن کعب کیساتھ کون موافق ہے (کیونکہ) بلاشبہہ اس کے مخالف یہ کہتے ہین کہ اس آیت کے یہ معنے ہین کہ تم اپنی بیویون کو جو خدا نے تمہارے لئے پیدا

۳۱ ل اس حدیث کا لفظ جو حشوش ہے محشہ کی جمع ہے اور دبر کے معنی مین ہے ۱۲ مترجم غفرلہ

۳۲

۳۳

۳۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی ہیں اور انکی فرج میں جماع کرنا حلال کیا ہے چھوڑتے ہوا ور ہمارے نزدیک یہ معنی پہلے معنی سے بہتر ہے کیونکہ یہ معنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان سے جسکو ہم نے دوسری احادیث میں بیان کیا ہے موافق ہے اور اگر اس معنی میں محمد بن کعب کی تقلید ضروری ہو ۳۵ تو سعید بن مسیب رض کی تقلید بہتر ہے **حَدَّثَنَا** یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ کَانَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَکْثَرُ ظَنِّیْ اَنَّهٗ اَبُوْ بَکْرٍ یَنْهَیَانِ اَنْ تُوْتَی الْمَرْاَةُ فِیْ دُبُرِهَا اَشَدَّ النَّهْیِ وَکِیْفَ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ مَنْ هُوَ اَجَلُّ مِنْهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ابن شہاب سے کہا کہ سعید بن مسیب اور ابوبکر بن عبد الرحمن اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ ابوبکر ہی ہیں یہ دونوں عورت سے لواطت کرنے کو سخت منع کیا کرتے تھے اور بیشک یہی بات اُس نے کہی ہے جو ان دونوں سے بڑے ہیں **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ الضَّرِیْرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِی الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَحَاشُ النِّسَاءِ حَرَامٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابومعاویہ ضریر نابینا نے حجاج سے وہ ابوالقعقاع جرمی سے وہ عبداللہ بن مسعود رض سے کہا کہ عورتوں سے لواطت کرنا حرام ہے **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِی الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَهٗ فِیْ دُبُرِهَا قَالَ اللُّوْطِیَّةُ الصُّغْرٰی ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے وہ ابوایوب سے وہ عبداللہ بن عمرو رض سے کہا کہ جو شخص اپنی عورت کی دُبر میں آتا ہے وہ ایک چھوٹی لواطت ہے **وَمَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ** عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمْ وَتَابِعِیْهِمْ فِیْ مُوَافَقَةِ هٰذَا الْمَعْنٰی اِلٰی هُنَا فَالْاَوْلٰی اَنْ لَّا نَتَعَرَّضَ لِذٰلِكَ مِنْ کِتَابِنَا لِلْکَثْرَةِ وَطُوْلِهٖ ترجمہ اور جو اس حرمت کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اصحاب اور تابعین رضی اللہ عنہم سے روایات منقول ہیں وہ اس قدر ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتیں ہمنے انکو اس کتاب میں بوجہ کثرت وطول ہونیکے حذف کر دیا ہے **فَلَمَّا** تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالنَّهْیِ عَنْ وَطْیِ الْمَرْاَةِ فِیْ دُبُرِهَا ثُمَّ جَاءَ عَنْ اَصْحَابِهٖ وَعَنْ تَابِعِیْهِمْ مَا یُوَافِقُ ذٰلِكَ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ مَا یُخَالِفُهٗ وَهٰذَا اَیْضًا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ترجمہ پس جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے متواتر عورت سے لواطت کرنیکی ممانعت ثابت ہے پھر آپکے اصحاب وتابعین رضی اللہ عنہم سے اس کے موافق مروی ہو تو اس کے قائل ہونا ضروری ہے اور اسکے مخالف امر کو چھوڑنا چاہیے اور امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف وامام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی قول ہے واللہ اعلم بالصواب

بَابُ وَطْیِ الْحُبَالٰی

حاملہ عورت سے جماع کے بیان میں

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ غَنِیَّةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِكُ الْفَارِسَ الْمُطَلَّقَ فَیُدَعْثِرُهٗ عَنْ ظَهْرِ فَرَسِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی غنیہ عبد الملک بن حمید نے محمد بن مہاجر انصاری سے وہ اپنے باپ سے وہ اسماء بنت یزید انصاریہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اپنی اولاد کو پوشیدہ قتل نہ کرو کیونکہ حمل کی حالت میں اسکو قتل کر دینا (یعنی حاملہ سے جماع کرنا اور وہ چونکہ بچہ کو ضرر پہنچاتا ہے اور کمزور کر دیتا ہے اس لئے اسکو قتل سے تعبیر کیا) بہادر سوار پر اثر ڈالتا ہے پھر اسکو (جوانی کی حالت میں) گھوڑے کی پشت سے گرا دیتا ہے **حَدَّثَنَا** ۲ رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ فَيُدَعْثِرُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے عمرو بن مہاجر سے وہ اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ سے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم اپنی اولاد کو پوشیدہ طور پر قتل نہ کیا کرو کیونکہ حاملہ عورت سے وطی کر کے (بچہ کو) قتل کرنا سوار کی پیٹھ پر اثر ڈالیگا اور اسکو گرا دیگا **قَالَ** ابُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَرِهُوا وَطْيَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ أَوْ جَارِيَتَهُ إِذَا كَانَتْ حُبْلَى وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ترجمہ امام ابو جعفرؒ فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم اسطرف گئے ہیں اور اپنی عورت یا لونڈی سے جب کہ وہ حاملہ ہو جماع کرنا مکروہ سمجھا ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے **وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ** ترجمہ اور اس میں دوسرے اہل علم انکے مخالف ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس میں کچھ مضایقہ نہیں **وَاحْتَجُّوا** ۳ فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَلَى الْوَلَدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَلَمَا كَانَ لِيَضُرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ ترجمہ انہوں نے اسبارہ میں اسحدیث سے استدلال کیا ہے۔ جو ہمسے ابن ابی داود نے بیان کی ہے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحییٰ بن ایوب نے کہا خبر دی مجکو عیاش بن عباس نے کہا خبر دی مجکو ابو النضر نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے کہ اسکے والد سعد بن ابی وقاص رضؓ کو اسامہ بن زید رضؓ نے خبر دی اور کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں اپنی عورت سے علیحدہ رہتا ہوں آپنے فرمایا کیوں کہا کہ بچہ کے خوف سے (جو پیٹ میں ہے)، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا تو فارس اور روم کے بچوں کو بھی ضرر پہنچاتا (اور انکو تو ضرر نہیں۔ پس یہاں بھی نہ ہوگا) **فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ** ۴ **إِبَاحَةُ وَطْيِ الْحُبَالَى وَإِخْبَارُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ لَا يَضُرُّ فَارِسَ وَالرُّومَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ غَيْرَهُمْ فَخَالَفَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ أَسْمَاءَ** ترجمہ اب اسحدیث میں حاملہ سے وطی کرنے کی اباحت و اجازت ہے۔ کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ جب فارس اور روم کے بچوں کو یہ کام ضرر نہیں پہنچاتا تو دوسروں کو بھی ضرر نہ دیگا اب یہ حدیث اسماء کی حدیث کے برخلاف ہے **فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّهُمَا النَّاسِخُ لِلْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ** ترجمہ پھر ہمنے چاہا کہ دیکھیں ان دونوں سے دوسری حدیث کی ناسخ کون ہے۔ ہم نے دیکھا **فَوَجَدْنَا** ۵ يُونُسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ترجمہ تو یونس کو پایا کہ اس نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ امام مالک نے اسکو خبر دی **وَوَجَدْنَا** مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ترجمہ اور ہم نے محمد بن خزیمہ کو پایا کہ اس نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مسہر نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے ح وحدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابراہیم بن ابی الوزیر قال ثنا مالک بن انس عن محمد بن عبدالرحمن بن نوفل عن عروۃ عن عائشۃ عن جدامۃ بنت وھب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھممت ان انھی عن الغیلۃ حتی ذکرت ان فارس والروم یصنعون ذلک فلا یضرھم ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابوالوزیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے وہ جدامہ بنت وہب سے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے قصد کیا تھا کہ حاملہ عورت سے جماع کرنے کو منع کردوں پھر مجھے تبلایا گیا کہ فارس وروم کے لوگ ایسا کرتے ہیں تو یہ انکی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتا حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن ابی مریم قال اخبرنی یحیی بن ایوب قال ثنی ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل قال ثنا عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم عن جدامۃ بنت وھب الاسدیۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم انہ ھم ان ینھی عن الغیل قال فنظرت فاذا فارس والروم یغیلون فلا یضر ذلک اولادھم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی مجکو یحیی بن ایوب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمن بن نوفل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عروہ بن الزبیر نے نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ جدامہ بنت وہب اسدیہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ حضور نے یہ ارادہ کیا تھا کہ حاملہ عورت سے جماع کرنے کو منع فرمادیں۔ لیکن آپنے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ فارس وروم کے لوگ یہ کام کرتے ہیں تو یہ انکی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتا حدثنا ابراھیم بن محمد بن یونس وصالح بن عبدالرحمن قالا حدثنا عبدالرحمن قال ثنا المقری یعنی ابا عبدالرحمن قال ثنا سعید بن ابی ایوب عن ابی الاسود عن عروۃ عن عائشۃ انھا قالت حدثتنی جدامۃ فذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد بن یونس اور صالح بن عبدالرحمن نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مقری یعنی ابا عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے ابوالاسود سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے وہ فرماتی ہیں کہ حدیث بیان کی مجھ سے جدامہ نے پھر اس کی مثل بیان کی حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابوزرعۃ قال اخبرنا حیوۃ عن ابی الاسود انہ سمع عروۃ یحدث عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن جدامۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوزرعہ نے خبر دی ہم کو حیوہ نے ابوالاسود سے کہ اس نے عروہ سے سنا وہ عائشہ رضہ سے وہ جدامہ رضہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل بیان کرتی ہیں ففی ھذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھم بالنھی عن ذلک حتی بلغہ او ذکر ان فارس والروم یفعلونہ فلا یضرھم اولادھم ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کے منع کرنیکا ارادہ کیا تھا حتے کہ آپ کو یہ بات پہنچی یا آپ سے ذکر کیا گیا کہ فارس وروم کے لوگ یہ کام کرتے ہیں انکی اولاد کو کچھ ضرر نہیں پہنچاتا ففی ذلک اباحۃ ما قد حظرہ الحدیث الاول واحتمل ان یکون احد الامرین ناسخا للآخر ترجمہ پس اسمیں اس امر کی اباحت ہے جس کو پہلی حدیث نے منع کیا تھا اور محتمل ہے کہ ایک حدیث دوسری کی ناسخ ہو فنظرنا فی ذلک فاذا روح بن الفرج قد حدثنا قال ثنا یحیی بن عبداللہ بن بکیر قال ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھی عن الغیل ثم قال لا یضر احدا الضر فارس والروم ترجمہ پس ہمنے اس میں غور کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہم سے روح بن فرج نے حدیث بیان کی کہا حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے وہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اغتیال (حاملہ سے صحبت) کو منع فرماتے تھے پھر فرمایا کہ اگر کسی کو یہ بات نقصان پہنچاتی تو فارس وروم کو ضرر پہنچاتی فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَلْاِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ فَهٰذَا اَوْلٰى مِنْ غَيْرِهٖ وَجَاءَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ مِنْ جِهَةِ خَوْفِهِ الضَّرَرَ مِنْ اَجْلِهٖ ثُمَّ اَبَاحَهٗ لَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهٗ اَنَّهٗ لَا يَضُرُّ وَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مَنَعَ مِنْهُ فِيْ وَقْتٍ مَا مَنَعَ مِنْهُ مِنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ وَلَا مِنْ طَرِيْقِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ وَلٰكِنَّهٗ عَلٰى طَرِيْقِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ فَاَمَرَ بِهٖ عَلَى الشَّفَقَةِ مِنْهُ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ كَانَ اَمَرَ فِيْ تَرْكِ تَابِيْرِ النَّخْلِ ترجمہ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ جواز بعد نہی کے ہوا ہے اب یہ دوسری روایت سے بہتر ہے اور آپ نے جو اس سے منع فرمایا تھا تو اس خوف سے کہ اس امر سے نقصان پہنچیگا پھر جب آپ کو یہ ثابت ہوا کہ ضرر نہیں ہوتا۔ تو آپ نے اسکو مباح فرما دیا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے جو منع فرمایا تھا تو بطریق وحی اور حلال وحرام کے نہ فرمایا تھا بلکہ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں ایک خدشہ تھا۔ پس اپنی امت پر مہربانی کے لئے منع کیا تھا اور کوئی بات نہ تھی۔ جیسا کہ آپ نے کھجورون کے پیوند کے ترک کرنے کا حکم دیا فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَخْلِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا النَّاسُ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ فَقِيْلَ يَاْخُذُوْنَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُوْنَهٗ فِي الْاُنْثٰى فَقَالَ مَا اَظُنُّ ذٰلِكَ يُغْنِيْ شَيْئًا فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوْهُ وَنَزَعُوْا عَنْهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهٗ اِنْ كَانَ يُغْنِيْ شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوْهُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَاِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهٗ وَالظَّنُّ يُخْطِئُ وَيُصِيْبُ وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللّٰهُ فَلَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ ترجمہ کیونکہ بلاشبہ ہم سے حدیث بیان کی یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ساک نے موسیٰ بن طلحہ رضہ سے وہ اپنے باپ سے انہون نے فرمایا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی کھجورون مین گیا آپ نے دیکھا تو لوگ کھجورون پر چڑھے ہوئے ہین اور کھجورون کو پیوند کر رہے ہین تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہین۔ عرض کیا گیا کہ نرون سے کچھ لیکر مادا ؤن مین ڈالتے ہین فرمایا میرا گمان ہے کہ اس سے اُن کو فائدہ نہ ہوگا انکو یہ خبر پہونچی تو انہون نے یہ کام کرنا چھوڑ دیا اور اُن سے وہ پیوند نکال لئے مادہ ایک روایت مین ہے کہ اُس سال کھجورین کم پیدا ہوئین، پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ یہ ایک میرا گمان تھا اگر اس سے فائدہ ہوتا ہے تو کیا کرو۔ کیونکہ مین بھی تمہاری طرح بشر ہون یہ ایک میرا گمان تھا اور گمان مین کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب۔ لیکن مینے تمسے یہ نہین کہا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے اور مین اللہ تعالیٰ پر ہرگز جھوٹ نہ بولونگا اور ایک روایت مین ہے کہ مین انسان ہون جب کوئی بات دین کی تم سے کہون تو اس پر عمل کیا کرو اور جب تم کو کوئی کام اپنی رائے سے کہون تو مین انسان ہون اور انس رضہ کی روایت مین ہے کہ تم اپنی دنیا کے حالات سے خوب واقف ہو) حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ جَمِيْعٍ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ اَنَّهٗ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا خبر دی ہم کو حفص بن جمیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ساک نے انہون نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے وہ اپنے باپ سے حدیث بیان کرتے ہین وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے بیان کرتے ہیں حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَا ثَنَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوالولید طیالسی اور یحیی بن حماد نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے وہ موسی بن طلحہ سے وہ اپنی ماں سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر آپ نے اسکی مثل بیان فرمائی ۱۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ مَا قَالَهٗ مِنْ جِمَاعِ الظِّرِّ فَهُوَ فِيْ كَسَائِرِ النَّاسِ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وَاَنَّ الَّذِيْ يَقُوْلُهٗ مِمَّا لَا يَكُوْنُ عَلٰى خِلَافِ مَا يَقُوْلُهٗ هُوَ مَا يَقُوْلُهٗ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمَّا كَانَ نَهْيُهٗ عَنِ الْغِيْلَةِ لِمَا كَانَ خَافَ مِنْهَا عَلَى اَوْلَادِ الْحَوَامِلِ ثُمَّ اَبَاحَهَا لَمَّا عَلِمَ اَنَّهَا لَا تَضُرُّهُمْ وَلَا ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ مَا كَانَ نَهٰى عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَّهٗ لَوْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ يَقِفُ بِهٖ عَلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ مِنْ قِبَلِ ظَنِّهِ الَّذِيْ قَدْ وَقَفَ بَعْدَهٗ عَلٰى اَنَّ مَا فِي الْحَقِيْقَةِ مِمَّا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِهٖ بِخِلَافِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ وَطْءَ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ اَوْ اَمَتَهٗ حَامِلًا حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ قَطُّ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے سماک سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین اپنے گمان سے خبر دی اور آپ اس مین اور لوگون کی طرح ہین اور جو بات حضور کی ایسی ہے کہ اسکا خلاف غیر ممکن ہے وہ صرف وہی ہے جو کہ اللہ تعالی عزوجل کی طرف سے فرماتے ہین اب چونکہ آپنے حاملہ عورت سے جماع کرنیکو بچہ کے خوف سے منع فرمایا اور پھر انکو اس لئے مباح کردیا کہ جان لیا کہ انکو کچھ ضرر نہین ہوتا تو اسپر دلیل ہے کہ جو آپ نے پہلے منع فرمایا تھا۔ وہ اللہ تعالی کا حکم نہ تھا اور اگر اللہ تعالی کیطرف سے ہوتا تو البتہ آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے لیکن یہ صرف آپ کا گمان تھا جس کی بعد مین آپ کو اطلاع ہوگئی کہ حقیقت مین یہ کوئی خوف کی بات نہین جو آپ کے دل مین آگئی تھی اب ہماری تحقیق سے ثابت ہوا کہ اپنی عورت یا لونڈی سے حاملہ ہونے کی صورت مین جماع کرنا حلال ہے ہرگز حرام نہین اور یہی امام ابوحنیفہ وابو یوسف ومحمد رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے ۔

بَابُ انْتِهَابِ مَا يُنْثَرُ عَلَى الْقَوْمِ مِمَّا يَفْعَلُهُ النَّاسُ فِي النِّكَاحِ

اس امر کا بیان جو کہ نکاح کے وقت لوگون پر چھوہارے وغیرہ لٹائے جاتے ہین

۱ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا نَنْتَهِبَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے یزید بن ابی حبیب سے وہ ابوالخیر سے وہ صنابحی سے وہ عبادہ بن صامت رضہ سے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہ کیا کرینگے ۲ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید طویل نے حسن سے وہ عمران بن حصین رضہ سے کہا کہ نبی

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے ۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَقَالَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جعفر رازی نے ربیع بن انس اور حمید سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو شخص لوٹے وہ ہم میں سے نہیں ۴ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مَوْلًى لِجُهَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَلِيسَةِ وَالنُّهْبَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے ابن ابی ذئب سے وہ جہینہ کے مولیٰ (غلام آزاد) سے وہ عبدالرحمن بن زید بن خالد جہنی سے وہ اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غصب اور لوٹ سے منع فرمایا ۵ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَنْبَأَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَكَمِ أَخُو بَنِي لَيْثٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُدُورٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ لَحْمٍ غَنَمٍ انْتُهِبُوهُ فَأَمَرَهَا فَأُكْفِئَتْ فَقَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سماک بن حرب نے کہا خبر دی مجھکو ثعلبہ بن حکم نے جو بنی لیث کا بھائی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہنڈیوں کو دیکھا جن میں بکری کا گوشت پک رہا تھا جسکو انہوں نے لوٹا تھا تب حضور نے حکم دیا کہ ان ہنڈیوں کو گرادو تو وہ گرادی گئیں پھر فرمایا کہ لوٹ مار حلال نہیں ۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا فَانْتَهَبُوهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ النُّهْبَةُ ثُمَّ أَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُفْنِئَتْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے سماک سے وہ ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو ریوڑ ملگیا انہوں نے لوٹ لیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوٹ مار مناسب نہیں۔ پھر حکم دیا کہ ہنڈیاں گرادو۔ تو وہ گرادی گئیں ۷ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سماک نے پھر اسنے اپنی اسناد سے اسکی مثل بیان کی ۸ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ وغیرہ نے سماک سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسکی مثل بیان کی قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ شَيْئًا فَأَبَاحُوهُ أَخْذَهُ أَنَّ أَخْذَهُ مَكْرُوهٌ لَهُمْ وَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ وَذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَى أَنَّهُ مِنَ النُّهْبَةِ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں ایک گروہ اہل علم یہ کہتا ہے کہ جب کوئی شخص لوگوں پر ایک شے لٹادے اور ان کو اسکا لے لینا مباح اور جائز کردے تو اس کا لینا ان کو مکروہ اور حرام ہے وہ اسطرف گئے ہیں کہ یہ وہی لوٹ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں منع فرمایا ہے وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا النُّهْبَةُ الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ هِيَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ لِي إِفْتِيَابِهِ فَأَمَّا مَا نَثَرَهُ رَجُلٌ عَلَى قَوْمٍ وَأَبَاحَهُمْ إِيَّاهُ وَأَحَلَّهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَلَيْسَ كَذَالِكَ لِاَنَّهٗ مَا ذُوْقَ فِيْهِ وَلَا قَالَ مَمْنُوْعٌ قِنْدٌ ترجمہ اور دوسرے اہل علم ان کے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ جس لوٹ مار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث مین منع فرمایا ہے وہ ایسی لوٹ ہے کہ جس کے لوٹنے کی اجازت نہ ہو لیکن اگر کوئی شخص لوگون پر کچھ لٹائے اور اسکا لوٹنا ان کو جائز کردے تو وہ ایسی لوٹ نہین ہے۔ کیونکہ اسمین اجازت ہے اور پہلی ممنوع ہے وَقَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ قَدْ اَبَاحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ اور ہمنے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مباح فرماتے ہوئے پایا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ الْاَيَّامِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقُرِّبَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسًا اَوْ سِتًّا فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ كَلِمَةً خَفِيَفَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِلَّذِيْ كَانَ اِلٰى جَنْبِيْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اِقْتَطَعَ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثور بن یزید نے راشد بن سعد سے وہ عبد اللہ بن لحی سے وہ عبد اللہ بن قرط رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب دنون سے بڑا دن قربانی کا ہے۔ پھر عرفہ کا دن ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت مین پانچ یا چھ اونٹ (قربانی کے لئے) پیش کئے گئے اور وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوتے تھے کہ آپ کس اونٹ سے شروع کرتے ہین (یعنی ہر ایک چاہتا تھا کہ مجھے پہلے قربانی کرین سبحان اللہ گویا ہر ایک آپ کے ہاتھ سے ذبح ہونیکو سعادت سمجھتا تھا یہ دلیل ثبوت نبوت ہے) اور جب انکے اعضاء گر پڑے تو آپ نے آہستہ کچھ بات فرمائی جسکو مین نہ سن سکا۔ تب مین نے اپنے پاس والے سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے کیا فرمایا تھا کہا یہ فرمایا تھا کہ جو شخص چاہے اس مین سے گوشت کا ٹکڑہ لے جائے فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ شَاءَ اِقْتَطَعَ وَاَبَاحَ بِذٰلِكَ دَلَّ هٰذَا اَنَّ مَا اَبَاحَهٗ رَبُّهُ النَّاسَ مِنْ طَعَامٍ اَوْ غَيْرِهٖ فَلَهُمْ اَنْ يَّاْخُذُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا خِلَافُ النُّهْبَةِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنْهَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ النُّهْبَةَ الَّتِيْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هِيَ نُهْبَةٌ تَاْلَمُ بِاَخْذِ شَيْءٍ مِنْهُ وَاَنَّ مَا اُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ وَاُذِنَ فِيْهِ بِخِلَافِ مَا فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ الثَّانِيْ ترجمہ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین یہ فرمایا کہ جو شخص چاہے گوشت کاٹ لے جائے اور اسکو مباح کردیا۔ تو یہ اسکی دلیل ہے کہ جب کسی شے کا مالک خواہ کھانا ہو یا کوئی اور چیز لوگون کو مباح کردے تو ان کو اس کا لے لینا جائز ہے اور یہ وہ لوٹ مار نہین جو پہلی حدیثون مین ممنوع ہوئی ہے اب ہمارے بیان سے یہ ثابت ہوا کہ جو لوٹ مار پہلی حدیثون مین ہے وہ وہی ہے کہ جس مین اجازت نہ ہو۔ اور جو مباح کردیجائے اور اسکی اجازت دیجائے تو اسکا حکم وہ ہے جو ان دوسری احادیث مین ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ قَدْ فَسَّرَ حُكْمَ النُّهْبَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالنُّهْبَةِ الْمُبَاحَةِ وَاِنَّمَا اَرَدْنَا اَنْ نَّذْكُرَهٗ هٰهُنَا تَفْسِيْرُهٗ لِمَعْنٰى هٰذَا الْمُتَّصِلِ ترجمہ اور بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث منقطع مروی ہے جس نے ممنوع لوٹ اور مباح لوٹ کی تفسیر کردی ہے اور یہان جو ہمنے اسکا ذکر کیا ہے۔ تو اس سے اس حدیث کی جو ابھی (بیان ہوئی) ہے تفسیر کرنا ہی مقصود ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا عَوْنُ بْنُ عِمَارَةَ قَالَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَاكَ شَابٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا

toobaa-elibrary.blogspot.com

زَوَّجُوْهُ قَالَ عَلَى الْأُلْفَةِ وَالطَّيْرِ الْمَيْمُوْنِ وَالسَّعَةِ فِي الرِّزْقِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ وَقَعَدُوْا عَلٰى رَأْسِ صَاحِبِكُمْ فَلَمْ تَلْبَثْ اَنْ جَاءَتِ الْجَوَارِيْ مَعَهُنَّ الْاَطْبَاقُ عَلَيْهَا اللَّوْزُ وَالسُّكَّرُ فَامْسَكَ الْقَوْمُ اَيْدِيَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَنْتَهِبُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ كُنْتَ نَهَيْتَ عَنِ النُّهْبَةِ قَالَ قَدْ تِلْكَ نُهْبَةُ الْعَسَاكِرِ فَاَمَّا الْعُرْسَاتُ فَلَا

قَالَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُجَاذِبُهُمْ وَيُجَاذِبُوْنَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن معاویہ عتابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عون بن عمارہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زیاد بن مغیرہ نے ثور بن یزید سے وہ خالد بن معدان سے وہ معاذ بن جبل رضہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم انصار کے ایک جوان کے نکاح مین تشریف لائے اور جب لوگون نے اُس کا نکاح کر دیا تو فرمایا کہ یہ نکاح الفت اور نیک فالی وسعت رزق پر ہو تمکو خدا برکت دے۔ تُوشہ کے سر پر کھڑے ہو کر دف بجاؤ۔ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ لڑکیان آئین جن کے پاس بادام اور شکر کے طباق تھے۔ پھر لوگ تھم گئے تو فرمایا کہ کیا ان کو لوٹتے نہین۔ لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ حضور تو لوٹ سے منع فرمایا کرتے ہین۔ فرمایا کہ وہ لشکر کے مال کی لوٹ ہے (جسکو ہمنے منع کیا ہے) لیکن شادیون مین منع نہین تب وہ لوٹنے لگے۔ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جھپا جھپٹی کرتے تھے اور لوگ بھی جھپٹتے تھے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافٌ اَيْضًا ترجمہ اور بلاشبہ متقدمین کی ایک جماعت سے اس مین اختلاف بھی مروی ہے ۱۱

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ كَانَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ صِبْيَانٌ فِي الْكُتَّابِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّنْتَهِبُوْا عَلَيْهِمْ فَاشْتَرٰى لَهُمْ جَوْزًا بِدِرْهَمَيْنِ وَكَرِهَ اَنْ يَّنْتَهِبُوْا مَعَ الصِّبْيَانِ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْخَوْفِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النُّهْبَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے ابو الحصین سے وہ عبد اللہ بن یسار سے (وہ کہتے ہین) کہ ابن مسعود رضہ کے بچے مکتب مین (پڑھتے تھے) تھے (اور نکاح کیوقت لوٹنے لگے تھے) بچون نے ارادہ کیا کہ ان کے ساتھ لوٹین تب ابن مسعود رضہ نے ان کے لئے دو درم کے اخروٹ خرید لئے اور اس امر کو اچھا نہ سمجھا کہ وہ دوسرے بچون کیساتھہ لوٹین اب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان پر اس لوٹ مار سے ڈرے ہون (کہ کہین پیٹ مین نہ آجائین) نہ کسی اور حرمت کی وجہ سے ۱۲

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْهَيْثَمِ اَنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّوْضَعَ السُّكَّرُ فِي الْمَلَّكِ وَيَكْرَهُ اَنْ يُّنْثَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے ہیثم سے کہ وہ اس امر کو بہتر جانتے تھے کہ نکاح مین شکر لاکر رکھی جائے (تقسیم کی جائے) اور اسکو لٹا دینا اچھا نہ سمجھتے تھے ۱۳

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ كَرِهَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الجعد نے کہا خبر دی ہمکو سعید نے حصین نے وہ عکرمہ سے کہ وہ اسے مکروہ سمجھتے تھے ۱۴

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ فَذَكَرُوْا نِثَارَ الْعُرْسِ فَكَرِهَهٗ اِبْرَاهِيْمُ وَلَمْ يَكْرَهْهُ الشَّعْبِيُّ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ اِبْرَاهِيْمُ كَرِهَ ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ خَوْفِ الْعَطَبِ عَلَى الْمُنْتَهِبِيْنَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے علی بن جعد نے کہا خبر دی ہمکو سعید نے حکم سے اُس نے کہا کہ مین ابراہیم اور شعبی کے درمیان چلا جارہا تھا اور ان دونون نے نکاح کی لوٹ کا تذکرہ کیا تو ابراہیم (نخعی) نے اسکو مکروہ سمجھا اور شعبی نے مکروہ نہ سمجھا اب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہو سکتا ہے کہ ابراہیم رحمہ) رہنے لونڈی والوں کی ہلاکت کے خوف سے اسکو کروہ سمجھا ہو۔ ہمنے اس مین غور کیا فَاِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي النِّهَابِ فِي الْحَرْبِ قَالَ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَهُ لِلتَّبْيَانِ ترجمہ تو دیکھا کہ صالح بن عبدالرحمن نے ہمسے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان ہمسے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے مغیرہ سے وہ ابراہیم سے نکاح مین لوٹنے کے بارے مین کہا کہ بچون کیلئے (چھوہارے وغیرہ) لے لیا کرتے تھے فَدَلَّ مَا رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا مَعَ ذِكْرِهٖ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ مِمَّنْ يُقْتَدٰى بِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَهُ لِلتَّبْيَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ كَرَاهَتَهٗ لَهٗ فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ لَيْسَ مِنْ جِهَةِ تَحْرِيْمٍ وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ ترجمہ اب جو ابراہیم نخعی رحمہ سے اسبارہ مین مذکور ہوا ہے اور اسکے ساتھ اُن سے پہلے مقتدا لوگون کا ذکر ہوا ہے اس پر دلیل ہے کہ وہ بچون کے لئے جو اس حدیث مین آیا ہے کہ لیلیا کرتے تھے تو حرمت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ صرف اس وجہ سے جسکا ہمنے ذکر کیا ہے حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ 16 قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے یونس سے وہ حسن رحمہ سے کہ وہ اس لوٹنے مین کچھ حرج نہ جانتے تھے حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ 17 قَالَ لَا بَاْسَ بِالنِّهَابِ الْجَزُوْرِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ يَضَعُوْنَ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے اشعث سے وہ حسن سے فرمایا کہ باداموں کے لوٹنے مین (نکاح کیوقت) کچھ حرج نہین اور محمد بن سیرین رحمہ نے کہا کہ لوگ ہاتھون مین لے کیا کرتے تھے (یعنی کبھی تقسیم کردیا کرتے تھے) وَمَا فِيْ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عِنْدَنَا وَجْهٌ فِي النَّظَرِ يُنَافِيْ الْكَرَاهِيَةَ مِنْهَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اور جن آثار مین اسکی اباحت واجازت ہے وہ ہمارے نزدیک نظر وقیاس کے لحاظ سے کراہت کے آثار سے زیادہ مدلل ہین اور امام ابوحنیفہ وابو یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے ۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

یہ طلاق کی کتاب ہے

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيْدُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ مَتٰى يَكُوْنُ لَهٗ ذٰلِكَ

اسباب مین کہ مرد حیض کی حالت مین عورت کو طلاق دے پھر اسکو سنت کیموافق طلاق دینا چاہے تو کب دے سکتا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَالَ ثُمَّ تَلَا إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ أَيْ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابراہیم بن مرزوق نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے ابن جریج سے وہ ابوالزبیر سے اس نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن ایمن سے سنا کہ وہ عبداللہ بن عمر رضہ سے اس شخص کی نسبت مسئلہ پوچھتے تھے کہ جس نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضہ (یعنی میں) نے یہ کام کیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو کہ وہ اس سے رجوع کرلے۔ اور جب وہ پاک ہو جائے۔ تو اس وقت اس کو طلاق دے حضور نے پھر یہ آیت پڑھی إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ الخ جب تم عورتوں کو طلاق دو انکی عدت کے لئے یعنی انکی عدت کے دنوں کے شمار کے وقت (مطلب یہ کہ طہر میں دو کہ وہ دن عدت میں شمار ہو جائیں)

۲ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے وہ سفیان سے وہ محمد بن عبدالرحمن مولیٰ آل طلحہ سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ انہوں نے اپنی عورت کو حیض کے وقت طلاق دی۔ پھر عمر رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ تو فرمایا۔ اسکو کہدو کہ رجوع کرے۔ پھر اسکو پاک ہونے کی حالت یا حمل میں طلاق دے

۳ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقْتُهَا وَهِيَ طَاهِرٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر نے سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضہ سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی تب اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رد کیا حتی کہ میں نے اسکو طہر کی حالت میں طلاق دی

۴ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن حمید حمانی

۵ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے ابوبشر سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی

۶ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ وَيُمْسِكُ بَعْدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ أَيُّنَا أَعْجَزُ وَأَسْتَحْمَقُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَكْرَةَ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا غَيْرَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہاشم بن حسان نے محمد بن سیرین سے وہ یونس بن جبیر سے کہا کہ میں نے ابن عمر رضہ سے اس شخص کی نسبت پوچھا کہ جس نے اپنی عورت حائضہ کو طلاق دی ہو انہوں نے فرمایا کہ تم عبداللہ بن

toobaa-elibrary.blogspot.com

عمر کو (یعنی مجھکو) پہچانتے ہو۔ مین نے کہا ہان پہچانتا ہون کہا کہ اُس نے (یعنی مین نے) اپنی بیوی کو طلاق دی تھی بحالیکہ وہ حائضہ تھی۔ تب عمر رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ مسئلہ دریافت کرنے لگے۔ تو آپنے فرمایا اسکو کہدو کہ اپنی بیوی سے رجوع کرلے۔ پھر جب پاک ہوجائے تو طلاق دیدے۔ مینے اُنسے پوچھا کہ وہ طلاق شمار ہوگی کہا کہ اور کیا (یعنی شمار ہوگی)، تم بتلاؤ کہ اگر وہ یعنی مین عاجز ہوا اور احمق ہوا (یعنے سنت سے عاجز ہوا یا مسئلہ سے ناواقف ہوا) تو کیا طلاق شمار نہ ہوگی۔ اور ابو بکر نے اپنی حدیث مین سوائے اس کے جو ہمنے ذکر کیا ہے یہ جملہ بیان نہین کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ ابْنُ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا فَقِيلَ أَيَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو انس بن سیرین نے کہا کہ مینے ابن عمر رضہ سے سنا کہتے تھے کہ مین نے اپنی بیوی حائضہ طلاق دی پھر عمر رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو کہدو کہ اس سے رجوع کرلے اور جب وہ پاک ہوجائے۔ تو اسکو طلاق دیدے۔ اُن سے کہا گیا کہ کیا وہ طلاق شمار ہوتی ہے فرمایا اور کیا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ صَنَعْتَ فِي امْرَأَتِكَ الَّتِي طَلَّقْتَ قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا عِنْدَ طُهْرٍ قَالَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَيُعْتَدُّ بِالطَّلَاقِ أَلَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي إِنْ كُنْتُ أَسَأْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الملک بن سلیمان نے انس بن سیرین سے کہا کہ مین نے ابن عمر رضہ سے پوچھا آپنے اپنی عورت کی نسبت کیا کیا جسکو طلاق دی تھی۔ فرمایا مین نے اُسکو حیض کیحالت مین طلاق دی تھی پھر حضرت عمر رضہ سے اس کا ذکر کیا گیا۔ تو عمر رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اسکو کہدو کہ اس سے رجوع کرلے پھر اسکو طہر کے وقت طلاق دے (انس بن سیرین) کہتے ہین کہ مین نے کہا مین آپ کے قربان جاؤن کیا وہ پہلی طلاق شمار ہوئی۔ فرمایا کہ مجھے کونسی چیز اس سے روکتی تھی اگر مین نے بُرا کام کیا۔ اور احمق بنا۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ نَبَّأَنِي مُغِيرَةُ بْنُ يُونُسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابراہیم نے محمد بن سیرین سے کہا حدیث بیان کی مجھسے مغیرہ بن یونس نے جو ابن جبیر ہین کہا کہ مینے عبد اللہ بن عمر رضہ سے مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی حائضہ عورت کو طلاق دی (اسکا کیا حکم ہے) فرمایا کہ کیا تم عبد اللہ بن عمر رضہ کو پہچانتے ہو۔ مین نے کہا جی ہان فرمایا اُس نے اپنی بیوی کو حیض مین طلاق دی تھی۔ پھر عمر رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اس سے رجوع کرلے۔ پھر اسکو اسکی عدت کے پہلے طلاق دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا مَنْ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَقَدْ اٰثِمَ وَیَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یُّرَاجِعَهَا فَاِنْ طَلَاقُهٗ طَلَاقُ خَطَاءٍ فَاِنْ تَرَكَهَا تَمْضِیْ فِی الْعِدَّةِ بَانَتْ مِنْهُ بِطَلَاقِ خَطَاءٍ وَلٰكِنَّهٗ یُؤْمَرُ اَنْ یُّرَاجِعَهَا لِیُغْنِیَهَا بِذٰلِكَ مِنْ اَسْبَابِ الطَّلَاقِ الْخِطَاءِ ثُمَّ یَتْرُكُهَا حَتّٰی تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَیْضَةِ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا طَلَاقًا صَوَابًا فَتَمْضِیْ فِیْ عِدَّةٍ مِّنْ طَلَاقِ صَوَابٍ فَاِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا فَكَانَتْ اِمْرَاَتَهٗ وَبَطَلَتِ الْعِدَّةُ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا حَتّٰی تَبِیْنَ مِنْهُ بِطَلَاقِ صَوَابٍ

فَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض علماء ان آثار کی طرف گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی حائضہ عورت کو طلاق دے۔ تو وہ گنہگار ہوا اسکو مناسب ہے کہ اس سے رجوع کرلے۔ کیونکہ اسکی یہ طلاق غلطی سے ہوئی ہے پھر اگر اس کو چھوڑ دے کہ عدت میں رہے تو اس سے وہ اس غلطی کی طلاق کے ساتھ جدا ہو جائیگی (یعنی طلاق بائن پڑ جائیگی) لیکن اسکو حکم دیا جائیگا کہ اس سے رجوع کرلے تاکہ یہ رجوع اسکو غلطی کی طلاق سے نکال لے پھر اسکو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر اسکو باقاعدہ طلاق دے۔ اس کے بعد اگر رجوع کریگا۔ تو اسکی عورت رہے گی اور اسکی عدت باطل ہو جائیگی اور اگر جدا ہے۔ تو اسکو چھوڑ دے تاکہ وہ باقاعدہ طلاق ظاہر ہو جاوے یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَزَعَمُوْا اَنَّهٗ اِذَا طَلَّقَهَا حَائِضًا لَمْ یَكُنْ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ یُّطَلِّقَهَا حَتّٰی تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَیْضَةِ ثُمَّ تَحِیْضَ حَیْضَةً اُخْرٰی ثُمَّ تَطْهُرَ مِنْهَا ترجمہ اور دوسرے علماء اسکے مخالف ہیں ان میں سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ جب عورت حائضہ کو طلاق دے تو اسکو اس کے بعد اس وقت تک کہ وہ اس حیض سے پاک ہو جائے پھر اسکے بعد دوسرا حیض آجائے۔ پھر پاک ہو جائے طلاق دینا جائز نہیں وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِالْاٰثَارِ الَّتِیْ رَوَیْنَاهَا فِیْ مُوَافَقَةِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ ترجمہ اور جن آثار کو ہم نے قول اول میں بیان کیا ہے انکا معارضہ وہ ان آثار سے کرتے ہیں

۹ فَمِمَّا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَةً لَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَیَّظَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُمْسِكْهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ یُّطَلِّقَهَا فَلْیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ یُّمِسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عمر رض نے مجھکو خبر دی کہ میں نے اپنی حائضہ عورت کو طلاق دی۔ پھر عمر رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ تو آپ خفا ہوئے۔ اور فرمایا۔ کہ اسکو چاہئے کہ اس سے رجوع کرلے۔ پھر اسکو روکے رکھے حتے کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اس کو حیض آئے۔ پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر چاہے تو طہر کی حالت میں پہلے اس سے کہ اس سے جماع کرے۔ طلاق دیدے اور یہ وہ عدت ہے۔ کہ جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے

۱۰ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ وَمِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے پھر اپنی اسناد سے اسکے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مثل بیان کی حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ۱۱
وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ
فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُطَلَّقَ لَهَا
النِّسَاءُ ۱۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اسکو خبر دی نافع نے وہ ابن عمر سے کہ
ابن عمر رضہ نے اپنی حائض عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی۔ پھر عمر رضہ نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا اسکو کہدو کہ وہ رجوع کرلے۔ پھر اسکو روکے رہے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے
پھر اسکو حیض آئے پھر پاک ہو جائے تب اسکو طلاق دے، اور یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ عورتوں
کو طلاق دا اس طرح۔ دیجائے حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ ۱۳
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح
بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل
ذکر کیا۔ صرف اتنا آپنے اور فرمایا کہ پھر اسکو چھوڑ دے حتی کہ پاک ہو جائے۔ پھر اسکو حیض آئے پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر چاہے
تو طلاق دے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ترجمہ حدیث بیان کی ۱۴
ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے ایوب اور عبید اللہ سے حَدَّثَنَا
نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے ایوب اور عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ ۱۴
زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ثُمَّ
ذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَبْلَ اَنْ يُجَامِعَهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن برقی نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عمرو بن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے کہا خبر دی مجھکو یحیی بن سعید موسی بن عقبہ عبید اللہ بن عمر نے نافع سے وہ عبد اللہ
بن عمر رضہ سے پھر اس کے مثل بیان کیا اور یہ زیادہ کیا کہ پہلے اس سے کہ اس کے ساتھ جماع کرے۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَحُسَيْنُ ۱۵
بْنُ نَصْرٍ قَالَا ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد اور حسین بن نصر نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے احمد بن
یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھسے نافع نے
کہ عبد اللہ بن عمر رضہ نے بیان کیا پھر اس کے مثل ذکر کیا فَقَدْ اَخْبَرَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ فَزَادَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِي
الْاٰثَارِ الْاُوَلِ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ ترجمہ پس سالم اور نافع نے ابن عمر رضہ سے ان آثار میں
یہ خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو حکم دیا کہ اسکو روکے رکھے حتی کہ پاک ہو جائے پھر حیض آجائے پھر پاک
ہو جائے۔ اب یہ امر ان آثار میں بہ نسبت پچھلے آثار کے زائد ہے۔ پھر یہ پہلے سے بہتر ہے اور یہ اس باب میں آثار کے لحاظ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے تحقیق ہے۔ وَاَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا وَجَدْنَا الْاَصْلَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الزَّوْجَ هُوَ الَّذِيْ اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ حَائِضًا وَهُوَ اَنْ يُطَلِّقَهَا فِيْ طُهْرٍ قَدْ اَفْضٰى فِيْهِ اِلَيْهَا فَقَدْ نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ قَدْ طَلَّقَهَا فِيْهِ كَمَا نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ ثُمَّ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ رَجُلٍ جَامَعَ اِمْرَاَتَهٗ حَائِضًا ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ اِنَّهٗ مَنْهِيٌّ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ كَانَ الْجِمَاعُ فِيْهَا وَمِنْ حَيْضَةٍ اُخْرٰى بَعْدَهَا وَجَعَلَ جِمَاعَهٗ اِيَّاهَا فِي الْحَيْضَةِ كَجِمَاعِهٖ اِيَّاهَا فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ يُعَقِّبُ تِلْكَ الْحَيْضَةَ فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ كَحُكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِيْ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ فِي الْجِمَاعِ فِيْ ذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ جَامَعَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِيْ يُوَاقِعُهٗ حَيْضَةٌ كَامِلَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ اَنْ لَوْ اَرَادَ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ اَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُطَلِّقَهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ كَانَ طَلَّقَهَا اِيَّاهُ وَبَيْنَ طَلَاقِهِ اِيَّاهَا الثَّانِيْ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ ترجمہ لیکن اسکی تحقیق قیاس و نظر کے واسطے سے یوں ہے کہ اسبارہ میں ہم نے یہ اصل معلوم کی ہے کہ مرد کو اپنی حائض عورت کو طلاق دینا ممنوع ہے۔ اور یہ بھی منع ہے کہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں کہ پہلے دی چکا ہے جسطرح کہ حیض میں طلاق دینا منع ہے۔ پھر ہم فقہاء کو دیکھتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں مختلف نہیں۔ (بلکہ متفق ہیں) کہ ایک شخص اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کرے (گو یہ جماع حرام ہے مگر) پھر وہ یہ چاہے کہ اس عورت کو طلاق سنت دے۔ تو ابھی طلاق دینا اس کو منع ہے۔ یہانتک کہ عورت اس حیض سے جس میں کہ اس نے جماع کیا ہے۔ اور دوسرے حیض سے جو اس کے بعد آئے پاک ہو جائے اور اس کا حیض میں جماع کرنا ایسا ہی (مانع طلاق سنت) ہے جس طرح کہ اس کے بعد طہر میں جماع کرنا اب جب کہ ہر حیض کے بعد کے طہر کا حکم ایسا ہی ہوا۔ جو خود حیض کا ہے کہ اس میں وقوع طلاق اور وقوع جماع یکساں ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جو شخص اپنی حائضہ عورت سے جماع کرے تو اس کے بعد اسکو طلاق دینا جائز نہیں۔ حتی کہ اس جماع اور اس طلاق میں جو دیگا ایک آئندہ کامل حیض گذر جائے۔ تو اسی طرح قیاس چاہتا ہے کہ جب حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق دے۔ پھر اس کے بعد اسکو طلاق دینا چاہیے۔ تو اسکو جائز نہ ہوگا۔ یہانتک کہ اول طلاق میں جو اس نے دی تھی۔ اور دوسری طلاق میں ایک کامل حیض آئندہ گذر جائے فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْاٰثَارِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ اَنْ يُطَلِّقَ اِمْرَاَتَهٗ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْاَوَّلِ حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضٌ مُسْتَقْبَلَةٌ فَيَكُوْنُ بَيْنَ التَّطْلِيْقَتَيْنِ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ دَلِيْلٌ اَنَّ حُكْمَ طَلَاقِ السُّنَّةِ اَنْ لَا يَجْمَعَ فِيْهِ تَطْلِيْقَتَانِ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ فَافْهَمْ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اب یہ ہمارے نزدیک اسباب میں قیاس کی صورت ہو سکتی ہے۔ جس کے ساتھ احادیث موافق ہیں اور یہی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابن عمر رض کو منع فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنی عورت کو اول طلاق کے بعد طلاق نہ دیں۔ حتی کہ اسکے بعد آئندہ حیض آجائے اب دو طلاقوں میں ایک آئندہ حیض پایا جائے گا۔ یہ اسپر دلیل ہے کہ طلاق سنت کا یہ حکم ہے کہ ایک طہر میں دو طلاقیں جمع نہ ہوں۔ اس کو سمجھ لے۔ کیونکہ یہ قول امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا

اپنی عورت کو تین طلاق اکٹھی دینے کے بیان میں

حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ ابو الصہباء نے ابن عباس رضہ سے پوچھا کیا آپ جانتے ہین کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضہ و خلافت عمر رضہ کے تین سال تک تین طلاق کی ایک شمار کی جاتی تھی تو ابن عباس رضہ نے فرمایا ہان

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا فَقَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهَا وَاحِدَةٌ إِذَا كَانَتْ لَمْ تَقَعْ بِهَا فِي سُنَّةٍ وَذَلِكَ أَنْ تَكُونَ طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَمَّا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ عِبَادَهُ أَنْ يُطَلِّقُوا لِوَقْتٍ عَلَى صِفَةٍ فَطَلَّقُوا عَلَى غَيْرِ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُمْ وَقَالُوا أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فِي وَقْتٍ عَلَى صِفَةٍ فَطَلَّقَهَا فِي غَيْرِهِ أَوْ أَمَرَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا عَلَى شَرِيطَةٍ فَطَلَّقَهَا عَلَى غَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيطَةِ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَقَعُ إِذْ كَانَ قَدْ خَالَفَ مَا أُمِرَ بِهِ قَالُوا فَكَذَلِكَ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ فَإِذَا أَوْقَعُوهُ كَمَا أُمِرُوا بِهِ وَقَعَ وَإِذَا أَوْقَعُوهُ عَلَى خِلَافِ ذَلِكَ لَمْ يَقَعْ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ بعض اہل علم اور ہو گئے ہین کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق ایک دم دیدے اور سنت کے وقت دے یعنی طہر کی حالت ہین اور جماع بھی نہ کیا ہو تو وہ ایک شمار ہوتی ہے انکی دلیل یہ حدیث ہے۔ وہ کہتے ہین کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ ایک وقت (خاص) ہین ایک طریق سے طلاق دین۔ پھر انہون نے اس طریق کے خلاف طلاق دی۔ تو اُن کی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ کیا تم یہ نہین جانتے کہ جب ایک شخص کسی دوسرے کو حکم دے کہ میری عورت کو ایک وقت (خاص) ہین اور ایک صورت (خاص) کے ساتھ طلاق دے پھر اُس نے اسکے برخلاف طلاق دی یا اسکو یہ حکم دیا تھا کہ میری عورت کو اس شرط پر طلاق دے لیکن اُس نے اسکو اس شرط کے برخلاف طلاق دی تو ان دونون صورتون مین، طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ طلاق اُس کے حکم کے برخلاف دی گئی ہے اسی طرح اس طلاق کا حکم ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کو حکم دیا ہے۔ سو اگر اسی طرح دین۔ جیسے انکو حکم دیا گیا ہے۔ تو واقع ہوگی۔ اور جب اسکے برخلاف دینگے تو واقع نہ ہوگی وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالُوا الَّذِي أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ مِنْ إِيقَاعِ الطَّلَاقِ فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُمْ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ كَانَتْ حَامِلًا وَأُمِرُوا بِتَفْرِيقِ الثَّلَاثِ إِذَا أَرَادُوا إِيقَاعَهُنَّ وَلَا يُوقِعُونَهُنَّ مَعًا فَإِنْ خَالَفُوا ذَلِكَ فَطَلَّقُوا فِي الْوَقْتِ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُطَلِّقُوا فِيهِ وَأَوْقَعُوا مِنَ الطَّلَاقِ أَكْثَرَ مِمَّا أُمِرُوا بِإِيقَاعِهِ لَزِمَهُمْ مَا أَوْقَعُوا مِنْ ذَلِكَ وَهُمْ آثِمُونَ فِي تَعَدِّيهِمْ مَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا لَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِنَّمَا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ لِلْمَنْعِ كَمَا يَحْسَبُونَ فِي أَمْثَالِهِمْ تِلْكَ عَلَيْهِمْ فَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ
كَمَا أُمِرُوا وَلَزِمَ وَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرُوا بِهِ لَمْ يَلْزَمْ وَالْعِبَادُ فِي طَلَاقِهِمْ إِنَّمَا يَفْعَلُونَهُ لَا لِأَنْفُسِهِمْ
لَا بِرَأْيِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَجْعَلُونَ فِي فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ فَيُرَادُ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ إِصَابَةُ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ الَّذِينَ
يَجْعَلُونَ فِي فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّهُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَمْ يَرَ مَهُمْ مَا فَعَلُوا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ نَهَوْا عَنْهُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ
مِمَّا قَدْ نَهَى اللّٰهُ تَعَالَى الْعِبَادَ عَنْ فِعْلِهَا أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوهَا أَحْكَامًا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الظِّهَارِ وَوَصَفَهُ بِأَنَّهُ
مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُورٌ وَلَمْ يَمْنَعْ مَا كَانَ كَذٰلِكَ أَنْ يُحَرِّمَ بِهِ الْمَرْأَةَ عَلَى ذَوْجِهَا حَتّٰى يَفْعَلَ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ
فَلَمَّا رَأَيْنَا الظِّهَارَ قَوْلًا مُنْكَرًا وَزُورًا وَقَدْ لَزِمَتْ بِهِ حُرْمَةٌ كَانَ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ هُوَ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُورٌ
وَالْحُرْمَةُ بِهِ وَاجِبَةٌ ترجمہ اور اکثر اہل علم اس بارہ میں اُنکے مخالف ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے بندوں کو طلاق کا حکم دیا
ہے وہ تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو جب کہ عورت پاک ہو۔ اس میں جماع بھی نہ کیا ہو۔ یا وہ حاملہ ہو۔ اور انکو حکم ہے کہ تین طلاق متفرق دیں
جبکہ وہ اُنکے وقوع کا ارادہ کریں اور ایک دم تین طلاق نہ دیں۔ لیکن جب وہ اسکے خلاف چلیں۔ اور ایسے وقت تین طلاق دیں کہ اُس
میں دینی نہ چاہئے اور ایک سے زیادہ طلاقیں دیں جنکا انہیں حکم نہیں۔ تو یہ طلاقیں ضرور پڑ جاتیں گی۔ اور وہ خدا کی نافرمانی اور اپنی زیادتی
کی وجہ سے گنہگار ہونگے۔ مگر یہ مسئلہ وکالتوں کی طرح نہیں کیونکہ وکیل لوگ جو کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے موکلوں کے لئے کرتے ہیں اُنکے
افعال موکلوں کے افعال ہوا کرتے ہیں۔ اب اگر وہ اِنکے حکم کے موافق کریں تو وہ بات لازم ہو جائیگی۔ اور اگر اُنکے حکم کے خلاف کرینگے
تو وہ لازم نہ ہوگی۔ اور خدا کے بندے طلاق جو دیتے ہیں۔ وہ اپنے لئے ہوتی ہے نہ کسی غیر کیلئے اور نہ اپنے رب عزوجل کیلئے اور یہ فعل
اُنکا غیر کیلئے نہیں ہوتا کہ اُنکے امر کے موافق اس فعل کا صدور لزوم ہوا ویسے یہ طلاق اسطرح ہے۔ تو جو وہ خود کرینگے۔ تو یہ طلاق لازم ہوگی
اگرچہ اس سے انکو ممانعت کی گئی ہے۔ کیونکہ ہم بہت سے ایسے افعال دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اُنسے منع فرمایا ہے لیکن
اگر بندے وہ کام کرلیں تو وہ لازم ہو جاتے ہیں (اور باطل نہیں ہوتے) دیکھئے اِن احکام میں سے ایک تو ظہار کا مسئلہ ہے (جس میں اپنی
بیوی کو مان کی پشت سے تشبیہ دی جائے اور مثلاً یوں کہدے اَنْتِ عَلَیَّ کَظَهْرِ اُمِّیْ یعنی تو مجھ پر ایسی ہے جس طرح کہ میری مان کی پیٹھ)
کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس سے منع فرمایا اور اسکی نسبت یہ کہا کہ یہ ایک بُری بات اور جھوٹ ہے اور باوجود اسکے، اسبات سے نہیں روکا کہ وہ
بیوی اُسکے خاوند پر حرام ہو جاتی ہے یہانتک کہ وہ اس کا کفارہ دے۔ جسکا خدا نے حکم دیا ہے (یعنی جبتک کفارہ نہ دے اس قول سے
وہ عورت اس پر حرام رہتی ہے) اب جبکہ ہم نے ظہار کو ایک منکر اور جھوٹ بات اور اس سے حرمت کا لازم ہونا دیکھا۔ تو ایسا ہی طلاق
جس سے ممانعت کی گئی ہے بُری بات اور جھوٹ ہوگی لیکن ایسی طلاق دینے سے حرمت ضرور ہوگی۔ وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَمَرَهُ بِمُرَاجَعَتِهَا وَقَوَّتْ
عَنْهُ بِذٰلِكَ الْآثَارُ وَقَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْمُرَاجَعَةِ مَنْ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقَ فِي الْحَيْضِ وَهُوَ وَقْتُ لَا يَحِلُّ إِيقَاعُ الطَّلَاقِ فِيهِ كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْقَعَ
كُلًّا فِي وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَهُ عَلٰى خِلَافِ مَا أُمِرَ بِهِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ
ترجمہ اور بیشک ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ جبکہ حضرت عمر رض نے عبداللہ رض کی حائضہ بیوی کی طلاق کی نسبت پوچھا
تو آپنے انکو رجوع کا حکم دیا۔ اور اسیارہ میں حضور سے بواتر آثار ثابت ہیں۔ جنکو میں نے باب اوّل میں ذکر کیا ہے اور جبتک طلاق واقع نہ
ہو۔ رجوع کا جواز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اب جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں طلاق کو ان پر لازم کر دیا حالانکہ حیض کے وقت

toobaa-elibrary.blogspot.com

طلاق دینا حلال نہیں تھا۔ تو اسی طرح چاہئے۔ کہ جو شخص اپنی عورت کو تین طلاق دایکدم، دیدے۔ تو یہ طلاق واقع ہو جائے۔ اور جو اپنے نفس پر لازم کیا تھا وہ لازم ہو جائے۔ اگرچہ یہ فعل خلاف حکم باری ہے۔ اب اسباب میں بھی قیاس چاہتا ہے **وَفِي حَدِيثِ** ابن عباس رضی اللہ عنہما **مَا لَوْ أَنْفَذْنَاهُ كَانَتْ بَتَّةً قَاطِعَةً وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِي الطَّلَاقِ أَنَاةٌ وَإِنَّهُ مَنْ تَعَجَّلَ أَنَاةَ اللهِ فِي الطَّلَاقِ أَلْزَمْنَاهُ إِيَّاهُ** ترجمہ اور خود ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں وہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ جو حجت قاطعہ ہے یہ اس طرح پر کہ راوی خود کہتا ہے۔ کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا۔ تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! طلاق میں تمہارے لئے آسانی تھی۔ لیکن جو شخص طلاق میں خدا کی آسانی میں جلدی کریگا۔ تو ہم اس پر یہ طلاق لازم کر دینگے **حَدَّثَنَا** بِذَلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ترجمہ ہم کو یہ حدیث ابن ابی عمران نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن ابی اسرائیل نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے۔ **ح** **وَحَدَّثَنَا** عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا أَبَا الصَّهْبَاءِ وَلَا سُؤَالَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَإِنَّمَا ذَكَرَا مِثْلَ جَوَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الَّذِي فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ وَذَكَرَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قِيلَ هَذَا الْحَدِيثُ خَاطَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِذَلِكَ النَّاسَ جَمِيعًا وَفِيهِمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمُ الَّذِينَ قَدْ عَلِمُوا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَمْ يَدْفَعْهُ دَافِعٌ فَكَانَ ذَلِكَ أَكْبَرَ الْحُجَّةِ فِي تَخْرِيجِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا فِعْلًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ كَانَ كَذَلِكَ أَيْضًا إِجْمَاعُهُمْ عَلَى الْقَوْلِ إِجْمَاعًا يَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ وَكَمَا كَانَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى النَّقْلِ بَرِيئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ كَانَ كَذَلِكَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى الرَّأْيِ بَرِيئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے عبد الحمید بن عبد العزیز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن منصور رمادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے وہ طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی طرح جسکو ہمنے اس باب کے شروع میں بیان کیا ہے۔ صرف یہ ہے کہ ان دونوں نے ابا الصہباء اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے سوال کرنیکا ذکر نہیں کیا۔ اور صرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کے جواب کا ذکر کیا ہے۔ جو احادیث میں ہے اور ان دونوں نے اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے کلام کا ذکر کیا ہے۔ جسکا ہم نے احادیث کے شروع میں ذکر کیا ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب لوگوں کو خطاب کیا۔ کہ جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب تھے رضی اللہ عنہم کہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کو دیکھا تھا جس میں کہ طلاق ثلث کے ایک ہونیکا ذکر تھا۔ لیکن کسی منکر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا انکار نہیں کیا۔ اور نہ کسی نے اسکی مخالفت کی۔ پس بہت بڑی دلیل اس امر کی ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہو چکا تھا۔ کیونکہ جب تمام صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا عمل ایسا ہوتا ہے کہ وہ حجت لازمہ ہوتی ہے تو ایسا ہی کسی قول پر ان سب کا اجماع بھی ضرور حجت ہونا چاہئے اور جس طرح کسی روایت پر انکا اجماع وہم وخطا سے بری ہے اسی طرح جس رائے پر وہ متفق ہو جائیں وہ بھی وہم وخطا سے بری ہونی چاہئے **وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ** صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَعَانٍ فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ عَلَى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِي لَمَّا رَأَوْا بِهِ فِي ذَلِكَ تَوْفِيرًا عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ فَكَانَ ذَلِكَ حُجَّةً نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ ذَلِكَ قَدْ رَوَيْنَا الذَّوَاوِينَ وَالْمَنْعَ مِنْ بَيْعِ الْأُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَقَدْ كُنَّ يُبَعْنَ قَبْلَ ذَلِكَ وَالتَّوْقِيتَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ تَوْقِيتٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا كَانَ مَا عَايَنُوا بِهِ مِنْ ذَلِكَ وَقَفَنَا عَلَيْهِ لَا يَجُوزُ لَنَا خِلَافُهُ إِلَى مَا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ تَقَدَّمَ فِعْلُهُمْ لَهُ كَانَ كَذَلِكَ مَا وَقَفُونَا عَلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْمَوْقِعِ مَعًا اَنَّهٗ يَلْزَمُهٗ لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ مِمَّا قَدْ رُوِّيْنَا اَنَّهٗ كَانَ قَبْلَهٗ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ترجمہ اور بالشبہ ہم نے ایسے بہت سے مسائل دیکھے ہین کہ جو رسول اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے زمانہ مین ایک حال پر تھے پھر انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اصحاب رضی اللہ عنہم نے اور طریق پر کر دیا۔ کیونکہ انہون نے ان مین وہ باتین دیکھی تھین جو انکے مابعد کے لوگون پر مخفی تھین پس یہ پہلے امر کیلئے دلیل نسخ ہے ان مین سے رجسٹرون کا مقرر کرنا یعنی رجسٹر بنانے گئے۔ جس مین سپاہیون کے نام و تنخواہین درج ہوتی تھین اور یہ اسلام مین پہلے حضرت عمر رض کی ایجاد ہے، اور امہات الاولاد کے بیع کی ممانعت حالانکہ اس سے پہلے انکو بیچا جایا کرتا تھا اور شراب کی حد مقرر کرنا اسی درہ، حالانکہ پہلے مقرر نہ تھی اب جبکہ صحابہ رض نے اس پر عمل کیا۔ اور ہمین اسکی اطلاع ہوئی۔ اور ہم کو اُس سے پہلے کے عملدرآمد کی وجہ سے اس کے خلاف عمل کرنا جائز نہین۔ تو اسی طرح جب انہون نے ہمکو طلاق ثلثہ کے ایک دم واقع ہونے پر واقف کر دیا۔ تو ہمین اس کے خلاف پر عمل کرنا نہ چاہئے جو کہ ان سے پہلے اسکے خلاف ہوتا تھا ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ كَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ يُفْتِيْ مَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا مَعًا اَنَّ طَلَاقَهٗ قَدْ لَزِمَهٗ وَحَرَّمَهَا عَلَيْهِ ترجمہ پھر یہی ابن عباس رضی اللہ عنہما ہین۔ کہ اس حدیث کے بعد وہ یہ فتوی دیتے ہین کہ جو شخص اپنی عورت کو اکٹھی تین طلاقین دے تو بالشبہ لازم ہو جائینگی اور اسپر وہ عورت حرام ہو جائے گی حَدَّثَنَا ابْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّ عَمِّيْ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَقَالَ اِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَاَثِمَهُ اللّٰهُ وَاَطَاعَ الشَّيْطٰنَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا فَقُلْتُ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحَلِّلُهَا لَهٗ فَقَالَ مَنْ يُخَادِعُ اللّٰهَ يُخَادِعْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے اعمش سے وہ مالک بن الحارث سے اُس نے کہا کہ ایک شخص ابن عباس رض کی خدمت مین آیا۔ اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی عورت کو تین طلاقین (اکٹھی) دی ہین۔ انہون نے فرمایا کہ تیرے باپ نے خدا کی نافرمانی کی۔ پس اللہ تعالی نے اسکو پورا کر دیا (یعنی وہ پوری پڑگئین) اور اُس نے شیطان کی اطاعت کی اس نے اس کے لئے کوئی مخلصی کا رستہ نہ نکالا مین نے اُسے کہا کہ آپ ایسے شخص کے حق مین کیا کہتے ہین کہ وہ اسکو مرد کے لئے حلال کہتا ہے (یعنی اسکے وقوع کا قائل نہین) تب آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالی سے دھوکہ کریگا خدا اُس سے دھوکہ کریگا (یعنی یہ ایک قسم کا دھوکہ ہے کہ تین کو ایک بنا دیا جائے) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهٗ اَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِيْنِيْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ اَسْاَلُ لَهٗ اَبَا هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا لَا نَرٰى اَنْ تَنْكِحَهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ طَلَاقِيْ اِيَّاهَا وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دَخَلْتَ بِهَا اَوْ لَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ مالک نے مجھے خبر دی ابن شہاب سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے وہ محمد بن ایاس بن بکیر رض سے انہون نے کہا کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے دخول سے پہلے تین طلاقین دین۔ پھر اسکی مرضی ہوئی کہ اُس سے نکاح کرلے۔ تب وہ فتوی لینے کے لئے آیا۔ مین اس کیساتھ گیا کہ ابوہریرہ رض اور عبداللہ بن عباس رض سے اسکی بابت پوچھون تب ان دونون نے فرمایا کہ ہم تمہارے اس (دوبارہ) نکاح کو جائز نہین جانتے۔ یہانتک کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے (یعنی پہلے کسی اور شخص سے نکاح کرے پھر وہ طلاق دے پھر عدت گذرنے کے بعد تم سے نکاح کر سکتی ہی) اُس شخص نے کہا کہ مینے اسکو ایک طلاق دی تھی (یعنی مین سے میرا ارادہ ایک کا تھا) ابن عباس رض نے فرمایا کہ تو نے اپنے ہاتھ (اختیار) سے وہ بات کہ تم کو خدا کی مہربانی سے حاصل تھی چھوڑ دی (اب کیا ہو سکتا ہے) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ

وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ فَجَآءَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَمَا تَرَيَانِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مَا لَنَا فِيْهِ مِنْ قَوْلٍ فَاذْهَبْ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَاسْاَلْهُمَا فَاَتَيَانَا فَذَهَبَ فَسَاَلَهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَفْتِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَدْ جَآءَتْكَ مُعْضِلَةٌ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْوَاحِدَةُ تُبَيِّنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے اسکو خبر دی یحییٰ بن سعید نے کہ بکیر بن اشج نے اسکو خبر دی معاویہ بن ابی عیاش انصاری سے کہ وہ عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر رض کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر ان دونوں کے پاس محمد بن ایاس بن بکیر آئے اور کہنے لگے ایک دیہاتی شخص نے اپنی عورت کو قبل از دخول تین طلاقیں دیں آپ اسمیں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ ابن الزبیر رض نے فرمایا کہ یہ مسئلہ ہم کو معلوم نہیں۔ تم عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں جاؤ۔ اور اُن سے پوچھو پھر ہماری پاس آئیو۔ اور ہمیں خبر کرنا۔ تب وہ شخص گیا اور ان دونوں حضرات سے پوچھا ابن عباس رض نے ابوہریرہ رض سے کہا کہ آپ اسمیں فتویٰ دیں۔ کیونکہ یہ ایک مشکل مسئلہ ہے۔ ابوہریرہ نے فرمایا کہ ایک طلاق تو بائن پڑتی ہے (یعنی نکاح صرف ٹوٹتی ہے) اور تین طلاقیں ایسی حرام کردیتی ہیں کہ پھر وہ پہلے خاوند کے پاس نہیں آسکتی) یہانتک کہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے

۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ طَلَاقِ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَّهُوَ مَعَهُمْ فَكُلُّهُمْ قَالَ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی ذئب نے زہری سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے وہ محمد بن ایاس بن بکیر سے کہ ایک شخص نے ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابن عمر رض سے بکر کی تین طلاق کی بابت پوچھا (یعنی قبل از دخول) اور محمد بن ایاس بھی اس شخص کیساتھ تھے۔ تب ان سب نے فرمایا کہ وہ عورت تم پر حرام ہوگئی

۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے زہری سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ اور ابن عباس رض سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں بزرگوں نے اس شخص کے بارہ میں جو باکرہ کو تین طلاقیں (قبل از دخول) دے فتویٰ دیا کہ اسکو وہ عورت حلال نہیں۔ یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے

۶۔ حَدَّثَنَا ابُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ مِائَةً فَقَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ وَسَبْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فِيْ رَقَبَتِهٖ اِنَّهٗ اِتَّخَذَ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عمرو بن مرہ سے وہ سعید بن جبیر رض سے کہ ایک شخص نے ابن عباس رض سے پوچھا کہ کسی شخص نے اپنی عورت کو سو طلاق دی۔ فرمایا کہ تین نے تو اُسکو حرام کردیا اور بتاقی ستانوے اسکی گردن میں رہیں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے ہنسی کی

۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے عبدالاعلیٰ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رض سے اس کے مثل روایت کی

۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ مِائَةً قَالَ عَصَتْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

زَوْجَكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ابن ابی نجیح اور حمید اعرج سے وہ مجاہد سے کہ بیشک ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا۔ کہ جو شخص اپنی عورت کو سو طلاق دی۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔ تو خدا سے نہ ڈرا کہ وہ تیرے لئے کوئی راہ نکالتا۔ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے۔ اسکے لئے وہ کوئی راہ نکال لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو۔ تو ایسے وقت میں دو کہ جس میں عدت ہو سکے یعنی طہر کی حالت میں دیا کرو۔ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا ترجمہ پھر ان کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دیگر اصحابؓ سے بھی وہی مروی ہے۔ جو اس کے موافق ہے

۱۱ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان اور ابو عوانہ نے منصور سے وہ ابو وائل سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص اپنی

۱۲ عورت کو دخول سے پہلے تین طلاق دیدے۔ تو اسکو وہ عورت حلال نہیں۔ یہانتک کہ دوسرے شخص سے نکاح کرے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تَبِينُ مِنْكَ وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ انسے ایسے شخص کی بابت پوچھا گیا کہ جس نے اپنی عورت کو سو طلاق دیں۔ تو فرمایا کہ تین تو اسکو جدا کر دیتی ہیں اور وہ عورت حرام ہو جاتی

۱۳ ہے اور باقی (۹۷) زیادتی ہے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا قَالَ عَطَاءٌ فَقُلْتُ لَهُ طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ انکو امام مالک نے یحیی بن سعید سے خبر دی وہ بکیر بن الاشج سے روایت کرتے ہیں۔ وہ نعمان بن ابی عیاش انصاری سے وہ عطاء بن یسارؓ سے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن عمروؓ کے پاس آیا اور انسے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو دخول سے پیشتر تین طلاقیں دایکدم دیدیں عطا کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس سے کہا کہ باکرہ کی طلاق ایک ہے۔ تب عبداللہ فرمانے لگے۔ کہ تم صرف واعظ ہو ایک طلاق تو اسکو

۱۴ بائن بناتی ہے۔ اور تین طلاقیں حرام کرتی ہیں یہانتک کہ وہ کسی اور سے نکاح کرے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَا ثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ اور یحیی بن ایوب نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن الہاد نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے وہ

۱۵ عطاء بن یسار سے وہ عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے فرمایا۔ کہ ایک تو اسے جدا کر دیتی ہے اور تین حرام کر دیتی ہیں حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الخطاب بامرأتي بواحدة فلا قالوا وجه فلهذا قلنا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے شقیق سے وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اوسکو دیعنی ایسے شخص مذکور کو) حلال نہیں یہانتک کہ وہ دوسرے شخص سے نکاح کرے

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب کوئی ایسا شخص پیش ہوتا کہ جس نے اپنی عورت کو تین طلاق (ایکدم) دی ہوں تو اسکو سزا دیتے

حدثنا يونس قال اخبرنا سفيان عن عاصم بن بهدلة عن شقيق عن عبد الله بن مسعود قال في الرجل يطلق البكر ثلاثا فانها لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره ترجمہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم بن بہدلہ سے شقیق سے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص باکرہ کو تین طلاقیں دے۔ تو اسکے لئے حلال نہیں یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے

حدثنا يونس قال اخبرنا سفيان قال شئ شقيق عن انس بن مالك عن عمر مثله ترجمہ حدیث بیان کی مجھ سے شقیق نے انس بن مالک سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں

قال قائل قد رأينا الصباد امروا ان لا ينكحوا النساء الا على شرائط منها انهم منعوا من نكاح من في عدتهن فكان من تكلم امرأة في عدتها لم يثبت نكاحه عليها وهو في حكم من لم يعقد عليها فكان الناظر على ذلك ان يكون كذلك هو اذا عقد عليها طلاقا في وقت قد نهي عن ايقاع الطلاق فيه ان لا يقع طلاقه ذلك وان يكون في حكم من لم يوقع طلاقا ترجمہ اب اگر کوئی کہے۔ کہ ہم جانتے ہیں کہ بندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ شرائط پر نکاح کیا کریں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں کی عدت میں نکاح منع کر دیا گیا ہے۔ اور جو شخص عدت میں نکاح کریگا۔ تو وہ نکاح ثابت نہ ہوگا۔ اور اُسکے نکاح کا حکم نہ دیا جائیگا اب قیاس چاہتا ہے۔ کہ طلاق کا بھی یہی حکم ہو۔ جبکہ وہ ایسے وقت میں دیا اس طرح) دی جائے کہ اس میں ممانعت ہے۔ وہ طلاق نہ پڑنی چاہئے اور وہ ایسی ہی سمجھی جائے۔ کہ گویا طلاق ہی نہیں پڑی

قيل له في ذلك ان ما ذكرت من عقد النكاح كذلك هو وكذلك العقود كلها التي يدخل العباد بها في اشياء لا يدخلون فيها الا من حيث امروا بالدخول فيها واما الخروج منها فقد يجيئ في غير ما امروا بالخروج به من ذلك انا قد رأينا الصلوات قد امر العباد بدخولها ان لا يدخلوها الا بالتكبير والاسباب التي يدخلون فيها وامروا ان لا يخرجوا منها الا بالتسليم فكان من دخل في الصلوة بغير طهارة وبغير تكبير لم يكن داخلا فيها وكل من تكلم فيها بكلام مكروه او فعل فيها شيئا مما لا يفعل فيها من الاكل والشرب والمشي وما اشبهه خرج به من الصلوة وكان مسيئا فيما فعل من ذلك في صلاته فكذلك الدخول في النكاح لا يكون الا من حيث امر العباد بالدخول فيه والخروج منه قد يكون بما امروا بالخروج به منه وبغير ذلك فهذا كله قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم اجمعين ترجمہ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ نکاح کے انعقاد کیلئے تو اسی طرح ہے (جیسا کہ تم کہتے ہو) علیٰ ہذا تمام عقود و معاملات کا یہی حال ہے۔ کہ لوگ اِنکے اسباب کے باعث ان میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ انمیں اسی طرح داخل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ اُنکو حکم دیا گیا ہے لیکن انسے نکلنے کیلئے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ حکم کے برخلاف عمل جائیں اور وہ جائز ہو (ایسے کئی احکام ہیں) انمیں سے نمازوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کو حکم ہے۔ کہ نماز میں تکبیر (اور وضو وغیرہ) کے بغیر داخل نہ ہوں اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ نماز سے بدون سلام کے نہ نکلیں۔ اب جو شخص نماز میں بلا وضو اور بلا تکبیر داخل ہو۔ تو وہ نماز میں داخل ہی نہیں ہو سکتا (اور وہ نماز اُسکی کالعدم سمجھی جائیگی) لیکن جو شخص کہ نماز سے نکلنے کیوقت) کوئی کلام مکروہ کرے۔ یا ایسا کام کرے۔ کہ جو نماز میں نہیں کیا جاتا مثلاً کھانا پینا وغیرہ جو اسی قسم سے ہو۔ تو وہ اس سے نماز سے نکل جائیگا لیکن نماز میں ایسے کام کرنیسے گنہگار ہوگا (کیونکہ سلام کے لفظ سے نکلنا واجب تھا وہ ترک کیا۔ اگرچہ خروج بصنع المصلے جو فرض تھا۔ ادا کیا جیسا کہ کتب فقہ میں ہے بخلاف بے وضو نماز پڑھنے کے کہ وہ ترک فرض ہو کر نماز ہی نہ ہوگی) اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ جیسے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکم دیا گیا ہے۔ لیکن اس سے ٹل جانا (بوجہ طلاق کے) کبھی تو اچھا ہوتا ہے۔ جیسا کہ حکم دیا گیا ہے (یعنی طلاق مسنون سے) اور کبھی اچھا نہیں ہوتا (یعنی طلاق بدعی سے) ہوتا ہے اور یہ سب امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے۔

بَابُ الْاَقْرَاءِ

لفظ اقراء کی تحقیق کے بیان مین

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِی الْاَقْرَاءِ الَّتِیْ تَجِبُ عَلَی الْمَرْاَۃِ اِذَا طُلِّقَتْ فَقَالَ قَوْمٌ هِیَ الْحَیْضُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هِیَ الْاَطْهَارُ

ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین۔ علماء کا اسمین اختلاف ہو۔ کہ وہ اقراء جو مطلقہ عورت پر واجب ہوتا ہے (اور آیت ثلثۃ قروء سے سمجھا جاتا ہے) اسکا معنے حیض ہے یا طہر، بعض علماء نے تو کہا ہے۔ کہ اس سے مقصود حیض ہے۔ اور دوسرے علماء کہتے ہین کہ اس سے طہر مراد ہے

فَکَانَ مِنْ حُجَّۃِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّهَا الْاَطْهَارُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ حِیْنَ طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِمْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَائِضٌ مُرْهُ اَنْ یُّرَاجِعَهَا ثُمَّ یَتْرُکُهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا اِنْ شَاءَ فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَکَرْنَا ذٰلِکَ بِاِسْنَادِهٖ فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ ترجمہ جو لوگ کہتے ہین اس سے طہر مراد ہے انکی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ جو عمر رض سے آپ نے اس وقت فرمایا تھا جبکہ عبداللہ بن عمر رض نے اپنی حائضہ بیوی کو طلاق دی تھی کہ اسکو کہدو کہ اس سے رجوع کرلے پھر چھوڑ دے۔ حتی کہ وہ پاک ہوجائے۔ پھر چاہے۔ تو اسکو طلاق دیدے۔ پس یہ وہ عدت ہو کہ جسکا اللہ تعالی نے اپنے بندون کو حکم دیا ہے۔ اور ہم نے اسباب سے پہلے باب مین اسکو باسناد بیان کیا ہے۔

قَالُوْا فَلَمَّا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّطَلِّقَهَا فِی الطُّهْرِ وَجَعَلَ الْعِدَّۃَ دُوْنَهَا وَنَهَاهُ اَنْ یُّطَلِّقَهَا فِی الْحَیْضِ وَاَخْرَجَهٗ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ عِدَّۃً ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ الْاَقْرَاءَ هِیَ الْاَطْهَارُ ترجمہ وہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رض کو حکم دیا کہ اوسکو طہر مین طلاق دے۔ اور اسی کو عدت مقرر کیا نہ اسکے سوا کسی اور چیز کو اور ان کو منع کیا کہ حیض مین طلاق دین اور اسکو عدت سے خارج کیا۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ اقراء سے مقصود طہر ہین۔

فَکَانَ مِمَّا یَحْتَجُّ عَلَیْهِمْ لِلْاٰخَرِیْنَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ قَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کَمَا ذَکَرْتُمْ ترجمہ اور دوسرے علماء کی انکے برخلاف دلیل ہے کہ یہ حدیث جو ابن عمر رض سے مروی ہے۔ درست ہے جیسا کہ تم نے ذکر کی ہے

وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مَا هُوَ اَثْبَتُ مِنْ ذٰلِکَ فَرُوِیَ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ عُمَرَ اَنْ یَّاْمُرَهٗ اَنْ یُّرَاجِعَهَا ثُمَّ یُمْهِلَهَا حَتّٰی تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ لِیُطَلِّقْهَا اِنْ شَاءَ وَقَالَ تِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَکَرْنَا ذٰلِکَ اَیْضًا بِاِسْنَادِهٖ فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اِیْقَاعِ الطَّلَاقِ فِی الطُّهْرِ الَّذِیْ بَعْدَ الْحَیْضَۃِ الَّتِیْ طَلَّقَ فِیْهَا حَتّٰی یَکُوْنَ طُهْرٌ وَحَیْضَۃٌ اُخْرٰی بَعْدَهَا ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّهٗ لَوْ کَانَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ الْاَطْهَارَ اِذًا لَجَعَلَ لَهٗ اَنْ یُّطَلِّقَهَا بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَیْضَۃِ وَلَا یَنْتَظِرُ مَا بَعْدَهَا لِاَنَّ ذٰلِکَ طُهْرٌ فَلَمَّا لَمْ یَجْعَلْ لَهٗ الطَّلَاقَ فِیْ ذٰلِکَ الطُّهْرِ حَتّٰی تَکُوْنَ طُهْرًا اٰخَرَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ ذٰلِکَ الطُّهْرِ حَیْضَۃٌ ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ تِلْکَ الْعِدَّۃَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ اِنَّمَا هِیَ وَقْتُ مَا تُطَلَّقُ النِّسَاءُ وَلَیْسَ لِاَنَّهَا عِدَّۃٌ تُطَلَّقُ لَهَا النِّسَاءُ یَجِبُ بِذٰلِکَ اَنْ تَکُوْنَ هِیَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ تَعْتَدُّ بِهَا النِّسَاءُ لِاَنَّ الْعِدَّۃَ مُخْتَلِفَۃٌ ترجمہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ لیکن اُن سے وہ حدیث بھی مروی ہے کہ جو اس سے زیادہ تر ہے اور کامل ہے وہ یہ کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے حضرت عمر رضہ کو حکم دیا۔ کہ وہ اُس سے کہدین کہ اس سے رجوع کرلے۔ پھر اسکو چھوڑ دے۔ حتیٰ کہ پاک ہوجائے۔ پھر اُسکو حیض آئے پھر وہ پاک ہوجائے۔ پھر اگر چاہے تو اُسکو طلاق دیدے اور فرمایا کہ یہ وہ عدت ہے جسکا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ عورتون کو اس عدت سے طلاق دیجائے۔ اور ہم نے احدیث کو بھی اسکی اسناد کے ساتھہ اس باب سے پہلے باب مین ذکر کردیا ہے۔ اور جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اس طہر مین طلاق دینے سے منع فرمایا ہے۔ کہ جو ایسے حیض کے بعد ہے۔ کہ جس مین طلاق دی ہی حتیٰ کہ اُسکے بعد ایک اور طہر اور دوسرا حیض آجائے (یعنی اس طہر کے بعد حیض آئے پھر طہر آئے تو اس طہر مین طلاق دیجائے) تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اس قول کہ یہ وہ عدت ہے جسکا اللہ عزوجل نے بندون کو حکم دیا ہے کہ عورتون کو اس عدت سے طلاق دیجائے۔ اطہار مراد ہوتی تو اب ضرور آپ انکو اجازت دیتے کہ وہ اس حیض کے بعد والے طہر ہی مین طلاق دیدین اور اس کے مابعد کے طہر کا انتظار نہ دلاتے کیونکہ یہ طہر بھی تو طہر ہی ہے لیکن جب اس طہر مین طلاق دینے کو مباح نہ فرمایا۔ یہانتک کہ ایک اور طہر ایسا آئے کہ اس طہر اور اس طہر مین ایک حیض آجائے۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ جس عدت کی بابت اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ عورتون کو طلاق دیجائے اس سے صرف وہ وقت مراد ہے کہ جسمین عورتون کو طلاق دیجائے اور یہ عدت نہین کہ جس سے عورتون کو طلاق دیجاتی ہے اور اسکے موافق وہ ضروری عدت بیٹھین کیونکہ عدت مختلف قسم کی ہوا کرتی ہے مِنْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ایک قسم عدت کا وہ ہے کہ جسکا خاوند مرجائے اسکی عدت چار مہینے دس دن ہین وَمِنْهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلٰثَةُ قُرُوْءٍ ترجمہ ایک عدت مطلقہ کی ہے جو تین قرو رہین وَمِنْهَا عِدَّةُ الْحَامِلِ اَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا فَكَانَتِ الْعِدَّةُ اِسْمًا وَاحِدًا لِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهُ اِسْمُ عِدَّةٍ وَجَبَ اَنْ يَّكُوْنَ قُرُوْءًا فَكَذٰلِكَ لَمَّا لَزِمَ اِسْمُ الْوَقْتِ الَّذِيْ تُطَلَّقُ فِيْهِ النِّسَاءُ اِسْمُ عِدَّةٍ لَمْ يَثْبُتْ لَهٗ بِذٰلِكَ اِسْمُ الْقُرُوْءِ فَهٰذِهٖ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ وَلَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَرَهَّنَ فِيْهَا فَنَحْتَجَّ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ دَعِي الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ فَنَقُوْلُ الْاَقْرَاءُ هِيَ الْحَيْضُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِهٖ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَلٰكِنَّا لَا نَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّي الْحَيْضَ قَرْءًا وَتُسَمِّي الطُّهْرَ قُرْءًا وَتَجْمَعُ الْحَيْضَ وَالطُّهْرَ فَتُسَمِّيْهِمَا قُرْءًا ترجمہ اور ایک عدت حاملہ عورت کی ہے جو وضع حمل ہے۔ پس عدت تو ایک اسم ہے لیکن اسکے معنے مختلف ہین اور یہ ضروری نہین کہ جس پر عدت کا لفظ آجائے اسکا قرو ہونا ہی لازمی ہو۔ علیٰ ہذا جب وقت کے نام پر جس مین کہ عورتون کو طلاق دیجاتی ہے۔ عدت کا نام بولنا ضروری ہوا تو اس سے قرو کا نام ثابت نہین ہوتا اب یہ معارضہ صحیح ہے اور اگر ہم اس سے زیادہ دلائل لانا چاہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کے ذہن سے جو کہ مستحاضہ کے لئے فرمایا تھا بسبب لاتین کہ آپنے اسکو فرمایا تھا کہ اپنے اقراء کے دنون مین نماز چھوڑ دے پھر یہ کہین کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلے آلہ وسلم کی زبان مبارک پر اقراء کے معنے حیض کے آئے ہین تو البتہ یہ وہی بات ہوگی کہ جس سے بعض متقدمین نے استدلال کیا ہے لیکن ہم ایسا نہین کرتے کیونکہ عرب کے لوگ حیض کو قرء کہا کرتے ہین اور طہر کو بھی قرء کہتے ہین اور حیض و طہر دونون کا نام بھی قرء رکھا کرتے ہین حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ حَسَّانَ النَّحْوِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ ترجمہ مجھسے یہ بات محمود بن حسان نحوی نے بیان کی کہا کہ مجھے عبدالملک بن ہشام نے ابوزید سے اُس نے ابوعمرو بن علاء سے بیان کی۔ وَفِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُجَّةٌ اُخْرٰى اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِيْ خَاطَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ دَلِيْلًا اَنَّ الْاَ قُرَاءَ الْاَطْهَارُ اِذْ قَدْ جَعَلَ الْاَقْرَاءَ الْحَيْضَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِي مَا رُوِيَ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَدْ خَاطَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عَلٰى أَنَّ الْقُرْءَ الطُّهْرُ كَانَ بَيْنَ بَعْدُ ۔ فِيْهِ أَيْضًا كَانَ ذٰلِكَ وَسَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ اور اس میں بھی ایک اور دلیل ہے کہ یہ عمر رضہ وہی ہیں جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس قول سے مخاطب کیا تھا کہ یہی وہ عدت ہے جسکا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ عورتوں کو اس کے لئے طلاق دیجائے اور حضرت عمر رضہ کے نزدیک یہ اسکی دلیل نہ تھی کہ اقراء سے مراد اطہار ہیں کیونکہ انہوں نے اقراء کو حیض قرار دیا ہے جیسا کہ مروی ہے پھر جب یہ بات عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہوئی بحالیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو مخاطب کیا تھا (اور پھر) اس پر دلیل نہ ہوئی کہ قرء سے طہر مراد ہے تو آپکے بعد بھی ایسا ہی ہوگا اور ہم عنقریب

۱ وہ روایت ذکر کرتے ہیں جو عمر رضہ سے اس باب میں منقول ہے انشاء اللہ تعالیٰ وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارَ أَيْضًا ترجمہ اور جن لوگوں نے اقراء کو اطہار بنایا ہے انکی دلیل یہ حدیث بھی ہے مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَقَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ عُرْوَةُ قَدْ جَادَلَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أُنَاسٌ وَقَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقُوْنَ مَا الْأَقْرَاءُ إِلَّا الْأَطْهَارُ ترجمہ جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو امام مالک نے اسکو خبر دی ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے کہ وہ حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ کو جبکہ وہ تیسرے حیض میں داخل ہوئی (اپنے گھر کو) لیگئیں (حفصہ برادر زادی عائشہ رضہ کی تھیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ مطلقہ تھیں پہر تین حیض پورا ہونے سے پہلے حضرت عائشہ انکو لیگئی تھیں) ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے عمرہ سے اسکا ذکر کیا اس نے کہا کہ عروہ نے سچ کہا بیشک عائشہ رضہ سے لوگ اس مسئلہ میں جھگڑے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ تب حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو (مگر) تم جانتے بھی ہو کہ اقراء کیا چیز ہے وہ تو اطہار ہیں حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِمَّنْ فُقَهَاءُنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا يُرِيْدُ الَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ مالک نے اس سے حدیث بیان کی کہ ابن شہاب نے کہا میں نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے فقہا

۳ میں سے جسکو پایا وہ یہی کہتا تھا یعنے جو عائشہ رضہ فرماتی ہیں حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا وَلَا يَرِثُهَا وَلَا يَرِثُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اسکو خبر دی نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ انہوں نے

۴ فرمایا جب مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ تیسرے حیض میں داخل ہو جائے تو بلاشبہ وہ اس سے بری ہوگئی اور وہ اس سے بری ہوگیا وہ نہ اسکی وارث ہوتی ہے نہ وہ اسکا وارث ہوتا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْأَزْرَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الْمُطَلِّقُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم ازرق نے کہا ہم کو سفیان نے زہری سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ زید بن ثابتؓ سے کہا کہ جب مطلقہ عورت تیسرے حیض میں شروع ہو جائے تو بلاشبہ وہ اس سے بری ہوگئی اور

۵ وہ اُس سے بری ہوگیا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث

۶ بیان کی ہم سے سفیان نے پہر اس نے اپنی اسناد سے اسکے مثل ذکر کی حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَضٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ ترجمہ حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے کہا کہ زید بن ثابت
نے فیصلہ کیا پہر اُس کے مثل ذکر کیا ابن شہاب کہتے ہین اور خبر دی مجکو اس بات کی عروہ نے عائشہ رضہ سے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِرَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ اَنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي
الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے عبدربہ بن سعید سے وہ نافع سے کہ معاویہؓ نے زید بن ثابتؓ کو لکہا اور یہی مسئلہ پوچھا تو
انہون نے لکہا کہ عورت جب تیسرے حیض مین داخل ہوجائے تو بلاشبہہ مرد سے جدا ہوگئی نافع کہتے ہین کہ ابن عمرؓ یہی فرماتے تہے۔
قَالُوْا فَهٰذَا قَوْلُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مُتَدَلٌّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَ ترجمہ یہ
لوگ کہتے ہین کہ دیکہو یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال ہین کہ جو ہمارے بیان پر دلیل ہین قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا
لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَمَّا اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذَكَرْتُمْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ
مِنْهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ بِمَا ذَكَرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ ترجمہ تو اس کے جواب مین اُسسے کہا جائیگا کہ یہ تو جب ہے کہ اصحاب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم مخالف نہون بلکہ متفق ہون لیکن جب وہ باہم مختلف ہین اور ایک وہ کہتا ہے جو تمہارے
موافق ہے اور دوسرے وہ ہین کہ اسکے مخالف ہین تو پہر تمہارے لئے کچہ حجت و دلالہ نہین فَمِمَّا رُوِيَ خِلَافُ مَا اخْتَجَّ بِهٖ هٰؤُلَاءِ مِنْ
هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمُنْكَرِ مَرْوِيٌّ عَمَّنْ رُوِيَتْ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّلَالَةُ عَلٰى اَنَّ الْاِقْرَاءَ غَيْرُ
الْاَطْهَارِ ترجمہ اب ان آثار کے برخلاف جن اصحابؓ نے بیان کیا ہے اسپر دلیل ہے کہ اقراء اطہار نہین بلکہ حیض ہے، وہ یہ ہین
حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ زَوْجُهَا اَحَقُّ بِهَا مَالَمْ
تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ سعید
بن مسیب سے وہ علی بن ابی طالبؓ سے انہون نے فرمایا کہ جبتک عورت تیسرے حیض کا غسل نہ کرلے اسکا خاوند اس کا زیادہ حقدار ہے
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ
رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَدَخَلَتْ لِلْغُسْلِ اَتَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ
فَلَاثًا فَارْتَفَعَا اِلٰى عُمَرَ فَاَجْمَعَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى اَنَّهٗ اَحَقُّ بِهَا مَالَمْ تَحِلَّ لَهُ الصَّلٰوةُ فَرَدَّهَا عُمَرُ عَلَيْهِ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن سعید نے منصور
سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی پہر اس نے دو حیض گذارے اور جب تیسرا حیض آیا اور وہ غسل خانہ
مین گئی تو اُسکا خاوند آگیا اور کہنے لگا کہ مین نے تم سے رجوع کرلیا (اور یہ) تین دفعہ کہا پہر یہ جھگڑا حضرت عمرؓ کی خدمت مین پہنچا
تب عمر اور عبداللہ رضی اللہ عنہما اس امر پر متفق ہوئے کہ جبتک اسکے لئے نماز حلال نہ ہو تو اس عورت کا خاوند ہی اسکا زیادہ حقدار ہے اور
اس کو حضرت عمرؓ نے اس مرد کو واپس دیدیا۔ مطلب یہ کہ ابہی اس نے غسل نہین کیا تہا اور اسکو نماز پڑہنی جائز نہ ہوئی تہی گویا تیسرا حیض
پورے طور پر ختم نہ ہوا تہا اور تین حیض کی میعاد ختم نہین ہوئی تہی اسلئے اس صورت مین خاوند کا رجوع جائز تہا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ
قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَتَهٗ ثِنْتَيْنِ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ
حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ حَيْضَتَانِ وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ امام مالک نے اسکو نافع سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہین وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرماتے تھے کہ جب غلام اپنی عورت کو دو طلاقین دے تو وہ عورت اُسپر حرام ہوجاتی ہے حتے کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے عورت آزاد ہو یا لونڈی آزاد کی عدت تین حیض ہین اور لونڈی کی عدت دو حیض ہین قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهٗ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلْیُطَلِّقْهَا الْعِدَّةَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ لَمْ یَدُلَّهٗ ذٰلِكَ عَلٰی اَنَّ الْاَقْرَآءَ الْاَطْهَارُ اِذَا كَانَ قَدْ جَعَلَهَا الْحِیَضَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ یہ عبداللہ بن عمر رض وہی ہین کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ قول جو کہ حضور نے عمر رض سے فرمایا تھا کہ یہ وہ عدت ہے جسکا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ عورتون کو اُسکے لئے طلاق دیجاتی ہے انکو اس سے یہ معلوم نہ ہوا کہ اقراء سے مراد اطہار ہین کیونکہ انہون نے اقراء کو حیض ٹھہرایا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَذَكَرَ لَهٗ سُلَیْمٰنُ بْنُ یَسَارٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ یَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ فَرَاَتْ اَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِ حَیْضَتِهَا الثَّالِثَةِ فَلَا رَجْعَةَ لَهٗ عَلَیْهَا قَالَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْمَدِیْنَةِ فَبَلَغَنِیْ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَاَبَا الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانُوْا یَجْعَلُوْنَ لَهٗ عَلَیْهَا الرَّجْعَةَ حَتّٰی تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن راشد نے مکحول سے کہ وہ مدینہ شریف مین تشریف لائے تو اُن سے سلیمان بن یسار نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت رض کہا کرتے تھے جبکہ مرد اپنی عورت کو طلاق دیدے پھر (جب) وہ تیسرے حیض کے خون کا ایک قطرہ بھی دیکھ لے تو اُسکا خاوند اس سے رجوع نہین کرسکتا زید بن ثابت فرماتے ہین کہ پھر مجھسے مدینہ مین لوگون نے یہ مسئلہ پوچھا تب مجھے یہ بات پہونچی کہ عمر بن الخطاب اور معاذ بن جبل اور ابو درداء رضی اللہ عنہم خاوند کے لئے رجعت جائز فرماتے تھے یہانتک کہ عورت تیسرے حیض کا غسل کرلے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَبِیْصَةُ بْنُ اِبِیْ ذُؤَیْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ یَقُوْلُ الطَّلَاقُ اِلَی الرَّجُلِ وَالْعِدَّةُ اِلَی الْمَرْاَةِ اَنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ اَمَةً فَلَاقُ تَطْلِیْقَاتٍ وَالْعِدَّةُ عِدَّةُ الْاَمَةِ حَیْضَتَانِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا وَاِمْرَاَتُهٗ حُرَّةً طَلَّقَ طَلَاقَ الْعَبْدِ تَطْلِیْقَتَیْنِ وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ ثَلَاثَ حِیَضٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی مجکو یونس نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو قبیصہ بن ابی ذویب نے کہ اُسنے زید بن ثابت رض سے سنا فرماتے تھے کہ طلاق مرد کے متعلق ہے اور عدت عورت کے اگر مرد آزاد ہے اور عورت لونڈی ہے تو تین طلاقین ہونگی اور لونڈی کی عدت دو حیض ہونگے اور اگر مرد غلام ہے اور اسکی بیوی آزاد ہے تو اسکی طلاق دو ہین جو غلام کی ہوتی ہین لیکن وہ تین حیض کی عدت پوری کرے گی جو آزاد عورت کے لئے ہین قَالَ فَلَمَّا جَآءَ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ عَنْهُمْ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّحْتَجَّ فِیْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ لِاَنَّهٗ مَتٰی احْتُجَّ مُحْتَجٌّ فِیْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ اِحْتَجَّ مُخَالِفُهٗ عَلَیْهِ بِقَوْلِ مُخَالِفِهٖ فَاِنْ نَفَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ اَنْ یَّكُوْنَ فِیْ حُجَّةً لِاَحَدِ الْفَرِیْقَیْنِ عَلَی الْفَرِیْقِ الْاٰخَرِ ترجمہ اب جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم مین یہ اختلاف پیدا ہوا تو ثابت ہوا کہ ان مین سے کسی کے قول سے حجت نہین لاسکتے کیونکہ اگر کسی نے ان مین سے ایک کے قول سے سند لی تو اسکا مخالف بھی دوسرے صحابی سے دلیل لائیگا اب یہ صحابہ کے اقوال کسی فریق کے لئے دوسرے فریق پر حجت (قاطعہ) نہین ہوسکتے وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ جَعَلَ الْاَقْرَاءَ الْحِیَضَ عَلٰی مُخَالِفِهٖ اَنْ قَالَ فَاِذَا كَانَتِ الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارَ فَاِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ وَهِیَ طَاهِرَةٌ فَحَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَاعَةٍ فَحُسِبَ ذٰلِكَ لَهَا قُرْءٌ مِّنْ ثَلٰثَةِ اَقْرَاءٍ كَانَتْ عِدَّتُهَا قُرْاَیْنِ وَبَعْضَ قُرْءٍ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ ترجمہ اور جن علماء نے اقراء کو حیض ٹھہرایا ہے انکی حجت مخالفین پر یہ ہے کہ جب اقراء کو طہر کہا جاتے اور مرد نے عورت کو طہر مین طلاق دی پھر ایک گھڑی کے بعد اسکو حیض آگیا اور وہ زہر کو کامل نہوا تو لیکن

toobaa-elibrary.blogspot.com

حساب کیا جائیگا تو اسکے بعد تواتر دو طہر اگر اسکی عدت دو طہر اور کچھ طہر (ایک سے کم) ہوگی (یعنی تین طہر کامل نہونگے) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تین قرو غیرہ سے تین (جو کامل ہونے چاہئے) فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ فِي ذَلِكَ أَنْ قَالَ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ فَلَمَّا ذَلِكَ جَعَلْنَا الْأَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلَى قَرْأَيْنِ وَبَعْضِ قَرْءٍ ترجمہ اور جو علماء اقراء کو اطہار کہتے ہیں وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ حج کے مہینے معلوم ہیں حالانکہ یہ دو ماہ اور مہینہ کا کچھ حصہ ہے اسیطرح اقراء کو ہم دو اور کچھ حصہ قرء کا قرار دیتے ہیں فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْأَقْرَاءِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَإِنْ قَالَ فِي ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ فَأَجْمَعُوا أَنَّ ذَلِكَ عَلَى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ثَبَتَ بِذَلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَشْهُرٌ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةَ فَأَمَّا مَا حَصَرَهُ بِالثَّلَاثَةِ فَقَدْ حَصَرَهُ بِعَدَدٍ مَعْلُومٍ فَلَا يَكُونُ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْعَدَدِ كَمَا إِنَّهُ لَمَّا قَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَحَصَرَ ذَلِكَ بِالْعَدَدِ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْعَدَدِ ترجمہ اور اسارہ میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اقراء میں تو تین قرو فرمایا ہے لیکن حج میں تین مہینے نہیں فرمایا اگر وہ تین مہینے فرماتا اور پھر سب کا اجماع دو ماہ اور کچھ دن مہینہ پر ہوتا تو بیشک ہمارے مخالفین کی دلیل درست ہوتی (اور ہمپر حجت ہوتی) لیکن اللہ تعالیٰ نے تو صرف أَشْهُرٌ فرمایا ہے ثلاثۃ نہیں فرمایا لیکن جسکو کہ تین میں بند کردیا ہے (یعنی قرء کو) تو اسکو ایک عدد معلوم کے ساتھ بند کردیا ہے اب وہ اس عدد سے کم نہ ہوگا جیسا کہ اس نے فرمایا ہے وَاللَّائِي يَئِسْنَ الخ اور وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہوچکی ہیں اگر تمہیں شک ہوجائے تو انکی عدت تین مہینہ ہے اور اُن عورتوں کی بھی (تین ماہ ہے) جنکو حیض آتا ہی نہیں۔ اب اس عدت کو (تین) عدد میں بند کردیا ہے تو اس عدد سے کم نہ ہوگی اسیطرح جب اقراء کو (تین) عدد میں حصر کردیا اور فرمایا ثلثۃ قروء تو تین سے کم مراد نہ ہوگا وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ أَيْضًا أَنَّ قَالَ لَمَّا كَانَتِ الْهَاءُ تُثْبَتُ فِي عَدَدِ الْمُذَكَّرِ فَيُقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتُنْتَفَى عَنْ عَدَدِ الْمُؤَنَّثِ فَيُقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ فَأَثْبَتَ الْهَاءَ ثَبَتَ أَنَّهُ أَرَادَ بِذَلِكَ مُذَكَّرًا وَهُوَ الطُّهْرُ لَا الْحَيْضُ ترجمہ اور جو علماء کہ اقراء سے طہر مراد لیتے ہیں انکی یہ بھی دلیل ہے کہ مذکر عدد میں تا آیا کرتی ہے مثلاً کہتے ہیں ثلثۃ رجال اور مونث میں تا نہیں آتی مثلاً کہتے ہیں ثَلَاثُ نِسْوَةٍ اور اللہ تعالیٰ نے ثلثۃ قروء فرمایا ہے اور تا کو ثابت رکھا ہے جس سے ثابت ہوا کہ اسکا ارادہ مذکر ہے اور وہ طہر ہے نہ حیض فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ اسْمَانِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِنْ جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ أُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ أُسْقِطَتِ الْهَاءُ مِنْ ذَلِكَ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ثَوْبٌ وَهَذِهِ مِلْحَفَةٌ فَإِنْ جُمِعَتْ بِالثَّوْبِ قُلْتَ ثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ وَإِنْ جُمِعَتْ بِالْمِلْحَفَةِ قُلْتَ ثَلَاثُ مَلَاحِفَ وَكَذَلِكَ هَذِهِ دَارٌ وَهَذَا مَنْزِلٌ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَكَانَ الشَّيْءُ قَدْ يَكُونُ وَاحِدًا يُسَمَّى بِاسْمَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِذَا جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ فُعِلَ فِيهِ كَمَا يُفْعَلُ فِي جَمْعِ الْمُذَكَّرِ فَأُثْبِتَتِ الْهَاءُ وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ فُعِلَ فِيهِ كَمَا يُفْعَلُ فِي جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ فَأُسْقِطَتِ الْهَاءُ فَكَذَلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرْءُ هُمَا اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَإِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ سُقِطَتِ الْهَاءُ فَقِيلَ ثَلَاثُ حِيَضٍ وَإِنْ جُمِعَ بِالْقُرْءِ أُثْبِتَتِ الْهَاءُ فَقِيلَ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ وَذَلِكَ كُلُّهُ اسْمَانِ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ فَانْتَفَى بِذَلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الْمُخَالِفُ لَنَا ترجمہ اب اوپر سے انکی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جب کسی شے کے دو نام ہوں ایک مذکر ہو اور دوسرا مونث پھر اگر جمع مذکر بولینگے تو تا کو لائینگے اور اگر جمع مونث بولینگے تو تا کو گرادینگے ایسی مثالوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم یوں کہو هَذَا ثَوْبٌ وَهَذِهِ مِلْحَفَةٌ یہ کپڑا ہے یہ چادر ہے پھر اگر کپڑے کی جمع ہوگی تو یوں کہینگے ثلثۃ اثواب اور اگر ملحفہ کی جمع ہوگی تو ثَلَاثُ مَلَاحِفَ کہینگے علیٰ ہذا ھذہ دار وھذا منزل یہ گھر ہے اور یہ منزل ہے ایک ہی مکان کو بول دیتے ہیں اب ایک ہی شے ہے جسکے دو مختلف نام

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں ایک مذکر اور دوسرا مونث جب اسکو جمع مذکر لائیں گے تو اس میں وہی قاعدہ استعمال کرینگے جو جمع مذکر کے لئے ہوتا ہے کہ تا کو استعمال کرتے ہیں اور اگر جمع مونث بولینگے تو اسمیں جمع مونث کا قاعدہ استعمال کرینگے اور تا کو گرا دینگے جیسے ہذا حیضہ اور قرء و ایام ہیں جنکے معنی ایک ہی ہیں یعنے حیضہ کے ہیں پھر اگر حیضہ کی جمع لائینگے تو تا کو گرا دینگے اور کہا جائیگا ثلاث حیض اور اگر قرء کی جمع لائینگے تو تا کو ثابت رکھینگے اور کہا جائیگا ثلاثۃ قروء اور یہ ایک شے کے دو نام ہیں اب اس تقریر سے وہ دلیل رد ہوگئی جو ہمارے مخالف نے بیان کی تھی وَاَمَّا وَجْهُ الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ ..... بِهٖ جُعِلَ عَلَيْهَا فِي الْعِدَّةِ نِصْفُ مَا جُعِلَ عَلَى الْحُرَّةِ فَكَانَتِ الْاَمَةُ اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ كَانَ عَلَيْهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ اِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَذٰلِكَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ فَاِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ جُعِلَ عَلَيْهَا بِاِزَاءِ قِيْمِ حِيْضَتَانِ وَاُرِيْدَ بِذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ وَلِهٰذَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدَرْتُ اَنْ اَجْعَلَهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا فَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَ مَا عَلٰى هٰذِهِ الْاَمَةِ هُوَ الْحَيْضُ لَا الْاَطْهَارُ وَذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ ثَبَتَ اَنَّ مَا عَلَى الْحُرَّةِ اَيْضًا هُوَ مِنْ جِنْسِ مَا عَلَى الْاَمَةِ وَهُوَ الْحَيْضُ لَا الْاَطْهَارُ ترجمہ لیکن قیاس کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کی عدت حرہ سے نصف قرار دی گئی ہے لونڈی کو اگر حیض نہ آتا ہو تو آزاد عورت کی نسبت جسکو حیض نہیں آتا اسکی نصف عدت ہے یعنی ڈیڑھ ماہ اور جب لونڈی کو حیض آتا ہے تو بالاتفاق اسکی عدت دو ماہ ہے اور اس سے مقصود بھی حرہ کا نصف ہے اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضہ کے جلسہ میں فرمایا تھا کہ اگر میں اسپر قادر ہوتا تو لونڈی کی عدت ڈیڑھ حیض بنا دیتا پھر جب لونڈی پر عدت حیض ہوئی نہ طہر اور یہ حرہ کا نصف ہے تو ثابت ہوا کہ جو عدت حرہ پر ہے وہ بھی اسی جنس کی ہونی چاہئے جو کہ لونڈی کی ہے اور وہ حیض ہے نہ طہر۔ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا فِي الْقُرْءِ اِلَى اَنَّهَا الْحَيْضُ وَاَنْتَفٰى قَوْلُ مُخَالِفِيْهِمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ترجمہ اب اس سے ان علماء کا قول ثابت ہوا جو یہ کہتے ہیں کہ قرء سے مقصود حیض ہے اور مخالفین کی حجت جاتی رہی اور یہی امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِدَّةِ الْاَمَةِ ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی عدت کے بارہ میں وہ حدیث روایت کیگئی ہے مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ وَتُطَلَّقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ ترجمہ جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج سے وہ مظاہر بن اسلم سے وہ قاسم سے وہ عائشہ رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لونڈی دو حیض کی عدت بیٹھے اور اسکی طلاقیں بھی دو ہیں فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ترجمہ اب یہ بھی اسکی دلیل ہے جو ہمنے بیان کی وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فَضَّلُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْحَدَّادِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شَبِيْبٍ الْمُسْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے فضلت بن منصور حدادی نے عمر بن شبیب مسلی سے وہ عبداللہ بن عیسے سے وہ عطیہ سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل پس یہ بھی اوپر دلیل ہے جو ہمنے بیان کیا ہے اور اللہ توفیق دینے والا ہے

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا بَائِنًا مَاذَا لَهَا عَلٰى زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا

جو عورت کہ طلاق بائن سے مطلقہ ہوا سکے لئے خاوند پر اسکی عدت میں کیا حق ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ وَحُصَيْنٌ وَاِسْمٰعِيْلُ ۱
بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَدَاوٗدُ وَيَسَارٌ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيَ الْبَتَّةَ فَخَاصَمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ
يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَقَالَ مُجَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ يَا ابْنَةَ
قَيْسٍ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى عَلٰى مَنْ كَانَ لَهٗ الرَّجْعَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن انصاری نے کہا حدیث بیان

کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ اور حصین و اسمعیل بن ابی خالد
اور داود و یسار۔ مجالد نے شعبی سے کہا کہ میں مدینہ میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور اُنسے وہ فیصلہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اُنکے بارہ میں کیا تھا پوچھا تو کہا کہ مجکو میرے خاوند نے طلاق بتہ دی جس سے کہ پورے طور پر میں جدا ہو گئی) دی پھر میں نے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے مکان و نفقہ کے لئے مقدمہ دائر کیا مگر حضور نے میرے لئے مکان اور نفقہ مقرر نہ فرمایا اور حکم دیا
کہ ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گذارے اور مجالد نے اپنی حدیث میں یہ کہا ہے (کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے دختر
قیس نفقہ اور مکان اس شخص پر ہوتا ہے کہ جسکو رجعت کا اختیار باقی رہے (یعنی طلاق رجعی ہو) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ نَبِّئْتُ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ
حَفْصِ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ فَاسْتَقَلَّتْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ نَحْوَ الْيَمَنِ فَانْطَلَقَ فَاطِمَةُ ۲
قَلِيْلًا فَاَرْسَلَ لَهَا نَفَقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ
اَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْتَقِلِيْ اِلٰى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے وہ یحییٰ سے کہا کہ مجھ
بیان کی مجھسے ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے فاطمہ بنت قیس نے کہ ابوعمرو بن حفص مخزومی نے مجکو تین طلاقیں دیں اور نفقہ
کا حکم دیدیا لیکن میں نے اسکو تھوڑا سمجھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو یمن کی طرف بھیجا ہوا تھا پھر خالد بن الولید بنی مخزوم کے چند
آدمیوں کے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور حضرت میمونہ رضہ کے گھر میں تشریف رکھتے تھے خالد رضہ نے
عرض کیا یارسول اللہ ابوعمرو بن حفص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دی ہیں اب کیا اُسکے لئے نفقہ ہے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اسکے لئے نہ نفقہ ہے نہ مکان اور مجکو کہلا بھیجا کہ وہ ام شریک کی طرف چلی جائے پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے پاس مہاجرین اولین آتے
جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے مکان میں چلی جاؤ کیونکہ تم اوڑھنی اتاروگی تو وہ تمہیں نہ دیکھے گا حَدَّثَنَا رَوْحٌ ثَنَا زَهْدَمٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ۳
ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ریح موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے پس اپنی اسناد سے اسکی مثل بیان کی حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلَى شُعَيْبِ
بْنِ اللَّيْثِ اَخْبَرَكَ اَبُوْكَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ زَوْجَهَا ۴
الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا وَاَنَّهٗ اَبٰى اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ اِنْتَقِلِيْ اِلٰى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُوْنِيْ عِنْدَهٗ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا کہ شعیب بن لیث کے سامنے یہ حدیث پڑھی گئی کہ خبر دی تجکو تیرے باپ نے عمران بن ابی انس سے وہ ابوسلمہ
سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے پوچھا تو اُس نے مجھے خبر دی کہ اُس کے خاوند مخزومی نے اسکو طلاق دی اور نفقہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دینے کا انکار کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی اور آپ کو یہ خبر دی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
کہ تمہارے لئے نہ نفقہ ہے نہ مکان تم ابن ام مکتوم کی طرف چلی جاؤ اور اسکے پاس رہو کیونکہ وہ نابینا شخص ہے تو اپنے کپڑے اسکے
۵ پاس رکھنا۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح
بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے پس اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی حَدَّثَنَا
۶ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي
عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ عَنْ طَلَاقِ جَدِّهِ أَبِي عَمْرٍو فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ وَوَكَّلَ عَيَّاشَ
بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عَيَّاشٌ بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَسَخِطَتْهَا فَقَالَ لَهَا عَيَّاشٌ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا مَسْكَنٍ فَهَذَا رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيهِ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا قَالَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ وَلَكِنْ مَتَاعٌ
بِالْمَعْرُوفِ اخْرُجِي عَنْهُمْ فَقَالَتْ أَخْرُجُ إِلَى بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَهَا بَيْتُ طَائِرٍ تَقْعُدِي إِلَى ابْنِ
عَبْدِ اللهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَهُوَ أَوْلَى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن
بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے ابو الزبیر مکی سے کہ اُس نے عبد الحمید بن عبد اللہ بن ابی عمرو بن حفص سے اُسکے دادے ابی عمرو
کے طلاق دینے سے جو انہون نے فاطمہ بنت قیس کو دی تھی پوچھا تب اسکو عبد الحمید نے کہا کہ دادا صاحب نے اسکو طلاق بتہ دی تھی
پھر یمن کی طرف چلے گئے تھے اور عیاش بن ابی ربیعہ کو وکیل بنا گئے تھے پھر عیاش نے اسکی طرف کچھ نفقہ بھیجا تھا جس سے وہ ناراض ہوگئی
تھین عیاش نے اُنسے کہا کہ ہمپر تمہارا کوئی نفقہ نہین اور نہ کوئی مکان ہے لیکن کپڑے ہین جو معمول ہین تو ان مین سے نکل جا اُس نے
کہا کیا مین ام شریک کے گھر چلی جاؤن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے گھر مین لوگ آتے جاتے ہین تم عبد اللہ بن ام مکتوم نابینا
کے مکان مین جا رہو تو بہتر ہے حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ نَفْسِهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَرْفٌ بِحَرْفٍ
۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے عبد اللہ
بن یزید سے جو کہ مولی اسود بن سفیان کے ہین اُس نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُس نے فاطمہ بنت قیس سے اپنی مثل حدیث لیث کی
ابو الزبیر سے حرف بحرف بیان کی حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ
سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ
۸ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب
نے یہ کہ مالک نے خبر دی اسکو عبد اللہ بن یزید اسود کے مولی سے جو کہ اسود بن سفیان کا مولی ہے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے
وہ فاطمہ بنت قیس سے کہ ابو عمرو بن حفص نے اسکو طلاق بتہ دی اور وہ موجود نہ تھے (یعنے یمن کو چلے گئے تھے) پھر اُنکے وکیل نے
اسکی طرف جو بھیجے تو وہ غصہ ہوگئین تب وکیل نے کہا کہ واللہ ہمپر تمہارا کوئی حق نہین۔ پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین حاضر ہوئی اور آپ سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا تمہارے لئے نفقہ نہین تم ام شریک کے گھر مین عدت گذارو حَدَّثَنَا
نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي ابْنُ
۹ سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوسلمہ نے کہ فاطمہ بنت قیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی اور برابر اسکی طرح ذکر کی **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَدَّثَنِي بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ مِنْ خُرُوجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی مجھسے یحیٰی بن عبداللہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی تب لوگوں نے اسپر انکار کیا کہ اپنے حلال ہونیسے پہلے نکلنے کی حدیث بیان کرتی ہے **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَهْلِهِ بِتَحَيُّضِ النَّفَقَةِ فَقَالُوا لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ فَانْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا أَخِي فَتَمَّامِنَ الْمُهَاجِرِينَ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی کثیر نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے وہ ابوسلمہ سے وہ فاطمہ بنت قیس سے کہ وہ بنی مخزوم میں سے ایک شخص کی بیوی تھی پھر اس نے اسکو طلاق بتہ دی اس نے اسکے گھر والوں سے نفقہ کے لئے کسی کو بھیجا انہوں نے کہا کہ ہمپر تمہارا کوئی نفقہ (واجب) نہیں تب یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے (بھی) فرمایا کہ تمہارے لئے ان پر نفقہ (واجب) نہیں تمکو عدت گذارنی چاہئے سو ام شریک کے پاس چلی جا پھر فرمایا کہ ام شریک کے پاس تو اسکے بھائی مہاجرین آتے جاتے ہیں تم ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔ **حَدَّثَنَا** رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ عِنْدَهُ وَلَا سُكْنَى وَكَانَ يَأْتِيهَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن اور سلیمن بن شعیب نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمن سے وہ ابی سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے وہ فاطمہ بنت قیس سے کہ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا جبکہ اس کے خاوند نے اسکو طلاق دی تھی تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ اسپر تیرے لئے نہ نفقہ ہے نہ مکان اور اسکے پاس آپ کے صحابہ آتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ تم ابن ام مکتوم کے پاس عدت گذارو کیونکہ وہ نابینا شخص ہے **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَاسْتَقَلَّتْهُ وَانْطَلَقَتْ إِلَى أَحَدِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطُولُ بِهِ قَالَ صَدَقَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ يَكْثُرُ عَلَيْهَا وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى قَالَتْ فَتَمَلَّتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا خبر دی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم کو ابن جریج نے کہا خبر دی مجکو عطا نے کہا خبر دی مجکو عبد الرحمن بن عاصم نے ثابت سے کہ فاطمہ بنت قیس نے اسکو خبر دی اور وہ بنی مخزوم مین سے ایک شخص کے پاس تہی یعنی اسکی بیوی تہی) کہ مجکو میرے خاوند نے طلاق دی اور ایک جنگ مین چلا گیا اور اپنے ایک وکیل کو حکم دے گیا کہ اس کے پاس کچھ نفقہ بہیجدے مین نے وہ کم سمجہا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی کے پاس گئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم گہر مین تشریف لاتے اور مین بیوی کے پاس تہی انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ فاطمہ بنت قیس ہے جسکو فلان شخص نے طلاق دیدی ہے اور اسکو اُس نے نفقہ بہیجا تہا اُس نے واپس کر دیا اور اُس نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ ایک قسم کا احسان ہے (واجب نہین) آپنے فرمایا اُس نے سچ کہا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے فرمایا کہ تو ام شریک کے گہر چلی جا پہر فرمایا کہ ام شریک کے گہر مین اکثر لوگ آتے جاتے ہین تم عبد اللہ بن ام مکتوم کے گہر چلی جاؤ کیونکہ وہ نابینا شخص ہے پہر مین عبد اللہ کے گہر چلی گئی اور وہین عدت پوری کی حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا وہب قال ثنا سعید عن ابی بکر بن ابی الجہم قال دخلت انا وابو سلمۃ علی فاطمۃ بنت قیس فحدثت ان زوجہا طلقہا طلاقا بائنا وامرہا حفص بن عمرو ان یرسل الیہا بنفقتہا خمسۃ اصواع فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان زوجی طلقنی ولم یجعل لی السکنی ولا النفقۃ فقال صدق فاعتدی فی بیت ابن ام مکتوم فانہ رجل ینفشی فاعتدی فی بیت ام فلان ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے ابی بکر بن ابی الجہم سے کہا کہ مین اور ابو سلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اُس نے بیان کیا کہ میرے خاوند نے مجہے طلاق بائن دی اور ابو حفص بن عمرو کو حکم دیا کہ میرے پاس پانچ وسق وفی وسق ۶۰ صاع اناج (جو) بہیجدے مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور مینے عرض کیا کہ میرے خاوند نے مجہے طلاق دی ہے لیکن مجہے مکان اور نفقہ نہین دیا آپنے فرمایا کہ اُس نے سچ کہا تم ابن ام مکتوم کے گہر مین رہو پہر فرمایا کہ وہ ایسا شخص ہے کہ اسکے پاس لوگ آتے رہتے ہین تم ام فلان (شریک) کے گہر مین عدت گذارو حدثنا فہد قال ثنی محمد بن سعید قال انا شریک عن ابی بکر بن صخیرۃ قال دخلت انا وابو سلمۃ علی فاطمۃ بنت قیس وکان زوجہا قد طلقہا ثلاثا فقالت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجعل لی السکنی ولا نفقۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی مجہسے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابو بکر بن صخیرہ سے اس نے کہا کہ مین اور ابو سعید فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے بحالیکہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاقین دیدی تہین اس نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی لیکن آپنے میرے لئے مکان اور نفقہ نہ مقرر فرمایا حدثنا فہد قال کتبنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن فاطمۃ بنت قیس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہم کو شعیب نے زہری سے کہا خبر دی مجہہ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے فاطمہ بنت قیس سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتی ہین

تحقیق مسئلہ

قال ابو جعفر فذہب قوم الی ہذہ الآثار فقلدوہا وقالوا لا تجب النفقۃ ولا السکنی الا لمن کانت علیہ الرجعۃ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ بعض علماء ان آثار پر عمل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ نفقہ اور مکان صرف اس عورت کے لئے ہے کہ جسپر اسکا خاوند رجوع کر سکے وخالفہم فی ذلک آخرون فقالوا کل مطلقۃ فلہا فی عدتہا السکنی الا لمن کانت حتی تنقضی عدتہا وسواء

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ فَأَمَّا النَّفَقَةُ فَإِنَّمَا تَجِبُ لَهَا أَيْضًا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ غَيْرَ بَائِنٍ وَاخْتَلَفُوا إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا فَهُمْ مُخْتَلِفُونَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَهَا النَّفَقَةُ أَيْضًا مَعَ السُّكْنَى حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ وَمِمَّنْ قَالَ ذَلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَفَقَةَ لَهَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا ترجمہ اور دوسرے علماء انکے اسمین مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ ہر مطلقہ کے لئے اسکی عدت مین (خاوند کے ذمہ) مکان ہے اگر جو عورت کہ خود اپنا مکان رکھتی ہو (اسکے لئے نہین) خواہ طلاق بائن ہو یا غیر بائن لیکن نفقہ بھی واجب ہوتا ہے اگر طلاق غیر بائن (رجعی) ہو لیکن جب طلاق بائن ہو تو اس مین علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ مکان کے ساتھ اسکو نفقہ بھی واجب ہے حاملہ ہو یا غیر حاملہ اور ان قائلین مین سے امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہین اور بعض علماء کہتے ہین (یعنی امام شافعی وغیرہ) کہ اسکے لئے نفقہ نہین مگر اس صورت مین کہ حاملہ ہو وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ فِي الْمَجْدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَذَكَرُوا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا فَقَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ فَرَمَاهُ الْأَسْوَدُ بِحَصَاةٍ قَالَ وَيْلَكَ أَتُحَدِّثُ بِمِثْلِ هَذَا قَدْ رُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَسْنَا بِتَارِكِي كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَذَبَتْ قَالَ اللهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ الْآيَةَ ترجمہ اور حدیث فاطمہ بنت قیس کے جواب مین اس حدیث سے دلیل لاتے ہین ہمارے ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد محمد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد محمد بن عبداللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمار بن رزیق نے ابو اسحاق سے کہا کہ مین اسود بن یزید کے پاس بڑی مسجد مین تھا اور ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے لوگون نے مطلقہ ثلثہ کا ذکر کیا شعبی نے فرمایا کہ مجھ سے فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لئے نفقہ اور مکان نہین راوی کہتا ہے کہ پھر اسود نے انکو کنکر مارا اور کہا تم پر افسوس تم ایسی حدیث بیان کرتے ہو کہ جسکا جھگڑا حضرت عمر بن الخطاب رض کے سامنے پیش ہوا تو انہون نے فرمایا کہ ہم اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ایسی عورت کے کہنے سے نہین چھوڑ سکتے جسکا حال ہمکو معلوم نہین شاید وہ جھوٹ بولتی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم انکو اپنے گھرون سے نہ نکالو اور نہ وہ نکلین الآیۃ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَدْ سَمِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے سلمہ سے وہ شعبی سے وہ فاطمہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جب اسکے خاوند نے اسکو طلاق دی تو آپ نے اسکے لئے مکان اور نفقہ نہ مقرر فرمایا پھر مینے اسکا ذکر ابراہیم (نخعی) سے کیا انہون نے فرمایا کہ بلاشبہہ یہ مسئلہ عمر بن الخطاب کی خدمت مین پیش ہوا تھا تو آپنے فرمایا تھا کہ ہم اپنے رب عزوجل کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ایک عورت کے کہنے سے چھوڑ نہین سکتے اسکے لئے مکان اور نفقہ ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ أَنَا أَبِي قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا خبر دی ہم کو میرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے کہا جبردی ہمکو اعمش نے ابراہیم سے وہ عمر اور عبداللہ سے کہ یہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ مطلقہ ثلث کے لئے مکان اور نفقہ ہے اور شعبی فاطمہ بنت قیس سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی تھی کہ حضور نے اسکے لئے نفقہ اور مکان مقرر نہیں کیا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنَى قَالَ فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ الْمُخَعِّيَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأُخْبِرَ بِذَلِكَ لَسْنَا بِتَارِكِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَعَلَّهَا أَوْ هَمَتْ سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور سلیمان بن شعیب نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حماد سے وہ شعبی سے وہ فاطمہ بنت قیس سے کہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاق دین پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے نہ نفقہ ہے نہ مکان حماد کہتے ہین کہ پھر مین نے اسکی خبر شعبی کو دی انہون نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب نے فرمایا ہمالیکہ انکو اسکی خبر دی گئی کہ ہم ایک عورت کے کہنے سے کتاب اللہ کی آیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو نہین چھوڑ سکتے شائد اسکو وہم ہو گیا ہو یا اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مطلقہ کے لئے مکان اور نفقہ ہے حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ ثَنِي الْخَصِيبُ قَالَ ثَنِي أَبُو هَانِئَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے نصر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو ہانئہ نے اعمش سے وہ عمارہ بن عمیر سے وہ اسود سے کہ عمر بن الخطاب و عبداللہ بن مسعود نے تین طلاق دی ہوئی عورت کے بارے مین فرمایا کہ اسکے لئے مکان اور خرچ ہے قَالُوا أَفَنَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ فَلَا نَدْرِي حَفِظَتْ حَدِيثَهَا أَوْ نَسِيَتْ فَلَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ترجمہ یہ علما کہتے ہین کہ دیکھو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین کہ جنہون نے فاطمہ کی اس حدیث کا انکار کیا ہے اور اسکو قبول نہین کیا اور بلاشبہہ اسامہ بن زید نے بھی اس حدیث کا انکار کیا ہے حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لِمَنْ كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ فَإِذَا كَانَتْ لَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا فَلَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنَى قَالَ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ كَانَ أُسَامَةُ إِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا رَمَاهَا بِمَا كَانَ فِي يَدِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے وہ عبدالرحمن بن ہرمز سے وہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے کہا کہ فاطمہ بنت قیس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کرتی تھی کہ مجھ سے حضور نے فرمایا کہ تم ابن ام مکتوم کے گھر مین عدت بیٹھو اور محمد بن اسامہ بن زید فرماتے تھے کہ اسامہ کا یہ حال تھا کہ جب فاطمہ اس امر کا کچھ ذکر کرتین تو جو کچھ انکے ہاتھ مین ہوتا وہ اسے دے مارتے (غصہ کی وجہ سے) قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ أَنْكَرَ مِنْ ذَلِكَ أَيْضًا مَا أَنْكَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ترجمہ ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ دیکھو یہ حضرت اسامہ بن زید رضی ہین کہ جس امر کا حضرت عمر رضی نے انکار کرتے تھے وہ بھی انکار کرتے ہین وَقَدْ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ أَيْضًا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ترجمہ اور بلاشبہہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسکا انکار کیا ہے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَكَمِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ أَنِ اتَّقِ اللهَ وَارْدُدِ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَمَا بَلَغَكِ حَدِيثُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَتْرُكُ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ فَحَسْبُكِ مَا كَانَ بَيْنَ هَذَا وَبَيْنَ الشَّرِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے انس بن عیاض نے یحیی بن سعید سے کہا کہ میں نے قاسم بن محمد اور سلیمن بن یسار سے سنا یہ دونون بیان کرتے تھے کہ یحیی بن سعید بن عاص نے عبد الرحمن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دی عبد الرحمن بن حکم اسکو اپنے گھر لیگیا پھر حضرت عائشہ رضی نے مروان کی طرف (جو کہ برادر عبد الرحمن تھا) کسیکو بھیجا حالانکہ وہ مدینہ کا حاکم تھا کہ خدا سے ڈر اور عورت کو اسکے گھر کی طرف (یعنے خاوند کے گھر) بھیجدے پھر حدیث سلیمان کی روایت میں مروان نے یہ کہا کہ عبد الرحمن نے غالب آیا ہے (یعنی میرا کہنا نہیں مانتا) اور حدیث قاسم میں یہ ہے کہ کیا آپکو فاطمہ بنت قیس کی حدیث نہیں ملی تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تو فاطمہ بنت قیس کی حدیث کا ذکر نہ کرے تو کچھ ضرر نہیں (یعنے اسپر عمل نہ کرنے سے ضرر نہیں) مروان نے اُسپر کہا کہ اگر آپکو شر معلوم ہوتا ہے تو آپ جانے دین آپکو ان دونون کے مابین شر کا ہونا کافی ہے ہوی آپکو اسنے کیا مطلب شر ہوگا توان دونون کا) حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اُسکو خبر دی یحیی بن سعید سے پھر اُس نے انہی اسناد سے اس کو مثل روایت کی حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ خَيْرٍ فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا الْحَدِيثَ يَعْنِي قَوْلَهَا لَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنَى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے باپ سے اس کہا کہ عائشہ رضی نے فرمایا فاطمہ کے لئے یہ اچھا نہیں کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ اُسکے لئے نفقہ اور مکان نہیں ملتا فَهَذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمْ تَرَ الْعَمَلَ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ أَيْضًا ترجمہ اب دیکھئے یہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہین کہ وہ بھی فاطمہ کی حدیث پر عمل جائز نہیں سمجھتین وَقَدْ صَرَفَ ذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ إِلَى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِي صَارَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى ترجمہ اور بلاشبہ سعید بن المسیب نے پہلے قول کے قائلین کے برخلاف معنے بیان کئے ہین حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ الضَّرِيرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَيْنَ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ تِلْكَ الْمَرْأَةُ أَفْتَنَتِ النَّاسَ وَاسْتَطَالَتْ عَلَى أَحْمَائِهَا فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا مَكْفُوفَ الْبَصَرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ نابینا نے عمرو بن میمون سے وہ اپنے باپ سے اُس نے کہا کہ میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا کہ مطلقہ ثلثہ عدت کہان گزارے انہون نے فرمایا کہ اپنے گھر میں پہر میں نے اُنسے کہا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حکم نہ دیا تھا کہ ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت بیٹھے انہون نے کہا کہ ایسی عورت تھی کہ جس نے لوگون کو فتنہ میں ڈالا تھا اور اپنی سسرال میں زبان درازی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو حکم دیا تھا کہ ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گذار دے وہ ایک نابینا شخص تھا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَكَانَ مَا رَوَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ لَهَا لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ لَا دَلِيلَ فِيهِ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ لَا نَفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلَا سُكْنَى إِذَا كَانَ قَدْ صَرَفَ ذَلِكَ إِلَى الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَاهُ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ سعید بن المسیب کے نزدیک فاطمہ کی اس حدیث میں جو وہ روایت کرتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے نفقہ اور مکان نہیں دلایا مطلقہ ثلثہ کے لئے نفقہ اور مکان نہونے کی دلیل نہیں جیکہ انہون نے اسکو دوسرے مطلب کی طرف لیا ہے جیسا کہ ہمنے اُسے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

قَالَ شَيْخٌ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ بِهٖ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ ترجمہ اور بلا شبہہ ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے حدیث بیان کی ہے ان دونون نے کہا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے ۔۔۔

ابن عباسؓ سے ۔ وحدثنا صالح قال ثنا سعید قال ثنا هشیم قال ثنا یونس وحسن انهما کانا یقولان فی المطلقة ثلثا قال والمتوفی عنها زوجها لا نفقة لهما ولا عدة ابن حیث شاء ترجمہ اور حدیث بیان کی ہمسے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے و حسنؒ سے کہ یہ دونون حضرات مطلقہ ثلثہ اور جو عورت کے بارہ مین کہا کرتے تھے کہ اُنکے لئے نفقہ نہین ہے اور جہان چاہین عدت گذارین قالوا فان کان عمر وعائشة واسامة رضی الله عنهم اکثر علی فاطمة ما روت عن النبی صلی الله علیه وسلم وقالوا ایخالفه فهذا ابن عباس رضی الله عنهما قد وافقها علی ما روت من ذلک فعمل به وتابعه علی ذلک الحسن ترجمہ یہ لوگ کہتے ہین کہ اگر حضرت عمرؓ اور عائشہؓ اور اسامہ رضی اللہ عنہم فاطمہ کی حدیث کا انکار کرتے ہین اور اس کے اور اسکے برخلاف ہین تو یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس حدیث کے موافق ہین اور اسپر عمل کرتے ہین اور اس پر حسنؒ اُنکے تابع ہین فکان من حجتنا علی اهل هذه المقالة ان ما احتجوا به عمر رضی الله عنه فی قیس بنت قیس فاطمة بنت قنفذ حجة صحیحة ترجمہ اور ہماری دلیل قائلین قول کے برخلاف یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو فاطمہ کی حدیث کو رد کیا ہے یہ صحیح دلیل ہے

وذلک ان الله عز وجل قال یا ایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن ثم قال لا تدری لعل الله یحدث بعد ذلک امرا ای الرجعة ثم قال اسکنوهن من حیث سکنتم من وجدکم ثم قال لا تخرجوهن من بیوتهن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشة مبینة فکانت المراجعة اذا طلقها ثلثا او اثنتین للسنة علی ما امره الله عز وجل به ثم راجعها ثم طلقها احرزت بالسنة حرمت علیه وجبت علیها العدة التی جعل الله لها فیها السکنی وامرها فیها ان لا تخرج وامر الزوج ان لا یخرجها ولم یبطل فی الله تعالی عز وجل بین هذه المطلقة بسنة التی لا رجعة علیها وبین المطلقة للسنة التی علیها الرجعة فلما جاءت فاطمة بنت قیس فروت عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لها انما السکنی والنفقة لمن کانت علیها الرجعة خالفت بذلک کتاب الله تعالی ان کتاب الله قد جعل السکنی لمن لا رجعة علیها وخالفت سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم لان عمر رضی الله عنه قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم خلاف ما روت فخرج المخرج الذی منه انکر علیها ثم رضی الله عنه قد روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم خلاف ما روت فخرج المخرج الذی منه انکر علیها عمر رضی الله عنه فانکر وجاء صحیحا وبطل حدیث فاطمة فلم یجب العمل به اصلا ذکرنا وبینا ترجمہ یہ اس طرح کہ ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ اے نبی جبکہ تم عورتون کو طلاق دو تو انکی عدت کے لئے طلاق دو پھر فرمایا کہ تم نہین جانتے شاید کہ اللہ تعالی اسکے بعد کوئی امر ظاہر کردے اور انکار اسپر اجماع ہے کہ یہ امر مراجعت ہے (یعنے شاید پھر خاوند اسکو آباد کرلے) پھر فرمایا کہ تم انکو وہین رہنے دو جہان کہ تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق پھر فرمایا کہ انکو اپنے گھرون سے نہ نکالو اور نہ وہ نکلین یعنی عدت مین نہ نکلین پس عورت کا یہ حال ہوتا تھا کہ جب اسکا خاوند اسکو سنت کے موافق دو طلاق دیا کرتا تھا جیسا کہ اسکو خدا نے حکم دیا ہے پھر اس سے رجوع کرلیا کرتا تھا اور پھر اسکو سنۃ کے طور پر طلاق دیا کرتا تھا تو وہ اسپر حرام ہوجایا کرتی تھی اور اُس پر وہ عدت واجب ہوا کرتی تھی جس مین کہ اسکے لئے مکان دلایا جاتا اس مین حکم دیا کہ وہ نہ نکلے اور خاوند کو حکم دیا کہ اُسکو نہ نکالے اور اللہ تعالی نے مطلقہ سنت غیر رجعی اور مطلقہ سنت رجعی مین کوئی فرق نہین کیا پھر جب فاطمہ بنت قیس آئی اور اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کی کہ مکان ونفقہ اُس کے لئے ہے جس مین رجعت ہے تو اُس نے اس روایت مین (کہ مطلقہ غیر رجعی کے لئے مکان نہین ہے) صاف کتاب اللہ کی مخالفت کی ہے کیونکہ کتاب اللہ نے مطلقہ غیر رجعی کے لئے مکان مقرر کیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی بھی مخالفت کی ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسکے برخلاف روایت کیا ہے اسلئے جو منے کہ حضرت عمر رضی اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عنہ نے انکار حدیث میں بیان کئے ہیں وہ صحیح نکلے اور فاطمہ کی حدیث باطل ہوئی اسپر عمل کرنا ہرگز جائز نہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا
ہے فَقَالَ قَائِلٌ لَمْ يَجِئْ تَخْلِيطُ حَدِيثِ فَاطِمَةَ إِلَّا مِنْ رِوَايَةِ الشَّعْبِيِّ عَنْهَا وَذَلِكَ أَنَّهُ هُوَ الَّذِي رَوَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَ وَلَيْسَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِ أَصْحَابِنَا الْحِجَازِيِّينَ ترجمہ اور کسی نے یہ کہا ہے
کہ حدیث فاطمہ میں جو غلط ملط ہوا ہے تو یہ صرف شعبی کی روایت ہی میں ہوا ہے اور یہ اسطرح کہ انہوں نے ہی فاطمہ سے روایت کیا ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لئے مکان اور نفقہ مقرر نہیں کیا لیکن ہمارے حجازی اساتذہ کی حدیث میں یہ نہیں ہے۔
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَاغْفُلْ فِي ذَلِكَ أَوْ وَهَبَ عَنْهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَرْوِ مَا فِي هَذَا الْبَابِ بِكَمَالِهِ كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهُ فَتَوَهَّمَ أَنَّهُ قَدْ جَمَعَ
كُلَّ مَا رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ فَتَكَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَا حَكَيْنَاهُ عَنْهُ مِمَّا وَصَفْنَا وَلَيْسَ كَمَا تَوَهَّمَ هُمْ لِأَنَّ الشَّعْبِيَّ
مِمَّا يَظُنُّ وَأَنْتَ وَاثِقٌ ترجمہ امام ابوجعفر فرماتے ہیں کہ اس قائل نے غفلت کی ہے یا اسکو سہو ہوگیا ہے کیونکہ اس باب میں جسقدر کامل
طور پر شعبی کی روایت ہے کسی کی نہیں اور قائل نے یہ وہم کرلیا کہ اُس نے اس باب میں سب روایات کو جمع کردیا ہے اسلئے اسکو اعتراض کا
موقعہ ملا حالانکہ ایسا نہیں جسکا اُس نے وہم کیا ہے کیونکہ شعبی رحمہ بڑے ضابط بڑے معتبر راوی ہیں وَقَدْ وَافَقَهُ عَلَى مَا رَوَى
مِنْ ذَلِكَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ مَا يُغْنِينَا ذِكْرُهُ عَنْ إِعَادَتِهِ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ ترجمہ بجائیکہ انکے موافق
وہ راوی ہیں جنکا ہمنے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے اور اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں وَيُقَالُ لَهُ إِنَّ حَدِيثَ مَالِكٍ عَنْ
عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الَّذِي لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ لَا سُكْنَى لَكِ قَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ
بِمِثْلِ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنْهُمَا فَمَا جَاءَ مِنَ الشَّعْبِيِّ فِي هَذَا تَخْلِيطٌ وَإِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِيطُ مِمَّنْ رَوَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ فَحَذَفَ
بَعْضَ مَا فِيهِ وَجَاءَ بِبَعْضٍ فَأَمَّا أَصْلُ الْحَدِيثِ فَكَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ ترجمہ اور اس سے کہا جائیگا کہ مالک رح کی حدیث عبداللہ
بن یزید سے وہ ہے کہ جس میں یہ لفظ نہیں کہ تیرے لئے مکان نہیں اسکو لیث بن سعد نے عبداللہ بن یزید سے وہ ابوسلمہ سے وہ
فاطمہ سے ویسے ہی روایت کیا ہے جیسا کہ شعبی نے اس سے روایت کیا ہے پس اس میں شعبی سے خلط ملط نہیں ہوا اور خلط جو ہوا
تو صرف اس راوی سے جو کہ ابوسلمہ سے اور وہ فاطمہ سے روایت کرتا ہے اس نے بعض لفظ کو حذف کردیا ہے اور بعض کا ذکر کیا ہے
لیکن اصل حدیث ویسے ہی ہے جیسی کہ شعبی نے روایت کی ہے وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هَذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَيْضًا أَنْ قَالَ وَلَوْ كَانَ أَصْلُ
حَدِيثِ فَاطِمَةَ كَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ لَكَانَ مُوَافِقًا أَيْضًا لِمَنْ هُمْ مِنَّا لِأَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ أَيْ لِأَنَّكِ غَيْرُ
حَامِلٍ وَلَا سُكْنَى لَكِ لِأَنَّكِ بِدْنِيَّةٌ وَالْبَذَاءُ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ترجمہ
اور اس ہمارے مخالف کا قول یہ بھی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر فاطمہ کی اصل حدیث ایسی ہی ہوتی جیسا کہ اسکو شعبی نے روایت کیا ہے تو
تو وہ ہمارے مذہب کے بھی موافق ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے کہ تمہارے لئے نفقہ نہیں یہ معنے ہیں کیونکہ تم حاملہ
نہیں اور تیرے لئے مکان نہیں کیونکہ تم زبان دراز ہو اور بذاء فاحشہ بدگو کو کہتے ہیں جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر یہ کہ وہ کھلی طور
پر بےحیائی کی باتیں کریں وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَقَالَ
الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ أَنْ تَخْشَ عَلَى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُؤْذِيَهُمْ فَقَالَ فَفَاطِمَةُ حُرِمَتِ السُّكْنَى بِهَذَا وَالنَّفَقَةَ لِأَنَّهَا غَيْرُ حَامِلٍ
اور اس میں وہ حدیث ذکر کی ہے کہ جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعامر عقدی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس قول کے کہ وہ گھر سے نہ نکلین مگر یہ کہ کھلی بیحیائی کرین کیا معنے ہین تب انہون نے فرمایا کہ کھلی ہوئی بیحیائی یہ ہے کہ مرد کے گھر والون کو برا بھلا کہے اور انکو ستائے پھر فرمایا کہ فاطمہ پر مکان تو اس لئے حرام کیا گیا تھا کہ وہ زبان دراز تھی اور نفقہ اس لئے کہ وہ حاملہ نہ تھی قَالَ وَهٰذَا حُجَّةٌ لَنَا فِي قَوْلِنَا اَنَّ الْمَبْتُوْتَةَ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا ترجمہ وہ کہتا ہے کہ یہ ہماری دلیل ہے جو ہم کہتے ہین کہ مطلقہ مبتوتہ کے لئے نفقہ واجب نہین مگر اسصورت مین کہ وہ حاملہ ہو قِيْلَ لَهٗ لَوْ خَرَجَ مَخْرَجَ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتَ لَوَقَعَ الْوَهْمُ عَلٰى عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاُسَامَةَ وَمَنْ اَنْكَرَ ذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُتْرَكَ اَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِيْنًا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ وَلَوْ صَحَّ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ لَكَانَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلْتَهٗ اَنْتَ عَلَيْهِ ترجمہ اس سے کہا جائیگا کہ اگر فاطمہ کی حدیث کے وہی معنے ہون جیسا کہ تم نے بیان کیا ہے تو بلاشبہہ حضرت عمر و عائشہ و اسامہ اور ان سب پر جنہون نے کہ فاطمہ پر اسکا انکار کیا ہے رضی اللہ عنہم وہم کا دھبہ آئیگا اور مناسب یہ ہے کہ انکے امر کو صواب پر رکھا جائے حتے کہ یقیناً اسکے خلاف کا علم حاصل ہو کہ وہ صواب نہین پھر یہ کیسے نہو حالانکہ اگر فاطمہ کی حدیث صحیح بھی ہو تاہم یہ ہو سکتا ہے کہ اسکے معنے تمہارے معنے کے برخلاف ہون وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ مَعْنَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا السُّكْنٰى لِبَدَائِهَا كَمَا ذَكَرْتَ وَرَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَحَرَّمَهَا النَّفَقَةَ لِنُشُوْزِهَا بِبَذَائِهَا الَّذِيْ خَرَجَتْ بِهٖ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا لَوَجَبَ لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةٌ حَتّٰى تَرْجِعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَكَذٰلِكَ فَاطِمَةُ مُنِعَتْ مِنَ النَّفَقَةِ لِنُشُوْزِهَا الَّذِيْ بِهٖ خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِ زَوْجِهَا ترجمہ اور یہ اس طرح کہ مکن ہے اسکا مطلب یہ ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی زبان درازی کی وجہ سے مکان اسپر حرام کر دیا جیسا کہ تمنے بیان کیا ہے اور آپنے خیال فرمایا کہ یہی وہ بیحیائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مین فرمائی ہے اور اسپر نفقہ اسلئے حرام کیا کہ وہ اپنی بدزبانی کیوجہ سے نافرمان ہو کر اپنے خاوند کے گھر سے نکل گئی کیونکہ اگر مطلقہ اپنے خاوند کے گھر سے عدت کے دنون مین نکل جائے تو اسپر نفقہ واجب نہین یہانتک کہ وہ اسکے مکان کی طرف لوٹ آئے اسی طرح فاطمہ کو بھی نفقہ سے روک دیا گیا کہ اپنی نافرمانی کی وجہ سے اپنے خاوند کے مکان سے نکل گئی تھی فَهٰذَا مَعْنًى قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَهٗ اِنْ كَانَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ صَحِيْحًا وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ مَا وَصَفْتَ اَنْتَ ترجمہ یہ ایسے معنے ہین کہ ممکن ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین کا ارادہ کر لیا ہو اگر فاطمہ کی حدیث صحیح ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہی معنے حضور نے لئے ہون جو تمنے بیان کئے ہین وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ مَعْنًى غَيْرَ هٰذَيْنِ مِمَّا لَا يَبْلُغُهٗ عِلْمُنَا وَلَا يَحْكُمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَرَادَ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى بِعَيْنِهٖ دُوْنَ مَعْنًى كَمَا حَكَمْتَ اَنْتَ عَلَيْهِ لِاَنَّ الْقَوْلَ عَلَيْهِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ كَمَا اِنَّ الْقَوْلَ بِالظَّنِّ عَلَى اللّٰهِ حَرَامٌ ترجمہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونون معنے کے سوا ایک تیسرا مطلب مقصود ہو جو ہمکو معلوم نہین ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین یہ نہین کہہ سکتے کہ آپنے ایک معین معنے ارادہ کرلئے ہین اور کوئی دوسرے معنے نہین جیسا کہ تمنے حضور پر ایک ہی معنے معین کر لئے ہین کیونکہ حضور پر ظن کے ساتھہ کوئی بات کہدینا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر گمان سے کوئی بات کہدینا حرام ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ الْمُبَيِّنَةِ غَيْرُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ترجمہ اور بیشک ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فاحشہ مبینہ کے ایک اور معنے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے معنے کے سوا روایت کئے گئے ہین حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ قَالَ خُرُوْجُهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاحِشَةٌ مُبَيِّنَةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ۳۱

محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے موسی بن عقبہ سے وہ نافع سے کہ بلاشبہہ ابن عمرؓ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مین کہ انکو انکے گہرون سے نہ نکالو اور نہ وہ نکلین مگر یہ کھلی بیحیائی کرین یہ فرمایا ہے کہ اسکا گہر سے نکل جانا کھلی بیحیائی ہے وَقَدْ قَالَ اٰخَرُوْنَ اَنَّ الْفَاحِشَةَ الْمُبَيِّنَةَ اَنْ تَزْنِيَ فَتُخْرَجُ لِيُقَامَ عَلَيْهَا الْحَدُّ فَمَنْ جَعَلَ لَكَ اَنْ تَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَتَحْتَجَّ بِهٖ عَلٰى مُخَالِفِكَ وَتَدَعَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ اور دوسرے علماء یہ کہتے ہین کہ کھلی بیحیائی یہ ہے کہ وہ زنا کرے پھر اسکو نکالدیا جائے تاکہ اوسپر حد قائم کیجائے۔ پھر یہ تمسے کس نے کہدیا کہ جو ابن عباسؓ سے اس آیت کی تاویل مین ثابت ہو وہ تو دلیل بناؤ اور مخالف پر حجت قائم کرو اور جو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے معنے بیان کئے ہین انکو چھوڑ دو وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِهَا مَعْنًى غَيْرَ مَا ذَكَرْنَا ترجمہ اور بیشک فاطمہ بنت قیس سے اسکی حدیث مین ایک اور معنے مروی ہین جو ہمارے مذکورہ معنے کے سوا دوسرے معنے ہین وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا شُعَيْبٍ الْبَصْرِيَّ صَالِحَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الزَّمِنُ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ وَاِنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْتَحِمَ قَالَ اِتَّقِي اللّٰهَ ترجمہ اور یہ اس طرح کہ ابو شعیب بصری صالح بن شعیب نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مثنی زمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ فاطمہ بنت قیس سے کہا کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میرے خاوند نے مجکو طلاق دیدی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس اُس کے رشتہ دار اور دوست آکر مین فرمایا کہ تو وہان سے چلی جا فَهٰذِهٖ فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهَا اَنْ تَسْتَقِيْلَ حِيْنَ خَافَتْ زَوْجَهَا عَلَيْهَا ترجمہ اب دیکھو کہ یہ فاطمہ ہے جو اسی حدیث مین خبر دیتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو وہان سے نکل جانیکا اسلئے حکم دیا تاکہ وہ اپنے خاوند کے (ظلم) سے ڈرتی تھی فَقَالَ قَائِلٌ وَكَانَ يَقُوْلُ هٰذَا وَفِيْ بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَاصَمَتْ ابْنَ عَمِّهَا فِيْ نَفَقَتِهَا وَفِيْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَتْ تُخَافُهٗ فَاَحَدُ الْحَدِيْثَيْنِ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ غَائِبًا وَالْاٰخَرُ يُخْبِرُ اَنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْمَعْنٰى فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ ترجمہ اسکے جواب مین کسی نے کہا ہے کہ یہ امر کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس باب مین بعض روایات مین یہ آیا ہے کہ اسکو خاوند نے طلاق ایسے حال مین دی تھی کہ وہ غائب تھا یا طلاق دی تھی پھر چلا گیا تھا تب اُس نے اُس کے چچازاد برادر سے نفقہ کے بارہ مین جھگڑا کیا تھا اور اس حدیث مین ہے کہ وہ خاوند سے ڈرتی تھی اب ایک حدیث تو یہ بتلا رہی ہے کہ وہ غائب تھا اور دوسری بتلا رہی ہے کہ وہ حاضر تھا سو یہ دونون حدیثین آپسمین مخالف ہوئین قِيْلَ لَهٗ مَا نَعْلَمُ ذٰلِكَ اِلَّا قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فَاطِمَةُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا خَافَتْ عَلَى الْهُجُوْمِ عَلَيْهَا وَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا بِالنَّقْلَةِ ثُمَّ غَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَوَكَّلَ ابْنَ عَمِّهٖ بِنَفَقَتِهَا فَخَاصَمَتْ حِيْنَئِذٍ فِي النَّفَقَةِ وَهُوَ غَائِبٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَكِ وَلَا نَفَقَةَ فَاتَّفَقَ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُرْوَةَ هٰذَا وَمَعْنٰى حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ سَلَمَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ فَاطِمَةَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ دونون روایتین مخالف ایک دوسری کے نہین ہین کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ جب فاطمہ کو اُس کے خاوند نے طلاق دی تھی تو وہ اس بات سے ڈری ہو کہ لوگ اسپر ہجوم کرینگے (یعنے ایک اپنے نکاح کا خواستگار ہوگا) اور اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہو کہ نفقہ دیا ہو اُس کے بعد غائب ہوگیا ہو اور اپنے چچازاد برادر کو نفقہ کا وکیل بنا گیا ہو اسوقت

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ نفقہ کے بارہ میں جھگڑی ہو اور وہ غائب ہو تب اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تیرے لئے مکان اور نفقہ نہیں پس عروہ کی اس حدیث اور شعبی اور ابوسلمہ اور انکے موافقین کی حدیث کے معنے جو فاطمہ سے مروی ہے مختلف ہو گئے اب اس مسئلہ کے بطریق آثار تو یہ سننے ہیں وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُطَلَّقَةَ طَلَاقًا بَائِنًا وَهِيَ حَامِلٌ مِنْ زَوْجِهَا اِنَّ لَهَا النَّفَقَةَ عَلٰى زَوْجِهَا وَبِذٰلِكَ حَكَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ترجمہ لیکن بطریق نظر و قیاس کے ہم دیکھتے ہیں کہ سب علما اسپر متفق ہیں کہ جو عورت مطلقہ بطلاق بائن ہو اور وہ حاملہ خاوند سے حاملہ بھی ہو تو اس کے لئے خاوند پر نفقہ ہے جسکا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم دیا ہے اور فرمایا ہے وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔ اگر وہ حاملہ ہیں تو ان پر نفقہ خرچ کرو یہانتک کہ بچہ جنیں وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلَّقِ لِاَنَّهٗ يَكُوْنُ عَنْهَا مَا يَغْذُوْ الصَّبِيَّ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ فَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِيَغْذُوَهُ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُغَذِّيَهُ فِيْ حَالِ رَضَاعِهٖ بِالنَّفَقَةِ عَلٰى مَنْ تُرْضِعُهُ وَتُوْصِلُ الْعِدَّةُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَغْذُوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ مَا يَغْذُوْ بِهٖ مِثْلَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ هٰذَا اِذَا كَانَ حَمْلًا فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَنْ يَجِبَ عَلٰى اَبِيْهِ غِذَاؤُهُ كَمَا يَغْذُوْ بِهٖ مِثْلَهُ فِيْ حَالَةٍ قَبْلَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلٰى اُمِّهٖ لِاَنَّ ذٰلِكَ يُوْصِلُ الْيَهِ ترجمہ پس یہ احتمال ہے کہ یہ نفقہ طلاق دینے والے پر اسلئے ہو کہ اس نفقہ میں سے اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں ہے غذا دیگا سو اسپر اپنے بچہ کے لیے نفقہ ضروری ہوگا جیسا کہ رضاعت کے وقت میں اسکو نفقہ دینا ایسی عورت کے لئے واجب ہے جو اسکو دودھ پلاتی اور غذا پہنچاتی ہے اسکے بعد پھر جیسے بچہ کی غذا دیسی ضروری ہے ویسے ہی اسکو بھی ماں نفقہ دینا ضروری ہے پھر یہ بھی احتمال ہے کہ جب ماں کے شکم میں ہو تو باپ پر اسکی غذا بھی ایسے ہی ضروری ہے جسطرح کہ اسکی ماں کا نفقہ ضروری ہے کیونکہ اس سے اسکو غذا ملتی ہے وَيَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ اِنَّمَا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّقَةِ خَاصَّةً لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ لَا لِعِلَّةِ الْوَلَدِ الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاِنْ كَانَتِ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ اِنَّمَا جُعِلَتْ لَهَا لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ ثَبَتَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِلْمُبْتُوْتَةِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى حَامِلًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَامِلٍ اِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ بِهَا وَجَبَ النَّفَقَةُ هِيَ الْوَلَدَ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ النَّفَقَةَ وَاجِبَةٌ لِاَجْلِ الْحَامِلِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ الْوَجْهُ فِيْمَا اشْتَكَلَ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر نفقہ مطلقہ کے لئے عدت کی وجہ سے ہو اور اسکے شکم کے بچہ کی وجہ سے نہ ہو اب اگر حاملہ کو نفقہ عدت کی وجہ سے ہو تو اس سے ان لوگوں کا مطلب ثابت ہوگا جو کہتے ہیں کہ مطلقہ سنیوں کے لئے نفقہ اور مسکن ہے خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ اور اگر اسکے نفقہ کی علت اور وجہ بچہ کو قرار دیا جائے تو پھر اسپر دلیل نہیں کہ غیر حاملہ کیلئے نفقہ واجب ہے اب ہم قیاس کرتے ہیں تاکہ ایسے مشکل مسئلہ میں ٹھیک وجہ معلوم ہو جائے فَرَاَيْنَا الرَّجُلَ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُنْفِقَ عَلٰى ابْنِهِ الصَّغِيْرِ فِيْ رَضَاعِهٖ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْ ذٰلِكَ كَانَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يُنْفِقُ عَلٰى مِثْلِهٖ مَا كَانَ الصَّبِيُّ مُحْتَاجًا اِلٰى ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ غَنِيًّا عَنْهُ بِمَالٍ لَهٗ قَدْ وَرِثَهٗ عَنْ وَالِدِهٖ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ بِوَجْهٍ سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ هِبَةٍ اَوْ غَيْرِهَا اَوْجَبَ ذٰلِكَ عَلٰى اَبِيْهِ اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ فَاَنْفَقَ عَلَيْهِ مِمَّا وَرِثَ وَهُوَ وَجَبَ لَهٗ فَكَانَ اِنَّمَا يُنْفِقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ بِمَا جَبَهُ اِلَى ذٰلِكَ فَاِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اِنْفَاقٌ عَلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ وَلَوْ اَنْفَقَ عَلَيْهِ الْاَبُ مِنْ مَالِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ فَقِيْرٌ اِلٰى ذٰلِكَ يَعْلَمُ الْقَاضِيْ عَلَيْهِ كُلَّمَا عَلِمَ اَنَّ الصَّبِيَّ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ مَالٌ قَبْلَ ذٰلِكَ بِمِيْرَاثٍ اَوْ غَيْرِهٖ كَانَ لِلْاَبِ اَنْ يَرْجِعَ بِذٰلِكَ اَدَاءً اِلَى الَّذِيْ اَنْفَقَ فِيْ مَالِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ بِالْوَجْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ترجمہ تو ہم دیکھتے ہیں کہ مرد پر اپنے چھوٹے بچہ کا نفقہ شیر خوارگی میں واجب ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ دودھ سے بے پرواہ ہو جائے اور اس کے بعد بچہ کی خوراک اور ضروریات پر جیسا کہ اپنا ہر اگر بچہ اس کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وجہ سے جو اسکو مان کی طرف سے ملا ہے یا کسی اور وجہ سبب وغیرہ سے مالک ہوا ہے دہاپ کے خرچ سے مستغنی ہے تو اس صورت مین باپ جو اپنے مال سے خرچ کرنا واجب نہین اسپر وہی مال خرچ ہوگا جو اسکو بطور ورثہ باپہ کے ملا ہے اور اس کے مال مین سے بھی بقدر رجب ۔ ۔ ۔ ہوگا ۔ رجب یہ ضرورت نہ رہیگی تو اُس کے مال سے بھی اسپر خرچ کرنا ضروری نہ ہوگا اور اگر باپ نے بحکم قاضی اس وجہ سے اسپر اپنے مال خرچ کیا تھا کہ وہ فقیر اور محتاج ہے پھر اُسکے بعد معلوم ہوا کہ لڑکے کے لئے اس سے پہلے مال بطور میراث وغیرہ کے ضروری ہوچکا تھا تو باپ کو اختیار ہے کہ جو مال اپنے بچہ پر خرچ کیا ہے بچہ کے مال سے جو اسکو بوجہ مذکور حاصل ہوا ہے واپس لیلے

وَكَانَ الزَّوْجُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَحَكَمَ الْقَاضِي لَهَا عَلَيْهِ بِالنَّفَقَةِ فَأَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتَّى وَضَعَتْ وَلَدًا حَيًّا وَقَدْ كَانَ أَخٌ لَهُ مِنْ أُمِّهِ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ تَرِكَةٌ الْوَلَدُ وَأُمُّهُ حَامِلٌ بِهِ لَمْ يَكُنْ لِلْأَبِ فِي قَوَائِمِهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَرْجِعَ عَلَى ابْنِهِ بِمَا كَانَ أَنْفَقَ عَلَى أُمِّهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي لَهَا عَلَيْهِ بِذَلِكَ إِذَا كَانَتْ حَامِلًا بِهِ ترجمہ اور مرد نے جب اپنی حاملہ عورت کو طلاق دی اور قاضی نے اسپر نفقہ کا حکم لگادیا اور وہ اسپر خرچ کرتا رہا حتے کہ عورت نے زندہ بچہ جنا اور اس بچہ کا ایک اخیافی بھائی تھا جو اس سے پہلے مرچکا تھا اور اسکا وارث وہ بچہ اور اُس کی مان ہوئی تو اسمین سب کا اتفاق ہے کہ باپ جو بچہ کی حاملہ مان پر بحکم قاضی خرچ کردیا تھا وہ بچہ (کے مال ورثہ) سے واپس لیلے فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ النَّفَقَةَ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ هِيَ لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ الَّتِي هِيَ فِيهَا مِنَ الَّذِي طَلَّقَهَا لِعِلَّةٍ فَهِيَ بِهِ حَامِلٌ سِنْخُهُ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ ثَبَتَ أَنَّ كُلَّ مُعْتَدَّةٍ مِنْ طَلَاقٍ بَائِنٍ فَهِيَ مِنَ النَّفَقَةِ مِثْلُ مَا لِلْمُعْتَدَّةِ مِنَ الطَّلَاقِ إِذَا كَانَتْ حَامِلًا قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا قُلْنَا مِنْ ذَلِكَ وَصَفْنَا وَبَيَّنَّا وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ اب اس سے ثابت ہوا کہ مطلقہ حاملہ پر نفقہ جو واجب ہے تو وجہ اس عدت کے ہے نہ بچہ کی وجہ سے کہ جس سے وہ حاملہ ہے پس جب یہ حال ہے تو ثابت ہوا کہ مطلقہ بائنہ کی معتدہ کے لئے ایسا ہی نفقہ واجب ہے جسطرح کہ معتدہ مطلقہ حاملہ کے لئے واجب ہے کیونکہ قیاس یہی چاہتا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور یہی قول امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے وَقَدْ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ترجمہ اور بیشک یہ روایت کیا گیا ہے حضرت عمر و عبداللہ رض سے جسکا ہمنے اس کتاب مین پہلے ذکر کیا ہے اور یہ سعید بن مسیب اور ابراہیم نخعی سے بھی روایت کیا گیا ہے

۲۳ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن عمرو نے عبدالکریم جزری سے وہ سعید بن المسیب سے کہا کہ مطلقہ ثلثہ کے لئے نفقہ اور مکان (واجب ہے)

۲۴ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشیر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے مغیرہ سے وہ ابراہیم سے مثل اسکے

وَالْمَبْنِيُّ عَنْهَا زَوْجُهَا خِلَافُ ذَلِكَ لِأَنَّ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنَى وَمَا يَحِلُّ فِي ذَلِكَ مِنْ حُكْمِ الْمُطَلَّقَةِ فِي وُجُوبِ ذَلِكَ لَهَا وَعَلَيْهَا فِي عِدَّتِهَا

اس عورت کا بیان کہ جسکا خاوند فوت ہوچکا ہے کیا اس کیلئے ایام عدت مین سفر کرنا جائز ہے اور مطلقہ کے ایام عدت مین سوگ کا کیا حکم ہے

حَدَّثَنَا هُدَيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ فِي عِدَّتِهَا إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ لَيْسَ ذَلِكِ لَكِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِي إِلَى نَخْلِكِ وَجُدِّي مِنْهُ فَعَسَى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے ان دونون نے ابن جریج سے کہا کہ خبر دی مجکو ابو الزبیر نے جابر سے کہا کہ میری خالہ کو طلاق دی گئی اُس نے ارادہ کیا کہ عدت کے دنون مین اپنے کھجورون کے باغ مین چلی جائے تب اس سے ایک شخص نے کہا کہ تم کو اسکی اجازت نہین ہے پھر وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی آپنے فرمایا کہ اپنی کھجورون کے باغ کی طرف چلی جاؤ اور انکو توڑ لے شائد کہ تو صدقہ اور نیک کام کرے حَدَّثَنَا دِبْلٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي أَنَّهَا طُلِّقَتِ الْبَتَّةَ فَأَرَادَتْ أَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلَى فَجُدِّي نَخْلَكِ فَإِنَّكِ عَسَى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے دبل مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو الزبیر نے کہا مین نے جابر رض سے سنا وہ کہتے تھے مجکو میری خالہ نے خبر دی کہ اسکو طلاق بتہ دی گئی اور اسنے ارادہ کیا کہ اپنی کھجورین توڑ لے اُس کو لوگون نے نکلنے سے روکا پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا ہان چلی جا اور اپنی کھجورین توڑ لے شائد کہ تو صدقہ اور نیک کام کرے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمُطَلَّقَةَ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنَّ لَهُمَا أَنْ تَسِيرَا فِي عِدَّتِهِمَا إِلَى حَيْثُ مَا شَاءَتَا وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ بعض علماء یہ کہتے ہین کہ مطلقہ اور بیوہ عورت کو عدت مین جہان چاہین سفر کرنا جائز ہے اور اسحدیث سے انہون نے استدلال کیا ہے وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَإِنَّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا وَلَا تَبِيتُ إِلَّا فِي بَيْتِهَا وَأَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا وَفَرَّقُوا بَيْنَهُمَا لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ فِي قَوْلِهِمْ لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى فِي عِدَّتِهَا عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فَذَلِكَ يُغْنِيهَا عَنِ الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ لَهَا فَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا تَبْتَغِي بِذَلِكَ فَضْلَ نَفَقَتِهَا ترجمہ اور دوسرے علماء اس مین انکے مخالف ہین اور کہتے ہین کہ بیوہ عورت کو عدت مین اپنے گھر سے دن کے وقت باہر نکلنا جائز ہے لیکن رات کو گھر مین سونا چاہیے اور مطلقہ کو عدت کے دنون مین گھر سے نکلنا دن ہو یا رات جائز نہین ان دونون مین فرق یہ کرتے ہین کہ مطلقہ کے لئے بالاتفاق خاوند پر نان نفقہ اور مکان لازم ہے جس سے اسکو باہر نکلنے کی ضرورت نہین لیکن بیوہ عورت کے لئے نفقہ نہین اسلئے اسکو دن کے وقت خدا کے فضل (معاش) کی تلاش کرے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ حَدِيثُ جَابِرٍ الَّذِي احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَأْذُونًا فِيهِ كَانَ فِي وَقْتٍ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَجِبَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ ترجمہ اور یہ جو قائلین قول اول نے جابر رض کی حدیث سے استدلال کیا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے یہ رخصت ایسے وقت دی گئی ہو کہ جب ہر عدت مین سوگ کرنا ابھی واجب نہین ہوا تھا اور اسوقت یہی حکم تھا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ أَيْضًا قَالَ ثَنَا حِبَّانٌ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا جُمَادَةُ بْنُ الْمُفَلِّسِ ح وَحَدَّثَنَا دِبْلٌ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَسَدٌ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ لَمَّا أُصِيبَ جَعْفَرٌ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَرَبَّصَ ثَلَاثًا فَمَا اضْطَجَعْتُ مَا شِئْتُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے بھی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حبان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جبارہ بن مغلس نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن اور سلیمان بن شعیب نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ان سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن طلحہ نے حکم بن عتیبہ سے وہ عبداللہ بن شداد سے وہ اسماء بنت عمیس سے وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت جعفرؓ وغیرہ شہید ہوئے تو مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دن گہر میں رہو پھر جو تمہاری مرضی ہو کرنا لیکن هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنْ لَا تَحِدَّ اَحَدٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ترجمہ پس اس حدیث میں یہ ہے کہ ہر قسم کی عدت میں سوگ نہیں اور ہر ایک خاص وقت ہی میں ہے پھر یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ بیوہ چار مہینہ دس دن سوگ کرے قِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ترجمہ اور ان حدیثوں میں سے جو اسبارہ میں مروی ہیں ایک یہ حدیث ہے جو یونس نے بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لا چکی ہے یہ حلال نہیں کہ مردہ کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند کے مرنے پر کہ اسکا (سوگ) چار مہینہ دس دن کرے حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ اَبِيْ سُفْيَانَ دَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ اِنِّيْ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةٌ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَوَاءً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے ایوب بن موسے سے وہ حمید بن نافع سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ کہتی ہیں کہ جب ابو سفیان کی خبر مرگ آئی تو ام حبیبہ رضہ نے (جو حضور کی بیوی اور ابو سفیان کی بیٹی تھیں) زردی (خوشبو زعفران وغیرہ) منگوائی اور اپنے بازوؤں اور رخسارہ پر ملی اور فرمایا کہ مجھے اسکی ضرورت نہ تھی اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا نہ ہوتا پھر ویسے ہی بالکل وکاست حدیث بیان کی جو عائشہؓ نے بیان فرمائی ہے حَدَّثَنَا رَوْحٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ اُمِّ حَبِيْبَةَ اِذْ جِيْءَ بِطِيْبٍ فِيْهِ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهُ فَمَسَّتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ عَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ اِنَّمَا مَسَسْتُ هٰذَا مِنْ اَجْلِ اَنَّ لِيْ بِهٖ حَاجَةً ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا بِزَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن موسے نے حمید بن نافع سے وہ زینب بنت ام سلمہ سے وہ فرماتی ہیں کہ بن ام حبیبہؓ کے پاس بیٹھی تھی پھر یونس کی حدیث کی طرح انہوں نے بیان کیا حمید کہتے ہیں اور حدیث بیان کی مجھ سے زینب بنت ام سلمہؓ نے اپنی والدہ ام سلمہ رضہ سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک قریشی عورت بنت نحام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ ہم اسکی آنکھوں (کے نقصان) سے ڈرتے ہیں آپنے فرمایا نہیں اسکا سوگ چار مہینہ دس دن ہے پہلے جہالت کے زمانہ میں تم میں سے بیوہ اپنے خاوند کا سوگ سال بھر رکھا کرتی تھی ہر ایک سال کے بعد وہ ایک مینگنی پھینکا کرتی تھی (تب سوگ سے نکلا کرتی تھی) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّهَا وَاُمِّ حَبِيْبَةَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَنْهُمَا

ل یعنی جس عورت کا خاوند مرا ہو اور اسکے حمل ہو تو وضع حمل سے عدت ختم ہو جاتی ہے

ع اسکا مفصل حال طلاق کے باب میں گذرا ہے ترجمہ

قال حميد فقلت لزينب وما ادراك للحول فقالت كانت المراة في الجاهلية اذا توفي زوجها تحمدت الى شر بيت لها فلبثت فيه سنة فاذا مرت بها سنة خرجت فرمت ببعرة فدفعت به ثم راجعت بعد ما شاءت ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے یحیی بن سعید سے وہ حمید بن نافع سے کہ جو انصار کے موالی مین انہون نے زینب بنت ام سلمہ رضہ سے سنا کہ وہ اپنی والدہ (ام سلمہؓ) اور ام حبیبہؓ سے زینب کی حدیث کی طرح جو اس نے ان دونون سے روایت کی ہے روایت کرتی ہین کہ مین نے زینب سے کہا کہ شروع سال سے کیا مطلب ہے انہون نے کہا کہ زمانہ جاہلیت مین جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تھا تو وہ ایک نہایت خراب گھر مین ایک سال تک رہا کرتی تھی اور جب سال گذر جاتا تھا تب باہر نکلا کرتی تھی اور مینگنی کو اپنے پیچھے پھینک دیا کرتی تھی یہ سوگ کے ختم کی دلیل تھی) حدثنا يونس قال اخبرنا ابن وهب ان مالكا اخبره عن عبد الله بن ابي بكر عن حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة انها اخبرته وبهذه الحديث الثلاثة قالت دخلت على ام حبيبة فذكرت عنها مثل ما ذكرنا عنها فيما تقدم من هذين الحديثين عن النبي صلى الله عليه وسلم قالت وسمعت ام سلمة تقول جاءت امراة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت من ماذكرناه عنها فيما تقدم من هذه الاحاديث قالت ودخلت على زينب بنت جحش فذكرت عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يونس عن علي وفي حديث ربيع عن شعيب بما ذكرنا في حديثهما عن ام سلمة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم في بنت الشام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اسکو عبد اللہ بن ابی بکر سے خبر دی وہ حمید بن نافع سے وہ زینب بنت ام سلمہ سے کہ اس نے ان تینون حدیثون کی خبر دی وہ کہتی ہین کہ مین ام حبیبہؓ کی خدمت مین گئی پھر اس نے اسنے وہی حدیث بیان کی جو ہمنے پہلی حدیثون مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کی ہے وہ کہتی ہین کہ مین زینبؓ بنت جحش کی خدمت مین گئی انہون نے بھی ام سلمہ رضہ سے اور انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جو یونس کی روایت مین علی سے ہے اور ربیع کی حدیث مین شعیب سے وہ روایت ہے کہ جو ہمنے ان دونون کی حدیثون مین ام سلمہ رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کہ بنت شام کے بارہ مین ہے حدثنا محمد بن رمح وحميد بن زنجويه قالا انا عبد الله بن صالح قال ليث قال ابن الهاد عن نافع عن صفية بنت ابي عبيد عن حفصة بنت عمر زوج النبي صلى الله عليه وسلم او عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعنهما كليهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامراة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على ميت فوق ثلاث ليال الا على زوج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن رمح اور حمید نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے نافع سے وہ صفیہ بنت ابی عبید سے وہ حفصہؓ بنت عمر رضہ سے جو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین یا حضرت عائشہؓ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے یا ان دونون بیبیون سے کہ بلا شبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو جو کہ اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان لاتی ہے یہ حلال نہین کہ مردہ کا تین راتون سے زیادہ سوگ منائے مگر اپنے خاوند کا سوگ منائے وہ چار ماہ دس دن تک ہے) حدثنا قتيبة بن سعيد قال انا عبد الله بن وكيع التنيسي قال انا مجمد بن ابي حازم وهو عن ابي يوب عن نافع عن صفية بنت ابي عبيد عن بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم وهي ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وزاد فيها تحد عليه اربعة اشهر وعشرا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر سہمی نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ سے وہ ایوب سے وہ نافع سے وہ صفیہ بنت ابی عبید سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات میں سے ہیں سو وہی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتی ہیں اور اسمیں آپنے زیادہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لئے چار مہینہ دس دن سوگ کرے حَدَّثَنَا مِنْ مَرْوَزِيٍّ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ بَعْدَهُ مِنَ النِّسَاءِ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے نافع سے بیان کرتے ہیں جو کہ صفیہ بنت ابی عبید سے وہ بعض ازواج مومنین میں سے ایک ام المومنین سے روایت کرتی تھیں کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان لائی ہو یہ حلال نہیں کہ مردہ پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم ابو النعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے نافع سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل ذکر کی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُحِدَّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے ایوب سے وہ حفصہ سے وہ ام عطیہ سے کہا کہ ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کوئی عورت تین دن سے بڑھکر سوگ نہ کرے مگر خاوند پر وہ نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو ملے نہ اور کوئی رنگا ہوا کپڑا پہنے مگر کسی مخطط (جادر یعنی جواز قسم ڈوریا ہے) کپڑا ہو (تو حرج نہیں) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَقَالَ إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن حسان نے حفصہ سے وہ ام عطیہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتی ہیں صرف اسمیں یہ ہے کہ انہوں نے آنحضرت سے مخطط کپڑے کا ذکر نہیں کیا حَدَّثَنَا أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيِّ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحِدَّةٌ وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَتَكْحُلُهَا فَقَالَ لَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَهَا فَوَ مَا تَظُنُّ أَفَتَكْحُلُهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِمُسْلِمَةٍ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ثُمَّ قَالَ أَوَ تَرَيْنَ كُنْتُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَحُدُّ الْمَرْأَةُ السَّنَةَ وَتَجْعَلُ فِي السَّنَةِ فِي بَيْتٍ وَحْدَهَا إِلَّا أَنَّهَا تَطْهُرُ وَتَسْقِي حَتَّى إِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ أُخْرِجَتْ ثُمَّ أَتَتْ بِكَلْبٍ أَوْ دَابَّةٍ فَاقْتَضَّتْ مَسَّتْهَا مَا تَتْ فَخَرَجَتْ ذَلِكَ عَنْكُنَّ وَجُعِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن غالب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے اسود سے کہ انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا وہ زینب سے روایت کرتے ہیں کہ انکی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انکو خبر دی کہ بنت نعیم بن عبد اللہ عدوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور وہ سوگ میں ہے اسکی آنکھیں دکھتی ہیں کیا وہ سرمہ لگالے حضور نے فرمایا نہیں پھر اس نے عرض کیا یا نبی اللہ اسکی آنکھیں ہمارے گمان سے بڑھکر دکھتی ہیں کیا وہ سرمہ لگالے

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کو تین دن سے بڑھکر سوگ جائز نہیں مگر خاوند پر پھر فرمایا کیا تو بھول گئی ہو آنحضرت ابیات میں عورت ایک سال تک سوگ منایا کرتی تھی اور اس سال کے عرصہ میں اسکو ایک گھر میں تنہا کہا جاتا تھا صرف اسکو کہا کہ بانی دیا جاتا رہا حتے کہ دوسرا سال شروع ہوتا تھا تو نکالی جاتی تھی پھر کتا یا کوئی جانور لایا جاتا تھا وہ جب اسکو چھو دیا کرتی تھی تو وہ مر جایا کرتا تھا۔ اب تم سے تخفیف کیگئی ہے اور چار مہینہ دس دن رہنے دیئے ہیں فَفِي هٰذَا إِلَّا مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ اسْنَا وَأَنْشَى عَلَى عَنَادِهِ قَدْ جُعِلَ فِي كُلِّ عِدَّتِهَا وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ عِدَّتِهَا خَاصَّةً عَلَى نَابِي دَنِيبٍ أَمْرَأَةٍ ترجمہ پس ان آثار میں یہ پایا جاتا ہے کہ بیوہ کا سوگ تو اسکے تمام ایام عدت میں پایا جاتا ہے (یعنے) ماہ دس دن۔ اور یہ اس سے سوگ کی حدیث صرف تین دن تھی جیساکہ حدیث اسماء میں ہے ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ ترجمہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فریعہ بنت مالک کے بارہ میں وہ حدیث روایت کیگئی ہے مَا قَدْ حَدَّثَنَا بُونُسُ قَالَ: أَنْبَأَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ مُحَمَّدِيَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ أَنْبَأَنِي الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاهَا فَذَكَرَ لَهَا أَنَّهُ خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَوَجَدَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَتَانِي وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ عَنْ دُورِ أَهْلِي وَأَنَا أَكْرَهُ الْقَعْدَةَ فِيهَا وَإِنَّهُ لَمْ يَدَعْ لِي فِي مَسْكَنٍ وَلَا مَالٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَمَنَّ عَلَيَّ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ أَلْحَقَ بِأَهْلِي فَيَكُونُ مَرْمَانَا جَمِيعًا فَإِنَّهُ أَجْمَعُ لِي فِي شَأْنِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ إِنْ شِئْتِ فَالْحَقِي بِأَهْلِكِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرَةً بِذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِي أَوْ دُعِيَ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ زَعَمْتِ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيثَ مِنْ أَوَّلِهِ فَقَالَ امْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِي جَاءَ الْخَبَرُ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عُثْمَانُ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ بِهِ ترجمہ جو ہم سے یونس نے بیان کی کہا خبر دی مجکو انس بن عیاض نے کہا خبر دی مجکو سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ انصاری نے زینب بنت کعب سے کہا کہ مجھ کو فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبر دی جو کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں کہ اسکو اسکے خاوند کے مرنیکی خبر پہنچی جو کہ کچھ کمنار کے پیچھے گیا ہوا تھا اُس نے کفار کو قدوم کے اطراف میں پایا تھا تب کفار نے اسکو قتل کر ڈالا تھا وہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس میرے خاوند کے مرنیکی خبر آئی ہے اور میں انصار کے گھروں میں سے ایک ایسے گھر میں ہوں کہ جو میرے گھر والوں سے دور ہے میں وہاں رہنا پسند نہیں کرتی اور میرے خاوند نے میرے لئے نہ مکان نہ مال مملوک اور نہ نفقہ چھوڑا ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے بھائی کے پاس چلی جاؤں کہ اس سے ہم سب (تسلی کے ساتھ) اکٹھے رہینگے اور وہ میرے حال کے زیادہ مناسب اور میرے پسند ہے آپنے فرمایا کہ اگر تیری مرضی ہے تو چلی جا۔ میں خوشی خوشی نکلی یہانتک کہ میں آپکے حجرہ میں یا مسجد میں تھی کہ آپنے مجھے بلایا یا مجھے بلا بھیجا پھر فرمایا تم نے کیا کہا تھا میں نے شروع سے پھر سارا قصہ بیان کیا فرمایا کہ تم اسی گھر میں جہاں کہ تمہارے خاوند کی خبر مرگ آئی ہے رہو حتے کہ مدت پوری ہو جاتے پھر میں وہیں چار ماہ دس دن رہی وہ کہتی ہے کہ میری طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو بھیجا یا بات پوچھے مینے انکو یہ خبر دی تو انہوں نے اسی پر فیصلہ کیا حَكَمَ ثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہمسے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے وہ یزید بن محمد سے وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ سرا اس میں سب سے پہلی اسناد سے اسکے مثل بیان کی حدثنا یونس قال ثنا عیسیٰ بن سعید قال ثنا عبد اللہ بن عمرو
من رمثی بن سعید عن سعید عن اسحاق وذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عمرو نے یحییٰ بن سعید سے وہ سعد بن اسحاق سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل
بیان کی حدثنا ابن ابی داود ثنا محمد بن المتوکل قال ثنی یزید بن زریع قال ثنی شعبۃ وروح بن القاسم جمیعا
عن سعد بن اسحاق وذکر باسنادہ نحوہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن متوکل
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے شعبہ اور روح بن القاسم نے ان سب نے سعد بن اسحاق
سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب
عن مالک ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنی یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم
عن مالک جمیعا عن سعد بن اسحاق وذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی
مجھے یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم نے سعد بن اسحاق سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب
عن مالک اخبرہ عن سعد وذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن
وہب نے کہا امام مالک نے انکو خبر دی سعد سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا قبیصۃ
بن عقبۃ قال ثنا سفیان الثوری عن سعد وذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم یذکر سؤال عثمان ایاھا ولا قضاءہ بہ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری سے وہ سعد ۲۱
سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی صرف یہ کہ حضرت عثمان رض کے پوچھنے کا اسنے ذکر نہیں کیا اور نہ انکے فیصلہ دینے کا حدثنا
ابن ابی داود قال ثنا الوھبی قال ثنا ابن اسحاق عن سعد وذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال الفریعۃ ولم یقل الفریعۃ وذکر
ایضا سؤال عثمان ایاھا ولم یذکر قضاءہ بہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی ۲۲
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے سعد سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی صرف یہ کہ اسنے فریعہ کہا ہے فریعہ
نہیں کہا اور حضرت عثمان رض کے پوچھنے کا اور فیصلہ کا بھی ذکر کیا ہے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا زھیر
بن معاویۃ عن سعد بن اسحاق او اسحاق بن سعد ثم ذکر باسنادہ مثلہ وقال الفریعۃ ولا ادری اذکر سؤال عثمان
ایاھا وقضاءہ بہ امرا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث ۲۳
بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے سعد بن اسحاق یا اسحاق بن سعد سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل ذکر کی اور فریعہ کہا ہے
اور مجھے معلوم نہیں کہ اس نے حضرت عثمان رض کے سوال اور انکے فیصلہ کا ذکر کیا ہے یا نہیں قال ابو جعفر فمنھم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الفریعۃ ممن لا یتقال من منزلھا فی عدتھا وجعل ذلک من احدادھا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی
فرماتے ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فریعہ کو عدت کے دنوں میں اسکے گھر سے نکلنے کو منع فرمایا اور اسکو سوگ
قرار دیا وقد ذکرنا فی حدیث اسماء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا تعتدی ثلثا ثم اصنعی ما شئت حین انقضت
عنھا ذوجھا وھو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فنھی ذلک انہ لیس علیھا ان تحد اکثر من ثلاثۃ وکل قد اجمع
ان ذلک منسوخ لترکھم ذلک واستعمالھم حدیث زینب بنت جحش وعائشۃ وام سلمۃ وام حبیبۃ وما
ذکرنا مع ذلک مما یوجب الاحداد فی العدۃ کلھا وکل ما ذکرنا فی الاحداد انما قصد بذکرہ الی النھی عنھا فذوجھا
فاحتمل ان یکون ذلک فی العدۃ التی تجب بعقد النکاح فتکون کذلک مطلقۃ علیھا فی ذلک من الاحداد فرض علیھم

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِثْلَ مَا عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ خُصَّتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَفَاةِ خَاصَّةً ترجمہ اور جسنے اسماء کی حدیث مین یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا تھا کہ تو تین دن تک رہو پھر جو چاہے سو کرے جبکہ اسکا خاوند فوت ہوا تھا وہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے اب اس حدیث مین ہے کہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرو اور تمام صحابہؓ کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے کیونکہ انہون نے اسپر عمل چھوڑ دیا انہون نے حضرت زینب بنت جحش اور عائشہ و ام سلمہ ام حبیبہؓ کی حدیث پر عمل کیا ہے اور اسکے ساتھ ہمنے جسقدر بیان کیا ہے کہ تمام ایام عدت مین سوگ رہے تو وہ صرف اس عورت کے لئے ہے کہ جسکا خاوند فوت ہوجائے اب یہ احتمال ہو کہ یہ سوگ اس عدت مین ہی ہو جو کہ عقد نکاح سے لازم ہوتی ہے پس مطلقہ عورت پر بھی اسکی عدت مین وہی سوگ ہو جو بیوہ پر ہوتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ سوگ صرف وفات کی عدت مین خاص قصر فِي ذٰلِكَ اِذْ كَانَ قَدْ تَنَازَعُوا فِي ذٰلِكَ وَاخْتَلَفُوا فَقَالَ قَائِلُوْنَ لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِي عِدَّتِهَا اِحْدَادٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلِ الْاِحْدَادُ عَلَيْهَا فِي عِدَّتِهَا كَمَا هُوَ عَلَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَرَاَيْنَا الْمُطَلَّقَةَ مَنْهِيَّةً عَنِ الْاِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ نَهْيِهَا فِي عِدَّتِهَا كَمَا نُهِيَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنَّ حَقَّ عَلَيْهَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُهُ كَمَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُ الْعِدَّةِ فَلَمَّا سَاوَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي وُجُوْبِ بَعْضِ الْاِحْدَادِ عَلَيْهَا اَوْ كُلِّهِ عَلَيْهَا ترجمہ اب غور کیا تو معلوم ہوا کہ علماء کا اس مین اختلاف ہے بعض تو یہ کہتے ہین کہ مطلقہ پر عدت کے دنون مین سوگ نہین اور دوسرے کہتے ہین بلکہ اسپر بھی سوگ ہے جس طرح کہ بیوہ عورت پر ہے پھر ہم دیکھتے ہین کہ مطلقہ کو عدت کے دنون مین گھر سے نکلنا ایسا ہی منع ہے جس طرح کہ بیوہ کو اور یہ امر اسپر لازم ہے وہ گھر کو چھوڑ نہین سکتی جیسا کہ عدت کو چھوڑ نہین سکتی پس جب مطلقہ بیوہ عورت کیساتھ بعض سوگ دینے عدم خروج) مین برابر ہوئی تو اسکے ساتھ کل سوگ مین برابر ہوگی فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الْاِحْدَادِ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِي عِدَّتِهَا ترجمہ اب ہماری تقریر سے ثابت ہوا کہ مطلقہ پر اسکی ایام عدت مین سوگ لازم ہے وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ترجمہ اور بیشک اس امر مین ایک جماعت متقدمین سے بھی روایت کیگئی ہے حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا اَتَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا اَيَّتُهُمَا تَحُجُّ بِالنَّاسِ فَقَالَ جَابِرٌ لَا فَقُلْتُ اَتَعْرِفُ هٰذَا فَقَالَ جَابِرٌ لَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالزبیر نے کہا کہ مینے جابر رضہ سے پوچھا کہ کیا مطلقہ اور بیوہ عدت بیٹھین یا کل جابر رضہ نے فرمایا نہین پھر مینے کہا کیا جانتے ہو تم یہ بات کہا تو جابر نے کہا ہان حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ اِنَّهَا لَا تَحُجُّ وَلَا الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا تَعْتَمِرَانِ مِنْ غَيْرِ تَهْيِيْجٍ شَيْءٍ مِنْهُمَا شَيْءٌ تَوَقَّفَا اَجْلَهُمَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے ابوزبیر سے وہ جابر رضہ سے کہ انہون نے مطلقہ کے بارہ مین کہا ہے کہ وہ اور بیوہ نہ علیحدہ رہین اور نہ اپنے گھرون سے باہر نکلین حتے کہ اپنی عدت پوری کرین فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِذْنِهِ لِخَالَتِهِ فِي الْخُرُوْجِ فِي جَذَاذِ نَخْلِهَا فِي عِدَّتِهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ هُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ترجمہ اب یہ جابر بن عبداللہ رضہ ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی خالہ کے لئے عدت مین کھجورین کاٹنے کے لئے نکلنے کی اجازت روایت کر چکے ہین جس کا ہم نے اس کتاب مین پہلے ذکر کر دیا ہے پھر وہ اُسکے برخلاف خود کہتے ہین فَهٰذَا دَلِيْلٌ قَدْ ثَبَتَ بِهٖ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ وَفِي حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ بِسَوِيَّةٍ بَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَيْضًا عَلَى اَنَّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَوَاءٌ فِي بَعْضِ الْاِحْدَادِ كَانَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ الْاِحْدَادِ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْعِدَّةِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي حَدِيْثِ اَسْمَاءَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْاِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا رُوِيَتْ بِهٖ خَالَةُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ وَالْاِحْدَادُ اِنَّمَا هُوَ فِي الثَّلٰثَةِ الْاَيَّامِ مِنَ الْعِدَّةِ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْاِحْدَادُ فِي كُلِّ الْعِدَّةِ ترجمہ اب یہ اس پر دلیل ہے کہ اُنکے نزدیک یہ امر منسوخ ہے اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین بھی جس کا ہمنے ذکر کیا ہے ان کا قول یہ ہے کہ مطلقہ اور بیوہ سوگ مین برابر ہین اور جب یہ دونون بعض سوگ مین برابر ہوئے تو اسی طرح سب سوگون مین ہون گے اور پہلے اس سے بلاشبہہ سوگ بعض عدت مین تھا اس کے بعد منسوخ ہوگیا اور ہر ایک عدت مین سوگ مقرر کیا گیا اب یہ احتمال ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خالہ کو جو تین دن کے سوگ کا حکم دیا گیا تھا اس کے بعد یہ منسوخ کیا گیا ہو اور تمام عدتون مین سوگ مقرر کر دیا گیا ہو ۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ترجمہ اور بلاشبہہ اس مین بھی متقدمین سے روایت کیا گیا ہے

۲۷ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً مِّنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ لَمَّا نُعِيَ اِلَيْهِنَّ اَزْوَاجُهُنَّ فَحَزِنَّ فِي عِدَّتِهِنَّ ترجمہ وہ حدیث جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے منصور نے ح اور حدیث بیان کی ہمسے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے منصور سے وہ مجاہد سے وہ سعید بن المسیب سے کہ حضرت عمر نے ذی الحلیفہ سے اُن عورتون کو واپس کیا کہ جنکے خاوند فوت ہوگئے تھے اور وہ عدت مین باہر نکلی تھین حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَا فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ فَاقَةٌ شَدِيْدَةٌ فَلَمْ يُرَخِّصَا لَهَا اَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا اِلَّا فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا وَتُصِيْبُ مِنْ طَعَامِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِهَا فَتَبِيْتُ فِيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے کہ عمر بن الخطاب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اس عورت کو جسکا خاوند فوت ہوچکا تھا اور وہ نہایت تنگدست اور فاقہ مین تھی گھر سے باہر نکلنے کی رخصت صرف دن کے وقت دی تھی کہ وہ اپنے کھانیکا انتظام کرے پھر رات کو اپنے گھر مین آکر سوے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ اَبِي لَيْلٰى وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَبِيْتُ خَارِجًا عَنْ بَيْتِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عبید اللہ ابن ابی لیلے موسی بن عقبہ سب نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ انہون نے بیوہ عورت کے بارہ مین فرمایا کہ وہ اپنے گھر کے سوا اور کہین نہ سوے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّيَ السَّائِبُ تَرَكَ ذَرْعًا بِقَنَاةٍ فَجِئْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ السَّائِبَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ضَيْعَةً مِّنْ زَرْعٍ بِقَنَاةٍ وَتَرَكَ غِلْمَانًا

صِفَارًا وَلَا حِيلَةَ لَهُمْ وَهِيَ لَنَا مَادُمْتُ مُتَرَبِّصًا أَفَأَنْتَقِلُ إِلَيْهَا فَقَالَ لَا فَتَعْتَدِّي الْأَرْبَعَةَ الْأَشْهُرِ الَّتِي قَالَ فِيهَا زَوْجُكِ إِذَا جَاءَ إِلَى ضَيْعَتِكِ بِالنَّهَارِ وَادْخُلِي إِلَى بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ فَبَيْتِي فِيهِ فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذَلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے ۲۹

کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے یزید بن قسیط سے وہ مسلم بن سائب سے وہ اپنی ماں ۷

سے کہا کہ جب سائب فوت ہو گیا تو اس نے قناۃ میں ایک کھیت چھوڑا تھا پھر میں ابن عمرؓ کی خدمت آئی اور اسے عرض کیا کہ اے ابا عبدالرحمن سائب فوت ہو گیا ہے اور اس نے مقام قناۃ میں کھیتی اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں اور وہ کہیں نہیں سکتے ان کا احاطہ امکان میں ہے کیا میں اس کھیت کی طرف چلی جاؤں انہوں نے فرمایا کہ عدت وہیں گذار جس میں کہ تیرا خاوند فوت ہوا ہے اور دن کو اپنے کھیت کی طرف چلی جایا کر اور رات کو اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا کر اور اس میں رات کو سویا کر تب میں ایسا ہی کرتی تھی حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ مَخْرَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ أُمَّ مُسْلِمِ بْنَ السَّائِبِ تَقُولُ تُوُفِّيَ السَّائِبُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْخُرُوجِ فَقَالَ لَا تَخْرُجِي مِنْ بَيْتِكِ إِلَّا لِحَاجَةٍ فَلَا تَبِيتِي إِلَّا فِيهِ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُكِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو مخرمہ بن بکیر نے ۳۰

اپنے باپ سے کہا کہ میں نے ام مخرمہ سے سنا وہ کہتی تھی کہ میں نے ام مسلم بن سائب سے سنا وہ کہتی تھی کہ سائب فوت ہو گیا پھر میں نے ابن عمرؓ سے نکلنے کے لئے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے گھر سے بلا ضرورت نہ نکل لیکن رات تو وہیں کاٹ جتنے کہ اپنی عدت گذار لے حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَنْتَقِلُ الْمُبْتُوتَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث ۳۱

بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے وہ سالم سے وہ ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے بیوہ عورت اور مطلقہ ثلثہ کے بارہ میں فرمایا کہ یہ دونوں گھر سے نہ نکلیں اور رات بھی اپنے ہی گھر میں کاٹیں حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِيتَانِ إِلَّا فِي بُيُوتِهِمَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ۳۲

حماد نے ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہ فرمایا بیوہ اور تین طلاق شدہ عورتیں کہیں نہ جائیں اور اپنے گھروں ہی میں رات کو رہا کریں حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ فِي عِدَّتِهَا فَاشْتَكَى أَبُوهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ مَا تَرَيْنَ فَإِنِّي أَشْتَكِي أَفَآتِيهِ فَأُمَرِّضُهُ فَقَالَتْ بَيْتِي فِي بَيْتِكِ طَرَفَيِ اللَّيْلِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث ۳۳

بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے منصور سے وہ ابراہیم سے کہا کہ ایک عورت عدت میں تھی اسکا باپ بیمار ہو گیا اس نے ام المومنین ام سلمہؓ کے پاس کسی کو بھیجا کہ آپ کیا حکم دیتی ہیں میرا باپ بیمار ہو گیا ہے کیا میں اس کے پاس جاؤں اور بیمار پرسی کروں انہوں نے کہلا بھیجا کہ رات کے دونوں طرف (شام اور صبح) اپنے گھر میں رہو (مطلب یہ کہ دن کو چلی جاؤ) اور رات کو گھر میں رہو حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَرَى أَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّقَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ بُكَيْرٌ وَقَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ تَخْرُجُ مِنْ فَيْءٍ أَنْ تَبِيتَ عَنْ بَيْتِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو مخرمہ نے اپنے باپ سے کہ اس نے قاسم بن محمد ۳۴

سے سنا کہ وہ مطلقہ کو مسجد میں جانیکو جائز کہتے تھے بکیر کہتے ہیں اور عمرہ نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ باہر چلی جائے مگر یہ کہ رات

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو گھر ہی میں سوتے باہر نہ جائے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ بِنْتَ سَعِيدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ فَانْتَقَلَتْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اس سے حدیث بیان کی اس نے نافع سے یہ کہ سعید کی بیٹی عبداللہ بن عمر کے نکاح میں تھی پھر طلاق دی اسکو بتہ پھر نقل کیا اُس نے تب عبداللہ بن عمر نے اسپر انکار کیا یعنی برا جانا حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ اَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ اَوْ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے یہ کہ مالک نے حدیث بیان کی کہ بیان کیا اسکو حمید بن قیس سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ سعید بن المسیب سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیواؤں کو بیداء کے جنگل سے لوٹا دیا کرتے تھے اور انکو حج سے روکا کرتے ترجمہ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَا الْمُطَلَّقَةُ اِلَّا فِي بَيْتِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اسے حدیث بیان کی نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بیوہ اور مطلقہ عورت اپنے گھر دن میں رات کاٹیں حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذُّهْلِيِّ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ طَلَّقَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْبَتَّةِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْعِرَاقِ فَسَاَلَتِ ابْنَ الْمُسَيَّبِ وَالْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَخَارِجَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ هَلْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فَكُلُّهُمْ قَالَ لَا تَقْعُدُ فِي بَيْتِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیی بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے لیث نے ایوب بن موسے سے وہ محمد بن عبدالرحمن ذہلی سے کہ علقمہ بن عبدالرحمن بن ابی سفیان نے اپنی ایک عورت کو طلاق بتہ (قطعی مغلظ) دی پھر عراق کی طرف چلا گیا اس عورت نے ابن المسیب اور قاسم اور سالم اور خارجہ اور سلیمان بن یسار رض سے دریافت کیا کہ کیا میں گھر سے باہر نکلوں سب نے جواب دیا کہ نہیں اپنے گھر میں ہی رہو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا وَالْمُخْتَلِعَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُلَاعَنَةُ لَا يَخْتَضِبْنَ وَلَا يَتَطَيَّبْنَ وَلَا يَلْبَسْنَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوتِهِنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے ابراہیم سے کہا کہ مطلقہ ثلثہ اور خلع شدہ اور بیوہ اور لعان شدہ عورتیں نہ خضاب لگائیں نہ خوشبو ملیں نہ رنگا ہوا کپڑا پہنیں اور نہ اپنے گھروں سے نکلیں فَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ رَدَدْنَاهُنَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ قَدْ مَنَعُوا الْمَيِّتَ فِي عِدَّتِهَا وَجْهًا مِنَ السَّفَرِ وَالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا وَخَصُّوا الْمَبِيتَ فِي الْخُرُوجِ فِي بَعْضِ نَهَارِهَا عَلٰى اَنْ تَبِيتَ فِي بَيْتِهَا وَقَدْ قَرَنَ بَعْضُهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقَةَ الْمَبْتُوتَةَ فَجَعَلَهَا كَذٰلِكَ فِي مَنْعِهِ اِيَّاهَا مِنَ السَّفَرِ وَالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ اَحَدٌ مِنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا لَا لَيْلًا وَخَصَّ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ترجمہ پس دیکھے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین رضی اللہ عنہم ہیں جو کہ بیوہ عورت کو عدت میں سفر کرنے اور گھر سے نکلنے کو منع کرتے ہیں اور دن کے وقت نکلنے کی اجازت دیتے ہیں بشرطیکہ رات اپنے گھر میں کاٹے اور بعض صحابہ وغیرہ نے اسکے ساتھ مطلقہ بتہ کو بھی ملا دیا ہے اور اسکو بھی عدت میں سفر کرنے اور گھر کے نکلنے سے منع کر دیا ہے لیکن مطلقہ کو دن کے وقت گھر سے نکلنے کی کسی نے بھی اجازت نہیں دی جیسا کہ بیوہ عورت کو دن کی رخصت دی ہے فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَنْعِهِمَا مِنَ السَّفَرِ فِي عِدَّتِهَا وَالْخُرُوجِ مِنْ مَنْزِلِهِمَا اِلَّا نَهَارًا فَخَصَّ

۱ ۳۷ بیوہ عورت کو عدت میں سفر کرنے اور گھر سے نکلنے کی ممانعت کے بیان میں

۲ ترجمہ

۳ شد و کرنا کی تریب

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْمَيِّتِ فِي عِدَّتِهَا وَ خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى الضَّرُورَةِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اب اس سے وہی بات ثابت ہوئی جو ہم ان دونون عورتون کو عدت کے دنون مین گھر سے نکلنے کو منع کرتے ہین مگر صرف بیوہ عورت کو دن کے وقت بضرورت نکلنے کی اجازت دیتے ہین اور یہ سب امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ كَانَتْ سَافَرَتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سفر مین اپنی بہن ام کلثوم کو بحالت عدت لے گئی تہین۔ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنِيْ جُوَيْرِيَةُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ اِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا ترجمہ اوپر کی دو حدیث بیان کیگئی ہے جو کہ ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے جویریہ بن حازم نے کہا کہ مین نے عطاء سے سنا وہ کہتے تہے کہ عائشہ رضہ نے اپنی بہن ام کلثوم کے ساتھہ اسکی عدت مین حج کیا تھا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ حَجَّتْ عَائِشَةُ بِاُخْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے جریر نے کہا کہ مین نے عطاء سے سنا وہ کہتے تہے کہ حضرت عائشہ رضہ نے اپنی بہن کے ساتھہ اسکی عدت مین جو کہ طلحہ بن عبید اللہ کی طرف سے واقع ہوئی تہی حج کیا تہا (یعنے وہ طلحہ بن عبید اللہ کی بیوی نہین جو شہید ہو گئے تہے) حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَاءٌ فُلَيْحٌ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَجَّتْ بِاُخْتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فلیح نے قاسم سے وہ عائشہ رضہ سے کہ انہون نے اپنی بہن ام کلثوم کے ساتھہ انکی عدت کے ایام مین حج کیا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے ایوب بن موسے سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ عائشہ رضہ سے مثل اس کے بیان کی قِيْلَ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ فِتْنَةٍ فَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ترجمہ تو اس کے جواب مین ..... یوں کہا جائیگا کہ یہ امر ..... تھا کیونکہ لوگ اسوقت فتنہ اور فساد کی حالت مین تھے جسکے یہ حدیث بیان کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَصَارَتْ عَائِشَةُ اِلٰى مَكَّةَ بَعَثَتْ عَائِشَةُ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَهِيَ بِالْمَدِيْنَةِ فَحَمَلَتْهَا اِلَيْهَا لِمَا كَانَتْ تَخَافُ عَلَيْهَا مِنَ الْفِتْنَةِ وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا فَهٰكَذَا الْقَوْلُ اِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ يُخَافُ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ مِنَ الْاِقَامَةِ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ فَهِيَ فِيْ سَعَةٍ مِنَ الْخُرُوْجِ فِيْهَا اِلٰى حَيْثُ اَحَبَّتْ مِنَ الْاَمَاكِنِ الَّتِيْ تَاْمَنُ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے باپ سے فرمایا کہ جب طلحہ بن عبید اللہ جنگ جمل مین شہید ہوئے تہے اور حضرت عائشہ رضہ مکہ کی طرف چلی گئی تہین تو انہون نے کسی کو ام کلثوم کی طرف بہیجا جو کہ مدینہ مین تہین پہر انکو ہمراہ لیگئی تہین کیونکہ انکو اس پر فتنہ فساد کا خوف تہا اور وہ بحالت عدت تہین اور ایسی صورت مین ہم یہی کہتے ہین کہ اگر معتدہ عورت پر فتنہ کا خوف ہو اور وہان سے باہر جا سکتی ہے تو جہان چاہے چلی جائے جس مین کہ فتنہ سے محفوظ رہے وباللہ التوفیق۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَابُ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ هَلْ لَهَا خِيَارٌ اَمْ لَا

لونڈی آزاد کی جائے اور اُسکا خاوند آزاد ہو کیا اسکو اختیار ہے یا نہین

حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا فَلَمَّا اُعْتِقَتْ خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عائشہ رضہ سے آپ فرماتی ہین کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا اور جب مین نے اُسکو آزاد کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اختیار دیدیا کہ تیری مرضی ہے چاہے اسکے ساتھ نکاح کرلے یا اورسے اُس نے اپنی آزادی پسند کی۔ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَجَعَلُوْا لِلْاَمَةِ الْخِيَارَ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا اَوْ عَبْدًا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین کہ بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہین اور کنیز کو آزاد شدہ کو اختیار دیتے ہین اسکا خاوند آزاد ہو یا غلام وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا اِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَلَهَا الْخِيَارُ وَاِنْ كَانَ حُرًّا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا ترجمہ اور اس مین دوسرے علماء انکے مخالف ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ اگر اسکا خاوند غلام ہے تو اسکو اختیار ہے اور اگر اسکا خاوند آزاد ہے تو اسکو اختیار نہین وہ کہتے ہین کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ اور اسمین انہون نے وہ حدیث بیان کی ہے جو ہمسے احمد بن ابی داؤد نے بیان کی ہے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسمعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے جریر بن عبدالحمید نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ عائشہ رضہ سے فرمایا کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا اور اگر وہ آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بریرہ کو اختیار نہ دیتے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَشُ اِلٰى عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَعْتَقَتْ بَرِيْرَةَ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد ابن ابی حازم نے ہشام بن عروہ سے وہ عبدالرحمن بن قاسم سے وہ عبدالعزیز سے وہ اپنے باپ سے اعمش کہتے ہین کہ وہ عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے بریرہ کو آزاد کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو اختیار دیا اور اسکا خاوند غلام تھا قَالُوْا فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُخَيِّرُ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْهَا ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْ مَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یہ علماء کہتے ہین کہ دیکھو حضرت عائشہ یہ فرماتی ہین کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا پس یہ اس روایت کے برخلاف ہی جو تم نے اسود سے وہ عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہین بیان کی ہے کہ وہ آزاد تھا، پھر عائشہ رضہ فرماتی ہین کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکو اختیار نہ دیتے قِيْلَ لَهُمْ اَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَلْفُوْظَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ ترجمہ تو اسکے جواب مین اسنے کہا جائیگا کہ یہ لفظ ممکن ہے کہ عائشہ رضہ کے کلام مین ہو اور ممکن ہے کہ عروہ کا کلام ہو واللہ اعلم

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِيْ تَثْبِيْتِ قَادُوْهُ فِيْ زَوْجِ بَرِيْرَةَ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا ترجمہ اور اس قول کے قائلین نے اس امر کے ثابت کرنے مین کہ بریرہ کا خاوند غلام تہا اس حدیث سے استدلال کیا ہے وبما حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُسَمّٰى مُغِيْثًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ ترجمہ جو ہم سے علی بن عبد الرحمن نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے عکرمہ سے وہ ابن عباس رض سے کہ بریرہ کا خاوند سیاہ رنگ کا غلام تہا جس کو مغیث کہتے تہے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیدیا اور حکم دیا کہ عدت گذارے حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ رَاَيْنَا زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَكَلَّمَ لَهُ الْعَبَّاسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَطْلُبَ اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَوْجُكِ وَاَبُوْ وَلَدِكِ فَقَالَتْ اَتَاْمُرُنِيْ بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ قَالَتْ اِنْ كُنْتَ شَافِعًا فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ وَكَانَ عَبْدًا لِاٰلِ الْمُغِيْرَةِ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد نے عکرمہ سے وہ ابن عباس رض سے فرمایا کہ جب بریرہ کو اختیار دیا گیا تو ہم نے اُسکے خاوند کو دیکہا کہ مدینہ کی گلیون مین اُسکے پیچھے پہرتا تہا بحالیکہ اُس کے آنسو اُسکی داڑہی پر گرتے تہے پہر عباس رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسکی سفارش کی کہ اسکو بلاکر سمجہائین تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بریرہ سے کہا کہ وہ تمہارا خاوند ہے اور تمہارے فرزند کا باپ ہے اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجہکو حکم فرماتے ہین (تو مان لونگی) آپ نے فرمایا کہ مین تو صرف سفارش کرتا ہون اس نے عرض کیا کہ اگر سفارش کرتے ہین تو مجہے ضرورت نہین اور اُس نے اپنی آزادی پسند کی اسکو مغیث کہتے تہے وہ بنی مخزوم کی آل مغیرہ کا غلام تہا قَالُوْا فَاِنَّمَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا ترجمہ یہ علماء کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو خیار صرف اسلئے دیا تہا کہ اسکا خاوند غلام تہا فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ اَوْلَى الْاَشْيَاءِ بِنَا اِذَا جَاءَتِ الْاٰثَارُ هٰكَذَا فَوَجَدْنَا السَّبِيْلَ اِلٰى اَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى غَيْرِ طَرِيْقِ التَّضَادِّ اَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا نَحْمِلَهَا عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ وَيَكُوْنُ حَالُ رُوَاتِهَا عِنْدَنَا عَلَى الصِّدْقِ وَالْعَدَالَةِ فِيْمَا رَوَوْا حَتّٰى لَا نَجِدَ بُدًّا مِنْ اَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ قَدْ قِيْلَ فِيْهِ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا وَقِيْلَ فِيْهِ اِنَّهٗ كَانَ حُرًّا جَعَلْنَاهُ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَ عَبْدًا فِيْ حَالٍ اُخْرٰى فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَ الْحَالَتَيْنِ عَنِ الْاُخْرٰى فَكَانَ الرِّقُّ قَدْ يَكُوْنُ بَعْدَهُ الْحُرِّيَّةُ وَالْحُرِّيَّةُ لَا يَكُوْنُ بَعْدَهَا رِقٌّ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا حَالَ الْعُبُوْدِيَّةِ مُتَقَدِّمَةً وَحَالَ الْحُرِّيَّةِ مُتَاَخِّرَةً ترجمہ اور پہلے قول کے قائلین کی ان لوگون کے برخلاف یہ دلیل ہے کہ سب سے بہتر امر ہمارے لئے یہ ہے کہ جب آثار اس قسم کے ہون اور ہمسے ہوسکے تو وہ طریق اختیار کرنا چاہیے کہ جس مین تضاد اور کذب جاتا رہے (بالخصوص) جبکہ ہمارے نزدیک سب راوی سچے اور عادل ہون یہانتک کہ ہمین اس امر سے چارہ نہ ہو کہ انکے برخلاف عمل کرین اور جب ثابت ہوا کہ مسئلہ مذکورہ اسی قسم کا ہے اور بریرہ کے خاوند کے بارہ مین کوئی تو کہتا ہے کہ وہ غلام تہا اور کوئی کہتا ہے کہ وہ آزاد تہا تو ہم اسکی تطبیق یون کرتے ہین کہ وہ ایک وقت مین غلام تہا اور دوسرے وقت آزاد تہا اب معلوم ہوا کہ دو حالتون مین سے ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

متاخر ہے اور غلامی کے بعد تو آزادی ہو سکتی ہے لیکن آزادی کے بعد غلامی نہین ہوتی اور جب یہ ایسی بات ہے تو ہم غلامی کو مقدم کرتے ہین اور آزادی کو متاخر لیتے ہین فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ حُرًّا فِيْ وَقْتٍ مَا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ عَبْدًا قَبْلَ ذٰلِكَ هٰكَذَا التَّصْحِيْحُ الْاٰثَارُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوِ اتَّفَقَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ عَبْدًا كَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اِذَا كَانَ حُرًّا زَالَ حُكْمُهٗ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَجِئْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا خَيَّرْتُهَا لِاَنَّ زَوْجَهَا عَبْدٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَا نَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهَا خِيَارٌ اِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا فَلَمَّا لَمْ يَجِئْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَجَاءَ عَنْهُ اَنَّهٗ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ اِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَلَا تَرٰى اَنَّ الْاَمَةَ فِيْ حَالٍ رِقِّهَا لَمَّا كَانَ لَهَا اَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَ زَوْجِهَا الْعَبْدِ اِذَا عَتَقَتْ كَانَ لَهَا اَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَ زَوْجِهَا الْحُرِّ اِذَا عَتَقَتْ وَكَانَ لَهَا اَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَ زَوْجِهَا الْعَبْدِ اِذَا عَتَقَتْ وَهِيَ تَحْتَ الْحُرِّ كَانَ لَهَا اَنْ تَخْتَارَ فِرَاقَ زَوْجِهَا الْحُرِّ اِذَا عَتَقَتْ وَهِيَ تَحْتَ الْعَبْدِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ اَجْمَعِيْنَ

ترجمہ اب اس سے ثابت ہوا کہ بریرہ کا خاوند اسکے اختیار دئے جانے کیوقت آزاد تھا اور اس سے پہلے غلام تھا اس طرح اس باب مین احادیث کی تصحیح ہے اور اگر تمام روایات ہمارے نزدیک اس امر پر متفق ہوتین کہ وہ غلام ہی تھا تو اس مین یہ نہین پایا جاتا کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو اسکا حکم بدل جاتا (یعنے اسکو اختیار نہوتا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہین ہوا کہ آپنے یہ فرمایا ہو کہ مین نے اسکو صرف اسلئے اختیار دیا ہے کہ اسکا خاوند غلام ہے اور اگر یہی ہوتا تو البتہ اسکے آزاد ہونے کی صورت مین اس کو اختیار نہ ہوتا اور جب اس قسم کی کوئی روایت آپ سے ثابت نہین اور آپ سے یہی ثابت ہوا ہے کہ اسکو اختیار دیدیا۔ اور یہ کہ اسکا خاوند غلام تھا تو اب ہم سوچتے ہین کہ کیا آزاد اور غلام کا حکم اس مین الگ الگ ہے دیکھا تو معلوم ہوا کہ مولے کو اختیار ہے کہ اپنی لونڈی کا نکاح اسکی غلامی کی حالت مین آزاد سے کرے یا غلام سے لیکن لونڈی کو جب آزاد کردے تو اسکو نئے سرے سے آزاد یا غلام سے نکاح کردینے کا اختیار نہین رہتا پس اس حالت مین مولے کا حکم غلامون اور آزادون مین دینا نہ دینا برابر ہے (یعنے اسکا کچھ اثر نہ ہوگا) جب یہ حالت ہوئی اور ہمنے دیکھا کہ جب مولے نے اپنی لونڈی کا نکاح کسی غلام سے کیا پھر لونڈی کو آزاد کردیا اور اسکے بعد لونڈی آزاد شدہ کو اختیار حاصل ہوگیا اور وہ خود مختار ہوگئی) اسیطرح اگر آزاد سے نکاح کیا تھا اور پھر لونڈی کو آزاد کردیا تو اس صورت مین بھی آزاد شدہ لونڈی کو خود مختاری حاصل ہونی چاہئے اسی قیاس اور نظر کے مطابق جو ہمنے بیان کیا اور یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ طَاوُسٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لِلْاَمَةِ الْخِيَارُ اِذَا عَتَقَتْ وَاِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيٍّ

ترجمہ اور بیشک اس مین طاؤس رح سے بھی روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ (طاؤس) سے روایت کرتے ہین کہ لونڈی کو اختیار حاصل ہے جبکہ وہ آزاد کیجائے اگرچہ قریشی کی بیوی ہو۔ (یعنے آزاد کی) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا سِيَادُ يَعْنِيْ فِي الْعَبْدِ وَالْحُرِّ قَالَ وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج سے کہا خبر دی مجکو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ انہون نے فرمایا آزاد لونڈی کے لئے اختیار ہے یعنی غلام اور آزاد مین (خواہ مرد غلام ہو یا آزاد) ابن جریج

کہتے ہین کہ مجکو خبر دی اس کی حسن بن مسلم نے اسکے مثل۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَتَى يَقَعُ الطَّلَاقُ

مرد اپنی عورت سے کہے کہ تجکو لیلۃ القدر مین طلاق ہے تو یہ طلاق کب پڑے گی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ ۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید اور فہد بن سلیمان نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم سے کہا خبر دی ہم کو محمد بن جعفر بن ابی کثیر نے کہا خبر دی مجکو موسے بن عقبہ نے ابو اسحق ہمدانی سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی نسبت پوچھا گیا اور مین سن رہا تھا آپنے فرمایا کہ وہ رمضان شریف کے سارے مہینہ مین ہے فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ فَقَالَ قَوْمٌ هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا قَدْ تَكُونُ فِي أَوَّلِهِ وَفِي وَسَطِهِ كَمَا قَدْ تَكُونُ فِي آخِرِهِ ترجمہ پس اس حدیث مین یہ ہے کہ آپ نے فرمایا وہ رمضان کے تمام مہینہ مین ہے۔ اور بعض علمانے کہا ہے کہ جس طرح لیلۃ القدر آخر ماہ رمضان مین ہوتی ہے اسیطرح کبھی اول اور وسط مین بھی ہوتی ہے وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ هَذَا الْمَعْنَى وَيَحْتَمِلُ أَنَّهَا فِي كُلِّ رَمَضَانَ تَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَعَ أَنَّ أَصْلَ هَذَا الْحَدِيثِ مَوْقُوفٌ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَثْبَاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا کہ وہ تمام رمضان مین ہوتی ہے یہ معنے بھی ہو سکتا ہے (کہ جو بیان ہوا) اور یہ بھی احتمال ہے کہ اسکا یہ معنے ہو کہ وہ ہر رمضان مین قیامت تک ہوتی رہے گی باوجودیکہ دراصل یہ حدیث موقوف ہے اسیطرح معتبر راویون نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح نے ابو اسحق سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضہ سے مثل اسکے اور انہون نے اسکو مرفوع نہین کیا (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہنچایا) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ابو اسحق ہمدانی سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِلَفْظٍ غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ ترجمہ اور بلاشبہہ اس حدیث کو ابو الاحوص نے ابو اسحق سے ان لفظون کے بغیر دوسرے لفظون سے بیان کیا ہے حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي رَمَضَانَ كُلِّهِ ۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے ابو اسحاق سے وہ سعید بن جبیر سے کہا کہ مین نے ابن عمر رضہ سے لیلۃ القدر کے بارہ مین دریافت کیا تو کہا کہ وہ رمضان کے سارے مہینہ مین آتی ہے فَإِنْ كَانَ هَذَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

هُوَ لَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَدْ ثَبَتَ بِهٖ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ يُرِيْدُ اَنَّهَا فِيْ كُلِّ الشَّهْرِ ترجمہ اب اگر حدیث کے یہی لفظ ہیں تو ثابت ہوا کہ انکا اس قول سے مقصود یہ ہے کہ وہ سارے مہینہ میں ہوتی ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ ترجمہ اور بیشک ابن عمر رضہ سے اسکے خلاف روایت کیگئی ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنِيْ سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ تَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن جارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سلیمان بن بلال نے عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے لیلۃ القدر کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اسکو رمضان شریف کے آخری ہفتہ میں تلاش کرو حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق

۶ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج سے

۷ کہا خبر دی مجکو زہری نے سالم بن عبداللہ کی حدیث سے وہ ابن عمر رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کو آخری ہفتہ میں تلاش کرو حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان

۸ اور ابن ابی داؤد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۹ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا کہ میں نے امام مالک کے سامنے پڑھی وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا ترجمہ اور بیشک ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سوا اور صحابہ رضہ نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح روایت کی ہے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ اَسَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ عِلْمَتِيْ اَشْيَمُ سُئِلَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَفِيْ رَمَضَانَ هِيَ اَوْ فِيْ غَيْرِهٖ قَالَ فِيْ رَمَضَانَ قُلْتُ وَتَكُوْنُ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا فَاِذَا قُبِضُوْا رُفِعَتْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قُلْتُ فِيْ أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ أَيِّ الْعَشْرِيْنَ هِيَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلُنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّيْ فِيْ أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ لَا تَسْأَلُنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب ابن اسحاق حضرمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوزمیل نے مالک بن مرثد سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ میں نے ابوذر سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی نسبت دریافت کیا تھا فرمایا ہاں میں لوگوں سے اسکی بابت پوچھا کرتا تھا عکرمہ کہتے ہیں یعنی بہت ہی پوچھا کرتا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے لیلۃ القدر کی نسبت فرمایئے آیا رمضان میں آتی ہے یا دوسرے دنوں میں فرمایا کہ رمضان میں آیا کرتی ہے میں نے کہا کہ وہ جبتک انبیا علیہم السلام دنیا میں رہیں رہتی ہے اور جب وہ انتقال فرماتے ہیں وہ بھی جاتی رہتی ہے فرمایا نہیں وہ تو قیامت تک رہیگی میں نے عرض کیا کہ وہ رمضان کی کونسی تاریخ میں ہوتی ہے فرمایا پہلے یا آخر کے عشرہ میں پھر حضور بھی باتیں کرتے رہے اور میں بھی پھر جھٹ عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسے عشرہ میں ہوتی ہے فرمایا اسکو آخر عشرہ میں تلاش کیا کرو پھر مجھسے کچھ نہ پوچھیو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے رہے اور میں بھی کرتا رہا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکو اپنے حق کی جو آپ پر ہے قسم دیتا ہوں کہ آپ ضرور بتلائیں کہ وہ کس عشرہ میں ہوتی ہے تب تو حضور مجھ پر اتنے خفا ہو گئے کہ پہلے اس سے مجھ پر کبھی خفا نہ ہوئے تھے اور نہ اسکے بعد پھر فرمایا کہ اگر خدا چاہے تو تمکو اسکی اطلاع دیدیگا اسکو آخری ہفتہ میں تلاش کرو اسکے بعد مجھسے کچھ نہ پوچھیو۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَدْ خَلَتْ إِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلْتَمِسُوْهَا فِيْ هٰذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِيْ يَبْقَيْنَ مِنَ الشَّهْرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالزبیر نے کہا خبر دی مجکو جابر رضہ نے کہ عبداللہ بن انیس انصاری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی بابت دریافت کیا اور رمضان کی بائیس راتیں گذر چکی تھیں تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اسکو اس آخری ہفتہ میں جو ابھی باقی رہتے ہیں تلاش کرو۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِلْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ هٰذَا إِذًا أَوْلٰى ثَمَانٍ فَقَالَ بَلْ أَوْلٰى سَبْعٍ فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ معاذ بن عبداللہ بن حبیب سے وہ عبداللہ بن عبداللہ بن حبیب سے وہ عبداللہ بن انیس سے کہ انسے شب قدر کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ تم اسکو آج کی رات تلاش کرو۔ اور وہ تیئیسویں رات تھی ایک شخص نے کہا کہ یہ آٹھ میں سے پہلی ہوئی تب آپ نے فرمایا بلکہ سات میں سے پہلی کیونکہ مہینہ (کبھی) پورا نہیں ہوتا فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ لِأَنَّ ذٰلِكَ الشَّهْرَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ترجمہ اب اس حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ وہ آخری ہفتہ مین ہوتی ہے اور آپ نے تیئسوین رات کا اس لئے ارادہ کیا کہ وہ مہینہ اُنتیس دن کا تھا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْقَمَرِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي عَلَى الْبَابِ إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ أَبِي مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ مِنَادِي عِنِّي الْبَادِيَةِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ آتِي فِيهَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ ائْتِ فِي لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زید بن ابی القمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے کہا کہ مین اپنے باپ کے ساتھہ دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین عبد اللہ بن انیس کے فرزند آئے میرے باپ نے کہا کہ تجھے اپنے باپ سے کیا سنا تھا جو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کی نسبت بیان کرتے تھے اس نے کہا مینے اپنے باپ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مین ایک ایسا شخص ہون کہ جنگلی لوگ جھگڑتے ہین مجھے حکم دین کہ کس رات مدینہ شریف مین آؤن تب حضور نے فرمایا کہ تیئسوین شب کو آنا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَجُلًا فِي زَمَنِ عُمَرَ قَالَ جَلَسَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أُنَيْسٍ فِي مَجْلِسٍ جُهَيْنَةَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا يَحْيَى هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَتَى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ فَقَالَ الْتَمِسُوهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لِمَسَاءِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَهِيَ إِذًا أُولَى ثَمَانٍ فَقَالَ إِنَّهَا لَبِنْتُ بِأُولَى ثَمَانٍ وَلٰكِنَّهَا أُولَى سَبْعٍ مَا تُرِيدُ بِشَهْرٍ لَا يَتِمُّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے معاذ بن عبد اللہ سے وہ اپنے بھائی عبد اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ شخص حضرت عمر رضہ کے زمانہ مین تھا اس نے کہا کہ عبید اللہ بن انیس رضہ جہینہ کی مجلس مین آخر رمضان مین ہمارے پاس بیٹھے مین نے انسے پوچھا کہ اے ابا یحیی کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مبارک رات کی نسبت کچھہ سنا تھا انہون نے کہا کہ ہان ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اس مہینے کے آخر مین بیٹھے ہوئے تھے ہمنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ اس مبارک رات کو ہم کب تلاش کرین حضور نے فرمایا کہ آج کی رات جو تیئسوین شب شب تھی تلاش کرو پھر ایک شخص بول اٹھا کہ یہ آٹھہ مین سے پہلی ہوئی حضور نے فرمایا کہ یہ آٹھہ سے پہلی نہین مگر یہ سات مین سے پہلی ہوئی اور جو مہینہ پورا نہو اس سے تو کیا حساب کرتا ہے (مطلب یہ کہ اگر تیس کا مہینہ ہوتا تو آٹھوین رات ہوتی اور جب ۲۹ کا ہے تو پھر ساتوین ہوئی) حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْبَادِيَةِ فَقُلْنَا إِنْ قَدِمْنَا بِأَهْلِنَا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَإِنْ خَلَّفْنَاهُمْ أَصَابَهُمْ ضَيْعَةٌ فَعَقَرْنِي وَكُنْتُ أَصْغَرَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَنَا بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ایوب نے ابن الہاد سے وہ ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ اس نے خبر دی اسکو عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے وہ عبد اللہ بن انیس رضہ سے کہا کہ ہم جنگل مین تھے ہمنے کہا کہ اگر ہم اپنے گھر والون کے ساتھہ آئے تو ہمین مشقت ہوگی اور ہم نے انکو پیچھے چھوڑا تو انکو نقصان پہنچیگا تب سب نے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا اور مین ان مین سے چھوٹا تھا مین نے آپ سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کا ذکر کیا آپ نے مجھے تیسویں رات کا حکم دیا کہ اس رات آجاؤ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ
ثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ الْأَشَجِّ قَالَ سَأَلْتُ ضَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُخْبِرُ
عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ نَحْنُ وَهِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَكَانَ يُنْزِلُ كَذَلِكَ ۱۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سلیم بن اشج نے کہا میں نے ضمرہ بن عبداللہ بن انیس سے شب قدر کی نسبت پوچھا تو کہا کہ میں نے اپنے
باپ سے سنا تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتے تھے کہ حضور نے فرمایا اسکو تم تیئیسویں رات کو تلاش کرو پھر وہ
اسی رات میں مدینہ شریف آیا کرتے تھے۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى
بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بُشْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيتُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَأَصَابَتْنَا لَيْلَةَ مَطَرٍ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ۱۸ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی الحمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے موسے بن عقبہ سے وہ سالم بن ابی النضر
سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ بشر بن سعید سے وہ عبداللہ بن انیس رضی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں
نے شب قدر میں اپنے آپکو دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی پر سجدہ کرتا ہوں پس اس رات ہمپر بارش برسی تب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہمکو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے ہیں اور دیکھا تو وہ تیئیسویں شب تھی فَأَمَّا
رَوَيْنَا فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَإِنَّ فِيهِ الْأَمْرَ بِالتَّحَرِّي فِيهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
ترجمہ لیکن وہ جو ہمنے اس باب میں ابن عمر اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جسمیں رمضان شریف کے آخری ہفتہ میں
تلاش کا حکم ہے فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ دُونَ سَائِرِ الشَّهْرِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ فِي تِلْكَ السَّبْعِ وَأَنْ تَكُونَ فِي
غَيْرِهَا مِنَ الشَّهْرِ إِلَّا أَنَّهَا أَكْثَرُ مَا تَكُونُ فِي تِلْكَ السَّبْعِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحَرِّي فِيهَا كَذَلِكَ ترجمہ
تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس ہفتہ میں ہوتی سارے مہینہ میں نہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس ہفتہ اور اسکے سوا اس مہینہ
کے دوسرے دنوں میں ہو لیکن اکثر وہ اسی ہفتہ میں ہوتی ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ اسیطرح اسمیں تلاش
کیا کرو۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَحَرَّوْا
فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنَ الشَّهْرِ ترجمہ اور شک ابن عمر رض سے روایت کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
کہ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اسکو آخری عشرہ رمضان میں تلاش کیا کریں حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان
نے عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب قدر کو رمضان شریف کے آخری عشرہ
میں تلاش کیا کرو حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَجُلٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ ۱۹
كَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رض) سے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے رات کو لیلۃ القدر خواب میں دیکھی گویا کہ وہ آخری عشرہ میں ہے ستائیسویں یا انتیسویں رات تھی تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بھی تمہاری خواب کی طرح خواب دیکھا ہے جو دونوں متفق ہوگئے تم اسکو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو (۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹)

فَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ تُحَرَّى فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ كَمَا اَمَرَ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَيْضًا اَنْ يَتَحَرَّوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَكُنْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنْ اَمْرِهِمْ اِيَّاهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مَانِعًا لَنَا اَنْ نَلْتَمِسَهَا اَيْضًا فِيْمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَدُلَّنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنْ تَكُوْنَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ اَنَّ سَائِرَ الشَّهْرِ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ السَّبْعُ الْاَوَاخِرُ اَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِيْمَا بَعْدَ مَا اَمَرَ بِالْتِمَاسِهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ مِنْ كَوْنِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِمَّا سِوَاهَا مِنَ الشَّهْرِ فَذٰلِكَ مِمَّا نَحْنُ لَا حَقِيْقَةَ مَعَهُ

ترجمہ پس بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رض کی روایت کے موافق اس حدیث میں حکم دیا ہے کہ آخری عشرہ میں تلاش کیجائے جیساکہ اس سے پہلے بھی ابن عمر رض سے ہمنے روایت کی ہے کہ اسکو آخری ہفتہ میں تلاش کرو اب آپکا انکی درخواست سے آخری ہفتہ میں تلاش کرنیکا حکم دینا اس امر کا مانع نہیں کہ جو اس سے پہلے آپ نے آخری عشرہ میں تلاش کرنیکا حکم دیا تھا کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے کہ وہ آخری ہفتہ میں ہے نہ باقی مہینہ میں ہم کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ آخرہ کی تلاش کے حکم کے بعد جیساکہ ابوذر رض میں ہے آپنے آخری ہفتہ کی تلاش کا حکم دیدیا ہو تو ممکن ہے پس آخری ہفتہ میں تلاش کا حکم ہونا باقی مہینہ کے دنوں میں اور اس تلاش کے ساتھ یقین نہیں ہے فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ

ترجمہ اب ہم چاہتے ہیں کہ یہ معلوم کریں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی روایت کی ہے کہ جو اسپر دلالت کرتی ہو۔ فَاِذَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنْ عَجَزَ اَحَدُكُمْ اَوْ ضَعُفَ فَلَا يَغْلِبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ

ترجمہ پس ہمنے دیکھا کہ بکر بن ادریس نے ہمسے حدیث بیان کی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے آدم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث بیان ہم سے عقبہ بن حریث نے کہا کہ میں نے ابن عمر رض سے سنا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ فرماتے تھے تم لوگ آخری عشرہ میں تلاش کرو پھر اگر تم میں سے کوئی شخص عاجز یا ضعیف ہو جائے تو باقی ہفتہ سے مغلوب نہو جائے (یعنی اسمیں جاگتے رہو اور تلاش کرو) فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ

ترجمہ اب اس سے معلوم ہوا کہ جو ابن عمر رض سے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ آخری ہفتہ میں ہوتی ہے زیادہ لائق عمل ہے بہ نسبت اسکے کہ جو اس سے پہلے عشرہ آخر میں ہو وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْاَمْرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ اَنْ يَلْتَمِسَهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ وَاحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ تَلْتَمِسُ فِيْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ ذٰلِكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ يَجِبُ اَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ مِمَّا اُمِرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ لِاَنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَجِبُ اَنْ لَا يَنْقُصَ عَنْ ثَلَاثِيْنَ فَتَكُوْنُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُولٰى ثَمَانٍ يَقِيْنَ فَدَلَّ عَلٰى مَعْنًى مَا اَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدَّمْنَا رِوَايَتَنَا فِيْهِ مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فِيْ شَهْرٍ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ اُولٰى سَبْعٍ لَا اُولٰى ثَمَانٍ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَمَرَ فِیْهِ بِالْقِیَامِ تِلْكَ اللَّیْلَةَ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ وَذَلِكَ كُلُّهُ عَلَى الظَّنِّ لَا عَلَى الْیَقِیْنِ ترجمہ لیکن جو کچھ ہمنے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اسکو تیسوین شب میں تلاش کرو اس میں احتمال ہے کہ ہر رمضان کی ۲۳ شب کو ہی تلاش کیا کرو اگر ایسا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ کبھی آخری ہفتہ سے پہلے آجائے اور یہ اس حکم سے نکل جائیگی کہ جس میں آخری ہفتہ میں تلاش کا حکم ہے کیونکہ جائز ہے کہ مہینہ تیس سے کم نہ ہو بلکہ پورا تیس کا ہو) پھر یہ ۲۳ رات باقی ماندہ آٹھ راتوں میں سے پہلی ہوگی پھر مشکل یہ آپڑیگی جو کہ اس باب کے شروع میں ہم عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کر چکے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اس بات کا جب حکم دیا تھا کہ وہ مہینہ اوتیس کا تھا اس صورت میں وہ رات سات کی پہلی ہوتی (آٹھ کی پہلی پس یہ بھی اسی حکم میں داخل ہوا کہ جس میں اس رات کی تلاش کا حکم آخری ہفتہ میں ہے اور یہ سب صرف تلاش ہے نہ یقینی امر وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ قَالَ ثَنِیْ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَكُوْنُ بِمَاوِیَةَ بَادِیَةً وَاِنِّیْ رُبَّمَا اَصَلِّیْ بِهِمْ فَمُرْنِیْ بِلَیْلَةٍ مِّنْ هٰذَا الشَّهْرِ اَنْزِلُهَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَاُصَلِّیْهَا فِیْهِ قَالَ اِنْزِلْ لَیْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ فَصَلِّ فِیْهَا وَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَسْتَتِمَّ اٰخِرَ الشَّهْرِ فَافْعَلْ وَاِنْ اَحْبَبْتَ فَلُفَّ فَكَانَ اِذَا صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَا یَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ حَتّٰى یُصَلِّیَ الصُّبْحَ فَاِذَا صَلَّى الصُّبْحَ كَانَتْ دَابَّتُهٗ بِبَابِ الْمَسْجِدِ ترجمہ اور بیشک روح بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ سے کہ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں ایک جنگل میں رہتا ہوں جسکو وطاۃ کہتے ہیں اور میں بحمد اللہ انکو نماز پڑھایا کرتا ہوں آپ اس مہینہ کی کسی رات کے لئے حکم دیں کہ میں (حضور کی) مسجد میں اس رات حاضر ہو جاؤں پھر اس میں نماز پڑھوں فرمایا کہ تیسوین شب کو آجانا اور اس میں نماز پڑھنا اور تمہاری مرضی ہو تو آخر مہینہ کو تقسیم کر لینا (یعنے کبھی کوئی آئے کبھی کوئی) اور اگر باز رہنا چاہے تو باز رہو (یعنی نہ آئے تو اختیار ہے کیونکہ یہ مستحب ہے نہ واجب) پھر اسکا یہ حال تھا کہ جب عصر کی نماز پڑھتا (تیسوین شب کو) تو مسجد میں داخل ہو جاتا پھر بجز ضرورت کے باہر نہ نکلتا حتے کہ صبح کی نماز پڑھ لیتا اور جب صبح کی نماز پڑھ چکتا تو اسکی سواری (اونٹ وغیرہ) مسجد (نبوی) کے دروازہ پر ہوتی۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ قَدْ جَعَلَ لِلَیْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ فِی الظَّنِّ مَا لَمْ یَجْعَلْ لِسَائِرِ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ اب اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے تیسوین رات کی تلاش کا وہ اہتمام کیا تھا جو باقی آخری ہفتہ کے لئے نہیں تھا وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ قَالَ ثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ عَنْ اَبِیْهِ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِیَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهَا فَاَنْسَیْتُهَا فَاخْبِرْنِیْ بِهَا فِی النِّصْفِ الْاٰخِرِ فَمَا فِی النِّصْفِ الْاٰخِرِ ثُمَّ عَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ تَمْضِیْ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ فَاَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَیْسٍ كَانَ یَحْیِیْ لَیْلَةَ سِتَّ عَشْرَةَ اِلَى لَیْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ یَقْصِرُ ترجمہ اور بیشک ہم سے حدیث بیان کی روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی فدیک نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالعزیز بن بلال بن عبداللہ بن انیس نے اپنے باپ بلال بن عبداللہ سے وہ اپنے باپ عبداللہ بن انیس رضؓ سے کہ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کی نسبت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس کو (خواب میں) دیکھا تھا پھر بھول گیا ہوں اب تم اس کو آخری نصف میں تلاش کرو پھر لوٹ کر آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ مہینہ کی تیسوین شب گذرے تو اس میں تلاش کرنا عبدالعزیز کہتے ہیں میرے باپ نے مجھے بتلایا کہ عبداللہ بن انیس رضؓ سولہویں رات سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو سو میں رات تک جاگا کرتے تھے پھر کہ جاگا کرتے تھے **فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ كَاَنْ يَتَحَرَّاهَا فِيْ بِضْعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْ اسْمِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يَّتَحَرَّاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَدْ رَجَعَ بِمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ پس اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ مہینہ کے آخری نصف میں تلاش کریں پھر اس کے بعد حکم دیا کہ ۲۴ شب کو تلاش کریں اب اس حدیث کا مطلب بھی اسی حدیث کی طرف لوٹ آیا جو ہمنے اس سے پہلے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے **وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ بِتَحَرِّيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ ذَكَرَ نَا عَلٰى اَنَّ تَحَرِّيَهٗ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ كَذٰلِكَ لِرُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُوْنُ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ السِّنِيْنَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ترجمہ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو لیلۃ القدر کی تلاش کے لئے اس رات مذکورہ کا حکم صرف اسلئے دیا ہو کہ اُنکی تلاش اس سال اسی طرح ہوئی ہو کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا اگرچہ دوسرے سالوں میں اس کے برخلاف ہوتا ہو **فَمِمَّا** مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ رُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَاهَا هُمَا قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ لیکن آپکے جو خواب ہمنے بشیر بن سعید کی حدیث میں عبداللہ بن انیس سے بیان کیا ہے **فَقَدْ** رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ ترجمہ تو اس کے برخلاف ابوسعید رضہ سے روایت کیا گیا ہے جو انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اِعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ فَاِنِّيْ اُرِيْتُ اللَّيْلَةَ وَاِنِّيْ اُنْسِيْتُهَا وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ وِتْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَمَا تَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ عَةٍ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ اِذَا اسْحَابٌ مِثْلُ الْجِبَالِ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَسَقْفُهٗ بِنَ مَيْذٍ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ حَتّٰى رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ اَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہ بیشک ابوسلمہ نے اس سے حدیث بیان کی اور کہا کہ میں ابوسعید خدری رضہ کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ کیا تم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ شب قدر کا ذکر فرماتے تھے انہوں نے کہا ان ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان شریف کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف بیٹھے تھے اور جب بیس تاریخ کی صبح ہوئی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ جو شخص نکل گیا ہے وہ لوٹ آئے کیونکہ میں نے لیلۃ القدر کو دیکھا ہے لیکن مجھے بھلا دی گئی ہے وہ کونسی رات ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں تم اسکو رمضان شریف کی آخری عشرہ میں تلاش کرو طاق راتوں میں ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہم آسمان پر کوئی بادل نہ دیکھتے تھے لیکن جب رات پڑی تو کیا دیکھتے ہیں کہ پہاڑوں کی طرح بادل آگیا اور بارش ہوئی یہانتک کہ مسجد کی چھت ٹپک پڑی اور ان دنوں میں مسجد پھجور کے پتوں کی چھت تھی اور میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہیں حتے کہ حضور کے ناک پر مٹی کا اثر میں نے دیکھا **قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ** اَنَّهَا كَانَتْ عَامَئِذٍ فِيْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْعَامُ هُوَ عَامًا اٰخَرَ خِلَافَ الْعَامِ الَّذِيْ كَانَتْ فِيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلَةَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ وَذٰلِكَ اَوَّلُ مَا عُوِّلَ عَلَيْهِ هٰذَانِ الْاَثَرَانِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا ۲۴ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین اس حدیث مین یہ ہے کہ اس سال وہ رات اکیسوین تہی اب ممکن ہے کہ یہ کوئی اور سال ہو برخلاف اس سال کے کہ جو ابن انیسؓ کی حدیث مین ہے کہ وہ تیئیسوین شب تہی اور یہ تطبیق بہتر ہے کہ جس مین دونون حدیثین موافق ہو جاتی ہین اور انمین مخالفت نہین رہتی۔

وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ تَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ۲۵ ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے انسؓ سے وہ عبادہ بن الصامتؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر اس لئے تشریف لائے کہ ہمکو لیلۃ القدر کی خبر سنائین پھر دو شخص جھگڑنے لگے (کسی بات مین) آپ نے فرمایا کہ مین اس لئے نکلا تھا کہ تمکو لیلۃ القدر بتلاؤن لیکن فلانؓ فلان شخص جھگڑنے لگے پھر وہ اٹھالی گئی (یعنے اسکا علم مجھ سے جاتا رہا) اور شاید یہ بات تمہارے لئے بہتر ہو تم اسکو (جب مہینہ مین سے) ۹-۷-۵- رہین تلاش کیا کرو (یعنے ۲۱-۲۳-۲۵ شب کو) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۲۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت اور حمید نے انسؓ سے وہ عبادہ بن الصامت سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہین

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهَا فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا وَقَدْ اَمَرَهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْتِمَاسِهَا اِيَّاهَا اَنْ يَلْتَمِسُوْهَا فِيْمَا بَعْدُ فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهَا قَدْ كَانَتْ فِيْ عَامٍ فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِيْمَا بَعْدُ فِيْ لَيْلَةٍ غَيْرِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ترجمہ پس اس حدیث مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کو بعینہ رات کو دیکھا تھا اور انکو اس کے دیکھنے کے بعد حکم دیا کہ اس کے مابعد تلاش کرین ۹-۷-۵ (بقیہ ماہ) مین پس یہ اسکی دلیل ہے کہ کبھی کسی سال مین معین رات مین ہوتی ہے پھر اس کے بعد دوسری کسی رات مین ہوتی ہے اب یہ بھی اسکی دلیل ہے جسکی طرف ہم ابن انیس رضی اللہ عنہ کی حدیث مین گئے ہین

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُيْقِظْتُ بَعْضَ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ ۲۶ ترجمہ اور اس بارہ مین ابوہریرا رضی اللہ عنہ سے وہ حدیث مروی ہے جو ہم سے بیان کی یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے سفیان سے وہ ابن شہاب سے وہ ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے گھر والون نے جگا دیا تو بھلا دیا گیا تم اسکو باقی عشرہ کے ایام مین تلاش کرو حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اِسْحَاقُ ابْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاَنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِيْ عَشْرِ الْغَوَابِرِ ۲۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن یحیی نے زہری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوسلمہ نے کہ بیشک رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین لیلۃ القدر دکھلایا

۱۲ کہتے ہین کہ وہ عبداللہ بن حدادؓ اور کعب بن مالکؓ ہین کہ کعب نے انکو سلام کیا تو انکو نہ پہچانا تو کعب نے انکو سلام کیا تو انکو نہ پہچانا تو کعب نے انکو سلام کیا تو انکو نہ پہچانا تو

گیا ہون پہر بھلا دیا گیا ہون تم اسکو بقیہ عشرہ مین تلاش کرو حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے عاصم بن کلیب سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخر عشرہ مین تلاش کرو وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نُسِّيَ اللَّيْلَةَ أَيْ كَانَتْ أُرِيَهَا أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَذَلِكَ قَبْلَ كَوْنِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمَرَ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيمَا بَعْدُ مِنْ ذَلِكَ الشَّهْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ترجمہ پس اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس رات کو بھول گئے جو دکھلائے گئے تھے کہ وہ لیلۃ القدر ہے اور یہ خواب اس رات کے ہونے سے پہلے تھا پہر اس کے بعد اس ماہ کے عشرہ آخری مین تلاش کے لئے حکم دیا فَهَذَا خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ الْآتِي وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ ذَلِكَ كَانَ فِي عَامَيْنِ فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحَدِهِمَا مَا ذَكَرَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبْلَ كَوْنِ اللَّيْلَةِ الَّتِي هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَذَلِكَ لَا يَنْفِي أَنْ تَكُونَ فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ الْعَامِ مِنَ الْأَعْوَامِ الْجَائِيَةِ فِيمَا قِيلَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَيَكُونَ مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي ذَلِكَ الْعَامِ عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِعَيْنِهَا ثُمَّ خَرَجَ لِيُخْبِرَهُمْ بِهَا فَرُفِعَتْ ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْأَعْوَامِ فِي السَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ التَّاسِعَةِ وَذَلِكَ أَيْضًا كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّي لَا عَلَى الْيَقِينِ ترجمہ پس یہ عبادہ بن الصامت کی حدیث کے برخلاف ہے مگر یہ ہے کہ ممکن ہے یہ دو سالون مین ہوا ور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون مین سے ایک مین وہ امر دیکھا جسکا ذکر آپ سے ابوہریرہ رضؓ نے کیا پہلے اس کے کہ شب قدر واقع ہوئی ہو اور یہ اس امر کی نفی نہین کرتا کہ وہ اس سال کے مابعد آیندہ سالون مین مہینہ کی اس تاریخ سے پہلے ہوئی ہو اور جو عبادہ رضؓ نے ذکر کیا ہے وہ اسی بنا پر ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سال بعینہ لیلۃ القدر کے حال سے واقف ہو گئے تھے پہر لوگون کو اسکی خبر دینے کے لئے نکلے تو اسکا علم اٹھا دیا گیا تب انکو حکم دیا کہ اس کے بعد کے سالون مین لوگ ساتوین پانچوین نانوین مین تلاش کرین اور یہ سب بھی تلاش ہی ہے کچھ یقینی نہین وَقَدْ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَمَّنْ حَمِيدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ تِسْعًا يَبْقَيْنَ وَسَبْعًا يَبْقَيْنَ وَخَمْسًا يَبْقَيْنَ ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حمید سے وہ ابی نضرہ سے وہ ابو سعید رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ مین تلاش کرو نواتی دین سات باقی رہین پانچ باقی رہین فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ أَرَادَ بِذَلِكَ الْعَامَ الَّذِي كَانَ اعْتَكَفَ فِيهِ وَأُرِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأَنْسِيَهَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلِمَ أَنَّهَا فِي وِتْرٍ فَأَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ مِنْ ذَلِكَ الْعَشْرِ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَطَرُ فَاسْتَدَلَّ بِمَا أَنَّهَا كَانَتْ فِي عَامِهِ ذَلِكَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا وَلَيْسَ فِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى وُقُوعِهَا فِي الْأَعْوَامِ الْجَائِيَةِ بَعْدَ ذَلِكَ هَلْ هِيَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا أَوْ فِيمَا قَبْلَهَا أَوْ فِيمَا بَعْدَهَا ترجمہ سو ممکن ہے کہ اس سے آپ کا مقصود وہی سال ہو کہ جس مین حضور نے اعتکاف کیا تھا اور آپکو لیلۃ القدر دکھلا دی گئی تھی پہر بھلا دی گئی مگر یہ کہ آپ نے جان لیا تھا کہ وہ طاق مین ہے تب انکو حکم دیا کہ اس عشرہ کے ہر ایک طاق رات مین تلاش کرو پہر بارش آگئی اور اس سے استدلال کیا کہ اسی سال مین خاص اسی رات مین تھی اور اس مین اوپر دلیل نہین کہ اس کے بعد آئندہ سال جو آیا کرینگے ان مین بھی بعینہ رات ہوا کرے گی

اسلئے ہمنے ترجمہ مین بھی اختیار کیا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا اس سے پہلے یا اس کے بعد وَقَدْ يَجِيءُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا حَكَاهُ أَبُو نَضْرَةَ فِي هَذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَعَمُّ أَوْ كُلُّهَا فَيَعُودُ مَعْنَى ذَلِكَ إِلَى مَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ مُتَقَدِّمًا فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ زِيَادَةَ مَعْنًى وَاحِدٍ وَهُوَ إِمَّا تَكُونُ فِي الْوِتْرِ إِلَخْ ترجمہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جو کچھ نے اس حدیث میں بیان کیا ہے ابو سعید سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ تمام سالوں میں ہوتی ہے پس اسکا مطلب بھی وہی نکل آئیگا جو پہلے اس سے اس باب میں ابن عمر رضہ سے روایت کیا ہے مگر ابو سعید رضہ کی حدیث میں یہ امر زائد ہے کہ وہ ان میں سے طاق راتوں میں ہوتی ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وِتْرًا ترجمہ اور بسبب حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود ۳۱ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن صالح ازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے وہ عاصم بن کلیب سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ عمر رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَالْكَلَامُ فِي هَذَا أَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي ۳۲ حَدِيثِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں اس میں بھی وہی کلام ہے کہ جو حدیث ابو نضرہ کی حدیث میں ہے جو کہ ابو سعید رضہ سے روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْهَا لِعَشْرٍ يَبْقَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ۳۳ قَالَ فَالْكَلَامُ فِي هَذَا أَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِي حَدِيثِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ عائشہ رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو رمضان شریف میں سے جب دس دن باقی رہ جائیں تلاش کرو پس اس میں بھی وہی کلام ہے جو کہ ابو نضرہ عن ابی سعید رضہ کی حدیث میں ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ وَهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ ترجمہ اور بلاشبہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو ستائیسویں شب کو تلاش کرو یعنے لیلۃ القدر کو حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ۳۴ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے مثل بیان فرمایا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ أَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم ۳۵ ابو النعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہاری سی خواب دیکھی ہے جو اسی پر ویسی ہی ہے کہ عشرہ آخری کی ساتویں شب (یعنے ۲۳) ہے اب جو شخص

toobaa-elibrary.blogspot.com

متلاشی ہو اسکو چاہیے کہ آخری عشرہ کی تیسوین کو تلاش کرے **فَقَدْ يَحْتَمِلُ** اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ عَامٍ بِعَيْنِهٖ **وَيَحْتَمِلُ** اَنْ يَكُوْنَ فِيْ كُلِّ الْاَعْوَامِ كَذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ وَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ مِمَّا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لِمَا قَدْ كَانَ اُرِيَهٗ مِنْ وَقْتِهَا الَّذِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ فَاَنْسِيَهُمَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ بِعَيْنِهَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ هِيَ عَشْرُ الْاَوَّلِ اَوْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ اِذْ سَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِهَا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهٖ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ترجمہ اب اس مین بھی یہ احتمال ہے کہ یہ صرف اسی سال کے لئے ہوا ور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر ایک سال ہو مگر یہ سب کچھ تلاش ہی ہے نہ یقینی امر علے نہ جو ہنے اس سے پہلے عبد اللہ بن انیس رضہ سے ذکر کیا ہے جس مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا حکم دیا ہے اسمین بھی یہ احتمال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تلاش اسی سال مین ہو جبکہ اس کے وقت کو خواب مین دیکھہ لیا تھا پھر بھلا دیئے گئے تھے پس ان سب آثار مین کوئی ایسی حدیث (صریح) موجود نہین جو اس امر پر دلالت کرے کہ وہ فلان خاص رات ہے بجز اس کے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے سوال کے جواب مین اُنسے فرمایا ہے کہ وہ پہلے عشرہ یا آخری عشرہ رمضان مین ہے جبکہ ہم نے شروع باب کی حدیث مین اُنسے ذکر کیا ہے **فَنَفْيُ** بِذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ وَثَبَتَ اَنَّهَا فِيْ اِحْدَى الْعَشْرِ بْنِ اِمَّا فِي الْاَوَّلِ وَاِمَّا فِي الْاٰخِرِ ترجمہ اب اس سے درمیانی عشرہ تو جاتا رہا اور ثابت ہوا کہ وہ (باقی) دو عشرون مین ہی پہلے مین یا آخرین **وَفِيْ** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَيْضًا دُجُوْعُ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ وَجَوَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِاَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ترجمہ اور اس حدیث مین بھی ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بار بار سوال کرنا کہ وہ کونسے عشرہ مین ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو جواب دینا کہ اسکو آخری عشرہ مین تلاش کرو (مذکور ہے) **فَنَظَرْنَا** فِيْمَا رُوِيَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْعَشْرَيْنِ بِعَيْنِهَا ترجمہ اب ہمنے دیکھا کہ ان آثار کے سوا کوئی اور حدیث بھی ہے کہ جو اسپر دلالت کرے کہ ان بیس راتون مین کوئی خاص رات معین ہو **فَاِذَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ الصَّنَابِحِيِّ عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ ترجمہ تو دیکھا کہ ابن ابی داؤد نے بلاشبہہ ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو الخیر صنابحی سے وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر ۲۴ شب کو ہے دینے ۲۳ شب یا ۲۵ شب کیونکہ طاق مین ہونا اسکا لازمی ہے جو بہت سی نادر مین ہے **فَفِيْ** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ وہ خاص رات شب قدر کی ہے **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ ترجمہ اور بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے برخلاف بھی مروی ہے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ شَيْبَانَ قَالَ ثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَعَلَامَتُهَا اَنَّ الشَّمْسَ تَصْعَدُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَاَنَّهَا طَسْتٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی ہم سے یزید بن عبد ربہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ نے ابی فروان سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدہ بن ابی لبابہ نے وہ زر بن حبیش سے وہ ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر ستائیسوین شب کو ہے اور اسکی علامت یہ ہے کہ آفتاب طلوع کرتا ہے تو اس کی شعاع نہین ہوتی گویا کہ وہ ایک طشت ہے رہنے کچھ سایہ سا ہوتا ہے کہ شعاع نہین ہوتی) + حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ ثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ ثَنِي زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَبَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ قَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُومَهَا لَيْلَةَ صَبِيحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ۳۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدہ بن ابی لبابہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زر بن حبیش نے کہا مین نے ابی بن کعبؓ سے سنا بحالیکہ انکو یہ بات پہنچی تھی کہ ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ جو شخص تمام سال جاگتا رہے وہ لیلۃ القدر پالیتا ہے تب ابیؓ نے فرمایا کہ مجکو اس اللہ تعالے کی قسم ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین وہ بالضرور رمضان شریف مین ہوتی ہے مجکو اسی خدا کی قسم ہے مین بلاشبہہ جانتا ہون کہ وہ کونسی رات ہے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس رات مین نماز پڑھتے رہین کہ جسکی صبح کو ستائیسوین تاریخ ہے حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ قَامَ الْحَوْلَ أَدْرَكَهَا فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ فَلِمَاذَا أَيْنَهُ بِحَلِفِ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ مَا عَلَّمَتَنَا بِذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسَبُنَا وَعَدَدْنَا فَإِنَّهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ يَعْنِي أَنَّ الشَّمْسَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ ۳۶ ترجمہ ابو امیہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سابق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن مغول نے عاصم بن ابی النجود سے وہ زر بن حبیش سے کہا کہ مین نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ عبد اللہ (بن مسعود) رضہ یہ کہتے ہین کہ جو شخص تمام سال رات کو کھڑا رہے (جاگتا رہے) وہ لیلۃ القدر کو پالیگا تو انہون نے کہا اللہ تعالے ابو عبد الرحمن پر رحم کرے دیکھو قسم ہے اس خدا کی کہ جسکی قسم کہائی جاتی ہے وہ ضرور جانتے ہین کہ شب قدر رمضان مین ہے اور وہ ستائیسوین شب ہے زر بن حبیش کہتے ہین کہ جب مین نے انکو دیکھا کہ وہ قسم کہاتے ہین اور انشاء اللہ نہین کہتے تو مین نے کہا آپکو اسکا علم کیسے ہوا کہا اسی نشان کی وجہ سے جسکی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے پس ہمکو وہی کافی ہے اور ہمنے شمار کیا تو وہ ستائیسوین شب تھی یعنے آفتاب کا شعاع نہ ہونا اسکا نشان ہے) قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَيَنْفِي قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا ترجمہ ابو جعفر کہتا ہے کہ دیکھو یہ ابی بن کعبؓ ہین جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دیتے ہین کہ وہ ستائیسوین شب ہے اور عبد اللہ رضہ کے اس قول کو رد کرتے ہین جو وہ کہتے تھے کہ جو شخص سال بھر قیام کرے وہ اسکو پالیگا غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ عَلَى مَا قَدْ حَلَفَ عَلَيْهِ أُبَيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَدْ عَلِمَهُ وَلَكِنَّهُ فِي خِلَافِ لَيْلَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ترجمہ صرف یہ ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضہ سے لیلۃ القدر کے بارہ مین بیشک روایت کیا گیا ہے کہ وہ رمضان مین ہے جسپر ابی بن کعبؓ نے قسم کہائی تھی کہ عبد اللہ رضہ بلاشبہہ جانتے ہین لیکن وہ ستائیسوین شب کے مخالف تھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدثنا ابو امیۃ قال ثنا ابو نعیم عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن حبیر التغلبی عن الاسود عن عبد اللہ قال التمسوا لیلۃ القدر فی لیلۃ تسع وعشرۃ من رمضان صبیحتھا مستبجۃ بدرا لا شق فی لیلۃ احدی وعشرین او فی ثلاث وعشرین

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے اسرائیل سے وہ ابو اسحق سے وہ حبیر تغلبی سے وہ اسود سے وہ عبد اللہ رضہ (ابن مسعود) سے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان شریف مین ۲۹ شب کو تلاش کیا کرو اسکی صبح چودھوین رات کی سی صبح ہوتی ہے ورنہ اکیس شب مین یا تیئس شب مین فاما ما ذکرنا عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انھا فی لیلۃ تسع عشرۃ فقد نفاہ ما حکاہ ابو ذر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا فی العشرین من الشھر لا ول وکذا اخر

ترجمہ لیکن جو ہمنے عبد اللہ رضہ سے بیان کیا ہے کہ وہ ۲۹ شب ہے تو اسکی ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نفی کردی ہے جو انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے کہ وہ دو عشرون مین ہوتی ہے پہلے اور آخر کے عشرہ مین وقد روی عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایضا فی ذلک

ترجمہ اور بیشک عبد اللہ رضہ سے یہ بھی مروی ہے ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الوھبی قال ثنا المسعودی عن سعید بن عمرو بن جعدۃ عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ القدر فقال ایکم یذکر لیلۃ الصھبا وات قال عبد اللہ انا واللہ یا بی انت وامی یا رسول اللہ وبیدی تمرات اتسحر بھن وانا مستتر بمؤخرۃ رحلی من الفجر وذلک حین یطلع الفجر

ترجمہ جو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وھبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے سعید بن جعدہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبد اللہ رضہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی بابت دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ تم مین سے کون شخص ہے کہ صہباوات کی رات کو پہچانتا ہے عبد اللہ رضہ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان مین جانتا ہون اور میرے ہاتھ کھجورین ہوتی ہین جیسے مین سحری کھاتا ہون مین اپنے (اونٹ کے) کجاوہ سے فجر کے لئے (اپنے تئین) چھپایا کرتا ہون جبکہ فجر کا طلوع ہوتا ہے

فھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما سئل عن لیلۃ القدر اخبرھم انھا لیلۃ ھی انھا لیلۃ الصھبا وات فوصفھا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بما وصفھا بہ من ضوء الفجر عند طلوع الفجر وذلک لا یکون الا فی اخر الشھر

ترجمہ اب اس حدیث مین ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی نسبت پوچھا گیا تو آپ نے انکو خبر دی کہ وہ صہباوات کی رات ہے تب عبد اللہ رضہ نے اسکی تعریف یہ بیان کی ہے کہ طلوع فجر کے وقت جو چاند کی روشنی ہوتی ہے اور یہ حالت آخری مہینہ مین ہوتی ہے فقد دل ذلک ایضا علی ما قال ابی رضی اللہ عنہ

ترجمہ اب یہ حدیث بھی اسی پر دال ہے جو ابی بن کعب رضہ فرماتے ہین وفی کتاب اللہ عز وجل ما یدل ان لیلۃ القدر فی شھر رمضان خاصۃ قال اللہ عز وجل حم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم فاخبر اللہ عز وجل ان اللیلۃ التی یفرق فیھا کل امر حکیم فھی لیلۃ القدر وھی اللیلۃ التی انزل فیھا القرآن ثم قال شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

ترجمہ اور قرآن مجید مین پایا جاتا ہے کہ شب قدر خاص رمضان شریف مین ہوتی ہے اللہ عزوجل فرماتے ہین حم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم۔ قسم ہے کتاب روشن کی ہمنے بلاشبہہ اسکو مبارک رات مین اتارا ہے بیشک ہم ڈرانیوالے ہین اس مین ہر امر حکیم کی تفریق (تقسیم) کیجاتی ہے۔ پس اللہ عزوجل نے خبر دی ہے کہ جس رات مین امر حکیم کی تقسیم کیجاتی ہے وہ شب قدر ہے اور یہی وہ رات ہے کہ جس مین قرآن اتارا گیا ہے پھر فرمایا کہ رمضان کا وہ مہینہ ہے کہ جس مین قرآن اتارا گیا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاحْتَجْنَا اِلٰى اَنْ نَعْلَمَ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ مِنْ لَيَالِيْهِ فَكَانَ الَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ترجمہ اب اس سے ثابت ہوا کہ یہ رات رمضان کے مہینہ میں ہے اور ہمیں ضرورت ہے کہ یہ معلوم کریں کہ وہ کونسی رات ہے اور جو اسپر دلالت کرتی ہے وہ رات ہے جسکو ہمنے بروایت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ وہ چوبیسویں رات ہے اور جو بروایت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ستائیسویں شب ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنْ اُبَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور بیشک بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح مروی ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبید اللہ بن معاذ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے کہا کہ میں نے مطرف بن عبد اللہ سے سنا وہ معاویہ بن ابی سفیان سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارہ میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا وہ ستائیسویں رات ہے فَهٰذَا مُنْتَهَى مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ فَمَا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اب یہ ہمارے علم کا انتہائے درجہ ہے کہ جو لیلۃ القدر کے بارہ میں یعنے کتاب اللہ عزوجل وسنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ معلوم ہوا سو یہی ہے فَاَمَّا مَا رُوِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالتَّابِعِيْنَ فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعَانِيْ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَاِنَّمَا احْتَجْنَا اِلٰى ذِكْرِ مَا رُوِيَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ اَصْحَابُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لِاَمَتِهٖ اَنْتِ طَالِقٌ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنْ قَالَ لَهَا ذٰلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ يَقَعْ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ كُلُّهُ لِمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ لَيَالِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رُوِيَ اَنَّهَا فِي الشَّهْرِ كُلِّهٖ وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ اَنَّهَا فِيْ خَاصَّةٍ مِنْهُ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَا اَعْلَمُ اَنَّ وُقُوْعَ الطَّلَاقِ اِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ الشَّهْرِ كَمَا لَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ اَنَّهُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِيْ اَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيْهِ وَاِنْ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ اَوَّلِهٖ اَوْ فِيْ اٰخِرِهٖ اَوْ فِيْ وَسَطِهٖ لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ وَحَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَيْضًا كُلُّهُ مِنَ السَّنَةِ الْقَابِلَةِ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ كُلُّهُ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ فَيَقَعُ الطَّلَاقُ فِيْهَا فَيَكُوْنُ كَمَنْ قَالَ لِاَمَتِهٖ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَكُوْنُ الطَّلَاقُ لَا يَحْكُمُ بِهٖ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا اشْكَلَ ذٰلِكَ لَمْ اَحْكُمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ اِلَّا بَعْدَ عِلْمِيْ بِوُقُوْعِهٖ وَلَا اَعْلَمُ ذٰلِكَ اِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ وَشَهْرِ رَمَضَانَ الْجَائِيْ بَعْدَهٗ ترجمہ لیکن اس کے بعد جو صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے منقول ہے انکا مطلب بھی ہمارے مطلب مذکورہ کی طرح ہے اور ہمیں لیلۃ القدر کی روایات کی ضرورت اسلئے پڑی کہ ہمارے اصحاب (حنفیہ) رحمہم اللہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہوا کہ کوئی شخص اگر اپنی بیوی سے یوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہے کہ تجکو لیلۃ القدر مین طلاق ہے تو آیا وہ کس رات پڑیگی - امام ابوحنیفہ رح تو یہ فرماتے ہین کہ اگر اس نے یہ کلمہ رمضان شریف کے مہینے سے پہلے کہا ہے تو جبتک پورا ماہ رمضان نہ گذریگا طلاق واقع نہوگی کیونکہ شب قدر مین اختلاف روایات ہے جیسا کہ ہمنے اس باب مین روایات نقل کی ہین کہ بعض سارے مہینہ مین اور بعض خاص تاریخ مین کہتے ہین امام رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ مین ماہ رمضان ختم ہونیسے پہلے طلاق کا حکم نہین دیتا کیونکہ مین خوب جانتا ہون کہ رمضان شریف کے ختم ہونے کے بعد وقوع طلاق کا وقت ضرور گذر گیا ہے اور طلاق واقع ہوچکی - اور امام فرماتے ہین کہ اگر اس نے خاص رمضان مین کہے کہ اول یا وسط یا آخر مین یون کہا ہے تو جبتک بقیہ ایام رمضان بلکہ آئندہ سال کا رمضان شریف پورا نہ گذر جائے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ممکن ہے کہ اس قول سے پہلے جو دن رمضان کے گذرے ہین ان مین شب قدر ہوچکی ہو- (تو اب اس بقیہ رمضان مین پڑنا اسلئے شکی ہوا اس لئے) جبتک اگلے سال کے رمضان کا پورا مہینہ گذر نہ جائے طلاق واقع نہ ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس قول کے بعد بقیہ رمضان شریف کے دنون مین لیلۃ القدر آجائے تو اس مین طلاق واقع ہوگی اور یہ مسئلہ اسی طرح ہوگا کہ ایک شخص نے رمضان سے پہلے اپنی عورت سے کہا کہ تجکو لیلۃ القدر مین طلاق ہے تو اس پر طلاق کا حکم رمضان شریف کے گذرنے کے بعد کیا جائیگا امام رح فرماتے ہین کہ جب یہ مشکل آپڑی تو اب مین طلاق پڑجانیکا جب ہی حکم دون گا کہ مجھے یقین ہوجائے - اور یقین جب ہی ہوتا ہے کہ بقیہ رمضان اور آئندہ سال کا پورا رمضان گذر جائے - فَهٰذَا مَذْهَبُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ - اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اس بارہ مین یہ مذہب ہے وَقَدْ كَانَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً بِهٰذَا الْقَوْلِ اَیْضًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰی اِذَا قَالَ لَهَا ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِیْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَمْ یُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ حَتّٰی یَمْضِیَ مِثْلُ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِیَةِ قَالَ لِاَنَّ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ فَقَدْ كَمُلَ حَوْلٌ مُنْذُ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ وَهِیَ فِیْ كُلِّ حَوْلٍ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ وُقُوْعَ الطَّلَاقِ ثم رحمہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بھی ایک دفعہ یہی فرمایا تھا اور دوسری دفعہ یہ کہا تھا کہ جب اپنی عورت کو رمضان شریف کے کچھ دن گذرے یہ کہا ہو تو اس کو طلاق اسوقت پڑے گی جبکہ اگلے سال کے رمضان مین وہی وقت آجائے (یعنی پورا سال اسوقت سے گذر جائے اور اگلے رمضان کا سارا مہینہ گذرنا ضرور نہین) وہ فرماتے ہین کیونکہ جب اتنا عرصہ گذر جائیگا تو اس قول کے وقت سے اسوقت تک پورا سال گذر جائیگا اور لیلۃ القدر تمام سال مین واقع ہوجاتی ہے سو اب ہمنے جان لیا کہ طلاق پڑگئی ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَهٰذَا قَوْلٌ عِنْدِیْ لَیْسَ بِشَیْءٍ لِاَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ لَنَا اِنَّ كُلَّ حَوْلٍ یَكُوْنُ فِیْهِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ الْحَوْلَ لَیْسَ فِیْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهٖ مِنْ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ وَاِنَّمَا قِیْلَ لَنَا اِنَّهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ هٰلِكَ وَدَلَّنَا عَلٰی ذٰلِكَ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَهٗ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ اِحْتَمَلَ اَنْ تَكُوْنَ اِذَا قَالَ لَهَا فِیْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْتِ طَالِقٌ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اَنْ تَكُوْنَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ فِیْمَا مَضٰی مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فَیَكُوْنُ اِذَا مَضٰی حَوْلٌ مِّنْ حِیْنَئِذٍ اِلٰی مِثْلِهٖ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ السَّنَةِ الْجَائِیَةِ لَا لَیْلَةَ قَدْ رِ فِیْهِ فَفَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الَّذِیْ وَصَفْنَا وَثَبَتَ عَلٰی هٰذَا التَّرْتِیْبِ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰی اِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِیْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِنَّ الطَّلَاقَ لَا یَقَعُ حَتّٰی یَمْضِیَ لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَذَهَبَ فِیْ ذٰلِكَ فِیْمَا نَرٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِلٰی اَنَّ مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا اَنَّهَا فِیْ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَیْنِهَا هُوَ حَدِیْثُ بِلَالٍ وَحَدِیْثُ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَاِذَا مَضَتْ لَیْلَةُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ عَلِمَ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ تَحْكُمُ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ يُعْلَمُ كَوْنُهَا فَلِذٰلِكَ لَمْ نَحْكُمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَهٰذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْاٰثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ قول ٹھیک نہین کیونکہ ہمسے یہ تو نہین کہا گیا کہ ہر سال مین شب قدر ہوتی ہے یا وہ جو ہمنے اس سال مین رمضان شریف کا پورا مہینہ نہ پایا جائے اگر ایسا ہوتا تو یہ قول درست تھا لیکن ہم سے تو یہ کہا گیا ہے کہ وہ ہر سال کے ماہ رمضان مین ہوتی ہے اسی پر کتاب اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شاہد ہے جنکو ہمنے اس باب مین پہلے ذکر کر دیا ہے اور جب یہ اس طرح ہے اور مرد نے عورت سے کہہ دن رمضان گذرنے پر یہ کہا کہ تجکو شب قدر مین طلاق ہے تو یہ بھی احتمال ہے کہ رمضان کے جو دن اس قول سے پہلے گذر چکے تھے اس مین لیلۃ القدر ہو چکی ہو اور جب آئندہ رمضان شریف مین سے اسیقدر دن گذر جائین اور سال پورا ہو جائے تو اس مین بھی لیلۃ القدر نہو واس صورت مین سال بھر مین بعد قول طلاق کے شب قدر واقع نہ ہوئی پھر طلاق کا وقوع کیسے ہوگا اب ہماری تقریر سے امام ابو یوسف رح کے قول کا فساد لازم آیا اور اس تقریر سے وہی بات ثابت ہوئی جو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک دفعہ یہ فرمایا تھا کہ جب مرد نے عورت کو رمضان مین سے کچھ دن گذرے یہ کہا تو اسپر ۲۷ رمضان کے بعد ہی طلاق واقع ہوگی اور اس بارہ مین واللہ اعلم جہانتک ہم جانتے ہین وہ اس طرف گئے ہین کہ جو کچھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ مین مروی ہے کہ رمضان مین کسی خاص رات مین آتی ہے (اس آگی) حدیث بلال وحدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کی ہے پس جب ۲۰ شب گذر جائینگی تو معلوم ہو جائیگا کہ لیلۃ القدر ہو چکی تب وقوع طلاق کا حکم دیا جائیگا اور اس سے پہلے لیلۃ القدر ہونا ثابت نہ ہوگا تو وقوع طلاق کا حکم بھی نہ دیا جائیگا اور اس قول کے لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث مروی ہین جنکو ہمنے اس باب مین روایت کیا ہے (مطلب یہ کہ امام ابو یوسف کے اس قول کے دلائل احادیث ہین جو ہم نے ذکر کر دیئے)

بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ

جبراً طلاق لینے کے بیان مین

حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ الْخَطَاَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے عطاء سے وہ عبید بن عمیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت سے اللہ تعالیٰ نے خطا و نسیان کو اور جو اُنپر جبر کیا جائے معاف کر دیا ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اُكْرِهَ عَلٰى طَلَاقٍ اَوْ نِكَاحٍ اَوْ يَمِيْنٍ اَوْ اِعْتَاقٍ اَوْ مَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ حَتّٰى فَعَلَهُ مُكْرَهًا اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ اِلَّا نِكَاحَهُ فَاِنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا تَجَاوَزَ اللّٰهُ بِهِ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُمَّتِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین۔ بعض لوگ اس طرف گئے ہین کہ جب کسی شخص کو کوئی ظالم طلاق یا نکاح یا قسم کھانے یا آزاد کرنے یا اور اس قسم کے افعال کے ارتکاب پر جبر کرے یہانتک کہ وہ شخص باوجود ناخوشی کرنے لگے تو یہ سب افعال جبری باطل اور اکارت جائینگے کیونکہ یہ افعال اس حکم مین داخل ہین جو کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ تعالیٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے معاف کردیے ہین اور انکی حجت یہ حدیث ہے وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَلْزَمُهُ مَا حَلَفَ بِهٖ فِيْ حَالِ الْاِكْرَاهِ مِنْ يَمِيْنٍ وَبَيْعٍ عَلَيْهِ طَلَاقُهُ وَعِتَاقُهُ وَبَيْعُهُ وَمُرَاجَعَتُهُ لِعُمُوْمِ الْمُطْلَقِ اِنْ كَانَ رَاجَعَهَا ترجمہ اور اس مین دوسرے علمار انسے مخالف ہین وہ کہتے ہین دکنا فعال باطل نہونگے بلکہ اکراہ اور جبر کی حالت مین جو کسی نے قسم کہائی ہے وہ لازم ہوگی اور اسیطرح بحالت اکراہ، طلاق و آزادی النکاح در جوع از طلاق بصورت رجعت (سب) واقع ہوجائیگی وَقَالُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَعْنًى غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِيْ قَالَهُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَالُوْا اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الشِّرْكِ خَاصَّةً لِاَنَّ الْقَوْمَ كَانُوْا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِكُفْرٍ فِيْ دَارٍ كَانَتْ دَارَ كُفْرٍ فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا قَدَرُوْا عَلَيْهِمْ اِسْتَكْرَهُوْهُمْ عَلَى الْاِقْرَارِ بِالْكُفْرِ فَيُقِرُّوْنَ بِذٰلِكَ بِاَلْسِنَتِهِمْ قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ بِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَرُبَّمَا سَهَوْا فَتَكَلَّمُوْا بِمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَتُهُمْ قَبْلَ الْاِسْلَامِ وَرُبَّمَا اَخْطَئُوْا فَتَكَلَّمُوْا بِذٰلِكَ اَيْضًا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُ مُخْتَارِيْنَ لِذٰلِكَ وَلَا قَاصِدِيْنَ اِلَيْهِ قَدْ ذَهَبَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِلٰى هٰذَا التَّفْسِيْرِ اَيْضًا حَدَّثَنَاهُ الْكِيْسَانِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْهُ فَالْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ هٰذَا الْمَعْنٰى وَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ اِحْتَجْنَا اِلٰى كَشْفِ مَعَانِيْهِ لِنَدُلَّ عَلٰى اَحَدِ التَّاْوِيْلَيْنِ فَنَتَصَرَّفُ بِمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَيْهِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْخَطَاَ هُوَ مَا اَرَادَ الرَّجُلُ غَيْرَهٗ فَفَعَلَهٗ لَا عَنْ قَصْدٍ مِنْهُ اِيَّاهُ وَكَانَ السَّهْوُ مَا قَصَدَ اِلَيْهِ فَفَعَلَهٗ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُ اِلَيْهِ عَلٰى اَنَّهٗ سَاهٍ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِيْ يَمْنَعُهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا نَسِيَ اَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ لَهٗ زَوْجَةً فَقَصَدَ اِلَيْهَا فَطَلَّقَهَا فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ طَلَاقَهٗ عَامِلٌ وَلَمْ يُبْطِلُوْا ذٰلِكَ لِسَهْوِهٖ وَلَمْ يَرَوْا خُلُوَّ ذٰلِكَ السَّهْوِ فِي السَّهْوِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ السَّهْوُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيْهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْاَيْمَانِ وَالْعِتَاقِ كَانَ كَذٰلِكَ الْاِسْتِكْرَاهُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ لَيْسَ فِيْهِ اَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ترجمہ اور اس حدیث کے معنے انہون نے پہلے قول والون کے خلاف بیان کئے ہین اور یہ کہا ہے کہ اکراہ کی معافی صرف شرک (بالجبر) کرنے مین ہے کیونکہ مسلمان ابھی دار کفر مین کفر سے قریب تھے اور مشرکون کا یہ حال تھا کہ جب وہ ایسے نومسلمون پر قابو پاتے تھے تو انکو کفر کے اقرار پر مجبور کیا کرتے تھے پھر وہ زبانی اقرار کرلیا کرتے تھے چنانچہ کفار نے عمار بن یاسر و دیگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایسا کیا تھا اسلئے انکے باره مین یہ آیت اتری مگر وہ لوگ کہ جبر کئے جائین اور انکا دل ایمان کے ساتھ اطمینان سے ہے اور بسا اوقات وہ اپنی عادت دیرینہ کے موافق سہواً کلمہ کفر کہہ دیا کرتے تھے اور بعض اوقات غلطی سے بھی بول دیا کرتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے انسے یہ افعال معاف کردیئے اور اُن سے درگذر فرمایا کیونکہ اس مین وہ بیاختیار تھے انکا یہ فعل قصداً نہ تھا اور بلاشبہہ امام ابو یوسف رح ہی اس تفسیر کی طرف گئے تھے ہم سے کیسانی نے بیان کیا اپنے باپ سے وہ ابو یوسف رح سے روایت کرتے ہین پس حدیث مین یہ احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے جو کہ پہلے قول والے کہتے ہین اور جب دونون احتمال ہوئے تو اب ہمین ضرورت ہوئی کہ اس کو اچھی طرح معلوم کرین تاکہ ان دونون معنون مین سے ہمکو ایک معنے ثابت ہوجائے جسکی طرف ہم اس حدیث کا معنے پھیرین اب ہم اس باره مین غور کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ خطا اسکا نام ہے کہ کوئی شخص ارادہ تو کسی اور امر کا کرے مگر دوسرا کام کرلے جس مین قصد نہ تھا اور سہو یہ ہے کہ کام تو قصداً کرے لیکن وہ کام کرنا نہ تھا اور بھولکر کرلیا جائے۔ اور افرض کرو کہ کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے بحالیکہ وہ اپنی عورت کو بھول گیا ہے اسکو یہ خیال نہین رہا کہ یہ میری عورت ہے ایسی صورت مین تمام علمار اسپر متفق ہین کہ یہ طلاق

toobaa-elibrary.blogspot.com

پڑجائیگی انھون نے اسکو سہو کے باعث لغو نہین کہا اور یہ سہو مین داخل نہین کیا گیا جو کہ معاف ہے اب جبکہ معاف شدہ سہو مین طلاق ۔ ستم آزادی غلام داخل نہین تو اسی طرح وہ جبر جو کہ معاف شدہ ہے اس مین بھی طلاق وغیرہ داخل نہین فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ قَوْلِ الَّذِيْنَ اَدْخَلُوا الطَّلَاقَ وَالْعِتَاقَ وَالْاَيْمَانَ فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ اب اس سے ثابت ہوا کہ جنھون نے طلاق آزادی قسم کو اس مین داخل سمجھا ہے ان کا قول غلط ہے وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور پہلے قول والون نے اپنے قول کی دلیل مین یہ حدیث بھی پیش کی ہے ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے انکو یحیی بن سعید سے حدیث بیان کی وہ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے وہ علقمہ بن وقاص لیثی سے کہ انھون نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اعمال نیت ہی کے ساتھ ہوتے ہین اور مرد کے لئے وہی امر حاصل ہوگا جسکی وہ نیت کرے اب جسکی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوئی اور جسکی ہجرت دنیا کی طرف ہو یا کسی عورت کی طرف جس سے وہ نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسکی طرف ہوگی جسکی طرف اس نے ہجرت کی ہے ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمن بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ثَبَتَ اَنَّ عَمَلًا لَا يَنْفُذُ مِنْ طَلَاقٍ وَّلَا عِتَاقٍ وَّلَا غَيْرِهٖ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَعَهٗ نِيَّةٌ ترجمہ یہ علما رکہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اعمال نیت کے ساتھ ہوتے ہین تو ثابت ہوا کہ کوئی عمل ہو طلاق آزادی وغیرہ جب ہی پورا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ نیت ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ بدون نیت کے طلاق وغیرہ جبر کی صورت مین واقع نہین ہونی چاہیے فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يُقْصَدْ بِهٖ اِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهٗ هٰذَا الْمُخَالِفُ وَاِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ اِلَى الْاَعْمَالِ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الثَّوَابُ الْاٰتِيْ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى يُرِيْدُ مِنَ الثَّوَابِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ فَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا جَوَابًا لِسُؤَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا سُئِلَ عَمَّا هَاجَرَ فِيْ عَمَلِهٖ اَكَانَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَقَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ حَتّٰى اَتٰى عَلَى الْكَلَامِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ الْاِكْرَاهِ عَلَى الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرَّجْعَةِ وَالْاَيْمَانِ فِيْ شَيْءٍ ترجمہ اب دوسرے علما کی اس مین یہ دلیل ہے کہ اس کلام مین جو معنے مخالف نے سمجھے ہین وہ مقصود نہین ہیں اس مین تو وہی اعمال مقصود ہین جن پر ثواب ضروری ہوتا ہے کیا تم دیکھتے نہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اعمال نیت کے ساتھ ہوتے ہین اور مرد کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اُپ کا مقصود اس سے ثواب ہے پھر فرمایا کہ جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے تو اسکی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوئی اور جسکی ہجرت دنیا کی طرف ہوئی جسکو وہ پائے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی۔ تو اسکی ہجرت اسی کی طرف ہوئی جسکی طرف اُس نے ہجرت کی تھی۔ اور یہ آپکا فرمانا ایک سوال کا جواب ہے گویا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ ہجرت کرنے والے کو اسکے عمل ہجرت مین کیا ثواب ہے تب حضور نے فرمایا کہ اعمال نیت پر ہین یہانتک کہ آپ نے وہ کلام فرمایا جو کہ حدیث مین ہے اور اس حدیث مین جبراً طلاق آزادی رجعت کے لئے کچھہ دلیل نہین ہے فَانْتَفٰی ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْہِ حُجَّۃٌ لِّاَھْلِ الْمَقَالَۃِ الَّتِیْ بَدَاْنَا بِذِکْرِھَا عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الَّتِیْ ثَنَّیْنَا بِذِکْرِھَا ترجمہ اب یہ حدیث بھی قائلین قول اول کے لئے دوسرے قائلین پر کوئی حجت نہین ہے وَکَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِہٖ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الثَّانِیَۃِ لِقَوْلِھِمُ الَّذِیْ ذَکَرْنَا مَا حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ جُمَیْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الطُّفَیْلِ قَالَ ثَنَا حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَشْھَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّیْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِیْ فَاَخَذَنَا کُفَّارُ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِیْدُ اِلَّا الْمَدِیْنَۃَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَھْدَ اللّٰہِ وَمِیْثَاقَہٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَہٗ فَاَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاہُ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِیْ لَھُمْ بِعَھْدِھِمْ وَنَسْتَعِیْنُ اللّٰہَ عَلَیْھِمْ ترجمہ اور دوسرے قول کے علماء کی دلیل جسکا ہم نے ذکر کیا ہے وہ حدیث ہے جو بیان کی ہمسے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے ولید بن جمیع سے کہا حدیث بیان کی ہم سے حذیفہ بن یمان نے فرمایا کہ مجکو جنگ بدر کی حاضری سے صرف اس امر نے روک دیا تھا کہ مین اور میرا باپ (اس ارادہ سے) نکلے تب ہم کو کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانیکا ارادہ رکھتے ہو ہمنے کہا ہم تو مدینہ ہی کے ارادہ سے آئے ہین اس پر انہون نے ہم سے خدا کا پکا وعدہ لیلیا کہ ہم مدینہ کی طرف ہی ضرور جائینگے (اور جنگ بدر مین شریک نہونگے) اور آپکے ساتھہ ملکر نہ لڑینگے تب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہ خبر آپکو سنائی آپ نے فرمایا کہ تم دونون واپس (مدینہ کو) چلے جاؤ ہم انکے عہد کی وفا کرتے ہین اور خدا سے انکے برخلاف مدد مانگتے ہین (مطلب یہ کہ جو عہد تمنے مجبوراً کیا ہے وہ بھی پورا کرنا چاہئے) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنِ الْوَلِیْدِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِیْ حَسِیْلٍ وَنَحْنُ نُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یونس بن بکیر نے ولید سے وہ ابو الطفیل سے وہ حذیفہ رضہ سے فرمایا کہ مین اور میرا باپ حسیل دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونیکے ارادہ سے نکلے پھر پہلی حدیث کی طرح بیان کیا قَالُوْا فَلَمَّا سَمِعَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُضُوْرِ بَدْرٍ لِاسْتِحْلَافِ الْمُشْرِکِیْنَ الْقَاھِرِیْنَ لَھُمَا عَلٰی مَا اسْتَحْلَفُوْھُمَا عَلَیْہِ ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ الْحَنَثَ عَلَی الطَّوَاغِیْتِ وَالْاِکْرَاہَ سَوَاءٌ وَکَذٰلِکَ الطَّلَاقُ وَالْعَتَاقُ ترجمہ یہ علماء کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کو اس وجہ سے حضوری بدر سے منع فرمایا کہ مشرکین ظالمین نے انکو قسم دلائی تھی تو ثابت ہوا کہ خوشی اور جبری حالت مین قسم کا پورا کرنا ضروری ہے اسی طرح طلاق اور آزادی غلام کا حال ہے۔ وَھٰذَا اَوْلٰی مَا فُعِلَ فِی الْاٰثَارِ اِذَا وُقِفَ عَلٰی مَعَانِیْ بَعْضِھَا اَنْ یُّحْمَلَ مَا بَقِیَ مِنْھَا عَلٰی مَا لَا یُخَالِفُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذٰلِكَ الْمَعْنٰى مَتٰى مَا قَدَرَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ ترجمہ اور احادیث میں یہ طریق ہے کہ ان پر واقف ہو کر ایسے معنے کئے جائیں کہ انکا باہمی تخالف جاتا رہے فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الشَّرْكِ وَحَدِيْثَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الطَّلَاقِ وَالْاَيْمَانِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ ترجمہ اب ہمارے بیان سے یہ امر ثابت ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شرک کے بارہ میں ہے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث طلاق قسم وغیرہ میں ہے وَاَمَّا الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ فِعْلَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا لَا يَخْلُوْ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمُكْرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ اِذَا فَعَلَهُ مُكْرَهًا فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ اَوْ يَكُوْنُ فِيْ حُكْمِ مَنْ فَعَلَهُ فَيَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهٍ ترجمہ لیکن اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مرد کا فعل دو وجہ سے خالی نہیں یا تو ایسے مجبور شخص کا فعل بحالت جبر معدوم سمجھا جائے جس پر کوئی حکم واجب نہ ہو یا اس کو فعل قرار دیا جائے اور اس پر وہی امر ضروری ہو جو خوشی سے کام کرنے پر ہوتا ہے۔ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْمُسْلِمِ اِذَا اُكْرِهَ فَاَفْطَرَ وَجَامَعَ وَهِيَ صَائِمَةٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنَّ حُكْمَهُ فِيْمَا يَنْتَهِكُ مِنْ حُرْمَةِ الصَّوْمِ بِالْجِمَاعِ اِنَّ حُكْمَهُ فِيْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ مَنْ لَمْ يُكْرَهْ عَلٰى ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ صَوْمُهُمَا وَلَمْ يُرَاعَ فِيْ ذٰلِكَ الْاِسْتِكْرَاهُ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاعِيَةِ وَلَا جُعِلَتِ الْمَرْاَةُ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا بَلْ قَدْ جُعِلَتْ فِيْ حُكْمِ مَنْ فَعَلَ فِعْلًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ وَدُفِعَ عَنْهَا الْاِثْمُ فِيْ ذٰلِكَ خَاصَّةً ترجمہ اب ہم نے اس کو جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ سب علماء اس پر متفق ہیں کہ جب کسی روزہ دار عورت سے رمضان شریف کے مہینہ میں یا بحالیکہ وہ حج کر رہی ہو جبراً اسکا خاوند جماع کرے تو اس کا حج اور روزہ باطل ہو جائیگا اس پر ان انہوں نے اس جبر کا کوئی لحاظ نہیں کیا اور خوشی و جبر میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ اور اس میں عورت کے فعل کو کالعدم نہیں سمجھا بلکہ یہ فعل ثابت قرار دیا ہے اور اس پر حکم مترتب کیا ہے ہاں اس سے خاصکر گناہ دور کر دیا ہے (گناہ اگر ہے تو مرد کے لئے ہی) وَكَذٰلِكَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَكْرَهَ رَجُلًا عَلٰى جِمَاعِ امْرَاَةٍ اُضْطُرَّ تَعَالٰى ذٰلِكَ كَانَ الْمَهْرُ فِي النَّظَرِ عَلَى الْجَامِعِ لَا عَلَى الْمُكْرِهِ لِاَنَّ الْمُكْرِهَ لَمْ يُجَامِعْ فَيَجِبُ عَلَيْهِ بِجِمَاعِهِ مَهْرٌ وَمَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ فَهُوَ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا عَلٰى غَيْرِهِ ترجمہ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کو ایسی عورت کے ساتھ جماع کرنے پر مجبور کرے جو کہ جماع کے لئے بیقرار ہو رہی ہو تو قیاس چاہتا ہے کہ مہر جماع کرنے والے پر لازم آئے نہ اس شخص پر جو اس پر جبر کرے اور وہ جبر کرنیوالے سے مہر واپس نہیں لے سکتا کیونکہ جابر نے جماع نہیں کیا اب جماع کرنیوالے پر جماع کے باعث مہر لازم آئیگا اور جماع کی وجہ سے جو امر واجب ہے وہ جماع کرنے والے پر ہے نہ غیر پر فَلَمَّا ثَبَتَ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ اَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَيْهَا مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ كَذٰلِكَ فِي الطَّوْعِيَّةِ فَيُوْجِبُ عَلَيْهِ فِيْهَا مِنَ الْاَمْوَالِ مَا يَجِبُ عَلَى الْفَاعِلِ لَهَا فِي الطَّوَاعِيَةِ ثَبَتَ اَنَّهُ كَذٰلِكَ الْمُطَلِّقُ وَالْمُعْتِقُ وَالْمُرَاجِعُ فِي الْاِسْتِكْرَاهِ يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ فَيَلْزَمُ اَفْعَالُهُ كُلُّهَا ترجمہ اور جب ان مسائل میں یہ بات ثابت ہوئی کہ جن پر جبر کیا جائے انکو اس فعل کا فاعل بنایا جائیگا کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے اسی طرح خوشی سے کام کرنیوالوں کا حال ہے اور جس طرح خوشی سے کام کرنیوالوں پر مال واجب ہوتا ہے اسی طرح ان مجبورین پر بھی واجب ہوگا تو ثابت ہوا کہ یہی حال مجبوراً طلاق دینے والے آزاد کرنیوالے رجعت والے کا ہوگا اس کو کہا جائیگا کہ اس نے یہ کام کیا ہے اسکے تمام فعل لازمی ہوں گے فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ لَا اَجَزْتَ بَيْعَهُ وَاِجَارَتَهُ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ تم نے جبری بیع و اجارہ کو کیوں جائز نہیں سمجھا قِيْلَ لَهُ اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْبُيُوْعَ وَالْاِجَارَاتِ قَدْ تُرَدُّ بِالْعُيُوْبِ وَبِخِيَارِ الرُّؤْيَةِ وَبِخِيَارِ الشَّرْطِ وَلَيْسَ النِّكَاحُ كَذٰلِكَ وَلَا الطَّلَاقُ وَلَا الْمُرَاجَعَةُ وَالْعِتْقُ فَمَا كَانَ قَدْ يَنْقُضُ بِالْخِيَارِ لِلشُّرُوْطِ فِيْهِ وَبِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ فِيْ اَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرِّضٰى

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالنِّكَاحِ وَبِالْعُيُوبِ هُوَ النَّقْضُ بِالْإِكْرَاهِ وَمَا لَا يَجِبُ نَقْضُهُ بِشَيْءٍ بَعْدَ ثُبُوتِهِ لَمْ يَنْقُضْ بِالْإِكْرَاهِ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ترجمہ تو اس سے کہا جائیگا کہ ہم بیعوں اور اجاروں کو دیکھتے ہیں کہ عیوب اور خیار رؤت (دیدن) اور خیار شرط سے بیع اور اجارے رد کئے جاتے ہیں لیکن نکاح طلاق مراجعت آزادی اس قسم کی نہیں پس وہ چیزیں مثلاً (بیع اجارہ وغیرہ) کہ خیار مشروط اور دیگر اسباب جیسے مثلاً نہ دیکھنے اور عیوب کی وجہ سے رد کر دینے سے توڑ دی جاتی ہیں وہ جبر کی صورت میں بھی توڑ دی جائیں گی لیکن وہ چیزیں کہ بعد ثبوت کے کسی وجہ سے توڑی نہیں جاتیں وہ جبر وغیر سے توڑی نہیں جاتی ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے وَقَدْ دَلَّ عَلَى مَا قُلْنَا هَذَا قَدْ جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ ترجمہ اور ہمنے معلوم کیا ہے کہ یہی حکم مرفوع حدیثوں میں آیا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو خَاظِرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن حبیب بن ارد ک نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے مجکو خبر دی یوسف بن ماھک نے کہ انہوں نے بلاشبہہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ آپنے فرمایا تین باتیں ہیں کہ وہ عمداً کرنے سے پڑ جاتی ہیں اور ہنسی سے بھی پڑ جاتی ہیں نکاح - طلاق - رجعت حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ وَأَسَدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب اور اسد نے ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد دراوردی نے عبد الرحمن بن حبیب بن اردک سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ ابن ماھک سے وہ ابو ہریرہ رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ مَاهِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ مِنَ الطَّلَاقِ بَعْدَ وُقُوعِهِ وَكَذَلِكَ الطَّلَاقُ وَالْمُرَاجَعَةُ وَلَمْ نَرَ الْبُيُوعَ حُمِلَتْ عَلَى ذَلِكَ الْمَعْنَى بَلْ حُمِلَتْ عَلَى ضِدِّهِ فَجُعِلَ مَنْ بَاعَ رَاهِبًا كَانَ بَيْعُهُ بَاطِلًا وَكَذَلِكَ مَنْ أَجَرَ لَاعِبًا كَانَتْ إِجَارَتُهُ بَاطِلًا فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ الْبُيُوعَ وَالْإِجَارَاتِ مِمَّا يَنْقُضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْنَا فَنُقِضَتْ بِالْهَزْلِ كَمَا نُقِضَتْ بِذَلِكَ وَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ الْأُخَرُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعِتَاقِ وَالرَّجْعَةِ لَا يَبْطُلُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَجُعِلَتْ غَيْرَ مَرْدُودَةٍ بِالْهَزْلِ كَذَلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ مَا كَانَ يُنْقَضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِي ذَكَرْنَا نُقِضَ بِالْإِكْرَاهِ وَمَا كَانَ لَا يُنْقَضُ بِتِلْكَ الْأَسْبَابِ لَمْ يُنْقَضْ بِالْإِكْرَاهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی کثیر انصاری حبیب بن اردک سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ ابن ماھک سے وہ ابو ہریرہ رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے مثل روایت کرتے ہیں - پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تین باتیں ہیں کہ جو عمداً اور ہنسی سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

عمداً ہو جاتی ہیں تو وقوع نکاح کے بعد اس کے باطل کرنے کو منع کر دیا علے ہذا طلاق اور رجعت کا حال ہے اور ہم یہ بھی کو نہیں دیکھتے کہ اس معنے پر محمول ہیں بلکہ اس کے خلاف پر ہیں کیونکہ جو شخص ہنسی سے بیع کرے وہ باطل ہے علی ہذا کوئی ہنسی سے اُجرت مقرر کرے تو وہ بھی باطل ہے ہمارے نزدیک واللہ اعلم اس کی وجہ یہی ہے کہ بیوع اور اجارات ان اسباب کی وجہ سے جنکا ہم نے ذکر کیا ہے ٹوٹ جاتے ہیں وہ دیگر اسباب کی طرح ہنسی سے بھی باطل ہو جاتے ہیں لیکن طلاق آزادی رجعت اس طرح باطل نہیں ہوتیں اس لئے وہ ہنسی سے باطل نہیں ہونگی اسیطرح قیاس چاہتا ہے کہ جو اسباب سے باطل ہوتے ہیں وہ جبر سے بھی ہونگے اور جو اسباب سے باطل نہیں ہوتے وہ جبر سے بھی باطل نہ ہونگے وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رح حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفِلَافُ قَالَ ثَنَا ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ یَقُوْلُ طَلَاقُ السَّکْرَانِ وَالْمُکْرَہِ جَائِزٌ ترجمہ اور بیشک عمر بن عبدالعزیز رح سے یہی روایت کیا گیا ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن غلاف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن سوار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسنان نے کہا میں نے عمر بن عبدالعزیز رح سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نشہ والے اور مجبور مرد کی طلاق جائز ہے (یعنی واقع ہو جاتی ہے) ٭

بَابُ الرَّجُلِ یَنْفِیْ حَمْلَ امْرَأَتِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ مِنْہُ

مرد اپنی عورت کے حمل کا انکار کرے کہ یہ میرا نہیں ٭

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ذَہَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَفٰی حَمْلَ امْرَأَتِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ مِنْہُ لَاعَنَ الْقَاضِیْ بَیْنَہُمَا وَبَیْنَہٗ بِذٰلِکَ الْحَمْلِ وَاَلْزَمَہُ اُمَّہٗ وَاَبَانَ الْمَرْاَۃَ مِنْ زَوْجِہَا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کے حمل کا انکار کرے اور کہے کہ یہ میرا نہیں ہے تو قاضی ان دونوں میں اس حمل کی وجہ سے لعان کرا دے اور بچہ کی ماں پر حمل کو لازم کر دے اور عورت کو خاوند سے جدا کر دے وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِحَدِیْثٍ یُحَدِّثُہٗ عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ ترجمہ اور اس میں انکی دلیل ایک حدیث سے جسکو روایت کیا ہے عبدہ بن سلیمان نے اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ رض بن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے حمل کی وجہ سے لعان کرا دیا وَقَدْ کَانَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ بِہٰذَا الْقَوْلِ مَرَّۃً وَلَیْسَ ہُوَ بِالْمَشْہُوْرِ مِنْ قَوْلِہٖ ترجمہ اور بیشک امام ابو یوسف رحمہ اللہ ایک دفعہ اس کے قائل ہوئے تھے لیکن یہ قول انکا مشہور نہیں ہوا وَخَالَفَہُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یُلَاعَنُ بِحَمْلٍ لِاَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ لَّا یَکُوْنَ حَمْلًا لِاَنَّ مَا یَظْہَرُ مِنَ الْمَرْاَۃِ مِمَّا یُتَوَہَّمُ بِہٖ اَنَّہَا حَامِلٌ لَیْسَ یُعْلَمُ بِہٖ حَمْلٌ عَلٰی حَقِیْقَۃٍ اِنَّمَا ہُوَ تَوَہُّمٌ کَنَفْیِ الْمُتَوَہِّمِ لَا یُوْجِبُ اللِّعَانَ ترجمہ اور دوسرے علماء ان سے اس مسئلہ میں مخالف ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ حمل کی وجہ سے لعان نہ کرایا جائیگا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ حمل نہ ہو اس لئے کہ جو عورت کے پیٹ میں ظاہر ہوتا ہے اس نے وہم کر لیا ہو کہ یہ حمل ہے تو اس سے نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اصل حمل ہی ہے یہ تو اس کا صرف وہم ہی ہے اب وہمی امر کے انکار سے لعان واجب نہ ہوگا وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَہُمْ عَلٰی اَہْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی اَنَّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الحدیث الذی احتجوا بہ علیہم حدیث مختصر اختصرہ الذی رواہ فغلط فیہ وانما اصلہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعن بینہما وھی حامل فذلک عند نا لعان بالقذف لا لعان بنفی الحمل فتوھم الذی رواہ ان ذلک لعان بالحمل فاختصر الحدیث کما ذکرنا ترجمہ اور ان علماء کی دلیل قائلین قول اول کے برخلاف یہ ہے کہ جس حدیث سے انہون نے تمسک کیا ہے وہ ایک مختصر حدیث ہے اور جس نے اس کو اختصار کیا ہے اس نے اسمین غلطی کھائی ہے اور اصل حدیث یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون مین لعان کرایا بحالیکہ وہ عورت حاملہ تھی پس یہ ہمارے نزدیک لعان قذف[1] ہے نہ حمل کے انکار کی وجہ سے پس جس نے یہ روایت کی تھی کہ یہ لعان حمل کی وجہ سے ہے اس کو وہم ہوگیا تب اس نے حدیث کو مختصر کیا جیساکہ ہمنے بیان کیا واصل الحدیث فی ذلک ما قد حدثنا یزید بن سنان قال ثنا حماد قال ثنا ابو عوانۃ عن سلیمان عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال بینا نحن عشیۃ فی المسجد اذ قال رجل ان احدنا اذا رای مع امراتہ رجلا فان قتلہ قتلتموہ وان ھو تکلم جلدتموہ وان ھو سکت سکت علی غیظ لا سئلن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال یا رسول اللہ ان احدنا اذا رای مع امراتہ رجلا فان قتلہ قتلتموہ وان ھو تکلم جلدتموہ وان سکت سکت علی غیظ اللھم احکم فانزلت ایۃ اللعان قال عبد اللہ فکان ذلک الرجل اول من ابتلی بہ ترجمہ اور اصل حدیث اس مین یہ ہے کہ جو ہم سے یزید بن سنان نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے سلیمن سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ (ابن مسعود) سے وہ فرماتے ہین کہ ہم شام کے وقت مسجد مین تھے اتنے مین ایک شخص بول اٹھا کہ اگر ہم مین سے کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھہ کسی مرد کو دیکھے پھر وہ اس کو قتل کردے تو تم بھی اسکو قتل کروگے اور اگر وہ ایسی بات کہے تو تم اس کو دُرے لگاؤگے اور اگر وہ چپ کر رہے تو غصہ مین رہیگا مین یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ضرور پوچھونگا پھر اسنے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہم مین سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھہ کسی مرد کو دیکھے پھر اسکو قتل کرے تو آپ بھی اسے قتل کروگے اور اگر وہ ایسی بات کہے تو آپ اس کو دُرے لگائینگے اگر وہ چپ کر رہے تو غصہ مین رہیگا خداوندا تو (اس مین) حکم نازل کر تب لعان کی آیت اتری پھر وہی شخص تھا جو سب سے پہلے اس مین مبتلا ہوا حدثنا یزید قال ثنا حکیم بن سیف قال ثنا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ قال قام رجل فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجمعۃ فقال ارایتم ان وجد رجل مع امراتہ رجلا ثم ذکر نحوہ وزاد فیہ وقال عبد اللہ وابتلی بہ وکان رجلا من الانصار جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاعن امراتہ فلما اخذت امراتہ تلتعن قال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہ فالتعنت فلما ادبرت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلھا ان تجیء بہ اسود جعدا فجاءت بہ اسود جعدا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکیم بن سیف نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عیسے بن یونس نے اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے وہ عبد اللہ رضی سے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین شب جمعہ کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ بتلاؤ کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے پھر اس کے مثل بیان کیا اور اس مین یہ امر زائد بیان کیا کہ عبد اللہ نے کہا پس وہ شخص خود اس مین مبتلا ہوگیا وہ مرد انصاری تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا پھر اس نے اپنی عورت سے لعان کیا اور جب عورت لعنت کرنے لگی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ چھوڑ بس کر (یعنے لعنت نہ کر) لیکن عورت

[1] قذف یہ ہے کہ کسی عورت کو زنا سے منسوب کرنا بغیر ثبوت شرعی کے (مترجم عفی عنہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

لعنت کرہی دی اور جب وہ پیٹھ پھیر کر چلی گئی تو آپ نے فرمایا کہ شائد اس کے سیاہ رنگ گھنگریالے بالوں والا لڑکا پیدا ہو سو اسکے اسی طرح کا لڑکا پیدا ہوا **حدثنا** یزید قال ثنا الحسن بن عمیرۃ بن شقیق قال ثنا جریر عن الاعمش فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن عمر بن شقیق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے اعمش سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی **فھذا** ھو اصل حدیث عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی اللعان وھو لعان بقذف کان من ذلک الرجل لامرأتہ وھی حامل لا بحملھا ترجمہ پس عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث لعان قذف کے بارہ مین اصل ہے جو اس مرد کی طرف سے لعان ہوا تھا بحالیکہ وہ حاملہ تھی لیکن لعان حمل کی وجہ سے نہوا تھا بلکہ قذف کیوجہ سے **وقد** روی ھذا عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی ابن ابی الزناد عن ابیہ قال ثنا القاسم بن محمد عن عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعن بین العجلانی وامرأتہ وکانت حبلی فقال ذوجھا واللہ ما قربتھا منذ عفرناۃ والعفرناۃ ان یسقی النخل بعد ان تترک من السقی بعد الابار بشھرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بین فزعموا ان ذوجھا المرأۃ کان ممسوح الذراعین والساقین اضھب الشعرۃ وکان الذی رمیت بہ ابن السحماء قال فجاءت بغلام اسود جعدا قطط اعبل الذراعین خدل الساقین قال القاسم فقال ابن شداد بن الھاد یا اباعباس اھی المرأۃ التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت راجما بغیر بینۃ لرجمتھا فقال ابن عباس لا ولکن تلک امرأۃ کانت تعلنت فی الاسلام ترجمہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صحابہ نے بھی اس طرح روایت کی ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن محمد نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجلانی اور اس کے بیوی کے درمیان لعان کرایا اور وہ حاملہ تھی اس کے خاوند نے کہا واللہ جب سے کہ ہمنے عفر کیا ہے لیں اس کے قریب نہین گیا (یعنے جماع نہین کیا) اور عفر یہ ہوتا ہے کہ کھجور کو پیوند کرکے دو مہینہ تک پانی نہ دیا جائے اسکے بعد پانی دیا جائے (مطلب یہ کہ اسوقت سے ابتک مین اس کے نزدیک نہین گیا پھر یہ حمل میرا نہین ہے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوندا اصل حال معلوم کرادے لوگون نے کہا کہ عورت کے خاوند کے ہاتھہ پنڈلیان پتلی ہین اس کے بال صاف ہین اور جس شخص کے ساتھہ اسکا تعلق کہا گیا تھا وہ ابن سحمار تھا ابن عباس رض فرماتے ہین کہ وہ عورت ایسا لڑکا جنی جو کہ سیاہ رنگ گھنگرالے بالون اور موٹے ہاتھون موٹی پنڈلی والا تھا قاسم کہتے ہین کہ ابن شداد بن الہاد نے کہا اے ابا عباس کیا یہ وہی عورت تہی جسکی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر مین کسی کو بغیر گواہون کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس رض نے فرمایا نہین لیکن یہ وہ عورت تھی کہ جس نے اسلام مین لعان کیا تھا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابن عامر العقدی قال ثنا المغیرۃ بن عبد الرحمن عن ابی الزناد عن القاسم عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مغیرہ بن عبد الرحمن نے ابو الزناد سے وہ قاسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہین **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا ابن ابی الزناد قال فنبی ابی ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْقَاسِمِ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی الزیاد نے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے کہ قاسم بن محمد نے اسکو حدیث بیان کی ابن عباسؓ سے اس کے مثل مگر یہ کہ اس نے عبد اللہ بن شداد کے سوال کا آخر تک ذکر نہیں کیا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ عَهْدٌ بِاَهْلِيْ مُنْذُ عَفَرْنَا النَّخْلَ فَوَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِيْ رَجُلًا وَذُوْجُهَا نَضْوٌ خَمْشُ سَبْطُ الشَّعْرِ وَالَّذِيْ دُمِيْتُ بِهٖ اِلَى السَّوَادِ وَجَعْدٌ قَطَطٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا فَجَاءَتْ بِهٖ يُشْبِهُ الَّذِيْ دُمِيْتُ بِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جوج نے کہا خبر دی مجکو یحیی بن سعید نے قاسم بن محمد سے وہ ابن عباسؓ سے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ جب سے ہمنے کھجورون کا پیوند کرکے انکو پانی دیا ہے مین اپنی بیوی کے پاس نہین گیا اور مین نے اپنی عورت کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا ہے عورت کا خاوند تو دبلا پتلا تھا اس کے بال سیدھے تھے اور جس کے ساتھہ اسکو الزام لگایا گیا تھا وہ سیاہ گھنگریالے بالون والا تھا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا وندا اصل حال تبلا دے پھران دونون مین لعان کرا دیا پھر وہ ایسا بچہ لائی جو اس شخص کے مشابہ تھا جس کے ساتھہ الزام لگایا گیا تھا۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هِلَالَ ابْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيْكَ بْنَ سَحْمَاءَ بِامْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِيْتِ بِالْبَيِّنَةِ شَهَدَاءَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَصَادِقٌ فَيَقُوْلُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ بِهٖ ظَهْرِيْ مِنَ الْجَلْدِ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ قَالَ فَدَعِيَ هِلَالٌ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ قَالَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْاَةُ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهَا لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِفُوْهَا فَاِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ فَتَلَكَّاَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعَ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيَّ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ قَالَ الْقَضِيُّ الْعَيْنَيْنِ طَوِيْلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوْحِ الْعَيْنَيْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے مخلد بن حسین سے وہ ہشام سے وہ ابن سیرین سے وہ انس بن مالکؓ سے کہ ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء کو اپنی عورت کے ساتھہ زنا کا الزام لگایا پھر یہ جھگڑا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا گیا آپ نے فرمایا کہ چار گواہ لاو ورنہ تمہاری پیٹھہ پر حد جاری ہوگی اس نے کہا یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مین سچا ہون وہ یہ بات بار بار کہتا تھا اور بالضرور اللہ تعالیٰ آپ پر وہ آیات نازل کریگا کہ جن سے وہ میری حد کو ساقط کر دیگا تب لعان کی آیت نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ جو لوگ اپنی بیویون کو زنا کی نسبت کرتے ہین اور انکے پاس سوائے ذاتی گواہی کے اور کوئی گواہ نہ ہو۔ انس رضؓ فرماتے ہین پھر ہلال کو بلایا گیا کہ تو چار دفعہ گواہی دے فہد کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

قسم میں ضرور سچا ہوں اور پانچویں دفعہ یہ ہو کہ خدا کی مجھ پر لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں۔ پھر عورت کو بلایا گیا اس نے چار دفعہ گواہی دی کہ بیشک وہ جھوٹا ہے جب پانچویں بار آئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو ٹھہراؤ کیونکہ یہ واجب کر دینے والی ہے تب وہ ٹھہر گئی حتے کہ ہمکو یقین ہو گیا کہ وہ اقرار کر لیگی پھر کہنے لگی کہ میں اپنی قوم کو کبھی بدنام نہ کرونگی اور سے (پانچویں دفعہ) قسم کہا گئی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (فرمایا کہ تم نے دیکھنا اگر وہ بچہ سفید رنگ سیدھے بالوں خاصا اور سرخ آنکھوں والا جنی تو وہ ہلال بن ابی امیہ کا ہوگا اور اگر وہ سیاہ رنگ گھنگریالے بالوں پتلی پنڈلیوں والا جنی تو وہ شریک بن سحما کا سمجھا جائیگا۔ پھر وہ سیاہ رنگ گھنگریالے بالوں پتلی پنڈلیوں والا جنی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کتاب اللہ کا حکم نہ ہو چکا ہوتا (یعنے بدون چار گواہوں کے حد نہ لگائی جاسکے) تو میں سمجھتا (یعنی حد جاری کر دیتا) راوی کہتے ہیں کہ قضی العینین اس کو کہتے ہیں کہ اس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں اسکی آنکھیں کھلی نہوں (چندا سا ہو) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ جَعْدًا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ جَعْدًا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ ۱۰ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے محمد سے وہ انس بن مالک رضہ سے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو شریک بن سحما کے ساتھ متہم کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھنا اگر وہ بچہ سفید رنگ سیدھے بالوں اور چندھی سرخ آنکھوں والا جنی تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا اور اگر سیاہ رنگ گھنگریالے بالوں پتلی پنڈلیوں والا جنی تو وہ شریک بن سحما کا شمار ہوگا پھر وہ سیاہ رنگ گھنگریالے بالوں پتلی پنڈلیوں والا جنی حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَاصِمٌ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ وَعَابَهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا فَدَعَاهُمَا فَتَلَاعَنَا ثُمَّ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا وَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَجْيَلَحَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ ۱۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے زہری سے وہ سہل بن سعد ساعدی سے کہ عویمر عاصم بن عدی کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ بتلاؤ کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر ڈالے کیا تم اسکی وجہ سے اسکو بھی قتل کر دگے اے عاصم تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر یہ بات دریافت کرنا تب عاصم رضہ آئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا تو آپ نے یہ سوال اور اس کا جواب دینا برا منایا عویمر نے کہا واللہ میں ضرور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں جاؤنگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کے بارہ میں قرآن نازل ہوا ہے پھر ان دونوں کو بلایا وہ دونوں آئے اور دونوں نے لعان کیا پھر عویمر نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر میں اس کو اپنے پاس روک لونگا تو میں نے اسپر جھوٹ بولا پھر اس نے اس کو جدا کر دیا (طلاق دیدی) لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو جدا کر دینے (اور طلاق دینے) کا حکم نہ دیا تھا اب یہ لعان کرنیوالوں میں سنت ہوگئی (یعنے تفریق کا ہو جانا) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر وہ بچہ سرخ رنگ پستہ قد سرخ کیڑے کی طرح جنی تو میں یہی خیال کرونگا کہ اس نے اسکو جھوٹی تہمت لگائی ہے اور اگر وہ بچہ خراب آنکھوں لمبے ہاتھوں والا جنی تو میں خیال کرونگا کہ اس نے سچ کہا پھر وہ بری شکل والا لڑکا جنی فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنْ لَا حُجَّةَ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ لِمَنْ يُّوْجِبُ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ ترجمہ اب ہماری تقریر سے ثابت ہوا کہ ان سب آثار میں ان علماء کے لئے کہ جو بوجہ حمل کے لعان واجب کہتے ہیں کوئی حجت نہیں۔ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا فَهُوَ لِفُلَانٍ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْحَمْلَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِ بِالْقَذْفِ وَاللِّعَانِ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں کہ اگر وہ اس قسم کا بچہ لائی تو خاوند کا ہے اور اگر ایسا لائی تو فلان شخص کا ہے اس پر دلیل ہے کہ حمل ہی قذف ولعان سے مقصود ہے فَجَوَابُنَا اَنَّهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ اللِّعَانَ لَوْ كَانَ بِالْحَمْلِ اِذًا لَكَانَ مُنْتَفِيًا مِّنَ الزَّوْجِ غَيْرَ لَاحِقٍ بِهٖ اَشْبَهَ اَوْ لَمْ يُشْبِهْ ترجمہ تو ہمارا جواب انکے لئے یہ ہے کہ اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو بالضرور وہ بچہ خاوند سے علیحدہ ہوتا اس سے لایا نہ جاتا خواہ اس کے ہمشکل ہوتا یا نہ ہوتا۔ اَلَا تَرٰى اَنَّهَا لَوْ كَانَتْ وَضَعَتْهُ قَبْلَ اَنْ يَّقْذِفَهَا فَنَفَى وَلَدَهَا وَكَانَ اَشْبَهَ النَّاسِ بِهٖ اَنَّهٗ يُلَاعِنُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ اُمَّهٗ وَلَا يُلْحَقُ بِالْمُلَاعِنِ لِشَبَهٍ بِهٖ فَلَمَّا كَانَ الشَّبَهُ لَا يَجِبُ بِهٖ ثُبُوْتُ نَسَبٍ وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهٖ انْتِفَاءُ نَسَبٍ وَكَانَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا فَهُوَ لِلَّذِيْ لَاعَنَهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ تَكُنِ اللِّعَانُ نَافِيَةً لَهٗ اِذَا لَمَّا كَانَ شَبَهُهٗ بِهٖ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّهٗ مِنْهُ وَلَا بُعْدَ شَبَهِهٖ اِيَّاهُ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّهٗ مِنْ غَيْرِهٖ ترجمہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اگر اسکی بیوی قذف کرنے سے پہلے بچہ جن لیتی اور وہ بچہ کا انکار کرتا (یعنی یہ میرا بچہ نہیں) اور بچہ خاوند کے زیادہ مشابہ ہوتا تو بالضرور (اس انکار سے) ان دونوں میں لعان ہوتا اور دونوں میں تفریق ہو جاتی اور بچہ ماں ہی کا ضرور ہوتا اور لعان کرنیوالے سے اسکی مشابہت کی وجہ سے ملایا نہ جاتا۔ اب جبکہ مشابہت کی وجہ سے ثبوت نسب ضروری نہیں اور دوری مشابہت سے نفی نسب ہی واجب نہیں اور جس حدیث کو کہ ہمنے ذکر کیا ہے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایسا ایسا بچہ جنی تو وہ لعان کرنیوالے کا ہے (یہ سب) اس پر دلیل ہے کہ لعان کرنا بچہ کے منافی نہیں کیونکہ اگر لعان بچہ کے منافی ہوتا تو اب اس دلیل کو کچھ دخل نہ تھا کہ اگر وہ خاوند کے مشابہ ہے تو وہ اس کا ہے اور اگر اس کے مشابہ نہیں تو کسی اور کا ہے تو اب معلوم ہوا کہ لعان حمل کی وجہ سے نہیں بلکہ قذف کی وجہ سے ہی وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِيِّ الَّذِيْ سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے کہ جس نے آپ سے پوچھا تھا کہ میری عورت نے سیاہ بچہ جنا ہے یہ فرمایا تھا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاَنِّیْ اَنْکَرْتُہٗ فَقَالَ لَہٗ ھَلْ لَّکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُھَا قَالَ حُمْرٌ ھَلْ فِیْھَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْھَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِکَ جَاءَھَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عِرْقٌ نَزَعَھَا قَالَ فَلَعَلَّ ھٰذَا عِرْقٌ نَزَعَہٗ ۱۲ ترجمہ جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وھب نے کہا خبر دی مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میری بیوی نے کالا بچہ جنا ہے اور میں اس کو برا سمجھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں فرمایا انکا کیا رنگ ہے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں فرمایا کوئی ان میں سیاہی مائل بھی ہے کہا کہ ان میں ایسے بہت ہیں فرمایا تم انکو کیسے سمجھتے ہو کہا شاید کوئی رگ (اصل) ہے جو کھینچ آگئی ہے (یعنے اوپر سے کوئی ایسا ہوگا) آپ نے فرمایا کہ شاید یہ بھی کوئی رگ ہوگی جو کھینچ آئی (اور تیرا بچہ سیاہ ہوا) حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ وَسُفْیَانُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَلَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُرَخِّصْ لَہٗ فِیْ نَفْیِہٖ لِبُعْدِ شِبْھِہٖ مِنْہُ وَکَانَ الشَّبَہُ غَیْرَہٗ دَلِیْلٌ عَلٰی شَیْءٍ ثَبَتَ اَنَّ جَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْمُلَاعِنَۃِ بَیْنَ زَوْجَیْھَا اِنْ جَاءَتْ بِہٖ عَلٰی شِبْھِہٖ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ اللِّعَانَ لَمْ یَکُنْ نَفَاہُ مِنْہُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِہِ الَّذِیْنَ یَرَوْنَ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ ۱۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وھب نے کہا خبر دی ہم کو مالک اور ابن ابی ذئب اور سفیان نے ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔ اب جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی کو دوری شکل کی وجہ سے اس کے انکار کی اجازت نہ دی اور مشابہت صورت کچھ دلیل نہیں تو اس تقریر سے ثابت ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حمل کی وجہ سے لعان ہوا انکا قول فاسد ہے وَفِیْ ذٰلِکَ حُجَّۃٌ اُخْرٰی وَھِیَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْظُرُوْھَا فَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ کَذَا فَلَا اُرَاہُ اِلَّا وَقَدْ کَذَبَ عَلَیْھَا وَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ کَذَا فَلَا اُرَاہُ اِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَیْھَا فَکَانَ ذٰلِکَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الظَّنِّ لَا عَلَی الْیَقِیْنِ ترجمہ اور اس میں ایک اور دلیل ہے وہ یہ کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو دیکھو اگر وہ ایسا ایسا بچہ لائی تو یہ جھوٹا ہے اور اگر ایسا ایسا لائی تو سچا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ظنی تھا یقینی نہ تھا وَذٰلِکَ مِمَّا قَدْ دَلَّ اَیْضًا اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ مِنْہُ جَرْیٌ فِی الْحَمْلِ حُکْمًا اَصْلًا فَثَبَتَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ ذَھَبَ اِلَی اللِّعَانِ بِالْحَمْلِ وَاِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِہٖ لِمَنْ ذَھَبَ اِلٰی خِلَافِہٖ فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ مِمَّنْ اَبَی اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ وَقَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ الْمَشْھُوْرُ ترجمہ اور یہ بھی اس پر دلیل ہے کہ آپ کی طرف سے حمل پر کوئی حکم جاری نہیں ہوا اب اس شخص کا قول فاسد ثابت ہوا جو کہتا ہے کہ حمل کی وجہ سے لعان تھا اور یہ سب ہماری تحقیق ان علماء کے موافق ہے جو شروع باب میں حمل کی وجہ سے لعان کا انکار کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ و امام محمد اور امام ابویوسف کا مشہور قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ یَنْفِیْ وَلَدَ امْرَاَتِہٖ حِیْنَ یُوْلَدُ ھَلْ یُلَاعَنُ بِہٖ اَمْ لَا

کوئی شخص اپنی عورت کے بچہ کا انکار کرے کہ یہ میرا نہیں کیا اسوجہ سے لعان ہوگا یا نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَبِيعٌ فِي حَدِيثِهِ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ رَبَاحٍ قَالَ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ ۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مہدی بن میمون نے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب سے وہ حسن بن سعد سے ربیع نے اپنی حدیث میں (بجائے حسن بن سعد کے) یہ کہا ہے حسن بن علی کے مولیٰ سے وہ رباح سے کہا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضؓ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اولاد (مالک) فراش (خاوند) کی ہوتی ہے

۱

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو (امام) مالک نے ابن شہاب زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا خاوند کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں

۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے محمد بن زیاد سے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضؓ سے سنا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے تھے

۳

حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے وہ ابوامامہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں

۴

حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ ۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحییٰ مزنی نے کہا حدیث بیان ہم سے محمد بن ادریس نے سفیان سے وہ عبیداللہ بن ابی یزید سے وہ اپنے باپ سے اس نے حضرت عمر رضؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ خاوند کا ہوتا ہے

۵

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَفَى وَلَدَ امْرَأَتِهِ لَمْ يَنْتَفِ بِهِ وَلَمْ يَلْتَعِنْ بِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوا فَالْفِرَاشُ يُوجِبُ حَقَّ الْوَلَدِ فِي ثُبَاتِ نَسَبِهِ مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ فَلَيْسَ لَهُمَا إِخْرَاجُهُ مِنْهُ بِلِعَانٍ وَلَا غَيْرِهِ ۱ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص جبکہ اپنے لڑکے کا انکار کردے تو اس سے یہ نہ ہوگا کہ اس کا بچہ نہ رہے اور نہ اس سے لعان ہوگا۔ انکی دلیل وہ حدیث ہے جو کہ ہمنے اس باب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فراش ہونا (یعنی بیوی ہونا) نسب میں بچہ کا حق خاوند اور عورت سے بناتا ہے اب لعان وغیرہ سے یہ دونوں اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

بچہ سے نہین لگا سکتے وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُلَاعَنُ بِهٖ وَيَنْتَفِي نَسَبُهٗ وَيُلْزَمُ اُمَّهٗ وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا حَكَمَهُ الْإِقْرَارِ وَلَمْ يَتَأَوَّلْ ذٰلِكَ ترجمہ اور دوسرے علمار اس مین انکے مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ انکار ولد سے لعان کیا جائیگا اور اسکی نسب کی نفی ہوجائیگی وہ بچہ ماں ہی کا ضرور ہوگا اور یہ جب ہے کہ وہ اسکا اقرار نہ کرے اور نہ ایسی بات کرے کہ جو ضمناً اقرار ہو اور اس مین کچھ دیر بھی نہ لگی ہو۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَاَلْزَمَ الْوَلَدَ اُمَّهٗ ترجمہ انکی دلیل اس مین وہ حدیث ہے جو بیان کی ہمسے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے ان سے بیان کی نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر دو لعان کرنیوالے (مرد عورت) مین تفریق کردی اور لڑکا ماں کے سپرد کردیا قَالُوْا فَهٰذِهٖ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا نَسَخَهَا فَعَلِمْنَا بِهَا اَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ لَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ اللِّعَانُ بِهٖ وَاجِبًا اِذَا نَفَى اِذْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَاَجْمَعَ اَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ عَلٰى مَا حَكَمُوْا فِيْ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعِنَةِ فَجَعَلُوْهُ لَا اَبَ لَهٗ وَجَعَلُوْهُ مِنْ قَوْمِ اُمِّهٖ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْ قَوْمِ الْمُتَلَاعِنِ بِهٖ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ شَذَّ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَهُمْ فَالْقَوْلُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ یہ علمار کہتے ہین کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ہمکو نہین معلوم کہ کوئی دوسری حدیث اسکے معارض ہو یا اس نے اسکو منسوخ کردیا ہو اب ہم نے اس حدیث سے معلوم کیا کہ یہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچہ خاوند کا ہے اس سے یہ نہین نکلتا کہ جب بچہ کا انکار کرے تو اس سے لعان ضروری نہین ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور آپکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اس پر اجماع کیا کہ میراث کے بارہ مین ملاعنہ کے فرزند کو بے باپ قرار دیا اور اس کو ماں کے رشتہ داروں مین بنادیا اور مرد ملاعن (لعنت کرنیوالے) کی قوم سے اس کو نکال دیا پھر اس پر انکے بعد تابعین رضہ نے اتفاق کیا پھر تمام مسلمان اس پر عامل رہے یہانتک کہ اس مخالف نے شاذ نادر بات کہی ہے (جو قابل قبول نہین) پس ہمارے نزدیک اس مین وہی قول (معتبر) ہے جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کیا ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ وابو یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

كِتَابُ الْعِتَاقِ

غلام کے آزاد کرنے مین

بَابُ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُهٗ اَحَدُهُمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ ضُمِّنَ لِشُرَكَائِهِ حِصَصَهُمْ ترجمہ جو غلام کہ دو مردون مین (مشترک) ہو پھر ان مین سے ایک اس کو آزاد کردے ۔ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن یحیی نیشاپوری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے عبدالعزیز بن رفیع سے وہ حبیب بن ابی ثابت سے وہ عبداللہ بن عمر رضی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غلام مین سے اپنے حصہ کو آزاد کردے تو وہ باقی شریکون کے حصون کا ضامن ہوگا (یعنی وہ سب آزاد ہو جائیگا اور باقی حصہ دارون کی قیمت دیگا) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ نَبِي دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَتُهُ وَعَتَقَ ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن کثیر بن عفیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے داؤد بن عبدالرحمن نے عمرو بن دینار سے وہ ابن عمر رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اپنے غلام کو آزاد کرے جو کہ اسکا اور دوسرے شریکون کا مملوک ہے تو اسکی قیمت مقرر کیجائیگی اور وہ آزاد ہو جائیگا اور دوسرون کی قیمت دیدیگا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَعْتَقَ جُزْءًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ حُمِلَ عَلَيْهِ مَا بَقِيَ فِي قَائِدِهِ حَتَّى يُعْتَقَ كُلُّهُ جَمِيعًا ۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن عمرو سے وہ محمد بن اسحق سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی سے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کے کچھ حصہ کو آزاد کردے تو اس پر اس غلام کے مال کا بقیہ ڈال دیا جائیگا حتے کہ وہ سب آزاد ہو جائیگا

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ضُمِّنَ قِيمَةَ نَصِيبِ شَرِيكِهِ مُوسِرًا كَانَ اَوْ مُعْسِرًا وَقَالُوا قَدْ جُعِلَ الْعِتَاقُ مِنَ الشَّرِيكَيْنِ جِنَايَةً عَلَى نَصِيبِ شَرِيكِهِ يَجِبُ عَلَيْهِ بِهَا ضَمَانُ قِيمَتِهِ فِي مَالِهِ وَكَانَ مَنْ جَنَى عَلَى مَالِ رَجُلٍ وَهُوَ مُوسِرٌ اَوْ مُعْسِرٌ وَجَبَ عَلَيْهِ ضَمَانُ مَا اَتْلَفَ بِجِنَايَتِهِ وَلَمْ يُفَرِّقْ حُكْمُهُ فِي ذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُوسِرًا اَوْ مُعْسِرًا فِي وُجُوبِ الضَّمَانِ عَلَيْهِ قَالُوا فَكَذٰلِكَ اِذَا اَعْتَقَ وَجَبَ عَلَى الشَّرِيكِ ضَمَانُ قِيمَةِ نَصِيبِ شَرِيكِهِ لِعِتَاقِهِ لَمَّا كَانَ مُوسِرًا وَجَبَ عَلَيْهِ ضَمَانُ ذٰلِكَ اَيْضًا اِذَا كَانَ مُعْسِرًا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین کہ بعض علماء یہ کہتے ہین جب غلام دو مردون مین مشترک ہو پھر ان مین سے ایک شخص اپنے حصہ کو آزاد کردے تو وہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت کا ضامن ہوگا تونگر ہو یا مفلس اور کہتے ہین کہ اس کا مشترک حصہ آزاد کردینے سے باقی حصہ شریک کی قیمت کا تاوان اسپر آئیگا اور (قاعدہ ہے کہ) جو شخص کسی کے مال کا نقصان کرے تو اس کی ضمانت اسپر آئیگی خواہ تونگر ہو یا مفلس اور اس وجوب ضمان مین تونگر مفلس کا کوئی فرق نہین اسی طرح ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت کا ضمان آئیگا جبکہ وہ تونگر ہو تب جب وہ مفلس ہو ضمان لازم ہوگا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجِبُ الضَّمَانُ عَلَيْهِ لِقِيمَةِ نَصِيبِ شَرِيكِهِ لِعِتَاقِهِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مُوسِرًا وَقَالُوا اَحَادِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا اِنَّمَا الضَّمَانُ لِلْمَذْكُورِ فِيهِ عَلَى الْمُوسِرِ خَاصَّةً دُونَ الْمُعْسِرِ فَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْاَثَرِ ترجمہ اور دوسرے علماء ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

انکے مخالف ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ شریک کے حصہ کا ضمان اسی صورت میں آئیگا کہ جب وہ تونگر ہو اور کہتے ہیں کہ ابن عمر رضہ کی اس حدیث میں ضمان جو آتا ہے تو صرف تونگر کے لئے ہے مفلس پر نہیں آتا کیونکہ اس حدیث کے علاوہ (اسی) ابن عمر رضہ سے یہ تفصیل کیگئی ہے فَمِمَّا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَیْهِ قِیْمَةَ الْعَدْلِ فَاَعْطٰی شُرَكَاءَهٗ حِصَصَهُمْ وَعُتِقَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عُتِقَ عَلَیْهِ مَا عُتِقَ ۴ ترجمہ منجملہ ان احادیث کے جو ان سے اس بارہ میں مروی ہے یہ حدیث ہے جو کہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے انکو خبر دی نافع سے وہ عبداللہ بن عمر رضہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام کو آزاد کرے اور اس کے پاس اسقدر مال موجود ہے کہ جو غلام کی قیمت ہو سکتا ہے تو غلام کی قیمت لگائی جائیگی اس کو شریکوں کی قیمت کا حصہ دینا پڑیگا اور اس کے ذمہ غلام کا آزاد کرنا ہوگا ورنہ (بصورت افلاس) اسی قدر آزاد ہوگا جس قدر کہ اس نے آزاد کیا ہے۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ وَكَانَ لِلَّذِیْ یَعْتِقُ نَصِیْبُهٗ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَهُوَ عَتِیْقٌ كُلُّهٗ ۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا خبر دی ہم کو ابوبکر حنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے نافع نے ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام کو آزاد کرے اور اس کے پاس اپنے شریک کے حصہ کی قیمت موجود ہے تو وہ سب آزاد ہو جائیگا۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَیْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ یَقُوْمُ قِیْمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ وَقَدْ عُتِقَ بِهٖ مَا عُتِقَ ۶ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ اور عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرے تو اس پر سارا غلام آزاد کرنا لازم ہوگا اگر اس کے پاس اس قدر مال ہے کہ اس کی قیمت کو پہنچ جائے اور اگر اس کے پاس مال نہیں ہے تو اسکی قیمت انصاف سے لگائی جائے اور وہ اسیقدر آزاد ہوگا جسقدر کہ اس نے آزاد کیا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ فَقَدْ عُتِقَ كُلُّهٗ فَاِنْ كَانَ لِلَّذِیْ اَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَعَلَیْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ ۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبید اللہ نے نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایک مشترک غلام کو آزاد کردے تو وہ سب آزاد ہو جائیگا پھر اگر آزاد کرنیوالے کے پاس مال ہو تو اسپر سب کا آزاد کر دینا لازمی ہوگا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ یُفْتِیْ فِی الْعَبْدِ اَوِ الْاَمَةِ یَكُوْنُ اَحَدُهُمَا بَیْنَ شُرَكَاءَ فَیُعْتِقُ اَحَدُهُمْ نَصِیْبَهٗ مِنْهُ اَنَّهٗ یَجِبُ عِتْقُهٗ عَلَى الَّذِیْ اَعْتَقَ اِذَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ یَقُوْمُ فِیْ مَالِهٖ قِیْمَةَ عَدْلٍ فَیُدْفَعُ اِلٰی شُرَكَائِهٖ اَنْصِبَاءَهُمْ وَیُخَلّٰی سَبِیْلُ الْعَبْدِ یُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۸ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا خبر دی ہم کو روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صخر بن جویریہ نے نافع سے کہ بلاشبہہ ابن عمر رضہ یہ فتوے دیا کرتے تھے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جب غلام یا لونڈی شریکون مین ہو اور ان مین سے ایک اپنے حصہ کو آزاد کردے تو اس آزاد کرنیوالے کے پاس اگر اسقدر مال ہے کہ جو انکی منصفانہ قیمت تک پہنچ جائے تو اسپر واجب ہے کہ وہ اُس کو (پورا) آزاد کردے اور شریکون کو انکا حصہ (مال) کا دیدے اور غلام کو آزاد کردے کہ جہان چاہے چلا جائے۔ عبداللہ بن عمر رضہ اس بات کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دیتے تھے حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا فَإِنَّهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ عَلَى الْقِيمَةِ ثُمَّ يُعْتَقُ قَالَ سُفْيَانُ وَرُبَّمَا قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فِيهَا عَدْلٌ لَا وَكْسَ فِيهَا وَلَا شَطَطَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن یحیی مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے سفیان بن عیینہ سے وہ عمرو بن دینار سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ غلام دو شخصون مین ہو پھر ان مین سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کردے وہ اگر مالدار ہے تو اس پر اسکی اعلے قیمت لگائی جائیگی پھر وہ آزاد ہو جائیگا سفیان کہتے ہین کہ عمرو بن دینار نے بسا اوقات منصفانہ قیمت کہی ہے کہ جس مین کمی بیشی نہ ہو فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُوسِرِ خَاصَّةً ترجمہ اب ان آثار صحیحہ کی وجہ سے یہ ثابت ہوا کہ جو اس بارہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے وہ الدار کے لئے خاص ہے فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ عِتَاقِ الْمُعْسِرِ كَيْفَ هُوَ فَقَالَ قَائِلُونَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ لَمْ يَدْخُلْهُ عِتَاقٌ فَهُوَ رَقِيقٌ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ عَلَى حَالِهِ ترجمہ اب ہم چاہتے ہین کہ مفلس کے آزاد کرنے کا حکم دیکھین کہ کیسا ہے بعض علماء تو یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔ ورنہ وہ جسقدر آزاد کریگا آزاد ہو جائیگا اس کی دلیل ہے کہ غلام کے باقی حصہ مین آزادی داخل نہ ہوگی اب وہ اس کے حق مین کہ جس نے آزاد نہین کیا غلام ہی رہیگا۔ وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ يَسْعَى الْعَبْدُ فِي نِصْفِ قِيمَتِهِ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْهُ ترجمہ اور دوسرے علماء اُس کے مخالف ہین اور کہتے ہین بلکہ غلام اس نصف قیمت مین اس شخص کے لئے کہ جس نے اسکو آزاد نہین کیا سعی کرے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ رَوَى ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَزَادَ عَلَيْهِ شَيْئًا بَيَّنَ بِهِ كَيْفَ حُكْمُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ بَعْدَ نَصِيبِ الْمُعْتِقِ ترجمہ اور انکی دلیل اس مین یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضہ کی طرح روایت کی ہے اور اس مین کچھ الفاظ ایسے زائد کئے ہین کہ جس سے مابقی غلام کا حکم ایک آزاد کرنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ كُلُّهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے وہ نضر بن انس سے وہ بشیر بن نہیک سے وہ ابو ہریرہ رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص ایک اپنا حصہ غلام کا آزاد کرے تو اس پر لازم ہے کہ اپنے مال سے اسکو پورا آزاد کردے اور اُس کے پاس مال نہین تو غلام سے سعی کرائی جائے لیکن اس کو مشقت مین نہ ڈالا جائے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۱ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان بن یزید نے قتادہ سے پھر اپنی اسناد سے اسکے

۱۲ مثل بیان کی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِيْ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے جریر بن حازم نے قتادہ سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ

۱۳ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحیم بن سلیمان رازی نے حجاج بن ارطاۃ سے وہ قتادہ سے پھر اپنی اسناد سے اس کے

۱۴ مثل بیان کی۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور یحیی بن صبیح نے قتادہ سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْهِ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَفِيْهِ وُجُوْبُ السِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ اِذَا كَانَ مُعْتِقُهٗ مُعْسِرًا ترجمہ اب اس حدیث میں بھی وہی بات ہے جو کہ ابن عمرؓ

۱۵ کی حدیث میں ہے اور اس میں جب آزاد کرنیوالا مالدار ہو تو غلام پر سعی کرنا واجب ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ فَاَعْتَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ ترجمہ اور بلاشبہ نبی

۱۶ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کیگئی ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے وہ ابوالملیح سے وہ اپنے باپ سے کہ ایک شخص نے غلام کے ایک حصہ کو جو اسکا تھا آزاد کر دیا تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کو آزاد کر کے اس کے ذمہ ڈال دیا اور فرمایا کہ خدا کا کوئی شریک نہیں ہے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی فَدَلَّ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ عَلٰى اَنَّ الْعِتَاقَ اِذَا وَجَبَ بِهٖ بَعْضُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ اِنَّمَا اَنْ يَّكُوْنَ لِاٰخَرَ وَعَلٰى بَقِيَّتِهٖ مِلْكٌ ترجمہ اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اسپر دلیل ہے کہ جب کسی غلام کے بعض حصہ پر آزادی واجب ہو جائے تو اس کے باقی پر غیر کی ملکیت نہیں رہتی فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اِعْتَاقَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ جَمِيْعًا يُبْرِئَانِ الْعَبْدَ مِنَ الرِّقِّ فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ تَيْسِيْرِهٖ وَعَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَوَابُ السِّعَايَةِ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ اِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ الْعَمَلَ بِذٰلِكَ وَيُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُوْسِرِ لِشَرِيْكِهِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ وَلَا يُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُعْسِرِ وَلٰكِنَّ الْعَبْدَ يَسْعٰى فِيْ ذٰلِكَ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَبِهٖ نَاْخُذُ ترجمہ پس اس سے ثابت ہوا کہ مالدار اور غیر مالدار کا غلام کو آزاد کر دینا غلام کو غلامی سے بری کرتا ہے اب یہ حدیث بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق ہو گئی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نے اس پر اور ابن

toobaa-elibrary.blogspot.com

عمر رضی کی حدیث پر یہ زائد کیا ہے کہ غلام پر اس شریک کے لئے جس نے کہ آزاد نہیں کیا ہے بجالیکہ آزاد کرنیوالا مفلس ہے سعی کرنا واجب ہے اب ان آثار کی صحت اس پر عمل کرنے کو واجب کہتی ہے اور مالدار آزاد کرنے والے پر اس شریک کے لئے جس نے کہ آزاد نہیں کیا ضمان کو واجب کرتی ہے اور مفلس آزاد کرنیوالے پر واجب نہیں کرتی لیکن (ایسی صورت میں) اس میں غلام اس کے لئے سعی کرے جس نے کہ آزاد نہیں کیا اور یہی امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہما کا قول ہے اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ يَقُولُ إِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوسِرًا فَالشَّرِيكُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَإِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِي نِصْفِ الْقِيمَةِ فَإِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَإِنْ شَاءَ ضَمِنَ الْمُعْتِقَ نِصْفَ الْقِيمَةِ فَإِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ وَرَجَعَ بِهَا الْمُضْمَنُ عَلَى الْعَبْدِ فَاسْتَسْعَاهُ فِيهَا وَكَانَ وَلَاؤُهُ لِلْمُعْتِقِ وَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا ... فَالشَّرِيكُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ وَإِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِي نِصْفِ قِيمَتِهِ فَأَيُّهُمَا فَعَلَ فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ ترجمہ لیکن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آزاد کرنیوالا مالدار ہے تو اس کے شریک کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اسکی طرح وہ بھی (اپنا حصہ) آزاد کردے اور ان دونوں میں ولاء نصف ہوگی اور اگر چاہے تو غلام سے نصف قیمت کی سعی کرائے جب وہ قیمت ادا کردیگا تو آزاد ہو جائیگا اور ولاء ان دونوں میں نصف ہوگی اور اگر چاہے تو آزاد کرنیوالے سے نصف قیمت کی ضمانت لے جب وہ قیمت ادا کردے تو آزاد ہو جائیگا اور ضمان دینے والا غلام کیطرف رجوع کرے اور اس سے ادائگی قیمت کی ضمانت لے اور ولاء آزاد کرنیوالے کے لئے ہوگی اور اگر آزاد کرنیوالا مفلس ہے تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کردے اور چاہے تو اپنی نصف قیمت میں غلام سے سعی کرائے ان دونوں میں سے جو بھی بات کرلگا دبہر حال) ولاء ان دونوں میں نصف ہوگی وَاحْتَجَّ فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ كَانَ لَنَا غُلَامٌ قَدْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ فَأَعْلَى فِيهَا وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمِّي وَبَيْنَ أَخِي الْأَسْوَدِ فَأَرَادُوا عِتْقَهُ وَلَسْتُ يَوْمَئِذٍ صَغِيرٌ فَذَكَرُوا ذَلِكَ الْأَسْوَدُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَعْتِقُوا أَنْتُمْ فَإِذَا بَلَغَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَإِنْ يَجِبْ فِيمَا أَرَى عِتْقُكُمْ وَإِلَّا ضَمَّنَّاكُمْ ترجمہ امام موصوف رحمنے اس مسئلہ میں اس حدیث سے دلیل لی ہے جو بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک غلام تھا جو کہ قادسیہ میں حاضر ہوا تھا پھر اس میں وہ بڑا ہوگیا وہ مجھ میں اور میری والدہ اور میرے بھائی اسود میں مشترک تھا ان لوگوں نے اس کو آزاد کرنا چاہا اور میں ابھی بچہ تھا پھر اسود نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اسکو آزاد کردو اور جب عبد الرحمن بالغ ہوگا اور وہ چاہے تو تمہاری طرح وہ بھی (اپنا حصہ) آزاد کردے ورنہ تم سے (اپنی قیمت کی) ضمانت لے فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ بَعْدَ الرَّحْمَنِ بَعْدَ بُلُوغِهِ أَنْ يُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنَ الْعَبْدِ الَّذِي قَدْ كَانَ دَخَلَهُ عِتَاقُ أُمِّهِ وَأَخِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ لَهُ أَنْ يُعْتِقَ بِلَا بَدَلٍ كَانَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْعَبْدَ بِأَدَاءِ قِيمَةِ مَا بَقِيَ لَهُ فِيهِ حَتَّى يُعْتِقَ بِأَدَاءِ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ أَنْ يُعْتِقَ نَصِيبَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَضَمَّنَ الشَّرِيكَ الْمُعْتِقَ رَجَعَ لِهَذَا الْمُضَمَّنِ مِنْ هَذَا الْعَبْدِ مِثْلُ مَا كَانَ الَّذِي ضَمَّنَهُ فَوَجَبَ لَهُ أَنْ يَسْتَسْعِيَ الْعَبْدَ فِي قِيمَةِ مَا كَانَ لِصَاحِبِهِ فِيهِ وَفِيمَا كَانَ لِصَاحِبِهِ فِيهِ وَفِيمَا كَانَ لِصَاحِبِهِ أَنْ يَسْتَسْعِيَهُ فِيهِ فَهَذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي هَذَا الْبَابِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللهُ [illegible] فَإِنَّهُمَا احْتَجَّا لِمَا قَالَا فِيهِ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ اور اس حدیث میں یہ ہے کہ عبدالرحمن کے لئے بلوغ کے بعد یہ جائز ہے کہ اپنے حصہ کو اس غلام میں سے کہ جس پر اسکی والدہ اور بھائی کی آزادی اس سے پہلے آچکی ہے آزاد کردے پس امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اُس کو بلا عوض آزاد کرنیکا حق حاصل ہے تو اس کو یہ بھی جائز ہے کہ باقی قیمت دیکر غلام کو لیلے تاکہ اس ادا قیمت کے بعد آزاد ہو جائیگا اور جبکہ اس شخص کو جس نے غلام آزاد نہ کیا تھا یہ حق ہے کہ غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کردے پھر شریک آزاد کرنیوالے سے ضمانت لے اور یہ ضمانت دینے والا غلام کی طرف اسقدر مال لیکر رجوع کریگا جس قدر کہ ضمانت دی تھی پھر وہ بالضرور غلام سے سعی کرائیگا کہ وہ قیمت ادا کرکے اس کے مالک کو ادا کردے اس باب میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے لیکن قول اول جس کے قائل امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ ہیں ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے کیونکہ وہ ان آثار کے موافق ہے جنکو ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمْلِكُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ هَلْ يُعْتَقُ عَلَيْهِ اَمْ لَا

جو شخص کہ اپنے قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے کیا وہ اس سے آزاد ہو جاتا ہے یا نہیں

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ اِلَّا اَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ ۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹا اپنے باپ کے احسانات کا بدلہ نہیں اتار سکتا مگر اس صورت میں کہ اس کو غلامی کی حالت میں پائے پھر اسکو خرید لے اور آزاد کردے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنْ سُفْيَانَ هُوَ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عیسے نے سفیان سے اور وہ ثوری ہیں ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے سہیل سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے سہیل سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ مَنْ مَلَكَ اَبَاهُ لَمْ يُعْتَقْ عَلَيْهِ حَتّٰى يُعْتِقَهُ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے باپ کا مالک ہو جائے تو جبتک اس کو آزاد نہ کریگا وہ آزاد نہ ہوگا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا يُعْتَقُ عَلَيْهِ بِمِلْكِهِ اِيَّاهُ ترجمہ اور دوسرے علماء اس میں اُن سے مخالف ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اُس کے مالک ہوتے ہی وہ آزاد ہو جائیگا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَنْهُمْ مَا قَالُوا وَيَحْتَمِلُ فَبَشَّرَهُ بِعَتَاقَةِ بِشْرٍ آيَةَ هٰذَا فِي الْكَلَامِ صَحِيحٌ وَهُوَ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى يَتَّفِقَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى ترجمہ اور انکے دلیل اس میں یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے میں یہی احتمال ہے کہ جو ان علماء نے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ پہر اُس کو خرید لے اور خریدنے کی وجہ سے اُسکو آزاد کردے اور ایسا کلام بولنا صحیح ہے اور حدیث میں یہی مراد لینا بہتر ہے تاکہ یہ حدیث اور دیگر احادیث جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مطلب میں مروی ہیں برابر ہو جائیں فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ قَالَ ثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ کیونکہ بلاشبہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمیر بن نحاس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ضمرہ نے سفیان ثوری سے وہ عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ذی رحم محرم (قریبی رشتہ دار) کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد عبد اللہ اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن حجاج اور عبد الواحد بن غیاث نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قریبی رشتہ دار کا مالک ہو گیا وہ آزاد ہو جاتا ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے پہر اپنی اسناد سے اس کو بیان کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن مخلد اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اپنے قریبی رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو گیا فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثِ سَمُرَةَ هٰذَا يُوْجِبُ اَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِ هُوَ الرَّحِمُ الْمَحْرَمُ وَاَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِمَا هُوَ ذُوْ الْمَحْرَمِ مِنَ الرَّحِمِ فَيَكُوْنُ مَعْنَاهُمَا لِذٰلِكَ جَامِعًا لِمَا فِيْهِمَا هُوَ مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ اب سمرہؓ کی دونوں صحیح حدیثیں اس امر کی موجب ہیں کہ ان دونوں حدیثوں میں جو ذی رحم محرم کا ذکر ہے وہ بوجہ رحم کے ہے پس ان دونوں کا معنے ہی وہی ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب اپنے رشتہ دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جاتا ہے وَقَدْ بَيَّنَّا اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ صَالِحٍ الْبَرْسَانِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مِنْ ذِيْ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ اور بیشک مجکو یہ خبر پہنچی ہے کہ محمد بن بکر برسانی حدیث بیان کرتا تھا حماد بن سلمہ سے وہ عاصم احول سے وہ حسن سے وہ سمرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہو جاتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ اب یہ اس پر دلیل ہے جو ہمنے بیان کیا ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ هٰذَا اَيْضًا ترجمہ اور تحقیق ان لوگوں سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہیں (یعنی) آپکے اصحاب وتابعین رضی اللہ عنہم سے بھی وہ روایت کیا گیا ہے جو کہ اس کے موافق ہے حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم سے وہ ابو عوانہ سے وہ حکم سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو شخص قریبی رشتہ دار کا مالک ہو جائے تو وہ آزاد ہوتا ہے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ اَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَ اَخِيْهِ مَمْلُوْكَتَهٗ فَوَلَدَتْ اَوْلَادًا فَاَرَادَ اَنْ يَسْتَرِقَّ اَوْلَادَهَا فَاَتَى ابْنُ اَخِيْهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنَّ عَمِّيْ زَوَّجَنِيْ وَلِيْدَتَهٗ فَاِنَّهَا وَلَدَتْ لِيْ اَوْلَادًا فَاَرَادَ اَنْ يَسْتَرِقَّ وَلَدِيْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَذَبَ لَيْسَ لَهٗ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے وہ مستورد سے کہ ایک شخص نے اپنے بھتیجے کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا اسکی اولاد پیدا ہوئی اس نے ارادہ کیا کہ انکو غلام بنالے تب اس کا بھتیجا حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میرے چچا نے میرا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا تھا اور اس سے میرے بچے پیدا ہوئے ہیں اسکا ارادہ ہے کہ میری اولاد کو غلام بنالے عبد اللہ رض نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے اس کا یہ اختیار نہیں ہے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ اِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّتَهٗ اَوْ خَالَتَهٗ اَوْ اَخَاهُ اَوْ اُخْتَهٗ فَقَدْ عَتَقُوْا وَاِنْ لَمْ يُعْتِقْهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن الحسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے اسمعیل بن امیہ سے وہ عطاء بن ابی رباح سے کہا کہ جب کوئی شخص اپنی پھپھی اپنی خالہ اپنے بھائی یا بہن کا مالک ہو جائے تو وہ سب آزاد ہو جاتے ہیں اگرچہ آزاد نہ کرے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الطَّالْقَانِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ مِثْلَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَا يُعْتَقُ اِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا ابو جعفر نے کہ میرا گمان ہے کہ اس نے حجاج سے اس نے عطاء اور شعبی سے اس کے مثل روایت کی ابو جعفر کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ سوائے والد اور فرزند کے اور کوئی آزاد نہیں ہوتا۔ فَلَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ اَصْحَابِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَمْ نَعْلَمْ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافًا عَنْ مِثْلِهِمْ وَجَبَ الْقَوْلُ بِمَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَتُرِكَ خِلَافُهُمْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اور جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کچھ بیان کیا اور آپ کے موافق وہ روایات پائی گئیں جن کو ہم نے اصحاب وتابعین رضی اللہ عنہم سے ذکر کیا ہے اور اس میں انکے برخلاف کچھ معلوم نہیں ہوا تو ضرورت ہے کہ اس کے موافق کہا جائے اور اس کے خلاف کو چھوڑ دیا جائے اور یہی امام ابو یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے ۵

۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳

۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

۵ اس تخصیص کے لئے دلیل کی ضرورت ہے امام طحاوی کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو اس کی کوئی دلیل نہیں ملی ۱۲ ترجمہ عفی عنہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَابُ الْمُكَاتَبِ مَتَى يُعْتَقُ

مکاتب کب آزاد ہوگا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ایوب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب (کے وارثوں) کو اسی قدر حصہ حر کی دیت کا دیا جائے کہ جتنا اس نے (مال کتابت) ادا کیا ہے اور جو باقی رہے اس میں غلام کی دیت دی جائے حَدَّثَنَا دَوْسُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے وہ عکرمہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل اور ابن عباس کا ذکر نہیں کیا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ نِ حَسَّانُ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا عُتِقَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَقِيمُ عَلَى الْمُكَاتَبِ يَعْتِقُ مِنْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن یحیی بن ابی کثیر حسان نیساپوری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے علی بن المبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے مکاتب کے بارہ میں جو قتل کیا گیا یہ فیصلہ فرمایا کہ جسقدر اس کا حصہ آزاد ہوا ہے اسقدر دیت (خون بہا) آزاد کی دی جائے ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اور مکاتب پر مملوک کی حد لگائی جائے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ نَا ابْنُ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى دِيَةَ الْحُرِّ وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان ہم سے عبداللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حجاج صواف نے یحیی بن کثیر سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مکاتب کے وارثوں کو اس قدر حر کی دیت کا حصہ دیا جائے کہ جسقدر اس نے مال (کتابت) ادا کیا ہے اور جس قدر کہ وہ غلام ہے (اس میں) غلام کی دیت دی جائے۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ قَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُكَاتَبَ يُعْتَقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَيَكُونُ حُكْمُهٗ فِيهِ حُكْمَ الْحُرِّ وَيَكُونُ حُكْمُ فِيمَا لَمْ يُؤَدِّ حُكْمَ الْعَبْدِ وَاِلٰى هٰذَا نَذْهَبُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ مکاتب کا اس قدر حصہ آزاد ہو جائیگا جسقدر کہ اس نے ادا کر دیا ہے اور اس حصہ میں اس کو آزاد کا حکم لگایا جائیگا اور جس حصہ میں آزاد نہ ہوگا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس میں غلام سمجھا جائیگا اس بارہ میں انکی دلیل یہ حدیث ہے (جو اوپر مذکور ہو چکی ہے) وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُعْتَقُ الْمُكَاتَبُ اِلَّا بِاَدَاءِ جَمِيْعِ الْكِتَابَةِ ترجمہ اور دوسرے اہل علم ان سے اس بارہ میں مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ مکاتب اسی صورت میں آزاد ہوگا جبکہ سارا مال کتابت ادا کردے وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ ترجمہ ان کی دلیل اس میں وہ حدیث ہے جو یہاں کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خطاب بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسماعیل بن عیاش نے وہ سلیمان بن سلیم سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ فرمایا ہے کہ مکاتب جبتک ایک درہم رہے غلام ہی رہتا ہے فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ یہ آثار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول میں مختلف ہوئے ہیں اب ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کیا منقول ہے فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ ترجمہ سو ہم نے دیکھا کہ علی بن شیبہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے سے وہ معبد جہنی سے وہ عمر بن الخطاب رضہ سے انہوں نے فرمایا کہ مکاتب پر ایک درہم باقی ہے جب بھی وہ غلام ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اَدَّى الْمُكَاتَبُ النِّصْفَ فَهُوَ غَرِيْمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ سفیان سے وہ عبدالرحمن بن عبداللہ سے وہ قاسم بن عبدالرحمن سے وہ جابر بن سمرہ سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب مکاتب آدھا مال ادا کردے تو وہ قرضدار ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَبِيْعُوْنَ مُكَاتَبِيْنَ فَاَيُّهُمْ اَدَّى النِّصْفَ فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ قَبْلَهٗ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے قاسم بن عبدالرحمن سے وہ جابر بن سمرہ سے وہ عمر بن الخطابؓ سے انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم غلاموں کو مکاتب کیا کرتے ہو پھر ان میں سے جس نے نصف مال کتابت ادا کیا تو اس کی غلامی نہ جائیگی عمر رضی کی یہ روایت ان کی پہلی روایت منقولہ کے برخلاف ہے حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبَانٍ عَنْ سَالِمٍ سُبَلَانَ اَنَّهٗ قَالَ يَعَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَرَاكِ اَنْ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنِّيْ فَقَالَتْ مَالَكَ فَقَالَ كَاتَبْتُ وَقَالَتْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَا يُؤَدِّيْ عَلَيْكَ شَيْءٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب عمران بن بشیر سے وہ سالم سبلان سے کہ اس نے حضرت عائشہ زوجہ مطہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کیوں نہیں کرتیں آپ نے فرمایا نہیں کیا ہوا کہا کہ میں مکاتب بن گیا ہوں آپ نے فرمایا کہ جبتک تیرے پاس باقی رہے تم غلام ہی ہو حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَيَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اِسْتَاْذَنْتُ اَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ كَمْ هِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ قُلْتُ عَشْرُ اَوَاقٍ فَقَالَتْ اُدْخُلْ فَاِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ ترجمہ حدیث بیان کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ اور شجاع بن ولید نے عمرو بن میمون سے سلیمان بن یسار سے کہا کہ میں نے بی بی عایشہ رضہ سے اذن (اندر آنے کے لئے) مانگا فرمایا کہ تمہاری کتابت سے کسقدر باقی رہتا ہے میں نے کہا دس اوقیہ تب فرمایا کہ اندر آجا کیونکہ جبتک تمہیں کچھ باقی رہے غلام ہی ہو **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا خبر دی ہمکو عمرو بن میمون نے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کی مثل ذکر کی **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ ثُلُثَيْ أَوْ رُبُعَيْ فَهُوَ غَرِيمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو سفیان ثوری نے منصور سے وہ ابراہیم سے کہا کہ فرمایا عبداللہ (بن مسعود) رضہ نے جب مکاتب ثلث یا ربع ادا کردے تو وہ قرضدار ہوتا ہے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ قِيمَةَ رَقَبَتِهِ فَهُوَ غَرِيمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے مغیرہ سے وہ ابراہیم سے کہا کہ فرمایا عبداللہ (بن مسعود) رضہ نے جب مکاتب اپنی قیمت ادا کردے (یعنی کچھ حصہ) تو وہ قرضدار ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ وَشُرَيْحٌ يَقُولَانِ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ فَهُوَ غَرِيمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے سفیان سے وہ جابر سے وہ شعبی سے کہ عبداللہ بن مسعود و شریح اس مکاتب کے بارہ میں جس نے کہ ثلث قیمت ادا کردی ہو کہا کرتے تھے کہ وہ قرضدار ہے **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن نافع نے ابی معشر سے وہ سعید بن ابی سعید مقبری سے کہ ام سلمہ رضہ نے فرمایا مکاتب پر جبتک کتابت کا کچھ حصہ باقی رہے وہ غلام ہے **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْءٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید اور مالک نے نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے فرمایا کہ جبتک مکاتب پر کچھ باقی رہے وہ غلام ہے **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ شُرُوطُهُمْ جَائِزَةٌ جَائِزَةٌ فِيمَا بَيْنَهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے کہا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے مکاتب پر کتابت میں سے کچھ بھی باقی رہے تو وہ غلام ہے اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ انکی شرطیں باہمی جائز ہیں **فَلَمَّا** كَانُوا قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ كَمَا ذَكَرْنَا وَكُلٌّ قَدْ أَتَى أَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يَعْتِقُ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ فَلَمَّا يَعْتِقُ بِحَالٍ ثَانِيَةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِمِلْكِ الْحَالِ الَّتِي أَدَّى فِيهَا جَمِيعَ الْمُكَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِمِلْكِ الْمُكَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَعْتِقُ بِمِقْدَارِ مَا أَدَّى مِنْ مَالِ الْكِتَابَةِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ ذَلِكَ فَتْحٌ مِنْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلَى مَالٍ لَكِنَّ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ مِمَّا لَا يُسْتَرَابُ بِالْقَوْلِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ شَيْءٌ وَالْمُكَاتَبُ لَيْسَ كَذَلِكَ لِإِجْمَاعِهِمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا ترجمہ پس جب اس میں صحابہ وغیرہ رضہ مخالف ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور اس میں سب متفق ہیں کہ مکاتب عقد کتابت سے آزاد نہیں ہوتا اس کی آزادی دوسرے وقت پر ہوگی بعض علماء کہتے ہیں کہ جب وہ تمام مال کتابت ادا کردیگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تب آزادی ہوگی اور بعض کہتے ہین کہ کتابت کا کچھ حصہ ادا کردینے سے ہوگی اور بعض یہ کہتے ہین کہ جس قدر مال ادا کردیگا اسی قدر آزاد بھی ہوجائیگا تو ثابت ہوا کہ مکاتب کا یہ حال ہے کہ وہ معتق علی المال (یعنی مال پر آزاد شدہ) کے حکم سے نکل گیا ہے (یعنی اس کا حکم اور ہے اور اس کا اور) کیونکہ جس شخص کو مال پر آزاد کیا جائے وہ صرف اس کلام سے ہی قبل از ادائے مال آزاد ہوجاتا ہے بخلاف مکاتب کے کہ اس کا یہ حال نہین کیونکہ اس پر ان کا اجماع ہے جس کا کہ ہم نے بیان کیا فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الْمُکَاتَبَ لَا یَسْتَحِقُّ الْعِتَاقَ بِعَقْدِ الْکِتَابَۃِ وَاِنَّمَا یَسْتَحِقُّہٗ بِحَالٍ ثَانِیَۃٍ نَظَرْنَا فِی ذٰلِکَ وَفِی سَائِرِ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ لَا یَجِبُ بِالْعُقُوْدِ وَاِنَّمَا تَجِبُ بَعْدَ اِحْدٰثِ الْعَقْدِ حُکْمًا فَرَاَیْنَا الرَّجُلَ یَبِیْعُ الرَّجُلَ الْعَبْدَ بِاَلْفِ دِرْھَمٍ فَلَا یَجِبُ لِلْمُشْتَرِیْ قَبْضُ الْعَبْدِ بِنَفْسِ الْعَقْدِ حَتّٰی یُؤَدِّیَ جَمِیْعَ الثَّمَنِ وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ قَبْضُ بَعْضِ الْعَبْدِ بِاَدَاءِ بَعْضِ الثَّمَنِ وَکَذٰلِکَ الْاَشْیَاءُ الَّتِیْ ھِیَ مَحْبُوْسَۃٌ بِغَیْرِھَا مِثْلُ الرَّھْنِ الْمَحْبُوْسِ بِالدَّیْنِ فَکُلُّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الرَّاھِنَ لَوْ قَضٰی بَعْضَ الدَّیْنِ فَاَرَادَ اَنْ یَّاْخُذَ الرَّھْنَ اَوْ بَعْضَہٗ بِقَدْرِ مَا اَدّٰی مِنَ الدَّیْنِ لَمْ یَکُنْ لَہٗ ذٰلِکَ اِلَّا بِاَدَاءِ جَمِیْعِ الدَّیْنِ فَکَانَ ھٰذَا حُکْمُ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ تُمْلَکُ بِاَسْبَابٍ اِذَا وَجَبَ اِحْتِبَاسُھَا فَاِنَّھَا تُحْبَسُ حَتّٰی یُؤْخَذَ جَمِیْعُ مَا جُعِلَ بَدَلًا عَنْھَا فَلَمَّا خَرَجَ الْمُکَاتَبُ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ حُکْمِ الْمُعْتَقِ عَلَی الْمَالِ الَّذِیْ یَتَعَلَّقُ بِالْعَقْدِ لِاِحْدَاثِ ثَانِیَۃٍ وَثَبَتَ اَنَّہٗ فِیْ حُکْمِ مَنْ یُّحْبَسُ لِاَدَاءِ شَیْءٍ ثَبَتَ اَنَّ حُکْمَہٗ فِی الْمُکَاتَبَۃِ وَفِیْ اِحْتِبَاسِ الْمَوْلٰی اِیَّاہُ حُکْمُ الْمَبِیْعِ فِیْ اِحْتِبَاسِ الْبَائِعِ اِیَّاہُ فَکَمَا کَانَ الْمُشْتَرِیْ غَیْرَ قَادِرٍ عَلٰی اَخْذِہٖ اِلَّا بَعْدَ اَدَاءِ جَمِیْعِ الثَّمَنِ کَانَ کَذٰلِکَ الْمُکَاتَبُ اَیْضًا غَیْرَ قَادِرٍ عَلٰی اَخْذِ شَیْءٍ مِّنْ رَقَبَتِہٖ مِنْ تِلْکَ الْمَوْلٰی اِلَّا بِاَدَاءِ جَمِیْعِ الْمُکَاتَبَۃِ فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا قَوْلُ الَّذِیْنَ قَالُوْا لَا یَعْتِقُ مِنَ الْمُکَاتَبِ شَیْءٌ اِلَّا بِاَدَاءِ جَمِیْعِ الْمُکَاتَبَۃِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ اور جب یہ ثابت ہوا کہ مکاتب عقد کتابت سے آزادی کا مستحق نہین ہوتا بلکہ وہ دوسری حالت سے مستحق ہوتا ہے تو ہمنے اس مین اور باقی اشیاء مین جو عقود سے واجب نہین ہوا کرتین بلکہ اس کے بعد دوسرے وقت ہوتی ہین، غور و تامل کیا کہ انکا کیا حکم ہے سو معلوم ہوا کہ اگر ایک شخص دوسرے کے پاس اپنے غلام کو ہزار درہم پر بیچے تو خریدار اس عقد بیع سے غلام کے قبضہ کرنیکا مستحق نہین ہوتا جب تک کہ وہ تمام قیمت ادا نہ کرے اور یہ نہین ہوتا کہ اگر وہ کچھ حصہ قیمت کا ادا کرے تو اس قدر حصہ کا قبضہ کرلے علی ہذا القیاس وہ چیزین کہ جو قیمت کے سوا مقید ہین مثلاً رہن جو کہ قرض کے ساتھ مقید ہے اب جمیع علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر راہن مرتہن کو قرض کا کچھ حصہ ادا کردے اور پھر چاہے کہ مرہون کا اس قدر حصہ لیلے جس قدر کہ اس نے قرض ادا کیا ہے تو اس کو یہ اختیار نہین ہے مگر اسی صورت مین شے مرہون لے سکتا ہے کہ تمام قرضہ رہن ادا کردے۔ پس اسیطرح باقی تمام چیزون کا حال ہے کہ جو دوسری چیزون کی وجہ سے ملک مین آتی ہین جب انکا روکنا ضروری ہو تو جب تک انکا تمام بدل ادا نہ ہوگا رکی رہینگی اور جب مکاتب آزاد بالمال کے حکم سے کہ جو عقد سے ہی آزاد ہوجاتا ہے اور دوسری حالت کا منتظر نہین رہتا نکل گیا اور یہ ثابت ہوا کہ وہ اس مرہون کے حکم مین ہے کہ جو اداء مال کے ساتھ مقید ہے تو ثابت ہوا کہ اس کا حکم مکاتبت اور اس کے مولیٰ کے روکنے مین اس مبیع کا حکم ہے کہ جس کو بائع روک لے اب جس طرح مشتری اسی صورت مین بیع کے لینے پر قادر ہوسکتا ہے کہ وہ تمام قیمت ادا کردے اسی طرح مکاتب کا بھی حال ہے کہ وہ مولیٰ سے اپنی گردن کے آزاد کرنے پر اسی صورت مین قادر ہوگا۔ کہ جب وہ تمام مال کتابت ادا کردے پس ہمارے بیان سے انہین علماء کا قول (صحیح) ثابت ہوا کہ جو کہتے ہین کہ مکاتب جب ہی آزاد ہوگا کہ کتابت کا سارا مال ادا کردے اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَابُ الْاَمَةِ يَطَأُهَا مَوْلَاهَا ثُمَّ يَمُوْتُ وَقَدْ كَانَتْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ فِيْ حَيَاتِهٖ هَلْ يَكُوْنُ ابْنَهٗ وَتَكُوْنُ بِهٖ اُمَّ وَلَدٍ مَا لَمْ يَدَّعِهِ

اس لونڈی کا بیان کہ جس سے اسکے مالک نے وطی کی تھی پھر مرجائے اور مالک کی زندگی میں بچہ جنی ہو کیا اسکا بیٹا ہوگا اور وہ لونڈی اس سے ام ولد ہو جائیگی

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ ابْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ قَالَتْ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا امام مالک نے اس سے حدیث بیان کی ابن شہاب کی روایت سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے اس بات کا ذمہ لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے (نطفہ) سے ہے سو تمنے اس کا قبضہ کر لینا اور جب فتح مکہ کا سال ہوا تو سعد نے اس کو لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے مجھ سے اس کے بارہ میں عہد لیا تھا تب عبد بن زمعہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ جو کہ اس کے فراش پر پیدا ہوا ہے پھر یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (فیصلہ کے لئے حاضر ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا حق ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں یعنی سنگساری پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ کو (جو حضور کی ازواج مطہرہ میں سے تھیں) فرمایا کہ تم اس سے پردہ کیا کرو (یعنی گو کہ تمہارا بھی بھائی بن سکتا ہے مگر وہ مشتبہ ہو گیا) جبکہ اس لڑکے کی شکل عتبہ سے ملتی دیکھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس نے سودہ رضہ کو نہیں دیکھا حتی کہ وہ اللہ تعالےٰ سے جا ملا (یعنی فوت ہو گیا)

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاَمَةَ اِذَا وَطِئَهَا مَوْلَاهَا فَقَدْ لَزِمَهٗ كُلُّ وَلَدٍ يَجِيْءُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا ادَّعَاهُ اَوْ لَمْ يَدَّعِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ فَالْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَمْعَةَ لِاَنَّهٗ كَانَ وَطِئَ اُمَّهٗ وَاَبَاهُ كَانَ وَطِئَهَا وَلَمْ يَنْفِهٖ عَنْ نَفْسِهٖ وَلَا اَلْحَقَهٗ بِعُتْبَةَ لِاَنَّ الْاَبَ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَدُ غَيْرِهٖ مِنْ اَمَتِهٖ اِلَّا بِدَعْوَةٍ اَوْ اِقْرَارٍ وَلَمْ يَكُنْ عُتْبَةُ ادَّعَاهُ وَلَا اَقَرَّ بِهٖ وَكَانَ زَمْعَةُ قَدْ ادَّعَاهُ وَاَقَرَّ بِهٖ فَاَلْحَقَهُ بِهٖ

ترجمہ امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ لونڈی سے جب اس کا آقا وطی کرے تو اس کے بعد جتنے بچے اس سے پیدا ہوں اسی آقا کے ذمہ پڑینگے اور اسی کے ہونگے خواہ وہ دعویٰ کرے یا نہ کرے اور ان کے دلیل یہ حدیث ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے عبد بن زمعہ یہ تمہارا ہے پھر فرمایا کہ لڑکا صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو زمعہ سے ملا دیا مگر اس لئے نہیں کہ زمعہ کے بیٹے ہونیکا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس نے دعوی کیا تھا کیونکہ لڑکے کے باپ کے سوا دوسرے کے لئے نسبت کا دعوی کرنا غیر مقبول ہوتا ہے بلکہ اس لئے اس کو لڑکا دلایا تھا کہ اس کی والدہ زمعہ کی فراش تھی جس نے اس سے وطی کی تھی **وَاحْتَجُّوا** فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُونَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَعْزِلُونَهُنَّ لَا تَأْتِينِي وَلِيدَةٌ يُقِرُّ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا فَاعْزِلُوا أَوْ اتْرُكُوا

ترجمہ اُن علما کی اس بارہ مین یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اس کو ابن شہاب سے حدیث بیان کی وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے باپ (عبداللہ رض) سے روایت کرتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگون کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی لونڈیون سے صحبت کرتے ہین پھر ان سے عزل کرتے ہین میرے پاس اگر کوئی لونڈی آئی جس نے اقرار کیا کہ میرے آقا نے مجھ سے صحبت کی ہے تو مین اس کا لڑکا اس کے آقا سے ملا دونگا اب تم عزل کرو یا چھوڑ دو

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ ذَكَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب نے زہری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سالم بن عبداللہ نے کہ عبداللہ رضہ نے فرمایا مین نے عمر بن الخطاب رض سے سنا وہ فرماتے تھے پھر اس کے مثل حدیث بیان کی

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُونَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَعْتَزِلُونَهُنَّ لَا تَأْتِينِي وَلِيدَةٌ يُقِرُّ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا فَأَرْسِلُوهُنَّ أَوْ أَمْسِكُوهُنَّ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اس کو حدیث بیان کی نافع سے وہ صفیہ بنت ابی عبید سے کہ بلاشبہ عمر بن الخطاب رض نے فرمایا لوگون کو کیا ہوا وہ اپنی لونڈیون سے صحبت کرتے ہین پھر ان کو چھوڑ دیتے ہین کہ وہ باہر نکلین میرے پاس اگر کوئی آئی اور اس نے اس امر کا اقرار کیا کہ اس کے آقا نے اس سے صحبت کی ہے تو مین اس کے لڑکے کو اس کے آقا سے ملا دونگا اب تم اس کے بعد ان کو چھوڑ دو یا روک رکھو

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَطِئَ أَمَةً ثُمَّ ضَيَّعَهَا فَأَرْسَلَهَا فَخَرَجَتْ ثُمَّ وَلَدَتْ فَالْوَلَدُ مِنْهُ وَالضَّيْعَةُ عَلَيْهِ قَالَ نَافِعٌ فَهٰذَا قَضَاءُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسامہ بن زید نے نافع سے وہ ابن عمر رض سے انہون نے فرمایا کہ جو شخص لونڈی سے صحبت کرے پھر اس کو ضائع کر دے۔ اور چھوڑ دے کہ نکلے پھر وہ بچہ جنے تو وہ بچہ اس آقا کا ہوگا اور وہ عیال اُس پر ہوگا (یعنی اس کا نان نفقہ اُس کے ذمہ ہوگا) نافع کہتے ہین کہ یہ فیصلہ حضرت عمر بن الخطاب کا ہے اور ابن عمر رض کا قول ہے

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَا جَاءَتْ بِهِ هٰذِهِ الْآثَارُ مِنْ قَوْلِهِ فَلَا يَلْزَمُ مَوْلَاهَا إِلَّا أَنْ يُقِرَّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقِرَّ بِهِ لَمْ يَلْزَمْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ وَلَمْ يَقُلْ هُوَ أَخُوكَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ هُوَ لَكَ أَيْ هُوَ مَمْلُوكٌ لَكَ لِحَقِّ مَا لَكَ عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ وَلَمْ يَحْكُمْ فِي نَسَبِهِ

ترجمہ اور اس مین دوسرے علماء نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ جو بچہ لونڈی جنے وہ اس کے آقا کا اسی صورت مین ہوگا کہ جب وہ اس کا اقرار کرے اور اگر وہ اقرار سے پیشتر مر جائے تو وہ لڑکا اس کا نہوگا اور پہلی حدیث مین انکی یہ دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد بن زمعہ کو صرف یہی فرمایا تھا۔ کہ اے عبد بن زمعہ یہ لڑکا تمہارے لئے ہے اور یہ تو نہین فرمایا کہ یہ تمہارا بھائی ہے اب ممکن ہے کہ اس قول سے آپکا یہ

۳ ۔ ۱ ۔ ۲ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ ۔ ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ ۔ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳ ۔ ۳۴ ۔ ۳۵ ۔ ۳۶ ۔ ۳۷ ۔ ۳۸ ۔ ۳۹ ۔ ۴۰ ۔ ۴۱ ۔ ۴۲ ۔ ۴۳ ۔ ۴۴ ۔ ۴۵ ۔ ۴۶ ۔ ۴۷ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ ۵۱ ۔ ۵۲ ۔ ۵۳ ۔ ۵۴ ۔ ۵۵ ۔ ۵۶ ۔ ۵۷ ۔ ۵۸ ۔ ۵۹ ۔ ۶۰ ۔ ۶۱ ۔ ۶۲ ۔ ۶۳ ۔ ۶۴ ۔ ۶۵ ۔ ۶۶ ۔ ۶۷ ۔ ۶۸ ۔ ۶۹ ۔ ۷۰ ۔ ۷۱ ۔ ۷۲ ۔ ۷۳ ۔ ۷۴ ۔ ۷۵ ۔ ۷۶ ۔ ۷۷ ۔ ۷۸ ۔ ۷۹ ۔ ۸۰ ۔ ۸۱ ۔ ۸۲ ۔ ۸۳ ۔ ۸۴ ۔ ۸۵ ۔ ۸۶ ۔ ۸۷ ۔ ۸۸ ۔ ۸۹ ۔ ۹۰ ۔ ۹۱ ۔ ۹۲ ۔ ۹۳ ۔ ۹۴ ۔ ۹۵ ۔ ۹۶ ۔ ۹۷ ۔ ۹۸ ۔ ۹۹ ۔ ۱۰۰ ۔ ۱۰۱ ۔ ۱۰۲ ۔ ۱۰۳ ۔ ۱۰۴ ۔ ۱۰۵ ۔ ۱۰۶ ۔ ۱۰۷ ۔ ۱۰۸ ۔ ۱۰۹ ۔ ۱۱۰ ۔ ۱۱۱ ۔ ۱۱۲ ۔ ۱۱۳ ۔ ۱۱۴ ۔ ۱۱۵ ۔ ۱۱۶ ۔ ۱۱۷ ۔ ۱۱۸ ۔ ۱۱۹ ۔ ۱۲۰ ۔ ۱۲۱ ۔ ۱۲۲ ۔ ۱۲۳ ۔ ۱۲۴ ۔ ۱۲۵ ۔ ۱۲۶ ۔ ۱۲۷ ۔ ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۳۱ ۔ ۱۳۲ ۔ ۱۳۳ ۔ ۱۳۴ ۔ ۱۳۵ ۔ ۱۳۶ ۔ ۱۳۷ ۔ ۱۳۸ ۔ ۱۳۹ ۔ ۱۴۰ ۔ ۱۴۱ ۔ ۱۴۲ ۔ ۱۴۳ ۔ ۱۴۴ ۔ ۱۴۵ ۔ ۱۴۶ ۔ ۱۴۷ ۔ ۱۴۸ ۔ ۱۴۹ ۔ ۱۵۰ ۔ ۱۵۱ ۔ ۱۵۲ ۔ ۱۵۳ ۔ ۱۵۴ ۔ ۱۵۵ ۔ ۱۵۶ ۔ ۱۵۷ ۔ ۱۵۸ ۔ ۱۵۹ ۔ ۱۶۰ ۔ ۱۶۱ ۔ ۱۶۲ ۔ ۱۶۳ ۔ ۱۶۴ ۔ ۱۶۵ ۔ ۱۶۶ ۔ ۱۶۷ ۔ ۱۶۸ ۔ ۱۶۹ ۔ ۱۷۰ ۔ ۱۷۱ ۔ ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۴ ۔ ۱۷۵ ۔ ۱۷۶ ۔ ۱۷۷ ۔ ۱۷۸ ۔ ۱۷۹ ۔ ۱۸۰ ۔ ۱۸۱ ۔ ۱۸۲ ۔ ۱۸۳ ۔ ۱۸۴ ۔ ۱۸۵ ۔ ۱۸۶ ۔ ۱۸۷ ۔ ۱۸۸ ۔ ۱۸۹ ۔ ۱۹۰ ۔ ۱۹۱ ۔ ۱۹۲ ۔ ۱۹۳ ۔ ۱۹۴ ۔ ۱۹۵ ۔ ۱۹۶ ۔ ۱۹۷ ۔ ۱۹۸ ۔ ۱۹۹ ۔ ۲۰۰ ۔ ۲۰۱ ۔ ۲۰۲ ۔ ۲۰۳ ۔ ۲۰۴ ۔ ۲۰۵ ۔ ۲۰۶ ۔ ۲۰۷ ۔ ۲۰۸ ۔ ۲۰۹ ۔ ۲۱۰ ۔ ۲۱۱ ۔ ۲۱۲ ۔ ۲۱۳ ۔ ۲۱۴ ۔ ۲۱۵ ۔ ۲۱۶ ۔ ۲۱۷ ۔ ۲۱۸ ۔ ۲۱۹ ۔ ۲۲۰ ۔ ۲۲۱ ۔ ۲۲۲ ۔ ۲۲۳ ۔ ۲۲۴ ۔ ۲۲۵ ۔ ۲۲۶ ۔ ۲۲۷ ۔ ۲۲۸ ۔ ۲۲۹ ۔ ۲۳۰ ۔ ۲۳۱ ۔ ۲۳۲ ۔ ۲۳۳ ۔ ۲۳۴ ۔ ۲۳۵ ۔ ۲۳۶ ۔ ۲۳۷ ۔ ۲۳۸ ۔ ۲۳۹ ۔ ۲۴۰ ۔ ۲۴۱ ۔ ۲۴۲ ۔ ۲۴۳ ۔ ۲۴۴ ۔ ۲۴۵ ۔ ۲۴۶ ۔ ۲۴۷ ۔ ۲۴۸ ۔ ۲۴۹ ۔ ۲۵۰ ۔ ۲۵۱ ۔ ۲۵۲ ۔ ۲۵۳ ۔ ۲۵۴ ۔ ۲۵۵ ۔ ۲۵۶ ۔ ۲۵۷ ۔ ۲۵۸ ۔ ۲۵۹ ۔ ۲۶۰ ۔ ۲۶۱ ۔ ۲۶۲ ۔ ۲۶۳ ۔ ۲۶۴ ۔ ۲۶۵ ۔ ۲۶۶ ۔ ۲۶۷ ۔ ۲۶۸ ۔ ۲۶۹ ۔ ۲۷۰ ۔ ۲۷۱ ۔ ۲۷۲ ۔ ۲۷۳ ۔ ۲۷۴ ۔ ۲۷۵ ۔ ۲۷۶ ۔ ۲۷۷ ۔ ۲۷۸ ۔ ۲۷۹ ۔ ۲۸۰ ۔ ۲۸۱ ۔ ۲۸۲ ۔ ۲۸۳ ۔ ۲۸۴ ۔ ۲۸۵ ۔ ۲۸۶ ۔ ۲۸۷ ۔ ۲۸۸ ۔ ۲۸۹ ۔ ۲۹۰ ۔ ۲۹۱ ۔ ۲۹۲ ۔ ۲۹۳ ۔ ۲۹۴ ۔ ۲۹۵ ۔ ۲۹۶ ۔ ۲۹۷ ۔ ۲۹۸ ۔ ۲۹۹ ۔ ۳۰۰ ۔ ۳۰۱ ۔ ۳۰۲ ۔ ۳۰۳ ۔ ۳۰۴ ۔ ۳۰۵ ۔ ۳۰۶ ۔ ۳۰۷ ۔ ۳۰۸ ۔ ۳۰۹ ۔ ۳۱۰ ۔ ۳۱۱ ۔ ۳۱۲ ۔ ۳۱۳ ۔ ۳۱۴ ۔ ۳۱۵ ۔ ۳۱۶ ۔ ۳۱۷ ۔ ۳۱۸ ۔ ۳۱۹ ۔ ۳۲۰ ۔ ۳۲۱ ۔ ۳۲۲ ۔ ۳۲۳ ۔ ۳۲۴ ۔ ۳۲۵ ۔ ۳۲۶ ۔ ۳۲۷ ۔ ۳۲۸ ۔ ۳۲۹ ۔ ۳۳۰ ۔ ۳۳۱ ۔ ۳۳۲ ۔ ۳۳۳ ۔ ۳۳۴ ۔ ۳۳۵ ۔ ۳۳۶ ۔ ۳۳۷ ۔ ۳۳۸ ۔ ۳۳۹ ۔ ۳۴۰ ۔ ۳۴۱ ۔ ۳۴۲ ۔ ۳۴۳ ۔ ۳۴۴ ۔ ۳۴۵ ۔ ۳۴۶ ۔ ۳۴۷ ۔ ۳۴۸ ۔ ۳۴۹ ۔ ۳۵۰ ۔ ۳۵۱ ۔ ۳۵۲ ۔ ۳۵۳ ۔ ۳۵۴ ۔ ۳۵۵ ۔ ۳۵۶ ۔ ۳۵۷ ۔ ۳۵۸ ۔ ۳۵۹ ۔ ۳۶۰ ۔ ۳۶۱ ۔ ۳۶۲ ۔ ۳۶۳ ۔ ۳۶۴ ۔ ۳۶۵ ۔ ۳۶۶ ۔ ۳۶۷ ۔ ۳۶۸ ۔ ۳۶۹ ۔ ۳۷۰ ۔ ۳۷۱ ۔ ۳۷۲ ۔ ۳۷۳ ۔ ۳۷۴ ۔ ۳۷۵ ۔ ۳۷۶ ۔ ۳۷۷ ۔ ۳۷۸ ۔ ۳۷۹ ۔ ۳۸۰ ۔ ۳۸۱ ۔ ۳۸۲ ۔ ۳۸۳ ۔ ۳۸۴ ۔ ۳۸۵ ۔ ۳۸۶ ۔ ۳۸۷ ۔ ۳۸۸ ۔ ۳۸۹ ۔ ۳۹۰ ۔ ۳۹۱ ۔ ۳۹۲ ۔ ۳۹۳ ۔ ۳۹۴ ۔ ۳۹۵ ۔ ۳۹۶ ۔ ۳۹۷ ۔ ۳۹۸ ۔ ۳۹۹ ۔ ۴۰۰ ۔ ۴۰۱ ۔ ۴۰۲ ۔ ۴۰۳ ۔ ۴۰۴ ۔ ۴۰۵ ۔ ۴۰۶ ۔ ۴۰۷ ۔ ۴۰۸ ۔ ۴۰۹ ۔ ۴۱۰ ۔ ۴۱۱ ۔ ۴۱۲ ۔ ۴۱۳ ۔ ۴۱۴ ۔ ۴۱۵ ۔ ۴۱۶ ۔ ۴۱۷ ۔ ۴۱۸ ۔ ۴۱۹ ۔ ۴۲۰ ۔ ۴۲۱ ۔ ۴۲۲ ۔ ۴۲۳ ۔ ۴۲۴ ۔ ۴۲۵ ۔ ۴۲۶ ۔ ۴۲۷ ۔ ۴۲۸ ۔ ۴۲۹ ۔ ۴۳۰ ۔ ۴۳۱ ۔ ۴۳۲ ۔ ۴۳۳ ۔ ۴۳۴ ۔ ۴۳۵ ۔ ۴۳۶ ۔ ۴۳۷ ۔ ۴۳۸ ۔ ۴۳۹ ۔ ۴۴۰ ۔ ۴۴۱ ۔ ۴۴۲ ۔ ۴۴۳ ۔ ۴۴۴ ۔ ۴۴۵ ۔ ۴۴۶ ۔ ۴۴۷ ۔ ۴۴۸ ۔ ۴۴۹ ۔ ۴۵۰ ۔ ۴۵۱ ۔ ۴۵۲ ۔ ۴۵۳ ۔ ۴۵۴ ۔ ۴۵۵ ۔ ۴۵۶ ۔ ۴۵۷ ۔ ۴۵۸ ۔ ۴۵۹ ۔ ۴۶۰ ۔ ۴۶۱ ۔ ۴۶۲ ۔ ۴۶۳ ۔ ۴۶۴ ۔ ۴۶۵ ۔ ۴۶۶ ۔ ۴۶۷ ۔ ۴۶۸ ۔ ۴۶۹ ۔ ۴۷۰ ۔ ۴۷۱ ۔ ۴۷۲ ۔ ۴۷۳ ۔ ۴۷۴ ۔ ۴۷۵ ۔ ۴۷۶ ۔ ۴۷۷ ۔ ۴۷۸ ۔ ۴۷۹ ۔ ۴۸۰ ۔ ۴۸۱ ۔ ۴۸۲ ۔ ۴۸۳ ۔ ۴۸۴ ۔ ۴۸۵ ۔ ۴۸۶ ۔ ۴۸۷ ۔ ۴۸۸ ۔ ۴۸۹ ۔ ۴۹۰ ۔ ۴۹۱ ۔ ۴۹۲ ۔ ۴۹۳ ۔ ۴۹۴ ۔ ۴۹۵ ۔ ۴۹۶ ۔ ۴۹۷ ۔ ۴۹۸ ۔ ۴۹۹ ۔ ۵۰۰ ۔ ۵۰۱ ۔ ۵۰۲ ۔ ۵۰۳ ۔ ۵۰۴ ۔ ۵۰۵ ۔ ۵۰۶ ۔ ۵۰۷ ۔ ۵۰۸ ۔ ۵۰۹ ۔ ۵۱۰ ۔ ۵۱۱ ۔ ۵۱۲ ۔ ۵۱۳ ۔ ۵۱۴ ۔ ۵۱۵ ۔ ۵۱۶ ۔ ۵۱۷ ۔ ۵۱۸ ۔ ۵۱۹ ۔ ۵۲۰ ۔ ۵۲۱ ۔ ۵۲۲ ۔ ۵۲۳ ۔ ۵۲۴ ۔ ۵۲۵ ۔ ۵۲۶ ۔ ۵۲۷ ۔ ۵۲۸ ۔ ۵۲۹ ۔ ۵۳۰ ۔ ۵۳۱ ۔ ۵۳۲ ۔ ۵۳۳ ۔ ۵۳۴ ۔ ۵۳۵ ۔ ۵۳۶ ۔ ۵۳۷ ۔ ۵۳۸ ۔ ۵۳۹ ۔ ۵۴۰ ۔ ۵۴۱ ۔ ۵۴۲ ۔ ۵۴۳ ۔ ۵۴۴ ۔ ۵۴۵ ۔ ۵۴۶ ۔ ۵۴۷ ۔ ۵۴۸ ۔ ۵۴۹ ۔ ۵۵۰ ۔ ۵۵۱ ۔ ۵۵۲ ۔ ۵۵۳ ۔ ۵۵۴ ۔ ۵۵۵ ۔ ۵۵۶ ۔ ۵۵۷ ۔ ۵۵۸ ۔ ۵۵۹ ۔ ۵۶۰ ۔ ۵۶۱ ۔ ۵۶۲ ۔ ۵۶۳ ۔ ۵۶۴ ۔ ۵۶۵ ۔ ۵۶۶ ۔ ۵۶۷ ۔ ۵۶۸ ۔ ۵۶۹ ۔ ۵۷۰ ۔ ۵۷۱ ۔ ۵۷۲ ۔ ۵۷۳ ۔ ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ ۔ ۵۷۶ ۔ ۵۷۷ ۔ ۵۷۸ ۔ ۵۷۹ ۔ ۵۸۰ ۔ ۵۸۱ ۔ ۵۸۲ ۔ ۵۸۳ ۔ ۵۸۴ ۔ ۵۸۵ ۔ ۵۸۶ ۔ ۵۸۷ ۔ ۵۸۸ ۔ ۵۸۹ ۔ ۵۹۰ ۔ ۵۹۱ ۔ ۵۹۲ ۔ ۵۹۳ ۔ ۵۹۴ ۔ ۵۹۵ ۔ ۵۹۶ ۔ ۵۹۷ ۔ ۵۹۸ ۔ ۵۹۹ ۔ ۶۰۰ ۔ ۶۰۱ ۔ ۶۰۲ ۔ ۶۰۳ ۔ ۶۰۴ ۔ ۶۰۵ ۔ ۶۰۶ ۔ ۶۰۷ ۔ ۶۰۸ ۔ ۶۰۹ ۔ ۶۱۰ ۔ ۶۱۱ ۔ ۶۱۲ ۔ ۶۱۳ ۔ ۶۱۴ ۔ ۶۱۵ ۔ ۶۱۶ ۔ ۶۱۷ ۔ ۶۱۸ ۔ ۶۱۹ ۔ ۶۲۰ ۔ ۶۲۱ ۔ ۶۲۲ ۔ ۶۲۳ ۔ ۶۲۴ ۔ ۶۲۵ ۔ ۶۲۶ ۔ ۶۲۷ ۔ ۶۲۸ ۔ ۶۲۹ ۔ ۶۳۰ ۔ ۶۳۱ ۔ ۶۳۲ ۔ ۶۳۳ ۔ ۶۳۴ ۔ ۶۳۵ ۔ ۶۳۶ ۔ ۶۳۷ ۔ ۶۳۸ ۔ ۶۳۹ ۔ ۶۴۰ ۔ ۶۴۱ ۔ ۶۴۲ ۔ ۶۴۳ ۔ ۶۴۴ ۔ ۶۴۵ ۔ ۶۴۶ ۔ ۶۴۷ ۔ ۶۴۸ ۔ ۶۴۹ ۔ ۶۵۰ ۔ ۶۵۱ ۔ ۶۵۲ ۔ ۶۵۳ ۔ ۶۵۴ ۔ ۶۵۵ ۔ ۶۵۶ ۔ ۶۵۷ ۔ ۶۵۸ ۔ ۶۵۹ ۔ ۶۶۰ ۔ ۶۶۱ ۔ ۶۶۲ ۔ ۶۶۳ ۔ ۶۶۴ ۔ ۶۶۵ ۔ ۶۶۶ ۔ ۶۶۷ ۔ ۶۶۸ ۔ ۶۶۹ ۔ ۶۷۰ ۔ ۶۷۱ ۔ ۶۷۲ ۔ ۶۷۳ ۔ ۶۷۴ ۔ ۶۷۵ ۔ ۶۷۶ ۔ ۶۷۷ ۔ ۶۷۸ ۔ ۶۷۹ ۔ ۶۸۰ ۔ ۶۸۱ ۔ ۶۸۲ ۔ ۶۸۳ ۔ ۶۸۴ ۔ ۶۸۵ ۔ ۶۸۶ ۔ ۶۸۷ ۔ ۶۸۸ ۔ ۶۸۹ ۔ ۶۹۰ ۔ ۶۹۱ ۔ ۶۹۲ ۔ ۶۹۳ ۔ ۶۹۴ ۔ ۶۹۵ ۔ ۶۹۶ ۔ ۶۹۷ ۔ ۶۹۸ ۔ ۶۹۹ ۔ ۷۰۰ ۔ ۷۰۱ ۔ ۷۰۲ ۔ ۷۰۳ ۔ ۷۰۴ ۔ ۷۰۵ ۔ ۷۰۶ ۔ ۷۰۷ ۔ ۷۰۸ ۔ ۷۰۹ ۔ ۷۱۰ ۔ ۷۱۱ ۔ ۷۱۲ ۔ ۷۱۳ ۔ ۷۱۴ ۔ ۷۱۵ ۔ ۷۱۶ ۔ ۷۱۷ ۔ ۷۱۸ ۔ ۷۱۹ ۔ ۷۲۰ ۔ ۷۲۱ ۔ ۷۲۲ ۔ ۷۲۳ ۔ ۷۲۴ ۔ ۷۲۵ ۔ ۷۲۶ ۔ ۷۲۷ ۔ ۷۲۸ ۔ ۷۲۹ ۔ ۷۳۰ ۔ ۷۳۱ ۔ ۷۳۲ ۔ ۷۳۳ ۔ ۷۳۴ ۔ ۷۳۵ ۔ ۷۳۶ ۔ ۷۳۷ ۔ ۷۳۸ ۔ ۷۳۹ ۔ ۷۴۰ ۔ ۷۴۱ ۔ ۷۴۲ ۔ ۷۴۳ ۔ ۷۴۴ ۔ ۷۴۵ ۔ ۷۴۶ ۔ ۷۴۷ ۔ ۷۴۸ ۔ ۷۴۹ ۔ ۷۵۰ ۔ ۷۵۱ ۔ ۷۵۲ ۔ ۷۵۳ ۔ ۷۵۴ ۔ ۷۵۵ ۔ ۷۵۶ ۔ ۷۵۷ ۔ ۷۵۸ ۔ ۷۵۹ ۔ ۷۶۰ ۔ ۷۶۱ ۔ ۷۶۲ ۔ ۷۶۳ ۔ ۷۶۴ ۔ ۷۶۵ ۔ ۷۶۶ ۔ ۷۶۷ ۔ ۷۶۸ ۔ ۷۶۹ ۔ ۷۷۰ ۔ ۷۷۱ ۔ ۷۷۲ ۔ ۷۷۳ ۔ ۷۷۴ ۔ ۷۷۵ ۔ ۷۷۶ ۔ ۷۷۷ ۔ ۷۷۸ ۔ ۷۷۹ ۔ ۷۸۰ ۔ ۷۸۱ ۔ ۷۸۲ ۔ ۷۸۳ ۔ ۷۸۴ ۔ ۷۸۵ ۔ ۷۸۶ ۔ ۷۸۷ ۔ ۷۸۸ ۔ ۷۸۹ ۔ ۷۹۰ ۔ ۷۹۱ ۔ ۷۹۲ ۔ ۷۹۳ ۔ ۷۹۴ ۔ ۷۹۵ ۔ ۷۹۶ ۔ ۷۹۷ ۔ ۷۹۸ ۔ ۷۹۹ ۔ ۸۰۰ ۔ ۸۰۱ ۔ ۸۰۲ ۔ ۸۰۳ ۔ ۸۰۴ ۔ ۸۰۵ ۔ ۸۰۶ ۔ ۸۰۷ ۔ ۸۰۸ ۔ ۸۰۹ ۔ ۸۱۰ ۔ ۸۱۱ ۔ ۸۱۲ ۔ ۸۱۳ ۔ ۸۱۴ ۔ ۸۱۵ ۔ ۸۱۶ ۔ ۸۱۷ ۔ ۸۱۸ ۔ ۸۱۹ ۔ ۸۲۰ ۔ ۸۲۱ ۔ ۸۲۲ ۔ ۸۲۳ ۔ ۸۲۴ ۔ ۸۲۵ ۔ ۸۲۶ ۔ ۸۲۷ ۔ ۸۲۸ ۔ ۸۲۹ ۔ ۸۳۰ ۔ ۸۳۱ ۔ ۸۳۲ ۔ ۸۳۳ ۔ ۸۳۴ ۔ ۸۳۵ ۔ ۸۳۶ ۔ ۸۳۷ ۔ ۸۳۸ ۔ ۸۳۹ ۔ ۸۴۰ ۔ ۸۴۱ ۔ ۸۴۲ ۔ ۸۴۳ ۔ ۸۴۴ ۔ ۸۴۵ ۔ ۸۴۶ ۔ ۸۴۷ ۔ ۸۴۸ ۔ ۸۴۹ ۔ ۸۵۰ ۔ ۸۵۱ ۔ ۸۵۲ ۔ ۸۵۳ ۔ ۸۵۴ ۔ ۸۵۵ ۔ ۸۵۶ ۔ ۸۵۷ ۔ ۸۵۸ ۔ ۸۵۹ ۔ ۸۶۰ ۔ ۸۶۱ ۔ ۸۶۲ ۔ ۸۶۳ ۔ ۸۶۴ ۔ ۸۶۵ ۔ ۸۶۶ ۔ ۸۶۷ ۔ ۸۶۸ ۔ ۸۶۹ ۔ ۸۷۰ ۔ ۸۷۱ ۔ ۸۷۲ ۔ ۸۷۳ ۔ ۸۷۴ ۔ ۸۷۵ ۔ ۸۷۶ ۔ ۸۷۷ ۔ ۸۷۸ ۔ ۸۷۹ ۔ ۸۸۰ ۔ ۸۸۱ ۔ ۸۸۲ ۔ ۸۸۳ ۔ ۸۸۴ ۔ ۸۸۵ ۔ ۸۸۶ ۔ ۸۸۷ ۔ ۸۸۸ ۔ ۸۸۹ ۔ ۸۹۰ ۔ ۸۹۱ ۔ ۸۹۲ ۔ ۸۹۳ ۔ ۸۹۴ ۔ ۸۹۵ ۔ ۸۹۶ ۔ ۸۹۷ ۔ ۸۹۸ ۔ ۸۹۹ ۔ ۹۰۰ ۔ ۹۰۱ ۔ ۹۰۲ ۔ ۹۰۳ ۔ ۹۰۴ ۔ ۹۰۵ ۔ ۹۰۶ ۔ ۹۰۷ ۔ ۹۰۸ ۔ ۹۰۹ ۔ ۹۱۰ ۔ ۹۱۱ ۔ ۹۱۲ ۔ ۹۱۳ ۔ ۹۱۴ ۔ ۹۱۵ ۔ ۹۱۶ ۔ ۹۱۷ ۔ ۹۱۸ ۔ ۹۱۹ ۔ ۹۲۰ ۔ ۹۲۱ ۔ ۹۲۲ ۔ ۹۲۳ ۔ ۹۲۴ ۔ ۹۲۵ ۔ ۹۲۶ ۔ ۹۲۷ ۔ ۹۲۸ ۔ ۹۲۹ ۔ ۹۳۰ ۔ ۹۳۱ ۔ ۹۳۲ ۔ ۹۳۳ ۔ ۹۳۴ ۔ ۹۳۵ ۔ ۹۳۶ ۔ ۹۳۷ ۔ ۹۳۸ ۔ ۹۳۹ ۔ ۹۴۰ ۔ ۹۴۱ ۔ ۹۴۲ ۔ ۹۴۳ ۔ ۹۴۴ ۔ ۹۴۵ ۔ ۹۴۶ ۔ ۹۴۷ ۔ ۹۴۸ ۔ ۹۴۹ ۔ ۹۵۰ ۔ ۹۵۱ ۔ ۹۵۲ ۔ ۹۵۳ ۔ ۹۵۴ ۔ ۹۵۵ ۔ ۹۵۶ ۔ ۹۵۷ ۔ ۹۵۸ ۔ ۹۵۹ ۔ ۹۶۰ ۔ ۹۶۱ ۔ ۹۶۲ ۔ ۹۶۳ ۔ ۹۶۴ ۔ ۹۶۵ ۔ ۹۶۶ ۔ ۹۶۷ ۔ ۹۶۸ ۔ ۹۶۹ ۔ ۹۷۰ ۔ ۹۷۱ ۔ ۹۷۲ ۔ ۹۷۳ ۔ ۹۷۴ ۔ ۹۷۵ ۔ ۹۷۶ ۔ ۹۷۷ ۔ ۹۷۸ ۔ ۹۷۹ ۔ ۹۸۰ ۔ ۹۸۱ ۔ ۹۸۲ ۔ ۹۸۳ ۔ ۹۸۴ ۔ ۹۸۵ ۔ ۹۸۶ ۔ ۹۸۷ ۔ ۹۸۸ ۔ ۹۸۹ ۔ ۹۹۰ ۔ ۹۹۱ ۔ ۹۹۲ ۔ ۹۹۳ ۔ ۹۹۴ ۔ ۹۹۵ ۔ ۹۹۶ ۔ ۹۹۷ ۔ ۹۹۸ ۔ ۹۹۹ ۔ ۱۰۰۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

مقصود ہو کہ یہ تمہارے ملک میں ہے کہ تمہیں ہاتھ کے مالک ہونیکا حق ہے لیکن اس کے نسب میں آپنے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا **وَالدَّلِيْلُ** عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ بِالْحِجَابِ مِنْهُ فَلَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ جَعَلَهُ اِبْنَ زَمْعَةَ اِذًا لَمَا اَجَبَّ بِنْتَ زَمْعَةَ مِنْهُ لِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَاْمُرُ بِقَطْعِ الْاَرْحَامِ وَلَا كَانَ يَاْمُرُ بِصِلَتِهَا وَمِنْ صِلَتِهَا الثَّنَاءُ وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَاْمُرَهَا وَقَدْ جَعَلَهُ اَخَاهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَعْرِفُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَا مُرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنْ تَاْذَنَ لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا اَنْ تَحْجُبَ سَوْدَةَ مِمَّنْ قَدْ جَعَلَهُ اَخَاهَا وَابْنَ اَبِيْهَا **ترجمہ** اور اس پر دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو فرمایا کہ تم اس سے پردہ کیا کرو اب دیکھو کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زمعہ (صلبی) بیٹا قرار دیتے تو زمعہ کی بیٹی (سودہ) اس سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قطع ارحام کا حکم نہ دیا کرتے تھے بلکہ صلہ رحمی کا اور صلہ رحمی کا تقاضا یہ ہے کہ آپس میں ملا جائے اب یہ کیونکر جائز ہے کہ باوجود یکہ حضور نے اس کو انکا بھائی بنایا ہو پردہ کرنے کا حکم دیں یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تجویز کرنا جائز نہیں اور کیونکر جائز ہو حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آپ حکم فرماتے تھے کہ اپنے رضائی چچا کو اندر آنے کی اجازت دو پھر حضرت سودہ ایسے شخص سے پردہ کریں کہ جس کو حضور نے ان کا بھائی اور انکے باپ کا بیٹا بنایا ہو **وَلٰكِنْ** وَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَكَمَ فِيْهِ بِشَيْءٍ غَيْرِ الَّذِيْ جَعَلَهُ بِهِ لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ وَلِاٰخَرِيْنَ وَدَعَا زَمْعَةَ دُوْنَ سَعْدٍ **ترجمہ** لیکن ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے واللہ اعلم کہ حضور نے اس کو سعد کا مملوک نہ بنایا بلکہ عبد بن زمعہ اور اسکے وارثوں کا بنایا کہ وہ اس کے مالک ہیں **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهِ الَّذِيْ وَصَلَهُ بِهٰذَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** اب اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کیا معنے جو اس حدیث میں ہے کہ بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں **قِيْلَ** لَهٗ ذٰلِكَ عَلَى التَّعْلِيْمِ مِنْهُ لِسَعْدٍ اَيْ اِنَّكَ تَدَّعِيْ لِاَخِيْكَ وَاَخُوْكَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِرَاشٌ وَاِنَّمَا يَثْبُتُ النَّسَبُ مِنْهُ لَوْ كَانَ لَهٗ فِرَاشٌ فَهُوَ عَاهِرٌ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** تو اس سے کہا جائیگا کہ یہ حضور کی طرف سے سعد کو تعلیم تھی یعنی تم اپنے بھائی کے لئے دعویٰ کرتے ہو لیکن یہ لونڈی تمہارے بھائی کی فراش نہیں تھی اور اس کی نسب صرف اس صورت میں ثابت ہوتی اگر وہ اسکی فراش ہوتی اور جب اس کی فراش نہ ہوئی تو وہ زانی ہوا اور زانی کی سزا پتھر ہیں **وَقَدْ** بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَكَشَفَهُ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوْسُفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَاُهَا وَكَانَ يَظُنُّ بِرَجُلٍ اَخَا نَةً يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَلَدَتْ غُلَامًا كَانَ يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ يَظُنُّ بِهٖ فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهٗ وَاَمَّا اَنْتِ فَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكِ بِاَخٍ **ترجمہ** اور بلاشبہ اس مطلب کو اس حدیث نے بیان کر دیا اور کھول دیا جو بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن بن محمد بن مغیرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن قدامہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبدالحمید نے منصور سے وہ مجاہد سے وہ یوسف بن زبیر سے وہ عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ وطی کیا کرتا تھا اور ایک اور شخص پر گمان تھا کہ وہ بھی اس سے ناجائز طریق سے برتاؤ رکھتا ہے پھر زمعہ فوت ہو گیا بحالیکہ وہ حاملہ تھی پھر اس نے ایک لڑکا جنا جو کہ اس شخص کے مشابہ تھا۔ جس پر گمان تھا حضرت سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ میراث تو اس لڑکے کو ملے گی لیکن تم اس سے پردہ کیا کرنا کیونکہ (دراصل) وہ تمہارا بھائی نہیں (کیونکہ وہ مشتبہ ہے) **فَفِيْ** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ زَمْعَةَ كَانَ يَطَاُ تِلْكَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْاَمَةَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ لِسَوْدَةَ لَيْسَ مِنْكِ بِاَخٍ فَفِيْهِ اَنَّ الْمَوْطُوْءَةَ قَدْ لَا تَدَّعِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَضٰى فِيْ تِلْكَ عَلٰى زَمْعَةَ بِشَيْءٍ وَاَنَّ وَطْءَ زَمْعَةَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ يُوْجِبُ اَنَّ مَا جَاءَتْ بِهٖ تِلْكَ الْمَوْطُوْءَةُ مِنْ وَلَدٍ مِنْهُ

ترجمہ اب اس حدیث مین یہ ہے کہ زمعہ اس لونڈی سے صحبت کرتا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضہ سے فرمایا۔ کہ وہ تمہارا بھائی نہین یعنی لونڈی کا لڑکا پس اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے لئے اس کے نسبت کا کچھ فیصلہ نہین فرمایا اور یہ کہ آپ کے نزدیک زمعہ کی صحبت اس امر کی موجب نہین کہ جو اس کا لڑکا پیدا ہو وہ زمعہ کا فرزند ہوگا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهٗ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى قَضَائِهٖ بِالشَّبَهِ

ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث اس لڑکے کو ملے گی اب یہ آپکا فیصلہ اس کی نسب کو ثابت کر رہا ہے

قِيْلَ لَهٗ مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَدْ كَانَ ادَّعَاهُ وَزَعَمَ اَنَّهٗ ابْنُ اَبِيْهِ لِاَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ اَخْبَرَتْ فِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَازَعَهٗ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ قَالَتْ سَوْدَةُ قَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَهُمَا وَارِثَانِ زَمْعَةَ فَكَانَا مُقِرَّيْنِ لَهٗ بِوُجُوْبِ الْمِيْرَاثِ هُمَا تَرَكَ زَمْعَةُ فَجَازَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فِي الْمَالِ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا لَوْ لَمْ يُقِرَّا بِمَا اَقَرَّا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ ثُبُوْتُ نَسَبٍ يَجِبُ بِهٖ حُكْمٌ يَتَحَلَّلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّظَرِ اِلٰى عَوْرَةٍ

ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ جو تم نے بیان کیا وہ اس پر دلالت نہین کرتا کیونکہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا تھا اور اس کا گمان یہ تھا کہ وہ لڑکا میرے باپ کا بیٹا ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضہ نے اپنی حدیث مین جس کو ہم نے شروع باب مین ذکر کیا ہے یہ خبر دی ہے کہ عبد بن زمعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا بحالیکہ سعد بن ابی وقاص اس سے جھگڑتے تھے کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے میرے باپ کے فرش پر پیدا ہوا ہے سو اب ممکن ہے کہ حضرت سودہ رضہ نے بھی انکی طرح کہا ہو اور وہ دونون زمعہ کے وارث تھے اور وہ زمعہ کے ترکہ مین سے اس کے لئے میراث پانے کے اقراری تھے تب حضور نے ان دونون کے اقرار کیوجہ سے ان کے مال مین اس لڑکے کا وارث بننا جائز کر دیا جیسا کہ عدم اقرار کی صورت مین وہ ان دونون ہی کا مال ہوتا لیکن اس سے ثبوت نسب ضروری ثابت نہین ہوا جس سے یہ حکم نکل آتا کہ اس مین حضرت سودہؓ کو دیکھ سکتا (مطلب یہ کہ نسب ثابت نہین ہوتا ورنہ پردہ کی ضرورت کیا ہوتی)

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا كَانَ اَمَرَهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ لِمَا كَانَ رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ترجمہ اگر کوئی کہے کہ حضور نے پردہ کرنے کا اس لئے حکم دیا تھا کہ لڑکے کی شکل عتبہ سے ملتی تھی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضہ کی حدیث مین ہے

قِيْلَ لَهٗ هٰذَا لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لِاَنَّ وُجُوْهَ الشَّبَهِ لَا يَجِبُ بِهَا ثُبُوْتُ نَسَبٍ وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهَا انْتِفَاءُ نَسَبٍ

ترجمہ تو اس سے کہا جائیگا کہ ایسا ہونا ممکن نہین کیونکہ مشابہت کے وجود و عدم سے نسب کا وجود یا عدم ثابت نہین ہوتا

اَلَا تَرٰى اِلَى الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا فَذَكَرَ لَهٗ كَلَامًا قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهٗ

ترجمہ کیا تم کو اس شخص کا حال معلوم نہین کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میری عورت نے کالا لڑکا جنا ہے تب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اونٹ ہین اس نے عرض کیا جی ہان فرمایا کہ کس رنگ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہین اس نے بیان کیا فرمایا کہ ان مین کوئی مٹیالا رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا کہ ان مین کئی ایک مٹیالے رنگ کے ہین فرمایا کہ تمہارے خیال مین وہ کہان سے آگئے عرض کیا کہ کوئی رگ ایسی ہے کہ ان مین چلی آئی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید یہ بھی کوئی رگ ہوگی جو کھینچکر آگئی ہو **وَقَدْ** ذَكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ اللِّعَانِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْيِهِ لِبُعْدِ شِبْهِهِ مِنْهُ وَلَا مَنَعَهُ مِنْ إِدْخَالِهِ عَلَى بَنَاتِهِ وَحَرَمِهِ بَلْ ضَرَبَ لَهُ مَثَلًا أَعْلَمَهُ بِهِ أَنَّ الشِّبْهَ لَا يُوجِبُ ثُبُوتَ الْأَنْسَابِ وَأَنَّ عَدَمَهُ لَا يَجِبُ بِهِ انْتِفَاءُ الْأَنْسَابِ فَكَذٰلِكَ ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ لَوْ كَانَ وَطْئُ زَمْعَةَ لِأُمِّهِ يُوجِبُ ثُبُوتَ نَسَبِهِ مِنْهُ إِذًا لَكَانَ لِبُعْدِ شِبْهِهِ مِنْهُ مَنْفِيًّا وَلَكَانَ نَسَبُهُ مِنْهُ ثَابِتًا وَلَدَخَلَ عَلَى بَنَاتِهِ كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ غَيْرُهُ مِنْ قَرَابَتِهِ ترجمہ اور ہم نے اس حدیث کو اسناد کے ساتھ باب لعان مین بیان کر دیا ہے اب دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم مشابہت کیوجہ سے اس کے نسب کو معدوم نہین فرمایا اور اس کو گھر مین لڑکیون اور دیگر مستورات کے سامنے آنے سے منع نہین فرمایا بلکہ اس کو ایک مثال دیکر سمجھا دیا کہ مشابہت کے ہونے سے نسب ثابت نہین ہوتی اور نہونے سے معدوم نہین ہوتی پس اسی طرح زمعہ کی لونڈی کے فرزند کا حال ہے اگر زمعہ کا اس کی والدہ سے وطی کرنا ثبوت نسب کا موجب ہوتا تو بُعد مشابہت کے کچھ معنے نہ ہوتے اور اس کا نسب اس سے ثابت ہوتا وہ زمعہ کی بیٹیون کیسامنے ایسا ہی آتا جس طرح کہ زمعہ کے دوسرے فرزند کرتے تھے (لیکن جب ایسا نہین ہے تو نسبی برادر نہین ہے) **وَأَمَّا** مَا احْتَجُّوا بِهِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ مِمَّا قَدَّرْنَاهُ عَنْهُمَا فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رض ترجمہ لیکن ان کی دلیل جو حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس بارہ مین مروی ہے جس ہم نے ان دونون سے روایت کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان دونون حضرات سے (دیگر صحابہ یعنی) عبداللہ بن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مخالف ہین **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْتِي جَارِيَةً لَهُ فَحَمَلَتْ فَقَالَ لَيْسَ مِنِّي إِنِّي اتَّقَيْتُهَا إِنِّي لَا أُرِيدُ بِهِ الْوَلَدَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث بیان ہم سے شعبہ نے عمارہ بن ابی حفصہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رض سے کہا کہ ابن عباس کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ صحبت کیا کرتے تھے پھر وہ حاملہ ہوگئی تو آپنے کہا کہ یہ میرا حمل نہین کیونکہ مین اس سے اس طرح صحبت کرتا تھا کہ جس سے بچہ لینا مقصود نہین تھا (یعنی عزل کیا کرتا تھا یا صرف ملاعبت کرتا تھا) **حَدَّثَنَا** عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ فَارِسِيَّةٍ فَحَمَلَتْ بِحَمْلٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أُرِيدُ وَلَدَكِ وَإِنَّمَا أَسْتَطِيبُ نَفْسَكِ فَجَلَدَهَا وَأَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ الْوَلَدَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم غافقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ابوالزناد سے وہ خارجہ بن زید سے کہ اس کے باپ (زید بن ثابت رض) ایک فارسی لونڈی سے عزل کیا کرتے تھے پھر وہ حاملہ ہوگئی جس کا انہون نے انکار کیا اور کہا کہ مین تم سے بچہ کا خواستگار نہ تھا۔ بلکہ تمہاری طبیعت خوش کیا کرتا تھا پھر تم یہ بچہ کہان سے لے آئی اس کو کوڑے لگائے اور آزاد کر دیا اور اس کے بچہ کو بھی آزاد کر دیا **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ وَلَدَهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ابوالزناد سے وہ خارجہ بن زید سے وہ زید بن ثابت رض سے اس کے مثل روایت کی لیکن اس مین یہ نہین کہا کہ اس کو اور اس کے لڑکے کو آزاد کر دیا **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ وَلَدَتْ جَارِيَةٌ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنِّي وَإِنِّي كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے سعید بن المسیب سے کہا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے بچہ جنا تو انہوں نے کہا یہ میرا بچہ نہیں اور میں اس سے عزل کیا کرتا تھا **فَهٰذَا** زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ خَالَفَا عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ فَقَدْ تَكَافَأَتْ أَقْوَالُهُمْ وَوَجَبَ النَّظَرُ لِلْمُسْتَخْرَجِ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيحًا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِأَنَّ هٰذَا وَلَدُهُ مِنْ زَوْجَتِهِ ثُمَّ نَفَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَنْتَفِ وَكَذٰلِكَ لَوِ ادَّعَى أَنَّ حَمْلَهَا مِنْهُ ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْلِ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يَنْفِيَهُ بِلِعَانٍ وَلَا بِغَيْرِهِ لِأَنَّ نَسَبَهُ قَدْ ثَبَتَ مِنْهُ ترجمہ اب یہ زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں حضرت عمر اور ابن عمر رضی مخالف ہیں اب صحابہ کے اقوال برابر ہو گئے اور غور و قیاس ضروری ہوا کہ دونوں سے کونسا صحیح ہے سو ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص اس امر کا اقرار کرے کہ یہ لڑکا جو میری بیوی سے ہے میرا ہے اس کے بعد پھر اس کا انکار کرے تو اس سے لڑکے کی نفی نہ ہوگی (بلکہ اسکا ثابت رہیگا) اسی طرح اگر دعویٰ کرے کہ یہ میرا حمل ہے پھر اس سے بچہ پیدا ہو تو اس کو یہ گنجایش نہیں کہ اس کا لعان وغیرہ سے انکار کرے کیونکہ اس کا نسب اس سے ثابت ہو چکا ہے **فَهٰذَا** أَحْكَمُ مَا قَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الدَّعْوَةُ مِمَّا لَيْسَ لِمُدَّعِيهِ أَنْ يَنْفِيَهُ وَرَأَيْنَاهُ لَوْ أَقَرَّ أَنَّهُ وَطِئَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ لَكَانَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ أَنْ لَا يَنْتَفِيَ عَنْهُ وَيَخْرُجَ إِلَى لَاحِقٍ مِنَ النَّسَبِ الزَّوْجِ وَيَلْحَقَ بِأُمِّهِ فَلَمْ يَكُنْ إِقْرَارُهُ بِوَطْءِ امْرَأَتِهِ يَجِبُ بِهِ ثُبُوتُ نَسَبِ مَا يَلِدُ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي حُكْمِ مَا قَدْ لَزِمَهُ مِمَّا لَيْسَ لَهُ نَفْيُهُ ترجمہ اب یہی حکم اس مولود کا ہے کہ جسکا کوئی مدعی ہو جائے پھر اس کا انکار نہیں کر سکتا اور ہم جانتے ہیں کہ اگر کسی نے اقرار کیا کہ میں نے اپنی بیوی سے صحبت کی ہے پھر وہ بچہ جنے اور وہ اس کا انکار کر دے تو اس میں یہ حکم ہے کہ ان دونوں میں لعان کرایا جائیگا اور بچہ خاوند کے نسب سے نکل جائیگا اور ماں سے ملیگا اب دیکھو کہ اس کی صحبت کے اقرار سے اس کے بچہ کا نسب اس سے ثابت نہیں ہوا اور یہ اس حکم میں داخل نہیں کہ جس میں لزوم کے بعد نفی نہیں ہو سکتی (یعنی حمل کے اقرار یا بچہ کے) ان امور کے بعد نفی کا اثر نہیں ہوتا **فَلَمَّا** كَانَ هٰذَا حُكْمُ الزَّوْجَاتِ كَانَ حُكْمُ الْإِمَاءِ آخَرَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ فَإِنْ أَقَرَّ أَنَّهُ جَاءَ بِوَلَدٍ أَمَتِهِ أَنَّهُ مِنْهُ أَوْ أَقَرَّ وَهِيَ حَامِلٌ أَنَّ مَا فِي بَطْنِهَا مِنْهُ لَمْ يَنْتَفِ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا وَإِنْ أَقَرَّ أَنَّهُ قَدْ وَطِئَهَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حُكْمِ إِقْرَارِهِ بِوَلَدِهَا أَنَّهُ مِنْهُ بَلْ يَكُونُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَيَكُونُ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ وَيَكُونُ حُكْمُهُ وَإِنْ أَقَرَّ بِوَطْءِ أَمَتِهِ كَحُكْمِهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ أَقَرَّ بِوَطْئِهَا فِيمَا سَاءَ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنَ الْحَرَائِرِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ اور جب یہ حکم بیویوں کا ہے تو لونڈیوں کا یہی حکم ہونا زیادہ مناسب ہے اب اگر کوئی اقرار کرے کہ لونڈی کا بچہ میرا ہے یا اس کے حمل کی صورت میں اقرار کرے کہ یہ حمل میرا ہے تو یہ بچہ اس کا ضروری ہو جائیگا اس کے بعد کبھی اس سے دور نہ ہوگا اور اگر یہ اقرار کرے کہ میں نے اس سے صحبت کی ہے تو یہ بچہ کے اقرار کی سی صورت نہ ہوگی بلکہ اس کا حکم اور ہوگا اور اس کو جائز ہوگا کہ وہ اس کی نفی کر دے جس سے نفی ہو جائے گی اگرچہ اس نے اس کی صحبت کا اقرار کیا ہو جیسا کہ وہ صحبت کا اقرار نہ کرتا۔ چنانچہ ہم آحاد عورتوں کے بارہ میں بیان کر چکے ہیں اسی پر اس کا قیاس ہے اور یہ سب امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذروں کی کتاب

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِي يُعْطَى كُلُّ مِسْكِينٍ مِنَ الطَّعَامِ فِي الْكَفَّارَاتِ ترجمہ کفارات میں جو ہر مسکین کو کھانا دیا جاتا ہے اس کی مقدار کے بیان میں

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ مَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ثُمَّ مَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعَلَى أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِ بَيْتِي قَالَ فَكُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن سعد نے زہری سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضی سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے رمضان شریف میں اپنی بیوی سے (دن کیوقت) صحبت کی ہے فرمایا کہ غلام آزاد کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس موجود نہیں فرمایا کہ متواتر دو مہینہ کے روزے رکھ عرض کیا کہ مجھ سے نہیں ہو سکتا فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس (اسقدر) نہیں ہے پھر حضور کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں فرمایا کہ اس کو لے اور صدقہ کر دے عرض کیا کہ کیا ایسے شخص پر صدقہ کروں کہ جو مجھ سے اور میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہے مطلب یہ کہ میں ہی سب سے زیادہ محتاج ہوں اب حضور نے (از راہ کرم) فرمایا کہ تم اور تمہارے گھر کے لوگ کھالیں اور روزہ کے بدلہ ایک روزہ رکھ لینا اور خدا سے استغفار کر لینا۔

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى أَنَّ الْإِطْعَامَ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِنَّمَا هُوَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِينٍ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا فَالَّذِي يُصِيبُ كُلَّ مِسْكِينٍ مِنْهُمْ مُدٌّ مُدٌّ

ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر رح فرماتے ہیں۔ کہ ایک گروہ علماء یہ کہتا ہے کہ قسم کے کفاروں میں کھانا ہر مسکین کے لئے ایک مد (سیر) ہے کیونکہ اس حدیث مذکور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ ساٹھ مسکینوں کو پندرہ صاع کھلائے تو اس حساب سے ہر مسکین کو ایک ایک مد ملیگا قَالَ وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِلَى مَا قُلْنَا ترجمہ یہ علماء کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت اسی طرف مائل ہے جو ہم کہتے ہیں فَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَهُوَ حَيْوَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ كُلُّ مِسْكِينٍ مُدٌّ بِمُدِّنَا ترجمہ انہوں نے اس میں وہ حدیث بیان کی ہے جو ہم سے یونس نے روایت کی ہے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یعقوب بن عبد الرحمن نے کہ ابو حازم نے اس کے سامنے ابو جعفر مولی ابن عباس رضی سے بیان کی وہ جعفر مولی ابن عباس سے بیان کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ قسموں کے کفارات میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر مسکین کو ایک سفید مُدّ دیا جائے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو سفیان ثوری نے داؤد بن ابی ہند سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا کَفَّرَ یَمِیْنَهٗ اَطْعَمَ عَشَرَةَ مَسَاکِیْنَ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ اَیْ اَنَّ ذٰلِکَ یُجْزِیْ عِنْدَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید لیثی نے نافع سے وہ ابن عمر رضی سے کہ جب آپ کفارہ قسم دیا کرتے تھے۔ تو دس مسکینوں کو چھوٹے مُدّ سے (تول کر) دیا کرتے تھے اور جانتے تھے کہ اس قدر (ہر مسکین کو) کافی ہے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا اَخْبَرَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ فَوَکَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَیْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ اَوْ کِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَلَمْ یُؤَکِّدْهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَیْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اس کو نافع سے خبر دی وہ عبداللہ بن عمر سے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص پختہ طور پر قسم کھائے اس کے بعد اس کو توڑ ڈالے تو اس پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہے ہر ایک مسکین کو ایک سیر گیہوں دے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ یُجْزِیْ فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے یحییٰ سے وہ ابوسلمہ سے وہ زید بن ثابت سے انہوں نے فرمایا کہ قسم کے کفارہ میں گیہوں کا ایک سیر ہر ایک مسکین کے لئے کافی ہے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْخَلِیْلُ بْنُ مُرَّةَ اَنَّ یَحْیَی بْنَ اَبِیْ کَثِیْرٍ حَدَّثَهٗ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو خلیل بن مرہ نے کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا اس سے پھر اس کی اسناد سے اس کے مثل بیان کی۔ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یُجْزِیْ فِی الْاِطْعَامِ فِیْ کَفَّارَاتِ الْاَیْمَانِ اَلَّا مُدَّیْنِ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ وَیُجْزِیْ مِنَ التَّمْرِ صَاعٌ کَامِلٌ وَکَذٰلِکَ مِنَ الشَّعِیْرِ ترجمہ اور مخالفت کی انکی اوروں نے اور فرمایا کہ قسم کے کفاروں میں ہر ایک مسکین کے لئے دو مُدّ ہی کافی ہیں اور کھجور کا ایک صاع کامل ہونا چاہئے علیٰ ہذا جَو کا ایک صاع ہونا چاہئے وَکَانَ مِنْ اَلْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ حَاجَةَ الرَّجُلِ اَعْطَاهُ مَا اَعْطَاهُ مِنَ التَّمْرِ لِیَسْتَعِیْنَ بِهٖ فِیْمَا وَجَبَ عَلَیْهِ لَا عَلٰی اَنَّهٗ جَمِیْعُ مَا وَجَبَ عَلَیْهِ کَالرَّجُلِ یَسْئَلُ الرَّجُلَ ضُعْفَ حَالِهٖ وَمَا عَلَیْهِ مِنَ الدَّیْنِ فَیَقُوْلُ لَهٗ خُذْ هٰذِهِ الْعَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاقْضِ بِهَا دَیْنَکَ لَیْسَ عَلٰی اَنَّهَا تَکُوْنُ قَضَاءً عَنْ جَمِیْعِ دَیْنِهٖ وَلٰکِنْ عَلٰی اَنْ تَکُوْنَ قَضَاءً بِمِقْدَارِهَا مِنْ دَیْنِهٖ ترجمہ اور ان کی دلیل پہلے گروہ کے خلاف یہ ہے کہ یہ امر ممکن ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اس شخص کی ضرورت کو معلوم کر لیا تو اس کو جس قدر کھجوریں دیں وہ اس لئے دی تھیں کہ جس قدر اس پر کفارہ واجب ہوا ہے اس سے مدد دے اور یہ مقصود نہیں تھا کہ یہ کھجوریں اسی قدر جسقدر کہ اس پر کفارہ دینا واجب ہے جس طرح کوئی شخص کسی مرد کے پاس اپنے خستہ حالی اور قرض کا ذکر کرے تو وہ اس سے کہے کہ یہ دس درم لے اور اس سے اپنا قرض ادا کر سو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تیرا سب قرض اس سے ادا ہو جائیگا بلکہ یہ کہ اس قدر اسکے قرض میں سے ادا ہو جائے گا وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِقْدَارُ مَا یَجِبُ مِنَ الطَّعَامِ فِیْ کَفَّارَاتِهِمْ مِنَ الْکَفَّارَاتِ وَهِیَ مَا یَجِبُ فِیْ حَلْقِ الرَّاْسِ فِی الْاِحْرَامِ مِنْ اَذًی فَجَعَلَ ذٰلِکَ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ ترجمہ اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کفارات کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہانے کی اس قدر مقدار جو کہ واجب ہے مروی ہے اور وہ اسقدر ہے جو کہ احرام کی حالت میں سر کو تکلیف پہنچنے کے وقت سر منڈوانے کی صورت میں ہے اس میں آپنے ہر ایک مسکین کے لئے گیہوں کے دو سیر مقرر کئے ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ حُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُمَّلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَلَكُمْ عَامَّةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلِقَ رَأْسِي وَأَنْسُكَ نَسِيكَةً وَأَصُومَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ترجمہ

۷ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے عبدالرحمن بن اصبہانی سے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مغفل سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں کعب بن عجرہ کے پاس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا میں نے ان سے اس آیت کا مطلب پوچھا فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ (پس اس کا فدیہ روزے یا صدقہ یا ذبح کرنا ہے) انہوں نے کہا کہ یہ آیت میرے بارہ میں اتری تھی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا بحالیکہ جوئیں میرے چہرہ پر گرتی تھیں آپنے فرمایا کہ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تمہیں اس قدر تکلیف پہنچیگی تب میرے بارہ میں خاص یہ آیت نازل ہوئی اور تمہارے لئے عام طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنا سر منڈاؤالوں اور قربانی دوں اور تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں اور ہر ایک مسکین کو گیہوں کے نصف صاع (دو سیر) دوں حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ ترجمہ

۸ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے ابن الاصبہانی سے وہ عبداللہ بن مغفل سے وہ کعب بن عجرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل مگر یہ کہ آپنے فرمایا ایک ٹوکرہ چھ مسکینوں میں تقسیم کردے حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ نُبِّئْتُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ترجمہ

۹ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن خالد نے داؤد بن ابی ہند سے وہ عامر شعبی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے کعب بن عجرہ نے اس کے مثل مگر یہ کہ فرمایا ہر ایک مسکین کو کھجور کا نصف صاع دے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ ترجمہ

۱۰ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ابی بشر سے وہ مجاہد سے وہ ابن ابی لیلے سے وہ کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل اور کھجوروں کا ذکر نہیں کیا حَدَّثَنَا أَبُو شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ ذَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ

۱۱ حدیث بیان کی ہم سے ابو شریح محمد بن زکریا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے ان دونوں نے ابوایوب سے وہ مجاہد سے پھر وہی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے عبید اللہ بن عمرو سے وہ عبد الکریم جزری سے
وہ مجاہد سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ
عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داود نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ ابو بشر سے وہ مجاہد سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیی مزنی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے حمید بن قیس سے وہ مجاہد سے پھر اپنی اسناد سے اس کے
مثل بیان کی حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُفْیَانَ الْحَجْدَرِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سفیان حجدری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عون نے
مجاہد سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ [illegible] عَنْ
یَحْیٰی بْنِ جَعْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم
نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھ کو عمرو بن دینار نے یحیی بن جعدہ سے وہ کعب بن عجرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم و
اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ثَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ [illegible]
مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ لَیْسَ عِنْدِیْ مَا اَنْسُكُ بِهٖ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسامہ بن
زید لیثی نے محمد بن کعب قرظی سے وہ کعب بن عجرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل اور کہا۔ اور آپ جانتے
تھے کہ میرے پاس اس قدر نہیں کہ میں قربانی کر سکوں حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ
بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِیِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرِ
الزِّیَادَةَ الَّتِیْ فِیْهِ عَلٰى مَا فِی الْاَحَادِیْثِ الَّتِیْ قَبْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے
کہا امام مالک نے اس کے سامنے عبد الکریم بن مالک جزری سے روایت کی وہ مجاہد سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے
کعب بن عجرہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں مگر یہ کہ اس زیادتی کا جو قبل احادیث میں کہ
آئی ہے ذکر نہیں کیا فَكَانَ الَّذِیْ اَمَرَهٗ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِطْعَامِ فِیْ هٰذَا الْاَذٰى اَنْ یُّطْعِمَ فَرَقًا هُوَ نِصْفُ صَاعٍ تَمْرٍ
بَیْنَ سِتَّةِ اَنْفُسٍ لِكُلِّ مِسْكِیْنٍ وَاجْتَمَعُوْا عَلَى الْعَمَلِ بِذٰلِكَ فِیْ كَفَّارَةِ حَلْقِ الرَّاْسِ ترجمہ پس ان آثار متواترہ میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا ہے تو وہ ہر ایک مسکین کو گیہوں کا نصف صاع ہے (یعنی دو مد دوسیر) اور ان سب کا اتفاق ہے کہ سر منڈانے کے
کفارہ میں اس پر عمل ہے وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ اِطْعَامِ الْمَسَاكِیْنِ فِی الظِّهَارِ مِنَ اللَّیْلِ ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہار
کی صورت میں مساکین کو کھانا دینے کے بارے میں فَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ اَبِیْ الْمُغِیْرَةِ اِلٰی قَوْلِهٖ اَنَا یَحْیَى بْنُ زَكَرِیَّا
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ خَوْلَةُ ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَخِیْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعَانَ زَوْجَهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَاَمَّا اَنَا فَاَعَنْتُهٗ بِعِشْرِیْنَ صَاعًا
فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَاعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَقَالَ اَتَرَى اللّٰهَ وَاَرَى اِلٰی زَوْجِیْ جَاءَتْ ترجمہ وہ حدیث آئی
ہے جو بیان کی ہم سے صدے بیان کی ہے نے (پہلے) ابو نعیم سے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن زکریا نے محمد بن اسحٰق

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے نہ معمر عبداللہ سے وہ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے خولہ بنت مالک بن ثعلبہ بن برادر
عبادہ بن ثابت رض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند کی جبکہ اس نے تہار کیا تھا کچھ روون کی زنبیل سے
مدد کی اور اس کی بیوی نے اس کی ایک اور ٹوکرے سے مدد کی اور ساڑھ صاع تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اسکو صدقہ کردے اور عورت سے کہا کہ تو خدا سے ڈرتی رہو اور اپنے خاوند کے پاس چلی جا قَالَ انْظُرْ عَلَى مَا ذَكَرْتَ اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ
اِطْعَامُ كُلِّ مِسْكِيْنٍ فِيْ كُلِّ كَفَّارَاتٍ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِنَ التَّمْرِ صَاعًا ترجمہ اب اس مین قیاس یہ ہے کہ اسی طرح
ہر ایک کفارہ مین مسکین کو کہانا کھلایا جائے گیہون کا نصف صاع اور کھجورون کا ایک صاع وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور بیشک اس بارہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ سے روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا
اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ عُمَرُ اِنِّيْ حَلَفْتُ اَنْ لَّا اُعْطِيَ اَقْوَامًا ثُمَّ
۲۰ بَدَا لِيْ اَنْ اُعْطِيَهُمْ فَاِذَا اَنَا اَعْطَيْتُنِيْ فَعَلَّمْتُ ذٰلِكَ فَاَطْعِمْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے وہ شقیق بن سلمہ سے وہ یسار بن نمیر سے کہا کہ
مجھ سے حضرت عمر رض نے کہا کہ بلاشبہہ مین قسم کہا بیٹھتا ہون کہ لوگون کو نہ دونگا پھر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ انکو دون جب تم مجھے ایسا
کرتے دیکھو تو میری طرف سے دس مسکینون کو کہانا کھلادو ہر مسکین کو کھجور کا ایک صاع حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ
۲۱ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ حِنْطَةٍ اَوْ صَاعٌ تَمْرٍ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے سلیم سے
وہ ابووائل سے وہ یسار بن نمیر سے وہ عمر رض سے اس کی مثل مگر یہ کہ انہون نے فرمایا دس مسکین کے لئے گیہون
کا نصف صاع یا کھجور کا ایک صاع حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ فَذَكَرَ
۲۲ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعبہ نے منصور سے کہا کہ مین نے ابووائل سے سنا وہ یسار سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی
اور زیادہ کیا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ
۲۳ يَسَارٍ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے منصور
سے وہ ابووائل سے وہ یسار سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ
۲۴ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ يَسَارٍ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہلال بن یحیی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابویوسف نے اعمش سے وہ ابووائل سے وہ یسار سے اس کے مثل حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ
الْوَلِيْدِ وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ كَفَّارَاتِ الْاَيْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوًا مِّمَّا رُوِيَ
۲۵ عَنْ عُمَرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن ولید اور علی بن صالح نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے ابویوسف نے ابن ابی لیلے سے وہ عمرو بن مرہ عبداللہ بن سلمہ سے وہ علی رض سے کہ آپنے کفارات مین وہی فرمایا
جو کہ حضرت عمر رض سے روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
۲۶ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَالَ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ حِنْطَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابونعیم نے کہا حدیث
بیان کی ہمسے حسین بن صالح نے مسلم سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رض سے قسم کے کفارہ مین فرمایا کہ وہ گیہون کا نصف صاع ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا فَهٰذَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَا الْإِطْعَامَ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ مِنَ الْحِنْطَةِ مُدًّا مُدًّا لِكُلِّ مِسْكِينٍ وَمِنَ الشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ صَاعًا صَاعًا فَمِنْ ذٰلِكَ نَقُولُ وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِطْعَامٍ فِي كَفَّارَةٍ أَوْ غَيْرِهَا هٰذَا مِقْدَارُهُ عَلٰى مَا أُجْمِعَ مِنْ كَفَّارَةِ الْأَذٰى ترجمہ اور یہ ابن عباس رضی کی اس روایت کے برخلاف ہے کہ جو ہم نے اُن سے پہلے فصل میں بیان کی ہے اب دیکھو یہ عمر اور علی رضی اللہ عنہما ہیں کہ جنہوں نے قسم کفارات میں گیہوں کا کہ جو مسکین کے لئے دو دو مُدّ اور جو اور کھجوروں کا ایک صاع مقرر کیا ہے پس ہم بھی ایسا ہی کہتے ہیں علیٰ ہذا ہر ایک قسم کے کھلانے میں کفارہ یا غیر کفارہ میں وہی مقدار ہے۔ جیسا کہ ادنیٰ کفارہ پر اتفاق ہو چکا ہے وَقَدْ شَدَّدَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِي بَيَانِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ مِنْ مِقْدَارِهَا وَمَا ذَكَرْنَا فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ بَعْدَهُمْ ترجمہ اور بلاشبہ اس مسئلہ کو اس امر نے بھی مضبوط کر دیا ہے جو ہم نے کتاب صدقۃ الفطر میں صدقہ کی مقدار بیان کی ہے علاوہ اس کے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد آپ کے حضور کے صحابہ سے اس بارہ میں بیان کر دیا ہے وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ترجمہ اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف، امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يُكَلِّمَ رَجُلًا شَهْرًا كَمْ عِدَّةُ ذٰلِكَ الشَّهْرِ مِنَ الْأَيَّامِ

اس شخص کا بیان جو کہ یہ قسم کھالے کہ کسی شخص سے ایک ماہ تک کلام کروں گا تو اس مہینہ کے کتنے دن شمار ہونگے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشر نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے وہ محمد بن سعد سے وہ اپنے باپ (سعدؓ) سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا ہوتا ہے (یعنی تین دفعہ آپنے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر دکھلایا) اور تیسری دفعہ ایک انگلی کم کی (یعنی بند کر دی) اور اس سے مقصود یہ تھا کہ مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي الضُّحٰى لَيْلَةَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثُونَ قَالَ أَبُو الضُّحٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا مَا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ وَعِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ فَدَعَا بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْبَيْتَ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن اسمٰعیل دمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مروان بن معاویہ نے ابو یعقوب سے کہا کہ ہمنے ابو الضحیٰ کے سامنے مہینہ کا ذکر کیا ہم سے بعض نے کہا کہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور بعض نے کہا ۳۰ دن کا ہوتا ہے ابو الضحیٰ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک دن یہ حال ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رو رہی تھیں اور ہر ایک بیوی کے پاس اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ تب عمرؓ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں جبکہ آپ بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا مگر کسی نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب دیا پھر سلام کہا پھر بھی جواب نہ ملا جب یہ حالت دیکھی تو لوٹ گئے تب ان کو بلال نے بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ کیا حضور نے بیویون کو طلاق دیدی ہے فرمایا نہین لیکن مین نے ایک مہینہ کی قسم کہالی ہے کہ ان کے پاس نہ جاؤنگا پھر ۲۹ راتین آپ اُن کے پاس نہ گئے اسکے بعد اترے اور بیویون کے پاس گئے حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَضَمَّ

۵ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جبلہ بن سحیم نے کہا کہ مین نے ابن عمر رضہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا ہوتا ہے اور تیسری دفعہ اپنے انگوٹھے کو بند کر لیا حَدَّثَنَا بَكْرٌ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

۶ ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسود بن قیس نے کہا کہ مین نے سعید بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے عبداللہ بن عمر رضہ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کرتے تھے حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ

۷ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن مفضل نے سلمہ بن علقمہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور جب تم اس کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب دیکھو تو روزہ کھولدو (یعنی عید کرو) اور اگر ابر آجائے تو اس کو پورا (۳۰ دن) کرو وَقَالَ ذَكَرَنَا

فِي هٰذَا أَيْضًا أَنَّا رَأَيْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا **ترجمہ** اور ہم نے اس مین بھی آثار نقل کئے ہین کہ جن کو اس کتاب مین ہم پہلے بیان کر آئے ہین حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ

۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسلمہ بن کہیل نے کہا کہ مین نے ابوالحکم سلمی سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیویون کے پاس جانے سے ایک مہینہ کے لئے قسم کہالی پھر جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہنے لگے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) مہینہ ۲۹ دن کا ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوَحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ

۹ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن صالح وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن سلام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ ابوسلمہ سے کہ انہون نے عبداللہ بن عمر رضہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا

۱۰ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ حَلَفْتَ

۱۱ يَا نَبِيَّ اللهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھ کو یحییٰ بن عبداللہ بن محمد بن صیفی نے کہ عکرمہ بن عبدالرحمن نے اس کو خبر دی کہ امام سلمہ رضؓ نے اس کو خبر دی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی بعض بیویوں کے پاس ایک مہینہ تک نہ جائیں گے پھر جب ۲۹ دن گذر گئے تو انکے پاس چلے گئے صبح یا شام کو وقت تب آپ سے عرض کیا گیا کہ اے نبی اللہ آپنے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک نہ آئیں گے آپنے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا تھا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا روح عن عبادة قال ثنا زکریا بن اسحاق قال ثنا ابو الزبیر انه سمع جابر بن عبد الله یقول هجر رسول الله صلی الله علیه وسلم نساءه شهرا فکان یکون فی العلو ویکن فی السفل فنزل الیهن فی تسع وعشرین فقال رجل انک حلفت شهرا فقال ان الشهر هکذا وهکذا وقبض فی الثالثة ابهامه

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زکریا بن اسحٰق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالزبیر نے کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو ایک مہینہ تک چھوڑ دیا آپ بالاخانہ پر رہتے تھے اور بیویاں نیچے رہتی تھیں پھر آپ ۲۹ دن کے بعد نیچے ان کے پاس اتر آئے تو ایک شخص نے عرض کیا کہ آپ ۲۹ رات ٹھہرے ہیں آپنے فرمایا کہ مہینہ ایسا اور ایسا اور ایسا ہے اور ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری دفعہ آپنے انگوٹھے کو بند کر لیا

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا روح قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی ابو الزبیر انه سمع جابرا فذکر مثله

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھ کو ابوالزبیر نے پھر اس کے مثل بیان کیا **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا علی بن معبد قال ثنا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس قال الی رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسائه فاقام فی مشربة تسعا وعشرین ثم نزل فقالوا یا رسول الله الیت شهرا فقال الشهر تسع وعشرون

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے وہ انس رضؓ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایلا کیا (یعنی قسم کھائی) پھر آپ اپنے بالاخانہ پر ۲۹ دن رہے پھر اترے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپنے تو ایک مہینہ کے لئے ایلا کیا تھا آپنے فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے

تحقیق مسئلہ

قال ابو جعفر رحمه الله فذهب قوم الی ان الرجل اذا حلف لا یکلم رجلا شهرا فکلمه بعد مضی تسعة وعشرین یوما انه لا یحنث

ترجمہ امام طحاوی ابوجعفر رح فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ جب مرد قسم کھالے کہ میں کسی سے ایک ماہ تک کلام نہ کرونگا پھر اس نے ۲۹ دن کے بعد کلام کر لیا تو وہ حانث نہ ہوگا (یعنی اس کی قسم نہ ٹوٹیگی) **واحتجوا** فی ذلک بهذه الآثار

ترجمہ اور اس میں ان آثار کیساتھ دلیل لاتے ہیں **وخالفهم** فی ذلک اخرون فقالوا ان کان حلف مع رویة الهلال فهو علی ذلک الشهر الذی کان فیه یمینه یوما واحدا وعشرین یوما وان کان حلف فی بعض شهر فیمینه علی ثلاثین یوما

ترجمہ اور دوسرے علماء اس میں ان کے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر اس نے چاند کے دیکھنے پر قسم کھائی تو وہ اس مہینہ پر ہوگی مہینہ تیس دن کا ہو یا انتیس دن کا اور اگر مہینہ کے بعض حصہ میں قسم کھائی تو اس کی قسم تیس دن میں پوری ہوگی **واحتجوا** فی ذلک بالحدیث الذی ذکرناه فی اول هذا الباب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الشهر تسع وعشرون فاذا رأیتموه فصوموا وان غم علیکم فاقدروا له فاذا رأیتموه فافطروا فان غم علیکم فاتموا ثلاثین یوما فلا نراه قد اوجب علیهم ان الشهر ثلاثون وجعله علی الکمال حتی یرد

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْهِلَالَ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ فَعَلَ اَيْضًا فِي شَعْبَانَ اَمَرَ بِالصَّوْمِ بَعْدَ مَا يَرَى هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاِذَا اُغْمِيَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَرَوْهُ صَامُوا وَكَانَ يَصُوْمُ عَلَى الثَّلَاثِيْنَ اِلَّا اَنْ يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ ترجمہ اس میں انہوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے جس کا ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے جب تم اس کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھو تو کھولو اور اگر ابر ہو جائے تو پورے تیس دن کر دو کیا تم نے دیکھا نہیں کہ بصورت ابر آنے تیس دن ان کے لئے ضروری کر دیے ہیں اور اس کو پورا کر دیا ہے حتیٰ کہ ہلال دیکھ لیں اور ایسا ہی شعبان میں کیا ہے کہ بعد چاند دیکھنے کے روزہ کا حکم دیا ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْاَبْوَابِ الْاَوَّلِ ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں اول حدیث کے برخلاف بھی روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْجُرُ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَاَقَمْنَا عَلَى اَنْ لَا يَكُوْنَ الشَّهْرُ اِلَّا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تُكَلِّمَنَا شَهْرًا وَاِنَّمَا اَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ ۱۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحٰق نے عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی تھی کہ ایک مہینہ تک ضرور چھوڑ دیں گے پھر ۲۹ دن کے بعد ہمارے پاس آگئے ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھالی تھی کہ ایک مہینہ تک ہم سے کلام نہ کریں گے اور آپ تو ۲۹ دن کے بعد تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ پورا نہیں ہے یعنی ۲۹ کا فَاَخْبَرَ اَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاِنْقِصَانِ الشَّهْرِ فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ حَلَفَ عَلَيْهِنَّ مَعَ غُرَّةِ الْهِلَالِ فَكَذٰلِكَ تَقُوْلُ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا حَدَّثَنَا ترجمہ پس آپ نے خبر دی کہ آپ نے اس لئے ایسا کیا ہے کہ یہ مہینہ ناقص ہے اب یہ اس پر دلیل ہے کہ حضور نے چاند دیکھنے پر قسم کھالی تھی سو ہم بھی ایسا ہی کہتے ہیں اور اس میں وہ حدیث بھی مروی ہے جو اس سے زیادہ واضح ہے حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَذٰلِكَ قَالَ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ بِمَا قَالَ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّمَا قَالَ حِيْنَ هَجَرَ مِنْ شَهْرِهٖ فَلَا اَهْجُرُ مِنْ شَهْرِهٖ فَجَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ اِلٰى تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ شَهْرًا وَاِنَّمَا غِبْتَ عَنَّا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ اِنَّ شَهْرَنَا هٰذَا كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَكَتَبَتْ بِذٰلِكَ اَنَّ يَمِيْنَهٗ كَانَتْ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ ۱۳ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو ابن ابی الزناد نے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے فرمایا کہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے خدا کی قسم ایسا نہیں فرمایا میں خوب جانتی ہوں جو کچھ کہ آپ نے اس میں فرمایا ہے آپ نے جب ہم کو چھوڑا تھا تو صرف یہ فرمایا تھا کہ میں تم کو ایک ماہ تک ضرور چھوڑ دوں گا پھر جب ۲۹ راتیں گذر گئیں تو آپ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ نے تو ایک مہینہ کی قسم کھائی تھی لیکن آپ ہمیں ۲۹ راتیں غائب رہے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ ہمارا یہ مہینہ ۲۹ رات کا ہے اب اس سے ثابت ہو گیا کہ آپکی قسم ہلال کے دیکھنے کیساتھ وابستہ تھی اور بیشک حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایت کی گئی ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَلَّكَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ ذُهَيْلٍ قَالَ نَبَّئَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبَّئَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ ذَكَرَ اِيْلَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ ۱۴ وَاِنَّمَا هُوَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ثُمَّ نَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ اور ابن مرزوق نے ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے سماک بن ولید سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن عباس رضی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلا کا ذکر کیا اور یہ کہ آپ ۲۹ راتوں کے بعد بالاخانہ سے اترآئے اور فرمایا کہ مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ وَيَكُونُ ثَلَاثِينَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ترجمہ اور بیشک ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں وہ حدیث روایت کرتے ہیں جو میان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے اس سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ فرمایا ہے کہ مہینہ ۲۹ دن کا (کبھی) اور تیس دن کا (کبھی) ہوتا ہے جب تم اس کو دیکھ لو تو روزہ رکھ لو اور جب تم دیکھ لو تو افطار کرو اگر ابر آجائے تو تیس دن پورے کرلو فَكَانَ خَبَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ إِنَّمَا يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ قَبْلَ الثَّلَاثِينَ فَقَدْ دَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ كَمَا ذَكَرْنَا ترجمہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خبر دی کہ تیس سے پہلے چاند کے دیکھنے سے ہی مہینہ ۲۹ کا ہوجایا کرتا ہے اب یہ آثار ہمارے بیان کو ظاہر کر رہے ہیں وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ ترجمہ اور یہ امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ ترجمہ اور بیشک یہ بات حسن (بصری) رضہ سے بھی مروی ہے حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ مَا بَدَا لَهُ شَهْرًا قَالَ إِنِ ابْتَدَأَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ صَامَ إِلَى رُؤْيَتِهِ وَأَفْطَرَ لِرُؤْيَتِهِ وَإِنِ ابْتَدَأَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنَ الشَّهْرِ صَامَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا مَا دَامَ اللهُ تَعَالَى لَمْ يَعْلَمْ ترجمہ حدیث بیان ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاذ بن معاذ نے اشعث سے وہ حسن سے کہ انہوں نے ایسے شخص کے بارہ میں جس نے یہ نذر مانی تھی کہ ایک ماہ تک روزے رکھوں گا یہ فرمایا کہ اگر اس نے چاند کے دیکھتے ہی قسم شروع کی ہی تو دیکھ کر روزہ رکھے اور دیکھ کر افطار کرے اور اگر مہینہ کے بعض حصہ میں قسم کھائی ہے تو تیس دن پورے کرلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يُوجِبُ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ فَيُصَلِّي فِي غَيْرِهِ

اُس شخص کے بیان میں کہ جو اپنے اوپر یہ بات لازم کرے کہ فلاں مقام پر نماز پڑھوں گا پھر وہ دوسرے مقام پر نماز پڑھے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ هٰهُنَا فَأَعَادَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَكَ إِذًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حجاج حضرمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حبیب معلم سے وہ عطاء سے وہ جابر رضہ سے کہ ایک شخص نے فتح (مکہ) کے دن کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذر

toobaa-elibrary.blogspot.com

مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ پر مکہ فتح کردے تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھونگا تب اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں نماز پڑھ لے اس نے دوبارہ سہ بارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب (تو اصرار کرتا ہے) تو تیری مرضی (وہیں جاکر پڑھ)

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الَّذِیْ نَذَرَ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ غَیْرِهٖ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَاَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ اَنَّ جَعْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ مَکَانٍ فَصَلّٰی فِیْ غَیْرِهٖ اَجْزَاَهُ اَدَاءُ ذٰلِكَ ترجمہ امام ابو جعفر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے نذر مانی تھی کہ بیت المقدس میں نماز پڑھونگا حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ پڑھ لے اب امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد بن حسن رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی ایک مسجد میں اللہ کے لئے نماز پڑھنی لازم کرلے وہ اگر دوسری مسجد میں پڑھ لے تو کافی ہوگا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَاَمَّا مَا رُوِیَ عَنْهُ قَدْ قَالَ فِیْ اِمْلَائِهٖ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَصَلّٰی فِیْ الْمَسْجِدَیْنِ الْحَرَامِ اَوْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْزَاَهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلّٰی فِیْ مَوْضِعِ الصَّلٰوةِ وَفِیْهِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْ مَوْضِعِ الَّذِیْ اَوْجَبَ الصَّلٰوةَ فِیْهِ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یُّصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَصَلّٰی فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ یُجْزِهٖ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ صَلّٰی فِیْ مَکَانٍ لَیْسَ لِلصَّلٰوةِ فِیْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لِلصَّلٰوةِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَکَانِ الَّذِیْ اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الصَّلٰوةَ فِیْهِ ترجمہ ان کی دلیل اس میں یہ حدیث ہے مگر امام ابو یوسف رح نے اپنے املا میں لکھا ہے کہ جو شخص یہ نذر مانے کہ میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا اب وہ مسجد حرام (بیت اللہ) یا مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھ لے تو یہ اس کو جائز ہے کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز پڑھ لی ہے کہ وہ اس جگہ سے افضل ہے جہاں کہ اس نے نماز پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اور جو شخص یہ نذر مانے کہ میں مسجد حرام میں نماز پڑھوں گا پھر وہ بیت المقدس میں جاکر نماز پڑھ لے تو یہ کافی نہ ہوگا کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز پڑھی ہے جو اس جگہ سے افضل نہیں جہاں اس نے نماز پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اس میں امام موصوف نے اس حدیث سے سند لی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الرُّهَیْدِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَکَمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ابی عبدالعزیز زہیدی سے وہ عمرو بن حکم سے وہ سعید بن ابی وقاص سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا میری اس مسجد میں پڑھنا اس کے سوا دوسری مسجدوں کی ہزار نماز سے افضل ہے مگر مسجد حرام (کہ اس میں ثواب زیادہ ہے) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَشُجَاعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارُوْدِ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ قَالَا ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُبَیْدَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک اور شجاع نے ح حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن حارود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن عبیدہ نے داؤد بن مدرک سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتی ہیں حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا لَیْثُ بْنُ سُعَیْدٍ عَنْ مُوْسَی الْجُهَنِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی نے کہا قد

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم سے یعلی بن عبید نے موسیٰ جہنی سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل
روایت کرتے ہیں حدثنا ابوبکرۃ قال ثنا ابو عاصم قال اخبرنا ابن جریج قال سمعت نافعا مولی ابن عمر یقول حدثنی
ابراہیم بن عبد اللہ بن معبد بن عباس عن میمونۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے
حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضہ کے غلام آزاد شدہ نافع سے سنا وہ کہتے
تھے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ بن عباس نے میمونہ رضہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل
روایت کرتی ہیں حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی اللیث قال ثنی نافع فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے نافع نے پھر اپنی اسناد سے اس
کے مثل بیان کی حدثنا الربیع الجیزی قال ثنا حسان بن غالب قال ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن موسیٰ بن عقبۃ
عن نافع عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال موسیٰ وحدثنی ھذا الحدیث ابو عبید اللہ عن سعد بن ابی وقاص
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن غالب نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابوہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل
موسیٰ نے اور مجھ کو یہ حدیث بیان کی ابو عبید اللہ نے سعد بن ابی وقاص سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل
حدثنا فہد قال ثنا یحیی بن عبد الحمید قال ثنا جریر عن مغیرۃ عن ابراھیم عن سھم بن منجاب عن قزعۃ عن ابی سعید عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
جریر نے مغیرہ سے وہ ابراہیم سے وہ سہم بن منجاب سے وہ قزعہ سے وہ ابوسعید سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے
مثل روایت کرتے ہیں حدثنا محمد بن النعمان قال ثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی
ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے سعید بن مسیب سے وہ ابوہریرہ رضہ سے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حدثنا ابو امیۃ قال ثنا ابو الولید قال ثنا شعبۃ عن سعد بن ابراھیم قال
سمعت ابا سلمۃ یحدث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوالیہ نے کہا حدیث بیان
ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے کہا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال ثنا اسلم بن جنید ح
وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا القعنبی قالا ثنا اسلم قال ثنی ابو بکر بن حزم عن سلمان
الاغر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسلم بن جنید نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عامر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا ان دونوں نے صدیث
بیان کی ہم سے اسلم نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوبکر بن حزم نے سلمان اغر سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس کے مثل حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن زید بن رباح وعبد اللہ بن ابی عبید اللہ عن ابی عبید اللہ
الاغر عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابن وہب نے کہ امام مالک نے ان سے حدیث بیان کی زید بن رباح اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابو عبد اللہ اغر سے
وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ ۱۳
عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو وَعَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے انس بن عیاض نے محمد بن عمرو سے وہ سلمان اغر سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
مثل بیان کرتے ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِیُّ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ ۱۴
اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن مخلد قطوانی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن سلیمان نے اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ۱۵
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے قعنبی نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ہلال نے اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ ثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَیْرَةَ ۱۶
یَذْکُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے
علی بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن سعید نے کہا کہ میں نے ابو
صالح سے پوچھا کیا تمنے ابو ہریرہ رضؓ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے تھے
اس نے کہا نہیں لیکن مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن قارظ نے کہ اس نے ابو ہریرہ رضؓ سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیان کرتے تھے پھر اس کے مثل بیان کیا

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ الصَّلٰوةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ عَلَی الصَّلٰوةِ فِیْ غَیْرِهٖ بِاَلْفِ صَلٰوةٍ غَیْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَاحْتَمَلَ
اَنْ یَّکُوْنَ لَا فَضْلَ لِلصَّلٰوةِ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَی الصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدِهٖ اَوْ تَکُوْنَ الصَّلٰوةُ فِیْ اَحَدِهِمَا اَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِی الْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا
فِیْ ذٰلِکَ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں کہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کے سوا اپنی مسجد میں نماز پڑھنے کو دوسری
مساجد پر ہزار رکعت کیساتھ فضیلت دی ہے اب یہ احتمال ہے کہ مسجد حرام کی نماز کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر
فضیلت نہ ہو یا یہ کہ ایک میں نماز پڑھنا دوسری پر فضیلت رکھتا ہے ہمنے اس کو غور سے دیکھا تو فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا
مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ حَبِیْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا
اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوةٌ فِیْ ذٰلِکَ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلٰوةٍ فِیْ هٰذَا ۱۷
ترجمہ معلوم ہوا کہ احمد بن داؤد ہم سے مدیث بیان کرتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حماد بن زید نے حبیب معلم سے وہ عطاء بن ابی رباح سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز میری اس مسجد میں
نسبت اور مساجد کے ایک ہزار درجہ بڑھ کر ہے مگر مسجد حرام کہ اس میں نماز پڑھنی اس مسجد نبوی سے سو درجہ بڑھکر ہے (یعنی سو ہزار

toobaa-elibrary.blogspot.com

جس کا ایک لاکھ ہوتا ہے) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زیاد بن سعد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سلیمان بن عتیق نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے منبر پر سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضؓ سے سنا پھر اس کے مثل بیان کیا اور مرفوع نہیں کیا قَالَ سُفْيَانُ قَدْ وَقَّتَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّا نَفْضُلُهُ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلٰوةٍ ترجمہ سفیانؒ کہتے ہیں کہ اہل علم (صحابہ و تابعینؒ) وغیرہ کا یہ اعتقاد ہے کہ مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا بہ نسبت اور مساجد کے ایک لاکھ نماز کی فضیلت رکھتا ہے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد پر اس کو سو نماز کے برابر آپنے فضیلت دی تھی حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ عُبَيْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ عَلٰى بَعْضٍ مَا قَدَّرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمْ يَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ يُوْجِبَ عَلٰى نَفْسِهِ صَلٰوةً فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا اِلَّا اَنْ يُصَلِّيَهَا حَيْثُ اَوْجَبَ اَوْ فِيْمَا هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ مِنَ الْمَوَاضِعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن عمر و نے عبدالکریم بن مالک سے وہ عطاء بن ابی رباح سے وہ جابر بن عبداللہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اس مسجد میں نماز پڑھنا اس کے سوا دوسری مساجد کی نسبت ہزار نماز کی فضیلت رکھتا ہے مگر مسجد حرام اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا اس کے سوا سے سو نماز کی فضیلت رکھتا ہے سفیان کہتے ہیں (یا خود مؤلف کہتا ہے) کہ جب ان مساجد میں نماز پڑھنے میں ایک کو دوسری پر فضیلت ثابت ہے جیسا کہ ان آثار میں ذکر ہوا تو اب اس شخص کے لئے کہ جو کسی خاص مسجد میں نماز پڑھنے کی نذر مانے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسری جگہ پڑھے مگر اسی صورت میں کہ وہ منذورہ مسجد سے افضل مسجد میں نماز پڑھے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ عَلٰى اَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَا عَلَى النَّوَافِلِ ترجمہ اور امام ابوحنیفہ و امام محمد رحمہما اللہ کی اس قول کے قائلین کے برخلاف یہ دلیل ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں سے ہزار نماز کی فضیلت رکھتا ہے اس کا معنے یہ ہے کہ مفروضہ نمازوں پر فضیلت ہے نوافل میں نہیں اَلَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ بْنِ سَعْدٍ لَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَوْلِهٖ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ بِهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَلَمَّا رُوِيَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَفْهِيْمُ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّتِيْ لَهَا الْفَضْلُ عَلٰى الصَّلَوَاتِ فِي الْبُيُوْتِ مِنَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ هِيَ خِلَافُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ الْمَكْتُوْبَةُ بِهٰذَا قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهٖ اَبُوْ يُوْسُفَ وَثَبَتَ اَنَّ مَنْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ صَلٰوةً فِيْ مَكَانٍ فَصَلَّاهَا فِيْ غَيْرِهٖ اَجْزَاهُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ ترجمہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ آپنے عبد بن سعد کی حدیث میں فرمایا ہے کہ میرا گھر میں نماز پڑھنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھوں اور حدیث زید بن ثابتؓ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد کی بہتر نماز وہ ہے کہ جو گھر میں ہے مگر فرضی نماز (کہ وہ مسجد میں ہے) اور یہ اس وقت فرمایا تھا کہ جب آپنے صحابہ کرامؓ کیساتھ رمضان شریف

toobaa-elibrary.blogspot.com

مین راوح کے قیام کا ارادہ فرمایا تھا اور ہمنے دوسرے موقعہ پر اس قسم کی حدیثین بیان کی ہین (یعنی قیام اللیل مین) پس جب ہمنے یہ آثار بیان کئے تو ان سے لازمی طور پر یہ معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین نماز پڑہنے کی فضیلت جو کہ گھر کی نمازون پر ہے وہ فرائض مین ہے نہ نوافل مین اب اس سے اس دلیل کا فساد ثابت ہوا جس طرف کہ امام ابو یوسف رح گئے ہین اور یہ ثابت ہوا کہ جو شخص اپنے پر کسی مکان مین نماز لازم کرلے پھر وہ دوسری جگہ نماز پڑھلے تو یہ کافی ہوگا اب یہ تحقیق نوان احادیث کیوجہ سے ہے **وَاَمَّا وَجْهُهٗ** مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَالصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَوْجَبَهَا قُرْبَةٌ حَيْثُ مَا كَانَتْ فِيْ عَلَيْهِ اِجَابَةٌ ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنْ يُّصَلِّيَهُمَا فِيْهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِاِتْيَانِ الصَّلٰوةِ اَمْ لَا فَرَاَيْنَاهُ اِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَاعَةً لَمْ يَجِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْبَيْتُ هُوَ لَهٗ فَعَلَهٗ قُرْبَةً فَكَانَ الْبَيْتُ وَاِنْ كَانَ قُرْبَةً لَا يَجِبُ بِاِيْجَابِ الرَّجُلِ اِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ كَانَ مَنْ اَوْجَبَ لِلّٰهِ عَلٰى نَفْسِهٖ صَلٰوةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْبَيْتُ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ لیکن قیاس اور نظر کے طریق سے یون ثابت ہے کہ ہم جانتے ہین اگر کوئی شخص کہے کہ خدا کے لئے مجھپر لازم ہے کہ دو رکعت مسجد حرام مین پڑہون اب اس نے جو نذر بطور قربت الے اللہ واجب کی ہے وہ واجب ہوگئی لیکن ہم دیکہنا چاہتے ہین کہ کیا جہان اس نے نماز پڑہنا اپنے اوپر لازم کیا تہا وہان ہی ادا کرنا لازم ہے یا نہین تو ہم جانتے ہین کہ اگر کسی شخص نے یہ نذر مانی کہ اللہ تعالے کے لئے ایک گھڑی مسجد حرام مین ٹھیرون گا تو یہ نذر اس پر لازم نہ ہوگی اگرچہ وہان ٹھیرنا قربت ہے لیکن یہ نذر اس پر لازم نہین کہ وہ اس طرح اپنے اوپر لازم کرے جب یہ حال ہے تو اب اگر کسی شخص نے مسجد حرام مین نماز پڑہنا لازم کیا تو نماز پڑہنا تو اس پر لازم ہوگا لیکن مسجد حرام مین ٹھیرنا لازمی نہین (اور جب وہان ٹھیرنا لازم نہین ہوتا تو پھر وہ منذورہ نماز بھی وہان خاص لازمی نہ ہوگی بلکہ اگر دوسری مسجدون مین پڑھلے تو کافی ہوگی) اور یہ اس مسئلہ مین قیاس اور نظر ہے یہی امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کا قول ہے واللہ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ

اس شخص کے بارہ مین جو نذر مانے کہ بیت اللہ کو چلکر جاؤنگا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِيْ الْمُقَدَّمُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنِيْ الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ حُمَيْدًا الطَّوِيْلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْنِ لَهٗ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے مقدم بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی مجھسے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن یمانی نے یحیی بن سعید سے یہ کہ حمید طویل نے ان کو خبر دی کہ مین نے انس بن مالک رض سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے کہ جو اپنے دو بیٹون پر سہارا کئے ہوئے جارہا تھا آپنے اس کی بابت پوچھا تو لوگون نے کہا اس نے نذر مانی تھی کہ پیادہ پا چلیگا۔ تب حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالے اس بات سے غنی ہے کہ یہ اپنی جان کو تکلیف مین ڈالے اور اسکو حکم دیا کہ سوار ہو جائے ✤

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَنَا الربیع الجیزی قال ثنا عبد اللہ بن صالح فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا محمد بن خزیمۃ وابن ابی داود قالا ثنا مسدد قال ثنا یحیی بن حمید عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور ابن ابی داود نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حمید نے ثابت سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا ابن ابی داود قال ثنا عیسی بن ابراہیم قال ثنا عبد العزیز بن مسلم قال ثنا یزید بن ابی منصور عن دخین الحجری عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال نذرت اختی ان تمشی الی الکعبۃ حافیۃ حاسرۃ فاتی علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال ھذہ قالوا نذرت ان تمشی الی الکعبۃ حافیۃ حاسرۃ فقال مرو ھا فلترکب ولتختمر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسی بن ابراہیم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی منصور نے وہ دخین الحجری سے وہ عقبہ بن عامر جہنی سے کہا کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ کعبہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر جائے گی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے پاس لانے کی تکلیف دی گئی تو آپ نے فرمایا اس کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا اس نے نذر مانی تھی کہ کعبہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر جائے آپ نے فرمایا اسکو حکم دو کہ یہ سوار ہو جائے اور سر کو چادر سے ڈھانک لے

تحقیق مسئلہ

قال ابو جعفر رحمہ اللہ فذھب قوم الی ھذہ الآثار فقالوا من نذر ان یحج ماشیا امر ان یرکب ولا شیء علیہ غیر ذلک ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ان آثار کی طرف مائل ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ پیادہ پا حج کرے گا اس کو حکم دیا جائے گا کہ وہ سوار ہو جائے اور اس پر اس کے سوا اور کچھ تاوان نہیں وخالفھم فی ذلک اٰخرون فقالوا یرکب کما جاء فی ھذا الحدیث فان کان اراد بقولہ للہ علی مشی الیمین فعلیہ مع ذلک کفارۃ یمین لان مشیہ لیس علی نذر یکون فی مثلہ الکفارۃ وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمی کفارۃ النذر کفارۃ الیمین ترجمہ اور دوسرے علماء اس میں انکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ اس حدیث میں ہے لیکن اگر اس کا ارادہ اس قول سے کہ خدا کے لئے مجھ پر پیدل ہے قسم کا ہے تو اس پر اس کے ساتھ قسم کا کفارہ بھی ہوگا کیونکہ اس جملہ کا کہ خدا کے لئے مجھ پر یہ چیز لازم ہے کبھی یہ مثبت ہوتا ہے کہ خدا کی قسم ہے کیونکہ نذر کے معنے قسم کے ہیں اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے فمما روی فی ذلک ما حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب قال اخبرنی حازم عن محمد بن السائب التمیمی عن عمران بن الحصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی غضب وکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ اب وہ حدیث جو اس بارہ میں مروی ہے یہ ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا مجھ سے حازم نے محمد بن سائب تمیمی سے وہ اپنے باپ سے وہ عمران بن الحصین سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غضب کی حالت میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے حَدَّثَنَا یونس قال ثنا یحیی بن حسان قال ثنا حماد بن زید عن محمد بن السائب فذکرہ باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے محمد بن زبیر سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْمُنْقَرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبَانُ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلمہ منقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن زبیر حنظلی نے اسناد سے اسکے مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْمُرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد المومن مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الحسین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن زبیر نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَبْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ قَالَا ثَنَا وَہْبُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحَنْظَلِیُّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد اللہ نے (وہ دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہم کو وہب بن عطاء نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن زبیر حنظلی نے اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے وہ عمران سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَمُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ الَّذِیْ کَانَ یَسْکُنُ الْیَمَامَةَ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سلیمان بن بلال نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال سے وہ محمد بن ابی عتیق اور موسے بن عقبہ سے وہ ابن شہاب سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحیی بن ابی کثیر سے جو کہ یمامہ میں رہتے تھے انہوں نے اس کو حدیث بیان کی کہ میں نے ابا سلمہ بن عبد الرحمن کو سنا جو کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دیتے تھے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ گناہ میں کوئی نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ کَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَہْرِیِّ عَنْ اَبِیْ الْخَیْرِ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفَّارَةُ النَّذْرِ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو عمرو بن حارث نے کعب بن علقمہ سے وہ عبد الرحمن بن شماسہ مہری سے وہ ابو الخیر سے وہ عقبہ بن عامر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حضور نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ فَاخِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَشْہَدُ لَسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ یُسَمِّہٖ فَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا میں نے یحیی بن عبد اللہ بن سالم سے سنا کہ وہ اسماعیل بن رافع سے حدیث بیان کرتے تھے وہ خالد بن سعید سے وہ عقبہ بن عامر سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس شخص نے کوئی نذر مانی اور اس کا نام نہیں لیا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے وَقَدْ ذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُہَنِیِّ اَنَّ اُخْتَہٗ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِیَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُقْبَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَخْتَمِرْ فَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ترجمہ اس میں بھی انہوں نے وہ حدیث بیان کی ہے کہ جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یحییٰ بن عبداللہ معافری نے ابو عبدالرحمن جبلی سے وہ عقبہ بن عامر جہنی سے کہ ان کی بہن نے یہ نذر مانی کہ وہ کعبہ کی طرف پیدل اور ننگے سر جائے گی پھر عقبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بہن کو حکم دو کہ وہ سوار ہو جائے اور سر کو اوڑھ لے اور تین روزے رکھ لے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے عبداللہ بن زحر سے کہ اس نے ابو سعید رعینی سے سنا وہ عقبہ بن عامر سے اس کے مثل بیان کرتے تھے حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْحُصَيْنِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن عبیداللہ بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم بن جمیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے یحییٰ بن سعید سے وہ عبیداللہ بن زحر سے وہ ابو سعید یحصبی سے وہ عبداللہ بن مالک سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کرتے ہیں قَالُوا فَتِلْكَ الثَّلَاثَةُ الْأَيَّامِ إِنَّمَا كَانَتْ كَفَّارَةً لِيَمِينِهَا الَّتِي كَانَتْ بِهَا حَالِفَةً يَقُولُهَا لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أَحُجَّ مَاشِيَةً ترجمہ علماء فرماتے ہیں کہ یہ تین دن صرف اس کی قسم کے کفارہ کے لئے تھے۔ اس نے قسم کہائی تھی کہ اللہ کے لئے میں نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ پیادہ پا حج کرون گی وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا لِتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهَا ترجمہ اور اس پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان نے شریک سے وہ محمد بن عبدالرحمن سے جو کہ آل طلحہ کے مولیٰ (غلام آزاد) ہیں وہ کریب سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میری بہن نے نذر مانی ہے کہ حج کو پیادہ پا چلے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تیری بہن کے تکلیف اٹھانیکو پسند نہیں کرتا (اور نہ اُسے ضرورت ہے) اس کو چاہئے کہ حج سوار ہو کر کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے وَخَالَفَ هَؤُلَاءِ أَيْضًا آخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ نَأْمُرُ هَذَا الَّذِي نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أَنْ يَرْكَبَ وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ إِنْ كَانَ أَرَادَ وَفَاءَ مَا أَمَرَهُ بِهِ هَذَا بِالنَّهْيِ ترجمہ اور ان علماء کی بھی دوسرے علماء نے مخالفت کی ہے وہ یہ کہتے ہیں بلکہ ہم اس شخص کو کہ جو نذر مانے کہ پیدل حج کرے گا حکم دیتے ہیں کہ وہ سوار ہو جائے اور قسم کا کفارہ دے اگر قسم کا ارادہ رکھتا تھا اس کیساتھ ہم اسکو ہدی لیجانیکا بھی حکم دیتے ہیں وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذَلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جِلَّةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعْرَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَهْدِ هَدْيًا ترجمہ اور اس میں ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ علی بن شیبہ نے ہمسے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہمام بن یحییٰ نے قتادہ سے وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے کہ عقبہ بن عامر رضی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپکو خبر دی کہ میری بہن نے اس بات کی نذر مانی ہے کہ کعبہ کیطرف پیادہ پا اور کشادہ بال (بنکے سر) جائے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو حکم دو کہ وہ سوار ہو جائے اور سر کو اوڑھ لے اور ہدی دے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عیسی بن ابراہیم قال ثنا عبد العزیز بن مسلم ح قال ثنا مطر الوراق عن عکرمۃ عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال نذرت اختی ان تمشی الی الکعبۃ فاتی علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال ھذہ فاوا نذرت ان تمشی الی الکعبۃ قال ان اللہ لغنی عن مشیہا مرہا فلترکب ولتہد بدنۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مطر وراق نے حکرمہ سے وہ عقبہ بن عامر جہنی سے کہا کہ میری بہن نے اس بات کی نذر مانی ہے کہ وہ کعبہ کو پیادہ پا چلے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے اس کے چلنے سے غنی ہے اس کو حکم دو کہ سوار ہو جائے اور ایک اونٹ ہدی کے طور پر بھیجے **ففی** ھذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھا بالھدی لکان رکوبہا لتصحیح ھذہ الاثار کلہا یوجب ان یکون حکم من نذر ان تحج ماشیا ان ترکب ان احبت ذلک ویھدی ھدیا لترکہ المشی ویکفر عن یمینہ لحنثہ فیہا وبھذا کان ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد یقولون ترجمہ پس اس حدیث مین یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی سواری کیوجہ ہدی دینے کا حکم دیا اب ان تمام احادیث کی صحت اس امر کی موجب ہے کہ جس نے پیادہ پا حج کرنے کی نذر مانی ہے وہ اگر چاہے تو سوار ہو جائے اور پیادہ چلنے کو چھوڑنیکی وجہ سے ہدی دے اور اپنی قسم کا کفارہ اس لئے دے کہ اس نے قسم توڑی ہے اور امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف امام محمد یہی فرمایا کرتے تھے **واما** وجہ النظر فی ذلک فان قالوا لیس المشی فیہا بوجہ نذر لان فیہ تعذیب النفس بما لا منفعۃ فیہ ولیس الماشی فی حرمۃ احرامہ فلم یجز علیہ المشی ولا بدلا ترجمہ لیکن اس مین قیاس کے طور پر دیکھا جائے تو یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ شخص پیادہ چلنا اپنے اوپر لازم کرے تو یہ نذر نہین ہے کیونکہ اس مین تھکان ہے اور لوگون کو تکلیف ہی ہے اور چلنے والا چلنے کی حالت مین احرام کی حرمت مین نہین ہے پس ان علماء نے اس پر چلنا نہین قرار دیا اور نہ چلنے کے بدلہ کچھ اور کہا ہے **فنظرنا** فی ذلک فرایناہ قد اجمع ان الطواف بالبیت والسعی بعرفۃ وجمع وکان الطواف منہ ما یفعلہ الرجل فی حال احرامہ وھو طواف التربۃ وزینۃ ما یفعلہ بعد ان یحل من احرامہ وھو طواف الفریضۃ وکان ذلک کلہ مما یتقرب بہ الی اللہ تعالی قد اراد ان یفعلہ الرجل ما شیا وکان من نعتہ ان یاتیہ ماشیا وجعل علیہ الدم فھذا اذا کان فعلہ لا من علۃ وان کان فعلہ من علۃ فان الناس مختلفون فی ذلک فقال بعضہم لا شیء علیہ وممن قال بذلک ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد رح وقال بعضہم علیہ دم وھذا ھو النظر عندنا لان لعل انما استقط الاثام فی ایمانہ الا ترکما ان اللہ تبارک وتعالی قال واحفظوا ایمانکم فلما کان حلق الراس حراما علی المحرم فی احرامہ الا من علۃ فان حلقہ فعلیہ الا لکفارۃ وان اضطر الی حلقہ فعلیہ دم کفارۃ ولا اثم علیہ فکان العذر ایسقط بہ الاثام فقط لا یسقط بہ الکفارۃ فکان ینبغی فی النظر ان یکون کذلک حکم الطواف بالبیت اذا کان من طاف قد اتی بما للزیارۃ الا من عذر فعلیہ دم الا ان یکون من طاف من عذر یکون کذلک ایضا فھذا حکم النظر فی ھذا الباب وھو قیاس قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رح فانہم یجعلون علی من طاف بالبیت طواف الزیارۃ وھو کل عن حدث شیئا ترجمہ اب ہم نے اس مین غور کیا تو معلوم ہوا کہ حج مین یہ امور ہوتے ہین طواف کعبہ عرفہ اور مزدلفہ مین کہڑا ہونا جو طواف کہ حالت احرام مین کرے وہ طواف زیارت کہلاتا ہے اور طواف احرام سے نکلنے کے بعد ہوتا ہے اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

طواف صدر (رخصت) کہتے ہیں اور یہ تمام افعال اسباب حج سے ہیں ان میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ پیادہ کئے جائیں اور جو کوئی انکو بحالت سواری بجالائے تو وہ قصوروار ہوگا اور اس پر قربانی آئیگی یہ اس صورت میں ہے کہ بیمار نہ ہو اور اگر بیمار ہے (یا کوئی عذر ہے) تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس پر کچھ تاوان نہیں اور اس بات کے قائل امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس کو قربانی دینی ہوگی اور ہمارے نزدیک یہی قیاس چاہتا ہے کیونکہ بیماریاں تک سرمست میں صرف گناہوں کو ساقط کر دیتی ہیں لیکن کفارات کو ساقط نہیں کرتیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جبتک ہدی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔ تم لوگ سر نہ منڈاؤ اور محرم کو بحالت احرام سر منڈانا حرام ہے مگر عذر کیوجہ سے اور اگر منڈائیگا تو اس پر گناہ اور کفارہ ہوگا اور اگر منڈانے پر مجبور ہوگا تو اس پر کفارہ آئیگا اور گنہگار نہ ہوگا پس عذر کیوجہ سے گناہ ساقط ہوتے ہیں نہ کفارات اب قیاس چاہتا ہے کہ یہی حکم طواف کعبہ کا ہو جب کوئی شخص بلا عذر طواف زیارت سواری پر کرے تو اسپر قربانی آئیگی لیکن جو شخص عذر کیوجہ سے سواری پر طواف کریگا تو اس پر بھی طواف قربانی لازم ہوگی اس باب میں قیاس یہی چاہتا ہے اور یہی امام زفر رح کا قول ہے مگر امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رح معذور کے لیے بحالت سواری طواف کرنے میں کچھ بھی واجب نہیں فرماتے فَلَمَّا ثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ كَذَلِكَ الْمَشْيُ لَمَّا كَانَ مَا قَدْ يَجِبُ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِحْرَامِ إِذَا كَانَ مِنْ أَسْبَابِهِ كَمَا يَجِبُ فِي الْإِحْرَامِ كَانَ كَذَلِكَ الَّذِي تَقَدَّمَ الْإِحْرَامَ مِنْ أَسْبَابِ الْإِحْرَامِ حُكْمُهُ حُكْمُ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ فَكَمَا كَانَ عَلَى تَارِكِ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ دَمٌ كَانَ عَلَى تَارِكِ هَذَا الْمَشْيِ الْوَاجِبِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ دَمٌ أَيْضًا وَذَلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ فِي حَالِ قُوَّتِهِ عَلَى الْمَشْيِ وَفِي حَالِ عَجْزِهِ عَنْهُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُنَا فَيَصِحُّ عَلَى مَا بَيَّنَّاهُ مِنْ حُكْمِ الطَّوَافِ بِالْحَمْلِ فِي حَالِ الْقُوَّةِ عَلَيْهِ وَفِي حَالِ الْعَجْزِ عَنْهُ ترجمہ اور جب قیاس سے ثابت ہوا جو ہمنے بیان کیا ہے تو اسی طرح پیادہ پا چلنا ہوگا جس کو ہم جانتے ہیں کہ احرام سے فارغ ہونے کے بعد واجب ہے کیونکہ چلنا اسباب حج میں سے ہے جیسے کہ احرام کی حالت میں چلنا ضروری ہے تو اسی طرح وہ چلنا کہ جو احرام سے پہلے ہو اور اسباب احرام میں سے ہے اس کا حکم بھی اس چلنے کا ہوگا جو بحالت احرام ہے اب جس طرح اس شخص پر قربانی لازم ہے کہ احرام میں ضروری چلنے کو چھوڑ دے تو اس شخص پر بھی قربانی ہوگی جو کہ احرام سے پہلے اس ضروری چلنے کو چھوڑ دے اور امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رح کے قول میں اس کو چلنے کی طاقت ہو یا نہ ہو ہر دو صورت میں قربانی واجب ہوگی فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ بِإِيجَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا وَكَانَ يَنْبَغِي إِذَا تَرَكَهُ أَنْ يَكُونَ فِي مَعْنَى مَا لَوْ فَاتَ إِمَّا أَوْ وَجَبَ عَلَى نَفْسِهِ فَيَكُونُ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذَلِكَ مَاشِيًا فَيَكُونُ كَمَنْ قَالَ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا فَصَلَّاهُمَا قَاعِدًا ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ جب اس نے اپنے اوپر پیادہ پا چلنا واجب کر لیا ہے تو اس کو پیدل حج کرنا ہوگا اور جب وہ سوار ہو تو یہ کہنا چاہیے گویا اس نے اپنی واجب نذر کو ادا نہیں کیا اب یہ اس پر لازم ہے کہ وہ اس کے بعد پیدل حج کرے اور یہ اس شخص کی طرح ہو گیا (مثلاً) جو یہ نذر مانے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے میں نماز کھڑے ہو کر پڑھونگا پھر اس نے بیٹھکر نماز پڑھی (جو بصورت بیٹھکر پڑھنے کے نذر ادا نہ ہوگی) قُلْنَا الْحُجَّةُ عِنْدَنَا عَلَى قَائِلِ هَذَا الْقَوْلِ أَنَّا بَيَّنَّا الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَةَ الَّتِي عَلَيْنَا أَنْ نُصَلِّيَهَا قِيَامًا مَا نَوَى صَلَّيْنَاهَا قُعُودًا لَا نَفْرُضُ وَيَجِبُ عَلَيْنَا إِعَادَتُهَا وَكُنَّا فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا ترجمہ اب اس کے جواب میں ہمارے پاس اس قائل کے برخلاف یہ دلیل ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ جو نمازیں فرضی ہیں اور ان کو ہم کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں اگر بیٹھ کر پڑھیں تو معذور نہ سمجھے نہ لینگے بلکہ ہم پر ضرور ہے کہ ان کو دوبارہ پڑھیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

گویا کہ کہنے والے نے یہ پڑھی نہیں وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْاِسْلَامِ الَّتِي يَجِبُ عَلَيْنَا الْمَشْيُ فِي الْاَطْوَافِ لَهَا فَطَافَ ذٰلِكَ الطَّوَافَ كَانَ اَدَّى حَجَّهُ اِلٰى اَهْلِهٖ لَمْ يُجْعَلْ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَطُفْ وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ بَلْ قَدْ جُعِلَ فِي حُكْمِ مَنْ طَافَ وَاَجْزَاَهُ طَوَافُهُ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ جُعِلَ عَلَيْهِ بِدَمٍ لِتَقْصِيْرِهٖ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ الْوَاجِبَةَ بِالنَّذْرِ وَالْحَجَّ الْوَاجِبَ بِالنَّذْرِ هُمَا سَوَاءٌ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَجِّ الْوَاجِبَيْنِ بِاِيْجَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ لیکن جو شخص ہم میں سے فرضی حج کو جس میں ہمیں طواف پیادہ کرنا لازمی ہے پھر وہ سوار ہو کر طواف کرے تو ایسا نہیں کہ اس نے طواف نہیں کیا اور اس کو دوبارہ طواف کا حکم دیا جائیگا بلکہ اس کا طواف جائز ہوگا صرف اسپر بوجہ قصور کے قربانی لازم ہوگی اسی طرح وہ نماز اور وہ حج جو بطور نذر کے واجب کرنے جائیں لیکن ان دونوں کا قیاس اس نماز اور اس حج پر ہے جو کہ خدا کی طرف سے واجب ہیں (یہ دونوں مقیس ہیں اور وہ دونوں مقیس علیہ) فَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعْجَزَ بِاِيْجَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى الْمُقَصِّرَ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ مَا يَعْجِزُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِاِيْجَابِهٖ اِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَصَّرَ فِيْهِ بِاَنْ يَكُوْنَ بِتَقْصِيْرِهٖ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ فَعَلَيْهِ اِعَادَتُهٗ وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يُجِبْ بِاِيْجَابِ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُقَصِّرًا فِيْهِ فَلَهٗ يَجِبْ عَلَيْهِ اِعَادَتُهٗ وَاِنَّمَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ اِذَا كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِاِيْجَابِهٖ اِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَصَّرَ فِيْهِ فَاَمَّا بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ فَيَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهٗ وَلٰكِنَّهٗ فِيْ حُكْمِ فَاعِلِهٖ وَعَلَيْهِ لِتَقْصِيْرِهٖ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ اِشْكَالِهٖ مِنَ الَّذِيْ مَضٰى وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ اب ان میں سے جو فعل ایسا ہے کہ خدا کے لئے واجب کرنے سے واجب ہوا ہے اور اس میں قاصر تارک کے حکم میں ہے تو اسی طرح وہ عمل جو اس جنس کا خود اس نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے اور اس میں قصور کیا ہے تو وہ تارک کے حکم میں ہوگا اور اس پر اس کا اعادہ لازمی ہوگا اور جو عمل ایسا ہے کہ خدا کے واجب کرنے سے تو واجب ہوا ہے مگر اس میں قصور کرنیوالے پر اس کا اعادہ لازمی نہیں اور اس قصور سے وہ تارک کے حکم میں نہیں ہو جاتا اسطرح وہ عمل بھی ہوگا کہ جو اس جنس کا خود اس نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے اور اس میں قصور کیا ہے تو اس پر تارک کے حکم میں ہونے کا جو اعادہ لازم ہوتا بلکہ وہ کفیل لا متصوم گا لیکن اس پر بوجہ قصور کے وہی قربانی لازم ہو جائیگی جیسے قصوروں میں آیا کرتی ہے یہی امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے ۱۲

بَابُ الرَّجُلِ يَنْذُرُ وَهُوَ مُشْرِكٌ نَذْرًا ثُمَّ يُسْلِمُ

اس شخص کے بارہ میں جو کہ مشرک ہو کر نذر مانے پھر اسلام لے آئے

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ فِ بِنَذْرِكَ ترجمہ

۱ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن سعید قطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ میں نے جہالت (کفر) کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھونگا حضور نے فرمایا اپنی نذر پوری کر

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَرَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَذْرًا وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ فَقَالَ فِ بِنَذْرِكَ ترجمہ

۲ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

حفص بن غیاث نے عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی سے میں خیال کرتا ہوں کہ وہ عمر رضی سے کہا کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی پھر خدا تعالیٰ نے اسلام کو (ہمارے پاس) لایا آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔

حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ اَیُّوْبَ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَاعْتَكِفْ یَوْمًا ۲

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو جریر بن حازم نے کہ ایوب نے اس سے حدیث بیان کی (کہا) کہ نافع نے اس سے بیان کی (کہا) کہ عبد اللہ بن عمر رضی نے اس سے بیان کی کہ عمر بن الخطاب رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بحالیکہ آپ جعرانہ میں تھے کہ یا رسول اللہ میں نے زمانہ جہالت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھوں تکاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اپنی نذر پوری کرو

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِهٖ شَیْئًا فِیْ حَالٍ یَلْزَمُهٗ مِنْ اِعْتِكَافٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ شَیْءٍ مِمَّا یُوْجِبُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لِلّٰهِ ثُمَّ اَسْلَمَ اَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَیْهِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شرک کی حالت میں اپنے اوپر کچھ واجب کرلے اعتکاف یا صدقہ یا کوئی ایسی چیز جسکو مسلمان واجب کر لیا کرتے ہیں پھر وہ اسلام لے آئے تو نذر کا ادا کرنا اس پر واجب ہوگا اور اس میں اس حدیث سے سند لاتے ہیں وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجِبُ عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ ترجمہ اور اس میں دوسرے علماء ان کے مخالف ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ شرک کی حالت میں نذر کا ماننا ضروری الادا نہیں ہوتا۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاَیْلِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰهَ فَلَا یَعْصِهٖ ۴

ترجمہ اور اسی بارہ میں ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے طلحہ بن عبد الملک ایلی سے وہ قاسم بن محمد سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ یہ نذر مانے کہ وہ خدا کی اطاعت کریگا تو اس کو چاہیئے کہ اس کی اطاعت کرے اور جو نذر مانے کہ اس کی نافرمانی کرونگا وہ نافرمانی نہ کرے

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۵

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۶

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے عبید اللہ بن عمر سے وہ طلحہ بن عبد الملک سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو مالک نے طلحہ سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبَانُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ

۹ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلمہ منقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے وہ محمد بن ابان سے وہ قاسم سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص نذر مانے کہ میں خدا کی نافرمانی کروں گا تو اس کو نافرمانی نہ کرنی چاہیے حَدَّثَنَا

۱۰ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حرب بن شداد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ

۱۱ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن کعب حلبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے ابن حرملہ سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نذر تو وہی ہوتی ہے جس میں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ملحوظ خاطر ہو۔

قَالُوا فَلَمَّا كَانَتِ النُّذُورُ إِنَّمَا تَجِبُ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَجِبُ إِذَا كَانَتْ مَعَاصِيَ اللَّهِ وَكَانَ الْكَافِرُ إِذَا قَالَ لِلَّهِ عَلَيَّ صِيَامٌ أَوْ قَالَ لِلَّهِ عَلَيَّ اعْتِكَافٌ فَهُوَ لَوْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بِهِ مُتَقَرِّبًا بِالَّذِي لِلَّهِ وَهُوَ فِي وَقْتِ مَا أَوْجَبَهُ إِنَّمَا قَصَدَ بِهِ إِلَى مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ الَّذِي يَعْبُدُهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَذَلِكَ مَعْصِيَةٌ فَدَخَلَ ذَلِكَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ فِي نَذْرِكَ لَيْسَ مِنْ طَرِيقِ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَلَكِنْ أَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمَحَ فِي حَالِ مَا نَذَرَ أَنْ يَفْعَلَهُ فَهُوَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْعَلَهُ الْآنَ عَلَى أَنَّهُ طَاعَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ أَمْرُهُ بِهِ خِلَافَ مَا إِذَا كَانَ أَوْجَبَهُ وَهُوَ عَلَى نَفْسِهِ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى ترجمہ علما کہتے ہیں کہ نذریں جب واجب ہوتی ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں تقرب حاصل کیا جائے اور جب خدا کی نافرمانی ہو تو واجب نہیں ہوتیں اور کافر جب یہ کہے کہ اللہ کے لئے مجھ پر اعتکاف ضروری ہے پھر اس نے اعتکاف کیا تو اس کا مقرب نہ ہوگا اس نے جب یہ نذر مانی تھی تو اسوقت اس کا ارادہ اس رب کا تھا کہ خدا کے سوا جس کی وہ عبادت کیا کرتا تھا اور یہ گناہ کی بات ہے اب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ماتحت ہوگیا کہ گناہ میں نذر نہیں ہوتی اور یہ بھی جائز ہے کہ حضرت عمرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ تم اپنی نذر کو پورا کرو اس طرح پر نہیں کہ یہ ان پر واجب تھا لیکن بات یہ تھی کہ انہوں نے جب اس کی نذر مانی تھی کہ ایسا کروں گا اس وقت وہ خدا کی نافرمانی تھی مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ تم اب اعتکاف کرلو کیونکہ اب یہ خدائے عزوجل کی اطاعت ہے پس یہ آپ کا حکم اس حالت کے خلاف ہے جو کہ نذر کی حالت میں تھا اور یہی امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

كِتَابُ الْحُدُودِ

حدود کی کتاب

بَابُ حَدِّ الزِّنَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ هُوَ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ ۱

ترجمہ اس کا باب کہ کنوارے کے لئے زنا میں کیا حد اور سزا ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الجعد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے قتادہ سے وہ حسن سے وہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے وہ عبادہ بن الصامت رضی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلو مجھ سے بلاشبہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے راستہ نکال دیا ہے کنوارا کنواری کیساتھ اور بیاہا ہوا بیاہی کیساتھ (زنا کرے) تو کنوارے کو دُرّے لگائے جائیں اور وطن سے نکالا جائے اور شادی شدہ کو دُرّے لگائے جائیں۔ اور پتھر برسائے جائیں (جس سے وہ مرجائے) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ ۲

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے فضل بن مرزوق سے وہ حسن سے وہ قبیصہ بن حریث سے وہ سلمہ بن محبق سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لیلو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے سبیل نکالی ہے کنوارا کنواری کیساتھ ایک سو دُرّے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی اور بیاہا ہوا بیاہی ہوئی کے ساتھ سو دُرّہ اور سنگساری حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ قَدِيدًا نِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا ۳

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور عیسیٰ بن ابراہیم غافقی نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ عبیداللہ بن عبداللہ سے وہ ابوہریرہ اور زید بن جہنی اور شبل سے ان سب نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا کہ میں حضور کو خدا کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ ہم میں کتاب اللہ عزوجل کے موافق فیصلہ کردیں اس کے مقابل نے جو کہ اس سے زیادہ فقیہ تھا یہ عرض کیا کہ اس نے سچ کہا ہے آپ ہم میں کتاب اللہ کیساتھ فیصلہ کریں اور مجھے بھی اجازت دیں کہ میں عرض کروں آپ نے فرمایا کہ کہو کیا کہتا ہے اس نے کہا کہ میرا فرزند اس کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

نوکر تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا پھر میں نے اس کی طرف سے سو بکری اور ایک غلام فدیہ دیا اس کے بعد میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے بیٹے کی سزا ایک سو دُرّے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی ہے اور اس شخص کی عورت کی سزا سنگساری ہے تب حضور نے فرمایا کہ مجھ کو اس خدا کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کروں گا بکریاں اور غلام تو تم کو واپس ملیگا۔ اور تیرے بیٹے کو سو دُرّہ اور ایک سال کے لئے جلاوطنی سزا ہوگی اور اے انیس (انس) تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار زنا کرے تو اس کو سنگسار کرو وہ اسکے پاس گئے تو اس نے اقرار کیا پھر اس کو سنگسار کر دیا حَدَّثَنَا

یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی یُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ قَالَا كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا نَحْوَهُ ۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس اور مالک نے ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے پھر اس کے مثل بیان کیا

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْبِكْرَ اِذَا زَنٰی فَعَلَیْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ جَمِیْعًا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ترجمہ امام طحاوی ابوجعفر فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ کنوارا جب زنا کرے تو اس کی سزا سو دُرّے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور ان کی دلیل اس میں یہ حدیث ہے وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا عَلَیْهِ اِذَا زَنٰی فَعَلَیْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَلَا نَفْیَ عَلَیْهِ مَعَ الْجَلْدِ اِلَّا اَنْ یَّرٰی الْاِمَامُ اَنْ یَّنْفِیَهُ لِلْمَعَرَّةِ الَّتِیْ كَانَتْ مِنْهُ فَیَنْفِیَهُ اِلٰی حَیْثُ اَحَبَّ كَمَا یَنْفِی الْقَاذِفَ وَغَیْرَ الزَّنَاةِ ترجمہ اور اس میں دوسرے علماء مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کنوارا ہو کر اگر زنا کرے تو اس کی حد سو دُرّے ہیں اور اس کے ساتھ جلاوطنی نہیں ہے مگر یہ کہ امام (سلطان) اس کو اسکے فسق کی وجہ سے جہاں چاہے نکال دے تو اختیار ہے جیسا کہ قاذفوں اور غیر زانیوں کو نکال سکتا ہے وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ فَقَالَ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِیْ بَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ۵ ترجمہ ان کی دلیل اس میں وہ حدیث ہے جو کہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہ امام مالک نے اس کو خبر دی ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کی بابت پوچھا گیا کہ جس نے زنا کیا ہے اور وہ محصنہ (یعنی شادی شدہ) نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اس کو دُرّے مارو پھر زنا کرے تو دُرّے لگاؤ پھر زنا کرے تو بیچ ڈالو گو کہ ایک رسی سے بیچو امام مالک فرماتے ہیں کہ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ بیچنا تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ شِبْلَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْاَوْسِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَبِيْعُوْهَا وَاَخْبَرَهٗ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۶ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ قبیل بن خالد نے اس کو خبر دی کہ عبید اللہ بن مالک اوسی نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی جب زنا کرے تو اس کی سزا اس کے مثل بیان فرمائی لیکن تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ بیچنے کو فرمایا اور خبر دی اس کو زید بن خالد نے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اس کے مثل قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰذَا اَخْطَاَ شِبْلٌ هٰذَا ابْنُ خَلِيْدٍ الْمُزَنِيُّ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں کہ یہ غلطی ہوا ہے شبل ابن خلید مزنی سے حَدَّثَنَا ذٰلِكَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ هُوَ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ شِبْلَ بْنَ خَلِيْدٍ الْمُزَنِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْاَوْسِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ ۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بقیہ نے اور وہ ابن ولید ہیں زبیدی سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ شبل بن خلید مزنی نے اس کو خبر دی کہ عبد اللہ بن مالک اوسی رضی نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی جب زنا کرے تو اس کو دُرّے لگاؤ پھر کرے تو دُرّے لگاؤ پھر کرے تو دُرّے لگاؤ پھر کرے تو بیچ ڈالو گو ضفیر کے ساتھ، اور ضفیر رسی کو کہتے ہیں حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَحُدَّهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَحُدَّهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَحُدَّهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ ۸ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسامہ بن زید لیثی نے مکحول سے وہ عراک بن مالک سے وہ ابوہریرہ رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ جب تمہاری لونڈی زنا کرے تو اس پر حد قائم کرو اور اس کو طعنہ نہ دو پھر آپنے تین دفعہ فرمایا پھر تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا کہ پھر اس کو بیچ ڈالو خواہ ایک رسی سے حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ۹ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہ اس کے باپ نے خبر دی اس کو سعید المقبری سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ ابوہریرہ رضی سے ان سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلے اللہ وسلم سے سنا کہ آپ اس کے مثل بیان فرماتے تھے حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنِيْ اُسَامَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ ۱۰ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسامہ نے سعید بن سعید مقبری سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَدْرِيْسَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتِ الْاَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن منصور نے کہا خبر دی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمکو ابو اویس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے وہ عبادہ بن تمیم سے وہ اپنے چچا سے اور وہ صحابی تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ لونڈی زنا کرے تو اس کو دُرّے لگاؤ پھر زنا کرے تو دُرّے لگاؤ پھر زنا کرے تو دُرّے لگاؤ پھر اس کو بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسّی سے بیچو حَدَّثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ مِثْلَہٗ ۱۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن منصور نے ابی اویس سے وہ صالح بن کیسان سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ زید بن خالد سے اس کے مثل حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ قَالَ ثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِمَارَۃَ بْنِ اَبِیْ فَرْوَۃَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ عُرْوَۃَ حَدَّثَہٗ اَنَّ عَمْرَۃَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْہُ اَنَّ عَائِشَۃَ حَدَّثَتْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ ۱۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے عمارہ بن ابی فروہ سے کہ بلاشبہ محمد بن مسلم نے اس سے حدیث بیان کی کہ عروہ نے اس سے حدیث بیان کی کہ عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے اس سے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہؓ نے اس سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا وَہْبُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی الثَّعْلَبِیِّ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَمَۃٍ لَہُمْ فَجَرَتْ فَاَرْسَلَنِیْ اِلَیْہَا فَقَالَ اذْہَبْ فَاَقِمْ عَلَیْہَا الْحَدَّ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا ہِیَ جَدِیْدَۃُ عَہْدٍ مِنْ دَمِہَا فَرَجَعْتُ فَقَالَ لِیْ فَوَعَتْ فَقُلْتُ وَجَدْتُہَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِہَا فَقَالَ اِذَا ہِیَ جَفَّتْ مِنْ دَمِہَا فَاَقِمْ عَلَیْہَا الْحَدَّ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۱۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے عبد الاعلیٰ ثعلبی سے وہ ابی حمید سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لونڈی کی خبر دی گئی کہ اس نے زنا کیا ہے تب مجھ کو حضور نے اس کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اس پر حد قائم کرو میں گیا اور اس کا حال معلوم کیا تو وہ حیض سے پاک نہ ہوئی تھی پھر میں لوٹ کر حضور کی خدمت میں آیا اور حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو اس کو حد لگانا حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلاموں پر حد قائم کیا کرو قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَمَۃِ اِذَا زَنَتْ اَنْ تُجْلَدَ وَلَمْ یَاْمُرْ مَعَ الْجَلْدِ بِنَفْیٍ وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَیْہِنَّ نِصْفُ مَا عَلَی الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ اَنَّ مَا یَجِبُ عَلَی الْاِمَاءِ اِذَا زَنَیْنَ ہُوَ نِصْفُ مَا یَجِبُ عَلَی الْحَرَائِرِ اِذَا زَنَیْنَ ثُمَّ ثَبَتَ اَنْ لَا نَفْیَ عَلَی الْاَمَۃِ اِذَا زَنَتْ کَانَ کَذٰلِکَ اَیْضًا اَنْ لَا نَفْیَ عَلَی الْحُرَّۃِ اِذَا زَنَتْ ۱۵ ترجمہ علماء کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کے بارہ میں یہ فرمایا کہ جب وہ زنا کرے تو اس کو دُرّے لگاؤ اور دُرّوں کے ساتھ جلاوطنی کا حکم نہیں فرمایا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا ہے۔ یعنی ان لونڈیوں پر بہ نسبت آزاد عورتوں کے نصف عذاب ہے تو ہم نے اس سے معلوم کر لیا کہ لونڈیوں پر زنا کی صورت میں آزاد عورتوں کی نسبت نصف سزا ہے پھر ثابت ہوا کہ لونڈی کو جلاوطنی نہیں ہے علیٰ ہذا اگر آزاد عورت زنا کرے تو اس کو بھی جلاوطنی نہیں ہونی چاہیے وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ کِتَابِنَا ہٰذَا اَنَّہٗ نَہٰی اَنْ تُسَافِرَ امْرَاَۃٌ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَذٰلِکَ دَلِیْلٌ اَیْضًا اَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَاَۃٌ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فِیْ حَدِّ الزِّنَاءِ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ وَفِیْ ذٰلِکَ اِبْطَالُ النَّفْیِ عَنِ النِّسَاءِ فِی الزِّنَاءِ فَاِذَا انْتَفَی اَنْ یَّکُوْنَ یَجِبُ عَنِ النِّسَاءِ اللَّاتِیْ غَیْرُ الْمُحْصَنَاتِ نَفْیٌ فِی الزِّنَاءِ انْتَفَی ذٰلِکَ عَنِ الرِّجَالِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ن ذرع ... اللہ علیہ وسلم إیاہ عن ... ماء فیہ ... کان ذرعا عن الحمار ثم رآہ فی ذرعہ إیاہ عن الحمار أبو داؤد إیاہ عن الأحرار وھذا قول أبی حنیفۃ وأبی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم أجمعین ترجمہ اور بیشک ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کتاب میں پہلے روائت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو تین دن کے سفر میں محرم کے بغیر سفر سے منع فرمایا ہے پس اس میں بھی یہ دلیل ہے کہ حد زنا میں عورت تین دن تک بدون محرم کے سفر نہ کرے اور اس میں عورتوں سے زنا کی حد میں جلاوطنی کی نفی ہے پھر جب ان عورتوں پر جو کہ محصنات نہیں ہیں زنا میں جلاوطنی واجب نہیں تو مردوں پر بھی واجب نہ ہوگی اور جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں سے جلاوطنی کی نفی کردی تو آزاد عورتوں سے بھی نفی ہوجائیگی اور آزاد عورتوں سے جب نفی ہوئی تو آزاد مردوں سے بھی نفی ہوجائے گی اور یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے **فإن قال** قائل فإنی نفی الأمۃ إذا زنت ستۃ أشہر مثل ما تنفی الحرۃ ثم قال لم ینف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما ذکرتموہ عنہ من جلد الأمۃ إذا زنت ولا بقولہ ثم بیعوھا فی الثالثۃ أو الرابعۃ فکان ھذا القائل یخالف کل من تقدمہ من أھل العلم وخرج من أقاویلہم فیقال لہ بل فیما روینا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ إذا زنت أمۃ أحدکم فلیجلدھا ثم قال فی الرابعۃ فلیبعھا دلیل علی أن الأولی علیھا لأنہ إنما علمھم فی ذلک ما یفعلون إذا زنین فمحال أن یکون یقصر فی ذلک عن جمیع ما یجب علیھن ومحال أن یأمر ببیع من لا یقدر ومبتاعہ علی قبض ما یبیعہ منہ ولا تصل إلی ذلک إلا بعد مضی ستۃ أشہر ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ لونڈی کی چھ ماہ تک جلاوطنی کی نفی کہاں جس طرح آزاد عورت کی (سال تک) جلاوطنی ہے اور یہ کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ تمنے ذکر کیا ہے لونڈی زانیہ سے جلاوطنی کی نفی نہیں کی ہے اور نہ اس قول سے کہ چوتھی دفعہ اس کو بیچڈالو جلاوطنی کی نفی کی ہے اس کا جواب یہ ہے یہ قائل تمام متقدمین اہل علم کے مخالف ہوا ہے اور ان سب کے اقوال کے برخلاف چلا ہے اس سے کہا جائیگا بلکہ جو حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمنے روائت کی ہے کہ جب تمہاری کوئی لونڈی زنا کرے تو اس کو دُرّے لگاؤ پھر فرمایا کہ چوتھی دفعہ اسکو بیچڈالو اس میں اس پر دلیل ہے کہ اس پر جلاوطنی نہیں کیونکہ آپنے ان کو اس بارہ میں تعلیم دی کہ اپنی لونڈیوں کے ساتھ جب وہ زنا کیا کریں یہ حال کیا کرو اب یہ محال ہے کہ اس میں حضور ان پر ضروری احکام سے کمی کریں اور یہ امر محال ہے کہ آپ ایسی شے کے بیچڈالنے کا حکم دیں کہ جس پر مشتری بائع سے لیکر قابض نہ ہوسکے اور اس تک چھ ماہ کے بعد ہی پونہچ سکے **وقیل** لہ أیضا قد زعمت أنت أن قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لأنیس رضی اللہ عنہ اغد علی امرأۃ ھذا فإن اعترفت فارجمھا دلیل علی أن لا جلد علیھا مع ذلک وإن کان إبطال الجلد لم یذکر فی ھذا الحدیث وجعلت ذلک عارضا لما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ الثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم فإذا کان ھذا عندک دلیلا علی ما ذکرت فما تنکر علی خصمک أن یکون قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا زنت أمۃ أحدکم فلیجلدھا عندہ دلیلا علی إبطال النفی علی الأمۃ فإذا کان ما ذکرنا فی السکوت عن نفی الأمۃ لیس یزعم النفی منھما فیما ذکرت أنت أیضا فی السکوت عن الجلد مع الرجم لا یوقم الجلد مع الثیب الزانی مع الرجم وما یلزمک حصمک فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا زنت أمۃ أحدکم فلیجلدھا شیء إلا لزمک مثلہ فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لأنیس رضی اللہ عنہ فإن اعترفت فارجمھا ترجمہ اور اس کو یہ بھی جائیگا کہ تم خود کہتے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ اس کی عورت کے پاس جا اگر یہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کردینا اس امر کی دلیل ہے کہ اس پر سنگساری کیساتھ دُرّے نہیں ہیں اگر دُرّوں کی نفی کا اس حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں ذکر نہیں (حالانکہ تمہارے پہلے اعتراض کے موافق چاہئے کہ دُرّے بھی لکھیں) لیکن ہمنے یہ حدیث اس حدیث کے معارض بنائی جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپنے فرمایا کہ شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ (زنا کرے) تو اس کے لئے سو دُرّے اور سنگساری ہے اور جبکہ تیرے نزدیک یہ اس امر کی دلیل ہے جس کا ہمنے بیان کیا ہے تو اب تم اپنے مقابل پر کیوں انکار کرتے ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو کہ جب تمہاری کوئی لونڈی زنا کرے اس کو دُرّے لگاؤ" لونڈی پر جلاوطنی کی نفی کی دلیل ٹھیراتا ہے اب اگر ہمارے بیان سے لونڈی کی جلاوطنی کے سکوت سے اس کی نفی نہیں ہوتی تو تمنے بھی ایسا ہی کہا ہے کہ سنگساری کیساتھ دُرّے لگانے کے سکوت سے شادی شدہ زانی کے سنگساری کیساتھ دُرّے لگانے کی نفی نہیں ہوتی اور جو الزام تم اپنے مقابل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں دیتے ہو کہ جب تمہاری لونڈی زنا کرے تو اس کو دُرّے لگاؤ (یعنی اس میں جلاوطنی کا ذکر نہیں) تو یہی اعتراض تم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں پڑتا ہے کہ آپنے انیسؓ سے فرمایا تھا کہ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو سنگسار کردو (یعنی جلاوطنی کی نفی کا ذکر نہیں پس جو جواب تم اس کا دوگے وہی خصم کی طرف سے ہوگا) وَيُقَالُ لَهُ

قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْيِ فِي غَيْرِ الزِّنَاءِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَا اسْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَرَادَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً فَلَمْ يَكُنْ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا مِنْ نَفْيِهِ الْقَاتِلَ سَنَةً دَلِيلًا عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَكَ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ حَدٌّ وَاجِبٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى أَنَّهُ بِلَا عَادَةٍ لَا بِأَنَّهُ حَدٌّ فَمَا تَنْكِرُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَمَرَ بِهِ مِنْ نَفْيِ الزَّانِي فِي أَنَّهُ بِلَا عَادَةٍ لَا لِأَنَّهُ حَدٌّ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ ۱۲

ترجمہ اور اس سے کہا جائیگا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زنا کے علاوہ بھی جلاوطنی کا ثبوت ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبدالعزیز رملی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو عمداً مارڈالا تب اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دُرّے لگائے اور ایک سال کے لئے وطن سے نکال دیا اور میرا گمان ہے کہ آپنے مسلمانوں میں اس کا حصہ نہ رہنے دیا اور اس کو حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے اب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا ہمارے اور تمہارے درمیان بالاتفاق اس پر دلیل نہیں کہ یہ جلاوطنی حد واجب تھی جسکا ترک جائز نہ تھا بلکہ یہ سزا اس بنا پر تھی کہ اس نے فسق اور برا کام کیا تھا نہ اس لئے کہ یہ حد تھی اب تم اس کا انکار کیوں کرتے ہو کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے زانی کو جلاوطنی کا حکم دیا" یہ بھی اس کے فسق کیوجہ سے ہے نہ اس لئے کہ حد واجب ہے جس طرح کہ دُرّے اور سنگساری واجب ہے۔

بَابُ حَدِّ الزَّانِي الْمُحْصَنِ مَا هُوَ

زانی شادی شدہ کی حد کے باب میں

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلی اللہ علیہ وسلم فجلدہ ثم اخبر انہ قد کان احصن فامر بہ فرجم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سنا وہ ابوالزبیر سے بیان کرتے تھے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے زنا کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو دُرّے لگائے جائیں پھر آپ کو خبر دی گئی کہ وہ شادی شدہ تھا پھر حکم دیا کہ اس کو سنگسار کردو

تحقیق مسئلہ

قال ابو جعفر وذھب الی ھذا قوم فقالوا ھکذا حد المحصن اذا زنی الجلد ثم الرجم جمیعا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض علماء ادھر گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ شادی شدہ کی جبکہ وہ زنا کرے دُرّے اور سنگساری ہر دو حد ہیں وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا بل حدہ الرجم دون الجلد ترجمہ اور اس میں دوسرے علماء مخالف ہیں۔ وہ کہتے ہیں بلکہ اس کی حد سنگساری ہے نہ دُرّے لگانا وقالوا قد یجوز ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما رجمہ لانہ اخبر انہ محصن لان الجلد الذی کان جلدہ ایاہ لیس من حدہ فی شیء لان حدہ کان الرجم دون الجلد ویجوز ان یکون رجمہ لان ذلک الرجم ھو حدہ مع الجلد ترجمہ اور کہتے ہیں کہ جائز ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس لئے رجم کیا کہ آپکو خبر دی گئی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے کیونکہ جو دُرّے اس کو سزا دی تھی وہ حد نہ تھی اس لئے کہ اس کی حد رجم تھی نہ دُرّے اور یہ بھی جائز ہے کہ اس کو رجم اس لئے کیا کہ یہ رجم مع دُرّے کے اس کی حد ہے فاحتج اھل المقالۃ الاولی ایضا لقولھم بما حدثنا ابن نس قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن حطان بن عبد اللہ الرقاشی عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خذوا عنی فقد جعل اللہ لھن سبیلا البکر بالبکر یجلد ویغرب والثیب بالثیب یجلد ویرجم ترجمہ اور پہلے قول کے قائلین نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے وہ حسن سے وہ حطان بن عبداللہ رقاشی سے وہ عبادہ بن الصامت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھ سے کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے فیصلہ کر دیا ہے کنوارا کنواری کے ساتھ دُرّے لگائے جائیں اور جلاوطن کیا جائے اور شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ دُرّے لگائے جائیں اور سنگسار کیا جائے حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ھشیم قال اخبرنا منصور بن زاذان عن الحسن قال ثنا حطان بن عبد اللہ الرقاشی عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا عنی فقد جعل اللہ لھن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ ونفی عام والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو منصور بن زاذان نے حسن سے کہا حدیث بیان کی ہم سے حطان بن عبداللہ رقاشی سے وہ عبادہ بن الصامت سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لیلو کیونکہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سبیل نکالدی ہے۔ بکر بکر کے ساتھ ایک سو دُرّے اور ایک سال کی جلاوطنی اور ثیب ثیب کے ساتھ ایک سو دُرّے اور رجم قالوا فھذا نقول نری ان یجلد المحصن ثم یرجم بعد ذلک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسی کے قائل ہیں کہ شادی شدہ کو دُرّے لگائے جائیں اور اس کے بعد رجم کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وسلم نے فرمایا ہے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَيْسٍ الْأَسْلَمِيِّ بِرَجْمِ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَمَرَهُ أَنْ يَغْدُوَ عَلَيْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ وَلَمْ يَأْمُرْهُ أَنْ يَجْلِدَهَا وَقَدْ ذَكَرْتُ بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ الَّذِيْ قَامَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنِّيْ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَعَهُ الْجَلْدَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور دوسرے علماء کی اس میں ان کے برخلاف یہ دلیل ہے جو کہ ہمنے روایت کی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس اسلمی کو حکم دیا ہے کہ عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اس کو رجم کرو مگر اس میں دُرّے لگانیکا حکم نہیں دیا۔ اور میں نے یہ حدیث شروع باب میں مع اسناد کے بیان کردی ہے اور اس حدیث میں بھی یہ ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیدست میں کھڑا ہوا تھا اس نے یہ بھی کہا تھا کہ میں نے اہل علم سے پوچھا ہے وہ کہتے ہیں کہ تیری عورت کے لئے رجم ہے اس میں دُرّون کا ذکر نہیں ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار نہیں کیا (بلکہ وہی خود بھی حکم دیا) فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَلْدِ فِي الزِّنَاءِ الَّذِيْ كَانَ مِنْهَا هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ ترجمہ اب یہ اس پر دلیل ہے کہ جس عورت پر زنا کے باعث دُرّہ کی سزا ہے وہ صرف رجم ہے نہ دُرّے وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا فَعَلَ بِمَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ اور اس امر کو اس حدیث نے بھی مضبوط کردیا ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو ماعز رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپنے کیا ہے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزًا وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسود نے عامر سے کہا کہ خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے سماک سے وہ جابر بن سمرہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز رض کو سنگسار کیا اور (راوی نے) دُرّے لگانیکا ذکر نہیں کیا فَفِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ حَدَّ الْمُحْصِنِ هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ ترجمہ اب ہمارے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محصن کی حد رجم ہے نہ دُرّے لگانا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَلِمَ لَا كَانَ مَا فِيْهِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ أَوْلَى مِمَّا فِيْهِ الرَّجْمُ خَاصَّةً ترجمہ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ایسا کیوں نہیں کہہ سکتے کہ جس میں رجم اور دُرّے ہر دو حد ہیں وہ بہ نسبت خاص رجم کے بہتر ہے قِيْلَ لَهُ لِدَلَالَةٍ قَدْ دَلَّتْ عَلَى نَسْخِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ وَهِيَ أَنَّا رَأَيْنَا أَصْلَ مَا كَانَ عَلَى الزَّانِيْ قَبْلَ أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا وَبَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ مَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ ترجمہ تو اس کو کہا جائیگا کہ ہم اس لئے دُرّون کے قائل نہیں کہ رجم کے ساتھ دُرّے لگانا منسوخ ثابت ہوچکا ہے وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ زانی کی حد قبل اس کے کہ ہم اس میں محصن یا غیر محصن کا فرق کریں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ فرمائی ہے۔ وَاللَّاتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ترجمہ وہ تمہاری عورتیں جو زنا کی مرتکب ہوں اس پر چار گواہ پیدا کرو۔ اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھر میں بند رکھو حتیٰ کہ انکو موت آجائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی سبیل نکالے فَكَانَ هٰذَا هُوَ حَدَّ الزَّانِيَةِ أَنْ تُمْسَكَ فِي الْبُيُوْتِ حَتَّى تَمُوْتَ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ترجمہ اب یہ زانیہ کی حد ہے کہ اس کو گھر میں بند رکھا جائے حتیٰ کہ مرجائے یا ان کے لئے اللہ تعالیٰ سبیل نکالے ثُمَّ سَمِعْنَا بِقَوْلِهِ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا فَذَكَرْنَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ السَّبِيْلَ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَيْ يَجْعَلُ اللّٰهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَهُنَّ سَبِيلًا فَجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ السَّبِيلَ عَلٰى مَا قَدْ بَيَّنَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ فِي ذٰلِكَ الْجَلْدَ وَالرَّجْمَ عَلَى الثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ وَالنَّفْيَ عَلٰى غَيْرِ الثَّيِّبِ ترجمہ پھر یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے منسوخ ہو گیا کہ لو مجھ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سبیل نکال دی ہے اور اس کا ذکر عبادہ بن الصامت رضؓ کی حدیث میں ہے اور یہ وہی سبیل ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ یا اللہ تعالیٰ ان کی سبیل نکالے اب یہ وہی سبیل ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نکال دی ہے اس میں دُرّے اور رجم ثیب پر اور دُرّے اور جلاوطنی غیر ثیب پر مقرر کی فَعَلِمْنَا اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ قَدْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِذْ لَمْ يَتَقَدَّمْ نُزُوْلَ الْاٰيَةِ وُجُوْبُ الرَّجْمِ عَلَى الزَّانِيْ لِاَنَّ حَدَّهٗ عَلٰى مَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مِنَ الْحَبْسِ فِي الْبُيُوْتِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ قَوْلِهٖ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا وَبَيْنَ حَدِيْثِ عُبَادَةَ حُكْمٌ اٰخَرُ فَعَلِمْنَا اَنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاَنَّ حَدِيْثَ مَاعِزٍ الَّذِيْ سَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ عَنْ اِحْصَانِهٖ لِيُفَرِّقَ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصِنِ وَغَيْرِ الْمُحْصِنِ وَحَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بَيْنَ حُكْمِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ فَجَعَلَ عَلَى الْبِكْرِ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى الثَّيِّبِ الرَّجْمَ مُتَاَخِّرٌ عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِاَنَّ مَا تَاَخَّرَ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ فَلِهٰذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَحَدِيْثِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ مَعَ مَا قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيْحِ ترجمہ پس ہم نے جان لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس آیت کے نزول کے بعد ہے اور یہ کہ آیت کا نزول زانی کے رجم کے وجوب پر مقدم نہیں ہوا کیونکہ اس کی حد تو وہی ہے جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ ان کو گھروں میں بند رکھو اور خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے سبیل نکالے اور عبادہ رضؓ کی حدیث کے درمیان کوئی اور حکم نہیں ہوا معلوم ہوا کہ عبادہ رضؓ کی حدیث نزول آیت کے بعد ہے اور یہ کہ ماعز رضؓ کی وہ حدیث جس میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی محصن ہونے کی بابت پوچھا تاکہ محصن اور غیر محصن کی حد میں فرق ہو جائے اور یہ کہ ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی کی وہ حدیث جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکر اور ثیب کے حکم میں فرق کیا ہے بکر کے لئے سو دُرّے اور ایک سال کے لئے جلاوطنی اور ثیب پر رجم فرمایا ہے وہ عبادہ کی حدیث سے متاخر ہے اب یہ اس کی ناسخ ہو گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پچھلا حکم پہلے حکم کا ناسخ ہوا کرتا ہے اس لئے جو ہمنے ابوہریرہ اور زید بن خالد اور ماعز رضی اللہ عنہم کی حدیث بیان کی ہے وہ عبادہ رضؓ کی حدیث سے بہتر ہے علاوہ اس کے قیاس صحیح سے بھی یہ حدیث قوی ہے وَذٰلِكَ اَنَّا وَجَدْنَا الْعُقُوْبَاتِ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا فِيْ اِنْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ كُلِّهَا اِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ وَاحِدٌ ترجمہ اور یہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ تمام سزائیں جو ہتک حرمت میں متفق علیہا ہیں وہ تو ایک ہی چیز ہیں مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا اَنَّ السَّارِقَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لَا غَيْرُ وَالْقَاذِفَ عَلَيْهِ الْجَلْدُ لَا غَيْرُ ترجمہ منجملہ ان کے یہ ہے کہ چور کی سزا صرف ہاتھ کا کاٹنا ہے اور دشنام دینے والے کی سزا دُرّے ہیں نہ اور کچھ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الزَّانِي الْمُحْصِنُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ الرَّجْمُ الَّذِيْ قَدِ اتَّفَقَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ وَيَنْتَفِيْ عَنْهُ الْجَلْدُ الَّذِيْ لَمْ يَتَّفِقْ اَنَّهٗ عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اب قیاس چاہتا ہے کہ اس میں بھی ایسا ہی ہو زانی محصن کے لئے ایک ہی سزا ہو اور کچھ نہ ہو اب اس پر وہ رجم ہو گا جو متفق علیہ ہے اور دُرّے لگانا جس میں علماء کا اتفاق نہیں موقوف کر دیا جائیگا اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف

toobaa-elibrary.blogspot.com

وامام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَکَیْفَ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ مَنْسُوْخًا وَقَدْ عَمِلَ بِہٖ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ اب یہ اگر کوئی کہے کہ یہ حکم کیسے منسوخ ہو سکتا ہے حالانکہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی رضی اللہ عنہ نے عمل کیا ہے فَذَکَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَۃٌ مِنْ ھَمْدَانَ یُقَالُ لَھَا شَرَاحَۃُ اِلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَرَدَّدَھَا حَتّٰی شَھِدَتْ عَلٰی نَفْسِھَا اَرْبَعَ شَھَادَاتٍ فَاَمَرَ بِھَا فَجُلِدَتْ ثُمَّ اَمَرَ بِھَا فَرُجِمَتْ

۴ ترجمہ اور بیان کرے وہ حدیث جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے سماک سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ ایک عورت جس کو شراحہ کہتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ہمدان سے آئی اور کہنے لگی کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے اس کو دوبارہ پوچھا حتیٰ کہ اس نے چار دفعہ گواہی دی کہ میں نے زنا کیا ہے تب آپ نے حکم دیا کہ اس کو دُرّے لگائے جائیں پھر حکم دیا کہ سنگسار کی جائے

۶ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی

۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الرَّضْرَاضِ بْنِ اَسْعَدَ قَالَ شَھِدْتُّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جَلَدَ شَرَاحَۃَ ثُمَّ رَجَمَھَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن عمرو دمشقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بکار بن بلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن بشر نے قتادہ سے وہ رضراض بن اسعد سے کہا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا کہ آپ نے شراحہ کو دُرّے لگوائے پھر اس کو رجم کرایا

۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ عَنْ حَبَّۃَ الْعُرَنِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَتْہُ شَرَاحَۃُ فَاَقَرَّتْ عِنْدَہٗ اَنَّھَا زَنَتْ فَقَالَ لَھَا عَلِیٌّ فَلَعَلَّکِ خَضَبْتِ نَفْسَکِ قَالَتْ اَتَیْتُکَ طَائِعَۃً غَیْرَ مُکْرَھَۃٍ قَالَ فَلَعَلَّ رَجُلًا اَتَاکِ فَاَلْقٰی عَلَیْکِ نَوْمًا حَتّٰی زَنَیْتِ قَالَتْ لَا قَالَ فَاَخَّرَھَا حَتّٰی وَلَدَتْ وَقَطَمَتْ وَلَدَھَا ثُمَّ جَلَدَھَا الْحَدَّ بِاِتْرَارِھَا ثُمَّ دَفَنَھَا فِی الرَّحْبَۃِ اِلٰی مَنْکِبَیْھَا ثُمَّ رَمَاھَا بِاَوَّلِ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ اِرْمُوْا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُّھَا بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَجَمْتُھَا بِسُنَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اعین نے مسلم اعور سے وہ حبہ عوفی سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس نے کہا کہ حضرت علی کے پاس شراحہ آئی اور آپ کے سامنے اس نے اقرار کیا کہ میں نے زنا کیا ہے تب اس کو انہوں نے فرمایا کہ شاید تو اپنے نفس پر خفا ہو کر آئی ہے اس نے کہا کہ میں خوشی سے آئی ہوں کسی نے مجھ پر جبر نہیں کیا پھر آپ نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ بچہ جنی اور اس کا دودھ بھی چھڑا لیا پھر اس کو اس کے اقرار کی وجہ سے دُرّے لگائے اس کو ایک میدان میں گڑھا کھود کر کندھوں تک دبا دیا پھر سب سے پہلے آپ نے اس کو پتھر مارے اور لوگوں سے کہا اب تم مارو اس کے بعد فرمایا کہ میں نے اس کو کتاب اللہ کی تعمیل میں تو دُرّے لگائے اور اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق سنگسار کیا ہے

۸ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَلَمَۃَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ جَلَدَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شَرَاحَۃَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَرَجَمَھَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَقَالَ جَلَدْتُّھَا بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَرَجَمْتُھَا بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے سلمہ سے وہ شعبی سے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن دُرّے لگائے اور جمعہ کے دن سنگسار کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو کتاب اللہ سے دُرّے لگائے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے پتھر مارے ہیں قیل لہ اِنَّ ھٰذَا اِنْ کَانَ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمْ یَذْکُرْہُ فَاِنَّ غَیْرَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِیَ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ خِلَافُ ذٰلِکَ فَمَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ترجمہ تو اس کے جواب میں اس کو یہ کہا جائیگا کہ اگرچہ روایت حضرت علیؓ کی ایسی ہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اصحابؓ سے حضرت علیؓ کی روایت کے برخلاف ثابت ہوا ہے فَمِنْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِیْ سَاعِدَۃَ اَخْبَرَہٗ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عُمَرَ مُقْدَمَہٗ الشَّامَ بِالْجَابِیَۃِ اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ امْرَاَتِیْ زَنَتْ بِظِلَامِیْ فِیْ ھٰذِہٖ تَطَرَّفُ بِذٰلِکَ فَاَرْسَلَنِیْ فِیْ رَھْطٍ اِلَیْھَا اَسْاَلُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَجِئْتُھَا فَاِذَا ھِیَ جَارِیَۃٌ حَدِیْثَۃُ السِّنِّ فَقُلْتُ اَلَھُمْ اُخْرُجْ فَاَتَاہُ الْیَوْمَ مَا شِئْتَ فَسَاَلْتُھَا وَاَخْبَرْتُھَا بِالَّذِیْ قَالَ زَوْجُھَا فَقَالَتْ صَدَقَ قَبَّلَنَا ذٰلِکَ عُمَرُ فَاَمَرَ بِرَجْمِھَا ترجمہ ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ بلاشبہ ابو واقد لیثی پھر ساعدی نے اس کو خبر دی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں کہا کہ ہم حضرت عمرؓ کی خدمت میں مقام جابیہ میں تھے جبکہ آپ شام میں تشریف لائے تھے اتنے میں ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین میری عورت نے میرے خلاف سے زنا کیا ہے اور وہ یہ ہے جو کہ اقرار کرتی ہے تب آپ نے مجھ کو اور چند لوگوں کیساتھ اس عورت کے پاس بھیجا کہ ہم اس سے اس کی بابت پوچھیں میں اس کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ ایک جوان لڑکی ہے میں نے کہا خداوند اس کے لئے کون آج جیسے چاہے کھولدے میں نے اس سے دریافت کیا اور جو اس کے خاوند نے کہا تھا بیان کیا اس نے کہا کہ وہ سچ کہتا ہے پھر ہمنے یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچا دی تب آپنے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَلْاَھْلِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ وَاقِدًا حَدَّثَہٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَاہُ رَجُلٌ وَھُوَ بِالشَّامِ فَذَکَرَ لَہٗ اَنَّہٗ وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ اِلٰی امْرَاَتِہٖ یَسْاَلُھَا عَنْ ذٰلِکَ فَاَتَاھَا وَعِنْدَھَا نِسْوَۃٌ حَوْلَھَا فَذَکَرَ لَھَا الَّذِیْ قَالَ زَوْجُھَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَخْبَرَھَا اَنَّھَا اِنْ تَعْتَرِفْ لَہٗ فَجَعَلَ یُلَقِّنُھَا اَشْبَاہَ ذٰلِکَ لِیَنْتَزِعَ فَاَبَتْ اَنْ تَنْتَزِعَ وَاَقَرَّتْ عَلَی الْاَخِیْرَۃِ فَاَمَرَ بِھَا عُمَرُ فَرُجِمَتْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا مالک نے اس سے حدیث بیان کی یحییٰ بن سعید سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ ابو واقد لیثی سے کہ عمر بن الخطابؓ کے پاس جبکہ آپ شام میں گئے ہوئے تھے ایک شخص آیا اس نے بیان کیا کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ ایک شخص کو دیکھا ہے تب حضرت عمرؓ نے ابو واقد لیثی کو اس کی عورت کے پاس بھیجا تاکہ اس سے دریافت کرے وہ اس کے پاس آئے بجالیکہ اس عورت کے پاس کئی ایک عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں جو اس کے خاوند نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہا تھا بیان کیا اور اس سے کہدیا کہ تم سے صرف اس کے کہنے پر مواخذہ نہ ہوگا اور اس قسم کی باتیں اس کو سکھلانے لگے کہ وہ اقرار نہ کرے لیکن اس عورت نے انکار کرنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے انکار کیا بلکہ اپنے اقرار پر ثابت قدم رہی تب حضرت عمر رض نے حکم دیا کہ اس کو سنگسار کردو اور وہ کی گئی
فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِدْهَا قَبْلَ رَجْمِهٖ إِيَّاهَا فَهٰذَا خِلَافٌ
لِمَا فَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشُرَاحَةَ مِنْ جَلْدِهٖ إِيَّاهَا قَبْلَ رَجْمِهَا فَهٰذَا أَيْ إِلَى الْفِعْلَيْنِ عِنْدَنَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ
ترجمہ اب دیکھو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رض کے سامنے اس کو سنگسار
کے پہلے دُرّے نہین لگاتے (بلکہ صرف سنگساری کرتے ہین) اب یہ حضرت عمر رض کا عمل حضرت علی رض کے عمل کے برخلاف
ہے جو انہون نے شراحہ کو پہلے دُرّے لگائے پھر سنگسار کیا تھا اور ہمارے نزدیک حضرت عمر رض کا یہ عمل بہتر ہے
جیسا کہ ہمنے اس باب مین بیان کیا ہے

بَابُ الْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ الْحَدُّ مَا هُوَ

وہ کونسا اقرار زنا ہے کہ جس سے حد واجب ہو جاتی ہے

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً أُقِيْمَ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَاءِ ترجمہ امام ابو جعفر
طحاوی فرماتے ہین کہ بعض اہل علم یہ کہتے ہین جب کوئی شخص ایک مرتبہ زنا کا اقرار کرے تو اس پر حد قائم کیجائیگی وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا
قَدْ رُوِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِهٖ لِأُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ
هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَاءِ مَرَّةً وَاحِدَةً يُوْجِبُ الْحَدَّ ترجمہ اس مین
اُن کی دلیل وہ حدیث ہے جو ہمنے اس کتاب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روائت کی ہے کہ آپ نے انیس
رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرلے تو اس کو سنگسار کردے وہ کہتے ہین کہ اس حدیث
سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک دفعہ کا اقرار کرلینا حد کو واجب کردیتا ہے وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ
حَدُّ الزِّنَاءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ بِالزِّنَاءِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمْ مِنْ حَدِيْثِ أُنَيْسٍ دَلِيْلٌ عَلٰى
مَا قَدْ وَصَفْتُمْ ترجمہ دوسرے علماء ان سے اس مین مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ جبتک زانی چار دفعہ اقرار زنا نہ
کرلے حد واجب نہین ہوتی اور جو تمنے انیس رض کی حدیث بیان کی ہے وہ تمہارے مدعا پر دلیل نہین ہے۔
وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُنَيْسٌ قَدْ كَانَ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِيْ يُوْجِبُ حَدَّ الزِّنَاءِ عَلَى الْمُعْتَرِفِ مَا هُوَ بِمَا أَعْلَمَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاعِزٍ وَغَيْرِهٖ فَخَاطَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ بَعْدَ عِلْمِهٖ أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ
الْاِعْتِرَافَ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ مَا هُوَ وَقَدْ جَاءَ غَيْرُ هٰذَا الْأَثَرِ مِنَ الْآثَارِ مَا قَدْ بَيَّنَ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ
الْحَدَّ عَلَى الْمُعْتَرِفِ مَا هُوَ ترجمہ اور یہ اس طرح ہے کہ یہ ممکن ہے کہ انیس رض نے اس اقرار زنا کو جو حد کو واجب
کردے کہ وہ کیا ہے معلوم کرلیا ہو اتھا جیسا کہ ماعز وغیرہ کے بارہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور سب کو
جتلایا ہوا تھا (کہ یون اقرار لیا کرتے ہین) تب آپنے انیس رض کو اس طرح مخاطب کیا اور آپ جانتے تھے کہ وہ اس اقرار
کو جانتا ہے جو کہ حد کو واجب کردیا کرتا ہے اور اس حدیث کے سوا دوسری حدیثون مین اس اقرار کا ذکر آگیا ہے
جو حد کو واجب کرتا ہے فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّدَ مَاعِزًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ۱ ترجمہ اب ان حدیثوں میں ایک حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے جابر سے وہ شعبی سے وہ عبدالرحمن بن ابزی سے وہ ابوبکرہ سے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کو چار دفعہ لوٹایا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا مِرَارًا فَرَدَّهُ أَرْبَعًا ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيلَةِ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيًّا حَزِينًا فَبِتْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَمْ تَرَ إِلَى صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهُ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے عبدالملک بن مغیرہ طائفی سے وہ عبداللہ بن مقدام سے وہ شداد سے وہ ابوذر سے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اتنے میں ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا تب آپنے اس کو چار دفعہ لوٹایا پھر آپ اتر پڑے اور ہم کو حکم دیا کہ گڑھا کھودو جو زیادہ لمبا نہ ہو پھر حکم دیا اور اس کو سنگسار کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غمزدہ رنجیدہ ہو کر وہاں سے کوچ کیا حتیٰ کہ ایک مقام پر جا کر اتر پڑے وہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تمنے اپنے ساتھی کو نہیں دیکھا کہ وہ بخشا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّرْجُمَانُ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ وَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم ترجمان اور ابو خالد احمر نے حجاج سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ حِينَ رَجَمَهُ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ أَتَيْتَ جَارِيَةَ آلِ فُلَانٍ فَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد صیرفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے سماک حرب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماعز سے فرمایا کیا وہ بات جو مجھ کو تمہاری طرف سے پونچی ہے سچ ہے۔ اس نے کہا وہ کیا بات ہے جو میری طرف سے آپکو پونچی ہے آپنے فرمایا کہ مجھے یہ بات پونچی ہے کہ تمنے فلان کی لونڈی سے زنا کیا ہے اس نے چار دفعہ اس کا اقرار کیا تب آپنے حکم دیا کہ اس کو سنگسار کیا جائے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل ذکر کیا۔

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ زَنَى فَشَهِدَ عَلَى

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہ اربع مرات فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھل بک جنون قال لا قال فھل احصنت قال نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھبوا بہ فارجموہ فلما اذلقتہ الحجارۃ جمز حتی ادرک بالحرۃ فقتل بھا رجما

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے جابر بن عبداللہ انصاری کہ ایک شخص (قبیلہ) اسلم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا حضور مسجد مین تشریف رکھتے تھے اس نے آپکو پکارا اور آپ سے بیان کیا کہ مین نے زنا کیا ہے تب اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا وہ بھی اس طرف پھر گیا جدہر آپنے چہرہ مبارک کیا تھا اور بتلایا کہ مین نے زنا کیا ہے اور چار دفعہ اس کی گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ تمکو جنون ہے کہنے لگا کہ نہین فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے کہا جی ہان تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیدگاہ مین سنگسار کیا جاے جب اس پر پتھرون کی بوچھاڑ پڑی تو بھاگا اور لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے حتی کہ حرہ کے میدان مین پایا گیا اور پتھرون سے قتل کر دیا گیا حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر و عثمان بن عمر قالا ثنا شعبۃ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اشعر قصیر ذو عضلات فاتی لہ بامۃ فاعرض عنہ فاتاہ من قبل وجھہ الاخر فاعرض عنہ قال لا ادری مرتین ای ثلاثا فامر بہ فرجم قال فذکرت ذلک لسعید بن جبیر فقال ردد اربع مرات

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر اور عثمان بن عمر نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے سماک بن حرب سے وہ جابر بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین ایک شخص آیا جس کے لمبے بال تھے پستہ قد اور موٹا تازہ تہا اس نے زنا کا اقرار کیا آپنے منہ پھیر لیا پھر وہ سامنے موکر کھڑا ہوا پھر آپنے منہ پھیر لیا راوی کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہین دو دفعہ یا تین دفعہ ایسا ہوا پھر آپنے حکم دیا کہ اس کو سنگسار کیا جائے راوی کہتا ہے کہ مین نے اس کا ذکر سعید بن جبیر رض سے کیا اس نے کہا کہ چار دفعہ اس سے منہ پھیرا تھا حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال ردد اربع مرات

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی مگر یہ کہ اس نے کہا کہ دو دفعہ آپنے لوٹایا فقال قائل ففی ھذا انہ حد بعد اقرارہ اقل من اربع مرات

ترجمہ ایک معترض نے کہا ہے کہ اس حدیث مین ذکر ہے کہ آپنے چار مرتبہ سے کم مین اس کو حد لگائی قیل اہ فی ھذا الحدیث علۃ وذلک ان ربیعا المؤذن حدثنا قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا اسرائیل عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماعز بن مالک فاعترف مرتین فقال اذھبوا بہ ثم ردوہ فاعترف مرتین حتی اعترف اربعا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لما ذھبوا بہ فارجموہ

ترجمہ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس حدیث مین کچھ علت ہے اور یہ اس طرح کہ ربیع مؤذن نے ہمسے بیان کیا کہا حدیث بیان کی ہمسے اسد بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسرائیل نے سماک بن حرب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے نہون نے فرمایا کہ ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اس نے دو دفعہ اقرار کیا پھر آپ نے فرمایا کہ اس کو لیجاؤ پھر لوگ اس کو لوٹا لائے حتی کہ اس نے چار دفعہ اقرار

toobaa-elibrary.blogspot.com

کر لیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو لیجاؤ اور سنگ سار کرو فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَقَرَّ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ذَهَبُوْا بِهٖ ثُمَّ رَدَّدُوْهُ فَاَقَرَّ مَرَّتَيْنِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ الْمَرَّتَيْنِ الْاٰخِرَتَيْنِ وَلَمْ يَحْضُرْ مَا كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَحَضَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْاِقْرَارَ كُلَّهٗ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَافَقَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ اَرْبَعًا

ترجمہ اب اس حدیث میں ہے کہ اس نے دو دفعہ اقرار کیا پھر اس کو لے گئے پھر لوٹا لائے پھر دو دفعہ اقرار کیا اور ممکن ہے کہ جابر بن سمرہ رض پچھلے دو اقرارون کیوقت حاضر ہوے ہون اور پہلے دونون کے اقرارون کے وقت موجود نہ ہون اور ابن عباس رض دونون اقرارون کے وقت حاضر ہون علیٰ ہذا دیگر صحابہ ہین کہ ان کے چار مرتبہ اقرار کرنے کے موافق کہتے ہین حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مَعْضَاضٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ زَنٰى فَاَتٰى هٰذَا الْاَ فَاَقَرَّ لَهٗ سَنَةً ثُمَّ قَالَ لَهٗ هَزَّالٌ اِيْتِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكَ قُرْاٰنٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا کہا ہم سے یزید بن ہارون سے سنا وہ کہتے تھے کہ خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ابو الزبیر سے وہ عبد الرحمن بن معضاض سے و ابو ہریرہ رض سے کہ ماعز بن مالک نے زنا کیا پھر وہ ہزال کے پاس آیا اور اقرار کیا کہ مین نے زنا کیا اس کو ہزال نے کہا کہ تم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین جاؤ اور آپکو اس سے پہلے کہ تمہارے بارہ مین قرآن نازل ہو اطلاع دو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مین نے زنا کیا ہے آپنے اس سے منہ پھیر لیا حتی کہ اس طرح چار دفعہ کہا تب آپنے حکم دیا اور وہ سنگ سار کیا گیا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْاَسْلَمِيِّيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ بِاَنَّهٗ زَنٰى فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہمکو شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے کہا خبر دی مجھ کو ابو سلمہ اور سعید بن المسیب نے کہ ابو ہریرہ رض نے فرمایا ایک شخص اسلم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین آیا آپ مسجد مین تشریف رکھتے تھے آپکو پکارا اور کہا کہ مین نے زنا کیا ہے آپنے اس سے منہ پھیر لیا پھر وہ اس طرف آیا جدہر آپکا منہ تھا اور کہا کہ مین نے زنا کیا اس طرح چار دفعہ گواہی دی آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ تو پاگل تو نہین اس نے کہا نہین فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے عرض کیا ہان تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کو عیدگاہ مین لیجا کر سنگسار کیا جاوے حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْغَنَوِيُّ قَالَ ثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اِرْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ اَيْضًا فَاَعْتَرَفَ عِنْدَهٗ بِالزِّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ ثُمَّ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا اَتَعْلَمُ فِيْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَاعِزِ بْنَ مَالِكٍ هَلْ تَرَوْنَ بِهٖ بَاْسًا اَوْ تُنْكِرُوْنَ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا فَقَالُوْا اَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا مَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ فَاعْتَرَفَ اَيْضًا عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرْنِيْ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَمَا قَالُوْا اِنَّهٗ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى اَوِ الثَّانِيَةِ مَا نَرٰى بِهٖ بَاْسًا مَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهٖ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهٗ بِالزِّنَاءِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُفِرَتْ لَهٗ حُفْرَةٌ فَجُعِلَ فِيْهَا اِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَرْجُمُوْهُ قَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بَيْنَنَا اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِيْ رَحْلِهٖ بَعْدَ اِعْتِرَافِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَطْلُبْهُ وَاِنَّمَا رَجَمَهٗ عِنْدَ الرَّابِعَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے بشیر بن المہاجر غنوی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین بیٹھا ہوا تھا تنے مین ایک شخص آیا جس کو ماعز بن مالک کہتے تھے اس نے کہا اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے بلاشبہ زنا کیا ہے اور مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے پاک کرین آپنے فرمایا کہ جا چلا جا. جب اگلا دن ہوا تو پھر آیا اور یہی اقرار زنا کرنے لگا پھر اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جا چلا جا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور اُن سے پوچھا کہ تم ماعز بن مالک کے بارہ مین کیا کہتے ہو تم اس مین کچھ عیب جانتے ہو یا اس کی عقل پر انکار کرتے ہو انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کوئی اس مین قصور نہین دیکھتے اور نہ کوئی اس کی عقل مین فتور پاتے ہین پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین تیسری مرتبہ آیا پھر بھی اس نے زنا کا اقرار کیا. اور کہا یا رسول اللہ مجھے پاک کیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اس کی قوم کے پاس بھیجا اور اُن سے وہی پوچھا انہون نے وہی کہا جو پہلی دفعہ کہا تھا کہ اس مین کوئی ایسی بات نہین اور نہ اس کی عقل مین فتور ہے. پھر وہ چوتھی دفعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کے لئے گڑھا کھودا گیا اور سینہ تک گہرا ڈالدیا گیا کہ اس کو پتھر مارین بریدہ کہتے ہین کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہمی باتین کیا کرتے تھے کہ ماعز بن مالک تین دفعہ اقرار کے بعد بھی گھر مین بیٹھا رہتا تو آپ اس کو طلب نہ کرتے لیکن آپنے چار دفعہ اقرار کرنے کے بعد ہی اس کو سنگسار کر دیا. فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجُمْهُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلٰثًا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ ثُمَّ رَجَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِقْرَارِهٖ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ ترجمہ اب جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دفعہ دو دفعہ تین دفعہ اقرار کے بعد رجم نہ کیا تو معلوم ہوا کہ تین اقرارون تک حد واجب نہین ہوا کرتی پھر اُس نے جب چوتھی دفعہ اقرار کیا تب آپنے اس کو رجم کرایا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْاِقْرَارَ بِالزِّنَاءِ الَّذِيْ يَجِبُ الْحَدُّ عَلَى الْمُقِرِّ هُوَ اِقْرَارُهٗ بِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَمَنْ اَقَرَّ كَذٰلِكَ حُدَّ وَمَنْ اَقَرَّ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَدَّ وَقَدْ ذَكَرَ هٰذَا الْمَعْنٰى مَارَوَيْنَاهُ عَنْ بُرَيْدَةَ مِمَّا كَانَ يَقُوْلُهٗ هُوَ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ فَهْدٍ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ شَرَاحَةَ فَرَقَّهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ترجمہ اب اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو اقرار چار دفعہ ہو وہی اس پر حد کو واجب کر دیتا ہے اس پر حد قائم ہوگی اور جو اس سے کم اقرار کرے اس پر حد جاری

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہ ہوگی اور یہ مطلب بریدہ رض اور اس کیساتھ دیگر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا جس کا ہمنے حدیث مہدیں جو ابونعیم سے وہ بشر بن مہاجر سے روایت کرتے ہیں ذکر کیا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے اور اسی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کے بارہ میں عمل کیا ہے اور اس کو چار دفعہ لوٹایا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

جو شخص کہ اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ مِثْلُهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے وہ حسن سے وہ حون بن قتادہ سے وہ سلمہ بن محبق سے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی عورت سے زنا کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس پر جبر کیا ہے تو وہ آزاد ہوگئی اور اس بالکہ کے لئے اس کی مثل اور لونڈی دینے آئے گی اور اگر لونڈی کی مرضی سے ہوا ہے تو پھر وہ لونڈی اس کی ہوجائے گی) اس کے ذمہ ویسی لونڈی (مالکہ کے لئے دینی پڑیگی حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ ثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَمْ يَقْسِمْ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے قاسم بن سلام بن مسکین نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہا میں نے حسن رح سے اس شخص کی نسبت پوچھا کہ جو اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کرے تو انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی قبیصہ بن حریث انصاری نے سلمہ بن محبق سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس کے مثل ذکر کیا اور زیادہ کیا کہ آپنے اس پر حد قائم نہیں کی قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا وَقَالُوا هَذَا هُوَ الْحُكْمُ فِيمَنْ زَنَى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ سَلَمَةَ هَذَا وَقَالُوا قَدْ عَمِلَ بِذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں۔ کہ بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے میں یہی حکم ہے جیسا کہ اس حدیث سلمہ میں ہے اور کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا ہے وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِنِّي زَنَيْتُ فَقَالَ كَيْفَ صَنَعْتَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِي فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ اللهُ أَكْبَرُ إِنْ لَمْ تَكُنِ اسْتَكْرَهْتَهَا فَاعْتِقْ وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْكَ فَاعْتِقْ وَعَلَيْكَ مِثْلُهَا ترجمہ اور اس میں انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے جو بیان کی ہمسے ابراہیم بن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو وہب نے شعبہ سے وہ منصور سے وہ اپنے چچا ابن حیان سے کہ ایک شخص عبداللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے زنا کیا ہے آپ نے کہا کیا کیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا اللہ اکبر اگر تو نے اس پر جبر کیا ہے تو اس کو آزاد کر دے اور اگر اس نے خوشی سے ان لیا ہے تو بھی آزاد کر دے اور تیرے لئے اس جیسے لونڈی (بیوی) کو بھی آئے گی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ الْآخَرُونَ فَقَالُوا بَلْ نَرَى عَلَيْهِ الرَّجْمَ إِنْ كَانَ مُحْصَنًا وَالْجَلْدَ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ ترجمہ اور دوسرے علماء نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے بلکہ ہم اس پر رجم کہتے ہیں اگر وہ محصن ہے اور اگر محصن نہیں تو دُرّے ہیں وَكَانَ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّ عِنْدِي فِي ذَلِكَ خَبَرًا ثَابِتًا أَخْبَرَنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ أَذِنْتَ لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ كُنْتَ لَمْ تَأْذَنْ لَهُ رَجَمْتُهُ ترجمہ اور ان علماء کی دلیل وہ آثار ہیں جو کہ اس پارہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں منجملہ ان کے وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم بن بشیر نے ابوبشر سے وہ حبیب بن سالم سے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا اس کی عورت نعمان بن بشیر کے پاس آئی اور اسکو خبر دی اس نے کہا کہ میرے پاس اس کی پختہ خبر ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا اگر تو نے اسکو اجازت دیدی تھی تو میں اس کو سو دُرّہ لگاؤں گا اور اگر اجازت نہیں دی تو اس کو سنگسار کروں گا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّهُ رُفِعَتْ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحْلَلْتَهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحْلَلْتَهَا لَهُ رَجَمْتُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوعمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا کہ قتادہ سے اس شخص کی نسبت پوچھا گیا جس نے کہ اپنی بیوی کی لونڈی سے صحبت کی تھی انہوں نے ہمسے حدیث بیان کی حبیب بن یساف سے وہ حبیب بن سالم سے کہ یہ واقعہ نعمان بن بشیر کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بلاشبہ اس میں وہ فیصلہ کرونگا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اگر اس کی بیوی نے اس کے لئے اس کی صحبت حلال کر دی تھی تو میں اس کو سو دُرّے لگاؤنگا اور اگر اس کے لئے حلال نہیں کی تھی تو اس کو سنگسار کرونگا۔ فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِيهِ أَنَّهَا إِنْ لَمْ تَكُنْ أَذِنَتْ لَهُ رَجَمَ وَمَا قَالَ لَهُ وَإِنْ كُنْتَ أَذِنْتَ لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً فَتِلْكَ الْمِائَةُ عِنْدَنَا التَّعْزِيرُ كَأَنَّهُ رَأَى عَنْهُ الْحَدَّ لِوَطْئِهِ بِالشُّبْهَةِ وَقَرَّرَهُ بِرُكُوبِهِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ ترجمہ پس اس حدیث میں پہلی حدیث کے برخلاف ہے کیونکہ اس میں یہ ہے کہ اگر اس نے اس کو اجازت نہ دی تو وہ سنگسار کیا جائیگا۔ لیکن انکا یہ کہنا کہ اگر تو نے اس کو اجازت دی تو اس کو ہم سو دُرّے لگائینگے سو دُرّے ہمارے نزدیک تعزیر ہیں گویا کہ وطی بالشبہہ کے باعث اس سے حد موقوف کر دی اور فعل حرام کیوجہ سے اس کو تعزیر دی فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَفَيَجُوزُ التَّعْزِيرُ بِمِائَةٍ قِيلَ لَهُ نَعَمْ قَدْ عَزَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ فِي حَدِيثٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فِي بَابِ حَدِّ الْبِكْرِ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَهَذَا الَّذِي ذَكَرَ النُّعْمَانُ عِنْدَنَا نَسْخٌ لِمَا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ اگر کوئی کہے کیا سودرہ تعزیراً جائز ہے جواب میں کہا جائیگا کہ ہاں جائز ہے کیونکہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حدیث میں جس میں ہم نے یہ بیان کیا ہے کہ حضور نے ایسے شخص کے بارہ میں جس نے اپنے غلام کو عمداً قتل کیا تھا جو اس کتاب کے حد بکر میں گذر چکا ہے سودرہ کی تعزیر دی ہے پس یہ حدیث جسکا ذکر نعمان نے کیا ہے ہمارے نزدیک اس حدیث کا جس کو مسلم میں مجبق نے ذکر کیا ہے نسخ ہے۔ وَذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ يُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ بِاَفْعَالٍ فِيْ اَمْوَالٍ وَيُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ فِيْ اَبْدَانٍ بِاسْتِهْلَاكِ اَمْوَالٍ ترجمہ اور یہ اس طرح ہے کہ اوّل اسلام میں (برے) کاموں میں مالی سزائیں دی جاتی تھیں مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَانِعِ الزَّكٰوةِ اِنَّا اٰخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهٖ عَقُوْبَةً لَهٗ لِمَا قَدْ صَنَعَ ترجمہ ان میں سے ایک وہ ہے جسکا ہمنے بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہونے کے باب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول اس شخص کے بارہ میں ذکر کیا ہے جو مانع زکوۃ تھا کہ ہم اس سے زکوۃ لینگے اور اس کے مال کا کچھ حصہ اور بطور دنڈ کے لینگے جو اس نے (دینے سے انکار کیا تھا) وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ ثَوْرٍ يَعْنِيْ مُعَمَّرًا عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَحْسِبُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ الْمَكْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا ترجمہ اور ان میں سے وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم نے ابن ثور سے وہ معمر سے وہ عمرو بن مسلم سے وہ عکرمہ سے مجھے گمان ہے کہ اس نے ابوہریرہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گم شدہ اونٹ کے لے لینے میں اسپر ڈنڈ ہے اور اس کے ساتھ اس جیسا اور حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى حَرِيْسَةَ الْجَبَلِ فَقَالَ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنُهٗ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اَخَذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنُهٗ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو عمرو بن حارث اور ہشام بن سعید نے عمرو شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ ایک شخص قبیلہ مزینہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہا یا رسول اللہ آپ پہاڑ کے محفوظ (چاوز) میں کیا فرماتے ہیں فرمایا کہ چرندوں میں اسی جانور میں ہاتھ کاٹنا ہوگا جس کو باڑا ہٹکانا دے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچے اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور جس میں یہ قیمت نہ ہو تو اس میں دُگنا ڈنڈ ہوگا اور مار (الگ) کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ لٹکے ہوئے پھل کی بابت کیا فرماتے ہیں فرمایا وہ اور اس کا مثل اور مار اور لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں مگر اسی صورت میں کہ وہ ایک مخصوص جگہ محفوظ رکھے جائیں اور جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

باڑے سے لیا جائے اور اس کی قیمت کے برابر ہو تو اس میں کاٹنا ہے ورنہ اس کا دگنا چھل تاوان پڑے گا اور سزا کے دُرّے لگیں گے فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ جَارِيَةً فِيمَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِيهَا حَتّٰى نَسَخَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيمِ الرِّبَوٰ فَعَادَ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِمَّنْ أَخَذَ شَيْئًا إِلَّا مِثْلَ مَا أَخَذَ وَأَنَّ الْعُقُوبَاتِ لَا تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ الَّتِي هِيَ غَيْرُ أَمْوَالٍ فَحَدِيثُ سَلَمَةَ عِنْدَنَا كَانَ فِي أَوَّلِ الْأَوْقَاتِ فَكَانَ الْحُكْمُ عَلَى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ مُسْتَكْرِهًا لَهَا عَلَيْهِ أَنْ تُعْتَقَ عُقُوبَةً لَهُ فِي فِعْلِهِ وَيَغْرَمُ مِثْلَهَا لِامْرَأَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ طَاوِعَتْهُ لَزِمَهَا جَارِيَةٌ زَانِيَةٌ وَلَزِمَهُ مَكَانَهَا جَارِيَةٌ طَاهِرَةٌ وَلَمْ يُعْتَقْ هُوَ بِطَوَاعِيَتِهَا إِيَّاهُ وَفَرَّقَ فِي ذٰلِكَ بَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ مُطَاوِعَةً لَهُ وَبَيْنَهُمَا إِذَا كَانَتْ مُسْتَكْرِهَةً ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَرُدَّتِ الْأُمُورُ إِلَى أَنْ لَا يُعَاقَبَ أَحَدٌ بِانْتِهَاكِ حُرْمَةٍ لَمْ يَأْخُذْ فِيهَا مَالًا بِأَنْ يَغْرَمَ مَالًا وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةُ الَّتِي أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلٰى سَائِرِ الزُّنَاةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ وَنَسَخَ مَا رَوَى سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبَّقِ وَأَمَّا مَا ذَكَرُوا مِنْ فِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَذْهَبِهِ فِي ذٰلِكَ إِلَى مِثْلِ مَا رَوَى سَلَمَةُ فَقَدْ خَالَفَهُ فِيهِ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اب اس بارہ میں سنو امیر ہیں جو ان آثار میں مذکور ہیں تھی کہ سود کے حرام ہونے کے ساتھ یہ سزائیں منسوخ ہوئیں پھر یہ بات اوھر لوٹ آئی کہ جو شخص کچھ لیوے تو اس سے اسقدر دیا جائے کہ جو اس نے لیا ہے اور یہ کہ ہتک حرمت غیر مالیہ سے عقوبات مالیہ واجب نہیں ہوتیں پس ہمارے نزدیک سلمہ کی حدیث پہلے وقت تھی جو شخص کہ اپنی بیوی کی لونڈی سے جبراً زنا کرتا تھا تو اسپر ضرور تھا کہ اسکو آزاد کردے اور یہ اس کی سزا تھی کہ وہ بیوی کو اس جیسی اور لونڈی لا کر دے اور اگر لونڈی نے بخوشی مان لیا ہوتا تھا تو (حاکم) زانیہ لونڈی بیوی کو دیدیتا تھا اور اس کی جگہ پاک لونڈی خاوند کو لازم کر دیتا تھا اور بوجہ رضامندی کے اسکو آزاد نہ کرتا تھا اور رضامندی اور غیر رضامندی میں فرق تھا اسکے بعد یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور یہ بات طی ہو گئی کہ ایسے شخص کو تاوان مال کی سزا نہ دیجائے جو کہ ایسی ہتک حرمت کرے کہ اس میں مال نہ لیوے بلکہ اسپر وہی سزا واجب ہو گی کہ جو اللہ تعالےٰ نے تمام زانیوں پر مقرر کی ہے اب جو نعمان نے روایت کی ہے وہ ثابت ہوئی اور سلمہ بن محبق کی حدیث منسوخ ہوئی۔ لیکن وہ حدیث جو کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اور وہ سلمہ کی حدیث کی طرح انکا فعل و مذہب ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اس میں انکے مخالف ہیں۔

۵۸ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِلَّا رَجَمْتُهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاحوص نے عطاء بن سائب سے وہ ابوعبدالرحمن سلمی سے انہوں نے کہا کہ علی بن ابی طالب فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس جو شخص ایسا لایا جاویگا کہ اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تو اس کو میں سنگسار کرونگا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا عَلٰى سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ فَأَتٰى حَمْزَةَ بِمَالِ ابْنِهِ لِيُصَدِّقَهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَدِّي صَدَقَةَ مَالِ مَوْلَاكِ وَإِذَا الْمَرْأَةُ تَقُولُ لَهُ بَلْ أَنْتَ أَدِّ صَدَقَةَ مَالِ ابْنِكَ فَسَأَلَ حَمْزَةُ عَنْ أَمْرِهِمَا وَقَوْلِهِمَا فَأَخْبَرَاهُ أَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ زَوَّجَ ابْنَهُ امْرَأَةً وَأَتَتْهُ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةٍ لَهَا فَوَلَدَتْ وَلَدًا فَأَعْتَقَتْ امْرَأَةُ الْأَبِ الْوَلَدَ فَقَالُوا فَهٰذَا الْمَالُ لِابْنِهِ مِنْ جَارِيَتِهَا فَقَالَ أَسْأَلُ عَنْ ذٰلِكَ أَحْبَارَكَ فَقِيلَ لَهُ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ إِنَّ امْرَأَةً قَدْ رُفِعَ إِلَى عُمَرَ فِي

toobaa-elibrary.blogspot.com

الخطاب الحد اذا اعترف عبد او امة بالزنا ولم یر علیہ الرجم فاجلدہ حتی قال عمر رضی اللہ عنہ ثم ان عمر رضی اللہ عنہ جلد عبدا ثم ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایاہ ولم یر علیہ الرجم فصد قهم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بذالک من قولهم وقال انما حددتہ ان لا یرجم انہ عبد رواہ بالجاهلیۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابن ابی الزناد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میری باپ نے محمد حمزہ سے وہ عمرو سلمی سے وہ اپنے باپ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو سعد بن ہذیم کو مصدق (صدقہ لینے والا) مقرر کرکے بھیجا پھر حمزہ صدقہ لینے کے لیے مال کے اثنا میں دیکھا کہ ایک مرد اپنی بیوی سے کہہ رہا ہے کہ اپنے غلام آزاد کی زکوٰۃ ادا کر اور عورت اسکو کہہ رہی تھی بلکہ تم اپنے بیٹے کے مال کی زکوٰۃ ادا کرو کیونکہ وہ تمہاری نطفہ سے ہے) حمزہ نے اسکی بابت دریافت کیا کہ ان دونوں میں یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں لوگوں نے کہا یا کچھ بات یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت سے نکاح کیا تھا اور اسکی لونڈی سے صحبت کی تھی اس نے بچہ جنا تو اس کی بیوی نے اس بچہ کو آزاد کر دیا تھا لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مال اسکے بیٹے کا ہے جو کہ اس عورت کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے تب حمزہ نے کہا کہ میں تم کو تیری بیٹھوں سے ضرور سنگسار کرونگا کیونکہ تم نے زنا کیا تھا) انکو کہا گیا کہ خدا تمہاری اصلاح کرے اسکا معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ تک پہنچا تو آپ نے اسکو سو درے لگائے تھے اور اسکے لیے سنگساری تجویز نہ کی تھی۔ اسوقت حمزہ نے اس سے ضامن لیا یہاں تک کہ عمر رضی کی خدمت میں آئی یا اور اسنے سو درے لگانے اور رجم نہ کرنے کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی کہ لوگ درست کہتے ہیں راوی کہتا ہے حضرت عمر رضہ نے اس سے سنگساری کو اسلیے موقوف کیا تھا کہ جہالت کی وجہ سے اسکو سعد دور سمجھا تھا فهكذا حمزة بن عمرو صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد رای ان علی من زنا بجاریۃ امرأتہ الرجم ولم یکن علیہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما کان عمر رای من ذالک حین کفل الرجل حتی یجئ امر عمر رضی اللہ عنہ فی اقامۃ الحد علیہ فقد وافق ذالک ایضا ما روی عن علی رضی اللہ عنہ وما رواہ النعمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ اب یہ حمزہ بن عمر رضہ ہیں جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں انکا یہ خیال ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اب اسپر رجم ہے اور حضرت عمر رضہ نے اسپر ضامن کے لینے اور اس امر کی تحقیق کرنے پر کوئی انکار نہیں کیا اب یہ بھی اسی روایت کے مطابق ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اس روایت سوسے جو کہ نعمان نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی مطابق ہے ثم فی حدیث حمزة ایضا من جلد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذالک الرجل مائة جلدة تعزیر بحضرة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد دل ذالک علی ما روی النعمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من جلد الزانی بجاریۃ امرأتہ مائة انہ اراد بذالک التعزیر ایضا فقد وافق کل ما فی حدیثنا حمزة هذا ما روی النعمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پھر حمزہ کی حدیث میں بھی جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سو درے لگانا مروی ہے سو وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تعزیراً ثابت ہے اب جو نعمان نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس زانی کی نسبت جو کہ بیوی کی لونڈی سے زنا کرے سو درے نقل کئے ہیں اس سے بھی تعزیر ہی مراد ہے۔ اب حمزہ کی حدیث میں جو ثابت ہوا ہے وہ نعمان کی حدیث کے موافق ہوا۔ واما عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فکان علی الحکم الذی رواہ سلمة بن المحبق رضی اللہ عنہ ولم یعلم ما سمعہ مما رواہ النعمان وعلم ذالک عمر وعلی وحمزة بن عمرو رضی اللہ عنہم فقالوا بہ وقد انکر علی علی عبد اللہ رضی اللہ عنہ فی هذا القضاء بما قد سمع ترجمہ لیکن جو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے سو انہوں نے پہلے حکم کو جس طرح سے سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے جانا ہوا تھا لیکن نعمان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی روایت میں جو نسخ ہوا ہے اسکا انکو علم نہیں ہوا اور حضرت عمر علی حمزہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے اسکے منسوخ ہونے کو معلوم کر لیا تھا اسلیے اسکے قائل ہو گئے اور بلاشبہ حضرت علی نے حضرت ابن مسعود کے فعل پر انکار کیا ہے کہ انہوں نے امر منسوخ پر کیوں فیصلہ کیا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ ذُكِرَ لِعَلِيٍّ نِسْيَانُ الرَّجُلِ الَّذِي أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَامْرَأَتُهُ قَدْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ أَتَانِي صَاحِبُ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ لَوَجَعْتُ رَأْسَهُ يَا بُجَارَةُ فَلَمْ يَدْرِ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مَا حَدَثَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُودٍ بِذَلِكَ فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى فِي ذَلِكَ بِأَمْرٍ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمِ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِذَلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عاصم نے خالد حذاء سے وہ محمد بن سیرین سے کہا کہ حضرت علی رضی کے سامنے ایک شخص اور اس کی بیوی کا حال بیان کیا گیا جو کہ ابن مسعود کے پاس آئے تھے اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا اور ابن مسعود نے اسپر حد نہیں خیال کی حضرت علی رضی (سنکر) یہ فرمایا تھا کہ اگر وہ شخص جو ابن مسعود رضی کے پاس آیا تھا میرے پاس آتا تو میں اسکے سر کو پتھروں سے کچل ڈالتا۔ ابن مسعود کو معلوم نہیں کہ اسکے بعد کیا حکم ظاہر ہوا پس حضرت علی رضی نے یہ خبر دی کہ ابن مسعود رضی کا اسمیں وہ فیصلہ ہے جو کہ پہلے تھا پھر منسوخ ہو چکا اور انکو اسکا علم نہیں ہوا وَقَدْ خَالَفَهُمْ عَلْقَمَةُ فِي ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا وَمَالَ إِلَى قَوْلِ مَنْ خَالَفَهُ عَلَى أَنَّا أَعْلَمُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ترجمہ اور بلاشبہ اس مسئلہ میں علقمہ بھی (جو کہ ابن مسعود کے شاگرد ہیں) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مخالف ہوئے ہیں اور انکی مخالف ضحاک کی رائی کی طرف مائل ہوئی ہیں باوجودیکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب جو ہیں وہ سب سے زیادہ عالم تھے حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ مَا أُبَالِي إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ عَوْجَةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے شعبہ سے وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ رضی سے کہ ان سے ایسے شخص کے بارہ میں پوچھا گیا کہ اسنے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ اگر تم نے اس سے زنا کیا یا عوجہ کی لونڈی سے فَهَذَا عَلْقَمَةُ رَحِمَهُ اللَّهُ وَهُوَ أَجَلُّ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَعْلَمُهُمْ قَدْ تَرَكَ قَوْلَ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ مَعَ جَلَالَتِهِ فِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَهُ وَصَارَ إِلَى غَيْرِهِ وَذَلِكَ عِنْدَنَا لِثُبُوتِ النَّسْخِ فَكَانَ ذَهَابُ الَّذِينَ عَبْدُ اللَّهِ فِي ذَلِكَ عَنْهُ فَكَذَلِكَ نَقُولُ مَنْ زَنَى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ حَدٌّ إِلَّا أَنْ يَدَّعِيَ شُبْهَةً مِثْلَ أَنْ يَقُولَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي أَوْ تَكُونَ الْمَرْأَةُ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَيُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ وَيُعَزَّرُ وَيَجِبُ عَلَيْهِ الْعُقْرُ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ اب دیکھو یہ علقمہ رحمہ اللہ ہیں جو کہ عبداللہ بن مسعود رضی کے بڑے شاگرد اور بڑے عالم ہیں انہوں نے باوجود اسکے کہ ابن مسعود رضی انکے نزدیک بڑے عالم تھے انکے قول کو ترک کیا اور دوسرے صحابہ کے قول کے موافق ہو گئے اور ہمارے نزدیک یہ اسکے دلیل ہے کہ علقمہ رضی کے نزدیک یہ امر منسوخ ہے جس طرف ابن مسعود گئے ہیں اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی عورت کی لونڈی سے زنا کرے اسپر حد قائم ہو گی مگر اس صورت میں کہ شبہ کا مدعی ہو مثلاً یوں کہے کہ میں نے گمان کیا تھا کہ اس نے یہ لونڈی مجھ کو حلال کر دی ہے اب اس سے حد موقوف ہو گی اور تعزیر واجب ہو گی اور اسپر مہر بھی ضروری ہو گا امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا یہی قول ہے ۔

۱؎ یہ لونڈی مجھ پر حلال ہے یا ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

باب جو شخص اپنے باپ کی بیوی سے یا اپنی محرم سے نکاح کرے اور پھر اس سے صحبت کرے اس کی سزا کیا ہے

۵۲ حدثنا فهد قال ثنا ابو نعيم قال ثنا الحسن بن صالح عن السدي عن عدي بن ثابت عن البراء قال لقيت خالي معه الراية فقلت اين تذهب فقال ارسلني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه من بعده ان اضرب عنقه او اقتله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن صالح نے سدی سے وہ عدی بن ثابت سے وہ براء سے کہ کہا میں اپنے ماموں سے ملا جبکہ اسکے پاس نیزہ تھا میں نے پوچھا کہاں جاتے ہو کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کیطرف جس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اسکی بیوی سے نکاح کر لیا ہے اسلیے بھیجا ہے کہ میں اسکی گردن اڑا دوں یا قتل کروں

۵۳ حدثنا فهد قال ثنا يوسف هو ابن منازل وابو سعيد الاشج قالا ثنا حفص بن غياث عن اشعث عن عدي بن ثابت عن البراء قال مر بي خالي ابو بردة بن نيار الاسلمي معه لواء قد كر مثله الا انه قال اتيته برأسه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف نے جو کہ ابن منازل ہے اور ابو سعید اشج نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے اشعث سے وہ عدی بن ثابت سے وہ براء سے کہا میرے ماموں ابو بردہ بن نیار اسلمی میرے پاس سے گذرے جن کے پاس نیزہ تھا پھر اسکے مثل بیان کیا مگر یہ کہا کہ میں اسکا سر تار لاؤں

۵۴ حدثنا محمد بن علي بن داود قال ثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني قال هشيم حدثنا قال اخبرنا الاشعث عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال مر بي الحارث بن عمرو ومعه لواء قد عقده له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت الى اي شيء بعثت قال الى رجل تزوج امرأة ابيه ان اضرب عنقه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا کہ ہشیم نے ہم سے حدیث بیان کی کہا خبر دی ہم کو اشعث نے عدی بن ثابت نے وہ براء بن عازب رضی سے کہا کہ حارث بن عمرو میرے پاس سے گذرے جبکہ اُنکے پاس نیزہ تھا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکر بھیجا تھا میں نے کہا تم کو کس لیے بھیجا ہے کہا حضور نے مجھ کو ایک شخص کیطرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے میں اسکی گردن اڑا دوں۔

۵۵ حدثنا فهد قال ثنا يوسف هو ابن منازل قال ثنا حفص بن غياث عن اشعث فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف نے وہ ابن منازل سے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے اشعث سے پھر اپنے اسناد سے اسکے مثل ذکر کی

۵۶ حدثنا فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو بكر بن عياش عن مطرف وعن ابي اسحاق عن البراء بن عازب قال ضلت ابل لي فخرجت في طلبها فاذا الخيل قد اقبلت فلما راى اهل الماء الخيل انضموا الي فجاءوا الى ثياب من الاحبية فاستخرجوا منها جلدا فنصبوه عقفه قالوا هذا رجل اغرس بامرأة ابيه فبعث اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے مطرف سے وہ ابو اسحاق سے وہ براء بن عازب رضی سے کہا کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا اور میں اسکی تلاش میں نکلا کیا دیکھتا ہوں کہ سوار چلے آتے ہیں اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

والوں نے سوار و کو دیکھا تو میری طرف لوٹے اور آن کی آن میں (چھ پیڑیوں) میں سے ایک خیمہ کی طرف آئے میں سے ایک شخص کو باہر نکالا اور اس کی گردن ماری۔ کہنے لگے یہ وہ شخص تھا جس نے اپنے کہ اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی طرف لوگوں کو بھیجا اور اس کو قتل کرڈالا قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان من تزوج ذات محرم منه وهو عالم بتحريمها عليه فدخل بها ان حكمه حكم الزاني وقالوا يقام عليها حد الزنا الرجم او الجلد واحتجوا في ذلك بهذا الاثار ترجمہ امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ بعض علماء ادھر گئے ہیں کہ جو شخص اپنی محرم سے اسکو حرام جان بوجھ کر نکاح کرے اور پھر اس سے صحبت کرے وہ زانی کے حکم میں ہے اسپر زانی کی حد قائم کیجائے رجم یا درے اور ان آثار سے وہ دلیل لاتے ہیں وممن قال بهذا القول ابو يوسف ومحمد رحمهما الله ترجمہ اور جو اسکے قائل ہیں وہ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ ہیں (بلکہ دوسرے ائمہ یعنے امام شافعی وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں) وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا لا يجب في هذا حد الزنا ولكن يجب فيه التعزير والعقوبة البليغة اور دوسرے ائمہ انکے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ اسمیں زنا کی حد نہیں آتی لیکن اسمیں سخت تعزیر اور سزا واجب ہے وممن قال بهذا ابو حنيفة وسفيان الثوري رحمهما الله قال ہیں حدثنا سليمان بن شعيب عن ابيه عن محمد قال اخبرني ابو يوسف عن ابي حنيفة رحمهم الله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ محمد سے وہ ابو یوسف سے وہ ابو حنیفہ سے مثل اسکی بیان کیا حدثنا قال حدثنا ابو نعيم قال سمعت سفيان يقول في رجل تزوج ذات محرم منه فدخل بها قال عليه الرجم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا میں نے سنا سفیان سے کہ وہ اسشخص کے بارہ میں جس نے اپنی ذی محرم سے نکاح کرکے صحبت کی تھی کہتے تھے کہ اسپر رجم ہے انما كان من اجتهد على الذين اخبروا عليها بما ذكروا ان في ذلك الاثار امر النبي صلى الله عليه وسلم رسوله بالقتل وليس فيها ذكر الرجم وهو في اقامة الحد ترجمہ اور انکی دلیل اسکے برخلاف یہ ہے کہ جن آثار سے تم تمسک کرتے ہو ان میں بھی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رسول کو قتل کرنیکا حکم دیا ہے اسمیں رجم کا ذکر نہیں حد کے قائم کرنے کا وقد اجمعوا جميعا ان الفاعل ذلك لا يجب عليه في قول احد عليه الرحم ان كان محصنا ترجمہ اور سب کا اسپر اجماع ہے کہ ایسا کام کرنے والے پر قتل واجب نہیں اور جو شخص اسپر حد کو واجب کہتا ہے اسکے مطابق اگر وہ محصن ہے تو رجم واجب ہے فكذلك ينبغي ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم الرسول بالرجم وانما امره بالقتل ثبت بذلك ان القتل ليس بحد الزنا ولكنه لمعنى خلاف ذلك وهو ان ذلك المتزوج فعل ما تعلق من ذلك على الاستحلال له كما كانوا يفعلون في الجاهلية قصدا بذلك الى الردة فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يفعل به ما يفعل بالمرتد وهذا كان ابو حنيفة وسفيان رحمهما الله يقفان في هذا المتزوج اذا كان انما فعل ذلك على الاستحلال انه يقتل فاذا كان ليس في هذا الحديث ما ينفي ما يقول ابو حنيفة وسفيان الثوري لم يكن لهما حجة عليهما لان مخالفهما ليس بالتاويل اولى منهما ترجمہ اور جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یحیی کو رجم کا حکم نہ دیا صرف قتل کا حکم دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ قتل حد زنا نہیں ہے لیکن ایک اور وجہ سے کہ یہ شخص جس نے نکاح کیا تھا اس نے جو کچھ برا کام کیا تھا حلال جانکر کیا تھا جب کہ جہالت کے زمانہ میں لوگ کیا کرتے تھے اب وہ اس فعل سے مرتد ہوگیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس سے مرتد کا سا برتاؤ کیا جائے اسی طرح امام ابو حنیفہ و سفیان رح فرماتے ہیں کہ جب وہ حلال جانکر ایسا کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے بجب اس حدیث میں کوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایسی بات نہیں جو کہ امام ابوحنیفہ وسفیان کے قول کے منافی ہو تو یہ حدیث انپر حجت نہیں ہوسکتی کیونکہ انکا مخالف انکے نسبت دلیل کرنے کا زیادہ مستحق نہیں ہے وَفِیْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِاَبِیْ بُرْدَۃَ الرَّایَۃَ وَلَمْ تَکُنِ الرَّایَاتُ تُعْقَدُ اِلَّا لِمَنْ یُّؤْمَرُ بِالْمُحَارَبَۃِ وَالْمَبْعُوْثُ عَلٰی اِقَامَۃِ حَدِّ الزِّنَا وَحَدِّ مَا مَنْ یُّؤْمَرُ بِالْمُحَارَبَۃِ ترجمہ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بردہ کو نیزہ دیکر بھیجا اور نیزے اسی کے لیجیے جایا کرتے تھے جس سے لڑائی کا حکم دیا جاتا تھا اور حد زنا کے قائم کرنے کو بھیجا جائے تو اس سے لڑائی کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا وَفِی الْحَدِیْثِ اَیْضًا اَنَّہٗ تَعَالٰی اِذَا دَخَلَ بِاِمْرَاَۃِ اَبِیْہِ وَلَیْسَ فِیْہِ اَنَّہٗ دَخَلَ بِھَا فَاِذَا کَانَتْ ھٰذِہِ الْعُقُوْبَۃُ وَھِیَ الْقَتْلُ مُتَصَوِّرًا بِھَا اِلَی الْمُتَزَوِّجِ بِمَنْ زَوَّجَہٗ دَلَّ ذٰلِکَ اَنَّھَا عُقُوْبَۃٌ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْعَقْدِ لَا بِالدُّخُوْلِ وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِلَّا وَاَعَاقِدُ مُسْتَحِلٌّ لِذٰلِکَ ترجمہ اور حدیث میں بھی ہے کہ حضور نے اسکو ایسے شخص کیطرف بھیجا کہ جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا اور اس میں یہ تو کہیں نہیں کہ اس نے صحبت بھی کی تھی اور جب یہ سزا قتل کی نکاح کرنے سے ہوئی تو صرف نکاح قتل کا واجب ہوگا صحبت اور یہ بدون اسکے نہیں ہوسکتا کہ وہ شخص نکاح کو حلال جانتا ہو فَاِنْ قَالَ فَاَیْنَ لَکُمْ عِنْدَنَا اَنَّ اَبَا بُرْدَۃَ تَزَوَّجَ وَدَخَلَ بِھَا ترجمہ اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہمارے نزدیک سزا قتل اسلیے تھی کہ نکاح کے بعد اسنے صحبت بھی کر لی تھی قِیْلَ لَہٗ وَھُوَ عِنْدَکَ لَا یَلْزَمُکَ اَنْ تَقُوْلَ اَنَّہٗ تَزَوَّجَ وَدَخَلَ بِھَا وَاسْتَحَلَّ ترجمہ تو اس سے کہا جائیگا کہ تمہارے مخالف کے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ اسنے نکاح کیا تھا اور اس کو حلال جان لیا تھا فَاِنْ قَالَ لَیْسَ لِلْاِسْتِحْلَالِ ذِکْرٌ فِی الْحَدِیْثِ ترجمہ اور اگر کوئی کہے کہ حدیث میں حلال جاننے کا ذکر نہیں ہے قِیْلَ لَہٗ لَا یَلْزَمُ الدُّخُوْلُ ذِکْرٌ فِی الْحَدِیْثِ فَاِنْ جَازَ اَنْ تَحْمِلَ مُطْلَقَ الْحَدِیْثِ عَلَی الدُّخُوْلِ غَیْرِ مُتَذَکِّرٍ فِی الْحَدِیْثِ جَازَ لَنَا اَنْ نَحْمِلَہٗ عَلَی الْاِسْتِحْلَالِ غَیْرِ مُتَذَکِّرٍ فِی الْحَدِیْثِ ترجمہ تو اس سے کہا جاویگا کہ حدیث میں صحبت کا ذکر بھی نہیں ہے اگر یہ ممکن ہے کہ باوجود دخول کے غیر مذکور ہونے کے دخول مراد لیا جائے تو تمہاری مقابل کو بھی یہ جائز ہے کہ باوجود اسکے کہ استحلال کا ذکر حدیث میں نہیں ہے استحلال مراد لے وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ حَرْفٌ زَائِدٌ عَلٰی مَا رَوَیْنَاہُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَذْکُرَہٗ لِیَکُوْنَ اَبْلَغَ فِی الْحُجَّۃِ ۵۸ اور بلاشبہ اسمیں ایک لفظ زائد روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِیِّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَقِیَ خَالَہٗ وَمَعَہٗ رَایَۃٌ فَقُلْتُ لَہٗ اَیْنَ تَذْھَبُ فَقَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃَ اَبِیْہِ اَنْ اَقْتُلَہٗ وَاٰخُذَ مَالَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن حدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمرو نے زید بن انیسہ سے وہ جابر جعفی سے وہ یزید بن براء سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ میں اپنے ماموں سے ملا جبکہ اسکے ساتھ نیزہ تھا میں نے اس سے کہا کہاں جاتے ہو کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کیطرف بھیجا ہے جس نے کہ اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے تاکہ میں اس کو قتل کروں اور اس کا مال لے لوں وَقَدْ رُوِیَ نَحْوُ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنِ الْبَرَاءِ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوٗدَ وَفَھْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَرْدِ قَالُوْا حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلَ الْکُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ کَرِیْمَۃَ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَدَّ مُعَاوِیَۃَ اِلٰی رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَاَۃِ اَبِیْہِ اَنْ یَّضْرِبَ عُنُقَہٗ وَیُخَمِّسَ مَالَہٗ ترجمہ اور بلاشبہ اس طرح براء بن عازب کے سوا دوسرے صحابی سے بھی روایت کی گئی ہے جو کہ بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد اور فہد اور محمد بن ورد نے ان سب نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن منازل ۵۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

کوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے خالد بن ابی کریمہ سے وہ معاویہ بن قرہ سے وہ اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ کے دادا کو ایک شخص کیطرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کی تھی کہ اسکی گردن اڑا دے اور اسکے مال کا خمس لے **قال** امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین الحدیثین باخذ مال المتزوج وتخمیسہ دل ذلک ان المتزوج کان بتزوجہ مرتدا محاربا فوجب ان یقتل لردتہ وکان مالہ کمال الحربیین لان المرتد الذی لم یحارب کل قد اجتمع فی اخذ مالہ علی خلاف فی التخمیس فقال قوم وھم ابو حنیفۃ واصحابہ رحمھم اللہ وزفر قال یقوم مالہ بورثتہ من المسلمین وقال مخالفوھم مالہ کلہ فی وجوہ التخمیس فیہ لانہ لم یوجف علیہ خیل ولا رکاب **ترجمہ** پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں حدیثوں میں نکاح کرنیوالے کا مال اور خمس لینے کا حکم دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ شخص نکاح کرنے سے مرتد اور حربی ہو گیا تھا اور ضرور ہوا کہ اس کو مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے اور اس کا مال حربیوں کے مال کی طرح ہو گیا جو مرتد ایسا ہو کہ حربی نہ ہو تو اس میں سب کا اتفاق ہے کہ اس کا مال لیا جائے نہ خمس پھر اسمیں (اختلاف ہے) بعض ائمہ مثل امام ابوحنیفہ اور اسکے شاگرد رحمہم اللہ اور دیگر ائمہ جو ان سے موافق ہیں یہ فرماتے ہیں کہ اس کا مال اسکے مسلمان وارثوں کو ملیگا اور دوسرے علما مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس کا تمام مال غنیمت ہوگا اس میں خمس ہوگا کیونکہ اسپر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے **قال** فی تخمیس النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال المتزوج الذی ذکرنا دلیل علی انہ قد کانت منہ الردۃ والمحاربۃ جمیعا فالتعریف بما ذکرنا ان یکون علی ابی حنیفۃ وسفیان رحمھما اللہ فی ذلک الحدیث حجۃ **ترجمہ** اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اس نکاح کرنے والے کے مال میں خمس لیا ہے یہ اسکی دلیل ہے کہ اس میں ارتداد اور محاربہ دونوں پائے گئے تھے اب ہمارے نزدیک یہ حدیث امام ابوحنیفہ اور سفیان رحمہما اللہ پر حجت نہیں ہو سکتی **فان قال** قائل فقد رأینا ذلک النکاح نکاحا لا یثبت ان یکون فی حکم فالم ینعقد فیکون الواطئ علیہ کالواطئ لا علی نکاح فیحد **ترجمہ** اور اگر کوئی یہ کہے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ وہ نکاح ہے جو ثابت نہیں ہے اب مناسب ہے کہ جو نکاح ثابت نہ ہو وہ کالعدم سمجھا جائے پس اس سے صحبت کرنیوالا گویا بلا نکاح صحبت کرتا ہے اسپر حد جاری ہونی چاہیے **قیل** لہ ان کان ذلک کذلک فلم کان فی سؤالک ایانا ما ذکرت ذکر التزویج کان ینبغی ان تقول رجل زنی بذات محرم منہ فان قلت ذلک کان جوابنا لک ان نقول علیہ الحد وان اطلقت اسم التزویج وقلت بذلک للنکاح نکاحا وان لم یکن ثابتا فلا حد علی واطئ علی نکاح جائز ولا فاسد **ترجمہ** اس کو کہا جائیگا اگر تو واقعہ ایسا ہے تو پھر تم نے سوال میں جو ہم سے کیا ہے نکاح کا ذکر کیوں کیا تمہیں یوں کہنا چاہیے تھا کہ ایک شخص نے اپنی محرم سے زنا کیا ہے پھر اگر تم یہ کہو تو ہمارا جواب یہ ہوگا کہ اسپر حد قائم کرنی چاہیے اور اگر تم نے اسپر نکاح کا لفظ بولا ہے اور اسکو نکاح کہتے ہو گو کہ ثابت نہ ہو تو نکاح کے بعد وطی کرنے والے پر حد نہیں ہوا کرتی خواہ نکاح جائز ہو یا فاسد ہو **وقال** رأینا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قضی فی التزویج فی العدۃ التی لا یثبت فیھا نکاح الواطئ علی ذلک ما یدل علی خلاف من خالفہ **ترجمہ** اور بلاشبہ ہم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ایسے شخص کے بارہ میں جس نے عدت میں نکاح کر لیا تھا اور جس میں صحبت کرنیوالے کا نکاح ثابت نہیں ہوتا تمہارے مذہب کے برخلاف فیصلہ کیا ہے **وذلک** ان ابراھیم بن مرزوق حدثنا قال ثنا عبداللہ بن مسلمۃ بن قعنب قال قنا مالک عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب وسلیمان بن یسار ان طلیحۃ تحت فی عدتھا فاتی بھا عمر بن الخطاب فضربھما

toobaa-elibrary.blogspot.com

بالخلقة وضرب زوجها وفرق بينهما وقال ايتنا امرأة تحت في عدتها فرق بينها وبين زوجها الذي تحت ثم
تعتد بقية عدتها من الاول ثم اعتدت من الآخر ان كان دخل بها الآخر ثم لم يجتمعا ابدا وان لم يكن دخل
بها اعتدت من الاول وكان الآخر خاطبا من الخطاب ترجمہ اور یہ اس طرح کہ ابراہیم بن مرزوق نے ہم سے حدیث بیان کی
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب
اور سلیمان بن یسار سے کہ طلیحہ نے اپنی عدت میں نکاح کر لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اسکو دُرّے لگائے مگر ملکے اور
اسکے خاوند کو بھی مارا اور اُن دونوں میں تفریق کر دی اور فرمایا جو عورت اپنی عدت میں نکاح کریگی اسمیں اور اسکے خاوند میں
جس سے کہ اس نے نکاح کر لیا ہے تفریق کیجائے گی پھر باقی عدت پہلے خاوند کی گذارے بشرطیکہ دوسرے نے اس سے صحبت
کی ہے پھر وہ اس سے کبھی نکاح نہ کرے اور اگر اُس نے اس سے صحبت نہیں کی تو پہلے خاوند کی عدت گذارے اور دوسرا خاوند
اور لوگوں کے ساتھ جو اسکو پیغام بھیجنے والے ہیں شامل ہوگا (یعنے وہ بھی اس سے پیغام بھیجکر نکاح کر سکے گا) حدثنا
يونس قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ابن شہاب سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی
حدثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام بن ابي عبيد الله عن قتادة عن سعيد
بن المسيب ان رجلا تزوج امرأة في عدتها فرفع الى عمر ففرق بينهما دون الحد وجعل لها الصداق وفرق بينهما
وقال لا يجتمعان ابدا قال وقال علي رضي الله عنه ان تابا واصلحا جعلتهما مع الخطاب ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن ابی عبیداللہ
نے وہ قتادہ سے وہ سعید بن المسیب سے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے اسکی عدت میں نکاح کیا اور یہ معاملہ حضرت عمر رضی
اللہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اُن دونوں کو سزا دی جو حد سے کم تھی اور اسکے لیئے مہر مقرر کیا اور اُن دونوں میں
تفریق کر دی اور فرمایا یہ کبھی جمع نہ ہونگے راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر دونوں توبہ کریں اور درست
ہو جائیں تو میں ان دونوں کو اور پیغام بھیجنے والوں کے ساتھ ملاتا ہوں (یعنے اسکو پھر حق ہوگا کہ نکاح کرے) اقول
ترى ان عمر رضي الله عنه قد ضرب المرأة والزوج المتزوج في العدة بالخفقة باستحقاق ان يضربهما وهما
جاهلان بتحريمه ما فعلا لانه كان اعرف بالله عز وجل ان يعاقب من لم تكن عليه الحجة فلما ضربهما دل ذلك ان
الحد كان قامت عليهما بالتحريم قبل ان يفعلا ثم هو رضي الله عنه لم يقم عليهما الحد وقد حضره اصحاب رسول
الله صلى الله عليه فتابعوه على ذلك ولم يخالفوه فيه فهذا دليل صحيح ان عقد النكاح اذا كان وان كان لا يثبت وجب له
حكم النكاح في وجوب المهر بالدخول الذي يكون بعده وفي العدة منه وفي ثبوت النسب مما كان يوجب ما ذكرنا
من ذلك فمستحيل ان يجب فيه حد لان الذي يوجب الحد هو الزنا وهذا لا يوجب ثبوت نسب ولا مهر ولا عدة
ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عورت اور اسکے مرد کو جس نے عدت میں نکاح کر لیا تھا ملکے دُرّے لگائے
اور یہ بھی محال ہے کہ عورت کو مارا ہو بجائے کہ وہ دونوں اس فعل کے حرام جاننے سے جاہل ہوں کیونکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ
کو خوب جانتے تھے اور ڈرتے تھے کہ کسی کو بدون قیام حجت سزا دیں پ جو اُنکو سزا دی تو معلوم ہوا کہ ان دونوں پر قبل از
نکاح حرمت کی حجت قائم ہو چکی تھی پھر حضرت موصوف رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر حد قائم نہیں کی (بلکہ خفیف سزا دی) حالانکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

انکی خدمت میں اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے انہوں نے انکی اتباع کی اور اس میں مخالفت نہ کی اب یہ کہو تم کہتے ہو کہ جب عقد نکاح ہو جائے اگرچہ فی نفسہ ثابت نہ ہو (بلکہ فاسد ہو) تو اسپر نکاح کے احکام جاری ہو جائینگے (مثلاً) صحبت کے بعد مہر عدت ثبوت نسب واجب ہوگا اور جو نکاح ان امور کو واجب کرو میں ہیں حد کا ہونا محال ہے کیونکہ زنا موجب حد ہوتا ہے اور زنا ثبوت نسب۔ مہر عدت کا موجب نہیں ہوتا **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ إِنَّ هٰذَا الَّذِي ذَكَرْتَ مِنْ وُجُوبِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِي وَصَفْتَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ زِنًا فَهُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا فَأَحْرَى أَنْ يَجِبَ فِيهِمَا يَجِبُ فِي الزِّنَا؟ ترجمہ اگر کوئی کہے کہ تم نے جو نکاح محرمہ سے وطی کرنیکا ذکر کیا ہے اگرچہ زنا نہیں لیکن زنا سے بڑھ کر سخت ہے اب مناسب ہے کہ جو زنا میں واجب ہوا ہے بھی ہو **قِيلَ لَهُ** قَدْ أَخْرَجَكَ بِقَوْلِكَ هٰذَا مِنْ أَنْ تَكُونَ زِنًا وَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا وَلَيْسَ مَا كَانَ مِثْلَ الزِّنَا وَإِنَّمَا كَانَ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَا لِأَشْيَاءَ الْحُرْمَةُ يَجِبُ فِي أَنْفُسِهَا مِنَ الْعُقُوبَاتِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَا لِأَنَّ الْعُقُوبَاتِ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيفِ لَا مِنْ جِهَةِ الْقِيَاسِ ترجمہ اسکو کہا جائے گا کہ تم نے اپنی اس تقریر سے خود اسکو زنا سے نکال دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ زنا سے بڑھ کر سخت ہے اور جو افعال محرمہ زنا کے مشابہ یا زنا سے بڑھ کر ہوں انکی تک حرمت میں وہ سزائیں واجب نہیں ہوتیں جو زنا میں ہوتی ہیں کیونکہ سزائیں تو شریعت سے معلوم ہوتی ہیں نہ قیاس سے **أَلَا تَرَى** أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ كَمَا حَرَّمَ الْخَمْرَ وَقَدْ جَعَلَ عَلَى شَارِبِ الْخَمْرِ حَدًّا وَلَمْ يَجْعَلْ مِثْلَهُ عَلَى أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَلَا عَلَى أَكْلِ لَحْمِ الْمَيْتَةِ وَإِنْ كَانَ تَحْرِيمُ مَا أُتِيَ بِهِ كَتَحْرِيمِ مَا أُتِيَ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ جَلْدَةً ثَمَانِينَ وَسُقُوطَ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَإِلْزَامَ اسْمِ الْفُسُوقِ وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ فِيمَنْ رَمَى رَجُلًا بِالْكُفْرِ وَالْكُفْرُ فِي نَفْسِهِ أَعْظَمُ وَأَغْلَظُ مِنَ الْقَذْفِ فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ قَدْ جُعِلَتْ فِي أَشْيَاءَ خَاصَّةٍ وَلَمْ يُجْعَلْ فِي أَمْثَالِهَا وَلَا فِي أَشْيَاءَ هِيَ أَعْظَمُ مِنْهَا وَأَغْلَظُ فَكَذٰلِكَ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْحَدِّ فِي الزِّنَا لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ وَاجِبًا فِيمَا هُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا فَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى ترجمہ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ عزوجل نے مردار خون لحم خنزیر کو حرام کیا ہے جس طرح کہ شراب کو حرام کیا ہے اور شرابی پر جو حد مقرر کی ہے وہ خنزیر اور مردار گوشت کے کھانے والے پر مقرر نہیں کی اگرچہ حرمت میں سب برابر ہیں علی ہذا محصنہ کو گالی زنا، دینے میں اللہ تعالیٰ نے اسی درے مقرر فرمائے ہیں اور گالی دینے والے کی گواہی مردود کی ہے اسکو فسق کا الزام دیا ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہدے تو اسپر کوئی سزا مقرر نہیں حالانکہ کفر فی نفسہ گالی دینے سے بڑھ کر برا ہے اب معلوم ہوا کہ سزائیں بعض امور میں خاص مقرر ہیں اور انکے مشابہ یا انسے بڑھ کر اشیاء میں نہیں ہیں علی ہذا اللہ تعالےٰ نے جو حد زنا میں مقرر کی ہے یہ ضروری نہیں کہ جو فعل زنا سے بڑھ کر ہو اس میں بھی زنا کی حد ہو اور جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہی قیاس اور نظر ہے اور یہی امام ابو حنیفہ امام سفیان رحمہما اللہ کا قول ہے

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد کے بیان میں

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَنِ اللَّالِ اَنَاجِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيِّ اَبِي سَاسَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ اَرْبَعِيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد بن مسرہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے داناج سے وہ حصین بن منذر رقاشی ابوساسان سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ نے شراب میں چالیس کوڑے لگائے اور حضرت عمرؓ نے انکو اسّی تک پورا کیا اور ہر ایک سنت ہے

۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدَّانَاجِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَقَدْ اُتِيَ بِالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَقَدْ صَلّٰى بِاَهْلِ الْكُوْفَةِ الصُّبْحَ اَرْبَعًا وَقَالَ اَزِيْدُكُمْ قَالَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهُ رَاٰهُ يَشْرَبُهَا وَشَهِدَ الْاٰخَرُ اَنَّهُ رَاٰهُ يَقِيْئُهَا قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهُ لَمْ يَقِئْهَا حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ الْحَسَنِ اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ قَالَ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ فَاَخَذَ السَّوْطَ فَجَعَلَ يَجْلِدُهُ وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ اَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ اَبُوْ بَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ رضؓ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم . . . . . .

. . . . کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن مختار انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن داناج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حصین بن منذر رقاشی نے کہا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اُنکے سامنے ولید بن عقبہ لایا گیا اس نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی تھی اور کہا تھا کہ میں تمہاری بے پڑھاتا ہوں (یعنے بجائے دو کے چار رکعت پڑھاتا ہوں) پھر اسکے برخلاف حمران اور ایک اور شخص نے گواہی دی ایک نے تو یہ کہا کہ میں نے اسکو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اسکو قے کرتے ہوئے دیکھا ہے عثمان رضؓ نے فرمایا کہ بدون شراب پیئے اس نے قے نہیں کی ہوگی پھر حضرت علی رضؓ سے کہا کہ آپ اسپر حد قائم کریں حضرت علی رضؓ نے اپنے بیٹے حسن رضؓ سے فرمایا کہ تم اسپر حد قائم کرو آپ کہنے لگے کہ جو ارکان سلطنت (یعنے بنی امیہ) خلافت کی راحت کے وارث ہیں وہی اُسکی تکلیف (اور حد قائم کرنے) کے وارث بنیں اور ایک روایت میں ہے کہ اس انکار پر حضرت علی رضؓ امام حسن رضؓ ناراض ہوئے) پھر حضرت علی رضؓ نے عبداللہ بن جعفر سے کہا کہ تم حد قائم کرو انہوں نے کوڑا لیا اور لگے مارنے حضرت علی رضؓ گنتے جاتے تھے حتی کہ چالیس تک شمار کیے پھر انکو کہنے لگے کہ بس کرو پھر فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس کوڑے لگوائے تھے اور ابوبکر رضؓ نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمر رضؓ نے اسّی لگائے اور ہر دو سنت ہیں اور یہ مجھے زیادہ پسند ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَدَّ الَّذِيْ يَجِبُ عَلٰى شَارِبِ الْخَمْرِ هٰذَا اَرْبَعُوْنَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ترجمہ امام ابوجعفر فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ شرابی کی حد جو واجب ہے وہ چالیس کوڑے ہیں اور ان آثار سے دلیل لائے ہیں وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَادَّعَوْا فَسَادَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَنْكَرُوْا اَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِاَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَيَدْفَعُهُ ترجمہ اور اس میں اور علماء کے مخالف ہیں انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور حضرت علی رضؓ کے اس قول کا انکار کیا ہے کیونکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵۳ اسکے خلاف روایت کیا گیا ہے جو اسکو دفع کرتا ہے وھو ما حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا الحصیب ابن ناصح قال ثنا عبد العزیز بن مسلم عن مطرف وعن عمیر بن سعید النخعی قال قال علی من شرب الخمر فاجلدوہ ثمانین وقیدناہ الا انہ شیء صنعناہ "ترجمہ اور وہ یہ ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے مطرف سے وہ عمیر بن سعید نخعی سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے جو شخص شراب پیے پھر ہم کو ملے لگائیں گے اور وہ مر جائے تو ہم اس کی دیت دینگے کیونکہ یہ کام ہمنے کیا ہے

۵۴ حدثنا فہد قال ثنا محمد بن سعید الاصبہانی قال اخبرنا شریک عن ابی حصین عن عمیر بن سعید عن علی قال ما حددت احدا حدا فمات فیہ فوجدت فی نفسی شیئا الا الخمر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسن فیہا شیئا "ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے ابی حصین سے وہ عمیر بن سعید سے وہ علی رضہ سے آپ نے فرمایا کہ میں جس کو حد لگاؤں اور وہ اسمیں مر جائے تو میں اپنے دل میں خلجان پاتا ہوں مگر شراب میں کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ تعیین نہیں فرمایا فہذا علی رضی اللہ عنہ یخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن سن فی شرب الخمر حدا "ترجمہ اب دیکھو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے پینے میں کوئی حد نہیں فرمائی ثم الروایۃ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث شارب الخمر فعلی خلاف ما فی الحدیث الاول ایضا من اختیارہ الاربعین علی الثمانین "ترجمہ پھر حضرت علی رضہ سے جو پہلے حدیث میں ہے کہ چالیس کو اسی پر ترجیح دی ہے اسکے برخلاف بھی روایت کی گئی ہے

۵۵ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن عطاء بن ابی مروان عن ابیہ قال اتی علیا بالنجاشی قد شرب الخمر فی رمضان فضربہ ثمانین ثم امر بہ الی السجن ثم اخرجہ من الغد فضربہ عشرین ثم قال انما جلدتک ہذہ العشرین لافطارک فی رمضان وجرأتک علی اللہ "ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عطا بن ابی مروان سے وہ اپنے باپ سے کہ حضرت علی رضہ کے پاس نجاشی لایا گیا جس نے کہ رمضان شریف میں شراب پی تھی تب اسکو اسی درے لگائے پھر اسکو قید خانہ میں بھیجدیا اگلے دن اسکو نکال لیا اور بیس کوڑے اور لگائے اور کہا کہ یہ بیس کوڑے تم کو اس لیے مارتے ہیں کہ تم نے رمضان میں افطار کیا ہے اور اللہ تعالے کے گناہ پر جرأت کی

۵۶ حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا سفیان عن ابی مصعب عن ابیہ ان رجلا شرب الخمر فی رمضان ثم ذکر نحوہ "ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ابو مصعب سے وہ اپنے باپ سے کہ ایک شخص نے رمضان شریف میں شراب پی پھر اس مثل بیان کی حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وہب قال اخبرنی اسامۃ ابن زید اللیثی ان ابن شہاب حدثہ ان حمید بن عبد الرحمن بن عوف حدثہ ان رجلا من کلب یقال لہ وبرۃ اخبرہ ان ابا بکر الصدیق کان یجلد فی الشراب اربعین وکان عمر یجلد فیہا اربعین قال بعثنی خالد بن الولید الی عمر بن الخطاب فقدمت علیہ فقلت یا امیر المومنین ان خالدا ابعثنی الیک قال فیم قلت ان الناس قد تحاقروا العقوبۃ والہمکوا فی الخمر فما

۵ ۔ پینے شراب کی حد میں خلجان رہتا ہے مجھ کو علی رضہ سے

تری فی ذلک فقال حمر وعلیہ حدہ ما ترون فقال علی ابن ابی طالب تری یا امیر المؤمنین ثمانین جلدۃ فضل ذلک عمر وقال خالد اول من جلد ثمانین ثم جلد عمر بن الخطاب ثمانین ثمانین جلدۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو اسامہ بن زید لیثی نے کہ ابن شہاب نے اس سے حدیث بیان کی کہ حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے اس سے حدیث بیان کی کہ ایک شخص قبیلہ بنی کلب نے جسکو وبرہ کہا جاتا ہے اسکو خبر دی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شراب میں چالیس درے لگایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی چالیس لگایا کرتے تھے وبرہ کہتے ہیں کہ مجھ کو خالد بن ولید نے عمر بن الخطاب کیطرف بھیجا میں انکی خدمت میں آیا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین خالد نے مجھے آپکی طرف بھیجا ہے فرمایا کیوں میں نے کہا کہ لوگ مزے سے ڈرتے ہیں اور شراب میں مبتلا ہو گئے ہیں آپکی رائے کیا ہے حضرت عمر رضہ نے حاضرین سے کہا تمہاری کیا رائے ہے حضرت علی ابن ابی طالب نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین ہم تو اسکی درے تجویز کرتے ہیں تب حضرت عمر رضہ نے اسکو قبول کیا اور خالد ہی پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسی درے لگائے اسکے بعد حضرت عمر رضہ نے لوگوں کو اسی درے لگائے ۵۸ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا اسامۃ بن زید اللیثی قد ذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال فاتیت عمر فوجدت عندہ علیا وطلحۃ وزبیرا وعبد الرحمن بن عوف وھم متکیون فی المسجد قد ذکر مثل ما فی حدیث یونس غیر انہ زاد فی کلام علی انہ قال اذا سکر ھذی واذا ھذی افتری وعلی المفتری ثمانون وتابعہ اصحابہ ثم ذکر الحدیث ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسامہ بن زید لیثی نے پھر ذکر کیا اپنی اسناد سے اس کی مثل مگر یہ کہا کہ میں حضرت عمر رضہ کے پاس آیا اور انکے پاس حضرت علی طلحہ زبیر عبدالرحمن بن عوف تھے جو مسجد میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر ویسا بیان کیا جو کہ یونس کی حدیث میں ہے صرف حضرت علی رضہ کے کلام میں یہ بڑھایا کہ جب مست ہو جاتا ہے بکواس کرنے لگتا ہے اور جب بکواس کرتا ہے تو افترا کرنے لگتا ہے اور مفتری پر اسی درے آتے ہیں (جیسا کہ قاذف کا حکم ہے) اور اسکے اصحاب نے متابعت کی پھر حدیث کا ذکر کیا افلا ترى ان علیا رضی اللہ عنہ لما سئل عن ذلک ضرب امثال الحدود وکیف ھی ثم استخرج منھا حد المفتری فجعلہ کحد المفتری ولو کان عندہ فی ذلک شیء موقت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما عدل الا الیہ ولانکروا علیہ اخذ ذلک من جھۃ الاستنباط وضرب الامثال فدل ما ذکرنا منہ ومنھم انہ لم یکن عندھم فی ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء فکیف یجوز ان یقبل بعد ھذا عن علی رضی اللہ عنہ ما یخالف ھذا ترجمہ کیا تم نہیں جانتے کہ علی رضہ سے جب اس کا سوال کیا گیا تو انہوں نے حدود کی مثالیں دیں کہ وہ کیسی ہوتی ہیں پھر اپنی رائے سے آپ سے حد شراب نکالی اور اس کو مفتری کی حد کی طرح بنا دیا اور اگر انکے پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حد معین ہوتی تو اس قیاس کی کوئی ضرورت نہ تھی اور اگر انکے اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی حدیث ہوتی تو بلاشبہ اسپر انکار کرتے کہ آپ قیاس کیوں کرتے ہیں اور مثالیں کیوں لاتے ہیں اب تمہاری بیان سے یہ ثابت ہوا کہ نہ تو حضرت علی رضہ کے پاس اور نہ دیگر صحابہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صریح کوئی حدیث تھی اب حضرت علی اللہ رضی اللہ عنہ سے اگر اسکے خلاف کوئی حکم ہو تو کیونکر قبول کیا جا سکتا ہے حدثنا فھد قال ثنا محمد بن سعید الاصبھانی قال اخبرنا محمد بن فضیل عن عطاء بن

toobaa-elibrary.blogspot.com

السائب عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی قال شرب نفر من اهل الشام الخمر وعلیهم یومئذ یزید بن ابی سفیان وقالوا هی حلال وتاولوا لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا الایة فکتب فیهم الی عمر فکتب عمر ان ابعثهم الی قبل ان یفسدوا من قبلک فلما قدموا علی عمر استشار فیهم الناس فقالوا یا امیر المومنین نری انهم قد کذبوا علی الله وشرعوا فی دینهم ما لم یاذن به الله فاضرب اعناقهم وعلی ساکت فقال ما تقول یا ابا الحسن فیهم قال اری ان تستتیبهم فان تابوا ضربتهم ثمانین ثمانین لشربهم الخمر وان لم یتوبوا ضربت اعناقهم فانهم قد کذبوا علی الله وشرعوا فی دینهم ما لم یاذن به الله فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانین ثمانین ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی ہم کو فضیل نے عطاء بن السائب سے وہ عبد الرحمن بن سلمی سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اہل شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی اور انپر والی یزید بن ابی سفیان حاکم تھا وہ اب کہنے لگے کہ شراب حلال ہے اور یہ آیت تاویل پیش کرتے تھے یعنے ایمان والوں اور اعمال صالحہ والوں پر جو کچھ کھا چکے ہیں کوئی حرج نہیں الآیۃ تب یزید نے انکی بارہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو لکھا آپنے اسکو کہا کہ ان سب کو پہلے اس سے کہ تمہاری طرف فساد مچانے لگیں میرے پاس بھیجدو جب یہ لوگ حضرت عمر رضہ کی حدمت میں آئے تو آپنے انکے بارہ میں صحابہ سے مشورہ طلب کیا انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالی پر جھوٹ باندھا ہے اور اپنے دین میں وہ بات ایجاد کی ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا ان کو آپ قتل کریں حضرت علی رضہ چپ چاپ سن رہے تھے حضرت عمر رضہ نے کہا اے ابو الحسن آپ انہیں کیا کہتے ہیں آپ نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ انہیں توبہ کرائیں اگر یہ توبہ کریں تو شراب پینے کی وجہ سے انکو اسی اسی دُرّے لگائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کر ڈالیں کہ بلاشبہ انہوں نے اللہ تعالی پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین میں وہ بات ایجاد کی ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا تب حضرت عمر رضہ نے انسے توبہ کرائی انہوں نے توبہ کی پھر انکو اسی اسی دُرّے لگائے وفی هذا الحدیث ان علیا رضی الله عنه لما سال عمر رضی الله عنه عن حدهم اجابه انه ثمانون وله یقل ان شئت جعلته اربعین وان شئت جعلته ثمانین ترجمہ اس حدیث میں یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضہ نے حضرت علی رضہ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی دُرّے یہ نہیں کہا کہ چاہو تو چالیس چالیس دُرّے لگاؤ اور اگر چاہو تو اسی دُرّے لگاؤ فهذا ینفی ما فی حدیث الداناج یستدل به فیه عن علی رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الاربعین ومن اختیاره هو من بعد ذلک ترجمہ اور یہ حدیث داناج کی اس حدیث کے مخالف ہے جس میں حضرت علی رضہ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چالیس دُرّے منقول ہیں اور یہ کہ حضرت علی رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چالیس کو اختیار کیا ہے وقد یروی ان السوط الذی ضرب به الولید کان له طرفان فکانت الحد به ثمانین ترجمہ اور بلاشبہ مروی ہے کہ جس کوڑے سے ولید کو حضرت علی رضہ نے مارا تھا اس کی دو طرفیں تھیں اسلیے اس کی ایک ضرب دو ضرب ہوئیں حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا الحصیب بن ناصح قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن محمد بن علی ان علیا جلد الولید سوطا له طرفان ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے وہ محمد بن علی سے کہ حضرت علی رضہ نے ولید کو جالیس کوڑے لگائے تھے جس کی دو طرفیں تھیں حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم قال

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ نَبَّأَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ بِسَوْطٍ لَهُ ذَنَبَانِ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً فِي الْخَمْرِ قَالَ وَذَلِكَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوالاسود نے عروہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو ایسے چالیس کوڑے لگائے تھے جس کی دو دمیں تھیں (اس حساب سے اسی لگے) اور یہ زمانہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا تھا۔

فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ضَرَبَهُ ثَمَانِينَ لِأَنَّ كُلَّ سَوْطٍ مِنْ تِلْكَ الْأَصْوَاتِ سَوْطَانِ فَاسْتَحَالَ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ الْأَرْبَعِينَ تَعْدِلُ الثَّمَانِينَ ثُمَّ يَجْلِدُهُ ثَمَانِينَ فَهَذَا دَلِيلٌ أَيْضًا عَلَى فَسَادِ حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ترجمہ پس اس حدیث میں یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اسکو اسی دُرے لگائے کیونکہ ہر ایک کوڑے کی دو طرفیں تھیں (اس حساب سے بیس کے اسی ۸۰ ہوئے) اب یہ محال ہے کہ علی رضی اللہ عنہ یہ کہیں کہ چالیس دُرے میرے نزدیک زیادہ پیارے ہیں بہ نسبت اسی کے پھر خود وہ اسی دُرے لگائیں اب یہ بھی اس دلیل سے ہے کہ حدیث دراوردی میں فساد ہے وَقَدْ رَوَى الْخَرُوجُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خِلَافَ ذَلِكَ ترجمہ اور دوسرے اہل علم نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے ۵۱۲

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ وَعُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْمَعْنَى قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ فِي حَدِيثِهِ جَلَدَ رَجُلًا مِنْ بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْخَزْرَجِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن عبداللہ نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالغفار بن داود اور عثمان بن صالح نے ان سب نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے خالد بن یزید سے وہ سعید بن ابی ہلال سے وہ نبیہ بن وہب سے وہ محمد بن علی بن ابی طالب سے وہ علی بن ابی طالب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے ایک شخص کو شراب کے پینے میں اسی دُرے لگائے صرف یہ ہے کہ صالح نے اپنی حدیث میں یہ کہا ہے کہ ایک شخص کو جو کہ حارث بن خزرج کی اولاد میں سے تھا وَهَذَا عِنْدَنَا أَيْضًا فَاسِدٌ لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ قَبِيلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يُسَنَّ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَإِنَّمَا جَعَلُوهُ بَعْدَهُ ثَمَانِينَ بِالتَّمْثِيلِ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْبَابِ وَلَا يَثْبُتُ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَكُونَ اخْتَارَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحُدَّ أَحَدًا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ترجمہ اور ہمارے نزدیک یہ حدیث بھی فاسد اور ضعیف ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں کیونکہ سعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال فرما گئے بجالیکہ آپ نے شراب میں حضور نے کوئی حد معین نہیں فرمائی بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے انتقال کے بعد قیاس و تمثیل سے جس کو ہم نے اس باب میں بیان کر دیا ہے اسی دُرے بنا دیئے اور ہمارے نزدیک اہل علم پر جائز نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باوجود اس کے کہ انکے پاس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم تھا جیسا کہ اس حدیث میں ہے شراب کی حد قیاس سے تجویز کی ہو وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَصَدَ فِي حَدِّ الشَّارِبِ إِلَى عَدَدٍ مِنَ الضَّرْبِ مَعْلُومٍ حَتَّى لَقَدْ بَيَّنَ فِي بَعْضِ مَا رُوِيَ عَنْهُ ذَلِكَ ذَلِكَ وَمِثْلُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مات ولم یسن فیہ حدا ترجمہ اور بلاشبہ متواتر احادیث آئی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرابی کی حد میں کوئی معین تعداد کا قصد نہیں فرمایا ہے حتیٰ کہ بعض روایات میں اس کی نفی آئی ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے اور اس میں کوئی حد معین نہ فرمائی فیما

۵۱۳ روی فی ذلک حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی اسامۃ بن زید اللیثی عن ابن شہاب حدثہ عن عبد الرحمن بن ازھر قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الان وھو فی الرحال یلتمس رجل خالد ابن الولید یوم حنین فبینما ھو کذلک اتی برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوہ فمنہم من ضربہ بالنعال ومنہم من ضربہ بالثوب یرید الجرید والرطبۃ ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجہہ ترجمہ اب منجملہ ان احادیث کے جو اس باب میں مروی ہیں ایک یہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو اسامہ بن زید لیثی نے ابن شہاب سے وہ عبد الرحمن بن ازہر سے روایت کرتا ہے کہا کہ گویا میں اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ حنین کے دن خالد بن ولید کے کجاوہ کی تلاش کر رہے تھے اتنے میں آپ کے سامنے ایک شخص لایا گیا جس نے کہ شراب پی تھی تب آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اس کو مارو بعض جوتی مارتے تھے بعض لکڑی بعض تر کھجور کی شاخوں سے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۱۴ نے زمین سے مٹی اٹھائی اور اس کے چہرہ کی طرف پھینکی حدثنا علی بن شیبۃ قال حدثنا اسامۃ بن زید قال قال ابن شہاب قال حدثنی عبد الرحمن بن ازھر الزھری قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین یتخلل الناس یسال عن منازل خالد بن الولید فاتی بسکران فامر من کان عندہ فضربوہ بما کان فی ایدیہم ثم حثی علیہ التراب ثم اتی ابو بکر بسکران فحثی الذی کان من قربہم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضربہ اربعین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسامہ بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن شہاب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن ازہر زہری نے کہا کہ میں نے جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ لوگوں میں جا کر خالد بن ولید کے ڈیرہ کو پوچھتے تھے اتنے میں ایک شرابی مست لایا گیا تب آپ نے حاضرین کو حکم دیا تو انہوں نے جو کچھ انکے ہاتھ میں تھا مارنا شروع کیا پھر آپ نے اسپر مٹی پھینکی پھر حضرت ابو بکر کے پاس (انکے زمانہ خلافت میں) ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا قصد کیا کہ جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہکر اس کو مارا تھا تب چالیس دُرّے لگوائے آفلا ترٰی ان اباکرا انما کان ضرب بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین علی التحری منہ لضرب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی کان لا یکون النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یکن وقفہم فی ذلک علی شیء بعینہ ترجمہ اب تم کیا نہیں دیکھتے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد حضور ہی کی سزا دینے کا لحاظ کر کے چالیس دُرّے لگائے تھے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو کسی حد

۵۱۵ معین پر واقف نہ کیا تھا حدثنا ابن مرزوق قال حدثنا وھب قال حدثنا شعبۃ بن الحجاج عن ابی التیاح عن ابی الوداک عن ابی سعید قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسکران فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ نحو ما شربت خمرا انما شربت نبیذ تمر وزبیب فی دباء فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضرب بایدی وخفق بالنعال

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ بن حجاج نے ابوالوداک سے وہ ابوسعید سے کہا کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک مست لایا گیا تھا میں وہ نبیذ ٥٤ جو کہ ٹھیلیوں میں بنایا جاتا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے شراب نہیں پی صرف کھجوروں اور کشمش کا نبیذ جو مشکوں میں بنایا ہے پیا ہے تب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تو اسکو ہاتھوں سے اور جوتوں سے زدوکوب کیا گیا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا مَنْ ضَرَبَهُ بِيَدِهِ وَبِثَوْبِهِ وَبِنَعْلِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو نافع بن یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن الہاد نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے اسکے حدیث بیان کی وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٥٥ خدمت میں ایک شرابی لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسکو مارو تب بعض اسکو ہاتھ سے کپڑے سے جوتے سے مارتے تھے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو انس بن عیاض نے یزید بن الہاد سے و محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قُومُوا إِلَيْهِ فَقَامَ النَّاسُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور محمد بن ابراہیم اور زہری نے عبدالرحمن بن ازہر سے کہا کہ جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شرابی لایا گیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور اسکو مارو ٥٩ لوگوں نے اس کو اپنی جوتیوں سے پیٹا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أُتِيَ بِالنُّعْمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَكْرَانُ قَالَ فَشَقَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةً شَدِيدَةً قَالَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضَرَبُوهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ قَالَ عُقْبَةُ كُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلےٰ بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے ایوب سے وہ عبداللہ بن ابی ملیکہ سے وہ عقبہ بن حارث سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نعمان لایا گیا جو نشہ سے مست تھا پس یہ امر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شاق گذرا پھر حکم دیا کہ جتنے گھر کے لوگ ہیں اس کو ماریں لوگوں نے جوتوں اور کھجور کی شاخوں سے پیٹا عقبہ کہتے ہیں کہ میں بھی پیٹنے والوں میں سے تھا۔ ٦٠ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِالنُّعْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعْمَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل ذکر کیا مگر یہ کہ کہا نعمان کے ساتھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا ابن نعمان کیساتھ یہ معاملہ ہوا **حدثنا** ابراہیم ابن المرزوق قال ثنا عفان قال ثنا وھیب فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے وہیب نے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل ذکر کیا **قال** ما ذکرنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یوقفھم فی حد الخمر علی ضرب معلوم کما وقفھم فی حد الزنا لغیر المحصن وفی حد القذف ترجمہ اب جو ہمنے بیان کیا یہ اس کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو شراب کی حد میں کسی معین مار پر واقف نہیں کیا تھا جس طرح کہ غیر محصن کے زنا کی حد اور حد قذف میں واقف مطلع کر دیا تھا۔ **فان قال** قائل فقد روی عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر بنعلین اربعین اربعین فجعل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکل نعل سوطا اب اگر کوئی کہے کہ ابو سعید رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب میں چالیس چالیس جوتیاں ماریں پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوتی کی جگہ کوڑا کر دیا **قیل** لہ قد صدقت قد حدثنا بذلک محمد بن بحر ھو ابن مطر قال ثنا یزید بن ھارون قال اخبرنا المسعودی عن زید العمی عن ابی الصدیق او ابی نضرۃ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک ترجمہ تو اسکے جواب میں اس سے کہا جائیگا کہ تم نے سچ کہا بلاشبہ یہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بحر نے جو کہ ابن مطر ہے کہا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو مسعودی نے زید العمی سے وہ ابی الصدیق یا ابی نضرہ سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل بیان کرتے ہیں۔ **ولیس** فی ھذا الحدیث ایضا ما یدل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصد بذلک الضرب الی ثمانین وقد یجوز ان یکون قصد الی ضرب غیر معلوم فضرب الناس فکان ضربھم فی جملتہ ثمانین فتوخی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذلک لما اراد ان یوقف الناس فی ذلک علی شیء معلوم فجعل مکان کل نعل سوطا ترجمہ اور اس حدیث میں بھی یہ بات نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اسی کا قصد کیا تھا جائز ہے کہ آپ نے غیر معلوم ضربوں کا ارادہ کیا ہو لیکن لوگوں نے جوتیاں ماریں جو اسی تک پہنچ گئیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب لوگوں کو ایک معین عدد پر واقف کرنا چاہا تو انہیں کا ارادہ کر لیا اور ہر ایک جوتی کے بدلے ایک کوڑا کر دیا **والدلیل** علی ذلک ایضا ان عبد اللہ بن محمد بن حنینیس حدثنا قال ثنا مسلم بن ابراھیم قال ثنا ھشام عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد فی الخمر بالجریدۃ والنعال وجلد ابو بکر اربعین فلما ولی عمر دعا الناس فقال ما ترون فی حد الخمر فقال لہ عبد الرحمن بن عوف اری ان تجعلہ کاخف الحدود وتجعل فیہ ثمانین فلو کان عمر رضی اللہ عنہ قد علم ان ما فی حدیث ابی سعید الذی ذکرناہ توقیفا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الناس علی حد الخمر انہ ثمانون اذا لما احتاج فی ذلک الی مشورۃ ولکنہ انما شاور لیستنبط وقتا معلوما فی ذلک لا یجاوزہ الی ما ھو اکثر منہ ولا ینقص الی اقل منہ ترجمہ اور اسپر یہ بھی دلیل ہے کہ عبد اللہ بن محمد بن حنینیس نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے قتادہ سے وہ انس رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب میں کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے مارا اور ابو بکر رضؓ نے چالیس کوڑے لگائے پھر جب حضرت عمر رضؓ خلیفہ ہوئے تو لوگوں کو بلایا اور کہا کہ تم شراب کے بارہ میں کیا کہتے ہو تب عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ میرے خیال میں آپ اسکو ہلکی حد قرار دیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس میں اسی درے لگائیں۔ اب اگر حضرت عمر رضہ نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ ابو سعید کی حدیث میں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کی حد اسی تو یقینی ہے تو اسمیں پھر مشورہ کے محتاج نہ ہوتے لیکن انہوں نے اسلیے مشورہ کیا تھا کہ اس امر میں ایک ایسی حد مقرر کیجائے کہ جس میں کمی بیشی نہ ہو ۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَا جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ ثُمَّ صَنَعَ أَبُو بَكْرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَيْ أَيْرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخَفُّ الْحُدُودِ ثَمَانُونَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ترجمہ

اور بلاشبہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے شعبہ نے **دوسری سند** اور حدیث بیان کی ہم سے موسی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے ان دونوں نے قتادہ سے روایت کی وہ انس بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے کہ شراب پی تھی تب آپ نے حکم دیا اور اُسے قریبا اسی کھجور کی چھڑیاں ماریں گئیں پھر ابوبکر رضہ نے بھی ایسا ہی کیا لیکن جب حضرت عمر رضہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ کیا عبدالرحمن نے کہا اے امیر المومنین ہلکی حد اسی درے ہے پھر ایسا ہی کیا۔ **فثبت**

بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّوْقِيفَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ عَلَى جَلْدٍ مَعْلُومٍ إِنَّمَا كَانَ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَإِنَّمَا وَقَفُوا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ ثَمَانِينَ وَلَمْ يُخَالِفْ عُمَرُ فِي ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَدَعَ ذٰلِكَ وَيَقِفَ فِيهِ حَدًّا لِأَنَّ إِجْمَاعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَكَانَ بَرِيئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ وَهُوَ يُقَلِّدُهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي رَوَوْهُ عَنِ الْعَوَّامِ وَالزَّلَلِ فَكَمَا كَانَ يَلْزَمُهُمُ الَّذِي تَقَلَّدُوهُ جَمِيعًا حُجَّةً يَجِبُ زَوَالُ حُكْمِ خِلَافِهِ كَذٰلِكَ رَأْيُهُمُ الَّذِي رَأَوْهُ جَمِيعًا حُجَّةً لَا يَجُوزُ خِلَافُهُ **ترجمہ**

سے ثابت ہوا کہ شراب کے بارہ میں ایک معلوم عدد پر صرف حضرت عمر رضہ کے زمانہ میں حد مقرر ہوئی ہے اور جس پر لوگ واقف ہوئے وہ اسی کا عدد ہے اس میں انکا کوئی مخالف نہیں ہوا اب کسی کو مناسب نہیں کہ اس حد کو ترک کرے اور اسکے خلاف کہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کا اجماع جبکہ وہم اور لغزش سے بری ہو تو حجت ہوا کرتا ہے جیسا کہ صحابہ کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو کہ وہم اور لغزش سے بری ہو اب جس طرح ان سب کی روایت حجت ہے اور کسی کو اسکا خلاف جائز نہیں اسی طرح انکی رای کا حال ہے جس کو سب نے مان لیا کہ وہ حجت ہے اور اس کا خلاف جائز نہیں **وقد** حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذَ بِيَدِ ابْنٍ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ هٰذَا رِيحَ الشَّرَابِ وَإِنِّي سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ سَكِرَ جَلَدْتُهُ قَالَ السَّائِبُ فَرَأَيْتُ عُمَرَ جَلَدَ ابْنَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِينَ **ترجمہ** اور بلاشبہ ہم سے ابن مرزوق نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے وہ سائب بن یزید سے کہ عمر رضہ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور جب نماز پڑھ چکے تو اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ لیا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا لوگو میں اس سے شراب کی بو پاتا ہوں اور میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس نے نشہ پیا ہے تو ہم اس کو درے لگائیں گے سائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اسکے بعد اپنے فرزند کو اسی درے لگائے **حدثنا**

فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ثَنَا السَّائِبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الیمان نے کہا خبر دی ہم کو شعیب نے زہری سے کہا حدیث بیان کی ہم سے سائب

toobaa-elibrary.blogspot.com

پھر ذکر کیا اسکے مثل **وھذا** بحضرۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکر علیہ منھم منکر فذلک ذالک علی متابعتھم لہ **ترجمہ** اور یہ صدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے سامنے دی تھی اور کسی نے اسپر انکار نہیں کیا تھا اب یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ سب آپ کے تابع ہو رہے تھے **وقد** روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایضا فی التوقیف علی حد الخمر انہ ثمانون حدیث ان کان ثابتا **ترجمہ** اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے بارہ میں اسی کی تعداد مروی ہے اگر وہ ثابت ہو جاوے (یعنے بطریق صحیح) **وھو** ما قد حدثنا ابن ابی داود قال ثنا اسحق بن ابی اسرائیل قال ثنا ھشام بن یوسف عن عبد الرحمن بن صخر الافریقی عن جمیل بن کریب عن عبد اللہ بن یزید عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من شرب بسقتہ خمر فاجلدوہ ثمانین **ترجمہ** وہ یہ حدیث ہے جو کہ بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن ابی اسرائیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن یوسف نے عبد الرحمن بن صخر افریقی سے وہ جمیل بن کریب سے وہ عبد اللہ بن یزید سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چلو بھر شراب پی اس کو اسی درّے لگاؤ **فھذا** الذی وجدنا فیہ التوقیف من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حد الخمر وھو ثمانون فان کان ذلک ثابتا فقد ثبت بہ الثمانون وان لم یکن ثابتا فقد ثبت عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قدمنا ذکرنا لہ فی ھذا الباب من اجماعھم علی الثمانین ومن استنباط ابراھیم ایاھا من اخف الحدود وقد ذلک من اجماعھم بعد ما کان خلافا فکان اجماعھم علی المنع من بیع امھات الاولاد وتکبیرات الجنائز وقد کان خلافا فکلما لا ینبغی خلافھم فی ترک بیع امھات الاولاد فکذلک لا ینبغی خلافھم فی توقیفھم الثمانین فی حد الخمر وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد بن الحسن رحمھم اللہ تعالی **ترجمہ** سو یہ حدیث جس میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کی حد میں ہم نے اسکی تعیین پائی ہے اگر ثابت ہو تو اسی درّے ثابت ہوئے اور اگر یہ حدیث ثابت نہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابؓ سے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اسی درّے پر ثابت ہوا ہے اور یہ کہ اسی درّے ہلکی حد ہے اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انکا یہ اجماع پہلے کے بخلاف ہوا ہے جیسا کہ انکا امہات الاولاد کی بیع کی ممانعت اور تکبیرات جنازہ پر اجماع ہوا ہے حالانکہ پہلے اسکے برخلاف تھا اب جس طرح امہات اولاد کی بیع کے ممانعت کے برخلاف نہیں کرنا چاہیے اسی طرح شراب کی حد میں اسی درّے کے برخلاف کرنا جائز نہیں۔ اور یہی امام ابو حنیفہ رح اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد بن الحسن رحمہم اللہ تعالے علیہم کا قول ہے

باب من سکر اربع مرات فی واحدۃ

جس شخص نے چار دفعہ شراب پی اسکی کیا سزا ہے

حدثنا علی بن معبد قال ثنا عبد الوھاب بن عطاء قال اخبرنا سعید بن ابی عروبۃ عن عاصم عن ذکوان عن ابی صالح عن معاویۃ بن ابی سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شربوا الخمر فاجلدوھم ثم ان شربوا فاجلدوھم ثم ان شربوا عند الرابعۃ فاقتلوھم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

عبدالوہاب بن عطار نے کہا خبر دی ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے عاصم سے وہ ذکوان سے وہ ابی صالح سے وہ معاویہ بن ابی سفیان سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اگر لوگ شراب پئیں تو انکو درے لگاؤ پھر پئیں تو پھر لگاؤ پھر چوتھی دفعہ پئیں تو ان کو قتل کر ڈالو ۵۲ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ مُصْعَبٍ الْقَاصِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہل بن بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے مغیرہ سے وہ مصعب قصہ خوان (واعظ) سے وہ عبدالرحمن بن عبداللہ جدلی سے وہ معاویہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَاللّٰهِ لَا أُوتَى بِرَجُلٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ لَمْ أَقْتُلْهُ فَأَنَا كَاذِبٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب نے کہا خبر دی ہم کو قرہ بن خالد نے حسن سے وہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حسن کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے پاس ایسا شخص لاؤ کہ جسپر تین دفعہ حد قائم ہو چکی ہو پھر اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو میں جھوٹا ہوں

۵۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہدبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمام نے قتادہ سے وہ شہر بن حوشب سے وہ عبداللہ بن عمرو رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں لیکن عبداللہ بن عمرو کے قول کا انہوں نے ذکر نہیں کیا

۵۵ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَالزَّهْرَانِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے کہا ان دونوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبدالرحمن سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں

۵۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن یزید اودی نے سماک بن حرب سے وہ خالد بن جریر سے وہ جریر رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں

۵۷ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّ أَبَا سُلَيْمَانَ مَوْلَى آلِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا رُمْثَةَ الْبَلَوِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ فَأَتَوْا بِهِ فَضَرَبَهُ ثُمَّ شَرِبَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَدْرِي قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَأَمَرَ بِهِ فَجُعِلَ عَلَى الْمِحَلِّ ثُمَّ ضَرَبَ عُنُقَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابن ہبیرہ نے کہ ابو سلیمان مولی ام سلمہ نے اس سے حدیث بیان کی کہ ابو رشدہ بلوی نے اسکو خبر دی کہ ان میں سے ایک شخص نے شراب پی لوگ اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے آپ نے اسکو مارا پھر دوبارا مارا پھر اس کو لائے پھر آپ نے مارا اس کو پھر اس نے شراب پی پھر اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے میں نہیں جانتا تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ پھر آپ نے حکم دیا وہ زمین پر لٹا دیا گیا پھر اس کی گردن اڑا دی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَزَعَمُوْا اَنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَحَدُّهُ الْقَتْلُ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم ان آثار کی طرف گئے ہیں اور انہی کی تقلید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس نے چار دفعہ شراب پی اس کی حد قتل ہے وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ كَحَدِّهِ فِي الْاُوْلٰى ترجمہ اور اسمیں دوسرے علماء انکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ چوتھی دفعہ شراب پینے کی بھی وہی حد ہے جو پہلی دفعہ میں تھی وَاحْتَجُّوْا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا

۵۸ یَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَبِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهُ هٰكَذَا قَالَ بْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ فِيْ نَفَرٍ مُحْصُوْرٍ فَقَالَ عَلَامَ تَقْتُلُوْنِيْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمُفَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ ترجمہ ان کی دلیل ان کے برخلاف یہ ہے جو کہ ہمسے حدیث بیان کی یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے اور وہ حدیث جو کہ بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عارم بن فضل نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے کہ بیشک ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کہا اسی طرح ابن مرزوق نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان کے ساتھ تھے بحالیکہ آپ نظر بند تھے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے کیوں قتل کرتے ہو میں نے بلاشبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین صورتوں میں اول یہ کہ خون کے بدلے خون ہو دوم شادی شدہ زانی ہو سوم وہ شخص کہ اپنے دین کو چھوڑ دے اور جماعت کا تارک ہو جائے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۵۹ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے اعمش سے وہ عبداللہ بن مرہ بن مسروق سے وہ عبداللہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل بیان کرتے ہیں حَدَّثَنَا

۶۰ عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ اور ابو امیہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن موسے نے کہا خبر دی ہم کو شیبان نے اعمش سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی حَدَّثَنَا

۶۱ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے اعمش سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی

۶۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن سابق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زائدہ نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے تیسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے بھی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زائدہ نے محمد بن سابق نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان اعمش سے اور عبید اللہ نے اپنی حدیث میں اعمش سے بیان کی پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان سلیمان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسود نے عائشہ رضی اسکے مثل ۵۳

حَدَّثَنَا ابْنُ هِشَامِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ دَخَلَ الْأَشْتَرُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَرَدْتَ قَتْلَ ابْنِ أُخْتِي فَقَالَ لَقَدْ حَرَصَ عَلَى قَتْلِي وَحَرَصْتُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَالَتْ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَتْ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے سفیان سے وہ ابواسحق سے وہ عمرو بن غالب سے کہا کہ اشتر حضرت عائشہ رضہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم نے میرے بھانجے کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اس نے کہا کہ اس نے میرے قتل کی حرص کی تھی اور میں نے اسکے قتل کی آپ نے فرمایا دیکھو میں نے بلاشبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہ فرماتے تھے پھر اسکے مثل بیان کی

فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا تَعَارَضَ الْآثَارُ الْأُوَلُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ يَحِلَّ الدَّمُ بِإِحْدَى الثَّلَاثِ الْخِصَالِ الْمَذْكُورَةِ فِيهَا غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا نَاسِخَةً لِلْآثَارِ الْأُوَلِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ ترجمہ اب یہ تمام آثار جن کا ہمنے ذکر کیا ہے پہلے آثار کے مخالف ہیں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان آثار میں منع فرمایا ہے کہ خون حلال نہیں مگر تین مذکورہ صورتوں میں ہاں اتنی بات ہے کہ احتمال یہ ہے کہ یہ آثار جن کا ہمنے ذکر کیا ہے پہلے آثار کے ناسخ ہوں اب ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی ایسی حدیث ہے جو اس دلالت کرتی ہو فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ قَالَ فَتَثَبَّتَ الْجَلْدُ وَدَرَى الْقَتْلُ ترجمہ سو دیکھا تو ابن ابی داؤد نے ہمسے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمعیل نے شریک سے وہ محمد بن اسحاق سے وہ محمد بن منکدر سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے شراب پی اسکو دُرّے لگاؤ پھر یہ کام کرے تو دُرّے لگاؤ پھر ایسا کام کرے تو دُرّے لگاؤ پھر ایسا کرے تو دُرّے لگاؤ راوی کہتا ہے کہ اب دُرّے ثابت ہوئے اور قتل موقوف ہوا

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ إِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ فَأُتِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ وَوَضَعَ الْقَتْلَ عَنِ النَّاسِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو عمرو بن حارث نے کہ محمد بن منکدر نے اس سے حدیث بیان کی کہ اسکو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرابی کے بارہ میں فرمایا اگر شراب پیئے تو اس کو مارو تین دفعہ پھر چوتھی دفعہ میں فرمایا کہ قتل کر ڈالو پھر ایک شخص تین دفعہ لایا گیا جس نے کہ شراب پی تھی اسکو سو دفعہ دے لگائے گئے پھر اس کو چوتھی دفعہ لائے تب بھی اسکو دے لگائے گئے اور لوگوں نے قتل کر موقوف کر دیا حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِیصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِهٖ سَوَاءً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ابن شہاب سے وہ قبیصہ بن ذویب کعبی سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے پھر اسکے مثل حرف بحرف بیان کی فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ الْقَتْلَ بِشُرْبِ الْخَمْرِ فِی الرَّابِعَةِ مَنْسُوْخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْاٰثَارِ ترجمہ اب ہمارے بیان سے ثابت ہو گیا کہ چوتھی دفعہ شراب پینے میں قتل کرنا منسوخ ہے اور یہ بیان مسئلہ بطریق آثار و احادیث کے ہے ثُمَّ عُدْنَا اِلَی النَّظَرِ فِیْ ذٰلِکَ لِنَعْلَمَ مَا هُوَ فَرَاَیْنَا الْعُقُوْبَاتِ الَّتِیْ تَجِبُ بِاِتْیَانِ الْمُحَرَّمَاتِ مُخْتَلِفَةٌ فَمِنْهَا حَدُّ الزِّنَاءِ وَهُوَ الْجَلْدُ فِیْ غَیْرِ الْاِحْصَانِ فَکَانَ مَنْ زَنٰی وَهُوَ غَیْرُ مُحْصَنٍ حُدَّ ثُمَّ زَنٰی ثَانِیَةً کَانَ حَدُّهٗ کَذٰلِکَ اَیْضًا ثُمَّ کَذٰلِکَ حَدُّهٗ فِی الرَّابِعَةِ لَا یَتَغَیَّرُ عَنْ حَدِّهٖ فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ وَکَانَ مَنْ سَرَقَ مَا یَجِبُ فِیْهِ الْقَطْعُ قُطِعَ حَدُّهٗ قَطْعُ الْیَدِ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ ثَانِیَةً فَحَدُّهٗ قَطْعُ الرِّجْلِ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ ثَالِثَةً فَفِیْ حُکْمِهٖ اِخْتِلَافٌ بَیْنَ النَّاسِ فَمِنْهُمْ مَنْ یَقُوْلُ یُقْطَعُ یَدُهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَقُوْلُ لَا یُقْطَعُ فَهٰذِهٖ حُقُوْقُ اللّٰهِ الَّتِیْ تَجِبُ فِیْمَا دُوْنَ الْاَنْفُسِ ترجمہ پھر ہم اس میں قیاس کیطرف رجوع کرتے ہیں کہ در اصل یہ بات کیا ہے تو ہم نے دیکھا کہ ہتک حرمت کی وجہ سے جو سزائیں واجب ہوتی ہیں وہ مختلف قسم کی ہیں بعض تو زنا کی حد ہے جو کہ غیر محصن میں درے لگانا ہے اب جو غیر محصن ہو کر زنا کرے تو اس کو (درے) حد لگائے جائیں گے پھر دوبارہ زنا کرے تب بھی درے لگینگے علی ہذا چوتھی دفعہ میں بھی درے ہی سزا ہونگے اس میں پہلی دفعہ کی حد سے تغیر نہ ہوگا اور جو شخص چوری کرے اس کی سزا ہاتھ کا کاٹنا ہے پھر دوبارہ چوری کرے تو یہی حد ہے پھر تیسری دفعہ ..... چوری کرے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے بعض کہتے ہیں کہ قطع نہ کیا جائے اب یہ اللہ تعالےٰ کے حقوق ہیں کہ قتل نفس کے سوا واجب ہوتے ہیں وَاَمَّا حُدُوْدُ اللّٰهِ الَّتِیْ تَجِبُ فِی الْاَنْفُسِ وَهِیَ الْقَتْلُ فِی الرِّدَّةِ وَالرَّجْمُ فِی الزِّنَاءِ اِذَا کَانَ الزَّانِیْ مُحْصَنًا فَکَانَ مَنْ زَنٰی مِمَّنْ قَدْ اُحْصِنَ رُجِمَ وَلَمْ یُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ یَّزْنِیَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَکَانَ مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ قُتِلَ وَلَمْ یُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ یَّرْتَدَّ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ترجمہ لیکن وہ حدود کہ جو نفوس میں ہیں اور وہ قتل ہے کہ مرتد ہونے کی صورت میں مرتا ہے اور زنا میں رجم ہے جبکہ زانی محصن ہو اب جو محصن ہو کر زنا کرے اسکو رجم کیا جاویگا اور اس امر کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار دفعہ زنا کرے اور جو شخص اسلام سے مرتد ہو جائے وہ قتل کیا جائے گا اور اس امر کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار دفعہ مرتد ہو جائے وَاَمَّا حُقُوْقُ الْاٰدَمِیِّیْنَ فَمِنْهَا اَیْضًا مَا یَجِبُ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ فَمِنْ ذٰلِکَ حَدُّ الْقَذْفِ فَکَانَ مَنْ قَذَفَ مَرَّاتٍ فَحُکْمُهٗ فِیْمَا یَجِبُ عَلَیْهِ بِکُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا فَهُوَ حُکْمٌ وَاحِدٌ لَا یَتَغَیَّرُ وَلَا یَخْتَلِفُ مَا یَجِبُ فِیْ قَذْفٍ اِیَّاهُ فِی الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ وَمَا یَجِبُ عَلَیْهِ بِقَذْفِهٖ اِیَّاهُ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰی فَکَانَ الْحُدُوْدُ لَا یَتَغَیَّرُ فِیْ اِتْیَانِ الْحَرَامِ وَحُکْمُهَا کُلِّهَا حُکْمٌ وَاحِدٌ فَمَا کَانَ مِنْهَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

جُلِدَ فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ فَحُكْمُهُ كَذٰلِكَ اَبَدًا وَمَا كَانَ مِنْهَا قَتْلَ قُتِلَ الَّذِي وَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ الْفِعْلِ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَاِنْ لَمْ يُنْتَظَرْ بِهٖ اَنْ يَتَكَرَّرَ فِعْلُهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ ترجمہ لیکن آدمیوں کے حقوق بعضے ایسے ہیں کہ جن میں جان سے کم واجب ہوتا ہے ان میں سے حد قذف ہے اور جس شخص نے کئی دفعہ قذف کیا ہے (یعنے محصنہ کو گالی زنا کی دی ہے) تو اسکا حکم وہی ہے جو کہ ہر دفعہ میں ہے چوتھی دفعہ بھی وہی حکم رہیگا جو پہلی دفعہ میں واجب ہے کچھ بدلے گا نہیں مثلاً حرمت میں کچھ تغیر نہ ہوگا ایک دفعہ حکم دے کا ہو گیا تو وہی حکم ہمیشہ رہے گا اور جن میں قتل کا حکم ہے وہ پہلی دفعہ ہی ہوگا بہ انتظار ہوگا کہ چار دفعہ کرے تب قتل ہوگا فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مَرَّةً فَحَدُّهُ الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ كَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا عُقُوْبَتُهٗ فِي شُرْبِهٖ اِيَّاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا كُلَّمَا شَرِبَهَا الْحَدُّ لَا الْقَتْلُ وَلَا يَزِيْدُ عُقُوْبَتُهٗ بِتَكَرُّرِ اَفْعَالِهٖ كَمَا لَمْ يَزِدْ عُقُوْبَةُ مَنْ وَصَفْنَا بِتَكَرُّرِ اَفْعَالِهٖ فَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ جب یہ حال ہے جو ہم نے بیان کیا ہے اور جو شخص ایک دفعہ شراب پیوے اسکی سزا دُرے ہیں نہ قتل تو قیاس جاتا ہے کہ اسکے بعد جب ہمیشہ شراب پیوے دُرے ہوا نہ قتل اسکے بار بار شراب پینے سے اس کی سزا نہ بڑھے گی جیسا کہ تکرار افعال سے سزا نہیں بڑھتی یہی قیاس ہے جو ہم نے بیان کیا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے۔

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ

جس قدر مال میں چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں

۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ عمری نے نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈھال کی چوری میں جس کی قیمت تین درم تھی چور کا ہاتھ کاٹا

۵۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی مثل روایت کرتے ہیں

۵۳ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے نافع سے وہ ابن عمر رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

۵۴ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اُس سے حدیث بیان کی پھر اپنی اسناد سے اسکی مثل روایت کی

۵۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ مِجَفَّةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن اسحق نے نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے ڈھال چرائی تھی جس کی قیمت تین درہم تھی پھر اس کا ہاتھ کاٹا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تحقیق مسئلہ ۔ ۔ ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَفَّةٍ قِيْمَتُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ فِيْهَا أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ان آثار میں یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی اور اس میں یہ نہیں کہ اس سے کم میں کاٹنا نہیں اسمیں ہم نے غور کیا فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا صَالِحٌ أَبُوْ وَاقِدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ترجمہ تو دیکھا کہ احمد بن داؤد نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو واقد نے عامر بن سعد سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے فَعَلِمْنَا بِهٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافَقَهُمْ عِنْدَ قَطْعِهِ فِي الْمِجَنِّ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قِيْمَتُهُ أَقَلُّ مِنْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ ترجمہ ہم نے اس سے معلوم کر لیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اطلاع دی کہ اس ڈھال میں کہ جس کی قیمت تین درہم ہو ہاتھ کاٹا جائے فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ السَّارِقَ يُقْطَعُ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ الَّذِيْ قَدَّرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَهُوَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ وَلَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَوْهُ مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ چور کا ہاتھ اسی ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا جس کی مقدار ابن عمرؓ نے مقرر کر دی ہے جو کہ تین درہم ہے اس سے کم میں نہ کاٹا جائے گا اور اس میں انکی دلیل وہ حدیث ہے جس کو کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا ترجمہ اور دوسرے اہل علم اس میں انکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ چور کا ہاتھ اس ڈھال کی چوری میں کاٹا جائے گا جو کہ دس درہم کے مساوی ہو یا زائد وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ترجمہ اور انکی دلیل اس میں وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد اور عبد الرحمن بن عمرو دمشقی نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے ایوب بن موسیٰ سے وہ عطا سے وہ ابن عباسؓ سے کہا کہ اس ڈھال کی قیمت دس درہم تھی جس میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تھا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد اور عبد الرحمن بن عمرو دمشقی نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے عمرو بن

toobaa-elibrary.blogspot.com

عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اسکی مثل روایت کرتے ہیں حدثنا محمد بن سعید بن الاصبہانی قال اخبرنی معاویۃ ابن ہشام عن سفیان عن منصور عن مجاہد وعطاء عن ایمن الحبشی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادنی ما یقطع فیہ السارق ثمن المجن قال وکان یقوم یومئذ دینارا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی مجھ کو معاویہ بن ہشام نے سفیان سے وہ منصور سے وہ مجاہد اور عطار سے وہ ایمن حبشی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادنی درجہ جس میں کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ڈھال کی قیمت ہے اور اس زمانہ میں اسکی مقدار ایک دینار تھی حدثنا ابن ابی داود قال ثنا یحیی بن عبد الحمید الحمانی قال ثنا شریک عن منصور عن عطاء عن ایمن بن ام ایمن عن ایمن قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع ید السارق الا فی حجفۃ وقومت یومئذ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا او عشرۃ دراہم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے منصور سے وہ عطار سے وہ ایمن بن ام ایمن سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے سوا نہ کاٹا جائے (یعنے کم از کم اسقدر قیمت ہو) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اسکی قیمت دینار تھی یا دس درم ہوا کرتی تھی فلما اختلف فی قیمۃ المجن الذی قطع فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم نقطع فی ذلک فلم یقطع الا فیما قد اجمعوا ان فیہ وفاء بقیمۃ المجن التی جعلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدارا لا یقطع فیما ھو اقل منہا وھی عشرۃ دراھم ترجمہ اب جبکہ اس ڈھال میں اختلاف ہوا کہ جس کی قیمت میں رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم (چور کا) ہاتھ کاٹا کرتے تھے تو اس میں احتیاط کی جائے گی اور اسی ڈھال میں ہاتھ کاٹا جائے گا کہ جس میں قیمت کی وفا پر اجماع کیا گیا ہے اور جس مقدار کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معین کر دیا ہے کہ دس درم سے کم میں کاٹا نہ جائے وقد ذھب اخرون الی انہ لا یقطع الا فی اربعۃ دینار ترجمہ اور دوسرے علماء یہ کہتے ہیں کہ دینار کے چوتھے حصہ سے زائد ہی میں ہاتھ کاٹا جائے واحتجوا فی ذلک بما حدثنا یونس قال اخبرنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن عمرۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع فی ربع الدینار فصاعدا ترجمہ اور اس میں انکی یہ حدیث دلیل ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان بن عیینہ نے زہری سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دینار کے چوتھائی اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا کرتے تھے قیل لھم لیس ھذا حجۃ ایضا علی من ذھب الی انہ لا یقطع الا فی عشرۃ دراھم لان عائشۃ رضی اللہ عنہا انما اخبرت انما قطع فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیحتمل ان یکون ذلک لانہا قومت ما قطع فیہ فکانت قیمتہ عندھا ربع دینار فجعلت ذلک مقدارا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقطع فیہ ترجمہ تو اسکے جواب میں ان سے کہا جائیگا کہ یہ حدیث بھی اس جماعت پر حجت نہیں کہ جو دس درم سے کم پر کاٹنے کا قائل نہیں کیونکہ عائشہ رضی نے اس (مقدمہ) کی خبر دی جس میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ہے اب یہ احتمال ہے کہ انہوں نے جو قیمت لگائی جس میں کہ ہاتھ کاٹا ہے سو اسلیے کہ انکے نزدیک ڈھال کی قیمت دینار کا چوتھا حصہ ہوگی اور اسی کو انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدار بنا لیا جس میں کہ آپ ہاتھ کاٹا کرتے تھے واحتجوا فی ذلک ایضا بما حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شہاب عن عمرۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقطع ید السارق فی ربع

toobaa-elibrary.blogspot.com

دینارًا فصاعدًا الترجمہ ان کی اس میں یہ دلیل بھی ہے جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس بن یزید نے ابن شہاب سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زیادہ میں کاٹا جائے فقالوا هذا اخبار عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها عن قول النبی صلی الله علیه وسلم فدل ذلك انها ذكرناه فی الحدیث الاول من قطع النبی صلی الله علیه وسلم فی ربع دینار فصاعدًا انما اخذت ذلك عن رسول الله صلی الله علیه وسلم سماعًا وقفها علیه علی ما فی هذا الحدیث مما یجب تقویمها لما كان قطع فیه الترجمہ وہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضہ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ خبر دی ہے اب یہ اس کی دلیل ہے جس کو ہم نے پہلی حدیث میں بیان کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربع دینار اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا ہے سو یہ حکم انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے حضور نے انکو واقف کر دیا تھا جیسا کہ اس حدیث میں ہے نہ یہ کہ انہوں نے خود اسکی قیمت مقرر کی ہے جس میں کاٹنا ہاتھ کا ہے قیل لهم هذا كما ذكرتم لو لم يختلف فی ذلك عنها ان سے کہا جائیگا کہ جو تم نے ذکر کیا ہے یہ تو ایسا ہی ہے بشرطیکہ حضرت عائشہ رضہ سے اسکے خلاف مروی نہ ہوتا فقد روى ابن عيينة عن الزهری عن عمرة عن عائشة ما قد ذكرناه فی الفصل الذی قبل هذا الفصل فكان ذلك اخبارًا عنها عن فعل النبی صلی الله علیه وسلم لا عن قوله ویونس بن یزید عندكم لا یقارب ابن عیینة فكیف تحتجون بما روى ما تكادون ما روى ابن عیینة الترجمہ اور بلاشبہ ابن عیینہ نے زہری سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں جیسا کہ ہمنے اس فصل میں جو اس فصل سے پہلے ہی ذکر کیا ہے اب یہ انکی طرف سے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کی خبر دیتا ہے آپکا قول نہیں اور یونس بن یزید تمہارے نزدیک ابن عیینہ کے برابر نہیں پھر تم کیسے اسکی روایت سے دلیل لاتے ہو اور ابن عیینہ کی روایت کو چھوڑ دیتے ہو قالوا فقد روى هذا الحديث ايضا من غير هذا الوجه عن عمرة عن عائشة كما رواه يونس بن يزيد الترجمہ وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس طریق کے دوسرے طریق سے بھی عمرہ سے وہ عائشہ سے روایت کی گئی ہے جیسا کہ اس کو یونس بن یزید نے روایت کیا ہے فذكروا ما حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب قال اخبرنی مخرمة بن بكير عن ابيه عن سليمان بن يسار عن عمرة عن عائشة انها قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم يقول لا تقطع يد السارق الا فی ربع دينار انہوں نے ذکر کیا، اس حدیث کو جو روایت کی ہے ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو مخرمہ بن بکیر نے اپنے باپ سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ چور کا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد کے سوا نہ کاٹا جائے قيل لهم كيف تحتجون بهذا وانتم تزعمون ان مخرمة لم يسمع من ابيه شيئا وان ما روى عنه مرسل وانتم لا تحتجون بالمرسل الترجمہ اسکے جواب میں ان سے کہا جائیگا کہ تم اس سے کیسے حجت لا سکتے ہو حالانکہ تمہارا خیال ہے کہ مخرمہ نے اپنے باپ سے ایک حرف نہیں سنا اور جو اس سے مروی ہے وہ مرسل ہے اور تم مرسل کو حجت نہیں جانتے فما حدثونا به سماع مخرمة عن ابيه ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم عن خاله موسى بن سلمة قال سالت مخرمة بن بكير هل سمعت من ابيك شيئا فقال لا الترجمہ اب وہ روایت جس میں ذکر کرتے ہیں کہ مخرمہ کا سماع اپنے باپ سے نہیں ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے اپنے ماموں موسیٰ بن سلمہ سے کہا کہ میں نے مخرمہ بن بکیر سے پوچھا کہ تم نے اپنے باپ سے کچھ سنا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہوں نے کہا کچھ نہیں قالوا فانہ قد روی ھذا الحدیث عن عمرۃ کما رواہ یونس بن یزید عن الزھری عنھا
یحیی بن سعید ایضا ترجمہ وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث عمرہ سے یحیی بن سعید نے بھی روایت کی ہے جیسا کہ اسکو یونس بن
یزید نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے روایت کیا ہے ودکروا فی ذلک ما حدثنا محمد بن حزمۃ قال ثنا
مسلم بن ابراھیم قال ثنا ابان بن یزید قال ثنا یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال تقطع الید السارق فی ربع دینار فصاعدا ترجمہ انہوں نے اسمیں وہ حدیث بیان کی ہے جو ہم سے محمد بن
خزیمہ نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے عمرہ سے
وہ عائشہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے گا قیل لھم
قد روی ھذا الحدیث عن یحیی من ھو اثبت من ابان فاوقفہ علی عائشۃ ولم یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ (اسکے جواب میں) ان سے کہا جائیگا کہ بلاشبہ حدیث یحیی سے اس شخص نے روایت کی ہے کہ ابان سے زیادہ
حافظ و ثابت ہے اس نے اسحدیث کو حضرت عائشہ رضہ تک موقوف کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اس کو مرفوع
نہیں کیا حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمن
ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما طال علی ولا نسیت القطع فی ربع دینار فصاعدا حدیث بیان کی
ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے امام مالک نے اسکو یحیی بن سعید سے حدیث بیان کی اس نے عمرہ بنت عبد الرحمن
سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہ کچھ عرصہ ہوا اور نہ میں بھولی ہوں ہاتھ کا کاٹنا ربع دینار اور اس سے
زائد میں سے حدثنا محمد بن ادریس المکی قال ثنا الحمیدی عن سفیان قال ثنا اربعۃ عن عمرۃ عن عائشۃ
لم یرفعہ عبد اللہ بن ابی بکر وزریق بن حکیم الایلی ویحیی وعبد ربہ ابنا سعید والزھری احفظھم کلھم الا ان
فی حدیث یحیی ما قد دل علی الرفع ما نسیت ولا طال علی القطع فی ربع دینار فصاعدا ترجمہ حدیث بیان کی ہم
سے محمد بن ادریس مکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے سفیان سے کہا حدیث بیان کی ہم سے چار شخص نے
عمرہ سے وہ عائشہ رضہ سے اور مرفوع نہیں کہا وہ چار ہیں عبد اللہ بن ابی بکر، زریق بن حکیم ایلی، یحیی، عبد ربہ یہ دو
فرزندان سعید اور زہری ان سب سے زیادہ حافظ ہے مگر یحیی کی حدیث میں ایک لفظ ہے جو کہ مرفوع ہونے پر دلالت
کرتا ہے (یعنی) میں نہ بھولی ہوں اور زیادہ زمانہ گذرا ہے کہ ربع دینار اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹنا ہے حدثنا
یونس قال اخبرنا انس بن عیاض عن یحیی بن سعید قال حدثتنی عمرۃ انھا سمعت عائشۃ تقول القطع فی
ربع دینار فصاعدا حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو انس بن عیاض نے یحیی بن سعید سے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے عمرہ نے کہ تحقیق اس نے سنا عائشہ رضہ کو کہ فرماتی تھی ربع دینار اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹنا ہے
فکان اصل حدیث یحیی عن عمرۃ ھو ما ذکرنا مما رواہ عنہ اھل الحفظ والاتقان مالک وابن عیینۃ کما رواہ
ابان بن یزید فقد عاد حدیث یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا الی نفسھا اذا لتقضی بھا اذا قد
خولف فی تقدیمھا واذا لتقض فیھا ما قد خولف فی توقیتہ ولم یثبت فیما عنھا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیء
ترجمہ پس یحیی کی اصل حدیث جو عمرہ سے ہے وہ ہے جس کو ہمنے بیان کیا ہے اور جس سے اہل حفظ و اتقان ہمارے امام
مالک اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے نہ جس طرح کہ اس کو ابان بن یزید نے روایت کی ہے اب یحیی بن سعید کی حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

بوکر عمرہ سے عائشہ کی طرف لوٹ آئی یا تو انکی قیمت لگانے کی وجہ سے کہ جسکی تقویم میں مخالفت کیگئی ہے اور راس کی قیمت کی وجہ سے کہ جس میں مخالفت کیگئی ہے اور حضرت عائشہ سے اسمیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (مرفوعاً) کچھ ثابت نہیں ہوا وَاَمَّا مَا اسْتَدَلَّ بِهٖ عُبَيْنَةُ هَلْ اَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِمَّا رَوَاهُ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْهَا مَرْفُوْعًا يَقُوْلُهَا مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ فَاِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ مَعْنَاهَا فِيْ ذٰلِكَ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ مَا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا كَانَ قِيْمَتُهٗ عِنْدَ هَارُبْعَ دِيْنَارٍ وَقِيْمَتُهٗ عِنْدَ غَيْرِهَا اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ مَعْنٰى حَدِيْثِهَا هٰذَا اِلَى مَحَلٍّ مَا قَدَّرْنَا عَنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذِكْرِهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ وَمِنْ تَقْوِيْمِهِمَا اِيَّاهُ بِرُبْعِ دِيْنَارٍ ترجمہ لیکن ابن عیینہ نے حضرت عائشہ رضہ کی حدیث بطور دلیل پیش کی ہے جس کو یحیے بن سعید نے عمرہ سے وہ عائشہ سے مرفوع سمجھا ہے جو انہوں نے فرمایا ہے کہ زمانہ لمبا گذرا ہے اور نہ میں بھولی ہوں سو اسمیں ہمارے نزدیک کوئی اسپر دلیل نہیں ہے اسکا معنے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نہ اس میں لمبا زمانہ گذرا ہے نہ میں اس کو بھولی ہوں جس ڈھال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ کاٹا کرتے تھے اس کی قیمت ربع دینار ہوتی تھی اور حضرت عائشہ رضہ کے سوا دوسروں کے نزدیک یہ اس کی قیمت اس سے زیادہ ہوتی تھی اب انکی حدیث کا معنے اسی طرف لوٹ آیا ہے جو ہمنے اُن سے پہلے روایت کیا ہے جس ڈھال میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قطع کیا کرتے تھے اور جس کی قیمت اپنے ربع دینار مقرر کی تھی فَاِنْ قَالُوْا فَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَ مَا رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ترجمہ اب اگر یہ کہیں کہ اس حدیث کو ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عمرہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایسا ہی روایت کیا ہے جیسے کہ ابان بن یزید نے عمرہ سے اسنے عائشہ سے روایت کیا ہے وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۵۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ترجمہ اور اس میں وہ حدیث کا ذکر کریں جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ عمرہ بنت عبدالرحمن سے وہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ

۵۱۹ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ چور کا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد ہی میں کاٹا جائے گا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوعاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن جعفر نے

۵۲۰ یزید بن الہاد سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنِي اللَّيْثُ قَالَ ثَنِيْ ابْنُ الْهَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

۵۲۱ ابن الہاد نے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کیا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد بن اسحٰق سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل بیان کرتی ہیں قیل لھم قد روی ھذا انما ذکرتم ولکنہ لا یجب علی اصولکم ان تعارضوا بھذا الحدیث مارواہ الزھری وکذا ما روی یحیی وعبدربہ ابنا سعید کان ابا بکر بن محمد بن عمرو بن حزم لیس لہ من الاتقان وکذا من الحفظ ما لواحد من ھؤلاء وکما ان روی ھذا الحدیث ایضا عن ابی بکر بن محمد وھو ابن الھاد وعمر بن اسحٰق بن ابراھیم عند کثرۃ الاتقان للروایۃ والحفظ فما ان روی حدیث الزھری ویحیی وعبدربہ ابنی سعید عنھم ترجمہ تو ان سے کہا جائیگا کہ بلاشبہ جیسا تم نے کہا ہے یہ روایت کیا گیا ہے تمہارے اصول کے موافق یہ لازم نہیں کہ تم اس حدیث سے اس حدیث کا معارضہ کرو جسکو کہ زہری نے روایت کیا ہے اور نہ اس حدیث کا جسکو کہ یحیی وعبدربہ فرزندان سعید نے روایت کیا ہے کیونکہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کا اسقدر حافظہ واعتماد نہیں جسقدر کہ ان حضرات کا اور جس نے اس حدیث کو ابو بکر بن محمد سے روایت کیا ہے ابن الہاد اور محمد بن اسحٰق ہے انکا حافظہ بھی تمہارے نزدیک ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس حدیث کو زہری نے اور یحیی وعبدربہ فرزندان سعید نے انسے روایت کیا ہے وقد خالف ایضا ابا بکر بن محمد فیما روی عمرۃ عن ھذا ابنا عبداللہ بن ابی بکر ترجمہ اور بلاشبہ ابو بکر بن محمد کا بیٹا عبداللہ بن ابو بکر بھی ابو بکر کا اس روایت میں جو اس نے عمرہ سے روایت کی ہے مخالف ہوا ہے حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن عبداللہ بن ابی بکر عن عمرۃ قالت قالت عائشۃ القطع فی ربع دینار فصاعدا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا کہ امام مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے اس نے عمرہ سے حدیث بیان کی اس نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا کہ ہاتھ کا کاٹنا ربع دینار اور اس سے زائد میں ہوتا ہے وقد خالف فی ذلک ایضا زریق بن حکیم فرواہ عن عمرۃ ومثل ما رواہ عبداللہ بن ابی بکر ویحیی وعبدربہ عنھا قال فان کان ھذا الامر یوخذ من جھۃ کثرۃ الرواۃ وان من روی حدیث عمرۃ عنھا ینار ودینار رواہ عنھا ابو بکر بن محمد الذی عدد وان کان یوخذ من جھۃ الاتقان فی الروایۃ والحفظ فان لمن روی حدیث عمرۃ عنھا من یحیی وعبدربہ من الاتقان فی الروایۃ والضبط ما لیس لابی بکر بن محمد ترجمہ اور اس میں زریق بن حکیم بھی انکا مخالف ہوا ہے اور اس نے اسکو عمرہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے کہ جس طرح اس کو عبداللہ بن ابو بکر اور یحیی وعبدربہ نے اس سے روایت کیا ہے زریق کہتے ہیں اگر یہ مسئلہ راویوں کی کثرت کی وجہ سے لیا جائے تو بلاشبہ وہ راوی جنہوں نے حدیث عمرہ کو عائشہ رضی کے برخلاف ابو بکر بن محمد کے طریق سے روایت کیا ہے زیادہ ہیں اور اگر حفظ وضبط واعتبار کے لحاظ سے دیکھا جائے تو وہ راوی کہ جس نے حدیث عمرہ کی عائشہ سے بطریق یحیی وعبدربہ روایت کی ہے اسکا حافظہ واتقان روایت اسقدر ہے کہ ابو بکر بن محمد کا اتنا نہیں ہے فان قالوا فقد رواہ ابو سلمۃ بن عبدالرحمن وغیرہ عن عمرۃ مثل ما رواہ عنھا ابو بکر بن محمد ترجمہ اب اگر یہ کہیں کہ اس حدیث کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن وغیرہ نے عمرہ سے ایسا ہی روایت کیا ہے جس طرح کہ عمرہ سے ابو بکر بن محمد نے روایت کیا ہے قیل لھم فقد ذکرتم فی ذلک ما حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا عبیداللہ بن صالح قال ثنی یحیی بن ایوب عن جعفر بن ربیعۃ عن العلاء بن اسود بن حارثۃ وابی سلمۃ بن عبدالرحمن وکثیر بن حنیش انھم تنازعوا فی القطع قد حلوا علی عمرۃ یسالونھا فقالت قالت عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا قطع الا فی ربع دینار ترجمہ پس اس میں وہ حدیث ذکر کرو کہ جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن ایوب نے جعفر بن ربیعہ سے وہ عراک بن اسود بن حارثہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور بشیر بن حنیش سے کہ لوگ ہاتھ کاٹنے کے بارہ میں جھگڑے پھر وہ عمرو کے پاس گئے کہ ان سے دریافت کریں انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کاٹنا سوائے ربع دینار کے نہیں ہے **قیل** لہم انا ابوسلمۃ فلا نعلم لجعفر بن ربیعۃ منہ سماعا فلا نعلم لقیہ اصلا فکیف یحق ذلکم ان تخصوا بہ تلک الاحادیث علی مخالفیکم وتعارضوا بہا ما قد رواہ عن عمرۃ من قد ذکرنا ترجمہ تو اسکے جواب میں کہا جائے گا کہ ہم نہیں جانتے کہ ابوسلمہ سے جعفر بن ربیعہ نے کچھ سنا ہے اور نہ کبھی ملاقات کی ہے اب تمہیں کیسے جائز ہے کہ اپنے مخالف پر ایسے حدیث سے حجت لاؤ اور جو اس نے عمرہ سے روایت کی ہے اسکا معارضہ ایسی راوی سے کرو جس کا ہمنے ذکر کیا ہے **وان** احتجوا فی ذلک ایضا بحدیث الزہری فانہ حدثنا محمد بن ادریس قال ثنا الحمیدی قال ثنا سفیان قال ثنا الزہری قال اخبرتنی عمرۃ بنت عبدالرحمن انہا سمعت عائشۃ تقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقطع السارق فی ربع دینار فصاعدا ۵۲۵ ترجمہ اور اگر وہ زہری کی حدیث سے بھی استدلال کریں جو بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عمرہ بنت عبدالرحمن نے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے سنا وہ فرماتی تھیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چور کا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن منہال قال ثنا سفیان عن الزہری عن عمرۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السارق اذا سرق ربع دینار قطع ۵۲۶ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چور جب ربع دینار کی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا ابراہیم بن سعد عن الزہری عن عمرۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع الید فی ربع دینار فصاعدا ۵۲۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے زہری سے وہ عمرہ سے وہ عائشہ رضی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربع دینار اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جائے **قیل** لہم قد روینا ہذا الحدیث عن الزہری فی ہذا الباب من حدیث ابن عیینۃ علی غیر ہذا اللفظ مما معناہ خلاف ہذا المعنی وہو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع فی ربع الدینار فصاعدا ترجمہ تو اسکے جواب میں ان سے کہا جاویگا کہ بلاشبہ ہم نے اس باب میں جو حدیث بروایت ابن عیینہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ربع دینار اور اس سے زائد میں قطع کیا کرتے تھے اس کے برخلاف بھی اسی زہری سے روایت کی ہے (یعنے اس میں کہ دس درہم میں کم قطع نہیں) **فلما** اضطربت ہذہ الروایۃ عن الزہری علی ما ذکرنا واختلف عن غیرہ عن عمرۃ علی ما وصفنا ارتفع ذلک کلہ فلم یجب الحجۃ بشیء منہا اذا کان بعضہا ینفی بعضا ورجعنا الی ان اللہ عز وجل قال فی کتابہ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ فاجمعوا ان اللہ عز وجل لم یعن بذلک کل سارق وانما عنی بہ خاصا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنَ السَّرَاقِ الْمِقْدَارِ مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمٌ فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنَى بِهٖ خَاصًّا لَا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنَاهُ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ عَنَى سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ سَارِقِ مَا هُوَ دُوْنَهَا فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مِمَّنْ عَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ قَوْمٌ لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ فَلَمْ يَجُزْ لَنَا لَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ اَنْ نَشْهَدَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهٗ عَنَى مَا لَمْ يُجْمِعُوْا اَنَّهٗ عَنَاهُ وَجَازَ لَنَا اَنْ نَشْهَدَ فِيْمَا اَجْمَعُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَنَاهُ فَجَعَلْنَا سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ قَمَا فَوْقَهَا دَاخِلًا فِي الْاٰيَةِ فَقَطَعْنَا بِهَا وَجَعَلْنَا سَارِقَ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ خَارِجًا مِنَ الْاٰيَةِ فَلَمْ نَقْطَعْ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اب جبکہ زہری کی حدیث میں اضطراب ہوا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور دوسروں نے عمرہ سے اسکے برخلاف روایت کیا جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے تو یہ دونوں حدیثیں ساقط ہوئیں اور ان میں سے حاصل حجت نہیں کیونکہ ایک دوسری کے منافی ہے اب ہم اس طرف غور کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ چور مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹ ڈالو اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ انکی منزلہ اسمیں علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس سے ہر ایک چور کا ارادہ نہیں کیا بلکہ خاص چور کا ارادہ کیا ہے جو مقدار معلوم کی چوری کرے اب خاص بھی وہی مراد ہو کا جسپر کہ علماء کا اتفاق ہے اور ان سب کا اسپر اتفاق ہے کہ دس درم کا چور مقصود ہے اور جو اس سے کم کی چوری کرے اسمیں اختلاف ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ وہ خدا کے ارادہ میں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ خدا کا وہ مقصود نہیں اب ہمیں یہ جائز نہیں کہ اختلافی چور کو لیں بلکہ جسپر سب کا اتفاق ہے وہی لیں اور یہی کہیں کہ اللہ تعالیٰ کا مقصود بھی وہی ہے پس دس درم اور اس سے زائد کا چور چور ہو گا اور وہی آیت سے مقصود ہو گا اس میں ہاتھ کاٹنا آئیگا اور اس سے کم کا چور آیت میں داخل نہ ہو گا اس لیے اسمیں ہم قطع نہ کرینگے اور یہی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ترجمہ اور بیشک ابن مسعود عطا اور عمرو بن شعیب سے یہ روایت کیا گیا ہے ۵۲۸ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الدِّيْنَارِ اَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے وہ مسعودی سے وہ قاسم بن عبدالرحمن سے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ قَوْلُ عَطَاءٍ عَلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے ابن جریج سے کہا کہ عطاء رضی اللہ عنہ عمرو بن شعیب کے قول کے موافق کہا کرتے تھے کہ دس درہم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ والحمد للہ رب العلمین

بَابُ الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ الَّتِيْ تُوْجِبُ الْقَطْعَ

جس چوری کا اقرار ہاتھ کاٹنے کو لازم کر دیتا ہے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ بِسَارِقٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ فَقَالَ مَا اَخَالُهٗ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِیْ بِهٖ فَقُطِعَ ثُمَّ حُسِمَ ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَقَالَ تُبْ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ تُبْتُ اِلَی اللّٰهِ فَقَالَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عون نے جو کہ بنی ہاشم کے غلام آزاد ہیں کہا حدیث بیان کی ہم سے دراوردی نے یزید بن خصیفہ سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے وہ ابوہریرہ رضی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میرا گمان تو نہیں کہ اس نے چوری کی ہو۔ چور نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا کہ اچھا اسے لیجاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ پھر اس کو داغ دیدینا داغتے ہوئے تیل میں رکھ کر داغ دیا کرتے ہیں، پھر اسکو میرے پاس لے آنا راوی کہتے ہیں کہ اس کو لے گئے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر اس کو داغ دیا گیا اور آپکی خدمت میں لے آئے تب آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی جناب میں توبہ کر اس نے کہا میں نے توبہ کی آپ نے فرمایا کہ خدا

۵۲ نے تیری توبہ قبول کی حَدَّثَنَا اَبُوْ الْبَشِیْرِ الرَّقِّیُّ قَالَ نَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے محمد بن اسحاق سے وہ یزید بن خصیفہ سے وہ محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے

۵۳ وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ نَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ نَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

۵۴ ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن یزید بن خصیفہ سے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَیْجٍ یُحَدِّثُ اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ خُصَیْفَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ یزید بن خصیفہ نے اس کو خبر دی کہ اس نے

۵۵ محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے سنا وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل بیان کرتے تھے حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ نَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ نَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَةَ بْنَ حَبِیْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سِرْتُ جَمَلًا لِبَنِیْ فُلَانٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا قَدْ فَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ قَالَ ثَعْلَبَةُ اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهِ حِیْنَ قُطِعَتْ یَدُهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ طَهَّرَنِیْ مِمَّا اَرَادَ اَنْ یُّدْخِلَ جَسَدِیَ النَّارَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابی حبیب سے وہ عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری سے وہ اپنے باپ سے کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے فلان قبیلہ کا اونٹ چرایا ہے آپ نے ان لوگوں کیطرف کسی کو بھیجا ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے اپنے اونٹ کو کھو دیا ہے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعلبہ کہتے ہیں کہ جب ۔۔۔ اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو میں نے اسکو دیکھا کہ وہ یہ کہہ رہا تھا اس خدا کی تعریف ہے کہ جس نے مجھ سے اس گناہ سے پاک کر دیا جو کہ مجھے دوزخ میں ڈالنے کا ارادہ کرتا تھا **التحقیق مسئلہ** قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مَرَّةً وَّاحِدَةً قُطِعَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص چوری کرنیکا ایک دفعہ اقرار کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا انکی دلیل یہ حدیث ہے اور اسکے قائل امام ابو حنیفہ اور امام محمد بن الحسن رحمہما اللہ ہوئے ہیں وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَمِنْهُمْ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوْا لَا تُقْطَعُ حَتّٰى يُقِرَّ مَرَّتَيْنِ ترجمہ اور دیگر علماء اس میں انکے مخالف ہوئے ہیں ان میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب تک دو دفعہ اقرار نہ کرے ہاتھ نہ کاٹا جائے گا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ الزُّبَيْرِيُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ اِعْتَرَفَ اِعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَتْ ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ترجمہ ان کی دلیل اسمیں وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن حجاج اور محمد بن عون زبیری نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی مجھ کو اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے ابو المنذر ابو ذر کے غلام آزاد سے وہ ابو امیہ المخزومی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چور لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا اور اس کے پاس مال نہ پایا گیا تھا تب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا یہ گمان نہیں تھا کہ تم نے چوری کی ہو اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دوبارہ یا سہ بارہ لوٹایا اس نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ پھر آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر وہ لایا گیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہو میں اللہ کی جناب میں استغفار کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں پھر آپ نے فرمایا خداوندا اس کی توبہ قبول کر **فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْهُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَهٰذَا اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ قَدْ زِيْدَ فِيْهِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِي الْاَوَّلِ اب اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ ایک دفعہ اقرار کرنے سے نہیں کاٹا تھا بلکہ دو دفعہ اقرار کرنے سے پس یہ حدیث پہلی حدیث سے اولی ہے کیونکہ اس میں پہلی حدیث کی نسبت زیادتی ہے **وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدُهُمَا قَدْ نَسَخَ الْاٰخَرَ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ رَجَعْنَا اِلَى النَّظَرِ فَوَجَدْنَا السُّنَّةَ** قَدْ قَامَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا اَنَّهٗ رَدَّدَهُ اَرْبَعًا كَمَا رَجَمَهُ بِاِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَاَخْرَجَ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْاِقْرَارِ بِحُقُوْقِ الْاٰدَمِيِّيْنَ الَّتِيْ يُقْبَلُ فِيْهَا الْاِقْرَارُ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَرَدَّ حُكْمَ الْاِقْرَارِ بِذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهِ فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ عِنْدَ مَنْ ذَكَرْنَا لَا تَجُوْزُ اِلَّا مِنْ اَرْبَعَةٍ فَكَذٰلِكَ جَعَلَ الْاِقْرَارَ بِهٖ لَا يُوْجِبُ الْجَلْدَ اِلَّا بِاِقْرَارٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ اَيْضًا لِذٰلِكَ يَرُدُّ اِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لَا تَجُوْزُ اِلَّا مِنْ اِثْنَيْنِ فَكَذٰلِكَ الْاِقْرَارُ بِهَا لَا يُقْبَلُ اِلَّا مَرَّتَيْنِ ترجمہ اور یہ جائز ہے کہ ایک حدیث نے دوسری حدیث کو منسوخ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کردیا ہو اور جب یہ احتمال پیدا ہوا تو ہم قیاس کی طرف جاتے ہیں تو یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ امر بطور مسنون قرار پاچکا ہے کہ زنا کی اقرار کی کو چار دفعہ آپنے لوٹایا ہے ایک دفعہ اقرار کرنے سے اس کو رجم نہیں کیا اور یہ حکم اس حکم سے علحدہ ہوگیا کہ جس میں آدمیوں کے حقوق میں ایک دفعہ اقرار مقبول ہوتا ہے اور زنا کے اقرار کا حکم اس گواہی کے حکم میں ہے اپ جس طرح زانی گواہی چار دفعہ کے بغیر غیر مقبول ہے اسی طرح زنا کا اقرار بھی چار دفعہ کرنے کے بغیر پورے لگنے کا موجب نہ ہوگا اب اس سے ثابت ہوا کہ چوری کا اقرار بھی چوری کی گواہی کی طرف رجوع کریگا اور جس طرح چور پر گواہی دینا دو گواہوں کے بغیر جائز نہیں اسی طرح چوری کا اقرار بھی دو دفعہ اقرار کے بغیر مقبول نہ ہوگا وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا مَتَّرَوْا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا لَمَّا هَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خَلَّيْتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ ترجمہ اور بلاشبہ ہمنے صحابہ کو دیکھا ہے کہ جب انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زنا کے اقراری کے بارہ میں روایت کیا ہے جبکہ وہ بھاگ گیا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کو کیوں نہ چھوڑ دیا فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلٰى اَنَّ رُجُوعَهُ مَقْبُولٌ وَاسْتَعْمَلُوا ذٰلِكَ فِي سَائِرِ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلُوا مَنْ اَقَرَّ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ رُجُوعِهِ وَلَمْ يَخُصُّوا الزِّنَا بِذٰلِكَ دُونَ سَائِرِ حُدُودِ اللّٰهِ فَكَذٰلِكَ لَمَّا جُعِلَ الْاِقْرَارُ فِي الزِّنَا لَا يُقْبَلُ اِلَّا بِعَدَدٍ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهِ مِنَ الْبَيِّنَةِ ثَبَتَ اَنَّهُ لَا يُقْبَلُ الْاِقْرَارُ بِسَائِرِ حُدُودِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَدَدٍ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهَا مِنَ الْبَيِّنَةِ ترجمہ اب یہ کہنے کے نزدیک اسپر دلیل تھی کہ اس کا رجوع کرلینا مقبول تھا اور اس قاعدہ کو انہوں نے تمام حدود الٰہی میں استعمال کیا اور کہا کہ جو شخص اقرار زنا کا کرکے پھر جائے تو اس کا پھرنا مقبول ہو اور یہ کوئی زنا ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام حدود میں جاری ہے اسی طرح جب اقرار زنا بھی اس تعداد میں مقبول ہوتا ہے کہ جس میں اس کی گواہی مقبول ہوتی ہے یعنے چار دفعہ تو ثابت ہوا کہ تمام حدود میں اسیقدر اقرار مقبول ہوگا جس قدر کہ اس میں گواہی مقبول ہے یعنے دو دفعہ) فَاَدْخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا عَلٰى اَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ لَا يُقْطَعُ فِي السَّرِقَةِ حَتّٰى يُقِرَّ بِهَا سَارِقُهَا مَرَّتَيْنِ لَكَانَ اِذَا اَقَرَّ اَوَّلَ مَرَّةٍ صَادِقًا اَقَرَّ بِهَا عَلَيْهِ يَمِينًا وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْقَطْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ السَّارِقُ لَا يُقْطَعُ فِيمَا دُونَ رُبُعِ دِينَارٍ ترجمہ تب امام محمد بن الحسن رحمہ اللہ نے اس باب میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر یہ اعتراض کیا کہ اگر چور کا ہاتھ اسیوقت کاٹا جائیگا جبکہ وہ دو دفعہ اقرار کرے اس صورت میں پہلی دفعہ اقرار کرنے سے قرض کا اقرار پایا جائیگا اب اسکے بعد اس کا ہاتھ کاٹنا واجب نہ ہوگا کیونکہ جب چور پر کوئی مال قرض واجب ہوجائے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِاَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ اَنَّهُ لَوْ لَزِمَ ذٰلِكَ اَبَا يُوسُفَ فِي السَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُهُ فِي الزِّنَا اَيْضًا اِذَا كَانَ الزَّانِي فِي قَوْلِهِمْ لَا يُحَدُّ فِيمَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيهِ حَدٌّ كَمَا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَوْ كَانَ هٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي اَوْجَبَهَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَبِي يُوسُفَ يَجِبُ بِهَا فَسَادُ قَوْلِ اَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُ ذٰلِكَ فِي الْاِقْرَارِ بِالزِّنَا وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَمَّا اَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّةً لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ حَدٌّ وَقَدْ اَقَرَّ يَوْمِئِذٍ لَا يُحَدُّ فِيهِ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ فَوَجَبَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَقَدْ اَقَرَّ بِهِ لَا يُحَدُّ فِيهِ بِذٰلِكَ الْاِقْرَارِ فَوَجَبَ عَلَيْهِمْ فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يُحَدَّ فِي وَطْءٍ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيهِ مَهْرٌ فَاِذَا كَانَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْاِقْرَارِ بِالزِّنَا فَكَذٰلِكَ اَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ ترجمہ لیکن امام ابو یوسف رحمہ اللہ کیطرف سے ہمارے پاس یہ دلیل ہے کہ اگر چوری کے معاملہ میں امام ابو یوسف پر یہ لازم آتا ہے تو امام محمد رح پر زنا کے بارہ میں یہی اعتراض آتا ہے کیونکہ جب زانی پر مہر لازم

toobaa-elibrary.blogspot.com

آتا ہے تو بالاتفاق اسپر حد جاری نہیں ہوتی جس طرح کہ چور کا بصورت فرض ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوا اگر یہی علت ہے جس کی وجہ سے امام محمد اور امام ابو یوسف رح پر چوری میں اعتراض کرتے ہیں اور اسکے قول کو فاسد کہتے ہیں اسیطرح امام محمد رح پر بھی اقرار زنا پر اعتراض لازم آتا ہے اور یہ اس طرح کہ جب زانی ایک دفعہ کا اقرار کرے تو اسپر حد واجب نہیں ہوتی کیونکہ اس نے ایسی وطی کا اقرار کیا ہے جس میں حد نہیں لگائی جاتی اور اسپر مہر واجب ہوتا ہے اور جس وطی میں مہر واجب ہوتا ہے اس پر حد نہیں آنی چاہیے اب جس طرح امام محمد رح پر اقرار زنا کے ساتھ حجت (دلیل) قائم نہیں ہوسکتی اسی طرح امام ابو یوسف رح پر بھی چوری کے اقرار سے کوئی حجت قائم نہیں ہوسکتی وَقَدْ رَدَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ الَّذِیْ اَقَرَّ بِیَدِہٖ بِالسَّرِقَۃِ مَرَّتَیْنِ ترجمہ اور بلاشبہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چور سے دو دفعہ اقرار کرایا تھا حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْمُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضہ اَنَّ رَجُلًا اَقَرَّ عِنْدَہٗ بِسَرِقَۃٍ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ قَدْ شَہِدْتَ عَلٰی نَفْسِکَ شَہَادَتَیْنِ قَالَ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُطِعَ وَعَلَّقَہَا فِیْ عُنُقِہٖ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَدَّ حُکْمَ الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَۃِ اِلٰی حُکْمِ الشَّہَادَۃِ عَلَیْہَا فِیْ عَدَدِ الشُّہُوْدِ فَکَذٰلِکَ الْاِقْرَارُ بِحُدُوْدِ اللّٰہِ کُلِّہَا لَا یُقْبَلُ فِیْ ذٰلِکَ اِلَّا بِعَدَدٍ مَا یُقْبَلُ مِنَ الشُّہُوْدِ عَلَیْہَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے وہ قاسم بن عبدالرحمن سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے باپ سے وہ علی بن ابی طالب رضہ سے کہ ایک شخص نے آپ کے پاس چوری کا دو دفعہ اقرار کیا تو آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس کے گلے میں لٹکایا گیا کیا تم دیکھتے نہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کی گواہی کی طرح چوری کے اقرار کو قرار دیا اسی طرح تمام حدود کا اقرار اسی قدر مقبول ہوگا جسقدر کہ انکی گواہی میں مقبول ہوتا ہے

باب الرَّجُلِ یَسْتَعِیْرُ الْحُلِیَّ فَلَا یَرُدُّہٗ ہَلْ عَلَیْہِ فِیْ ذٰلِکَ قَطْعٌ اَمْ لَا

اس شخص کے بارہ میں کہ جو مانگے ہوئے زیور کو واپس نہ دے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ رَوٰی عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ تَسْتَعِیْرُ الْحُلِیَّ فَلَا تَرُدُّہٗ قَالَ فَاُتِیَ بِہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَتْ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ معمر نے زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت فخزومیہ تھی کہ وہ مانگا کرتی تھی پھر واپس نہ کرتی اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹا ثنا ابن حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ رِجَالٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتِ امْرَاَۃٌ مَخْزُوْمِیَّۃٌ تَسْتَعِیْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُہٗ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ یَدِہَا فَاَتٰی اَہْلُہَا اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَکَلَّمُوْہُ فَکَلَّمَ اُسَامَۃُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُسَامَۃُ اَلَا اَرَاکَ تُکَلِّمُنِیْ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّمَا ہَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ اَنَّہٗ اِذَا سَرَقَ فِیْہِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْہِمُ الضَّعِیْفُ قَطَعُوْہُ لَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ کَانَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ یَدَہَا فَقَطَعَ یَدَ الْمَخْزُوْمِیَّۃِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبید بن رجال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

زہری سے معمر نے زہری سے عروہ سے و عائشہ رضی یہ فرمایا ایک مخزومیہ عورت لوگوں کا اسباب مانگا کرتی تھی اور انکار کر جایا کرتی تھی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا تب اسکے متعلقین اسامہ بن زید رضہ کے پاس آئے اور ان سے سفارش کی درخواست کی انہوں نے اس بارہ میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ کیا میں نہیں دیکھتا کہ تم مجھ سے اللہ عزوجل کے حدود میں کلام کرتے ہو پھر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ میں فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کو اس امر نے ہلاک کر دیا تھا کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کیا کرتا تھا تو اسکو چھوڑ دیا کرتے تھے اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اسکے ہاتھ کاٹتے تھے مجھے اس خدا کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتی تو میں اسکے ہاتھ بھی کاٹ ڈالتا پھر مخزومیہ کا ہاتھ کاٹ ڈالا

تحقیق مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنِ اسْتَعَارَ شَيْئًا فَجَحَدَهُ وَجَبَ أَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ وَكَانَ عِنْدَهُمْ مَعْنَى قَوْلِهِ فِي السَّارِقِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ جو شخص کوئی چیز مانگ کر لیجائے اور انکار کر بیٹھے تو ضرور ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے انکے نزدیک وہ چور کے حکم میں ہے اور ان کی دلیل اسمیں یہی حدیث ہے وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُقْطَعُ وَيُضْمَنُ ترجمہ اور دوسرے علماء اس میں انکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے گا بلکہ ضمان لیا جائے گا یعنے اتنا مال لیا جائیگا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رَوَاهُ مَعْمَرٌ كَمَا ذَكَرُوْا وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ فَزَادَ فِيْهِ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فَلَا تَرُدُّهُ سَرَقَتْ فَقَطَعَهَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَرِقَتِهَا ترجمہ انکی دلیل یہ ہے کہ الحدیث کو معمر نے روایت کیا ہے جیسا کہ ان لوگوں نے کیا ہے جیسا کہ ان لوگوں نے ذکر کیا ہے لیکن اسکے سوا دوسروں نے جو روایت کی ہے اس میں یہ امر زاید بیان کیا ہے کہ یہ عورت جو زیور مانگ لیجایا کرتی تھی اور پھر لوٹاتی نہ تھی اس نے چوری (بھی) کی تھی تب اسکا ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوری کی وجہ سے کاٹا تھا فَلَمَّا رَدَّ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ فَكَلَّمَ فِيْهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ نَهَى عَنْ تِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا ترجمہ اور وہ حدیث جو اسباب میں روایت کی گئی ہے یہ ہے کہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ابن شہاب سے کہ عروہ بن زبیر نے اس کو خبر دی عائشہ رضہ سے کہ ایک عورت نے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں فتح مکہ کے دنوں میں چوری کی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے پھر اسامہ بن زید نے آپ سے اسبارہ میں عرض کیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ کیا تم خدا کی حد میں سفارش کرتے ہو اسامہ نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میری لیے استغفار کریں اور جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کی جس کے وہ لائق ہے پھر فرمایا اَمَّا بَعْدُ کہ تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ جب اُن میں کوئی بڑا آدمی چوری کیا کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور جب کوئی غریب چوری کرتا تھا تو اسپر حد قائم کرتے تھے مجھے خدا کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کا (بھی) ہاتھ کاٹ ڈالتا پھر جس عورت نے چوری کی تھی اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اور ہاتھ کاٹا گیا حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّھُمْ شَاْنُ الْمَرْاَۃِ الْمَخْزُوْمِیَّۃِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ یُّجْتَرِیْ عَلَیْہِ اِلَّا اُسَامَۃُ فَقَالُوْا مَنْ یَّجْتَرِیْ عَلَیْہِ اِلَّا اُسَامَۃُ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ مَعْنَاہُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے اپنے باپ سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جس عورت نے چوری کی تھی اس کا حال قریش کو بہت ناگوار اور بڑا معلوم ہوا کہنے لگے کہ اسکے بارہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سفارش کرنے کی کون جرأت کر سکتا ہے لوگوں نے کہا کہ اسامہ کے سوا اور کون جرأت کر سکتا ہے پھر اوپر کا مطلب بیان کیا قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ الْقَطْعَ کَانَ بِخِلَافِ الْمُسْتَعَارِ الْمَجْحُوْدِ ترجمہ پس اس حدیث سے یہ امر ثابت ہوا کہ یہ کاٹنا مانگی ہوئی اور انکار شدہ چیز کے برخلاف ہے وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلَی الْقَطْعِ فِی الْخِیَانَۃِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَیْجٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْخَائِنِ وَلَا عَلَی الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَی الْمُنْتَھِبِ قَطْعٌ۔ ترجمہ اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حدیث کہ جس میں خیانت کی وجہ سے ہاتھ کاٹنے کو منع کرتی ہے مروی ہے جو کہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سنا وہ ابو الزبیر سے بیان کرتے ہیں وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خیانت کرنے والے اچک لینے والے لوٹنے والے کا ہاتھ کاٹنا نہ چاہیے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ الْبَلْخِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بلخی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ رِجَالٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِیْرَۃُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبید بن رجال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ بن مسلم نے ابو الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں فَلَمَّا کَانَ الْخَائِنُ لَا قَطْعَ عَلَیْہِ وَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّارِقِ وَاَحْکَمَتِ السُّنَّۃُ اَمْرَ السَّارِقِ الَّذِیْ یَجِبُ عَلَیْہِ الْقَطْعُ اَنَّہُ الَّذِیْ سَرَقَ مِقْدَارًا مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمًا مِنْ حِرْزٍ وَکَانَ لِلْمُسْتَعِیْرِ اَخْذُ الْمَالِ الْمُسْتَعَارِ مِنْ غَیْرِ حِرْزٍ ثَبَتَ اَنَّہٗ لَا قَطْعَ عَلَیْہِ فِیْ ذٰلِکَ لِعَدَمِ الْحِرْزِ وَھٰذَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا ھُوَ الصَّحِیْحُ عَلَیْہِ مَعَانِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ وَقَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ پس جب خیانت کرنے والا ہاتھ کاٹنا جائز نہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اور چوری میں فرق کر دیا اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنت نبوی نے حکم دیا کہ جس طرح چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا وہ ہے جو کہ مقدار معلوم کی چوری کرے جو کہ محفوظ ہو اور مانگنے والے نے جو مال لیا ہے وہ غیر محفوظ ہے تو ثابت ہوا کہ ایسے مال غیر محفوظ میں ہاتھ کاٹنا نہ چاہیے اور جو کچھ ہم نے یہ آثار بیان کیے ہیں یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

بَابُ سَرِقَةِ الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

پھل اور شگوفہ کی چوری کے بارہ میں

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّتَهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَجَنَ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرْوَانَ ابْنَ الْحَكَمِ أَخَذَ عُلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ أَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعٌ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ فَقَالَ أَخَذْتَ عَبْدَ هَذَا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ بِهِ قَالَ أَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا امام مالک نے مجھ سے حدیث بیان کی یحیی بن سعید سے وہ محمد بن یحیی بن حبان سے کہ ایک غلام نے ایک شخص کے باغ میں سے کھجور کی شاخیں چوریں اور اس کو اپنے مالک کے باغ میں جا کر گاڑ دیا تب اصل مالک شاخوں کی تلاش میں نکلا اور ان کو پا لیا پھر غلام کو پکڑ کر مروان بن حکم کے پاس لے گیا اس نے غلام کو قید کر دیا اور اسکے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تب غلام کا آقا رافع بن خدیج کی طرف گیا حضرت رافع نے اس سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے پھل اور شگوفہ میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں اس شخص نے کہا کہ مروان بن حکم نے میری غلام کو پکڑ لیا ہے اور اسکا ارادہ ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اسکے پاس تشریف لیجائیں اور جو حدیث آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اس کو سنا دیں پھر رافع رضہ اسکے ساتھ چلے حتی کہ مروان کے پاس پہنچے آپ نے اس سے کہا کہ تم نے اس شخص کے غلام کو پکڑ لیا ہے کہا ہاں پوچھا کہ تم کیا کرو گے اس نے کہا کہ میرا ارادہ ہے اسکے ہاتھ کاٹ ڈالوں رافع رضہ نے اس سے کہا کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ پھل اور شگوفہ کی چوری میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں تب مروان نے حکم دیا کہ غلام کو چھوڑ دیا جائے حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطٍ لَهُ فَمَرَّ بِهِ مَرْوَانُ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیی مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس شافعی نے سفیان بن عیینہ سے وہ یحیی بن سعید سے وہ محمد بن یحیی بن حبان سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد بن یحیی بن حبان سے وہ اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ ایک غلام نے کسی شخص کے باغ میں سے کھجور کی شاخیں چرائیں اور انکو لاکر دوسری جگہ گاڑ دیا وہ اسکو مروان کے پاس پکڑ کر لے آیا مروان نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا تب رافع بن خدیج نے گواہی دی کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھل اور شگوفہ میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں (تحقیق مسلم) قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُقْطَعُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْكَثَرِ وَسَوَاءٌ عِنْدَهُمْ اَخَذَ مِنْ حَائِطِ صَاحِبِهٖ اَوْ مِنْ مَنْزِلِهٖ بَعْدَ مَا قَطَعَهٗ وَاَحْرَزَهٗ فِيْهِ وَقَالُوْا لَا قَطْعَ اَيْضًا فِيْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَلَا فِي الْخَشَبِ لِاَنَّ رَافِعًا لَمْ يَسْاَلْ عَنْ قِيْمَةِ مَا فِي الْوَدِيَةِ الْمُسْرَقَةِ مِنَ الْجَرِيْدِ وَلَا عَنْ قِيْمَةِ جِذْعِهَا وَدَرَءَ الْقَطْعَ عَنِ السَّارِقِ فِيْ ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ كَثَرٍ وَهُوَ الْجُمَّارُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا قَطْعَ فِي الْجُمَّارِ وَلَا فِيْمَا يَكُوْنُ عِنْدَهٗ مِنَ الْجَرِيْدِ وَالْخَشَبِ الثَّمَرِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں کہ پھلوں اور شگوفوں میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں خواہ وہ کسی شخص کے باغ میں سے لئے ہوں یا کسی مکان میں سے لیے ہوں جبکہ وہ کاٹ کر محفوظ کیئے جائیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کھجور کی شاخ اور لکڑی کی چوری میں بھی ہاتھ کاٹنا جائز نہیں کیونکہ رافع نے چوری شدہ شاخ کی اور اسکے تنے کی قیمت سے سوال نہیں کیا تھا اور اس میں چور سے ہاتھ کاٹنا معاف کر دیا تھا کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شاخ شگوفہ میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں اور وہ گودہ کھجور کا ہے اس سے ثابت ہوا کہ شگوفہ (اور گودہ) میں ہاتھ کاٹنا نہیں چاہیے علی ہذا شاخ اور لکڑی اور پھل میں قطع نہیں ہے اور اسکے قائل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ ہیں وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ حَكَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ وَّهُوَ عَلَى التَّمَرِ وَالْكَثَرِ الْمَاخُوْذِ مِنْ مِنَ الْحَوَائِطِ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِحِرْزٍ لَّهَا فَاَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ اُحْرِزَ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ سَائِرِ الْاَمْوَالِ وَيَجِبُ الْقَطْعُ عَلٰى مَنْ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ الَّذِيْ يَجِبُ الْقَطْعُ فِيْهِ ترجمہ اور دوسرے علماء نے اس میں انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث جو رافع نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ پھل اور شگوفہ میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں وہ اسی صورت میں ہے کہ وہ باغ میں ہوں اور کسی خاص جگہ محفوظ کیئے جائیں لیکن جو پھل کہ محفوظ کر لیئے جائیں تو انکا معاملہ اور مال اور اسباب کا سا ہے اور اس کی چوری میں جو چوری کی مقدار میں ہو ہاتھ کاٹا جائے گا ۵۳ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ لَا قَطْعَ فِيْهِ اِلَّا مَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ وَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ ترجمہ انکی دلیل اس میں وہ حدیث ہے جس کو ہم نے اس کتاب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسرے باب میں روایت کیا ہے جبکہ حضور سے لٹکتے ہوئے پھلوں کی بابت پوچھا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اس میں ہاتھ کاٹنا جائز نہیں مگر اسوقت کہ جب اسکو خردار جگہ دے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہونچے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہوگا اور جس میں کہ ڈھال کی قیمت تک نہ پہونچے اس میں اسقدر قیمت کا تاوان ہوگا اور درے بطور نکال کے ہونگے وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَيْضًا ترجمہ اور بلاشبہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے بھی اسکے مثل روایت کی فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّخْلِ بَیْنَ الْمَحْفُوْظِ وَغَیْرِہٖ فَقَالَ مَا اَوَاہُ الْجَرِیْنُ مِنْہَا وَبَیْنَ مَا لَمْ یُؤْوِہِ وَکَانَ فِی تَبْوِیْبِہٖ فَجَعَلَ فِیْمَا اَوَاہُ الْجَرِیْنُ مِنْہَا الْقَطْعَ وَفِیْمَا لَمْ یُؤْوِہِ الْجَرِیْنُ مِنَ الْغُرْمِ وَالنَّکَالِ فَتَصْحِیْحُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَا رَوَاہُ رَافِعٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلُہٗ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا کَثَرٍ اَنْ یُّجْعَلَ مَا رَوٰی رَافِعٌ ھُوَ عَلٰی مَا کَانَ فِی الْجَرِیْنِ الَّتِیْ لَمْ یُحْرَزْ مَا فِیْھَا عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَمَا فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو مِمَّا زَادَ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ رَافِعٍ فَھُوَ خِلَافٌ مَا فِیْ حَدِیْثِ رَافِعٍ فِیْ ذٰلِکَ الْقَطْعُ وَلَا قَطْعَ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ یَسْتَوِیْ ھٰذَا اَنْ لَا اَثَرَ بِنَا لَا یَتَضَادَّانِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پھل میں جو محفوظ جگہ سے چرایا جائے اور اس پھل میں جو کہ غیر محفوظ ہو فرق کیا ہے محفوظ کے لیے ہاتھ کاٹنا فرمایا ہے اور غیر محفوظ میں تاوان اور مار لگانے مقرر کیا ہے اب دونوں حدیثوں یعنے حدیث اور رافع کی حدیث میں تطبیق یوں ہوگی کہ جس میں ہاتھ کاٹنا نہیں اس سے وہ پھل مراد ہیں جو کہ باغ میں ہوں اور غیر محفوظ ہوں اور جو حدیث عبداللہ بن عمرو میں زاید الفاظ ہیں اور حدیث رافع کے برخلاف (سو وہ محفوظ میں ہے) اور اس میں ہاتھ کاٹنا ہوگا اس کے سوا قطع نہیں اب معلوم ہوا کہ یہ دونوں حدیثیں ہیں۔ اور باہم مخالف نہیں ہیں۔ اور یہی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

کتاب الجنایات

جنایات کے بیان میں

باب ما یجب فی قتل العمد وجراحہ العمد

عمد قتل اور عمد زخم کرنے میں جو کچھ کہ واجب ہوتا ہے

حدثنا محمد بن عبد اللہ بن میمون البغدادی قال ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی قال ثنی یحیی بن ابی کثیر ح وحدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن یحیی ابن ابی کثیر قال ثنا ابو سلمۃ قال ثنی ابو ھریرۃ قال لما فتح اللہ علی رسولہ مکۃ قتلت ھذیل رجلا من بنی لیث بقتیل کان لھم فی الجاھلیۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فقال فی خطبتہ من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یقتل واما ان یودی واللفظ لمحمد بن عبد اللہ وقال ابو بکرۃ فی حدیثہ قتلت خزاعۃ رجلا من بنی لیث ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن کثیر نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حرب بن شداد نے یحیی ابن ابی کثیر سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو ہریرہ نے کہا کہ جب اللہ تعالے نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکہ فتح کیا تو قبیلہ ہذیل نے ایک شخص کو بنی لیث میں سے بعوض اپنے مقتول کے جو زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا قتل کیا تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں فرمایا کہ جس شخص کا کوئی قتیل مارا جاوے تو وہ دو امور میں سے ایک پسند کرے یا تو اس (قاتل) کو قتل کر ڈالے یا دیت (خون بہا) لے لے اور یہ لفظ محمد بن عبد اللہ کے ہیں اور ابو بکرہ نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک شخص کو قتل کر ڈالا تھا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ

هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَجِبُ فِي النَّفْسِ خَاصَّةً ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس امر کا ذکر ہے کہ جو خاص جان کے بارہ میں واجب ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ اور بلاشبہ ابوشریح خزاعی سے (مرفوعاً) نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شُرَيْحًا الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ بَعْدَ مَقَالَتِيْ قَتِيْلٌ فَاَهْلُهٗ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ بَيْنَ اَنْ يَّاْخُذُوا الْعَقْلَ وَبَيْنَ اَنْ يَّقْتُلُوْا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ابی سعید نے ابن ابی ذئب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعید مقبری نے کہا کہ میں نے ابوشریح کعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اے قبیلہ خزاعہ دیکھو تم نے ہذیل کے اس قتیل کو قتل کر ڈالا ہے اور بیشک میں اسکا رشتہ دار ہوں اب میرے کلام کے بعد جو شخص کسی کو قتل کریگا تو مقتول کے وارثوں کو اختیار ہوگا چاہے تو وہ دیت لیں اور چاہے اس کو قتل کر ڈالیں وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا ترجمہ اور بیشک ابوشریح خزاعی سے اس طریق کے سوا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جان کے سوا میں بھی اسی طرح مروی ہے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ بِخَبْلٍ يَخْفِيْ بِالْخَبْلِ الْجِرَاحَ فَوَلِيُّهٗ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلَاثٍ بَيْنَ اَنْ يَّعْفُوَ اَوْ يَقْتَصَّ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ فَاِنْ اَخَذَ الدِّيَةَ فَاِنَّ لَهُ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ فَاِنْ قَبِلَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ ثُمَّ عَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيْهَا مُخَلَّدًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے حارث بن فضیل سے وہ سفیان بن ابی العوجا سے وہ ابوشریح خزاعی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کا خون کیا جائے یا اسکو زخم کیا جائے تو اسکے ولی کو اختیار ہے کہ تین باتوں سے ایک بات اختیار کرے یا تو معاف کردے یا قصاص لے لے یا دیت لے لے پھر اگر وہ چوتھی بات تجویز کرے تو اسکے ہاتھ پکڑ لو اگر ان میں سے ایک کو قبول کرکے لے اور پھر اسکے بعد زیادتی کرے تو اسکے لیے آگ ہے جس میں کہ وہ ہمیشہ رہیگا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادٌ عَنْ اِبْنِ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي الْعَوْجَاءِ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد نے ابواسحق سے کہا خبر دی مجھ کو حارث بن فضیل نے سفیان بن ابی العوجا سے وہ ابوشریح سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ حُكْمَ الْجَارِحِ الْعَمْدِ فِيْمَا يَجِبُ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْقِصَاصِ ترجمہ اب اس حدیث میں یہ ہے کہ عمداً زخم لگانے کا حکم یہ ہے کہ ان ہر دو میں قصاص یا دیت ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَتَلَ عَمْدًا فَوَلِيُّهٗ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَّعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ اَوْ يَقْتَصَّ رَضِيَ بِذٰلِكَ الْقَاتِلُ اَوْ لَمْ يَرْضَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ جس علم اور گئے ہیں کہ کوئی شخص اگر کسی کو عمداً قتل کر ڈالے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو مقتول کے ولی کا اختیار ہے کہ معاف کر دے یا دیت لے یا قصاص لے قاتل اس پر رضی ہو یا نہ ہو انہوں نے اس میں ان آثار سے دلیل قائم کی ہے **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ اِلَّا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ ترجمہ اور دوسرے علماء ان سے اس میں مخالف ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کسی کو قاتل کی رضامندی کے بغیر دیت لینا جائز نہیں **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ اَنَّ قَوْلَهٗ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ قَدْ يُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ اِنْ اُعْطِيَهَا كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ خُذْ بِدِيْنَارِكَ اِنْ شِئْتَ دَرَاهِمَ وَاِنْ شِئْتَ دَنَانِيْرَ وَاِنْ شِئْتَ عَرْضًا وَلَيْسَ يُرَادُ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ ذٰلِكَ رَضِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ بِذٰلِكَ اَوْ كَرِهَهٗ وَلٰكِنْ يُّرَادُ بِهٖ اِبَاحَةُ ذٰلِكَ ترجمہ انکی دلیل یہ ہے کہ حضور کا یہ فرمان کہ یا دیت لے لے ہو سکتا ہے کہ اس کا مطلب وہی لیا جائے جو پہلے قول کے عالم کہتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ مطلب ہو کہ دیت جائز ہے اگر اس کو دی جائے جیسا کہ کسی شخص سے کہا جائے کہ تو اپنا قرض لے لے چاہے درہم چاہے دینار چاہے سباب اس سے یہ مقصود نہیں ہوتا کہ وہ قرض لے لے خواہ مقروض اس سے راضی ہو یا نہ ہو لیکن مقصود یہ ہوتا ہے کہ اگر اس کو دیا جائے تو لے لے **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ وَمَا حَاجَتُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ هٰذَا اِذْ قِيْلَ لَهٗ لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ انکو اسکے ذکر کی کیا ضرورت پڑی تو اس سے کہا جائیگا اسلیے کہ بلاشبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ الْقِصَاصُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ دِيَةٌ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ اِلٰى قَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اَلْعَفْوُ فِي اَنْ يَّقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّمَّا كَانَ كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ بنی اسرائیل میں قصاص لیا جاتا تھا ان میں دیت کا حکم نہیں تھا تب اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ فرمایا کہ تم پر مقتول کے بارہ میں قصاص فرض کر دیا ہے یہاں تک کہ یہ فرمایا) کہ جو شخص اپنے بھائی کو معاف کر دے اور معافی یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کر لے یہ تمہارے رب کی طرف سے بہ نسبت پہلی امتوں کے تخفیف کر دی گئی ہے **فَاَخْبَرَ** ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ لَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ دِيَةٌ اَيْ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا عَلَيْهِمْ اَنْ يَّاْخُذُوْهُ اَوْ يَتَعَرَّضُوْا وَالدِّمَاءُ بَاقِيَةٌ لَمْ يَتْرُكُوْهُ حَتّٰى يَسْفِكُوْهُ وَاَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلَيْهِمْ فَخَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَنَسَخَ ذٰلِكَ الْحُكْمَ بِقَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ مَعْنَاهُ اِذَا وَجَبَ الْاَدَآءُ وَسَنُبَيِّنُ مَا قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ اب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ بنی اسرائیل میں دیت نہ تھی یعنے انکو حرام تھا کہ وہ دیت لیویں یا خون کا کچھ بدلہ چاہیں یا بدون قصاص کے ... ... چھوڑ دیں اور اپنے ہی قصاص فرض کیا گیا تھا تب اللہ تعالیٰ نے اس امت سے تخفیف کر دی اور اس حکم اپنے اس قول سے فمن عفی لہ الخ سے منسوخ کر دیا یعنے جب ادا کرنا واجب ہو جائے اور جس بارہ میں کہا گیا ہے ہم انشاء اللہ اسی موقعہ پر اس باب میں بیان کریں گے **فَبَيَّنَ** لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى هٰذِهِ الْجِهَةِ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ وَلِيٌّ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَّقْتَصَّ اَوْ يَعْفُوَ اَوْ يَاْخُذَ الدِّيَةَ اِنْ شَآءَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَجَعَلَ لَهُمْ اَخْذَهَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِذَا أَعْطُوهَا هٰذَا وَجْهٌ يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ إِذَا كَانَ حَدِيثٌ مِثْلُ هٰذَا يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ مُتَكَافِئَيْنِ أَنْ يَعْطِفَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ مِنْ غَيْرِهِ يَدُلُّ أَنَّ مَعْنَاهُ عَلَى مَا عَطَفَ عَلَيْهِ ترجمہ پس سوائے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی اس طرح بیان کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص قتل کیا گیا اور اس کا ولی ہو تو اسے اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت لے جو اس امت کے لیے مباح کر دی ہے انکو جب دی جائے تو اس کا لینا جائز کر دیا یہ ایک وجہ ہے جس کا یہ حدیث احتمال رکھتی ہے اور جب حدیث کے دو پہلو برابر ہوں تو کسی کو یہ جائز نہیں کہ کسی خارجی دلیل کے سوا ایک پہلو اختیار کرے فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ترجمہ پھر ہم نے اس میں غور کیا کہ کیا کوئی ایسی دلیل ہے تو پہلے قول والوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جس کو اسکے بھائی نے کچھ معافی دیدی ہو تو بطریق معروف اس کی اتباع چاہیے اور اس کو احسان کے ساتھ ادا کر دینا چاہیے یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے فَأَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَتْبَعَ الْقَاتِلَ بِإِحْسَانٍ فَاسْتَدَلُّوا بِذٰلِكَ أَنَّ لِلْوَلِيِّ إِذَا عَفَا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنِ اسْتَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِي عَفْوِهِ عَنْهُ ترجمہ اب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں خبر دی ہے کہ ولی کو جائز ہے کہ معاف کر دے یا قاتل کا احسان کے ساتھ اتباع کرے انہوں نے اس سے یہ دلیل نکالی کہ ولی جب معاف کرے تو اس کو قاتل سے دیت لینا جائز ہے اگرچہ اس نے معافی کے وقت اس کی شرط نہ کی ہو قِيلَ لَهُمْ فَإِنَّمَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ وُجُوهًا أَحَدُهَا مَا وَصَفْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ عَلَى الْوَجْهِ الَّتِي قُلْنَا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ أَنْ يُعْفَى عَنْهُ عَلَى مَا يُؤْخَذُ مِنْهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ فِي الدَّمِ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ جَمَاعَةٍ فَيَعْفُو أَحَدُهُمْ فَيَتْبَعُ الْبَاقُونَ الْقَاتِلَ بِحِصَصِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ بِإِحْسَانٍ ترجمہ تو اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ جو تم نے بیان کیا اس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اسکے کئی معنے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ جو تم نے بیان کیے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جو اپنے بھائی کیطرف سے معافی دیا گیا اس وجہ سے جو ہم نے کہا ہے کہ قاتل کی رضامندی سے ہو کہ جو کچھ اس سے لیا جائے وہ معاف کر دے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اس خون کے بارہ میں ہو جو کہ ایک جماعت میں ہو پھر ان میں سے ایک شخص معاف کر دے اور باقی لوگ قاتل کی دیت کی اپنے اپنے حصوں کے مطابق بطریق معروف اتباع اور ان کو احسان کے ساتھ دیدیں هٰذَا تَأْوِيلُ قَدْ تَأَوَّلَتِ الْعُلَمَاءُ هٰذِهِ الْآيَةَ فَلَا حُجَّةَ فِيهَا لِبَعْضٍ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا بِدَلِيلٍ آخَرَ فِي آيَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٍ عَلَى تَأْوِيلِهَا أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتُلَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَجَعَلَ عَفْوَهُ غَيْرَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ ترجمہ یہ تاویلیں ہیں جو کہ علماء نے اس آیت کی بیان کی ہیں اب اس میں کسی کے لئے کوئی دلیل نہیں ہو سکتی ہے مگر کسی اور آیت سے کہ اسکے معنے پر سب متفق ہوں یا سنت سے یا اجماع سے دلیل لائیں اور ابو شریح کی حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ اس کو اختیار ہے کہ معاف کر دے یا قتل کرے (یعنے قصاص لے) یا دیت لے پس آپ نے اس کی معافی کو دیت کا غیر قرار دیا۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا عَفَا فَلَا دِيَةَ لَهُ وَإِذَا كَانَ لَا دِيَةَ لَهُ إِذَا عَفَا عَنِ الدَّمِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِي

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ وَجَبَ لَكَ هُوَ الدَّمُ فَإِنْ أَخَذْتَ الدِّيَةَ إِنْ شِئْتَ لَكَ هُوَ مَعْنَى أَخْذِهَا بَدَلًا مِنَ الْقَتْلِ وَالْإِبْدَالُ مِنَ الشَّيْءِ لَا يَكُونُ إِلَّا بِرِضَا مَنْ يَجِبُ لَكَ فَإِذَا ثَبَتَ ذَلِكَ فِي الْقَتْلِ ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَانْتَفَى مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا ترجمہ اب اس سے ثابت ہوا کہ جب وہ معاف کر دیگا تو اس کو دیت نہ ملیگی اور خون کو معاف کر کے جب دیت کا مستحق نہ ہوگا تو اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ اسکے لیے ضروری تھا خون ہے اور اگر دیت لے گا جو اس کو مباح ہے تو یہ بعوض قتل ہے اور خون کے بدل جب ہی واجب ہوتے ہیں کہ۔۔۔ جن پر اللہ کے لیئے واجب ہوں وہ اسپر راضی ہوں اور جب قتل عمد ثابت ہو تو وہی ثابت ہوا جو ہم نے ذکر کیا اور ہمارے مخالف کی بات ثابت نہ ہوئی وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى بِقَوْلِهِمْ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ نَظَرٌ نَاهَلْ لِلْآخَرِينَ خَبَرٌ يَدُلُّ عَلَى مَا قَالُوا ترجمہ اور جب پہلے اقوال والوں کی دلیل ثابت نہ ہوئی تو ہم غور کرتے ہیں کیا اوروں کے پاس کوئی دلیل ہے کہ انکے مدعا کو ثابت کرے فَإِذَا أَبُو بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ أَنَّ عَمَّتَهُ الرُّبَيِّعَ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ترجمہ تو ہم نے دیکھا کہ ابو بکرہ اور ابراہیم بن مرزوق نے ہم سے بیان کی ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن بکر سہمی نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک بن نضر سے کہ اس کی پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تو اسکے دو دانت ٹوٹ گئے انہوں نے ان سے معافی مانگی تو انہوں نے دیت سے انکار کیا پھر قصاص پر راضی ہو گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک یہ مقدمہ لے گئے اور یہ بارہ میں جھگڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا تب انس بن نضر نے کہا یا رسول اللہ کیا ربیع کے دانت بھی توڑے جائیں گے نہیں قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اسکے دانت نہ توڑے جائیں گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انس کتاب اللہ قصاص کا حکم دیتی ہے پھر لوگ راضی ہو گئے اور معاف کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ خدا تعالے کے بعض ایسے بندے ہوتے ہیں کہ اگر وہ خدا تعالی کی قسم کھالیں تو اللہ تعالی انکو بری کر دیتا ہے بعض راویوں نے کچھ لفظ زائد کیے ہیں فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ الَّذِي حَكَمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّبَيِّعِ لِلْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا هُوَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يُخَيِّرْهَا بَيْنَ الْقِصَاصِ وَأَخْذِ الدِّيَةِ وَعَابَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ حِينَ أَبَى ذَلِكَ فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَعَفَا الْقَوْمُ فَلَمْ يَقْضِ لَهُمْ بِالدِّيَةِ ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الَّذِي يَجِبُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِي الْعَمْدِ هُوَ الْقِصَاصُ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ يَجِبُ لِلْمَجْنِيِّ عَلَيْهِ الْخِيَارُ بَيْنَ الْقِصَاصِ وَبَيْنَ الْعَفْوِ مِمَّا يَأْخُذُ بِهِ الْجَانِيَ إِذَا اخْتَارَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلَّمَهَا بِهَا لَهَا أَنْ تَخْتَارَ مِنْ ذَلِكَ ترجمہ اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کے لیے جسکے دانت توڑے گئے تھے یہ حکم دیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس کو یہ اختیار نہ دیا کہ قصاص لے یا دیت اور انس بن نضر نے جب انکار کیا تو آپ نے اس کو ملامت کی اور فرمایا کہ اے انس کتاب اللہ قصاص کا حکم دیتی ہے اور قوم نے معاف کر دیا پھر آپ نے دیت کا حکم دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واجب ہوتی ہے وہ قصاص ہی ہے کیونکہ اگر مظلوم کے لیے قصاص سے معافی میں اختیار واجب ہوتا تو اس لئے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور اختیار دیتے اور ان میں سے ایک امر پسند نہ کرتے **اَلَا تَرٰی** اَنَّ حَاکِمًا لَوْ تَقَدَّمَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فِیْ شَیْءٍ یَجِبُ لَہٗ فِیْہِ اَحَدُ شَیْئَیْنِ فَثَبَتَ عِنْدَہٗ حَقُّہٗ اَنَّہٗ لَا یَحْکُمُ لَہٗ بِاَحَدِ الشَّیْئَیْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَاِنَّمَا یَحْکُمُ لَہٗ بِاَنْ یَّخْتَارَ مَا اَحَبَّ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ مِنْ کَذَا اَوْ کَذَا فَاِذَا اخْتَارَ ذٰلِکَ فَقَدْ قَصَّرَ عَنْ فَھْمِ الْحُکْمِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْکَمُ الْحُکَمَاءِ فَلَمَّا حَکَمَ بِالْقِصَاصِ وَاَخْبَرَ اَنَّہٗ بِنَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ الَّذِیْ فِیْ مِثْلِ ذٰلِکَ ھُوَ الْقِصَاصُ لَا غَیْرُہٗ ترجمہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ اگر حاکم کے سامنے کوئی ایسا شخص پیش ہو کہ جسکے لیے دو میں سے ایک چیز واجب ہو اور اسکے نزدیک اس کا حق ثابت ہو جائے تو وہ اسے ان دونوں میں سے ایک کا حکم نہ لگائے گا بلکہ یہ کہے گا کہ ان دونوں میں سے جس کو چاہتا ہے پسند کر لے اور اگر وہ اس سے زیادتی کرے گا تو اسنے حکم کے سمجھنے میں قصور کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اعلے درجہ کے حاکم تھے جب آپ نے قصاص کا حکم دیا اور خبر دی کہ یہ کتاب اللہ کا حکم ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ایسے معاملہ میں قصاص ہی ہے نہ کچھ **فَلَمَّا ثَبَتَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَجَبَ اَنْ یُّعْطَفَ عَلَیْہِ حَدِیْثُ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَیَجْعَلُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھِمَا فَھُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اَنْ یَّعْفُوَ وَبَیْنَ اَنْ یَّقْتَصَّ اَوْ یَاْخُذَ الدِّیَۃَ فِی الرِّضَاءِ مِنَ الْجَانِیْ بِغُرْمِ الدِّیَۃِ حَتّٰی تَتَّفِقَ مَعَانِیْ ھٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ وَمَعْنٰی حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ** ترجمہ اور جب یہ حدیث ثابت ہوئی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے تو ضرور ہے کہ ابو شریح اور ابو ہریرہ کو رضی اللہ عنہما کی حدیث کو بھی اسی معنی کی طرف پھیرا جائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو جو ان دونوں حدیثوں میں ہے کہ اس معاف کرنے یا قصاص لینے یا دیت لینے میں اختیار ہے مجرم کی رضا پر موقوف ہے جس سے دیت کا تاوان لیا جاتا ہے تاکہ ان دونوں حدیثوں اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا معنے متفق ہو جائے **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَاِنَّ النَّظَرَ یَدُلُّ عَلٰی مَا قَالَ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی وَذٰلِکَ اَنَّ عَلَی النَّاسِ اَنْ یَّسْتَحْیُوْا اَنْفُسَھُمْ فَاِذَا قَالَ الَّذِیْ لَہٗ سَفْکُ الدَّمِ قَدْ رَضِیْتُ بِاَخْذِ الدِّیَۃِ وَتَرْکِ سَفْکِ الدَّمِ وَجَبَ عَلَی الْقَاتِلِ اِسْتِحْیَاءُ نَفْسِہٖ فَاِذَا وَجَبَ ذٰلِکَ عَلَیْہِ اَحْکَمَ مَالُہٗ وَاِنْ کَرِہَ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ قیاس چاہتا ہے کہ پہلے قول والوں کا مذہب ٹھیک ہے اور یہ اس طرح کہ لوگوں پر اپنی جانوں کی حفاظت ضرور ہے اب جبکہ ولی نے یہ کہدیا کہ میں دیت لینے پر راضی ہوں اور قصاص چھوڑتا ہوں تو قاتل پر اپنی جان کی حفاظت ضرور ہے اور جب اسپر یہ امر واجب ہے کہ ولی مال لے لے اگرچہ قاتل برا منائے **قَالَ** الْجَوَابُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنَّ عَلَی النَّاسِ اِسْتِحْیَاءَ اَنْفُسِھِمْ کَمَا ذَکَرْتَ بِالدِّیَۃِ بِمَا جَاءَ وَالدِّیَۃِ وَجَمِیْعِ مَا یَمْلِکُوْنَ وَقَدْ رَاَیْنَاھُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْوَلِیَّ لَوْ قَالَ لِلْقَاتِلِ قَدْ رَضِیْتُ اَنْ اَخُذَ ذَارَکَ ھٰذِہٖ عَلٰی اَنْ لَّا اَقْتُلَکَ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَی الْقَاتِلِ فِیْمَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ تَسْلِیْمُ ذٰلِکَ لَہٗ وَحَقْنُ دَمِ نَفْسِہٖ فَاِنْ اَبٰی لَمْ یُجْبَرْ عَلَیْہِ بِاِیْقَاعِھِمْ عَلٰی ذٰلِکَ وَلَمْ یُؤْخَذْ مِنْہُ ذٰلِکَ کُلُّہٗ فَیُدْفَعُ اِلَی الْوَلِیِّ ترجمہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ لوگوں پر اپنی جانوں کا بچانا جیسا کہ تم نے بیان کیا ہے دیت اور اس سے زیادہ وہ بلکہ تمام مملوک چیزیں میں دیکر بلاشبہ ضرور ہے لیکن اسپر بھی ان سب کا اتفاق ہے کہ ولی اگر قاتل سے کہدے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ میں اسپر راضی ہوں کہ تمہارا گھر لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں گا تو قاتل پر لازم ہے اور خدا کے درمیان اس امر کا تسلیم کرنا اور اپنے نفس کا بچانا واجب ہے لیکن اگر قاتل اس کا انکار کرے تو بالاتفاق اسپر جبر نہیں کر سکتے اور زبردستی اس سے گھر کو لے کر ولی کو نہیں دے سکتے فَكَذٰلِكَ الدِّيَةُ اِذَا طَلَبَهَا الْوَلِيُّ فَاِنَّهٗ يَجِبُ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ اَنْ يُسْتَحْيِيَ نَفْسَهٗ بِهَا وَاِنْ اَبٰى ذٰلِكَ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ كُرْهًا ترجمہ اسی طرح دیت کا حال ہے کہ جب ولی دیت طلب کرے تو قاتل پر اسکے اور خدا کے درمیان اپنی جان کی حفاظت ضرور ہے لیکن اگر قاتل انکار کر بیٹھے کہ میں دیت نہیں دیتا تو اسپر جبر نہیں کیا جائے گا اور اس سے زبردستی دیت نہ لیجائے گی ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَقَوْلُهُمْ اَنَّ لِلْوَلِيِّ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ وَاِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ الْجَانِيْ ترجمہ پھر ہم پہلے قائلین کے قول کیطرف رجوع کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ولی کو دیت کا لینا جائز ہے اگرچہ قاتل اسکو برا مانے فَنَقُوْلُ لَهُمْ لَيْسَ يَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ وُجُوْهٍ ثَلٰثَةٍ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الَّذِيْ لَهٗ عَلَى الْقَاتِلِ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَاِذَا عَفَا عَنِ الْقِصَاصِ فَاَبْطَلَهٗ بِعَفْوِهٖ كَانَ لَهٗ اَخْذُ الدِّيَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ خَاصَّةً وَلَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِّنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ وَاِمَّا يَكُوْنُ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ اَحَدَ الْاَمْرَيْنِ مِمَّا الْقِصَاصُ وَاِمَّا الدِّيَةُ يَخْتَارُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ لَيْسَ يَخْلُوْ ذٰلِكَ مِنْ اَحَدِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ الْوُجُوْهِ ترجمہ ہم ان سے یہ کہتے ہیں کہ یہ امر تین حال سے خالی نہیں یا تو اس لیے کہ مظلوم کا ظالم پر یہ حق ہے کہ قصاص و دیت دونوں لیکن جب اس نے قصاص کو معاف کر دیا تو معافی سے قصاص کو باطل کر دیا۔ - - - - - - - - - - اسکو دیت لینی چاہیے اور یا اس لیے کہ اس کو خاص کر قصاص لینا واجب تھا لیکن قصاص کے بدلے دیت لینا بھی جائز ہے اور یا اسلیے کہ مظلوم پر دو امر میں سے ایک واجب ہے یا قصاص یا دیت ان دونوں سے جو چاہے اختیار کر لے اب یہ تین حال سے خالی نہ ہوگا فَاِنْ قَالُوْا الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيْعًا فَهٰذَا فَاسِدٌ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبْ عَلٰى اَحَدٍ فِعْلًا اَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَلَمْ يُوْجِبِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اَحَدٍ بِفِعْلِهٖ يَفْعَلُهٗ اَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوَجَبَ اَنْ يُّقْتَلَ وَيَاْخُذَ الدِّيَةَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهٗ فِيْ قَتْلِهٖ اَخْذُ الدِّيَةِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ لَهٗ خِلَافُ مَا قُلْتُمْ وَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهُ الْقِصَاصُ وَلٰكِنْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِّنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ فَاِنَّا لَا نَجِدُ حَقًّا لِرَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ بَدَلًا بِغَيْرِ رِضَا مَنْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَقُّ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا وَاِنْ قُلْتُمْ اِنَّ الَّذِيْ وَجَبَ لَهٗ هُوَ اَحَدُ الْاَمْرَيْنِ مِمَّا الْقِصَاصُ وَاِمَّا الدِّيَةُ يُسَيِّرُ اَحَدَهُمَا مَا اَحَبَّ وَلَمْ يَجِبْ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا دُوْنَ الْاٰخَرِ فَاِنَّا يَنْبَغِيْ اَنْ نَّنْظُرَ فِيْ اَحَدِ هٰذَيْنِ الْاَمْرَيْنِ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ عَفْوُهٗ لِاَنَّ حَقَّ اِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ الْمَعْفُوَّ عَنْهُ بِعَيْنِهٖ فَيَكُوْنُ لَهٗ اِبْطَالُهٗ اِنَّمَا كَانَ لَهٗ اَنْ يَّخْتَارَهٗ فَيَكُوْنُ هُوَ حَقَّهٗ وَيَخْتَارَ غَيْرَهٗ فَيَكُوْنُ هُوَ حَقَّهٗ فَاِذَا عَفَا عَنْ اَحَدِهِمَا قَبْلَ اخْتِيَارِهٖ اِيَّاهُ وَقَبْلَ وُجُوْبِهٖ لَهٗ بِاخْتِيَارِهٖ فَقَدْ عَفَا عَمَّا لَمْ يَجِبْ لَهٗ بَعْدُ ترجمہ پھر اگر تم کہو کہ اسکے لیے قصاص اور دیت دونوں واجب ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ اللہ تعالے نے تو یہ فرمایا ہے کہ ہمنے توریت میں یہودیوں پر فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ ناک کے بدلے ناک کان کے بدلے کان دانت کے بدلے دانت اور زخمون کا برابر قصاص اب اللہ تعالے نے کسی پر ایسا فعل واجب نہیں کیا کہ اسکے فعل سے بڑھ کر ہو اگر ہوتا تو ہم ضرور کہتے کہ اس کو قتل کرتا اور دیت بھی لیتا لیکن جب قتل کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بعد دیت کا لینا جائز نہیں ہے تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اسکے لیے تمہارے قول کے برخلاف واجب ہے اور اگر تم کہو کہ اسکے لیے واجب تو قصاص ہی ہے لیکن اسکو قصاص کے بدلے دیت لینا جائز ہے تو ہم کسی شخص کا ایسا کوئی ۔۔ حق نہیں پاتے کہ وہ ایک حق کے بدلے دوسرا حق اسکی مرضی کے برخلاف لے لے اب یہ معنے بھی باطل ہوا اور اگر تم یہ کہو کہ دونوں میں سے ایک امر واجب ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قصاص یا دیت اور جو ان میں سے چاہے لے لے اور اس کو یہ عرض نہیں کہ ان میں سے ایک لے اور دوسرا چھوڑ دے اور مناسب ہے کہ یہ اس کی معین معافی جائز نہ ہو کیونکہ اس کا کوئی حق نہیں کہ کسی خاص امر کو معاف کر دے اب اس کو باطل کرنا جائز ہوگا اس کو ایک امر کا اختیار کر لینے ہی کا حق تھا وہ ایک کو اختیار کرے یا دوسرے کو لیکن ایک امر کے اختیار کرنے اور وجوب سے پہلے معاف کر دے تو یہ اس کی معافی باطل ہے

أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ جَرَحَ أَبُوهُ عَمْدًا فَعَفَا عَنْ جَارِحِ أَبِيهِ ثُمَّ مَاتَ أَبُوهُ مِنْ ذَلِكَ الْجُرْحِ وَلَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ أَنَّ عَفْوَهُ بَاطِلٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَفَا قَبْلَ وُجُوبِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ لَهُ ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر کسی شخص کا باپ عمداً زخمی کیا جائے اور وہ اپنے باپ کے زخم لگانے والے کو معاف کر دے پھر اس کا باپ اس زخم سے مر جائے اور اس کا اس شخص کے سوا اور کوئی وارث نہیں تو اس کی یہ معافی باطل ہے کیونکہ قبل وجوب معافی اس نے معاف کر دیا ہے فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذَلِكَ وَكَانَ الْعَفْوُ عَنِ الْقَاتِلِ قَبْلَ اخْتِيَارِهِ الْقِصَاصَ أَوِ الدِّيَةَ جَائِزًا ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ الْقِصَاصَ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهُ بِعَيْنِهِ قَبْلَ عَفْوِهِ عَنْهُ وَلَوْلَا وُجُوبُهُ لَهُ إِذًا لَمَا كَانَ لَهُ إِبْطَالُهُ بِعَفْوِهِ كَمَا لَمْ يَجُزْ عَفْوُهُ لِابْنٍ عَنْ دَمِ أَبِيهِ قَبْلَ وُجُوبِهِ لَهُ ترجمہ اور جب ایسا حال ہے جو ہم نے بیان کیا اور قاتل کو قصاص یا دیت کے اختیار کرنے سے پہلے معاف کر دینا جائز تھا تو ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے خاص قصاص لینا اس کو ضروری تھا اور اگر قصاص واجب نہ ہوتا تو معاف کرنے سے قصاص کو باطل نہ کر سکتا جیسا کہ بیٹے کو باپ کا خون قبل از وجوب معاف کر دینا جائز نہیں فَفِي ثُبُوتِ مَا ذَكَرْنَا وَانْتِفَاءِ هَذِهِ الْوُجُوهِ الَّتِي وَصَفْنَا مَا يَدُلُّ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ عَمْدًا أَوِ الْجَارِحِ عَمْدًا هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُ ذَلِكَ مِنْ دِيَةٍ وَلَا غَيْرِهَا إِلَّا أَنْ يَصْطَلِحَ هُوَ وَالْوَارِثُ إِنْ كَانَ مَيِّتًا وَالَّذِي وَجَبَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عَلَى مَا شَاءَ فَيَكُونُ الصُّلْحُ جَائِزًا عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اب ہمارے اس ثبوت اور ان وجوہ کے بطلان میں جو ہم نے بیان کیا ہے یہ پایا جاتا ہے کہ عمداً قاتل یا عمداً زخم لگانے والے پر صرف قصاص اور دیت وغیرہ کچھ نہیں مگر اس صورت میں کہ صلح کرے اگر وہ زندہ ہے یا اسکے وارث صلح کریں اگر وہ مر گیا ہے اور جس پر کوئی شی واجب ہو جائے تو اسپر صلح کر لینا جائز ہے دیت پر کر لے یا اور شی پر اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ رَجُلًا كَيْفَ يُقْتَلُ

کوئی شخص کسیکو قتل کر ڈالے تو اس کو کیسے قتل کیا جائے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَ قَالَ ثَنَا حَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ صَبِيٍّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیان کی ہم سے ابوداود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمام نے قتادہ سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکے کا سر دو پتھروں میں رکھ کر کچل ڈالا تب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس یہودی کا سر بھی دو پتھروں میں رکھکر کچلا جائے

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَاهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَ قَالُوْا يُقْتَلُ كُلُّ قَاتِلٍ بِمَا قَتَلَ بِهٖ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض علمانے اس حدیث کی تقلید کی ہے اور کہتے ہیں کہ ہر قاتل کو اسی طرح قتل کیا جائے جس طرح کہ اس نے قتل کیا تھا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ قَوَدٌ لَمْ يُقْتَلْ اِلَّا بِالسَّيْفِ ترجمہ اور دوسری علمار انکے مخالف ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جس پر قصاص واجب ہو اس کو تلوار ہی سے قتل کرڈالنا چاہیئے وَقَالُوْا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْتُمُوْهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ يَجِبُ قَتْلُهٗ لِلّٰهِ اِذْ كَانَ اِنَّمَا قَتَلَ عَلٰى مَالٍ قَدْ بُيِّنَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ ترجمہ وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث جو تم نے روایت کی ہے اسمیں یہ احتمال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معلوم کیا کہ اس قاتل کا قتل اللہ کی نظر واجب ہے کیونکہ اس نے مال لینے کے لیے قتل کیا تھا جو دوسری حدیث میں اس کا بیان ہو چکا ہے حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَارِيَةٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَاْسَهَا فَاُتِيَ بِهَا اَهْلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْ اٰخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ وَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ اَفُلَانٌ لِغَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَكِ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ لَا فَقَالَ لِرَجُلٍ اٰخَرَ غَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَاَشَارَتْ اَيْ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بن سعد نے شعبہ سے وہ ہشام بن زید سے وہ انس بن مالک رضی سے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر زیادتی کی اس کا زیور لے لیا اور اس کا سر کچل ڈالا اسکے گھر والے اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے بحالیکہ وہ آخری دم میں خاموش تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو کس نے قتل کیا کیا فلان شخص نے مارا اس لئے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں اسی طرح اور ایک کی نسبت پوچھا تو اس نے سر ہلایا یا کہ نہیں آخر اسکے قاتل کی نسبت پوچھا کہ کیا فلاں شخص نے تم کو قتل کیا اس نے اشارہ کیا کہ ہاں تب آپ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی دو پتھروں میں رکھ کر کچلا جائے قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَمَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيِّ قَدْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ دَمُ قَاطِعِ الطَّرِيْقِ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ لَهٗ اَنْ يَّقْتُلَ كَيْفَ شَاءَ بِسَيْفٍ اَوْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْمُثْلَةُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحَةٌ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِيِّيْنَ ترجمہ اب اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کے خون کو ایسا ہی واجب قرار دیا جس طرح کہ ڈاکو کا خون اللہ تعالے کے لیے واجب ہوتا ہے تو آپکو اختیار تھا کہ جس طرح آپ چاہیں قتل کرڈالیں تلوار سے یا اسکے سوا اور طرح اور اسوقت مثلہ کردینا مباح تھا جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرینوں کے ساتھ کیا تھا فَاِنَّهٗ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ ثَمَانِيَةُ رَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَهُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذَوْدٍ لَہٗ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِہَا فَلَمَّا صَحُّوْا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ الْاِبِلِ وَسَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰثَارِہِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَیْدِیَہُمْ وَاَرْجُلَہُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَہُمْ وَتَرَکَہُمْ حَتّٰی مَاتُوْا ترجمہ پس بلاشبہ ہم سے حدیث بیان کی یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو جریر بن حازم نے ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ انس رضی سے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی آئے انکو مدینہ شریف کی آب و ہوا موافق نہ آئی (اور وہ بیمار ہو گئے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اونٹوں کیطرف بھیجدیا انہوں نے انکا دودھ پیا اور جب صبح ہوئی تو اسلام سے مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے ایک چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے پیچھے آدمی دوڑائے وہ پکڑے گئے پھر حضور نے انکے ہاتھ انکے پاؤں کاٹ ڈالے انکی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیر دیں انکو اسی حال پر چھوڑ دیا حتی کہ وہ سب مر گئے حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید طویل نے وہ انس بن مالک رضی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اسکے روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ ھُمْ نَاسٌ مِّنْ عُکْلٍ قَطَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَھُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قبیصہ نے سفیان سے وہ ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ انس رضی سے کہا کہ آیت (اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ) یعنے بیشک اُن لوگوں کی سزا جو اللہ تعالے اور اسکے رسول سے جنگ کرتے ہیں اُن قبیلہ عکل مراد ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ہاتھ اور پاؤں کٹا دیئے اور انکی آنکھوں میں سلائیاں گرم کر کے داخل کر دیں حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَھُمْ وَتَرَکَھُمْ حَتّٰی مَاتُوْا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے انس رضی سے **دوسری سند** اور حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور آنکھوں میں سلائیاں گرم کر کے پھیر دیں اور اُن کو اسی طرح چھوڑ دیا حتی کہ مر گئے حَدَّثَنَا فَھْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ قَالَ ثَنَا سَمَّاکُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاَسْلَمُوْا وَبَایَعُوْہُ قَالَ فَوَقَعَ الْھَوَمُ وَھُوَ الْبَرْسَامُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ فَلَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا اِلَی الْاِبِلِ فَکُنَّا فِیْھَا یَعْنِیْ قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوْا فَکُوْنُوْا فِیْھَا قَالَ فَخَرَجُوْا فَقَتَلُوْا اَحَدَ الرَّاعِیَیْنِ وَذَھَبُوْا بِالْاِبِلِ قَالَ وَجَاءَ الْاٰخَرُ وَقَدْ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ قَتَلُوْا صَاحِبِیْ وَذَھَبُوْا بِالْاِبِلِ قَالَ وَعِنْدَہٗ ثَمَانِیَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَرِیْبٌ مِّنْ عِشْرِیْنَ قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَیْھِمُ السُّبَّاقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَھُمْ قَائِفًا فَقَصَّ اٰثَارَھُمْ فَاُتِیَ بِھِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَھُمْ وَاَرْجُلَھُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَھُمْ ترجمہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سماک بن حرب نے معاویہ بن قرہ سے وہ انس بن مالک سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرینہ کے قبیلہ کے چند آدمی حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور آپ سے بیعت کی پھر انکو برسام کا مرض ہو گیا ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بیماری پڑ گئی ہے آپ اگر اجازت دیں تو ہم جہاں اونٹ بندھے ہیں جائیں آپ نے اجازت دی کہ ہاں جاؤ اور وہاں رہو پھر وہ نکل گئے اور انہوں نے دو چرواہوں میں سے ایک کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ہانک کر لے چلے دوسرا چرواہا بچ کر نکل آیا اور حضور میں آکر عرض کیا کہ ان لوگوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اونٹوں کو لے گئے ہیں اسوقت آپکی خدمت میں انصار کے چند جوان تھے جو کہ بیس کے قریب تھے تب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان جوانوں کو دوڑایا اور انکے ساتھ ایک قدم کے نشان پہچاننے والے کو بھیجا وہ انکو پکڑ کر آپکی خدمت میں لے آیا آپ نے انکے ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ ڈالا اور انکی آنکھوں میں سلائیاں گرم کر کے پھیریں

فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِيِّيْنَ مَا فَعَلُوْا بِهٖ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا حَلَّ لَهٗ مِنْ سَفْكِ دِمَائِهِمْ فَكَانَ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَهُمْ كَيْفَ اَحَبَّ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ تَسْلِيْلًا لَهُمْ لِاَنَّ الْمُثْلَةَ كَانَتْ حِيْنَئِذٍ صُبَاحًا ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَهَا فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ بِاَلِهٰؤُلَاءِ وَافْعَلْ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بَعْدُ لِنَسْخِ الْمُثْلَةِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ مَا وَجَبَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ مِنْ ذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَلَمْ يَرَ اِرَاقَةَ دَمِهٖ وَاجِبًا وَلِيَاةِ الْهَادِيَةِ فَقَتَلَهُمْ "ترجمہ" اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرینیوں کے ساتھ یہ برتاؤ کیا اور جب انکا خون گرانا حلال تھا تو آپ کا اختیار تھا جس طرح چاہیں انکو قتل کریں اگرچہ یہ انکا مثلہ بنانا تھا لیکن مثلہ اسوقت مباح تھا اسکے بعد منسوخ ہوا ہے اور آپ نے اس سے منع فرما دیا اب کسی کو جائز نہیں کہ مثلہ کرے اب یہ احتمال ہے کہ یہودی کے ساتھ بھی ایسے ایسا کیا کہ اسکے بعد مثلہ کو منسوخ کر دیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کے ساتھ جو کیا اس لیے نہیں کیا کہ اللہ تعالے کے لیے بلکہ یہ لڑکی کے ولیوں کے لئے واجب تھا پس ان کی خاطر اُن کو قتل کیا **فَاحْتَمَلَ** اَنْ يَكُوْنَ قَتَلَهٗ كَمَا فَعَلَ لِاَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ "ترجمہ" اب یہ احتمال ہے کہ اس کو اسی طرح قتل کیا جیسے کہ اس نے کیا تھا کیونکہ یہی اسپر واجب تھا **وَاحْتَمَلَ** اَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ هُوَ سَفْكُ الدَّمِ بِاَيِّ شَيْءٍ مَتَى شَاءَ الْاَوْلِيَاءُ يَسْفِكُهٗ بِهٖ فَاخْتَارُوا الرَّضْخَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ پر اس کا قتل کرنا واجب تھا اور جس طرح پر وہ چاہے اس طرح اس کو قتل کریں انہوں نے اس کا سر کچلنا پسند کیا اس لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا **هٰذِهٖ وُجُوْهٌ** يَحْتَمِلُهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلَا دَلَالَةَ مَعَنَا يُدَلُّ لَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بَعْضَهَا دُوْنَ بَعْضٍ "ترجمہ" یہ وجوہ ہیں جنکی یہ حدیث احتمال رکھتی ہے اور ہمارے پاس کوئی دلیل ایسی نہیں جس سے خاص معنی مراد لیا جائے **وَقَدْ رُوِيَ** عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَتَلَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيَّ بِخِلَافِ مَا كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ "ترجمہ" اور بیشک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپنے اس یہودی کو اس طرح قتل نہیں کیا جس طرح کہ یہودی نے لڑکی کو قتل کیا تھا **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ بْنُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابی داؤد وکان ثقۃ وقد رفعہ عن ابن جریج عن سعید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس ان رجلا من الیھود رضخ راس جاریۃ علی حلی لھا فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یرجم حتی قتل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے اور احمد بن داؤد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ابو الربیع محمد بن صلت نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صفوان محمد بن سعید بن عبد الملک بن مروان نے ابن ابی داؤد کہتے ہیں کہ وہ ثقہ تھا اور اس نے اس حدیث کو ابن جریج اس نے معمر سے اس نے ایوب سے اس نے ابو قلابہ سے اس نے انس رضی سے مرفوع کیا ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی سر زیور کی خاطر کچل ڈالا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کو سنگسار کیا جائے حتے کہ وہ مار ڈالا گیا ففی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان قتل ذلک الیھودی رجما بقتلہ الجاریۃ علی ما ذکرنا فی ھذا لا نری فیما تقدمہ من الآثار وھو رضخ راسھا والرجم قد یصیب الراس وغیرہ من الرأس فقد قتلہ بغیر ما کان بہ الجاریۃ فدل ذلک ان ما کان فعل کان حلالا یومئذ ثم نسخ بنسخ المثلۃ ترجمہ اب اس حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس یہودی کو لڑکی کے قتل کی وجہ سے سنگسار کیا جیسا کہ ہم نے اس حدیث میں بیان کیا اور پہلے آثار میں ہے کہ آپ نے اسکا سر کچلا اور سنگساری سر اور غیر سر کو شامل ہے اب آپ نے اسکے قتل کے برخلاف اس کو قتل کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ آپ نے کیا وہ آپ کے لیے حلال تھا پھر مثلہ کے منسوخ ہونے سے یہ منسوخ ہو گیا فمما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسخ المثلۃ ما قد حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا نافع ان یزید قال اخبرنی ابن جریج عن عکرمۃ قال قال ابن عباس رض نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن البھیمۃ وان تمثل الشاۃ ترمی بالنبل حتی تقتل ترجمہ اب وہ حدیث جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثلہ کے منسوخ ہونے میں ہے یہ ہے جو بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے خبر دی ہم کو نافع بن یزید نے کہا خبر دی مجھ کو ابن جریج نے عکرمہ سے کہ ابن عباس رض نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہیمہ سے منع فرمایا اور بہیمہ وہ بکری ہے جس کو تیر مار کر قتل کیا جائے حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر ح وحدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء العدانی قالا اخبرنا شعبۃ عن عدی بن ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا عدانی نے ان دونوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو شعبہ نے عدی بن ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میں جان ہو اس کو نشانہ نہ بناؤ حدثنا حسین بن نصر قال سمعت یزید بن ھارون قال اخبرنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا میں نے یزید بن ہارون سے سنا خبر دی ہم کو شعبہ نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل روایت کی حدثنا سلیمان بن شعیب قال اخبرنا خالد بن عبد الرحمن قال ثنا سفیان الثوری عن عاصم الاحول وسماک عن عکرمۃ قال احدھما عن ابن عباس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا خبر دی ہم کو خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے عاصم احول اور سماک سے اور سماک نے عکرمہ سے ان میں سے ایک نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵۱۳ کہا ابن عباس سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حدثنا ھناد بن خزیمۃ قال ثنا عبد
اللہ بن رجاء قال ثنا شعبۃ عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان
کی ہم سے ھناد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے سماک سے وہ
۵۱۴ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں حدثنا فھد
قال ثنا عمرو بن حفص قال ثنی ابی عن الاعمش قال ثنی المنھال بن عمرو عن سعید بن جبیر او مجاھد قال من
ابن عمر یرید حاجۃ فقد نصبت ترمی فقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی ان تمثل بالبھائم ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے فھد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن حفص نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش
سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے منھال نے عمرو نے سعید بن جبیر نے جبیر یا مجاہد
سے کہا کہ ابن عمر رضہ ایک مرغی کے پاس سے گذرے جس کو کھڑا کر کے تیر مارے جاتے تھے تب ابن عمر رضہ نے فرمایا کہ
۵۱۵ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ جانوروں کو نشانہ بنانے سے منع فرماتے تھے حدثنا احمد
ابن عبد الرحمن بن وھب قال ثنی عمی وھو ابن وھب قال ثنی عمرو بن الحارث وابن لھیعۃ ان بکر بن عبد اللہ
حدثھما عن ابیہ عن یعلی انہ قال غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الولید فاتی باربعۃ اعلاج من العدو
فامر بھم عبد الرحمن فقتلوا صبرا فبلغ ذلک ابا ایوب الانصاری فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ینھی عن قتل الصبر والذی نفسی بیدہ لو کانت دجاجۃ ما صبرتھا فبلغ ذلک عبد الرحمن فاعتق
اربعۃ رقاب ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدالرحمن بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا
وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ نے کہ بکر بن عبداللہ نے ان دونوں سے حدیث بیان
کی اپنے باپ سے وہ ابن یعلے سے کہ انہوں نے کہا ہم عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے
انکے پاس چار عجمی کافر لائے گئے تب عبدالرحمن نے حکم دیا کہ انکی مشکیں باندھ کر تیروں سے قتل کیے جائیں یہ بات ابو
ایوب انصاری کو پہنچی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ مشکیں باندھ کر قتل
کرنے سے منع فرماتے تھے مجھ اس خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اس کو
۵۱۶ بھی باندھ کر نہ قتل کرتا حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا ھشیم عن منصور عن الحسن عن
عمران بن الحصین قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا فیامرنا بالصدقۃ وینھانا عن المثلۃ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے منصور سے
وہ حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو خطبہ سنایا کرتے تھے اس میں ہم کو صدقہ دینے کا حکم
۵۱۷ کرتے تھے اور مثلہ سے منع فرمایا کرتے تھے حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن عون قال ثنا ھشیم عن حمید
عن الحسن قال قال سمرۃ بن جندب قال فلما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبۃ الا امرنا
فیھا بالصدقۃ وینھانا فیھا عن المثلۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عمرو بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے حمید سے وہ حسن سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سمرہ
بن جندب نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قریبا ہر ایک خطبہ میں ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیتے تھے اور مثلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے منع فرمایا کرتے تھے حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ قَالَ سَمُرَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِينَا خَطَبَ إِلَّا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن نے کہا کہ سمرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو باہر خطبہ میں کھڑے ہو کر ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیتے اور مثلہ سے منع فرمایا کرتے تھے حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ہشام بن یزید سے وہ انس بن مالک سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا کہ جانوروں کو باندھ کر مارا جائے حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُثْلَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن فرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم یعنے ابن مالک نے مسلمہ بن نوفل ثقفی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ بن شعبہ نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثلہ سے منع فرمایا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَعْنِ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران اور ابن ابی داؤد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے غندر نے شعبہ سے وہ مغیرہ سے وہ سماک سے وہ ابراہیم سے وہ معن بن نویرہ سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ اہل ایمان بہت اچھے طریق سے قتل کرتے ہیں + حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا عَنْ هَمٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے مغیرہ سے وہ ابراہیم سے بیان کرتے ہیں لیکن انہوں نے ہنی سے اس نے علقمہ سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ ذکر نہیں سنا فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذِهِ الْآثَارِ نَسْخُ الْمُثْلَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَتْ مُبَاحَةً عَلَى مَا قَدَّمْنَاهُ فِي حَدِيثِ الْعُرَنِيِّينَ ترجمہ اب ان آثار سے مثلہ کا منسوخ ہونا ثابت ہوا بعد اسکے کہ حدیث عرنیین میں جیسا کہ ہم نے بیان کیا یہ امر مباح تھا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ لَمْ يَدْخُلْ مَا اخْتَلَفْنَا نَحْنُ وَأَنْتُمْ فِيهِ مِنَ الْقِصَاصِ فِي هَذَا إِلَّا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا عَاقَبَكُمْ فِعْلًا وَبِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ترجمہ اگر کوئی کہے کہ جس بارہ میں جو ہم تم سے مخالف ہوئے ہیں اس میں قصاص داخل نہیں ہے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر تم بدلا لو تو اسی قسم کا بدلا لو جیسا کہ تم کو تکلیف دی گئی ہے قِيلَ لَهُ لَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ تُرَادُ بِهَا هَذَا الْمَعْنَى إِنَّمَا أُرِيدَ بِهَا مَا تَكَلَّمَ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَاهُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو اس سے کہا جائے گا کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں بلکہ اس سے مقصود وہ معنے ہے جس کو ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے حدثنا فہد قال ثنا یحیی بن عبد الحمید الحمانی قال ثنا قیس عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال لما قتل حمزۃ ومثل بہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان ظفرت بہم لامثلن بسبعین رجلا منہم فانزل اللہ عز وجل وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو خیر للصابرین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل نصابر

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس نے ابن ابی لیلی سے وہ حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ شہید کیے گئے انکو مثلہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اگر میں کفار پر قابو پایا تو انکے ستر مردوں کو مثلہ بنا کر چھوڑونگا تب اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم بدلا لو تو اسیقدر لو جسقدر کہ تم کو تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو صابرین کے لیے بلاشبہ یہ بہتر ہے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم صبر کرتے ہیں حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا الحجاج بن المنہال ح وحدثنا الحسن بن عبد اللہ بن مسعود قال ثنا الہیثم بن جمیل قال ثنا صالح المری عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان النہدی عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی حمزۃ حین استشہد فنظر الی امر لم ینظر قط اوجع لقلبہ منہ فقال یرحمک اللہ ان کنت لموصولا بالرحم فعولا للخیرات ولولا حزن من بعدک لسرنی ان ادعک حتی تحشر من افواج شتی وایم اللہ لاحزنن سبعین منہم مکانک فنزل علیہ جبریل علیہ السلام والنبی صلی اللہ علیہ وسلم واقف بعد بخواتیم سورۃ النحل وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لہو خیر للصابرین الی اخر السورۃ فصبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکفر عن یمینہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے حسن بن عبد اللہ بن مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہیثم بن جمیل نے ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صالح مری نے سلیمان تیمی سے وہ ابو عثمان نہدی سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی لاش پر کھڑے ہوئے جبکہ وہ شہید کیے گئے تھے آپ نے ایسا بڑا امر جو کہ آپکے دل کو صدمہ پہنچائے کبھی نہ دیکھا تھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالی تیرپر رحم کرے تم بیشک صلہ رحمی کیا کرتے تھے نیک کام کیا کرتے تھے اور اگر تیرے بعد غم کا خیال نہ ہوتا تو میں اس کو پسند کرتا کہ تجھے اس حال پر چھوڑ دیتا اور جانور تم کو کھا جاتے حتی کہ مختلف قسم کے جانوروں میں سے تم اٹھائے جاتے اور مجھ کو خدا کی قسم ہے کہ تیرے بدلہ میں انکے ستر آدمیوں کو مثلہ کرونگا تب جبرئیل علیہ السلام اترے بجالیکہ آپ ابھی وہیں کھڑے تھے اور سورہ نحل کی آخری آیت لائے اگر تم بدلہ لو تو اسی قسم کا لو جو تم کو تکلیف پہونچائی گئی ہے اور اگر صبر کرو تو یہ صابرین کے لیے بہتر ہے آخر سورہ تک پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کیا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا فلما نزلت ہذہ الآیۃ فی ہذا المعنی لا فی المعنی الذی ذکرت ترجمہ اب یہ آیت اس مطلب ہی میں نازل ہوئی ہے نہ اسکے لیے جو تم نے بیان کیا وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا قود الا بالسیف ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ قصاص بدون تلوار کے نہیں حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ مَازِنٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّیْفِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ ابو عازب سے وہ نعمانؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم نے قصاص تلوار کے بغیر نہیں ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَنَّ الْقَوَدَ لَا یُقْتَلُ فِیْمَا کَانَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا بِالسَّیْفِ ترجمہ پس حدیث اس سوال ہے کہ کسی قسم کا مقتول ہو اسکا قصاص تلوار بغیر نہیں ہے وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا اَیْضًا ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حدیث بھی آئی ہے جو ہمارے بیان پر دلالت کرتی ہے حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِجَرِیْحٍ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یَسْتَنُّوْا بِھَا سَنَّۃً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے ابن ابی لیلیٰ سے وہ ابو الزبیر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ زخمی لائے گئے تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ایک سال تک زخمیوں کا انتظار کریں اگر اچھے ہوتے ہیں یا اس سے ہلاکت ہوتی ہے، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مَھْدِیُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عَنْبَسَۃَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُسْتَفَادُ مِنَ الْجُرْحِ حَتّٰی یَبْرَأَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مہدی بن جعفر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے عنبسہ بن سعید سے وہ شعبی سے وہ جابرؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ زخم کی وجہ سے قصاص نہ لیا جائے حتی کہ وہ زخم اچھا ہو جائے فَلَوْ کَانَ یُفْعَلُ بِالْجَانِیْ کَمَا فَعَلَ کَمَا قَالَ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی لَمْ یَکُنْ لِلِاسْتِیْنَاءِ مَعْنًی لِاَنَّہٗ یَجِبُ عَلَی الْقَاطِعِ قَطْعُ یَدِہٖ اِنْ کَانَتْ جِنَایَتُہٗ قَطْعًا بَرَءَ مِنْ ذٰلِکَ الْجُرْحِ عَلَیْہِ اَوْ مَاتَ ترجمہ اور اگر مجرم کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے جیسا کہ اس نے کیا ہے جس طرح پہلے قول والے کہتے ہیں تو انتظار کا کچھ فائدہ نہیں نکلتا کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے کا ہاتھ کاٹنا ضرور ہے اگر اس کا قصور ہاتھ کاٹنے کا ہے اس سے وہ مظلوم اچھا ہو جائے یا مر جائے فَلَمَّا ثَبَتَ الْاِسْتِیْنَاءُ لِیَنْظُرَ مَا تَؤُوْلُ عَلَیْہِ الْجِنَایَۃُ ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ مَا یَجِبُ فِیْہِ الْقِصَاصُ ھُوَ مَا لَیْسَ لِلْجِنَایَۃِ الْاُوْلٰی اِلَیْہِ الْجِنَایَۃُ لَا غَیْرُ ذٰلِکَ ترجمہ اور جب انتظار ثابت ہوا کہ اس سے انجام قصور معلوم ہو جائے تو اس سے ثابت ہوا کہ جس میں قصاص واجب ہوتا ہے وہ ہے کہ اس کی طرف قصور کا انجام ہوا اور کچھ نہیں فَاِنْ طَعَنَ طَاعِنٌ فِیْ یَحْیَی بْنِ اَیُّوْبَ وَاَنْکَرَ عَلَیْنَا الِاحْتِجَاجَ بِحَدِیْثِہٖ فَاِنَّ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِیْنِیِّ قَدْ ذَکَرَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّہٗ اَحَبُّ اِلَیْہِ فِیْ حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ترجمہ اور اگر کوئی معترض یحیی بن ایوب راوی پر اعتراض کرے اور اس کی حدیث سے حجت لانے کا انکار کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ علی بن المدینی نے یحیی بن سعید سے بیان کیا ہے کہ وہ اسکے نزدیک زہری کی حدیث میں محمد بن اسحٰق سے زیادہ پسندیدہ و محبوب ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ الثَّقَفِیُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَوْس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَالرِّدْحُ ذَبِیْحَتَہٗ ترجمہ اور بلاشبہ حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحییٰ مزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس شافعی نے کہا خبر دی ہم کو عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے خالد حذاء سے وہ ابوقلابہ سے وہ ابوالاشعث سے وہ شداد بن اوس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چیز پر نیکی کرنا فرض کیا ہے جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ چھری کو تیز کر لیا کرو اور ذبیحہ کو آرام دیا کرو فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِاَنْ یُّحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاَنْ یُّرِیْحُوْا مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَھُمْ ذَبْحَہٗ مِنَ الْاَنْعَامِ فَمَا اَجَلَّ لَھُمْ قَتْلَہٗ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَھُمْ اَحْرٰی اَنْ یُّفْعَلَ بِہٖ ذٰلِکَ ترجمہ پس ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح قتل کیا کرو اور جس جانور کو حلال کر دیا ہے اسکو راحت پہنچاؤ اب جس شخص کے قتل میں لوگوں کو مہلت دی گئی ہے تو زیادہ مناسب ہے کہ اسکے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ لَا یَسْتَاْنِیْ بِرَءِ الْجَرَاحِ وَخَالَفَ مَا ذَکَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ مِنَ الْاٰثَارِ فَکَفٰی بِہٖ جَھْلًا فِیْ خِلَافِہٖ کُلَّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَعَلٰی ذٰلِکَ فَاِنَّا نَعْتَمِدُ قَوْلَہٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ زخم کے اچھا ہونے تک انتظار نہ کیا جائے اور وہ ہمارے ان آثار کی مخالفت کرے تو یہی اسکی جہالت کے لئے کافی ہے کہ متقدمین علماء کی مخالفت کرتا ہے اور باوجود اسکے ہم اسکے قول کو قیاس سے بھی فاسد بناتے ہیں وَذٰلِکَ اَنَّا رَاَیْنَا رَجُلًا لَوْ قَطَعَ یَدَ رَجُلٍ خَطَاً فَبَرَاَ مِنْھَا وَجَبَتْ عَلَیْہِ دِیَۃُ الْیَدِ وَلَوْ مَاتَ مِنْھَا وَجَبَتْ عَلَیْہِ دِیَۃُ النَّفْسِ وَلَمْ یَجِبْ عَلَیْہِ فِی الْیَدِ شَیْءٌ وَدَخَلَ مَا کَانَ یَجِبُ فِی الْیَدِ فِیْمَا وَجَبَ فِی النَّفْسِ فَصَارَ الْجَانِیْ کَمَنْ قَتَلَ وَلَیْسَ کَمَنْ قَطَعَ وَصَارَتِ الْیَدُ لَا یَجِبُ لَھَا حُکْمٌ اِلَّا وَالنَّفْسُ قَائِمَۃٌ وَلَا یَجِبُ لَھَا حُکْمٌ اِذَا کَانَتِ النَّفْسُ تَالِفَۃً فَصَارَ النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ اِذَا قَطَعَ یَدَہٗ عَمْدًا فَاِنْ بَرَءَ فَالْحُکْمُ لِلْیَدِ وَفِیْھَا الْقَوَدُ وَاِنْ سَاتَ مِنْھَا فَالْحُکْمُ لِلنَّفْسِ وَفِیْھَا الْقِصَاصُ کَمَا فِی الْیَدِ قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ حُکْمِ الْخَطَاءِ ترجمہ اور یہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے غلطی سے ایک شخص کا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر وہ اچھا ہو گیا تو اس پر ہاتھ کی دیت دینا ضروری ہے اور اگر وہ اس زخم سے مر جائے تو اس پر آدمی کی پوری دیت دینا واجب ہوگی اور ہاتھ میں کچھ واجب ہوگا بلکہ جو کچھ ہاتھ پر آنا تھا وہ اس کی ذات میں داخل ہو گیا یعنے پوری دیت شخص کی کافی ہوگی اب وہ مجرم ایسا ہوا کہ اس نے قتل کر ڈالا نہ ایسا کہ اس نے ہاتھ کاٹا ہے اور ہاتھ کا یہ حال ہے کہ جب وہ زندہ رہے تو ہاتھ کا حکم جاری ہوگا اور جب وہ مر جائے تو پھر ہاتھ کا حکم نہ ہوگا اور (جب غلطی میں یہ حال ہے تو) قیاس چاہتا ہے کہ اگر عمداً ہاتھ کاٹ ڈالے تو ایسا ہی حکم ہونا چاہیے اور اس میں قصاص ہوگا۔ اور اگر اس سے مر جائے تو خود شخص کے قتل کا حکم ہوگا اس میں قصاص آئیگا مگر ہاتھ کے بارہ میں کچھ نہ آئے گا خطا پر قیاس کرنے سے یہ حکم پیدا ہوتا ہے۔ وَیَدْخُلُ اَیْضًا عَلٰی مَنْ یَّقُوْلُ اِنَّ الْجَانِیَ یُقْتَلُ کَمَا قَتَلَ اَنْ یَّقُوْلَ اِذَا رَاٰہُ الرَّاعِیْ فِیْ بَیْتِہٖ فَقَتَلَہٗ اَنْ یُّنْصَبَ الرَّامِیْ فَیُرْمٰی حَتّٰی یُقْتَلَ وَقَدْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ ذِی الرُّوْحِ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّمَثِّلَ اَحَدٌ لِنَھْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ یُّقْتَلُ قَتْلًا لَا یَکُوْنُ مَعَہٗ شَیْءٌ مِّنَ النَّھْیِ ترجمہ اور اس شخص پر بھی اعتراض ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ مجرم اسی طرح قتل کیا جائے جیسا کہ اس نے قتل کیا ہے مثلاً جب اس کو تیر سے مار ڈالے تو اس کا قتل کرنا بھی اس طرح ہوگا کہ تیر پھینکنے والے کو بھی کھڑا کیا جائے اور اس کو تیر لگائے جائیں حتی کہ اس کو مار ڈالے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلاشبہ کسی جاندار کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے اب کسی کو باندھ کر مارنا نہ چاہیئے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے لیکن اس کو ایسا قتل کیا جائے کہ جس میں کسی قسم کی ممانعت نہ پائی جائے اَلَا تَرٰی اَنَّ رَجُلًا لَوْ نَکَحَ رَجُلًا فَقَتَلَہٗ بِذٰلِکَ اَنَّہٗ لَا یَجِبُ لِلْوَلِیِّ اَنْ یَّفْعَلَ بِالْقَاتِلِ کَمَا فَعَلَ وَلٰکِنْ یَجِبُ لَہٗ اَنْ یَّقْتُلَہٗ لِاَنَّ نِکَاحَہٗ اِیَّاہُ حَرَامٌ عَلَیْہِ فَکَذٰلِکَ صَبْرُہٗ اِیَّاہُ فِیْمَا وَصَفْنَا حَرَامٌ عَلَیْہِ وَلٰکِنْ لَہٗ قَتْلُہٗ کَمَا یُقْتَلُ مَنْ حَلَّ دَمُہٗ بِرِدَّۃٍ اَوْ بِغَیْرِھَا ھٰذَا ھُوَ النَّظَرُ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ غَیْرَ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ لَا یُوْجِبُ الْقَوَدَ عَلٰی مَنْ قَتَلَ بِحَجَرٍ وَسَنَبَیِّنُ قَوْلَہٗ ھٰذَا وَالْحُجَّۃَ لَہٗ فِیْ بَابِ شِبْہِ الْعَمْدِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اگر ایک مرد دوسرے مرد سے لواطت کرے اور اس سے اس کو مار ڈالے تو ولی مقتول کو یہ ضرور نہیں کہ وہ قاتل سے وہی فعل کرے بلکہ اس کو قتل کر ڈالنا ضروری ہے کیونکہ اس کا اس سے لواطت کرنا حرام تھا علیٰ ہذا اس کو باندھ کر مارنا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے حرام ہے لیکن اس کو قتل کر ڈالے جیسے کہ وہ شخص جس کا خون بوجہ ارتداد وغیرہ کے حلال ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا یہی قیاس ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے صرف یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص سے قصاص لینا واجب نہیں کہتے تھے کہ جس نے پتھر سے مارا ہے اور ہم عنقریب انکا قول اور انکی دلیل باب شبہ العمد میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے

بَابُ شِبْہِ الْعَمْدِ الَّذِیْ لَا قَوَدَ فِیْہِ مَا ھُوَ

وہ شبہ عمد کہ جس میں قصاص نہیں آتا ہے کیا ہے

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ قَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ اَوْسٍ السَّدُوْسِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمَ مَکَّۃَ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ خَطَاِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِیْہِ دِیَۃٌ مُغَلَّظَۃٌ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْھَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَۃً فِیْ بُطُوْنِھَا اَوْلَادُھَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے خالد حذاء سے وہ قاسم بن ربیعہ بن جوشن سے وہ عقبہ بن اوس سدوسی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں فرمایا کہ دیکھو خطا عمد کا مقتول ہو کہ کوڑے یا عصا اور لکڑی سے مارا جائے اس کی دیت سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس اونٹنی ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہیں (یعنے حاملہ ہوں)

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالُوْا لَا قَوَدَ عَلٰی مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا بِعَصًا اَوْ حَجَرٍ وَّمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِکَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس حدیث پر عمل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص کسی کو لکڑی یا پتھر سے مار ڈالے اس پر قصاص نہیں آتا اور یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا فَقَالُوْا اِذَا كَانَتْ الْخَشَبَةُ مِثْلُهَا يُقْتَلُ فَعَلَى الْقَاتِلِ بِهَا الْقِصَاصُ وَذٰلِكَ عَمَدٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلُهَا لَا يُقْتَلُ فَفِيْ ذٰلِكَ الدِّيَةُ وَذٰلِكَ شِبْهُ الْعَمَدِ ترجمہ اور اس میں دوسرے علماء انسے مخالف ہوئے ہیں ان میں سے امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہما ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب لکڑی ایسی ہو کہ وہ قتل کر ڈالتی ہے تو قاتل پر قصاص آئے گا اور یہ عمداً مار ڈالنا ہے اگر ایسی ہے کہ وہ قتل نہیں کرتی تو اس میں دیت آئے گی ہے اور عمد کے مشابہ ہے وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْنَا اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ خَطَاِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قَالُوْا لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِذٰلِكَ الْعَصَا الَّتِيْ لَا تَقْتُلُ مِثْلُهَا الَّتِيْ هِيَ كَالسَّوْطِ الَّذِيْ لَا يُقْتَلُ مِثْلُهٗ فَاِنْ كَانَ اَرَادَ بِذٰلِكَ فَهُوَ الَّذِيْ قُلْنَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اَرَادَ ذٰلِكَ وَاَرَادَ مَا قُلْتُمْ اَنْتُمْ فَقَدْ تَرَكْنَا الْحَدِيْثَ وَخَالَفْنَاهُ فَنَحْنُ بَعْدُ لَمْ نُثْبِتْ خِلَافَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِذْ كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّ مِنَ الْعِصَا مَا اِذَا قُتِلَ بِهٖ لَمْ يَجِبْ بِهٖ عَلَى الْقَاتِلِ قَوَدٌ وَهٰذَا الْمَعْنٰى الَّذِيْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ اَوْلٰى مِمَّا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّ مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ لَا يُضَادُّ حَدِيْثَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِيْجَابِهِ الْقَوَدَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ الَّذِيْ رَضَخَ رَاْسَ الْجَارِيَةِ بِحَجَرٍ وَمَا حَمَلَ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى يُضَادُّ ذٰلِكَ وَيَنْفِيْهِ وَلِاَنَّ يَحْمِلَ الْحَدِيْثَ عَلٰى يُوَافِقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا اَوْلٰى مِنْ اَنْ يُحْمَلَ عَلٰى مَا يُضَادُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ترجمہ اور کہتے ہیں کہ پہلے قول والوں نے جو ہمارے برخلاف نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان پیش کیا ہے کہ آپ نے یہ فرمایا ہے دیکھو خطاء عمد کا جو کوڑے لکڑی اور پتھر سے قتل کیا جائے اس میں سو اونٹ دیت آتی ہے انکی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے وہ عصا مراد لیا ہو جو قتل نہیں کر سکتا جیسا کہ کوڑا تو اگر آپکا یہ منشا ہے تو یہ ہمارے موافق ہے ہم بھی یہ کہتے ہیں اور اگر یہ مقصود نہیں بلکہ تمہارا مطلب مقصود ہے تو ہم نے حدیث کو چھوڑ دیا اور اسکے مخالف ہوئے اور ہم نے ابتک اس حدیث کے برخلاف ثابت نہیں کیا کیونکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بعض لکڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر اس سے قتل کیا جائے تو قاتل پر قصاص نہیں آتا اور یہ معنے جو ہم نے حدیث کا بیان کیا ہے اس معنے سے بہتر ہے جو کہ پہلے قول والوں نے کیے ہیں کیونکہ حدیث کو جس معنے پر ہم نے محمول کیا ہے وہ حضرت انس رض کی اس حدیث سے جو کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس یہودی کے بارہ میں مروی ہے جس نے کہ ایک لڑکی کا سر پتھر سے کچل ڈالا تھا مخالف نہیں ہے لیکن پہلے قول والوں کے معنے کے ضرور مخالف ہے اور اسکے منافی ہے اور حدیث وہ معنے جو کہ ایک دوسری کے موافق ہو اس معنے سے بہتر ہے کہ ایک دوسری کے مخالف ہو فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَنْتَ قَدْ قُلْتَ اِنَّ حَدِيْثَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ فَكَيْفَ اَثْبَتَّ الْعَمَلَ بِهٖ هٰهُنَا ترجمہ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ تم نے تو یہ کہا ہے کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث منسوخ ہے اب تم نے یہاں اس سے عمل کیونکر ثابت کیا قِيْلَ لَهٗ لَمْ نَقُلْ اِنَّ حَدِيْثَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ مِنْ جَمِيْعِ مَا ذَكَرْتَ وَقَدْ ثَبَتَ وُجُوْبُ الْقَوَدِ وَالْقَتْلِ بِالْحَجَرِ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَاِنَّمَا قُلْتُ اِنَّ الْقِصَاصَ بِالْحَجَرِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا لِمَا قَدْ ذَكَرْتُ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ فَحَدِيْثُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اِيْجَابِ الْقَوَدِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَنْسُوْخٍ وَفِيْ كَيْفِيَّةِ الْقَوَدِ الْوَاجِبِ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا عَلٰى مَا قَرَّرْنَاهُ بِبَيَانِنَا فِي الْبَابِ ترجمہ تو اس سے کہا جائے گا کہ ہم نے انس رض کی حدیث کو منسوخ کہا ہے اس طرز سے نہیں کہا جو تم نے بیان کی ہے بجائیکہ انس

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی حدیث میں وجوب قصاص اور پتھر سے قتل کرنے کا وجوب ثابت ہے میں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ ممکن ہے کہ پتھر سے قصاص لینا منسوخ ہو جیسا کہ اس میں میں نے دلیل بیان کی ہے پس انس رضی اللہ عنہ کی حدیث قصاص کے وجوب میں تو ہمارے نزدیک منسوخ نہیں ہاں قصاص کی کیفیت کے وجوب میں اس امر کا احتمال ہے کہ منسوخ ہو جیسا کہ ہم نے اس کی تفصیل و تشریح اس باب سے پہلے باب میں بیان کر دی ہے **فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ الْقَتْلَ بِالْحَجَرِ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ** انس رضی اللہ عنہ انہ قد یحتمل ان یکون ما اوجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من القتل فی ذلک حقا للہ عز وجل وجعل یہودیا کقاطع الطریق الذی یکون ما وجب علیہ حدا من حدود اللہ عز وجل فان کان ذلک کذلک فان قاطع الطریق اذا قتل بحجر او بعصا وجب علیہ القتل فی قول الذی یزعم انہ لا قود علی من قتل بعصا وقد قال بہذا القول جماعۃ من اہل النظر ترجمہ اب ان لوگوں کی دلیل جو انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جواب میں بیان کرتے ہیں کہ پتھر سے قتل کرنا قصاص کو واجب نہیں کرتا یہ ہے کہ یہ احتمال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اس میں قتل کو واجب کیا یہ اللہ عزوجل کا حق ہے اور یہودی کو اس ڈاکہ کی طرح قرار دیا کہ جس پر اللہ تعالے کی حدوں میں سے حد واجب ہے اب اگر یہ اس طرح ہے تو ڈاکو جب پتھر یا عصا سے قتل کر ڈالے تو اس شخص کے قول موافق جو کہتا ہے کہ لکڑی سے قتل کرنے والے پر قصاص نہیں ہے اسکا قتل واجب ہے اور اس کی قائل ایک دانا جماعت ہے **وَقَدْ قَالَ** ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ فی الخناق ان علیہ الدیۃ وانہ لا یقتل الا ان یفعل ذلک غیر مرۃ فیقتل ویکون ذلک حدا من حدود اللہ تعالی عز وجل ترجمہ اور بلاشبہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے گلا گھونٹنے کے بارہ میں کہا ہے کہ اس پر دیت آئے گی اور یہ کہ وہ قتل نہ کیا جائیگا مگر اس صورت میں کہ کئی دفعہ ایسا کرے تب قتل کیا جائیگا اور یہ خدا تعالی کی حدود میں سے ایک حد ہو گی **فَقَدْ يَجُوْزُ** ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل الیہودی علی ما فی حدیث انس رضی اللہ عنہ لانہ وجب علیہ القتل للہ عز وجل کما یجب علیہ قاطع الطریق فان کان ذلک کذلک فان ابا حنیفۃ رضی اللہ عنہ یقول کل من قطع الطریق فقتل بعصا او حجر او فعل ذلک فی المصر یکون حکمہ فیما فعل حکم قاطع الطریق وکذلک الذی قد فعل ذلک غیر مرۃ انہ یقتل ترجمہ اب جائز ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلیے یہودی کو قتل کیا جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اس کا قتل اللہ تعالے کے لیے تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل ضروری ہوتا ہے اب اگر یہ اس طرح ہے تو بلاشبہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہے کہ جو شخص ڈاکا مارے اور لکڑی یا پتھر سے قتل کر ڈالے یا شہر میں ایسا کرے تو وہ ڈاکو کی طرح ہے علے ہذا گلا گھونٹنا اگر کئی دفعہ کیا ہے تو اس کو قتل کیا جائیگا **وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ فِي الْقِيَاسِ عَلٰى قَوْلِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ يَجِبُ** علی من فعل ذلک مرۃ واحدۃ القتل ویکون ذلک حدا من حدود اللہ تعالی عز وجل کما یجب ذا فعلہ مرارا لانا رأینا الحدود یوجبہا انتہاک الحرمۃ مرۃ واحدۃ ثم لا یجب علی من انتہک تلک الحرمۃ ثانیۃ الا ما وجب علیہ فی انتہاکہا فی البدء ترجمہ اور اسکے قول کے موافق قیاس یہ چاہتا ہے کہ جو شخص ایک دفعہ یہ کام کرے اسکو قتل کرنا چاہیے اور یہ خدا تعالی کی حد ہو گی جیسا کہ وہ کئی دفعہ یہ کام کرے کیونکہ ہم حدود کو دیکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی حرمت کرنا حد کو واجب کر دیتا ہے پھر دوبارہ ہتک سے بھی وہی حد واجب ہو گی جو کہ پہلی دفعہ میں تھی **فَكَانَ النَّظَرُ فِيْمَا** وصفنا ان یکون الجانی الخناق کذلک ایضا وان یکون حکمہ فی اول مرۃ ہو حکمہ فی اخر مرۃ ہذا ہو النظر فی ہذا الباب فی ثبوت ما ذکرنا ما یرفع ان یکون فی حدیث انس رضی اللہ عنہ حجۃ علی من یقول من قتل

toobaa-elibrary.blogspot.com

بحجر فلا قود علیہ ترجمہ اب ہماری بیان سے قیاس یہ چاہتا ہے کہ گلا گھونٹنے کے جرم میں ایسا ہی ہونا چاہیے اور پہلی دفعہ گلا گھونٹنا ایسا ہی ہے جیسا کہ آخر دفعہ گھونٹا ہے اسباب میں یہی قیاس ہے اور جو دلیل ہم نے ذکر کی ہے وہ اس دلیل کو توڑ دیتی ہے کہ جو انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس شخص پر حجت ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ جس نے پتھر سے کسی کو قتل کیا اس پر قصاص نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ پتھر سے قصاص کا آنا صحیح نہیں) وکان من حجۃ ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضاً فی قولہ ھذا ما حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن ابن المسیب عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال اقتتلت امرأتان من ھذیل فضربت احداھما الاخری بحجر فقتلتھا وما فی بطنھا فاختصموا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقضی ان دیۃ جنینھا عبد او ولیدۃ وقضی بدیۃ المرأۃ علی قاتلتھا وورثھا ولدھا ومن معھم فقال حمل بن مالک بن النابغۃ الھذلی یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استھل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھذا من اخوان الکھان من اجل سجعہ الذی سجع ترجمہ اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس قول کی یہ بھی دلیل ہے جو حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ابن شہاب سے وہ ابن المسیب سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ دو عورتیں قبیلہ ہذیل کی لڑ پڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا اسکو اور اسکے پیٹ کے بچہ کو قتل کر ڈالا تب لوگ یہ جھگڑا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئے آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اسکے بچہ کی دیت غلام یا لونڈی ہے اور عورت کی دیت قاتلہ کے رشتہ داروں پر ہے اور اس کی اولاد اور دیگر وارثوں کو اس کا وارث بنایا تب حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی نے کہا یا رسول اللہ میں ایسے بچہ کا تاوان کیسے دوں جس نے نہ تو کچھ پیا نہ کھایا نہ کچھ کلام کیا اور نہ چلایا اس کا تاوان تو باطل ہونا چاہیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص کاہنوں کا بھائی ہے کیونکہ اس نے قافیہ بندی کی تھی (جو کاہنوں اور شاعروں کا کام ہے) حدثنا الحسین ابن نصر قال ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن منصور عن ابراھیم عن عبید بن نضلۃ الخزاعی عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین ضربت احداھما الاخری بعمود الفسطاط فقتلتھا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالدیۃ علی عصبۃ القاتلۃ وقضی فی ما بطنھا بغرۃ والغرۃ عبد او امۃ فقال الاعرابی اغرم من لا طعم ولا شرب ولا صاح ولا استھل ومثل ذلک بطل فقال سجع کسجع الاعراب ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبید بن نضلہ خزاعی سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں لڑیں ایک نے دوسری کو خیمہ کی میخ ماری اور اس کو قتل کر ڈالا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاتلہ کے رشتہ داروں پر دیت دینے کا اور جو اسکے پیٹ میں بچہ مر گیا تھا اسکے لیے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا اعرابی نے کہا کیا میں ایسے بچہ کا تاوان دوں جس نے نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا اور ایسا تو ضائع ہونا چاہیے آپ نے فرمایا کہ یہ شاعری اعراب کی سی ہے حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء قال اخبرنا زائدۃ عن منصور عن ابراھیم عن عبید بن نضلۃ عن المغیرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے کہا خبر دی ہم کو زائدہ نے منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبید بن نضلہ سے وہ مغیرہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے مثل روایت

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرتے ہیں۔ قالوا فھذہ الاخبار تخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یقتل المرأۃ القاتلۃ بالحجر ولا بعمود الفسطاط وعمود الفسطاط یقتل مثلہ فدل ذلک علی انہ لا قود علی من قتل بخشبۃ وان کان مثلھا یقتل ترجمہ وہ کہتے ہیں کہ یہ آثار اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو جس نے پتھر سے قتل کیا تھا اور اس عورت کو کہ جس نے خیمہ کی میخ مار کر قتل کیا تھا قتل نہیں کیا حالانکہ اس خیمہ کی میخ ایسی ہے کہ اس سے قتل کر ڈالا کرتے ہیں اب یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس شخص پر قصاص نہیں جو لکڑی سے مارے اگرچہ ایسی لکڑی قتل کر ڈالتی ہے فکان من حجۃ من خالفھم فی ذلک ان قال فقد روی حمل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلاف ھذا ترجمہ ان کے مخالفین کی دلیل یہ ہے کہ بلاشبہ حمل نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے برخلاف بھی روایت کیا ہے فذکر

۵۵ ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس ان عمر بن الخطاب نشد الناس قضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین فقام حمل بن مالک بن النابغۃ فقال انی کنت بین امرأتین وان احداھما ضربت الاخری بمسطح فقتلتھا وجنینھا فقضی رسول اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ وان تقتل مکانھا ترجمہ اور وہ حدیث ذکر کی جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو عمرو بن دینار نے طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو قسمہ دلائی کہ جنین کے بارہ میں حضور نے کیا فیصلہ کیا ہے تب حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے دو عورتوں کو دیکھا تھا ایک نے دوسری کو خیمہ کی میخ سے مارا جس سے وہ لڑکی اور اسکے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنین کے لیے ایک غلام کا فیصلہ کیا تھا اور یہ

۵۶ کہ وہ عورت مقتولہ کے بدلے قتل کی جائے حدثنا محمد بن النعمان قال ثنا الحمیدی قال ثنا ھشام بن سلیمان المخزومی عن ابن جریج عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس مثلہ غیر انہ لم یذکر قولہ وان تقتل مکانھا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمیدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن سلیمان مخزومی نے ابن جریج سے وہ عمرو بن دینار سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مثل اسکی روایت کی مگر یہ کہ اس کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ اس کی جگہ اس کو قتل کیا جائے فھذا حمل بن مالک رضی اللہ عنہ یروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قتل المرأۃ بالتی قتلتھا بالمسطح فقد خالف ابا ھریرۃ والمغیرۃ رضی اللہ عنھما فیما رویا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قضائہ بالدیۃ فی ذلک فقد تکافأت الاخبار فی ذلک فلما تکافأت واختلفت وجب النظر فی ذلک لنستخرج من القولین قولا صحیحا ترجمہ اب دیکھو یہ حمل بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس عورت کو جس نے کہ میخ سے قتل کیا تھا قتل کر ڈالا پس ابن مالک رضی اللہ عنہ رابو ہریرہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہما کے مخالف ہوئے جنہوں نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس میں دیت دینے کا فیصلہ کیا تھا اور اس میں اخبار برابر ہو گئیں اور جب برابر ہو گئیں اور مختلف ٹھہریں تو اب غور کرنا ضروری ہے تاکہ ہم معلوم کریں کہ ان دونوں قولوں سے صحیح قول کونسا ہے فاعتبرنا ذلک فوجدنا الاصل المجتمع علیہ ان من قتل رجلا بحدید عمدا فعلیہ القود وھو اثم فی ذلک وکفارتہ فی قول اکثر العلماء واذا قتلہ خطأ فالدیۃ علی العاقلۃ والکفارۃ علیہ فکانت الکفارۃ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تَجِبُ حَيْثُ يَرْتَفِعُ الْاِثْمُ وَيَرْتَفِعُ الْكَفَّارَةُ حَيْثُ يَجِبُ الْاِثْمُ وَرَأَيْنَا شِبْهَ الْعَمْدِ قَدْ اجْتَمَعُوْا اَنَّ الدِّيَةَ فِيْهِ وَاَنَّ الْكَفَّارَةَ فِيْهِ وَاجِبَةٌ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ كَيْفِيَّتِهَا مَا هِيَ فَقَالَ قَائِلُوْنَ هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ سِلَاحٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يُرَى اَنَّهُ يَقْتُلُهُ كَانَ يَتَعَمَّدُ ضَرْبَ رَجُلٍ بِسَوْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ لَا يَقْتُلُ مِثْلُهُ فَيَمُوْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا شِبْهُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمْ فَاِنْ كَرَّرَ عَلَيْهِ الضَّرْبَ بِالسَّوْطِ اَوْ اَرَادَ حَتْفَ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ يَقْتُلُ مِثْلُهُ كَانَ ذٰلِكَ عَمْدًا وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ الْقَوَدُ وَكُلُّ مَنْ جَعَلَ مِنْهُمْ شِبْهَ الْعَمْدِ عَلٰى جِنْسَيْنِ مِنْ هٰذَيْنِ الْجِنْسَيْنِ اَوْجَبَ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ وَقَدْ رَأَيْنَا الْكَفَّارَةَ فِيْمَا قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ تَجِبُ حَيْثُ لَا يَجِبُ الْاِثْمُ وَتَنْتَفِيْ حَيْثُ تَكُوْنُ الْاِثْمُ وَكَانَ الْقَاتِلُ بِحَجَرٍ اَوْ بِعَصًا اَوْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ يُقْتَلُ عَلَيْهِ اِثْمُ النَّفْسِ وَهُوَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ كَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ وَكَانَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِسَوْطٍ لَيْسَ مِثْلُهُ يُقْتَلُ غَيْرُ اٰثِمٍ اِثْمَ الْقَتْلِ وَلٰكِنَّهُ اٰثِمٌ اِثْمَ الضَّرْبِ فَكَانَ اِسْمُ الْقَتْلِ فِيْ هٰذَا عِنْدَهُمْ مَرْفُوْعًا لِاَنَّهُ لَمْ يُرِدْهُ وَاِنَّمَا الضَّرْبُ عَلَيْهِ فَكَتَبْتُ لِاَنَّهُ قَصَدَهُ وَاَرَادَهُ

ترجمہ ہم نے اس میں قیاس کیا تو یہ اصل متفق علیہ پائی کہ جو شخص کسی کو لوہے سے عمداً قتل کرے تو اسپر قصاص آتا ہے وہ اسمیں گنہگار ہوگا اور اکثر علماء کے نزدیک اسپر دیت نہیں ہے اور جب اس کو غلطی سے مار ڈالے تو اسکے رشتہ داروں پر دیت ہے اور کفارہ ہے گناہ نہیں ہے اب کفارہ وہاں واجب ہے جہاں گناہ نہیں اور جہاں گناہ ضروری ہے کفارہ نہیں اور شبہ عمد میں ہم نے دیکھا ہے کہ علماء کا اسپر اجماع ہے کہ اس میں دیت ہے اور کفارہ بھی واجب ہے لیکن اس کی کیفیت میں اختلاف ہے کہ وہ کیا ہے بعض نے تو یہ کہا ہے کہ وہ اس صورت میں ہے کہ کوئی شخص کسی کو بلا ہتھیار عمداً مار ڈالے اور دوسروں نے کہا ہے کہ کوئی شخص کسی کو ایسی چیز کے ساتھ قتل کرے کہ اس کا گمان یہ ہے کہ ایسی چیز قتل نہیں کر ڈالا کرتی گویا کہ وہ عمداً کوڑے یا ایسی چیز سے قتل کرے جو قتل نہیں کرتی پھر وہ اس سے مر جاوے یعنے انکے نزدیک اسکو شبہ عمد کہتے ہیں اور اگر وہ کوڑوں سے بار بار مارے حتی کہ اس قسم کے مارنے سے قتل ہو جایا کرتا ہے تو اس کو قتل عمد کہتے ہیں اسمیں اسپر قصاص واجب ہوگا اور ان میں سے جو علماء کسی قسم کو شبہ عمد کہتے ہیں اسمیں کفارہ کو واجب کہتے ہیں اور ہم کفارہ کے بارہ میں دیکھتے ہیں کہ وہ دونوں فریق اسپر متفق ہیں کہ جہاں گناہ واجب نہیں کفارہ واجب ہوتا ہے اور جہاں گناہ ہوتا ہے وہاں کفارہ نہیں ہوتا اور جو شخص پتھر یا عصا یا ایسی چیز سے قتل کرے جو قتل کر سکتی ہے تو اسپر اس شخص کے مارنے کا گناہ ہوگا جو کہ اس میں اور اسکے رب کے درمیان ہوگا جیسا کہ کوئی شخص کسی کو لوہے کی چیز سے قتل کر ڈالے اور جو شخص کسی کو کوڑے سے قتل کرے کہ ایسی چیز قتل نہیں کیا کرتی تو وہ قتل کے گناہ کا گنہگار نہ ہوگا لیکن وہ مارنے کے گناہ کا گنہگار ہوگا اور قتل کا گناہ اس سے موقوف ہوگا کیونکہ اس کا ارادہ قتل کا نہ تھا ہاں مارنے کا گناہ اسپر لکھا جائے گا۔ کیونکہ اس نے مارنے کا قصد تو کیا ہے فَكَانَ النَّظَرُ اَنْ يَكُوْنَ شِبْهُ الْعَمْدِ الَّذِيْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ فِيْهِ كَفَّارَةً فِي النَّفْسِ هُوَ مَا لَا اِثْمَ فِيْهِ وَهُوَ الْقَتْلُ بِمَا لَيْسَ مِثْلُهُ يُقْتَلُ الَّذِيْ يَتَعَبَّدُ بِهِ الضَّرْبَ وَلَا يُرَادُ بِهِ اِتْلَافُ النَّفْسِ فَاَمَّا ذٰلِكَ عَلٰى تَلَفِ النَّفْسِ ترجمہ اب قیاس چاہتا ہے کہ وہ شبہ عمد جس میں اسپر اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے وہ یہ ہے کہ اس میں گناہ نہ ہو اور وہ ایسی شے سے قتل کرنا ہے کہ اس سے قتل نہیں کیا کرتے اس سے مارنے کا قصد ہوتا ہے اور تلف جان کا ارادہ نہیں ہوتا لیکن تلف نفس اس سے ہو جاتا ہے فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ علیہما ترجمہ۔ اس سے اس مقولہ والوں کا قول ثابت ہوا اور وہ امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہما کا قول ہے وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اور یہ بھی شبہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبِرَكِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنِیْ زَیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ الْجُشَمِیُّ عَنْ حُرُوْةَ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَیَضْرِبُ لِخَاهُ وَسْلَ اُكْلَةِ الْغَنَمِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ یَعْنِیْ الْعَصَا ثُمَّ یَقُوْلُ لَا قَوَدَ لَا اُوْتِیَ بِاَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَقَدْتُهٗ رحمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسیٰ بن ابراہیم برکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے زید بن جبیر جشمی نے وہ حروہ بن حمید سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے کہ اپنے بھائی کو گوشت کھانے والی جیسے مارے حجاج کہتے ہیں کہ آپکا مقصود اس سے عصا پھر کتنا ہے کہ مجھ پر ایسے شخص سے قصاص لینا لازم نہیں (حالانکہ یہ غلط ہے) اگر کوئی ایسا کام کریگا تو میں اس سے قصاص لونگا وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ ترجمہ۔ اور یہ شبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ الثَّقِیْلِ وَلَیْسَ فِیْهِمَا قَوَدٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے ابی اسحٰق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا شبہ عمد عصا اور پتھر میں ہوتا ہے اور ان دونوں میں قصاص نہیں واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ شِبْهِ الْعَمْدِ هَلْ یَكُوْنُ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ كَمَا یَكُوْنُ فِی النَّفْسِ

کیا شبہ عمد جیسا کہ جان کے مارنے میں ہوتا ہے غیر جان کے بارہ میں بھی ہوتا ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ لَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّفْسَ قَدْ یَكُوْنُ فِیْهَا شِبْهُ عَمْدٍ كَانَ كَذٰلِكَ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَذَكَرَ فِیْ ذٰلِكَ الْاٰثَارَ الَّتِیْ قَدْ رَوَیْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ فِیْهَا اَنَّ قَتِیْلَ خَطَاءِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِیْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہوا کہ جان کے مار ڈالنے میں کبھی شبہ عمد ہوتا ہے تو چاہئے کہ اسیطرح جان کے سوا دوسری چیزوں میں بھی شبہ عمد ہو اور اس میں وہ احادیث بیان کرے جنکو ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جن میں آپ سے یہ مروی ہے دیکھو بلا شبہ جو شخص کوڑے اور عصا اور پتھر کے ساتھ خطاء عمد سے قتل کیا جاوے تو اس میں سو اونٹ دیت آئیگی چالیس ایسی اونٹنیاں ہونگی کہ انکے پیٹوں میں اولاد ہو (یعنی حاملہ ہوں)، فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَیْهِ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّفْسِ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْهُ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مَا یُخَالِفُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ بِاِسْنَادِهٖ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ فِیْ خَمْسِ الرِّیْحِ اَنَّهَا نَطَمَتْ جَارِیَةً فَكَسَرَتْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَيْنَهَا فَخَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ ترجمہ تو ہماری اس میں اسپر یہ حجت ہے کہ بلا شبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جان کے بارہ میں جو روایت کی گئی ہے ٹھیک ہے اور بلا شبہ آپ سے جان کے سوا دوسری چیزوں میں اس کے برخلاف روایت کیا گیا ہے اور یہ وہ حدیث ہے جسکو ہم نے اس کتاب کے شروع میں ربیع کی حدیث میں بالاسناد بیان کیا ہے کہ اس نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تھا اور اس کے اگلے دانت توڑ ڈالے تھے پھر وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ مقدمہ لے گئے تو آپ نے اس کے قصاص کا حکم دیا وَقَدْ رَأَيْنَا اللَّطْمَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَى النَّفْسِ لَمْ تَجِبْ فِيهَا قَوَدٌ وَرَأَيْنَاهَا فِيمَا دُونَ النَّفْسِ قَدْ أَوْجَبَتِ الْقَوَدَ فَثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فِي النَّفْسِ شِبْهَ عَمْدٍ أَنَّهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ عَمْدٌ عَلَى التَّصْحِيحِ هَذَا الْآثَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ویسے کسی کو تھپڑ مارے تو اس میں قصاص واجب نہیں ہوتا اور جان کے سوا دوسری چیزوں میں قصاص واجب ہوتا ہے اب اس سے ثابت ہوا کہ جو جان میں ہو تو شبہ عمد ہے اور جو جان کے سوا ہے وہ عمد ہے جیسا کہ ان آثار سے پایا جاتا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد بن الحسن رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ إِنْ مُتُّ فَفُلَانٌ قَتَلَنِي

کوئی شخص اپنی موت کے وقت کہے کہ اگر میں مرجاؤں تو مجھے فلاں شخص نے قتل کیا ہے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ دَرَجْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هَذَا الْكِتَابِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَ الْجَارِيَةَ الَّتِي رُضِخَ رَأْسُهَا مَنْ رَضَخَ رَأْسَكِ أَفُلَانٌ هُوَ أَوْ مَنْ رَأَى بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضْخِ رَأْسِهِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ امام طحاوی ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ہم نے پہلے اس کتاب میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اس لڑکی سے پوچھا جسکا کہ سر کچلا گیا تھا تیرا سر کس نے کچلا ہے کیا فلاں شخص نے تو اس نے سر سے اشارہ کیا تھا ہاں تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسکا سر بھی دو پتھروں میں رکھکر کچلا جائے قَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَلَّدُوهُ وَقَالُوا مَنْ أَقَرَّ فِي وَهُوَ فِي حَالِ الْمَوْتِ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ ثُمَّ مَاتَ قُتِلَ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ وَقُبِلَ الَّذِي ذَكَرَ أَنَّهُ قَتَلَهُ ترجمہ اب ایک گروہ اہل علم اس حدیث کے موافق یہ کہتے ہیں کہ جو شخص موت کے وقت دعوے کرے کہ فلاں شخص نے مجھے قتل کیا ہے اور قاتل کے بیان و تصدیق سے پہلے وہ مرجائے تو اس کو حاکم قتل کردے وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ الْيَهُودِيَّ فَأَقَرَّ بِمَا ادَّعَتِ الْجَارِيَةُ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ فَقَتَلَهُ بِإِقْرَارِهِ لَا بِدَعْوَى الْجَارِيَةِ ترجمہ دوسرے علماء اس میں انکے مخالف ہوئے ہیں اور کہتے ہیں ممکن ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے پوچھا ہو اور اس نے لونڈی کے دعوے کا اقرار کرلیا ہو اسلئے آپ نے اس کے اقرار کی وجہ سے اسکو قتل کیا ہو صرف لونڈی کے دعوے سے قتل نہ کیا ہو فَاعْتَبَرْنَا الْآثَارَ الَّتِي قَدْ جَاءَتْ فِي ذَلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيهَا عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ دَلِيلًا ترجمہ اب ہم نے ان آثار کو دیکھا جو اس بارہ میں آئے ہیں کہ کیا اس امر پر کوئی دلیل پائی جاتی ہے فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَا رَوَاهُ قَالَ فَسَأَلَهُ فَأَقَرَّ بِمَا ادَّعَتْ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ تو دیکھا کہ ابن ابی داؤد نے ہمسے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے انہوں نے انس سے وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

انس رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں اور یہ زائد کیا کہ آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے اسکا اقرار کیا تب آپ نے اسکا سر دو پتھروں میں کچلا **حَدَّثَنَا** فَقَدْ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰى ذَكَرُوا الْيَهُوْدِيَّ فَاَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَاُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوالولید طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے وہ انس سے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا اس لڑکی سے کہا گیا کہ تم سے کس نے یہ کام کیا ہے کیا فلاں شخص نے۔ حتے کہ یہودی کا ذکر کیا پھر وہ لایا گیا اس نے اسکا اقرار کیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کے سر کو دو پتھروں میں رکھکر کچل دیا **فَفِي** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَتَلَهُ بِاِقْرَارِهِ بِمَا ادَّعٰى عَلَيْهِ لَا بِدَعْوَى الْاَجْنَبِيَّةِ **ترجمہ** اب اس حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو صرف اس لئے قتل کیا کہ اُسنے مدعی کے دعوے کا اقرار کر لیا تھا صرف لڑکی کے دعوے پر آپنے قتل نہیں کیا تھا **وَقَدْ** بَيَّنَ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا قَدْ اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ **ترجمہ** اور بیشک اس امر کو اجماع نے بھی بیان کر دیا ہے **اَلَا تَرٰى** اَنَّ رَجُلًا لَوِ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ دَعْوٰى قَتْلٍ اَوْ غَيْرَهَا فَسَاَلَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ عَنْ ذٰلِكَ فَاَوْمٰى بِرَأْسِهِ اَيْ نَعَمْ اَنَّهُ لَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُقِرًّا فَاِذَا كَانَ اِيْمَاءُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِرَأْسِهِ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ اِقْرَارًا اَوْجَبَ بِهِ عَلَيْهِ حَقٌّ كَانَ اِيْمَاءُ الْمُدَّعِيْ بِرَأْسِهِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُوْجِبَ لَهُ حَقًّا **ترجمہ** کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر کوئی شخص کسی پر قتل وغیرہ کا دعوے کرے پھر (حاکم) مدعی علیہ سے اسکا سوال کرے اور وہ سر سے اشارہ کرے کہ ہاں تو اس سے وہ اقراری نہ سمجھا جائیگا اب جبکہ مدعی علیہ کے اشارہ سے اقرار ثابت نہ ہوگا جس سے کہ حق پایا جائے تو مدعی کا اشارہ بطریق اولے اُسکے حق کو ثابت نہ کریگا **وَقَدْ** حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطَى اَحَدٌ بِدَعْوَاهُ دَمًا اَوْ مَالًا وَلَمْ يُوْجِبْ لِلْمُدَّعِيْ فِيْ رَدِّ دَعْوَاهُ اِلَّا بِيَمِيْنٍ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ التَّصْحِيْحِ **وَاَمَّا** فِي الْاٰثَارِ **ترجمہ** اور بلاشبہہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے وہ ابن عباسؓ سے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اُنکے دعوے کے مطابق دیا جاتا تو لوگ مردوں کے خون و مال کا دعوے کر لیا کرتے (اور ناحق ظلم پھیل جاتا) لیکن مدعی علیہ پر قسم ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کسی کو اس کے دعوے پر ڈگری دیجائے خون ہو یا مال اور مدعی کے لئے اسکے دعوی میں کچھ واجب نہیں فرمایا مگر مدعی علیہ کے قسم کے ساتھ اب اس باب میں یہ حکم بطریق آثار کے ہے **وَاَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ رَجُلًا لَوِ ادَّعٰى فِيْ حَالِ مَوْتِهِ اَنَّ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ مَاتَ اِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ سَتِيْلٍ مِنْهُ فَاِنَّهُ فِيْ دَعْوَاهُ فِيْ حَالِ الصِّحَّةِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ دَعْوَاهُ الدَّمَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ كَهُوَ فِيْ دَعْوَاهُ ذٰلِكَ فِيْ حَالِ الصِّحَّةِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ **ترجمہ** لیکن قیاس کے لحاظ سے یوں کہا جاتا ہے کہ سب اہل علم اسپر متفق ہیں کہ اگر کسی شخص نے موت کے وقت یہ دعوے کیا کہ کسی شخص پر اُسکے چند درہم آتے ہیں پھر وہ مرجائے تو یہ دعوے غیر مقبول ہوگا اور یہ اسکا دعوے ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اُس نے زندگی میں کیا ہوتا اب اس میں قیاس یہ ہے کہ ایسے حال میں خون کے دعوے کا حال بھی ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا کہ وہ صحت کی حالت میں دعوے کرتا اور یہی

toobaa-elibrary.blogspot.com

قول امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے وَقَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ
اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ عَامِلًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ عَلَى الطَّائِفِ فَكَتَبْتُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا فِیْ
بَيْتٍ تَخْرُجَانِ حِيَارًا اَنَّهُمَا فَاَصَابَتْ اِحْدٰىهُمَا بِدَصَاحِبَتِهَا بِالْاُشْفِیِّ فَخَرَجَتْهَا فَخَرَجَتْ وَهِیَ تَدْمِیْ وَفِی الْحُجْرَةِ حَدَّاثٌ فَقَالَتْ
اَصَابَتْنِیْ فَاَنْكَرَتْ ذٰلِكَ الْاُخْرٰى فَكَتَبْتُ فِیْ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ اِلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ
الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلٰكِنْ اَنَّ النَّاسَ اَعْطَوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ فَاَدْعُهَا فَاقْرَاْ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلَى الْاٰيَةِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهَا الْاٰيَةَ فَاعْتَرَفَتْ قَالَ نَافِعٌ فَحَسِبْتُ اَنَّهُ
قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَرَّهُ ۔ ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ۵۴
خالد بن نزار نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر رضہ سے وہ ابن ابی ملیکہ سے کہا کہ میں ابن الزبیر رضہ کا عامل (تحصیلدار) تھا شہر
طائف پر اور میں نے ابن عباس رضہ کو دو عورتوں کے بارہ میں لکھا (اسکی صورت یہ تھی) کہ دو عورتیں ایک گھر میں دریائی سی ہی
تھیں ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سوئی چبھو دی جس سے وہ زخمی ہو گئی وہ عورت باہر نکلی تو خون بہ رہا تھا اور حجرہ میں کچھ
لوگ باتیں کر رہے تھے اس نے کہا کہ اُس عورت نے مجھے زخمی کر دیا ہے۔ دوسری عورت نے اسکا انکار کیا تب میں نے
اسبارہ میں ابن عباس رضہ کو لکھا انہوں نے مجھے لکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مدعی علیہ
پر قسم دینی چاہئے اور اگر لوگوں کو اُنکے دعووں کے مطابق ڈگری دی جائے تو وہ لوگوں کے خون اور مالوں کا دعوے ہی
کر لیا کرتے اب تم اس کو بلاؤ اور اُس کے سامنے یہ آیت پڑھو اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الخ الا یعنی جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ کے عہد
اور اپنی قسموں کے بدلہ تھوڑا مول لیتے ہیں میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی تب اُس نے اقرار کیا نافع کہتے ہیں کہ میرا یہ
گمان ہے کہ ابن عباس رضہ کو یہ خبر پہنچ گئی تھی جس سے وہ خوش ہوئے اَفَلَا تَرٰى اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
قَدْ رَدَّ حُكْمَهَا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمٍ سَاقِطٍ مَا يَدَّعِی النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔ ترجمہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے اس کا معاملہ لوگوں کے دعووں کے ساتھ جو ایک دوسرے پر کیا کرتے ہیں ملا دیا واللہ اعلم بالصواب ✦

بَابُ الْمُؤْمِنِ يَقْتُلُ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا

مومن کافر کو عمداً قتل کر ڈالے تو کیا حکم ہے

حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ
عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمٌ سِوَى
الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ وَمَا فِیْ هٰذِهِ
الصَّحِيْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
اسمٰعیل بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے
ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط نے مطرف بن طریف سے وہ شعبی سے وہ
ابو جحیفہ سے کہا کہ میں نے حضرت علی رضہ سے پوچھا کیا آپکے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کے سوا کوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور احکام بھی ہیں انہوں نے فرمایا مجھے قسم ہے اس تعالیٰ کی کہ جسنے دانہ کو پھاڑا اور جان پیدا کی ہے ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن اور سوائے اس کے جو اس صحیفہ میں ہے اور کچھ نہیں میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا ہے فرمایا کہ دیتوں کے احکام اور قیدیوں کا چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے نہ قتل کیا جائے **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا قَتَلَ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا اَنَّهٗ يُقْتَلُ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض علماء کہتے ہیں مسلمان جب کافر کو عمداً مار ڈالے تو قتل نہ کیا جائے انکی دلیل یہ حدیث ہے **وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُقْتَلُ بِهٖ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِيْ حَكَاهُ اَبُوْ جُحَيْفَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ يَكُنْ مُنْفَرِدًا وَلَوْ كَانَ مُنْفَرِدًا لَاحْتَمَلَ مَا قَالُوْا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مَوْصُوْلًا بِغَيْرِهٖ** ترجمہ اور دوسرے علماء اسنے اس میں مخالف ہوئے ہیں اور کہتے ہیں بلکہ اسکو اسکے بدلے قتل کیا جائیگا اور انکی دلیل اس بارہ میں یہ ہے کہ یہ کلام جسکو ابو جحیفہ نے اس حدیث میں علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے صرف یہی اکیلا نہیں ہاں اگر فقط یہی کلام ہوتا تو انکے قول کا احتمال تھا لیکن اس کلام کے ساتھ اور کلام بھی ملا ہوا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا كَانَ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ ثُمَّ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی عروبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے حسن سے وہ قیس بن عباد سے کہا کہ میں اور اشتر حضرت علیؓ کی خدمت میں گئے ہمنے اُن سے کہا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی خاص ایسا عہد کیا ہے جو لوگوں سے نہ کیا ہو یعنے وصیت کی ہے کہ اور کسی شخص سے نہ کیا ہو انہوں نے فرمایا نہیں مگر وہی امور جو میری اس کتاب میں ہیں پھر انہوں نے اپنی تلوار کے میان میں سے اسکو نکالا اس میں دیکھا گیا تو یہ ہے کہ مومنوں کے خون برابر ہوتے ہیں اور انکا ادنے اُنکے ذمہ کی سعی کریگا وہ غیروں پر غالب ہیں مومن کافر کے بدلے اور صاحب عہد اپنے عہد میں قتل نہ کیا جائے جس نے کوئی بری بات کی اسکا وبال اسپر ہوگا اور جس نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دیا تو اسپر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے **فَهٰذَا** مُوَحِّدُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِتَمَامِهٖ وَالَّذِيْ فِيْهِ مِنْ نَفْيِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ بِالْكَافِرِ هُوَ قَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَاسْتَحَالَ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ اَحَبَّ مَا سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ ترجمہ یہ حضرت علی رضؓ کی پوری حدیث ہے اور جس عبارت میں کہ بعوض کافر مومن کے قتل کی نفی ہے وہ آپ کا یہ قول ہے کہ مومن کو کافر کے بدلے اور صاحب عہد کو اس کے عہد میں قتل نہ کیا جائے اب یہ محال ہے کہ اس کے معنے وہ لئے جائیں جو کہ پہلے قول والوں نے لئے ہیں کیونکہ اگر اسکے وہی معنے ہوتے جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا ہے تو یہ ناحق ہوتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے کوسوں دور ہیں اور ضرور ہوتا کہ مومن کو کافر اور صاحب عہد کے بدلے عہد کے دنوں میں قتل نہ کیا جاتا **فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَفْظُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّمَا هُوَ لَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ ذَا الْعَهْدِ هُوَ الَّذِيْ يُقْتَصُّ مِنْهُ بِالْقِصَاصِ فَصَارَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ** ترجمہ لیکن جب اس کے الفاظ یہ نہیں بلکہ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ نہ صاحب عہد اپنے عہد کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دونوں میں قتل کیا جائے تو اس سے ہمنے یہ معلوم کیا کہ قصاص سے صاحب عہد ذمی ہی مراد ہے اب گویا یہ اسطرح ہوا کہ مومن اور ذمی کو اس کے عہد میں کافر کے بدلے نہ قتل کیا جائے **وَقَدْ** عَلِمْنَا اَنَّ ذَا الْعَهْدِ الْكَافِرَ قَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ اَنَّ الْكَافِرَ الَّذِیْ مَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْتَلَ بِهٖ الْمُؤْمِنُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِیْ لَا عَهْدَ لَهٗ فَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِیْهِ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یُقْتَلُ بِالْكَافِرِ الْحَرْبِیِّ وَاَنَّ ذَا الْعَهْدِ الْكَافِرَ الَّذِیْ قَدْ صَارَ لَهٗ ذِمَّةٌ لَا یُقْتَلُ بِهٖ اَیْضًا **ترجمہ** اور ہم جانتے ہیں کہ ذمی کافر ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کافر کے بدلے مومن کو قتل کرنا منع فرمایا ہے اس سے وہی کافر مراد ہے کہ جس کے لئے عہد و پیمان نہ ہو اور مسلمانوں میں اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ مومن کو حربی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ ذمی کافر کو بھی حربی کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے **وَقَدْ** نَجِدُ مِثْلَ هٰذَا كَثِیْرًا فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ **ترجمہ** اور بلاشبہہ ہم قرآن شریف میں اس قسم کی بہت سی مثالیں پاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اور جن عورتوں کو حیض آتا ہی نہیں اگر تم کو شک پڑ جائے تو انکی عدت تین مہینہ ہے اب اسمیں تقدیم تاخیر کردی ہے **فَكَذٰلِكَ** قَوْلُهٗ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ فَقَدَّمَ وَاَخَّرَ فَالْكَافِرُ الَّذِیْ مُنِعَ اَنْ یُّقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَافِرُ غَیْرُ الْمُعَاهِدِ **ترجمہ** آپ کے اس فرمان کا کہ مومن کو کافر کے بدلے اور ذمی اپنے ذمہ میں قتل نہ کیا جائے مطلب یہ ہے واللہ اعلم کہ مومن اور ذمی کو اس کے ذمہ میں قتل نہ کیا جائے اسمیں تقدیم و تاخیر کردی ہے اب وہ کافر کہ جس کے بدلے مومن قتل نہ کیا جائے کافر غیر ذمی ہے **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ قَوْلُهٗ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ فَانْقَطَعَ الْكَلَامُ ثُمَّ قَالَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ كَلَامًا مُسْتَأْنَفًا اَیْ وَلَا یُقْتَلُ الْمُعَاهِدُ فِیْ عَهْدِهٖ **ترجمہ** اگر کوئی معترض یہ کہے کہ آپکا یہ فرمان کہ ذمی اپنے ذمہ میں قتل نہ کیا جائے اسکا مطلب یہ ہے کہ مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اب یہاں پر کلام ختم ہو گیا پھر فرمایا کہ نہ ذمی اپنے ذمہ میں یہ علیحدہ مستقل کلام ہے یعنی ذمی اپنے ذمہ میں قتل نہ کیا جائے **فَكَانَ** مِنْ حُجَّتِنَا عَلَیْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ عَلَیْهِ اَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِنَّمَا جَرٰی فِی الدِّمَآءِ الْمَسْفُوْكِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لِاَنَّهٗ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَاُ دِمَآؤُهُمْ وَیَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ فَاِنَّمَا اَجْرَی الْكَلَامَ عَلَی الدِّمَآءِ الَّتِیْ تُؤْخَذُ قِصَاصًا وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی حُرْمَةِ دَمٍ بِعَهْدٍ فَیُحْمَلُ الْحَدِیْثُ عَلٰی ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهٌ **ترجمہ** اب اس معترض پر ہماری طرف سے یہ حجت ہے کہ یہ حدیث خونوں کے بارہ میں جو ایک دوسرے کا کر ڈالتے ہیں وارد ہوئی ہے کیونکہ فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو دوسروں پر غلبہ ہے انکے خون برابر ہیں اور انکے ذمہ کی ادنیٰ شخص سعی کرتا ہے پھر فرمایا کہ مومن کو کافر کے بدلے میں اور ذمی کو ذمہ میں قتل نہ کیا جائے اب یہ کلام انہیں خونوں میں جاری کی ہے کہ جنکا قصاص لیا جاتا ہے اور ذمی کے خون کی حرمت میں جاری نہیں ہوئی اب حدیث کو اسپر محمول کیا جائیگا اور یہ ایک دلیل ہے **وَحُجَّةٌ** اُخْرٰی اَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِنَّمَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ اَنَّهٗ رُوِیَ عَنْ غَیْرِهٖ مِنْ طُرُقٍ صَحِیْحَةٍ فَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ بِتَاْوِیْلِهٖ وَتَاْوِیْلُهٗ فِیْمَا اِذَا كَانَ مُحْتَمِلًا عِنْدَكُمْ یَحْتَمِلُ هٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ الَّذَیْنِ ذَكَرْتُمْ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ مَعْنَاهُ فِی الْحَقِیْقَةِ هُوَ مَا تَاَوَّلَهٗ عَلَیْهِ **ترجمہ** اور دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کیگئی ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ بطریق صحیح یہ حدیث کسی اور سے مروی ہو اور وہ اسکی تاویل سے خوب واقف تھے اور اس میں انکی تاویل جبکہ تمہارے نزدیک ان دونوں معنے کا احتمال رکھتی ہے جنکا تم نے ذکر کیا ہے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اسکا معنے حقیقت میں وہ ہے جو کہ خود انہوں نے بیان فرمایا ہے **حَدَّثَنَا**

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابراهيم بن ابي داود قال ثنا عبد الله بن صالح قال ثني الليث قال ثني عقيل عن ابن شهاب انه قال اخبرني سعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب قال حين قتل عمر مررت على ابي لؤلؤة ومعه هرمزان فلما بغتهم فاروا نسقطت منهم خنجر له رأسان فحيث قال في وسطه قال قلت فانظروا لعله الخنجر الذي قتل به عمر فنظروا فاذا هو الخنجر الذي وصف عبد الرحمن فانطلق عبيد الله بن عمر حين سمع ذلك من عمر الرحمن ومعه السيف حتى اتاهما فلما خرجا اليه قال انطلقا حتى تنظرا الى فرسي لي فخرا فاحرعنا ان مضى بين يديه حتى اذا وجد من الهرمزان قال لا اله الا الله فما لعبيد الله ودعوت خفينة وكان له مرا نصارى الحيرة فلما خرج الى علوته بالسيف فصلت بين هيليه ثم انطلق عبيد الله فقتل ابنة ابي لؤلؤة صغيرة ثم اتى الاسلام فلما استخلف عثمان ودعا المهاجرين والانصار فقال اشيروا علي في قتل هذا الرجل الذي فتن في الدين ما فتن فاجتمع المهاجرون فيه على كلمة واحدة يأمرونه بالشدة عليه ويحثون عثمان على قتله وكان فوج الناس الا عظم مع عبيد الله يقولون لخفينة والهرمزان انعدهما الله فكان في ذلك الاختلاف لهم فقال عمرو بن العاص يا امير المؤمنين ان هذا الامر قد اعفاك الله منه ان قتلت قتلا ما قد بودي وانما كان ذلك قبل ان تكون لك على الناس سلطان فاعرض عن عبيد الله وتفرق الناس عن خطبة عمرو بن العاص ودعا الهرمزان والجارية

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عقیل نے ابن شہاب سے انہون نے کہا کہ مجھے خبر دی سعید بن المسیب نے کہ بلاشبہہ عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق نے جبکہ حضرت عمر رضہ شہید کئے گئے کہا کہ مین ابولولو کے پاس سے گذرا اور اسکے ساتھ ہرمزان تھا جب مینے ایکدم اُن پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے اور اُنکے پاس سے ایک خنجر گر پڑا جسکے دو سر تھے اُس کے درمیان ایک قبضہ تھا مینے لوگون سے کہا دیکھو تو شاید یہ وہی خنجر ہے کہ جسکے ساتھ اُس نے حضرت عمر رضہ کو قتل کیا ہے دیکھا تو وہی خنجر تھا جسکی کہ عبدالرحمن نے حالت بیان کی تھی تب عبیداللہ بن عمر رضہ عبدالرحمن رضہ سے یہ بات سنکر تلوار لیکر نکلے حتے کہ ہرمزان کو پکارا جب وہ انکی طرف نکلا تو انہون نے کہا کہ آگے چل اور میرے گھوڑے کو دیکھ پھر خود اُس کے پیچھے ہو گئے جب آگے چلا تو انہون نے تلوار بلند کی جب اُس نے تلوار لگتے دیکھی تو کہنے لگا لا الہ الا اللہ (یعنی کلمہ شہادت پڑھنے لگا اور پھر مار ڈالا) عبیداللہ کہتے ہین کہ مینے حفینہ کو پکارا وہ حیرہ کے عیسائیون مین سے ایک عیسائی تھا اور جب وہ میری طرف نکلا تو مین نے اُسپر تلوار بلند کی اور اُسکی دونون آنکھون کے درمیان مار دی (یعنی مار ڈالا) پھر عبیداللہ چلے اور ابولولو کی چھوٹی لڑکی کو جو اسلام کا دعوے کرتی تھی قتل کر ڈالا اور جب حضرت عثمان رضہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپنے مہاجرین و انصار کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم لوگ مجکو اُس شخص (عبیداللہ) کے قتل کے بارہ مین مشورہ دو جسنے کہ دین مین رخنہ اندازی کی ہے جسکو تم جانتے ہو تب تمام مہاجرین رضہ ایک ہی بات پر متفق ہوئے آپکو اُسپر سختی کرنیکا مشورہ دیتے تھے اور اُسکے قتل پر برانگیختہ کرتے تھے اور بڑی فوج عبیداللہ کے ساتھ تھی وہ کہتی تھی کہ حفینہ اور ہرمزان کو خدا نے دور کیا اب اسمین اختلاف واقع ہوا پھر عمرو بن عاص نے کہا اے امیرالمومنین اس امر کو اللہ تعالی نے آپکی بیعت ہونیکے بعد آپسے معاف کر دیا ہے یہ معاملہ اسوقت کا ہے کہ جب آپکو لوگون پر حکومت نہ تھی پھر آپنے عبیداللہ سے اعراض کیا اور عمرو بن العاص کی تقریر کی وجہ سے لوگ چلے گئے اور دونون مردون اور لڑکی کی دیت ادا کردی

فقہی هذا الحديث ان عبيد الله رضي الله عنه قتل حفينة وهو مشرك وضرب الهرمزان وهو كافر ثم كان اسلامه بعد ذلك فاشار المهاجرون وهمان الله عليهم على عثمان رضي الله عنه بقتل عبيد الله وعلى فيهم فحمل ان يكون قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يقتل مؤمن بكافر يراد به غير الحربي ثم يشير المهاجرون وفيهم علي على عثمان بقتل عبيد الله بكافر ذمي ولكن معناه هو على ما ذكرنا من ارادة الكافر الذي له ذمة

ترجمہ اب اس حدیث مین یہ ہے کہ عبیداللہ نے حفینہ کو بحالیکہ وہ مشرک تھا قتل کیا اور ہرمزان کو مارا بحالیکہ وہ کافر تھا اسکا اسلام اُسکے بعد ہوا تھا مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت عثمان رضہ کو عبیداللہ کے قتل کا مشورہ دیا تھا اور اُن مین حضرت علی رضہ موجود تھے اب یہ محال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ مومن کو کافر کے بدلے نہ قتل کیا جائے غیر حربی مراد لیا جائے پھر مہاجرین جنمین کہ علی رضہ بھی ہون عثمان رضہ کو عبیداللہ کے قتل کا کافر غیر ذمی کے بدلے اشارہ کرین (یہ بھی محال ہے) بلکہ ذمی کافر کے بدلے اشارہ کیا ہوگا) لیکن اسکا معنے وہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے کہ اِس سے

لہ یہ شخص مدینہ منورہ کا رہنے والا تھا اور کافر ذمی تھا اور ہرمزان ایک بڑی سرحد کا حاکم تھا اور مسلمان ہوا تھا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ کافر مراد ہے جو کہ ذمی نہو بلکہ حربی ہو **فَإِنْ قَالَ** قِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ رضي الله عنه قَتَلَ بِنْتَ أَبِي لُؤْلُؤَةَ تَعَاطِيًا عَلَى الْإِسْلَامِ فَيُجَابُ بِأَنْ يُقَالَ إِنَّمَا اسْتَحَلَّ دَمَهَا عُبَيْدُ اللَّهِ بِهَذَا لِأَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّ الْهُرْمُزَانَ وَأَبَا لُؤْلُؤَةَ كَانَا شَرِيكَيْنِ فِي قَتْلِ عُمَرَ رضي الله عنه فَكَانَ يَرَى أَنَّ قَتْلَ الْبِنْتِ لِأَجْلِ أَنَّهَا بِنْتُ شَرِيكِ قَاتِلِ أَبِيهِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْهُرْمُزَانَ كَانَ مُسْتَأْمَنًا فَقَتَلَهُ لِأَجْلِ ذَلِكَ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْمُسْتَأْمَنَ إِذَا قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ وَلِيٌّ فَإِنَّ لِوَلِيِّهِ أَنْ يَقْتُلَهُ قِصَاصًا وَكَانَ يَرَى أَنَّ جَفِينَةَ كَانَ مُسْتَأْمَنًا فَقَتَلَهُ لِأَجْلِ ذَلِكَ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْمُسْتَأْمَنَ إِذَا قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ وَلِيٌّ فَإِنَّ لِوَلِيِّهِ أَنْ يَقْتُلَهُ قِصَاصًا وَكَانَ يَرَى أَنَّ جَفِينَةَ كَانَ مُسْتَأْمَنًا فَقَتَلَهُ لِأَجْلِ ذَلِكَ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْمُسْتَأْمَنَ إِذَا قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ وَلِيٌّ فَإِنَّ لِوَلِيِّهِ أَنْ يَقْتُلَهُ قِصَاصًا

ترجمہ اب کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں یہ ہے کہ عبید اللہ نے ابولولو کی چھوٹی لڑکی کو جو مدعی اسلام تھی قتل کیا تھا اب یہ جائز ہے کہ مہاجرین نے عبید اللہ کے قتل کو اس بچی کے لئے حلال کہا تھا نہ اسلئے کہ حفینہ اور ہرمزان کو قتل کیا تھا **قِيلَ** لَهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ قَتْلَهُ بِجُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ وَهُمَا قَدْ أَبْعَدَهُمَا اللَّهُ فَمَا قَالَ أَنْ يَكُونَ عُثْمَانُ رضي الله عنه أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَهُ بِغَيْرِهِمَا وَيَقُولُ النَّاسُ لَهُ أَبْعَدَهُمَا اللَّهُ ثُمَّ لَا يَقُولُ لَهُمْ إِنِّي لَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ بِهَذَيْنِ إِنَّمَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ بِالْجَارِيَةِ وَلَكِنَّنِي بِهِمَا وَبِالْجَارِيَةِ

ترجمہ تو اس شخص سے کہا جائیگا کہ اس حدیث میں ایک ایسا جملہ ہے جو کہ حفینہ اور ہرمزان کے قتل کا ارادہ کرتا ہے وہ مہاجرین کا یہ قول ہے کہ خدا ان دونوں کو دور کرے اب یہ محال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے خون کے بغیر انکے قتل کا ارادہ کیا ہو لوگ آپ سے کہیں کہ خدا انکو دور کرے پھر آپ انسے یہ نہ کہیں کہ میں نے بدلے اسکو قتل کرنا نہیں چاہتا بلکہ اس لڑکی کے بدلے قتل کرنا چاہتا ہوں لیکن آپ کا ارادہ یہ تھا کہ ان دونو مردوں اور لڑکی کے قتل کے بدلے قتل کرونگا **الْآخَرُ** يَقُولُ قَدْ ظَهَرَ فِي ذَلِكَ الِاخْتِلَافُ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ عُثْمَانَ رضي الله عنه إِنَّمَا أَرَادَ قَتْلَ مَنْ قَتَلَ وَفِيهِمُ الْهُرْمُزَانُ وَجُفَيْنَةُ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا صَحَّحَ عَلَيْهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ مَعْنَى حَدِيثِ عَلِيٍّ الْأَوَّلِ عَلَى مَا وَصَفْنَا وَانْتَفَى أَنْ يَكُونَ فِيهِ حُجَّةٌ تَدْفَعُ أَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّيِّ

ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ راوی کہتے ہیں کہ اسمیں بہت اختلاف پیدا ہوگیا اب یہ اسپر دلیل ہے کہ عثمان نے اسکے قتل کا ارادہ اسلئے کیا تھا کہ ان میں ہرمزان اور حفینہ تھے اب اس سے جو ہمنے ذکر کیا یہ ثابت ہوا کہ اس حدیث کا مطلب یہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے اور اس میں وہ دلیل باقی نہیں رہی کہ اس پر روک کے کہ مسلم کو ذمی کے بدلہ قتل کیا جائے

وَقَدْ وَافَقَ ذَلِكَ أَيْضًا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا

ترجمہ اور اسکی صحت و درستی کے موافق یہ حدیث بھی ہے کہ جو ذمی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اگرچہ منقطع ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ قَتَلَ مُعَاهَدًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَ عُنُقُهُ وَقَالَ أَنَا أَوْلَى مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں ایک مسلمان لایا گیا جس نے کہ ایک ذمی کو قتل کردالا تھا آپنے حکم دیا اور اسکی گردن اڑادی گئی اور فرمایا کہ میں اسکے ذمہ کی زیادہ وفا کرنیوالا ہوں

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سلام نے محمد بن ابی حمید مدنی سے محمد بن منکدر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں **وَالنَّظَرُ** عِنْدَنَا شَاهِدٌ لِذَلِكَ أَيْضًا وَذَلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْحَرْبِيَّ دَمُهُ حَلَالٌ فَإِذَا صَارَ ذِمِّيًّا حَرُمَ دَمُهُ وَمَالُهُ كَحُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ وَمَالِ الْمُسْلِمِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ سَرَقَ مِنْ مَالِ الذِّمِّيِّ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ قُطِعَ كَمَا يُقْطَعُ فِي مَالِ الْمُسْلِمِ فَلَمَّا كَانَتِ الْعُقُوبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِي قَدْ حَرُمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِي قَدْ حَرُمَ بِالْإِسْلَامِ كَانَ يَنْبَغِي فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ تَكُونَ الْعُقُوبَةُ فِي الدَّمِ الَّذِي قَدْ حَرُمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوبَةِ فِي الَّذِي قَدْ حَرُمَ بِالْإِسْلَامِ

ترجمہ اور ہمارے نزدیک قیاس بھی اس مرکا شاہد ہے اسطرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کا خون اور مال حلال ہے لیکن جب وہ ذمی ہوجاتا ہے تو اسکا خون و مال ویسے ہی حرام ہے جسطرح مسلمان کا خون و مال حرام ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص ذمی کا مال چرائے اسکا ہاتھ بھی حد سے ہی قطع کیا جاتا ہے جسطرح مسلم کے مال چرانے میں کیا جاتا ہے اور حربی ذمی کے مال کی ہتک حرمت کرنے میں ایسی ہی سزا آتی ہے جسطرح کہ مسلمان کے مال کی ہتک حرمت میں۔ تو قیاس یہی چاہتا ہے کہ ذمی کے خون کی ہتک حرمت کرنے میں وہی سزا ہو جو مسلم کے خون کے ہتک میں آتی ہے **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الْأَمْوَالِ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حُرْمَةِ الدَّمِ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْعَبْدَ يَسْرِقُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ فَلَا يُقْطَعُ وَيُقْتَلُ مَوْلَاهُ فَيُقْتَلُ فَفَرَّقَ بَيْنَ ذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُوْنَ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا عَايَنَّا مِنْ اِسْتِهْلَاكِ مَالِ الَّذِمِّيِّ وَدَمِهٖ ترجمہ اب اگر کوئی معترض یہ کہے کہ بلاشبہہ ہم دیکھتے ہین کہ مالون کی ہتک حرمت اور خون کی ہتک حرمت کی سزاؤن مین فرق ہے اسطرح کہ ہم غلام کو دیکھتے ہین کہ چور اگر اپنے مالک کے مال کی چوری کرے تو اسکا ہاتھ قطع نہ کیا جائیگا مان اگر مالک کو قتل کر ڈالے تو اسکو قتل کیا جائیگا اب اسمین فرق نکلا پھر تم ذمی کے مال کی اور خون ہتک مین فرق کے کیون منکر ہو قیل لَهٗ هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتَ قَدْ رَاَيْنَا مَا ذَهَبْتَ اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتَ فَقَدْ خَالَفُوْا اَمْرَ الْمَالِ وَلَكِنَّا لَمَّا ذَكَرْتَ اَنَّهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْعَبْدَ لَا يُقْطَعُ فِيْ مَالِ مَوْلَاهُ وَاَنَّهٗ يُقْتَلُ بِمَوْلَاهُ وَبِعَبِيْدِ مَوْلَاهُ فَمَا وَصَفْتَ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتَ فَقَدْ خَالَفُوْا اَمْرَ الْمَالِ وَلَكِنَّا لَمَّا رَاَيْنَا اَمْرَ الدَّمِ فَاَوْجَبُوْا فِيْهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدَّمِ حَيْثُ لَمْ يُوْجِبُوْهَا فِي الْمَالِ فَلَمَّا ثَبَتَ تَوَكُّدُ اَمْرِ الدَّمِ وَتَخْفِيْفُ اَمْرِ الْمَالِ رَاَيْنَا مَالَ الَّذِمِّيِّ يَجِبُ فِيْ اِسْتِهْلَاكِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ اِسْتِهْلَاكِ مَالِ الْمُسْلِمِ كَانَ دَمُهٗ اَوْلٰى اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ فِيْ اِسْتِهْلَاكِ حُرْمَتِهٖ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِيْ اِسْتِهْلَاكِ حُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ ترجمہ تو اسکو کہا جائیگا کہ یہ جو تمنے ذکر کیا ہے یہ تو ہمارے مذہب کی تاکید کو اور بڑہاتا ہے کیونکہ تم نے یہ بیان کیا ہے کہ علما کا اسپر اتفاق ہے کہ غلام کا مالک کے مال چرانے مین ہاتھ نہ کاٹا جائیگا اور مولے کے قتل کرنے سے قتل کیا جائیگا اسیطرح مالک کے غلامون کے قتل سے قتل کیا جائیگا اب تمہارے بیان سے علمانے مال کے معاملہ کو تخفیف سمجھا اور خون کے معاملہ کو تاکیدی اور بڑا سمجھا پس خون مین سزا واجب کہتے ہین اور مال مین واجب نہین کہتے اور جب خون کے بارہ مین تاکید اور مال کے معاملہ مین تخفیف ثابت ہوئی اور ہمنے دیکھا کہ ذمی کے مال کے ہتک مین مسلمان پر وہی سزا واجب ہے جیسے کہ مسلمان کے مال کے ہتک مین ذمی پر سزا واجب ہے تو ذمی کے خون کے ہتک حرمت کی سزا زیادہ مناسب ہے جیسے کہ مسلمان کے خون کی ہتک حرمت کی سزا ضروری ہے وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذِمِّيًّا لَوْ قَتَلَ ذِمِّيًّا ثُمَّ اَسْلَمَ الْقَاتِلُ اَنَّهٗ يُقْتَلُ بِالَّذِيْ قَتَلَهٗ فِيْ حَالِ كُفْرِهٖ وَلَا يُبْطِلُ ذٰلِكَ اِسْلَامُهٗ ترجمہ اور علما کا اسپر اجماع ہے کہ ذمی اگر کسی ذمی کو قتل کر ڈالے اور پھر قاتل مسلمان ہوجائے تو وہ اس ذمی کے بدلے جسکو بحالت کفر قتل کیا تھا قتل کیا جائیگا اور اسکا اسلام اس خون کو باطل نہ کریگا فَلَمَّا رَاَيْنَا الْاِسْلَامَ الطَّارِئَ عَلَى الْقَتْلِ لَا يُبْطِلُ الْقَتْلَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَالِ الْكُفْرِ كَانَ فِيْ حَالِ الْكُفْرِ اَحْرٰى اَنْ لَا يُبْطِلَهٗ وَلَا يُبْعِدَ عَلٰى حَالٍ لَا يَجِبُ فِي الْبَدْءِ مَعَ تِلْكَ الْحَالِ ترجمہ اور جب ہمنے دیکھا کہ قتل کے بعد اسلام اس قتل کو باطل نہین کرتا جو بحالت کفر کیا تھا اور تمام حدود ایسی ہی ہین اور ایسی کوئی حد پائی نہین جاتی کہ شروع حال مین تو واجب نہو اور بعد مین واجب ہو اَلَا تَرٰى اَنَّ رَجُلًا لَوْ قَتَلَ رَجُلًا وَالْمَقْتُوْلُ مُرْتَدٌّ اَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاَنَّهٗ لَوْ جَرَحَهٗ وَهُوَ مُسْلِمٌ ثُمَّ ارْتَدَّ عِيَاذًا بِاللّٰهِ فَمَاتَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ قِصَاصٌ وَدِيَةُ ذٰلِكَ اِنَّمَا تَقَدَّرَتْ بِالْحَالَةِ الَّتِيْ طَرَاَتْ عَلَيْهَا فِيْ دُوْنِ الْقَتْلِ ترجمہ کیا تمکو معلوم نہین کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو قتل کر ڈالے درمقتول مرتد تھا تو قاتل پر کوئی سزا نہین اور اگر کوئی شخص کسی کو زخمی کردے بحالیکہ وہ مسلمان تھا پھر نعوذ باللہ مرتد ہوگیا اور مرگیا تو اسصورت مین بھی قاتل قتل نہ کیا جائیگا پس اسکا مرتد ہونا قبل از ارتکاب جرم اور بعد از جرم قاتل پر حد کے موقوف ہونے مین برابر ہے یعنی مرتد ہونا ہر حال مین موقوف حد مین برابر ہے) فَكَانَ كَذٰلِكَ النَّظَرُ اَنْ يَقْتُلَ الْقَاتِلَ قَبْلَ جِنَايَتِهٖ وَبَعْدَ جِنَايَتِهٖ سَوَاءٌ وَلَمَّا كَانَ اِسْلَامُهٗ بَعْدَ جِنَايَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُقْتَلَ بِهَا لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ كَانَ كَذٰلِكَ اِسْلَامُهٗ قَبْلَ جِنَايَتِهٖ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ اب اسطرح قیاس یہ چاہتا ہے کہ قاتل قبل از ارتکاب جرم اور بعد جرم کے برابر ہو اور جب بعد از جرم اور قبل از قتل اسکا اسلام اس سے قصاص کو منع نہین کرتا تو اسیطرح اسکا پہلا اسلام جرم کے ارتکاب کی وجہ سے اس سے قصاص کو دور نہین کریگا اور یہی امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْعِبَادِ فَذَهَبَ اَخُوْهُ اِلٰى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنْ يُقْتَلَ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ اُقْتُلْ جُنَيْدٌ يَقُوْلُ حَتّٰى تَخَّ الْغَيْظُ قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ اَنْ يُؤْذٰى وَلَا يُقْتَلَ ترجمہ اور بلاشبہہ ہمسے ابراہیم مرزوق نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے عبدالملک بن میسرہ سے وہ نزال بن سبرہ سے کہا کہ ایک مسلمان نے ایک شخص کو اور ایک نسخہ مین ہے ایک کافر کو قتل کیا اسکا بھائی حضرت عمرؓ کی خدمت مین گیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسکو قتل کیا جائے لوگ کہنے لگے کہ اے جبیر

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسکو قتل کردہ کہتا تھا کہ غصہ آیا تب کرد نگار راوی کہتا ہے تب حضرت عمر رضہ نے کہا کہ اسکی دیت دیجائے اور اسکو قتل نہ کیا جائے فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ نَاى اَيْضًا اَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ وَكَتَبَ بِهٖ اِلٰى عَامِلِهٖ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَهٰذَا عِنْدَنَا مِنْهُمْ عَلَى الْمُتَابَعَةِ مِنْهُمْ لَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ وَكِتَابُهٗ بَعْدَ هٰذَا الْاَقْتُلُ فِيْهِ يَحْتَمِلُ اَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ رَاْيًا رَاٰهُ كَرِهَ اَنْ يَجْتَرِئَ عَلَيْهِ مَنْ بَعْدَهٗ لِمَا كَانَ مِنْ دُخُوْلِهٖ فِيْهِ عَنْ قَتْلِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ شُبْهَةً مَنَعَهٗ بِهَا مِنَ الْقَتْلِ وَجَعَلَ لَهٗ مَا يَجْعَلُ فِي الْقَتْلِ الْعَمْدِ الَّذِيْ تَدْخُلُهٗ شُبْهَةٌ وَهُوَ الدِّيَةُ ترجمہ اب یہ حضرت عمرؓ ہین جو یہ خیال کرتے ہین کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل کیا جائے اور اپنے عامل کی طرف رسول اللہ کے صحابہؓ کے سامنے لکھا اور ان مین سے کسی نے آپ پر اسکا انکار نہین کیا اور ہمارے نزدیک وہ سب اس امر مین آپکے تابع ہوئے اور یہ جو بعد مین آپنے لکھا کہ اسکو قتل نہ کیا جائے تو اس مین یہ احتمال ہے کہ یہ منع اس امر پر مبنی ہے کہ عامل نے اسکے قتل مین توقف کیا اور آپنے اسکا قتل مکروہ سمجھا اور عامل کے قتل کرنے کو شبہہ قرار دیا جس کے باعث اسکے قتل کو منع کر دیا اور اسپر وہی حکم جاری کیا جو کہ شبہہ عمد کے قتل مین کیا کرتے ہین اور وہ دیت ہے وَقَدْ قَالَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اِذَا قَتَلَ الذِّمِّيُّ قَتِيْلًا عَلٰى مَالِهٖ اَنَّهٗ يُقْتَلُ بِهٖ فَاِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَهُمْ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَرَطَ مِنَ الْكُفَّارِ اَحَدًا فَلَمَّا كَانَ لَهُمْ اَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ الْكُفَّارِ مَنْ اَرَادُوْا مَالَهٗ كَانَ لِمُخَالِفِهِمْ اَنْ يُخْرِجَ اَيْضًا مَنْ وَجَبَتْ ذِمَّتُهٗ ترجمہ اور ہمارے شبہہ اہل مدینہ کہتے ہین کہ مسلمان جب کسی ذمی کو مال کے لئے قتل کر ڈالے تو اسکو قتل کیا جائیگا اور جب آنکے نزدیک یہ واقعہ رسول اللہ صلعم کے اس قول سے کہ مسلم کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے خارج ہے تو اب تم اپنے مخالف پر کیون انکار کرتے ہو کہ ذمی معاہد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل کیا جائے خارج ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار سے کسی کی شرط نہین کی اب جبکہ آنکے لئے یہ جائز ہے کہ کفار مین سے جسکے مال کا ارادہ کیا جائے (اس حدیث سے نکال لین تو آنکے مخالف کو بھی یہ اختیار ہوگا کہ ذمی کو اس سے نکال لین

بَابُ الْقَسَامَةِ هَلْ تَكُوْنُ عَلٰى سَاكِنِي الدَّارِ الَّتِيْ وُجِدَ فِيْهَا الْقَتِيْلُ اَوْ عَلٰى مَالِكِهَا

کیا قسم ان گھر کے رہنے والون پر ہوگی جن مین کہ مقتول موجود ہوگا یا کہ مالک مکان پر

حَدَّثَنَا بَكْرٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ وَجَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِيْ قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَقُفَاهُ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ اِبْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَكْبَرِ كَبِّرِ الْكَبْرَ فَتَكَلَّمَ اَحَدُ عَمَّيْهِ اِمَّا حُوَيِّصَةُ وَاِمَّا مُحَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ الْكَبِيْرُ مِنْهُمَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِيْ قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ وَذَكَرَ عَدَاوَةَ يَهُوْدَ لَهُمْ قَالَ اَفَتَبْرَءُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ قَالَ قُلْتُ وَكَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ فَيُقْسِمُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ اَنَّهُمْ قَتَلُوْهُ قَالُوْا كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے یحیی بن سعید سے کہ اس نے بشیر بن یسار سے سنا وہ سہل بن ابی حثمہ سے کہا کہ عبداللہ بن سہل خیبر کے ایک کنوئین مین مقتول پایا گیا پھر اسکا بھائی عبدالرحمن بن سہل اور اس کے چچا حویصہ و محیصہ جو کہ ابن مسعود کے بیٹے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوئے جب عبدالرحمن بات کرنے لگا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑون کو باتین کرنے دے (دو دفعہ فرمایا) تب اس کے چچون مین سے ایک نے کلام کیا یا تو حویصہ نے یا محیصہ نے ان دونون مین سے بڑے نے کلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمنے عبداللہ بن سہل کو خیبر کے ایک کنوئین مین مردہ پایا ہے اور اسنے یہودیون کی عداوت کا حال بیان کیا آپنے فرمایا کیا اگر یہود پچاس قسمین کہا جائین کہ ہمنے قتل نہین کیا تو تم اسنے دست بردار ہو جاؤ گے اس نے کہا کہ ہمنے عرض کیا وہ تو مشرک ہین ہم اور قسم کا کیا اعتبار کرین فرمایا کہ ہر تم مین سے پچاس آدمی قسم کہالین کہ بلاشبہہ یہودیون نے قتل کیا ہے انہون نے کہا کہ ہم بدون چشم دید کے کیونکر قسم کہالین تب رسول اللہ نے اسکی دیت

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِیَّ وَمُحَیِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا اِلٰی خَیْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِی حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاَتٰی مُحَیِّصَةُ فَاَتٰی هُوَ وَاَخُوهُ حُوَیِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِیهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَیِّصَةُ وَمُحَیِّصَةُ فَذَكَرَ اَشَانَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُونَ خَمْسِینَ یَمِینًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَاتِلِكُمْ اَوْ صَاحِبِكُمْ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَفَتُبْرِئُكُمْ یَهُودُ بِخَمْسِینَ یَمِینًا قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰهِ كَیْفَ نَقْبَلُ اَیْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ مَالِكٌ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ فَزَعَمَ بُشَیْرٌ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اس سے حدیث بیان کی یحیی بن سعید سے وہ بشیر بن یسار سے کہ اُس نے انکو خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعودؓ دونون خیبر کی طرف نکلے دونون اپنی ضرورتون کے لئے الگ الگ ہو گئے پھر عبد اللہ بن سہل قتل کئے گئے اور محیصہ کو یہ خبر پہنچی وہ اور انکا بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے عبد الرحمن بات کرنے لگا کیونکہ اس کا بھائی مقتول ہوا تھا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دے۔ تب حویصہ و محیصہ نے عبد اللہ بن سہل کا حال بیان کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ کیا تمہارے پچاس آدمی قسم کھالین گے اور تمہارے قاتل یا صاحب کے خون کے حق ہو جائین گے وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم گواہی نہین دیسکتے اور نہ ہم (اسوقت) حاضر تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا پچاس یہودی تمہارے سامنے قسم کھا کر تمسے برات حاصل کر لین کہنے لگے یا رسول اللہ ہم کفار کی قسمون کو کیسے قبول کرین امام مالک فرماتے ہین کہ یحیی بن سعید نے کہا کہ بشیر کا یہ گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کی دیت اپنے پاس سے ادا کردی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُو نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سَعِیدُ بْنُ عُبَیْدٍ الطَّائِیُّ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ اَبِی حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا اِلٰی خَیْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِیهَا فَوَجَدُوا اَحَدَهُمْ قَتِیلًا فَقَالُوا لِلَّذِینَ وَجَدُوا عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِیلًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَلْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُونَ بِالْبَیِّنَةِ عَلٰی مَنْ قَتَلَ قَالُوا مَا لَنَا بَیِّنَةٌ قَالَ اَفَیَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضٰی بِاَیْمَانِ الْیَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عبید طائی نے بشیر بن یسار سے کہ انصار مین سے ایک شخص تھا جس کو سہل بن ابی حثمہ کہتے تھے اس نے مجھسے کہا کہ میری قوم کے چند آدمی خیبر کی طرف گئے اور ادہر اُدہر متفرق ہو گئے پھر انہون نے ایک کو مقتول پایا اور جن لوگون کے پاس اسکو مقتول پایا تھا اُن سے کہنے لگے کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے انہون نے کہا واللہ نہ ہمنے قتل کیا ہے نہ ہمین قاتل کا علم ہے تب ہم لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یا نبی اللہ ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے پھر ہمنے اپنے ایک آدمی کو مقتول پایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو بڑے کو بات کرنے دو پھر فرمایا کہ کیا تم گواہ پیش کروگے کہ کس نے قتل کیا ہے ہم نے کہا کہ ہمارے پاس گواہ کوئی نہین فرمایا کہ پھر وہ تمہارے سامنے قسم کھا جائین ہمنے کہا کہ ہم یہودیون کی قسم پر راضی نہین ہوتے تب

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون ضائع کرنے کو برا سمجھا اور صدقہ کے مال مین سے سو اونٹ اسکا خون بہا دیدیا ۔

حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابی لیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن عن سھل بن ابی حثمۃ انہ اخبرہ رجال من کبراء قومہ ان عبد اللہ بن سھل ومحیصۃ خرجا الی خیبر من جھد اصابھم فاتی محیصۃ فاخبر ان عبد اللہ بن سھل قتل وطرح فی قلیب او عین فاتی یھود فقال انتم واللہ قتلتموہ فقالوا واللہ ما قتلناہ فاقبل حتی قدم علی قومہ فذکر لھم ذلک ثم اقبل ھو واخوہ حویصۃ وھو اکبر منہ وعبد الرحمن بن سھل فذھب محیصۃ لیتکلم وھو الذی کان بخیبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمحیصۃ کبر کبر یرید السن فتکلم حویصۃ قبل ثم تکلم محیصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان یدوا صاحبکم واما ان یؤذنوا بحرب فکتب الیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فکتبوا انا واللہ ما قتلناہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحویصۃ ومحیصۃ وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبکم قالوا لا قال افتحلف لکم یھود قالوا لیسوا بمسلمین فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ فبعث الیھم مائۃ ناقۃ حتی ادخلت علیھم الدار

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اس سے حدیث بیان کی ابی لیلے بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے کہ اسکو اسکی قوم کے بڑے لوگون نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونون قحط سالی اور تنگی کیوجہ سے جو انکو پہنچی تھی خیبر کی طرف چلے گئے محیصہ آیا اور اس نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل قتل کیا گیا اور کنوین یا چشمہ مین ڈال دیا گیا اور محیصہ یہود کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ واللہ تم لوگون نے اسکو قتل کیا ہے انہون نے کہا واللہ ہم نے قتل نہین کیا وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور انکو اطلاع دی پھر وہ اور اسکا بھائی حویصہ جو اس سے بڑا تھا اور عبد الرحمن بن سہل (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین) آئے محیصہ جو کہ خیبر مین تھا وہ بات کرنے لگا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا کہ بڑے کو کلام کرنے دو بڑے کو کلام کرنے دو آپ کا مقصود بڑی عمر والا تھا اسپر حویصہ نے پہلے کلام کیا پھر محیصہ نے کلام کیا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دین یا جنگ کی اجازت دین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کو اسبارہ مین لکھا انہون نے کہا کہ واللہ ہمنے قتل نہین کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ - محیصہ عبد الرحمن سے فرمایا کیا تم لوگ قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بننا چاہتے ہو انہون نے کہا نہین (حضور نے) فرمایا کیا یہودی تمہارے لئے قسم کھا جائین وہ کہنے لگے کہ وہ تو مسلمان نہین تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور انکی طرف سو اونٹنیان بھیج دین حتے کہ انکے گھر پہنچا دین قال ابو یوسف رحمہ اللہ فقد علمنا ان خیبر کانت للمسلمین لانھم افتتحوھا وکانت الیھود عمالھم فیھا فلما وجد فیھا ھذا القتیل جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القسامۃ فیہ علی الیھود والسکان لا علی المالکین قال فکذلک نقول کل قتیل وجد فی دار او ارض فیھا ساکن مستاجر او مستعیر فالقسامۃ فی ذلک والدیۃ علی الساکن لا علی رب الملک

ترجمہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہم کو معلوم ہے خیبر مسلمانون کے قبضہ مین تھا کیونکہ انہون نے اسکو فتح کر لیا تھا اور اس مین یہودی مسلمانون کے کارکن تھے اور جب ان مین یہ مقتول پایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان کے رہنے والون کے ذمہ قسم ڈالی مالکون پر نہ ڈالی اور ہم بھی یہی کہتے ہین کہ جو مقتول کسی ایسے گھر یا ایسی زمین مین پایا جائے کہ جس کے رہنے والے کرایہ دار یا عاریتاً رہنے والے ہون تو اس مین قسم اور دیت رہنے والون پر ہوگی نہ اس کے مالک پر وکان ابو حنیفۃ ومحمد بن الحسن رحمہما اللہ یقولان الدیۃ والقسامۃ فی ذلک علی المالک لا علی الساکن ترجمہ اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ فرماتے تھے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس مین دیت اور قسم مالک پر آپکی نہ رہنے والون پر وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهَا الْمُحَالُ عَلَى أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ ذَلِكَ لَيْسَ لَهُ دَلِيلٌ لَنَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ وُجِدَ مُجَبَّرًا بَعْدَمَا افْتُتِحَتْ أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أُصِيبَ فِيمَا بَيْنَ مَا انْتَسَخَتْ تِلْكَ الذِّمَّةُ كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أُصِيبَ فِي حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِهَا فَإِنْ كَانَ مَوْجُودًا فِي حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا قَبْلَ أَنْ تُفْتَتَحَ فَلَا حُجَّةَ لِأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا يَدُلُّ أَنَّهَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ صُلْحًا وَذَلِكَ أَنَّهُ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ وَلَا يُقَالُ هَذَا إِلَّا لِمَنْ كَانَ فِي أَمَانٍ فِي عَهْدٍ فِي دَارِهِمْ صُلْحٌ بَيْنَ أَهْلِهَا وَبَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ اور ان دونون امامون کی امام ابو یوسف رح کے برخلاف یہ دلیل ہے کہ اس حدیث مین جس قتیل کا بیان ہے یہ معلوم نہین ہوتا کہ وہ فتح خیبر کے بعد یا پہلے مقتول پایا گیا تھا ان جائز ہے کہ فتح کے بعد پایا گیا ہو تب تو ابو یوسف رح کے موافق ہے جو کہتے ہین کہ درست ہے اور یہی جائز ہے کہ وہ ایسے وقت مین پایا گیا ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل خیبر کے درمیان صلح تھی اب اگر صلح کی حالت مین مقتول پایا گیا ہو تو پھر امام ابو یوسف رح کے لئے اس حدیث مین کوئی دلیل نہین اور ابو لیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن کی حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلح کے دن تھے کیونکہ اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا کہ یا تو وہ تمہارے ساتھی کی دیت دین اور یا جنگ کی اجازت دین اور یہ اسی سے کہا جاتا ہے کہ جو امان اور عہد مین ایسے ملک مین ہو کہ وہان کے لوگون اور مسلمانون مین صلح ہو وَقَدْ بَيَّنَ ذَلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ترجمہ اور بلاشبہہ اس امر کو سلیمان بن بلال نے اپنی حدیث مین یحیی بن سعید سے بیان کیا ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِلَى أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُودُ فَتَفَرَّقَا فَأَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِي فَقِيرٍ بِهَا مَقْتُولًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُولِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَهُوَ يَصَّةُ فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ وَكَيْفَ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ مُحَدِّثٌ مِمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ قَتِيلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوا أَيْ رَسُولَ اللهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے کہ عبد اللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری جو کہ قبیلہ بنی حارثہ سے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خیبر کی طرف نکلے اور وہ ان دنون صلح پر تھے وہان کے رہنے والے یہود تھے یہ دونون اپنی ضرورت کے لئے الگ الگ کہین نکل گئے پھر عبد اللہ بن سہل مارا گیا اور ایک چشمہ مین مقتول پایا گیا اس کو اس کے ساتھی نے دفن کر دیا پھر وہ مدینہ شریف کی طرف آیا مقتول کا بھائی عبد الرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عبد اللہ بن سہل کا حال بیان کرنے لگے کہ اس طرح قتل کیا گیا بشیر بن یسار نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے جنکو وہ ملے تھے بیان کرتے ہین کہ آپ نے کہا کہ کیا تم پچاس گواہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پیش کرسکتے ہو جس سے اپنے مقتول یا ساتھی کے خون کے مستحق ہو سکو انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم اس موقعہ پر حاضر نہ تھے فرمایا کہ یہود پچاس گواہی پیش کرکے تم سے برات حاصل کرین انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کفار کی قسمین کیونکر قبول کرلین بشیر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی دیت دیدی **فَبَيَّنَ** لَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّهَا كَانَتْ بَيْنَ وَقْتِ وَجُوْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فِيْهَا قَتِيْلًا دَارُ صُلْحٍ وَمُهَادَنَةٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّلْزَمَ اَبَا حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدًا شَيْءٌ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمَا اَبُوْ يُوْسُفَ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ فَتْحَ خَيْبَرَ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** اب اس حدیث نے ہم کو یہ بتلادیا کہ جن دونون عبداللہ بن سہل جو مقتول پائے تھے خیبر صلح کا گھر تھا اب اس حدیث سے جو الزام امام ابو یوسف رح نے امام ابو حنیفہ و امام محمد رح پر کیا تھا جاتا رہا کیونکہ خیبر اس واقع کے بعد فتح ہوا ہے **قَالَ** اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا اَيْضًا وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الدَّارَ الْمُسْتَاجَرَةَ وَالْمُسْتَعَارَةَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَمُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا اَلَا تَرٰى اَنَّهُمَا وَرَبَّهَا لَوِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ثَوْبٍ وُجِدَ فِيْهَا اَنَّ الْقَوْلَ فِيْهِ قَوْلُهُمَا لَا قَوْلُ رَبِّ الدَّارِ فَكَذٰلِكَ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنَ الْقَتْلٰى فَهُمْ مَوْجُوْدُوْنَ فِيْهَا وَهِيَ فِيْ يَدِ مُسْتَاجِرِهَا وَيَدِ مُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا فَمَا وَجَبَ بِذٰلِكَ مِنْ قَسَامَةٍ وَدِيَةٍ فَهِيَ عَلٰى مَنْ هِيَ فِيْ يَدِهٖ لَا عَلٰى مَنْ لَيْسَتْ فِيْ يَدِهٖ وَاِنْ كَانَ مِلْكُهَا لَهٗ **ترجمہ** امام ابو یوسف رح کہتے ہین کہ قیاس بھی یہی چاہتا ہے جو ہم کہتے ہین کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ جو گھر کرایہ پر عاریتًا لیا جائے وہ کرایہ دار یا عاریت دار کے پاس ہوتا ہے مالک مکان کے پاس نہین ہوتا کیا تم کو معلوم نہین کہ یہ دونون اور اسکا مالک اگر کسی ایسے کپڑے کے بارہ مین جھگڑین کہ جو اس گھر مین پایا جائے تو اس مین ان دونون کا قول معتبر ہوگا نہ مالک مکان کا اسیطرح مقتول جس گھر مین پایا جائے بحالیکہ وہ گھر ان دونون کے ہاتھہ مین ہے اس کے مالک کے ہاتھہ مین نہین اس سے جو قسم اور دیت واجب ہوگی وہ اس پر ہوگی کہ جس کے ہاتھہ مین گھر ہے نہ اس پر کہ جس کے ہاتھہ مین نہین ہے (قبضہ مین نہین) اگرچہ وہ اس کے ملک مین ہے **فَكَانَ** مِنْ حُجَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ رَاَيْتُ اِجْمَاعَهُمْ قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْقَسَامَةَ تَجِبُ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى سَاكِنِ الدَّارِ وَذٰلِكَ اَنَّ رَجُلًا وَامْرَاَتَهٗ لَوْ كَانَتْ فِيْ اَيْدِيْهِمَا دَارٌ يَسْكُنَانِهَا وَهِيَ لِلزَّوْجِ فَوُجِدَ فِيْهَا قَتِيْلٌ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ اَيْدِيَهُمَا عَلَيْهَا وَاَنَّ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنْ ثِيَابٍ فَلَيْسَ اَحَدٌ اَوْلٰى بِهٖ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا لِمَعْنًى لَيْسَ مِنْ قِبَلِ الْمِلْكِ وَالْيَدِ فِيْ شَيْءٍ فَلَوْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ تَجِبُ بِهِمَا عَلٰى مَنِ الدَّارُ فِيْ يَدِهٖ لَحَكَمْنَا بِهِمَا عَلَى الْمَرْاَةِ وَالرَّجُلِ جَمِيْعًا لِاَنَّ الدَّارَ فِيْ اَيْدِيْهِمَا وَلِاَنَّهُمَا سَكَنَاهَا فَلَمَّا كَانَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَرْاَةِ اِذْ هُوَ الْمَالِكُ لَهَا كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ فِيْ كُلِّ الْمَوَاضِعِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتْلٰى عَلٰى مَالِكِهَا لَا عَلٰى سَاكِنِيْهَا **ترجمہ** اور امام محمد بن الحسن رحمہ اللہ کی اس مین یہ دلیل ہے کہ مین نے علماء کا اسپر اجماع دیکھا ہے کہ قسم مالک پر واجب ہوتی ہے نہ رہنے والے پر اور یہ اس طرح کہ اگر کسی مرد اور اس کی بیوی کے ہاتھہ مین کوئی گھر ہو جس مین وہ رہتے ہون اور وہ دراصل خاوند کا ہو اس مین کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت خاصکر خاوند کے رشتہ دارون پر ہوگی عورت کے رشتہ دارون پر نہوگی اور ہم بیشک جانتے ہین کہ ان دونون کے ہاتھون مین وہ مکان ہے اور جو کپڑے اس مین پائے گئے ہین اُن کے لئے ان دونون مین سے اگر ایک کو دوسرے پر ترجیح ہے تو صرف ملکیت کی وجہ سے اب اگر قسم کا اسی کو حکم دیا جائے کہ جس کے ہاتھہ مین گھر ہے تو چاہیئے کہ مرد و عورت دونون پر حکم کیا جائے کیونکہ وہ گھر دونون کے ہاتھہ مین ہے اور دونون اس مین رہتے ہین لیکن جب خاص خاوند پر دیت پر واجب ہے نہ عورت پر کیونکہ وہ اس کا مالک ہے تو ان مقامات مین کہ جن مین مرد پایا گیا ہے قسم

toobaa-elibrary.blogspot.com

ودیت مالک مکان پر ہوگی نہ اسکے رہنے والے پر

بَابُ الْقَسَامَةِ کَیْفَ ھِیَ

قسم کیسے ہونی چاہئے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِی الْقَتِیْلِ الْمَوْجُوْدِ فِیْ مَحَلَّةِ قَوْمٍ کَیْفَ الْقَسَامَةُ الْوَاجِبَةُ فِیْهِ فَقَالَ قَوْمٌ یَحْلِفُ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَاِنْ اَبَوْا اَنْ یَّحْلِفُوْا اُسْتُحْلِفَ الْمُدَّعُوْنَ وَاسْتَحَقُّوْا اِمَّا دَعْوٰی تَرجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ جو مقتول کسی قوم کے محلہ مین پایا جائے تو علماء کا اس مین اختلاف ہے کہ اس مین کس قسم کی قسم واجب ہے ایک گروہ اہل علم یہ کہتا ہی کہ مدعی علیہم پر اس طرح قسم ہے کہ واللہ ہمنے قتل نہین کیا اب اگر اس قسم سے انکار کرین تو مدعیون سے قسم لیجائے اور وہ اپنے دعوے کے مستحق ہونگے وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِحَدِیْثِ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ الَّذِیْ ذَکَرْنَا فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ تَرجمہ انہون نے سہل بن سہل بن حثمہؓ کی اس حدیث سے سند لی ہے جس کو ہم نے اس باب سے پہلے باب مین ذکر کیا ہے وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ یَحْلِفُ الْمُدَّعٰی عَلَیْهِمْ فَاِذَا حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّیَةَ تَرجمہ اور دوسرا گروہ اہل علم یہ کہتا ہے بلکہ مدعا علیہم سے ہی قسم لیجائے اور جب وہ قسم کہالینگے تو وہ دیت کا تاوان دینگے وَقَالُوْا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ اَوْ قَاتِلَکُمْ اِنَّمَا کَانَ عَلَی النَّکِیْرِ مِنْهُ عَلَیْهِمْ کَاَنَّهٗ قَالَ اَتَدَّعُوْنَ وَتَاْخُذُوْنَ تَرجمہ یہ لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو انصارؓ سے یہ فرمایا تھا کہ کیا تم قسم کھالوگے اور مستحق بن جاؤگے بطور انکار کے تہا گویا کہ آپنے یہ فرمایا تھا کیا تم دعوے کروگے اور لیلوگے دینے اس قسم سے تم دیت کے مستحق نہین ہوسکتے وَذٰلِکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ اَتَبْرَءُوْنَ یَهُوْدَ بِخَمْسِیْنَ یَمِیْنًا بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَقَالُوْا کَیْفَ نَقْبَلُ اَیْمَانَ قَوْمٍ کُفَّارٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ اَیْ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَاِنْ کَانُوْا کُفَّارًا فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا تَدَّعُوْنَ عَلَیْهِمْ غَیْرُ اَیْمَانِهِمْ وَکَمَا لَا یُقْبَلُ مِنْکُمْ وَاِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ اَیْمَانُکُمْ فَکَذٰلِکَ تَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا مَا لَذٰلِکَ لَا یَجِبُ عَلَی الْیَهُوْدِ بِدَعْوَاکُمْ عَلَیْهِمْ غَیْرُ اَیْمَانِهِمْ تَرجمہ اور یہ معنے اس لئے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم کو یہود پچاس قسمین کہا کر کہ ہمنے واللہ قتل نہین کیا بری کردین انہون نے کہا کہ ہم کافرون کا قول کیونکر مان لین تب انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم قسمین کھا کر مستحق بن جاؤگے یعنے یہود اگرچہ کافر تہے لیکن ادن پر تمہارے دعوے مین قسم کے سوا اور کچہہ نہین آسکتا۔ اور جس طرح تم سے گو کہ مسلمان ہو تمہاری قسمین مقبول نہین ہین جس سے کہ تم دیت کے مستحق بنو اسی طرح تمہارے دعوے کرنے سے یہودیون پر قسم کے سوا اور کچہہ نہین آتا۔ وَالدَّلِیْلُ عَلٰی صِحَّةِ هٰذَا التَّاْوِیْلِ مَا قَدْ حَکَمَ بِهٖ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ یُنْکِرْهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِهٖ فَلَمْ یُنْکِرْهُ عَلَیْهِ مِنْهُمْ مُنْکِرٌ وَمُحَالٌ اَنْ یَّکُوْنَ عِنْدَ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِکَ عِلْمٌ وَسِیَّمَا مِثْلُ مُحَیِّصَةَ وَقَدْ کَانَ حَیَّانِ یَمِیْنِیْ وَسَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ وَلَا یُخْبِرُوْنَهٗ بِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ لَیْسَ هٰذَا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنَا عَلَی الْیَهُوْدِ تَرجمہ اور اس تاویل پر صحیح دلیل وہ ہے جسکا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے ذکر کیا اور ان مین سے کسی نے ہی انکار نہین کیا اور یہ امر محال ہے کہ انصار رضی اللہ عنہم کو اس کا علم ہو خصوصا محیصہ رض جیسے انصاری کو جو کہ اس وقت زندہ تہے علے ہذا سہل بن ابی حثمہ رض موجود تہے پہر یہ سب حضرت عمر رض کو اسکی خبر نہ دین کہ اس طرح پر نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہودیون

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے برخلاف ہمارے حق مین فیصلہ کیا تھا فیما روی عن عمر رضی اللہ عنہ فی ذلک ما قد حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال اخبرنا وھب بن جریر قال ثنا شعبۃ عن الحکم عن الحارث بن الازمع انہ قال لعمر اما قد قمنا ایمانا ولا ایماننا عن امواننا قال لا وعقلہ ترجمہ اب وہ حدیث جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارہ مین منقول ہے یہ ہے جو کہ بیان کی مجھسے ابراہیم بن مرزوق نے کہا خبر دی ہم کو وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے وہ حارث بن ازمع سے کہ اس نے حضرت عمر رضہ سے کہا کیا ہمارے مال ہماری قسمون کو دفع نہین کرتے اور کیا ہماری قسمین ہمارے مالون سے دفع نہین ہوتین فرمایا نہین اور اس کو دیت دینے کا حکم دیا حدثنا نھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زھیر بن معاویۃ قال ثنا ابو اسحاق عن الحارث بن الازمع قال قتل قتیل بین وادعۃ وحی اخر والقتیل الی وادعۃ اقرب فقال عمر لوادعۃ تحلفون خمسون رجلا منکم باللہ ما قتلنا ولا علمنا قاتلا فاغرمھا الدیۃ فقال لہ الحارث تحلف وتغرم منا فقال نعم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے حارث بن ازمع سے کہا کہ قبیلہ وادعہ اور دوسرے قبیلہ کے مابین ایک مردہ پایا گیا اور وہ وادعہ قبیلہ کے زیادہ قریب تھا تب حضرت عمر رضہ نے وادعہ سے فرمایا کہ تمہارے پچاس آدمی قسم کہائین کہ خدا کی قسم نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہمین قاتل کا کچھ علم ہے پھر تم دیت بطور تاوان ادا کرو حارث نے آپ سے کہا کہ ہم قسم بھی کہائین اور تاوان بھی دین آپ نے فرمایا ہان حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا عثمان بن مطر عن ابی خزیر عن الشعبی عن الحارث الوادعی قال اصاب قتیلا بین قریتین فکتبوا ذلک الی عمر بن الخطاب فکتب عمر ان قیسوا بین القریتین فایتھما کان ادنی فخذوا خمسین قسامۃ فیحلفون باللہ ثم غرموھم الدیۃ قال الحارث فلست فیمن اقسم ثم غرمنا الدیۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن مطر نے وہ ابو خزیر سے وہ شعبی سے وہ حارث وادعی سے کہا کہ لوگون نے دو گاؤن کے مابین ایک مقتول پایا اور اس بارہ مین حضرت عمر بن الخطاب رضہ کی طرف خط لکھا تب آپ نے انکو لکھا کہ تم دونون گاؤن کی پیمایش کرو ان مین سے جو نسا مقتول کے زیادہ قریب ہے ان لوگون سے قسمین لو وہ قسم کھا جائین پھر ان سے دیت بطور تاوان کے لو حارث کہتے ہین کہ مین ہم کھانے والون مین سے تھا پھر ہمنے دیت دی فھذہ القسامۃ التی حکم بھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس یہ وہ قسم ہے کہ جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضہ نے حکم دیا ہے وقد وافق ذلک ما قد رویناہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر ھذا الموضع انہ قال لو یعطی الناس بدعواھم لادعی ناس دماء رجال واموالھم ولکن الیمین علی المدعی علیہ فسوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک بین الاموال والدماء وحکم فیھا بحکم واحد فجعل الیمین فی ذلک کلہ علی المدعی علیہ ترجمہ اور بلا شبہہ اس کے موافق وہ حکم ہے جس کو کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مقام کے سوا اور جگہ روایت کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ہے اگر لوگون کو انکے دعوون پر دیا جاے تو لوگ لوگون کے خونون اور مالون کا دعوے کر لیا کرینگے لیکن مدعا علیہ پر قسم ہے اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ مین مالون اور خونون مین برابری کر دی اور ان مین ایک ہی حکم لگا دیا۔ ان سب مین مدعا علیہ پر قسم مقرر کر دی فثبت بذلک ان مضی حدیث سھل ایضا علی ما قد تاولناہ علیہ ترجمہ اب اس سے ثابت ہو گیا کہ سہل کی حدیث کے معنی ہی وہی ہین جو ہم نے بیان کر دیے ہین وقد

toobaa-elibrary.blogspot.com

دَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ اَیْضًا مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ فِی الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ ھٰذَا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَعَاھُمْ بِالْبَیِّنَۃِ فَلَمَّا ذَکَرُوْا اَنْ لَا بَیِّنَۃَ لَھُمْ قَالَ اَفَیَحْلِفُوْنَ لَکُمْ ترجمہ اور اس پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جس کو ہمنے اس سے پہلے باب مین سعید بن عبید سے وہ بشیر بن یسار سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو گواہی کے لئے بلایا اور جب انہون نے بیان کیا کہ ہمارے پاس کوئی گواہی نہین تو پھر فرمایا کہ کیا وہ تمہارے لئے قسم کہا جائین فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا اَنَّ مَا کَانَ مِنْ حُکْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ ھُوَ ھٰذَا وَکَانَ مَا زَادَ عَلَیْہِ مِمَّا فِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ لَیْلٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ لَیْسَ عَلَی الْحُکْمِ وَلٰکِنْ عَلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ قَدَّمْنَا وَکَانَا ھُمَا عَلَیْہِ ترجمہ اب یہ اس پر دلیل ہے جسکا ہمنے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو حکم تھا وہ یہ تھا اور جو یحیی بن سعید اور ابو لیلے بن عبد اللہ کی حدیث مین زائد ہے وہ حکم کے طور پر نہین لیکن اسی معنے کر جس کا کہ ہم نے ان دونون کی حدیث مین بیان کر دیا ہے ثُمَّ ھٰذَا الزُّھْرِیُّ قَدْ حَکَمَ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَۃِ ترجمہ پھر یہ زہری ہین جنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو قسم کے بارہ مین جان لیا ہی فَمِمَّا رُوِیَ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْقَسَامَۃَ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاَقَرَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ وَقَضٰی بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ نَاسٍ فِیْ قَتِیْلٍ اِدَّعَوْہُ عَلَی الْیَھُوْدِ ترجمہ اب وہ حدیث جو کہ زہری سے اس باب مین منقول ہے یہ ہے جو کہ ہم سے بیان کی یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سوید نے اوزاعی سے وہ ابن شہاب (زہری) سے وہ ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ انصار رضہ سے کہ قسم لینا جہالت کے زمانہ مین مروج تھا جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برقرار رکھا اور لوگون مین ایک مقتول کے بارہ مین جسکا مسلمانون نے یہودیون پر دعوے کیا تھا اسیکا فیصلہ کیا۔

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ ثَنَا الزُّھْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشیر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سلیمان بن یسار سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کے مثل روایت کرتے ہین ثُمَّ قَالَ الزُّھْرِیُّ فِی الْقَسَامَۃِ اَیْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ الضَّرِیْرُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْقَسَامَۃِ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْھِمْ ترجمہ پھر زہری نے قسم کے بارہ مین یہ حدیث بھی روایت کی ہے جو بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نابینا نے ابن ابی ذئب سے وہ زہری سے کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کے کہانے کا مدعا علیہم پر فیصلہ کیا ہے فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْقَسَامَۃَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْھِمْ لَا عَلَی الْمُدَّعِیْنَ عَلٰی مَا بَیَّنَ الزُّھْرِیُّ فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا وَاِنَّمَا کَانَ اَخْذُ الْقَسَامَۃِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ ھٰذَا مِمَّا اَخَذَا عَنْھُمْ ترجمہ پس یہ اس امر کی دلیل ہے کہ قسم مدعا علیہم پر ہے نہ مدعیون پر جیسا کہ زہری نے اپنی اس حدیث مین یہ بیان کیا ہے اور قسم کی حدیث تو ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور سلیمان بن یسار ہی سے لی گئی ہے جو کہ اصحاب رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے جس کو کہ زہری نے ان صحابہ سے لیا ہے وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهِ وَحُكْمِهِ بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ كُلِّهِمْ يُنْكِرُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ترجمہ اور یہ اس حدیث کے موافق ہے کہ جسکو ہمنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ خود انہون نے اسپر عمل کیا اور صحابہ رضی اللہ علیہم کے سامنے اسکا حکم دیا جس کا ان مین سے کسی نے انکار نہین کیا اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

بَابُ مَا أَصَابَتِ الْبَهَائِمُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

رات دن مین چوپائے جو کھیتون مین سے کھا جاتے ہین اسکا بیان

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْحَائِطِ لِحِفْظِهِمَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَفْسَدَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سوید نے اوزاعی سے وہ زہری سے وہ حرام بن محیصہ سے وہ براء بن عازب سے کہ انصار مین سے ایک شخص کی اونٹنی ایک باغ مین داخل ہوئی اُس نے باغ کو خراب کر دیا تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے باغ والون پر یہ فیصلہ کیا کہ وہ دن کو حفاظت کرین اور مویشی کے مالکون پر یہ فیصلہ کیا کہ جو انکے مویشیون نے رات کو باغ کا ستیاناس کیا ہے اُس کا تاوان دین حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَمَانٌ عَلَى أَهْلِهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اُن سے حدیث بیان کی ابن شہاب سے وہ حرام ابن سعد بن محیصہ سے کہ براء بن عازب رض کی اونٹنی ایک شخص کے باغ مین داخل ہوئی اور اس کو اجاڑ دیا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ باغ والون پر اسکی دن کو حفاظت کرنا لازم ہے اور جو باغ جانورون نے تباہ کر دیا ہے اس کا تاوان جانورون کے مالکون پر ہے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا مَا أَصَابَتِ الْبَهَائِمُ نَهَارًا فَلَا ضَمَانَ عَلَى أَحَدٍ فِيهِ وَمَا أَصَابَتْ لَيْلًا ضَمِنَ أَرْبَابُ تِلْكَ الْبَهَائِمِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ اہل علم کا ایک گروہ ان آثار کی طرف ہے اور کہتا ہے کہ جو چوپائے اگرون کو کھیت مین سے کھا لین تو اس مین کسی پر ضمان نہین اور جو رات کے وقت کھا جائین تو چارپایون کے مالک تاوان دینگے اور انکی دلیل یہ آثار ہین وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا ضَمَانَ عَلَى أَرْبَابِ الْمَوَاشِي فِيمَا أَصَابَتْ مَوَاشِيَهُمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً ترجمہ اور دوسرے اہل علم اس مین انکے مخالف ہوئے ہین وہ کہتے ہین کہ مویشی جب کھلے چھوڑے ہوئے ہون تو جو کچھ کھیت مین سے دن کو یا رات کو کھا لین تو انکے مالکون پر کوئی تاوان نہین وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْحَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ترجمہ اور اس مین انکی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دلیل وہ حدیث ہے جو کہ بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خضر بن محمد حرانی نے کہا حدیث بیان ہم سے عباد بن عباد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مجالد نے شعبی سے وہ جابر بن عبداللہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر چرنیوالے جانوروں کا تاوان معاف ہے اور معدن کا تاوان معاف ہے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَی اِثْرِ هٰذَا الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو مالک نے ابن شہاب سے وہ سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے وہ ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چوپاؤں (کا مارا ہوا) معاف ہے اور معدن (کا گرا ہوا) معاف ہے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ لَهُ السَّائِلُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَعَهٗ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَالَ اِنْ كَانَ مَعَهٗ فَهُوَ مَعَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ سعید سے وہ ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں زہری سے ایک شخص نے پوچھا اے ابا محمد کیا سعید کے ساتھ ابوسلمہ ہیں انہوں نے کہا اگر وہ اس کے ساتھ ہے تو اس کے ساتھ ہے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے ابن شہاب سے وہ ابن المسیب اور عبید اللہ بن عبداللہ سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے محمد بن عمرو سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ كَوَّرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے پھر اس نے اپنی اسناد سے اس کے مثل روایت کی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے ایوب سے وہ ابن سیرین سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین سے وہ ابوہریرہ رضہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ محمد بن زیاد سے کہا کہ میں نے ابوہریرہ رضہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر اس کے مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِ مِثْلِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ابن ذکوان نے وہ عبدالرحمن اعرج سے وہ ابوہریرہ رضہ سے کہ وہ اس کے مثل مرفوع بیان کرتے تھے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَتِ الْبَهَائِمُ جُبَارًا وَالْجُبَارُ هُوَ الْهَدَرُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِمَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لَا يَكُونُ بِمِثْلِهِ عِنْدَ الْمُخَالِفِ بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةٌ وَإِنْ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ قَدْ وَصَلَهُ فَإِنَّ مَالِكًا وَأَثْبَاتَ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ قَدْ قَطَعُوهُ وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْحُكْمَ الْمَذْكُورَ فِيهِ مَأْخُوذٌ مِنْ حُكْمِ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ الْغَنَمُ فَحَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ حَتَّى أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ هٰذِهِ الشَّرِيعَةَ فَنَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانورون کے کہانے کو معاف کردیا اور جبار کے معنے معافی کے ہین اب اس حدیث نے اس حکم کو جو کہ ابن محیصہ کی حدیث مین ہے منسوخ کردیا اور اگر یہ حدیث منقطع ہے تو اس سے جو شخص دلیل لائے وہ ہم پر حجت نہین ہوسکتی اگرچہ امام اوزاعی رح نے اس کو متصل بیان کیا ہے کیونکہ امام مالک اور اصحاب زہری کے معتبر شاگردان نے اس کو منقطع کہا ہے اور باوجود اسکے یہ حکم مذکور دراصل سلیمان علیہ السلام سے لیا گیا ہے جنہون نے کھیت کے بارہ مین فیصلہ کیا تھا جس مین کہ کسی کا ریوڑ چر گیا تھا تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس حکم کی طرح حکم فرمادیا تھا حتے کہ اللہ تعالی نے اس شریعت کو ظاہر کیا اور پہلے حکم کو منسوخ کردیا فَمِمَّا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ مَا فِي حَدِيثِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ مِنْ قَوْلِهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ وَعَلَى أَهْلِ الزَّرْعِ حِفْظَ زَرْعِهِمْ بِالنَّهَارِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاشِيَةَ إِذَا كَانَ عَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظُ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ وَعَلَى أَهْلِ الزَّرْعِ حِفْظُ زَرْعِهِمْ بِالنَّهَارِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاشِيَةَ إِذَا كَانَ عَلَى رَبِّهَا حِفْظُهَا مَضْمُونًا مَا أَصَابَتْ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِفْظُهَا غَيْرُ مَضْمُونٍ مَا أَصَابَتْ فِي ذٰلِكَ ضَمَانٌ فَأَوْجَبَ فِي ذٰلِكَ ضَمَانَ مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتَةُ بِاللَّيْلِ إِذْ كَانَ عَلَى صَاحِبِهَا حِفْظُهَا لَكِنْ قَالَ فِي حَدِيثِ الْبَهِيمَةِ جُرْحُهَا جُبَارٌ فَكَانَ مَا أَصَابَتْ فِي إِفْلَاتِهَا جُبَارًا فَصَارَتْ لَوْ هَدَمَتْ حَائِطًا أَوْ قَتَلَتْ رَجُلًا لَمْ يَضْمَنْ صَاحِبُهَا شَيْئًا وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ حِفْظُهَا حَتَّى لَا تَنْفَلِتَ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يُخَافُ عَلَيْهَا مِثْلُ هٰذَا ترجمہ اب منجملہ ان حدیثون کے جو اس نسخ پر دلالت کرتی ہین وہ حدیث جسکو کہ ہم نے جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ ہے کہ یہ حدیث حرام بن محیصہ کی حدیث کے مابعد ہے جو کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ جانورون کے مالکون پر رات کے وقت انکی حفاظت لازم ہے اور کھیت والون پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت ضروری ہے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جانورون کے کہانے کا ضمان انکے مالکون پر کردیا جبکہ انکے مالکون پر انکی حفاظت ضروری ہو اور جب ان پر انکی حفاظت لازمی نہو تو اس وقت جو کچھ وہ کھالین اسکی ضمان اُن پر نہین آتی اب آپ نے رات کے وقت کھلے ہوئے جانورون کی ضمان انکے مالکون پر مقرر کردی کیونکہ انکے مالکون پر انکی حفاظت ضروری تھی پھر جانورون کی حدیث مین فرمایا کہ انکا زخم معاف ہے اب وہ بحالت کھلے پھرینگے جو کھالین گے معاف ہوگا اور یہ صورت ہوگئی کہ اگر وہ باغ خراب کردین یا کسی مرد کو مار ڈالین تو انکا مالک اسکی ضمانت کچھ نہ دیگا اگرچہ اس پر انکی حفاظت ضروری تھی کہ وہ کھل جاتین جبکہ اُن سے اس قسم کا خوف ہو فَلَمَّا لَمْ يُرَاعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وُجُوبَ حِفْظِهَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَيْهِ وَدَاعَى انْفِلَاقِهَا فَلَمْ يَضْمَنْهُ فِيهَا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَتْ رَجَعَ الْأَمْرُ فِي ذَلِكَ إِلَى اسْتِوَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ترجمہ اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین مالک پر انکی حفاظت ضروری لحاظ نہ فرمائی اور اس کے کھل جانیکا لحاظ رکھا اور اس مین اس کے کھانے کی کوئی ضمانت قرار نہ دی تو یہ حکم نکل آیا کہ اس امر مین دن رات دونون برابر ہین **فثبت بذلك** أَنَّ مَا أَصَابَتْ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا إِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَى رَبِّهَا فِيهِ وَإِنْ كَانَ هُوَ سَيَّبَهَا فَأَصَابَتْ شَيْئًا فِي فَوْرِهَا أَوْ فِي سَيْبِهَا ضَمِنَ ذَلِكَ كُلَّهُ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَتْ هَذِهِ الْآثَارُ لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا ترجمہ پس اس سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ جانور جب خود بخود کہلے پھرتے ہون رات یا دن مین تو انکے اکلون پر ضمانت نہین ہے اور اگر خود مالک نے انکو چھوڑ دیا ہے اور جلدی یا اس وقت کہ وہ کہائے ہین تو اس کی ضمانت دینی آئیگی اور یہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے اور ان آثار کو جنکو ہمنے بیان کیا ہے اس معنے پر محمول کرنا بہتر ہے

بَابُ غُرَّةِ الْجَنِينِ الْمَحْكُومِ بِهَا فِيهِ لِمَنْ هِيَ

جب جنین کے بدلہ غلام کا حکم لگایا جائے تو وہ کس کا ہوگا

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ ۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو مالک نے ابن شہاب سے وہ ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضہ سے کہ قبیلہ ہذیل مین سے دو عورتین تھین ان مین سے ایک نے دوسری کے پیٹ مین لات ماری اور اس کے بچہ کو گرا دیا تب اس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَأَنَّ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو شعیب بن لیث نے اپنے باپ سے وہ ابن شہاب سے وہ ابن المسیب سے وہ ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے بچہ کے بارہ مین جو مردہ گر گیا تھا غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا تھا اور جس کے لئے عورت دینا واجب کیا تھا وہ مرگئی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ اسکی میراث اس کے بیٹون اور خاوند کو ملیگی اور اس کی دیت قاتلہ کے رشتہ دارون پر ہوگی (دینے لونڈی یا غلام اُس کے عصبہ دینگے)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَتَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيُبْطِلُ شَاهِدٌ فِيهِ غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارہ مین ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

پھر اس شخص نے کہ جس پر دیت کا فیصلہ کیا تھا کہا کہ جس بچہ نے نہ بیا نہ کہایا نہ چلایا تو ایسے بچہ کا خون معاف ہونا چاہیے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کوہنی شاعرون کے سے شعر کہتا ہے اس مین ایک غلام یا لونڈی واجب ہے ۔

حدثنا حسین بن نصر قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال ثنا شعبۃ عن منصور عن ابراھیم عن عبید بن نضلۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ ان رجلا کانت لہ امرأتان فضربت احدٰھما الاخرٰی بعمود فسطاط او بحجر فاسقطت فرفع ذلک الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال الذی یخاصم کیف یعقل اناکیف یودی من لا صاح فاستھل ولا شرب ولا اکل فقال النبی اسجع کسجع الاعراب فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ غرۃ وجعل علی قومھا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبید بن نضلہ سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے کہ ایک شخص کی دو بیویان تھین ایک نے دوسری کو خیمہ کی کھونٹی ماری یا پتھر مارا اس کا حمل ساقط ہو گیا پھر یہ مقدمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہنچایا گیا تو اس شخص نے جو کہ جھگڑتا تھا کہا کہ اس کی دیت کیسے دی جائیگی جو نہ چلایا نہ اس نے پیا نہ کہایا تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اعراب کی طرح شعر کہتا ہے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مین غرہ کا حکم دیا اور اس کو اسکی قوم پر ڈال قال ابو جعفر فذھب قوم الی ان الغرۃ الواجبۃ فی الجنین انما تجب للام الجنین لان الجنین لم یعلم انہ کان حیا فی وقت وقوع الضربۃ بامہ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ اہل علم کا ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ جنین مین جو غرہ واجب ہوتا ہے وہ جنین کی والدہ کے لئے ہوتا ہے کیونکہ جنین کا حال معلوم نہین کہ وہ اسکی ماں کے مارنے کے وقت زندہ تھا وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا بل تلک الغرۃ المحکوم بھا للجنین تصیر میراثا لمن کان یرثہ لو کان حیا ترجمہ اور وہ دوسرے علماء اس مین انکے مخالف ہوئے ہین وہ کہتے ہین بلکہ اس غرہ کا جو حکم لگایا گیا ہے وہ جنین کے لئے ہوتا ہے پھر اس جنین کے وہ لوگ وارث ہونگے جو اس کے وارث ہوتے بحالیکہ وہ زندہ ہوتا ۔ وکان من الحجۃ لھم فی ذلک ما قد ذکرنا فی ھذہ الآثار ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما قضی علی المحکوم علیہ بالغرۃ قال کیف یغرم من لا اکل ولا شرب ولا نطق فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیہ غرۃ عبد او امۃ ولم یقل للذی یجب ذلک التسجع انما حکمت بھذہ الجنایۃ علی المرأۃ لا فی الجنین ترجمہ اور ان کی دلیل اس مین وہ حدیث ہے جسکا ہمنے ان آثار مین ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ محکوم علیہ پر غرہ کا حکم لگایا تو اس نے کہا کہ اس بچہ کی دیت کیسی دیجائے جس نے کہ نہ کہایا نہ بولا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مین غرہ غلام یا لونڈی ہے اور جس نے یہ سجع (مقفے عبارت) کہا تھا اس سے یہ نہین فرمایا کہ مینے تو اس مین حکم عورت پر کیا ہے نہ جنین پر وقد دل علی ذلک ایضا ما رویناہ فیما تقدم فی ھذا الکتاب ان المضروبۃ ماتت بعد ذلک من الضربۃ فقضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیھا بالدیۃ مع قضائہ بالغرۃ فلو کانت الغرۃ للمرأۃ المتلفۃ اذا لما قضی لھا بالغرۃ ولکان حکمھا حکم امرأۃ ضربتھا امرأۃ فماتت من ضربھا فعلیھا دیتھا ولا یجب علیھا للمتلفۃ اذ ش ترجمہ اور اسپر یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جس کو ہمنے اس کتاب مین پہلے روایت کیا ہے کہ اس کے بعد وہ عورت جس کو مار پڑی تھی مر گئی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مین دیت کو غرہ کے ساتھہ واجب کیا اب اگر غلام یا لونڈی متلفہ عورت کے لئے ہوتے تو اس کے لئے غرہ کا فیصلہ نہ فرماتے اور اس کا حال اس عورت کا سا ہوتا کہ جس کو دوسری عورت مارے اور اسکی مار سے وہ مرجائے تو اسپر دیت آتی ہے اور مارنے والی پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

آرش واجب نہیں ہوتا فلما حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدیۃ المرأۃ بالغرۃ ثبت بذلک ان اللہ
دیۃ الجنین لانھا فی موروثۃ عن الجنین کما یو ۔ رث مالہ لو کان حیا فمات ابو ابا الماوی عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ترجمہ پس جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت کے ساتھ غرہ کا ہی حکم دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ غرہ جنین کی دیت ہے نہ عورت
کی اور وہ جنین سے ایسے ہی موروثہ ہے جس طرح کہ اس جنین کا مال ورثہ بن ہوتا اگر وہ زندہ ہوتا پھر مرجاتا کیونکہ اس بن
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

کتاب السیر

سیر (تاریخ غزوات) کی کتاب

باب الامام یرید قتال اھل الحرب ھل علیہ قبل ذالک ان یدعوھم امرا ترجمہ امام (سلطان) جب اہل
حرب سے لڑائی کا ارادہ کرے تو کیا اسپر اس سے پہلے انکو دعوت اسلام کرنا لازم ہے یا نہیں حدثنا ابو بشر عبد الملک
بن مروان الرقی قال ثنا محمد بن یوسف الفریابی قال ثنا سفیان بن سعید الثوری عن علقمہ بن مرثد عن ابن بریدۃ
عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا امر رجلا علی سریۃ قال لہ اذا لقیت عدوک من المشرکین
فادعھم الی احدی ثلاث خصال او خلال فایتھن اجابوک لیھا فاقبل منھم وکف عنھم ادعھم الی الاسلام
فان اجابوک فاقبل منھم وکف عنھم ثم ادعھم الی التحول من دارھم الی دار المسلمین واخبرھم انھم ان
فعلوا ذلک ان علیھم ما علی المھاجرین ولھم ما لھم فان ھم ابوا فاخبرھم انھم کاعراب المسلمین یجری علیھم
حکم اللہ الذی یجری علی المؤمنین ولا یکون لھم فی الفئ والغنیمۃ شیء الا ان یجاھدوا مع المسلمین فان ھم
ابوا ان یدخلوا فی الاسلام فسلھم اعطاء الجزیۃ فان اجابوا فاقبل منھم وکف عنھم فان ابوا فاستعن باللہ
وقاتلھم قال علقمہ فحدثت بہ مقاتل بن حیان فقال حدثنی مسلم بن مصبح عن النعمان بن مقرن عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر عبد الملک بن مروان رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن یوسف فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن سعید ثوری نے علقمہ بن مرثد سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے
باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر بنا کر بھیجا کرتے تو اس سے فرمایا کرتے کہ جب
تم اپنے دشمن مشرک سے ملو تو پہلے (انکو تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ پھر وہ ان میں سے جونسی بات قبول کرے
اس کو تم مان لو اور اسے درگذر کرو (۱) انکو اسلام کی دعوت دو اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو انکا اسلام تسلیم کرو اور اسے
درگذر کرو پھر انکو دعوت دو کہ اپنے ملک کو چھوڑ کر مسلمانوں کے ملک کی طرف آجائیں اور انکو خبر دو کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو
ان پر وہ سب احکام جاری ہونگے جو مسلمانوں پر ہوتے ہیں اور انکو وہ فوائد ملیں گے جو مسلمانوں کو ملتے ہیں اور اگر وہ اس
سے انکار کریں تو انکو خبر دو کہ انکا حال جنگلی مسلمانوں کا سا ہوگا ان پر مومنین کے احکام جاری ہونگے لیکن انکو غنیمت کے مال کا
کوئی حصہ نہ ہوگا مگر اسی صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کریں اور اگر وہ اسلام میں داخل ہونے سے انکار کریں تو

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان سے کہو کہ جزیہ دیا کریں اگر وہ مان لیں تو جزیہ لیلو اور اُن سے درگذر کرو اور اگر وہ جزیہ دینے سے انکار کریں تو خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور ان سے جنگ شروع کرو علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مقاتل بن حیان کے سامنے بیان کی اس نے کہا کہ مجھے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث بیان کی حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْدُوقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ عَلْقَمَةَ عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْصَمٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر اپنی سند سے اس کے مثل بیان کی مگر یہ کہ اس نے علقمہ کی حدیث کا جو مقاتل سے وہ مسلم بن ہیصم سے مروی ہے ذکر نہیں کیا حَدَّثَنَا فَهْدٌ أَبُو صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ كِلَاهُمَا حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ عَلَى بَنَاءٍ فِي طَرِيقِ خَيْبَرَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی ہم کو یعقوب بن عبد الرحمن نے ابو حازم سے وہ سہل بن سعد ساعدی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف روانہ فرمایا اور جھنڈا عنایت کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میں اُن سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ ہم جیسے ہو جائیں فرمایا کہ ذرا صبر کرنا حتیٰ کہ تم انکے میدان میں اترو پھر انکو اسلام کی طرف بلانا اور انکو خبر دینا کہ تم پر خدا تعالیٰ کے یہ حق واجب ہیں کیونکہ خدا کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیدی تو تمہارے لئے یہ امر سُرخ اونٹ سے بہتر ہوگا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى قَوْمٍ يُقَاتِلُهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ تَرَكَهُمْ وَدَعَاهُمْ وَقَالَ لَهُ لَأَنْ يَهْدِيَ بِكَ اللَّهُ رَجُلًا وَاحِدًا مِنْ خَلْفِ رَايَتِهِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ لَا يُقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَدْعُوَهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان سقطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے حمید بن قیس اعرج سے اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے اس نے اپنے چچا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف لڑنے کو بھیجا پھر انکے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا کہ کفار کے پیچھے کی طرف سے نہ آنا بلکہ انکے سامنے کی طرف سے آنا اور انکو حکم دیا کہ دعوت اسلام سے پہلے جنگ نہ کرنا۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا حَتَّى يَدْعُوَهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ابن ابی نجیح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم سے بدون دعوت اسلام کے جنگ نہیں کیا۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدالواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ابی نجیح نے پہر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے ابن ابی نجیح سے پہر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ حَجَّاجٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے حجاج سے پہر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْاِمَامَ وَاَهْلَ السَّرَایَا اِذَا اَرَادُوْا قِتَالَ الْعَدُوِّ اَدْعُوْهُمْ قِیْلَ ذٰلِکَ اِلٰی مِثْلِ مَا رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ بُرَیْدَةَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَقَالُوْا اِنْ قَاتَلَهُمُ الْاِمَامُ اَوْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ سَرَایَاهُ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الدُّعَاءِ فَقَدْ اَسَاؤُا فِیْ ذٰلِکَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اہل علم اس طرف ہے کہ سلطان اور اہل لشکر جب دشمن سے لڑنیکا ارادہ کرین تو اس سے پہلے انکو دعوت اسلام کرین جیساکہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سے پہلے بریدہ کی حدیث مین روایت کیا ہے اور انکے دلیل اس مین یہ آثار ہین اور کہتے ہین کہ اگر سلطان یا لشکر دعوت اسلام سے پہلے اُن سے لڑینگے تو گنہگار ہونگے وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِقِتَالِهِمْ وَالْغَارَةِ عَلَیْهِمْ وَاِنْ لَّمْ یَدْعُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ ترجمہ اور اس مین دوسرے علماء انکے مخالف ہین اور کہتے ہین کہ کفار سے لڑنا اور اون پر لوٹ مار کرنا جائز ہے اگرچہ اس سے پہلے دعوت اسلام نہ کی ہو وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ اَبِی الْاَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَغِرْ عَلٰی اُبْنٰی صَبَاحًا فَحَرِّقْ ترجمہ اور اس کی دلیل اس مین وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حسان نے کہا خبر دی ہم کو لیث بن سعد نے صالح بن ابی الاخضر سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ اسامہ بن زید سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اُبنی والون پر صبح کے وقت لوٹ مار کرو پہر اُنکے باغون کو جلادو حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ عَلَی الْعَدُوِّ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَیَسْمَعُ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبدالرحمن نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج اور عبید اللہ بن محمد تیمی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے ان سب نے کہا حدیث بیان کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے وہ انس بن مالکؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دشمن پر صبح کے وقت حملہ مارا کرتے تھے اور کان لگا کر سنتے تھے اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے ورنہ لوٹ مار کرتے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ هُرْمُزَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے حجاج سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ زاذان سے وہ جابر بن عبداللہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں ✤

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ فَرَكِبَتْ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلْنَا عُمَّالَ خَيْبَرَ قَدْ أَخْرَجُوا مَسَاحِيَهُمْ وَمَكَاتِلَهُمْ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَيْشَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَوَلَّوْا هَارِبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ سَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے ابن اسحاق سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حمید طویل نے انس بن مالکؓ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا جب کسی قوم سے جنگ کرتے تو صبح سے پہلے نہ لڑتے پھر اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو لوٹ مار کرتے پھر ہم خیبر اترے اور جب صبح ہوئی تو آپ نے اذان کی آواز نہ سنی پھر آپ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے میں ابوطلحہ کے پیچھے تھا اور میرا قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے لگتا تھا پھر بالکل قریب قریب چلے جا رہے تھے ہمارے سامنے خیبر کے زمیندار ٹوکرے اور رسے وغیرہ ہوئے اور اپنے کنبہ والوں اور زمینوں کو لیکر نکلے جب انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مع لشکر کے آتے ہیں اور پیچھے بھاگ گئے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا بلاشبہ جب ہم قوم کے میدان میں اترے تو ان خوف زدوں کی صبح بری ہوئی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَهْمٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ مَكِيثٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَالِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اللَّيْثِيَّ فِي سَرِيَّةٍ كُنْتُ فِيهِمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى ابْنِ الْمُلَوَّحِ بِالْكَدِيدِ قَالَ فَرَاحَتِ الْمَاشِيَةُ مِنْ إِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ فَلَمَّا احْتَلَبُوا وَعَطَنُوا وَأَطْمَأَنُّوا بِنَا مَا شَنَسْنَا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ فَقَتَلْنَاهُمْ وَاسْتَقْنَا النَّعَمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے یعقوب بن عتبہ سے وہ مسلم بن عبداللہ بن جہم جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ لیثی کو ایک ایسے لشکر میں بھیجا جس میں خود میں تھا انکو حکم دیا کہ ابن ملوح پر کدید میں لوٹ مار کریں جب انکے جانور اونٹ اور بکریاں شام کے وقت آئیں انہوں نے انکا دودھ دوہا اور انکو بٹھلا دیا پھر اطمینان سے سو گئے تو ہم نے ان پر چھاپہ مارا انکو ہم نے قتل کیا اور انکے جانور ہانک لائے حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَى صَاحِبٍ لِي وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا نَفَرًا مِنْ عَاصِمٍ النَّبِيتِ فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ حَدِّثُوا هَذَيْنِ حَدِيثَكُمْ قَالَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَغَارَتْ عَلَى النَّعَمِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۶ فَقُتِلَ رَجُلٌ وَّاتُّبِعَ رَجُلٌ مِّنَ السَّرِيَّةِ شُرَّةً كَرَجُلٍ بِنَا طَوِيلًا اَرَدْنَا مِنْهُ مَا فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْغَارَةِ ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن مغیرہ نے حمید بن ہلال سے کہا کہ ابو العالیہ میرے اور میرے دوست کی طرف آیا پھر ہم چلے حتے کہ نضر بن عاصم لیثی کے پاس آئے تب ابو العالیہ نے کہا کہ ان دونوں نے اپنی حدیث بیان کرائی نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقبہ بن مالک لیثی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ لشکر کو بھیجا اس نے ایک قوم پر چھاپہ مارا ایک شخص نے حملہ کیا اور اس کے پیچھے لشکر میں سے ایک شخص ہو لیا پھر لمبی حدیث بیان کی اس میں سے ہمیں چھاپہ مارنے کے بیان سے مطلب ہے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اَمَرَنَا اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَشَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ ۔

۱۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے وہ اپنے باپ سے کہا جبکہ ہم مشرکین کے قریب گئے تو ہم کو حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے حکم دیا تو ان پر ہم نے چھاپہ مارا فَقَالَ فِي هٰذَا الْاِنَاءِ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ وَالْغَارَةُ لَا تَكُونُ اِلَّا قَدْ تَقَدَّمَهَا الْاِنْذَارُ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ اَحَدُ الْاَمْرَيْنِ مِمَّا دَوَيْنَا نَاسِخًا لِلْاٰخَرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ

۱۸ ترجمہ اب ان حدیث میں ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے چھاپہ مارنے کا حکم دیا اور اگر اس سے پہلے دعوت اور دُراوا دیا جائے تو اس کو چھاپہ نہیں کہتے اب ان دونوں امر میں سے محتمل ہے کہ ایک دوسرے کا ناسخ ہو سو ہمنے اس میں غور کیا فَاِذَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ قَالَ اَنَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ اَغَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَاَنْعَامُهُمْ عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ

ترجمہ تو دیکھا کہ یزید بن سنان نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سفیان جحدری نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن بکار نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے . . . . . کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق فزاری نے ان سب نے کہا کہ خبر دی ہم کو عبداللہ بن عون نے کہا کہ میں نے نافع کی طرف لکھا جس میں دعوت اسلام کا سوال تھا اس نے لکھا کہ دعوت اسلام شروع میں تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی المصطلق پر چھاپا مارا وہ لوگ سوتے پڑے تھے انکے چارپائے پانی پر تھے انکی لڑاکوں کو مار ڈالا اور انکے آدمیوں کو قید کیا (یعنے لڑنیوالے مار ڈالے باقی قید کر لئے) اور اسدن جویریہ بنت حارث پر قبضہ کیا۔ یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضہ نے بیان کی جو کہ اس لشکر میں موجود تھے وَاِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ مِثْلَهُ وَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ قَدْ كُنَّا نَغْزُو فَنَدْعُو وَلَا نَدْعُو وَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَّ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ لَنَا نَغْزُو فَنَدْعُو وَلَا نَدْعُو وَاِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الرَّوْحِ هُوَ لَا تَهْجُمُ فَنَدْعُوَ وَاِذَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَنْبَغِيْ اَنْ يُّدْعَوْا فَقَالَ قَدْ عَلِمَتِ الرُّوْمُ عَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ وَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ دُعَاءِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ قَدْ عَلِمُوْا مَا الَّذِيْ عَاءَ ترجمہ اور یہی ہے کہ ابن مرزوق نے ہمسے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ابن المبارک نے سلیمان تیمی سے وہ ابو عثمان نہدی سے کہا یہ سب باتین ہوتی تہین ہم دعوت اسلام دیتے ہی تہے اور نہ دیتے ہی تہے (یعنی کبھی دعوت کردی کبھی نہ کردی) اور یہ یہی ہے کہ محمد بن خزیمہ نے ہمسے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر ضریر نے کہا خبر دی ہم کو حماد بن سلمہ نے کہ سلیمان تیمی نے انکو خبر دی ابو عثمان نہدی سے کہا کہ ہم لڑا کرتے تہے اور دعوت اسلام کبھی کرتے تہے اور کبھی نہ کرتے تہے اور یہ یہی حدیث ہے کہ ابن مرزوق نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مبارک نے کہا کہ حسن کہا کرتے تہے کہ روم والون کو دعوت اسلام نہین ہے کیونکہ انکو دعوت اسلام ہوچکی۔ اور یہ یہی ہے کہ ابن مرزوق نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن طلحہ نے ابو حمزہ سے کہا کہ مین نے ابراہیم رنخعی سے سنا کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ مشرکین کو دعوت اسلام دینے چاہئے انہون نے کہا کہ روم خوب جانتے ہین کہ اُن سے کس امر پر لڑائی کی جاتی ہے اور دیلم یہی جانتے ہین کہ ان سے کس امر پر لڑائی کیجاتی ہے۔ اور یہ یہی ہے کہ ہم سے محمد بن خزیمہ نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے وہ منصور سے کہا کہ مین نے ابراہیم رنخعی سے دیلم کو دعوت دینے کی نسبت پوچھا تو کہا کہ دیلم والے دعوت اسلام کو خوب جانتے ہین قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَبِيْنَا مِنْ هٰذَا اَنَّ الدُّعَاءَ اِنَّمَا كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ اِذْ كَانَ النَّاسُ حِيْنَئِذٍ لَمْ تَكُنِ الدَّعْوَةُ بَلَغَتْهُمْ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ عَلٰى مَا يُقَاتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَاُمِرَ بِالدُّعَاءِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ تَبْلِيْغًا لَهُمْ وَاِعْلَامًا لَهُمْ مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْغَارَةِ عَلٰى اٰخَرِيْنَ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ اِلَّا لِغَنِيٍّ لَمْ يَحْتَاجُوْا مَعَهُ اِلَى الدُّعَاءِ لِاَنَّهُمْ قَدْ عَلِمُوْا مَا يُدْعَوْنَ اِلَيْهِ لَوْ دُعُوْا وَمَا لَوْ اَجَابُوْا اِلَيْهِ لَمْ يُقَاتَلُوْا فَلَا مَعْنًى لِلدُّعَاءِ وَهٰكَذَا كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ قَوْمٍ قَدْ بَلَغَتْهُمُ الدَّعْوَةُ فَاَرَادَ الْاِمَامُ قِتَالَهُمْ فَلَهُ اَنْ يُّغِيْرَ عَلَيْهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْعُوَهُمْ وَكُلُّ قَوْمٍ لَمْ تَبْلُغْهُمُ الدَّعْوَةُ فَلَا يَنْبَغِيْ قِتَالُهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ يُقَاتَلُوْنَ وَالْمَعْنَى الَّذِيْ اِلَيْهِ يُدْعَوْنَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ہماری ان روایتون سے یہ امر واضح ہوگیا کہ دعوت اسلام شروع اسلام ہی مین تھی کیونکہ اس وقت لفظ دعوت اُنکی بولی مین نہ تھا اور نہ وہ یہ جانتے تہے کہ کس بات پر ان سے لڑائی کی جاتی ہے تب آپ نے دعوت اسلام کا حکم دیا کہ انکو اس امر کی تبلیغ اور اطلاع ہوجائے کہ کس امر پر اُن سے لڑائی ہوتی ہے پہر اون پر چہاپہ مارنیکا حکم دیا اور یہ اس لئے تہا کہ وہ دعوت اسلام کے محتاج نہ تہے کیونکہ وہ یہ جانتے تہے کہ اس امر کی ہم کو دعوت ہوگی اگر دعوت ہوئی اور یہ کہ اگر وہ دعوت اسلام مان لین تو اُن سے لڑائی نہ ہوگی اب دعوت کی کیا ضرورت رہی اسی طرح امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہتے ہے کہ جس قوم کو دعوت اسلام پہنچ چکی ہو پہر بادشاہ اسلام اُن سے لڑنیکا ارادہ کرے تو اسکو ان پر چہاپہ مارنا جائز ہے اور اس پر انکو دعوت اسلام دینا ضروری نہین اور جس قوم کو دعوت اسلام نہین پہنچی تو جبتک انکو لڑائی اور دعوت اسلام کی وجہ نہ بتلائی جائے اُن سے لڑنا جائز نہین وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الْاِسْلَامِ اَيُسْتَتَابُ اَمْ لَا فَقَالَ قَوْمٌ اِنِ اسْتُتِيْبَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْاِمَامُ الْمُرْتَدَّ فَهُوَ اَحْسَنُ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ ترجمہ اور لوگون نے اسلام سے مرتد ہونیوالے کے بارہ مین کلام کیا ہے کہ آیا اس سے توبہ لیجائے یا نہ لیجائے ایک گروہ اہل علم تو یہ کہتا ہے کہ اگر بادشاہ مرتد سے توبہ چاہے تو بہتر ہے پھر اگر وہ توبہ کرلے تو بہتر ورنہ قتل کیا جائے وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَهُمَا رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ لَا يُسْتَتَابُ وَجَعَلُوْا حُكْمَهُ كَحُكْمِ الْحَرْبِيِّيْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ بُلُوْغِ الدَّعْوَةِ اِيَّاهُمْ وَمِنْ تَقْصِيْرِهَا عَنْهُمْ ترجمہ اور اس امر کے قائل امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم ہین اور دوسرے اہل علم کہتے ہین کہ اس سے توبہ نہ کرائی جائے اس کا حال حربیون کا سا ہے جیسا کہ ہمنے اُنکے دعوت اسلام اور اُنکے قصور کی نسبت بیان کیا ہے وَقَالُوْا اِنَّمَا يَجِبُ الْاِسْتِتَابَةُ لِمَنْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَامِ لَا عَنْ بَصِيْرَةٍ قَفَّاهُ بِهٖ فَاَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ عَلٰى بَصِيْرَةٍ فَاِنَّهٗ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ وَهٰذَا قَوْلٌ قَالَ بِهٖ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ كِتَابِ الْاِمْلَاءِ قَالَ اَقْتُلُهٗ وَلَا اَسْتَتِيْبُهٗ اِلَّا اَنْ يَبْدَاَنِيْ بِالتَّوْبَةِ خَلِّيَةَ سَبِيْلِهٖ وَوَكَلْتُ اَمْرَهٗ اِلَى اللّٰهِ ترجمہ یہ لوگ کہتے ہین کہ توبہ اس شخص کے لئے کرانی چاہیئے کہ جو اسلام سے ناواقفی کی وجہ سے نکل جائے لیکن جو شخص دیدہ و دانستہ سمجھدار ہوکر اسلام سے مرتد ہوجائے تو اُس کو قتل کر دینا چاہیئے اس سے توبہ نہ لینی چاہیئے اور یہ وہ قول ہے کہ جسکو امام ابو یوسف رح نے اپنی کتاب املاء مین کہا ہے کہ مین اُس کو قتل کر دونگا اور اس سے توبہ نہ لونگا مگر اس صورت مین کہ وہ قتل سے پہلے توبہ کرلے تو اس وقت مین اُس کو چھوڑ دونگا اور اسکا معاملہ خدا کے سپرد کرونگا وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ بِذٰلِكَ اَيْضًا ترجمہ اور ہم کو سلیمان بن شعیب نے بھی اپنے باپ سے اُس نے امام ابو یوسف رح سے یہی بیان کیا ہے وَقَدْ رُوِيَ فِيْ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ وَفِيْ تَرْكِهَا اِخْتِلَافٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور بلاشبہہ مرتد سے توبہ لینے اور نہ لینے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت کا اختلاف روایت کیا گیا ہے فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ مُوْسٰى اِلٰى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَا فَعَلَ حُجَيَّةُ وَاَصْحَابُهٗ وَكَانُوْا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَاَخَذْتُ بِهٖ فِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ فَقَالَ مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْبَكْرِيُّوْنَ قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقُوْا مَعَهُمْ بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقُتِلُوْا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ يَّلُوْنَ اَخَذْتُهُمْ سِلْمًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكَانَ سَبِيْلُهُمْ لَوْ اَخَذْتَهُمْ سِلْمًا اِلَّا الْقَتْلَ قَوْمٌ ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتَهُمْ سِلْمًا لَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِيْ خَرَجُوْا مِنْهُ فَاِنْ رَجَعُوْا وَاِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ ترجمہ اس مین سے وہ حدیث ہے جسکو کہ ہم سے ابن ابی داؤد نے روایت کیا ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن عون نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے انس بن مالک نے کہا جب ہمنے تستر فتح کیا تو مجھ کو ابو موسیٰ اشعری رض نے حضرت عمر رض کی طرف بھیجا جب مین آپ کے پاس آیا تو پوچھا کہ حجیہ اور اُس کے ساتھیون کا کیا حال ہے یہ لوگ اسلام سے مرتد ہوگئے تھے اور مشرکون سے جاملے تھے اور مسلمانون نے انکو قتل کر ڈالا تھا۔ پھر مینے اُن سے اور بات شروع کردی پھر کہا کہ بکریون کی جماعت کا کیا حال ہوا مین نے کہا اے امیر المومنین بلاشبہہ وہ اسلام سے مرتد ہوگئے تھے اور مشرکین سے جاملے تھے اور قتل کئے گئے تب حضرت عمر رض نے فرمایا کہ بلاشبہہ اگر مین انکو زندہ پکڑتا تو میرے لئے ان ان چیزون سے بہتر ہوتے مین نے کہا اے امیر المومنین آپ اگر انکو زندہ پکڑتے تو سوائے قتل کے اور کیا کرتے وہ اسلام سے مرتد ہوکر مشرکین سے جاملے

لہ مسلمانون کا یہ طریقہ تھا جب کسی شہر کو فتح کرتے تھے تو اس شہر کے لوگون کے لئے ایک دروازہ کھلا رکھتے تھے تاکہ اگر وہ لوگ پھر اسلام کی طرف رجوع کرنا چاہین تو اس دروازہ سے واپس آجائین ورنہ اگر وہ اسلام کی طرف رجوع نہ کرین تو اس دروازہ سے نکل کر بھاگ جائین اور اگر بھاگ نہ سکین تو قید کر دیئے جائین

toobaa-elibrary.blogspot.com

تھے آپ نے کہا کہ اگر میں انکو زندہ پکڑ لیتا تو ان پر وہی دروازہ پیش کرتا جس سے وہ نکلے تھے (یعنی اسلام) پھر اگر اسلام کی طرف رجوع کر لیتے تو بہتر ورنہ انکو جیل خانہ میں ڈالتا حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ قال اخذ بالکوفۃ رجال یفشون حدیث مسیلمۃ الکذاب فکتب فیہم الی عثمان بن عفان فکتب عثمان ان اعرض علیہم دین الحق وشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فمن قبلہا وتبرأ من مسیلمۃ فلا تقتلہ ومن لزم دین مسیلمۃ فاقتلہ فبلغہا رجال منہم فتروکوا ولزم دین مسیلمۃ رجال فقتلوا

۲۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہا کہ کوفہ میں بعض ایسے لوگ پکڑے گئے جو کہ مسیلمہ کذاب کی باتیں شائع کرتے تھے عبید اللہ نے ان کے بارہ میں حضرت عثمان بن عفان رض کی طرف لکھا حضرت عثمان نے کہا کہ ان پر شہادت حق اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت پیش کر جو شخص اس کو قبول کرے اور مسیلمہ سے بیزاری کرے تو اس کو قتل نہ کر اور جو شخص مسیلمہ کے دین کو لازمی سمجھے اس کو قتل کر ڈال ان میں سے جن لوگوں نے کلمہ شہادت قبول کر لیا اس کو تو چھوڑ دیا گیا اور جن لوگوں نے مسیلمہ کے دین کو لازم سمجھا انکو قتل کر دیا گیا حدثنا یونس قال ابن وھب قال نبی یعقوب بن عبد الرحمن الزہری عن ابیہ عن جدہ قال لما افتتح سعد وابو موسی تستر ارسل ابو موسی رسولا الی عمر فذکر حدیثا طویلا قال فقال عمر ہل کان فیکم معربۃ خبر قال نعم یا امیر المؤمنین اخذنا رجلا من العرب کفر بعد اسلامہ فقال عمر فما صنعتم بہ قال قدمناہ فضربنا عنقہ فقال عمر افلا ادخلتموہ بیتا ثم طینتم علیہ ثم رمیتم الیہ برغیف ثلاثۃ ایام لعلہ ان یتوب او یراجع امر اللہم انی لم امر ولم اشہد ولم ارض اذ بلغنی

۲۶ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یعقوب بن عبد الرحمن زہری نے اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے کہا جبکہ سعد اور ابو موسیٰ نے تستر کو فتح کر لیا تو ابو موسیٰ نے حضرت عمر رض کی طرف ایک قاصد بھیجا اس میں لمبی حدیث بیان کی پھر حضرت عمر قاصد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی صاف خبر ہے اس نے کہا اے امیر المومنین ہمنے عرب کے ایک شخص کو پکڑا ہے جو اسلام کے بعد کافر ہو گیا تھا حضرت عمر رض نے فرمایا کہ پھر تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا اس نے کہا کہ ہم اس کو آئے اور اس کو قتل کر ڈالا حضرت عمر رض نے فرمایا کیا تم نے اس کو کسی گھر کی کوٹھری میں بند نہ کر دیا تم اس کو مٹی سے بند کر دیتے پھر اس کی طرف تین دن تک ایک روٹی پھینک دیا کرتے شاید وہ توبہ کر جاتا یا اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرتا خداوندا میں نے نہ اس کا حکم دیا ہے نہ میں وہاں پر موجود تھا اور جب مجھے انکے قتل کی خبر پہنچی ہے تو میں راضی نہیں ہوں حدثنا یونس قال اخبرنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ الانصاری عن ابیہ عن جدہ انہ قال قدم علی عمر رجل ممن قبل ابی موسی فذکر نحوہ

۲۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا کہ امام مالک نے انکو عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری سے وہ اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے حدیث بیان کی کہ حضرت عمر رض کے پاس ابو موسیٰ (اشعری رض) کا ایک آدمی آیا پھر اس کے مثل بیان کیا فصل اسعد وابو موسی رضی اللہ عنہما لم یستتیباہ واحب عمر ان یستتاب فقد یحتمل ان یکون ذلک لانہ کان یرجو لہ التوبۃ ولم یوجب علیہم بقتلہم شیئا لانہم فعلوا ما لہم ان یروہ فیقعلوہ وان خالف رای امامہم ترجمہ اب یہ سعد اور ابو موسی رضی اللہ عنہما ہیں کہ انہوں نے اس سے توبہ نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

لی اور حضرت عمر رضؓ نے بہتر سمجھا کہ توبہ بجائے اب یہ احتمال ہے کہ انکو انکی توبہ کی امید تھی اور ان پر انکے قتل سے کوئی حد واجب نہیں کی کیونکہ انہوں نے وہ کام کیا جسکا انکو اختیار تھا اگرچہ انکے امام اور امیر کی رائے کے برخلاف تھا حدثنا ابو غسان حدثنا ابو عثمان وحدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنی علی بن معبد قالا ثنا ابو بکر بن عیاش قال ثنا عاصم بن بہدلۃ قال ثنی ابو وائل قال ثنا ابن مغیرۃ السعدی قال خرجت اطلب فرسا لی بالسحر فمررت علی مسجد بنی حنیفۃ فسمعتھم یشھدون ان مسیلمۃ رسول اللہ قال فرجعت الی عبد اللہ بن مسعود فذکرت لہ امرھم فبعث الشرط فاخذوھم فجیء بھم الیہ فتابوا ورجعوا عما قالوا الا نعود فخلی سبیلھم وقدم رجلا منھم یقال لہ عبد اللہ انن النواحۃ فضرب عنقہ فقال الناس اخذت قوما فی امر واحد فخلیت سبیل بعضھم وقتلت بعضھم فقال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فجاء ابن النواحۃ ورجل معہ یقال لہ مجزء بن ثور وافدین من عند مسیلمۃ فقال لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشھدان انی رسول اللہ فقالا نشھد ان مسیلمۃ رسول اللہ فقال لھما امنت باللہ ورسولہ لو کنت قاتلا وفدا لقتلتکما قال فلذلک قتلت ھذا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حمدے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے حرم اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن بہدلہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو وائل نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے علی بن معبد نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن بہدلہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو وائل نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن مغیرۃ سعدی نے کہا کہ میں صبح کے وقت اپنے گھوڑے کی تلاش میں نکلا اور بنی حنیفہ کی ایک مسجد پر سے گذرا میں نے لوگوں سے سنا کہ اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ رسول اللہ ہے کہا کہ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آکر بیان کیا انہوں نے کوتوال کو بھیجا جس نے جاکر انکو پکڑ لیا اور انکی خدمت میں پہنچا دیا انہوں نے توبہ کی اور اپنے قول سے باز آگئے اور کہنے لگے کہ ہم پھر کبھی یہ لفظ نہ کہینگے تب آپ نے انکو چھوڑ دیا ان میں سے ایک شخص کو جسکو عبد اللہ بن نواحہ کہتے تھے اسکی گردن اڑا دی لوگوں نے کہا کہ آپ نے ایک ہی امر میں ان لوگوں کو پکڑا بعض کو تو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کر ڈالا آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو ابن نواحہ اس کے ساتھ ایک اور شخص تھا جس کو مجزء بن ثور کہتے تھے یہ دونوں مسیلمہ کذاب کی طرف سے قاصد بن کر آئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ان دونوں نے کہا تو ہی گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لایا ہوا ہوں اگر میں قاصدوں کو قتل کر دیا کرتا تو ضرور تم کو قتل کر ڈالتا اس لئے میں نے اس شخص کو قتل کر ڈالا کہ یہ اس کا پکا مرید ہے فھمنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلت قتل ابن النواحۃ ولم یقبل توبتہ وعلیہ ان ھکذا خلقہ یکفر التوبۃ اذا ظفر بہ ثم یعود الی ما کان علیہ اذا خلی ترجمہ اب دیکھئے یہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ابن نواحہ کو قتل کیا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی اس لئے کہ انکو یقین تھا کہ اس کی فطرت ہی ایسی (مرتد) واقع ہوئی ہے جب کوئی مسلمان اس پر قابو پائیگا تو توبہ کا اظہار کر دیگا اور جب لوٹ جائیگا تو پھر اپنی اصلی حالت پر آجائیگا حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن سلیمن الواسطی قال ثنا صالح بن عمر قال اخبرنا مطرف عن ابی الجھم عن البراء

۲۹ عَلِيًّا بَقِيَّةَ إِلَى أَهْلِ النَّهْرَوَانِ قَدْ عَاهُمْ قُلَّانًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن عمر نے کہا خبر دی ہم کو مطرف نے ابوالجہم سے وہ براء رضہ سے کہ حضرت علی رضہ نے انکو اہل نہروان کی طرف بھیجا انہوں نے انکو تین دفعہ دعوت اسلام دی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلِيٌّ حَتَّى نَزَلَ بِذِي قَارٍ فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ فَأَبْطَؤُا عَنْهُ ثُمَّ دَعَاهُمْ عَمَّارٌ فَخَرَجُوا قَالَ زَيْدٌ فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَهُ قَالَ فَلَقِيَ

۳۰ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ فَاصْطَلَحُوا وَدَعَاهُمْ حَتَّى بَدَءُوهُ فَقَاتَلَهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبداللہ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زائدہ بن قدامہ نے عمر بن قیس ماصری سے وہ زید بن وہب سے اس نے کہا کہ حضرت علی رضہ تشریف لائے حتے مقام ذی قار میں اترے پھر عبداللہ بن عباس رضہ کو اہل کوفہ کی طرف بھیجا انہوں نے آنے میں دیر لگائی پھر انکو عمار نے بلایا اور وہ باہر نکلے زید کہتا ہے کہ میں بھی ان میں تھا کہ جو اس کے ساتھ نکلے تھے کہا کہ پھر طلحہ اور زبیر رضہ اور انکے ساتھیوں سے ملاقات کی اور اہل کوفہ کو بلایا حتے کہ وہ باہر نکلے اور ان سے جنگ کیا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَنَصَّرَ فَأُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ رضہ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ وَجَدْتُ دِينَهُمْ خَيْرًا مِنْ دِينِكُمْ فَقَالَ لَهُ مَا تَقُولُ فِي عِيسَى قَالَ هُوَ رَبِّي وَهُوَ رَبُّ عَلِيٍّ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَتَلَهُ لِلنَّاسِ فَقَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذَلِكَ إِنْ كُنْتَ لَمُسْتَتِيبًا قُلَّانًا ثُمَّ

۳۱ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو شریک بن عبداللہ نے جابر سے وہ شعبی سے کہ ایک شخص نصرانی تھا پھر اسلام لے آیا پھر نصرانی ہو گیا تب حضرت علی رضہ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کو کس چیز نے اس دین اسلام پر برانگیختہ کیا کہنے لگا کہ میں نے انکے دین کو تمہارے دین سے بہتر پایا تب آپ نے کہا کہ تم عیسے علیہ السلام کے بارہ میں کیا کہتے ہو کہا کہ وہ میرا رب ہے یا کہا علی کا رب ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو قتل کر ڈالو لوگوں نے اس کو قتل کر ڈالا حضرت علی نے اس کے بعد کہا اگر میں تین دفعہ اس سے توبہ لے لیتا (تو اچھا ہوتا) پھر یہ آیت پڑھی کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر بڑھ گئے کفر میں حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوا وَكَانُوا نَصَارَى فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُعْقِلَ بْنَ قَيْسٍ الرِّيَاحِيَّ فَقَالَ لَهُمْ إِذَا حَمَلْتُ رَأْسِي فَاقْتُلُوا الْمُقَاتِلَةَ وَاسْبُوا الذُّرِّيَّةَ فَأَتَى عَلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَقَالَ مَا أَنْتُمْ فَقَالُوا كُنَّا مَا أَنْتُمْ نَصَارَى فَخُيِّرْنَا بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَبَيْنَ دِينِنَا فَاخْتَرْنَا الصَّلَالَ ثُمَّ رَأَيْنَا أَنَّ لَا دِينَ أَفْضَلُ مِنْ دِينِنَا الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَصَارَى فَحَمَلَ رَأْسَهُ فَقُتِلَتِ الْمُقَاتِلَةُ وَسُبِيَتِ الذُّرِّيَّةُ قَالَ عَمَّارٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو شُعْبَةَ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِدُنَانِيرَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِمْ مِنِّي فَقَامَ مُسْتَقْلَمَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيُّ فَاشْتَرَاهُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِمِائَةِ أَلْفٍ فَأَتَاهُ بِخَمْسِينَ أَلْفًا فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي لَأَحْمِلُ الْمَالَ إِلَّا كَامِلًا فَمَنِ الْمَالُ فِي دَارِهِ وَأَعْطَاهُمْ وَحَمَلَ

۳۲ بِمُعَاوِيَةَ نَفَقَةً عَلَى عِظَمِهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن معاذ ضبی نے عمار بن ابی معاویہ دہنی سے وہ ابوالطفیل سے کہ ایک قوم مرتد ہو گئی اور وہ عیسائی تھے تب انکی طرف حضرت علی بن ابی طالب رضہ نے معقل بن قیس ریاحی کو بھیجا اس نے لوگوں سے کہا کہ جب

toobaa-elibrary.blogspot.com

مین سر کھجلاؤن تو تم نے لڑنیوالون کو قتل کرنا اور بچون کو قید کر لینا پہر ان مین سے ایک گروہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ تم کون لوگ ہو وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ نصارے تہے اور ہم کو اختیار دیا گیا کہ اسلام قبول کرین یا اپنا دین ہمنے اسلام کو پسند کیا پہر ہمنے خیال کیا کہ کوئی دین ہمارے اس دین سے افضل نہین جبہ کہ ہم تہے سو اب ہم نصارے ہین تب اس نے اپنا سر کھجلا پہر لڑنیوالے قتل کئے گئے اور بچے قید کر لئے گئے عمار کہتے ہین کہ مجہ کو ابو شعبہ نے خبر دی کہ حضرت علی رض کے پاس انکے بچے لائے گئے آپ نے فرمایا کہ مجہ سے کون انکو خریدتا ہے تب صعقلہ بن ہبیرہ شیبانی کہڑا ہو گیا اور اس نے انکو حضرت علی رض سے ایک لاکھ دو درہم سے خرید لیا اور آپ کے پاس اسکا اس ہزار دو درہم لایا آپ نے فرمایا کہ مین کا مل مال ہی قبول کرونگا اس نے مال تو اپنے گہر مین گاڑ دیا اور انکو آزاد کر دیا اور امیر معاویہ سے جا ملا انہون نے انکے آزاد ہونے کو قائم رکھا

بَابُ مَا يَكُونُ الرَّجُلُ بِهِ مُسْلِمًا

آدمی کس لفظ سے مسلمان ہوتا ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنِ الْتَقَيْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَضَرَبَنِي فَقَطَعَ يَدِي ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفَتُسْلِمُ أَمْ أَتْرُكُهُ قَالَ بَلْ أَتْرُكْهُ قُلْتُ وَقَدْ أَنْ كَانَ قَالَ نَعَمْ فَإِنْ قَتَلْتُهُ فَأَنْتَ مِثْلُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا وَهُوَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے کہا کہ مین نے نعمان سے سنا کہ وہ زہری سے بیان کرتے تہے وہ عطا بن زید لیثی سے وہ عبید اللہ بن عدی بن الخیار سے وہ مقداد بن عمرو سے کہا کہ مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مین اور کوئی مشرک لڑ پڑین وہ مجہے مارے اور میرے ہاتہ کو کاٹ ڈالے پہر کہے لا الہ الا اللہ تو کیا مین اس کو مار ڈالون یا چہوڑ دون آپ نے فرمایا کہ اس کو چہوڑ دے مین نے کہا اس نے تو بلا شبہہ میرے ہاتہ کو کاٹ دیا ہے آپ نے فرمایا ہان کاٹ تو دیا ہے لیکن اگر تو اس کو قتل کر دیگا تو اس جیسا ہو جائیگا جیسا کہ وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تہا اور تجہ جیسا ہو گیا پہلے اس سے کہ تو اس کو قتل کر ڈالے ومطلب یہ کہ اب وہ مسلمان ہو گیا تجہے اسکا قتل حلال نہین

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا قَالَ أَنَا لَقَاعِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّفَّةِ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ إِذْهَبُوا فَاقْتُلُوهُ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ الرَّجُلُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَحْرُمَ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے وہ نعمان بن عمرو بن اوس سے وہ نعمان کو خبر دی کہ اس کے باپ اوس نے کہا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین صفہ مین بیٹہا ہوا تہا آپ ہم کو وعظ فرماتے تہے کہ اتنے مین ایک شخص آیا آپ نے اس کے کان مین بات کی پہر فرمایا کہ جاؤ اور اس کو قتل کر

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذالو جب اُس نے چھ پیری تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اُس نے کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑوں جب تک کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں پھر اُنکے خون اور مال حرام ہو جاتے ہیں مگر اُنکے حق کے ساتھ (یعنی وہ کسی کو مار ڈالے یا کسی کا مال چھینے) حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّی مَالَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی ہمسے سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہؓ نے اس کو خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ پس جس نے لا الہ الا اللہ کہدیا اُس نے مجھ سے اپنا مال اور جان بچا لیا مگر اُس کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب خدا پر ہے حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالکؒ نے اس سے حدیث بیان کی ابو الزناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا کہا خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے ابو سفیان سے وہ جابر رضؓ سے اور ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی یُحَدِّثُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عجلان نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ ابو ہریرہ رضؓ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے ابن جریج سے وہ ابو الزبیر سے وہ جابر رضؓ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ صَادَ بِهَا مُسْلِمًا لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِینَ وَعَلَیْهِ مَا عَلَی الْمُسْلِمِینَ وَاحْتَجُّوا فِی ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رحؒ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ایک گروہ اہل علم اس طرف ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہدے وہ مسلمان ہو جاتا ہے جو مسلمانوں کے لئے فوائد ہیں وہ اس کے لئے ہونگے اور جو مسلمانوں کے لئے مضر ہیں وہ اس کے لئے مضر ہونگی (خلاصہ یہ کہ اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ ہوگا) انکی دلیل یہ احادیث ہیں وَخَالَفَهُمْ فِی ذٰلِكَ آخَرُونَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَقَالَ لَهُمْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُقَاتِلُ قَوْمًا يُوَحِّدُونَ اللّٰهَ تَعَالَى فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا وَحَّدَ اللّٰهَ عَلِمَ بِذٰلِكَ تَرْكَهُ لِمَا قُوتِلَ عَلَيْهِ وَخُرُوجَهُ مِنْهُ وَلَمْ يَعْلَمْ بِذٰلِكَ دُخُولَهُ فِي الْإِسْلَامِ إِذْ فِي بَعْضِ الْمِلَلِ الَّتِي تُوَحِّدُ اللّٰهَ تَعَالَى وَيَكْفُرُ بِجُحُودِ هَا رُسُلَهُ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْوُجُوهِ الَّتِي يَكْفُرُ بِهَا أَهْلُهَا مَعَ تَوْحِيدِهِمْ لِلّٰهِ فَكَانَ حُكْمُ هٰؤُلَاءِ أَنْ لَا يُقَاتَلُوا إِذَا وَقَعَتْ هٰذِهِ الشُّبْهَةُ حَتّٰى تَقُومَ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ يُقَاتِلُهُمْ بِوُجُوبِ قِتَالِهِمْ فَلِذٰلِكَ كَفَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِتَالِ مَنْ كَانَ يُقَاتِلُ بِقَوْلِهِمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَأَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى قَدْ رَأَيْنَاهُمْ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَجْحَدُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَسْتَوْا بِإِقْرَارِهِمْ بِتَوْحِيدِ اللّٰهِ مُسْلِمِينَ إِنْ كَانُوا جَاحِدِينَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَقَرُّوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِمَ بِذٰلِكَ خُرُوجُهُمْ مِنَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَمْ يُعْلَمْ بِذٰلِكَ دُخُولُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَقُولُوا مَا نَعْلَمُ أَنَّ قَوْلَ مَنْ يَقُولُ إِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعَرَبِ خَاصَّةً ترجمہ دوسرے علماء اس میں اُنکے مخالف ہیں وہ اُن سے کہتے ہیں کہ تمہارے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف ایسی قوم سے لڑا کرتے تھے جو کہ خدا کو ایک نہ مانتی تھی اور جب ان میں سے کوئی خدا کی توحید کا قائل ہو جاتا تھا تو آپ جان لیتے تھے کہ اس سے لڑنا نہ چاہیئے اسکو لڑائی سے خارج کرنا چاہیئے لیکن آپ نے اُسکا اسلام میں داخل ہونا یا کسی ایسے دین میں جن میں خدا کی توحید ہے اور اللہ کے رسولوں سے انکار ہے وغیرہ وغیرہ وہ صورتیں کہ باوجود توحید کے اسکا قائل کافر ہو جاتا ہے نہ معلوم کیا تھا پس انکا حال یہ تھا کہ اُن سے لڑا نہ جائے جبکہ ان میں شبہہ پڑ جائے حتے کہ اُنکے لڑنیکے لئے کوئی وجہ قائم ہو جائیگی اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے جو کہ لا الہ الا اللہ کہیں لڑنا چھوڑ دیا مگر انکے سوا یہود کا یہ حال ہے کہ ہم انکو دیکھتے ہیں کہ وہ لا الہ الا اللہ کے تو قائل ہیں لیکن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں سو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں تو باوجود توحید کے اقرار کے مسلمان نہیں اور اگر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کریں تو اتنا معلوم ہو جائیگا کہ یہ یہودیت سے نکل گئے ہیں لیکن یہ نہیں معلوم ہوگا کہ یہ اسلام میں داخل بھی ہو گئے ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہوں جو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف عرب کے لیے پیغمبر تھے وَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى خَيْبَرَ وَأَهْلُهَا يَهُودُ بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ حِينَ وَجَّهَهُ إِلَى خَيْبَرَ قَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى مَاذَا أُقَاتِلُ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو خیبر والوں کی طرف بھیجا جو یہود تھے وہ حکم دیا جو اس حدیث میں ہے کہ بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یعقوب بن عبدالرحمن نے سہیل بن صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی کو جھنڈا دیا اور خیبر کیطرف بھیجا تو فرمایا کہ جا اور واپس نہ ہونا جبتک کہ اللہ تعالی تم کو فتح نہ دے تب حضرت علی رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے پھر ٹھیر گئے اور واپس نہ ہوئے لیکن پکار کر عرض کیا یا رسول اللہ میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اُن سے کس امر پر لڑوں فرمایا اُن سے لڑتا رہ جب تک کہ وہ گواہی دین کہ لا الہ الا اللہ ہے اور یہ کہ محمد صلعم رسول اللہ ہین اور جب ایسا کرین تو انہون نے مجھ سے اپنے خون اور مالون کو بچالیا مگر اُنکے حق کے ساتھہ اور اُنکا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے قال ابو جعفر فی ھذا الحدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان اباح لنا قتالھم وان شھدوا ان لا الہ الا اللہ وکنا یشھد واسم ذالک ان محمدا رسول اللہ لانھم قوم کانوا یوحدون اللہ ولا یقرون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا بقتالھم حتی یعلم خروجھم مما امر بقتالھم علیہ من الیھودیۃ کما امر بقتال عبدۃ الاوثان حتی یعلم خروجھم مما تولوا علیہ ولیس فی اقرار الیھود بالتوحید بان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ما یجب ان یکونوا مسلمین ولکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتالھم اذا قالوا ذلک لانہ قد یمکن ان یکونوا اردوا بذلک الاسلام او غیر الاسلام فامر بالکف عن قتالھم حتی یعلم ما ارادوا بذلک کما ذکرنا فیما قد تقدم من حکم مشرکی العرب وقد اتی الیھود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقروا بنبوتہ ولم یدخلوا فی الاسلام فلم یقاتلھم علی ابائھم الذین ماتوا فی الاسلام اذ لم یکونوا عندہ بذلک الا مقرین مسلمین ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کے لئے اُن سے لڑنا مباح کردیا اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جبتک کہ اس کے ساتھہ محمد رسول اللہ نہ کہین کیونکہ یہ لوگ خدا کی توحید کے تو قائل تھے لیکن رسول اور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے قائل نہ تھے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے لڑنیکا حکم دیا حتے کہ یہ معلوم ہوجائے کہ وہ یہودیت سے نکل گئے ہین جیسا کہ بت پرستون سے لڑنیکا حکم دیتے تھے حتے کہ معلوم ہوجائے کہ وہ اس امر سے نکل گئے ہین جس پر کہ اُن سے لڑنیکا حکم ہے اور یہودیون کے اس اقرار سے بھی کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ ہین یہ ضرور نہین کہ وہ مسلمان ہی ہوجاتے لیکن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے لڑائی چھوڑ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ اس کلمہ مذکورہ کا اقرار کرین کیونکہ ممکن ہے اس سے انکا ارادہ اسلام یا غیر اسلام کا ہو تب آپ نے اُنکے قتل سے باز رہنے کا حکم دیا حتے کہ انکا ارادہ معلوم ہوجائے جیسا کہ اس سے پہلے تمنے مشرکین عرب کا ذکر کیا ہے اور بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بعض یہودی آئے تھے انہون نے آپ کی نبوت کا اقرار کیا لیکن وہ اسلام مین داخل نہین ہوئے اور آپ نے اُن سے انکار دخول اسلام پر لڑائی نہین کی کیونکہ وہ اس اقرار سے آپ کے نزدیک مسلمان نہین ہوگئے تھے (اسی احتمال کی وجہ سے کہ شاید آپکی رسالت کو خاص عرب کے ساتھہ مخصوص کرتے ہون) حدثنا ابراہیم بن ابی داود ح وحدثنا ابو امیۃ وحدثنا ابن داود وعبد العزیز بن معاویۃ قالوا حدثنا ابو الولید ح وحدثنا ابو بکرۃ قال انبانا ابو داود ح وحدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا حجاج بن محمد ح وحدثنا ابن ابی داود قال ثنا عمرو بن مرزوق قال ثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن عبد اللہ بن سلمۃ عن صفوان بن عسال ان یھودیا قال لصاحبہ تعال حتی نسال ھذا النبی فقال لہ لا تقل لہ نبی فانہ ان سمعھا صارت لہ اربعۃ اعین فاتاہ فسالہ عن ھذہ الایۃ ولقد اتینا موسی تسع ایات بینات فقال لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا ولا تاکلوا الربوا ولا تمشوا ببریء الی سلطان لیقتلہ ولا تقذفوا المحصنۃ ولا تفروا من الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعدوا فی السبت قال فقبلوا یدہ وقالوا نشھد انک نبی قال فما یمنعکم ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۰ تَسْتَعْفُونِي قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخْشَى إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ ترجمہ حدیث یہاں کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق اور ابراہیم بن ابی داؤد اور ابو امیہ اور احمد بن داؤد اور عبد العزیز بن معاویہ نے ان سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے وہ عبد اللہ بن سلمہ سے وہ صفوان بن عسال سے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی (یہودی) سے کہا چل ہم اس نبی سے جا کر سوالات کریں دوسرے نے کہا کہ نبی نہ کہو کیونکہ اگر وہ سن لینگے تو انکی چار آنکھیں ہو جائینگی (یعنی وہ خوش ہونگے اور انکو زیادہ یقین ہو جائیگا) پھر اس نے آپ سے اس آیت وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ کی نسبت پوچھا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ایسے شخص کو قتل نہ کرو کہ جس کا خون اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے مگر حق کے ساتھ اور چوری نہ کرو نہ زنا کرو نہ جادو کرو اور بیباک نہ کہاؤ اور کسی بری الذمہ شخص کو بادشاہ کے پاس نہ لیجاؤ کہ وہ اس کو قتل کر ڈالے نہ کسی پاکدامن کو زنا کی تہمت لگاؤ اور لڑائی سے بھاگو مت اور تمہیں یہود کا خاص لازم ہے کہ سبت کے دن زیادتی نہ کرو راوی کہتا ہے کہ پھر انہوں نے آپکا ہاتھ چوم لیا۔ اور ایک روایت میں ہاتھ اور پاؤں دونوں کا چومنا آیا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے، اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا کہ تم کو میری اتباع سے کون منع کرتا ہے کہنے لگے کہ داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ انکی اولاد سے ہمیشہ نبی ہوتے رہیں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر آپ کے اتباع کرینگے تو ہم کو یہودی قتل کر ڈالینگے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْيَهُودَ قَدْ كَانُوا أَقَرُّوا بِنُبُوَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ تَوْحِيدِهِمْ لِلّٰهِ فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُقِرُّوا بِمَا يُقِرُّ بِهِ الْمُسْلِمُونَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ مُسْلِمِينَ وَثَبَتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِالْمَعَانِي الَّتِي تَدُلُّ عَلَى الدُّخُولِ فِي الْإِسْلَامِ وَتَرْكِ مَا سِوَاهُ الخ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ ہے کہ یہودیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا خدا کی توحید کے ساتھ اقرار کیا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے لڑے نہ تھے تاکہ مسلمانوں کی ساری باتوں کا اقرار کریں پس اس کی دلیل ہے کہ وہ اس قول سے مسلمان نہیں ہوئے تھے اور یہ بات ثابت ہوئی کہ اسلام جب ہی صحیح ہوتا ہے کہ وہی امور پائے جائیں کہ اس کے اسلام میں داخل ہونے سے پائے جاتے ہیں اور باقی تمام دینوں کو ترک کیا جائے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ اور بیشک انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ جو اسپر دلالت کرتی ہے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ وَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو یحییٰ بن ایوب نے حمید طویل سے وہ انس بن مالک سے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں ۱۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے لڑون جتے کہ وہ گواہی دین کہ لا الہ الا اللہ اور یہ کہ محمد رسول اللہ ہین اور جب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیدین اور ہماری نمازون کی طرح نمازین پڑھین اور ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہون ہمارا ذبیحہ کھالین تو ہمپر انکے خون انکے مال حرام ہوجاتے ہین مگر انکے حق کے ساتھہ انکے لئے وہ فوائد ہین جو مسلمانون کے لئے ہین اور وہ ضرر نقائص ہین جو مسلمانون پر ہین قال ابو جعفر فدل ما ذکرنا من ھذہ الاٰثار علی ان الذین یحرم بہ دماؤھم الکفار الذین یصیرون بہ مسلمین ان ذلک ھو ترک ملل الکفر کلھا و بحدثنا ابو امیۃ قال ثنا ابو نعیم قال ثنا زھیر عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال ایما رجل ارتد عن الاسلام او کفر بعد ایمانہ فادعہ فان تاب فاقبل منہ و ان لم یتب فاضرب عنقہ و ایما امرأۃ ارتدت عن الاسلام فادعھا فان تابت فاقبل منھا و ان ابت فاضرب عنقھا قال ابو جعفر فقد اوجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ذکرنا فی ھذا الحدیث ان من ارتد عن الاسلام الی ای شیء ارتد عنہ من الکفر فقد حل دمہ و ان من تاب من ذلک الکفر الذی ارتد الیہ فقد حرم دمہ و ان ذلک ھو الاسلام الذی بہ یحرم دم من دخل فیہ و ان ما سواہ من الکفر الذی یرتد الیہ المرتد عن الاسلام فلیس بالاسلام الذی بہ یحرم دم من دخل فی

کہ تو یہ کہے کہ مین اللہ کے لئے اسلام لایا اور علیحدہ ہو گیا (شرک وغیرہ ادیان سے) اور نماز کو قائم کرے زکوٰۃ کو ادا کرے مشرکون کو چھوڑے اور مسلمانون مین جا ملے اور اس کا یہ چھوڑنا تمام دینون کا چھوڑ کر اسلام کی طرف آنا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص اسلام کے سوا سب دینون کو چھوڑے تو وہ اسلام مین داخل نہ سمجھا جائیگا اور یہی اہل علم ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے **باب** بُلُوْغِ الصَّبِيِّ بِدُوْنِ الْاِحْتِلَامِ فَيَكُوْنُ بِهٖ فِيْ مَعْنَى الْبَالِغِيْنَ فِيْ سُهْمَانِ الْغَنَائِمِ وَفِيْ حِلِّ قَتْلِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اِنْ كَانَ حَرْبِيًّا ترجمہ لڑکا احتلام کے بغیر بالغ ہو جاتا ہے جس سے وہ بالغین مین داخل ہو کر مردون کے دو حصے لے سکے اور دار الحرب مین اگر وہ حربی ہو تو اس کا مارڈالنا حلال ہے

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ حَكَمَ عَلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى وَاَنْ يُّقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ حَكَمَ بِهٖ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن صالح تمار نے سعد بن ابراہیم سے وہ عامر بن سعد سے وہ اپنے باپ سے کہ سعد بن معاذ رضہ نے بنی قریظہ پر حکم لگا دیا کہ ان مین سے جس نے استرا لیا ہوا ہے قتل کیا جائے اور یہ کہ اُنکے مال اور بچے تقسیم کئے جائین پھر اسکا ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا جائیگا تو آپنے فرمایا کہ اس نے بلاشبہہ ان مین خدا کا وہ حکم لگایا کہ جو ... اُس نے ساتون آسمانون کے اوپر لگایا ہے **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَلَمْ يَرَوْا الْمُوْسٰى جَرَتْ عَلٰى شَعْرِهٖ يُرِيْدُ عَانَتَهٗ فَلَمْ يَقْتُلْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے وہ عطیہ سے کہ جو بنی قریظہ مین سے ہے اُس نے اس کو خبر دی کہ اصحاب رسول اللہ علیہ وسلم نے قریظہ کے دن اس کو برہنہ کیا تو دیکھا کہ ابھی اُس نے استرا استعمال نہین کیا یعنے موئے زیر ناف نہین لئے تب اس کو مسلمانون نے چھوڑ دیا **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُّقْتَلَ مُقَاتِلُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ فَشَكَوْا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ نَابَتَ الشَّعْرِ فَهَا اَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے وہ عطیہ قرظی سے کہا کہ جس روز سعد بن معاذ رضہ نے بنی قریظہ پر حکم لگایا کہ اُنکے لڑاکون کو قتل کیا جائے اور اُنکے بچون کو قید کیا جائے مین لڑکا تھا لوگون نے میری نسبت شکایت کی اور مجھے پایا کہ میرے بال (زیر ناف) ابھی اُگے نہ تھے سو دیکھہ لو کہ مین تمہارے سامنے موجود ہون (یعنے زندہ ہون) **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو سے وہ عبد الملک بن عمیر سے وہ عطیہ سے اس کے مثل روایت کرتے ہین **حَدَّثَنَا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عطیہ قرظی نے پھر اس کے مثل ذکر کیا **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ابن جریج نے ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے وہ عطیہ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ

۷ قَدْ كُنْتُ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہم کو عبد الملک بن عمیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عطیہ نے پھر اس کے مثل ذکر کیا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أُنَاسٌ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

۸ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ احْتَلَمَ أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے سلیمان بن حرب نے ان سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ابو جعفر خطمی سے وہ عمارہ بن خزیمہ سے وہ کثیر بن السائب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے بنی قریظہ نے کہ وہ قریظہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے گئے ہر جوان میں سے صاحب احتلام تھا یا اس کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے قتل کیا گیا اور جو صاحب احتلام نہ تھا یا اس کے زیر ناف کے بال اگے نہ تھے اس کو چھوڑ دیا گیا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا لَا يُحْكَمُ لِأَحَدٍ بِالْبُلُوغِ إِلَّا بِاحْتِلَامٍ أَوْ بِإِنْبَاتِ عَانَتِهِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اہل علم ان آثار کی طرف گیا ہے اور یہ کہتا ہے کہ کسی کو بالغ کا حکم نہ لگایا جائیگا مگر احتلام کے ساتھ یا کہ اس کے زیر ناف بال اگ آئیں ذَكَرُوا

فِي ذَلِكَ أَيْضًا عَنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ أَنْ لَا تُقْتِلُوا إِلَّا مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى ترجمہ اس میں انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اصحاب رضہ سے بھی وہ ذکر کیا

۹ روایت کی ہیں جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد نے نافع سے وہ اسلم سے جو کہ حضرت عمر رضہ کے مولی ہیں (غلام آزاد) وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضہ امراء اجناد کی طرف لکھا کہ جنہوں نے اسی پر لگانا کہ جس پر استرا چلا ہے (یعنی بالغ پر) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ

۱۰ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ وَعُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو ایوب اور عبید اللہ نے نافع سے وہ اسلم سے وہ حضرت عمر رضہ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

۱۱ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَحْسِبُهُ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ أُتِيَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ فَقَالَ انْظُرُوا أَخْضَرَ مَيِّزَرُهُ فَإِنْ كَانَ قَدْ أَخْضَرَ فَاقْطَعُوهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَخْضَرَ فَلَا تَقْطَعُوهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے شعبہ نے ابو حصین سے وہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے وہ اپنے باپ سے میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ بلاشبہہ حضرت عثمان رضہ کے سامنے ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی آپ نے کہا دیکھو تو کیا اس کے زیر ناف سبزہ ہے اگر سبزہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو اس کے ناتھ کاٹو اور اگر نہیں تو پہرنہ کاٹو۔ حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِیْبِیُّ اَنَّ تَمِیْمَ بْنَ فَرْعٍ الْفِهْرِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ فِی الْجَیْشِ الَّذِیْنَ فَتَحُوا الْاِسْكَنْدَرِیَّةَ فِی الْمَرَّةِ الْاَخِیْرَةِ فَلَمْ یَقْسِمْ لِیْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنَ الْفَیْءِ شَیْئًا وَقَالَ غُلَامٌ لَمْ یَحْتَلِمْ حَتّٰی كَادَ یَكُوْنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَاسٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فِیْ ذٰلِكَ كَاثِرَةٌ فَقَالَ الْقَوْمُ فِیْكُمْ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُمْ فَسَاَلُوْا اَبَا بَكْرَةَ الْفَقْعَسِیَّ وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ صَاحِبَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا اُنْظُرُوْا فَاِنْ كَانَ قَدْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ فَاَقْسِمُوْا لَهٗ قَالَ فَنَظَرَ اِلٰی بَعْضِ الْقَوْمِ فَاِذَا اَنَا قَدْ اَنْبَتُّ فَقَسَمَ لِیْ ۱۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حرملہ بن عمران تجیبی نے کہ تمیم بن فرع فہری نے اس سے بیان کیا کہ وہ اس لشکر میں تھا کہ جنہوں نے اسکندریہ آخر مرتبہ فتح کیا ہے پھر عمرو بن العاص رضؓ نے میرے لئے غنیمت میں سے کچھ نہ تقسیم کیا کہ یہ لڑکا ہے جو ابھی صاحب احتلام نہیں ہوا تھا کہ میری قوم اور قریش میں جھگڑا ہو کر ایک دوسرے پر حملہ آور ہونے لگا لوگوں نے کہا تم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ موجود ہیں اُن سے دریافت کرو انہوں نے ابو بکرہ غفاری اور عقبہ بن عامر جہنی رضؓ سے جو کہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے پوچھا اِن دونوں نے فرمایا کہ اس کو دیکھو اگر اس کے بال اُگے ہیں تو اس کو حصہ دو وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے مجھے دیکھا تو میرے بال اگے ہوئے تھے تب مجھے حصہ دیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ یَكُوْنُ الْبُلُوْغُ بِهٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ وَبِمَعْنًی ثَالِثٍ وَهُوَ اَنْ یَّمُرَّ عَلَی الصَّبِیِّ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَا یَحْتَلِمُ وَلَا یُنْبِتُ فَهُوَ اَیْضًا بِذٰلِكَ فِیْ حُكْمِ الْبَالِغِیْنَ ترجمہ امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ دوسرے اہل علم اسمیں انکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ کبھی ان دو طریق سے مرد بالغ ہوتا ہے اور کبھی تیسری صورت بھی ہوتی ہے وہ یہ کہ لڑکے پر پندرہ سال گذر جائیں اور اس کو احتلام نہ ہو اور نہ اس کے بال اگے ہوں تو وہ بھی بالغوں کے کا حکم رکھتا ہے وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ الضَّرِیْرُ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ یُجِزْنِیْ فِی الْمُقَاتِلَةِ وَعُرِضْتُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِیْ فِی الْمُقَاتِلَةِ قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا اَشْبَهُ بَیْنَ الْحَدَّیْنِ بَیْنَ الذَّرَارِیْ وَالْمُقَاتِلَةِ فَاَمَرَ اُمَرَاءَ الْاَجْنَادِ اَنْ یَّفْرِضُوْا لِمَنْ كَانَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فِی الذُّرِّیَّةِ وَمَنْ كَانَ فِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَفِی الْمُقَاتِلَةِ ۱۳ ترجمہ اور اُنکی دلیل اس میں وہ حدیث ہے جو کہ بیان کی ہم سے ابو بکر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نابینا نے عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضؓ سے فرمایا کہ میں جنگ اُحد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور میں چودہ برس کا تھا مجھے آپ نے لڑنیوالوں میں اجازت نہ دی پھر خندق کی لڑائی میں پیش کیا گیا اس میں پندرہ سال کا تھا تب آپ نے مجھے لڑنیوالوں میں اجازت دی یعنی مجھے بالغ قرار دیا، نافع کہتے ہیں کہ پھر میں نے عمر بن عبد العزیزؒ کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا کہ بچوں اور لڑنیوالوں میں یہ تعریف زیادہ مناسب ہے پھر امراء اجناد کو حکم دیا کہ جسکی پندرہ سال سے کم عمر ہو وہ بچوں میں شمار کیا جائے اور جس کی پندرہ سال عمر ہو وہ لڑنیوالوں میں شمار ہو حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۱۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف رح سے وہ عبید اللہ سے پھر اس نے اپنی اسناد
سے اس کے مثل روایت کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ
فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا فِيهِ مِنْ قَوْلِ نَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ۱۵
ابن المبارک نے وہ عبید اللہ سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی اور اس مین نافع کے اس قول کا ذکر
نہین کیا کہ مین نے عمر بن عبد العزیز سے پھر یہ بیان کیا قَالُوا فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ
خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَرَدَّهُ لِمَا دُونَهَا ثَبَتَ بِذَلِكَ أَنَّ حُكْمَ ابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حُكْمُ الْبَالِغِينَ فِي أَحْكَامِهِمْ كُلِّهَا
وَأَنَّ حُكْمَ مَنْ كَانَ سِنُّهُ دُونَهَا حُكْمُ غَيْرِ الْبَالِغِينَ فِي أَحْكَامِهِمْ كُلِّهَا إِلَّا مَنْ ظَهَرَ بُلُوغُهُ قَبْلَ ذَلِكَ لِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي
الْأَوَّلِينَ ترجمہ وہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سال والے کو اجازت دی اور اس کی کم
عمر کو رد کر دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ پندرہ سال والا تمام احکام مین بالغون کا حکم رکھتا ہے اور ایک سال کم کا حکم تمام
احکام مین نابالغون کا ہے مگر وہ شخص کہ جسکا بلوغ اس سے پہلے ان دونون صورتون مین سے ظاہر ہو گیا ہو یعنے احتلام
اور موئے زیر ناف قَالُوا وَقَدْ شَذَّ هَذَا الْمَعْنَى أَخْذُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهِ وَتَأْوِيلُهُ ذَلِكَ الْحَدِيثَ عَلَيْهِ وَهَذَا
قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ كَانَ لَا يَرَى الْإِنْبَاتَ دَلِيلًا عَلَى الْبُلُوغِ وَغَيْرُهُ أَبُو حَنِيفَةَ
فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرَى مَنْ مَرَّتْ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يَحْتَلِمْ وَلَمْ يَنْبُتْ فِي مَعْنَى الْمُحْتَلِمِينَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً
فِيمَا حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ترجمہ یہ علما کہتے ہین کہ اس مطلب کو حضرت عمر بن عبد العزیز
کے عمل کرنے اور اس حدیث کے تاویل کرنے نے اور مضبوط کر دیا اور یہ امام ابو یوسف رح اور ہمارے اصحاب (حنفیہ) کی
ایک جماعت کا قول ہے مگر امام محمد بن الحسن نے زیر ناف کے اُگنے کو بلوغ کی دلیل نہین قرار دیتے۔ اور امام ابو حنیفہ
فرماتے ہین کہ جس پر پندرہ سال گذر جائین لیکن صاحب احتلام نہین ہوا اور نہ اس کے موئے زیر ناف اُگے ہون تو
وہ بالغین مین نہین جبتک کہ انیس سال اس پر گذر نہ جائین پھر بالغ ہو گا جیسا کہ مجھ سے بیان کیا سلیمان بن شعیب نے
اپنے باپ سے اس نے امام محمد بن الحسن رح سے وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذَلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي
عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ يَقُولُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَدْ
صَارَ بِذَلِكَ فِي أَحْكَامِ الرِّجَالِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوا عَنْهُ مَعِي فِيمَا بَيْنَ الرِّوَايَتَيْنِ فِي الْجَارِيَةِ أَنَّهَا إِذَا مَرَّتْ عَلَيْهَا سَبْعَ
عَشْرَةَ سَنَةً أَنَّهَا تَكُونُ بِذَلِكَ كَالَّتِي حَاضَتْ وَكَانَ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ يَجْعَلُ الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ سَوَاءً فِي مُرُورِ الْخَمْسَ عَشْرَةَ
سَنَةً عَلَيْهِمَا وَيَجْعَلُهُمَا بِذَلِكَ فِي حُكْمِ الْبَالِغِينَ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ يَذْهَبُ فِي الْغُلَامِ إِلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ
اللهُ وَفِي الْجَارِيَةِ إِلَى قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ ترجمہ اور امام ابو حنیفہ رح سے اس کے خلاف بھی روایت کیا گیا
ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سماعہ نے کہا مین نے امام ابو یوسف ۱۶
سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام ابو حنیفہ رح نے فرمایا ہے کہ جب اس پر اٹھارہ سال گذر جائین تو وہ مردون کے احکام مین آجاتا
ہے اور ان دونون روایتون مین اس نے لڑکی کے بارہ مین کوئی مخالفت نہین کہ جب وہ سترہ سال کی ہو جائے تو وہ حائضہ
عورت کی طرح ہو جاتی ہے اور امام ابو یوسف رح لڑکے اور لڑکی کو پندرہ سال کی عمر مین بالغین مین داخل کیا کرتے تھے اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

امام محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ لڑکے میں تو امام ابو یوسف رح کے قول کے قائل تھے اور لڑکی میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے قائل تھے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ عَلٰی اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهٗ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْسَ لِاَنَّهٗ قَدْ بَلَغَ وَلٰكِنْ لِمَا رَاٰی مِنْ ضَعْفِهٖ وَاَجَازَهٗ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْسَ لِاَنَّهٗ بَالِغٌ لٰكِنْ لِمَا رَاٰی مِنْ جَلَدِهٖ وَقُوَّتِهٖ وَقَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ مَا یَدُلُّ عَلٰی هٰذَا ترجمہ اور امام ابو حنیفہ رح امام ابو یوسف و امام محمد کی حدیث ابن عمر رض کے بارہ میں یہ کہتے ہیں ممکن ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رض کو جبکہ وہ چودہ سال کے تھے اس لئے رد کیا ہو کہ وہ بالغ نہ ہوئے تھے بلکہ اس لئے کہ انکو کمزور دیکھا لیا ہو اور جب وہ پندرہ سال کے ہوئے تو اس لئے اجازت نہ دی ہو کہ وہ بالغ ہو گئے تھے بلکہ اس لئے کہ انکو طاقتور دیکھا لیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالوں میں انکی عمر نہ معلوم کی ہو اور بلا شبہہ سمرہ بن جندب رض کے بارہ میں وہ حدیث ہے جو اس احتمال پر بھی دلالت کرتی ہے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰی الطِّبَاعُ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ اُمَّهٗ كَانَتْ اِمْرَاَةً جَمِيْلَةً مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ فَذَهَبَتْ بِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَبِیٌّ وَكَثُرَ خِطَابُهَا فَجَعَلَتْ تَقُوْلُ لَا اَتَزَوَّجُ اِلَّا مَنْ یَّكْفُلُ لِیْ وَلَدِیْ هٰذَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ عَلٰی ذٰلِكَ فَلَمَّا فَرَضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِلْمَانِ الْاَنْصَارِ وَلَمْ یَفْرِضْ لَهٗ كَاَنَّهٗ اسْتَضْعَفَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ فَرَضْتَ لِصِبْيَتِكَ وَلَمْ تَفْرِضْ لِیْ اَنَا اَصْرَعُهٗ قَالَ صَارِعْهُ فَصَرَعْتُهٗ فَفَرَضَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ لِمَا صَارَعَ الْاَنْصَارِیَّ فَصَرَعَهٗ لَا لِاَنَّهٗ قَدْ بَلَغَ اِحْتَمَلَ اَنْ یَّكُوْنَ كَذٰلِكَ اَیْضًا مَا قُلْنَا فِیْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَجَازَهٗ حِيْنَ اَجَازَهٗ لِقُوَّتِهٖ لَا لِبُلُوْغِهٖ وَرَدَّهٗ حِيْنَ رَدَّهٗ لِضَعْفِهٖ لَا لِعَدَمِ بُلُوْغِهٖ فَانْتَفٰی بِمَا ذَكَرْنَا اَنْ تَكُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِاَبِیْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ لِاحْتِمَالِهٖ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لِاَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا یُنْكِرُ اَنْ یُّفْرَضَ لِلصِّبْيَانِ اِذَا كَانُوْا یَحْتَمِلُوْنَ الْقِتَالَ وَیَحْضُرُوْنَ الْحَرْبَ وَاِنْ كَانُوْا غَيْرَ بَالِغِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن مسعود درزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسے طباع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے عبد الحمید بن جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ سمرہ بن جندب سے کہ انکی والدہ خوبصورت تھی جو کہ قبیلہ بنی فزارہ سے تھے اس کو لیکر مدینہ کو چلی گئیں وہ بچہ تھا انکی طرف کثرت سے پیغام نکاح کے آئے وہ کہتی تھی کہ میں اس شخص ہی سے نکاح کرونگی جو میرے اس بچہ کی پرورش کا ذمہ دار ہو تب ایک شخص نے اس عہد پر اس سے نکاح کر لیا اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں کے لئے وظیفہ مقرر کیا اور سمرہ کے لئے مقرر نہ کیا تو سمرہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے اس بچہ کا وظیفہ مقرر کیا اور میرا نہ کیا میں اس سے کشتی لڑتا ہوں آپ نے فرمایا کہ ہاں لڑ میں نے اس کو پچھاڑ دیا تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا وظیفہ بھی مقرر کر دیا اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سمرہ بن جندب کا وظیفہ جبکہ وہ انصاری سے کشتی لڑا اور اس کو پچھاڑ دیا جاری کیا حالانکہ اس لئے کہ وہ بالغ تھا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما میں بھی یہی احتمال ہے کہ جب آپ نے انکو لڑنے والوں میں جائز رکھا تو انکی قوت و طاقت کی وجہ سے رکھا ہو نہ اس لئے کہ وہ بالغ ہو گئے ہیں اور جب انکو رد کر دیا تھا تو انکے ضعف کی وجہ سے کیا ہو نہ اس لئے کہ وہ نابالغ ہیں اب اس حدیث میں ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل جاتی رہی اس لئے کہ جس کے امام ابو حنیفہ قائل

toobaa-elibrary.blogspot.com

مین اس کا بھی احتمال ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس امر کا انکار نہین کرتے کہ لڑکے جب لڑائی کر سکین اور لڑائی مین حاضر ہو سکین تو انکو مقرر کیا جائے اگرچہ وہ نابالغ ہون وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیمَا کَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی أَمْرِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ثم ترجمہ اور بلاشبہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ اس روایت کے برخلاف مروی ہے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رض کے بارے مین مروی ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا یُوسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ إِدْرِیسَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ عَرَضَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَنَا یَوْمَ أُحُدٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے مطرف سے وہ ابو اسحاق سے وہ براء بن عازب سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابن عمر کو بدر کی لڑائی کے دن سامنے بلایا تو ہم کو چھوٹا سمجھا۔ پھر ہم کو اُحد کے دن کے اجازت دیدی قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِی ہٰذَا الْحَدِیثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَجَازَ ابْنَ عُمَرَ یَوْمَ أُحُدٍ وَہُوَ یَوْمَئِذٍ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَخَالَفَ ذٰلِکَ مَا رَوَیْنَا فِی حَدِیثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَلَمَّا انْتَفَی أَنْ یَکُونَ فِی ذٰلِکَ الْحَدِیثِ حُجَّۃٌ لِأَحَدِ الْفَرِیقَیْنِ عَلَی الْفَرِیقِ الْآخَرِ الْتَمَسْنَا حُکْمَ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَیْنِ الَّذِینَ ذَہَبَ أَبُو حَنِیفَۃَ إِلَی آخِرِہِمَا وَأَبُو یُوسُفَ إِلَی الْآخَرِ مِنْہُمَا قَوْلًا صَحِیحًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِکَ فَرَأَیْنَا اللّٰہَ قَدْ جَعَلَ عِدَّۃَ الْمَرْأَۃِ إِذَا کَانَتْ مِمَّنْ تَحِیضُ ثَلَاثَۃَ قُرُوءٍ وَجَعَلَ عِدَّتَہَا إِذَا کَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِیضُ مِنْ صِغَرٍ أَوْ کِبَرٍ ثَلَاثَۃَ أَشْہُرٍ فَجَعَلَ بَدَلًا مِنْ حَیْضَۃٍ شَہْرًا وَقَدْ تَکُونُ الْمَرْأَۃُ تَحِیضُ فِی أَوَّلِ الشَّہْرِ فِی آخِرِہِ فَیَجْتَمِعُ لَہَا فِی شَہْرٍ وَاحِدٍ حَیْضَتَانِ وَقَدْ یَکُونُ بَیْنَ حَیْضَتَیْہَا شَہْرَانِ وَلَا أَکْثَرُ فَجَعَلَ الْخَلَفَ فِی الْحَیْضَۃِ عَلَی أَغْلَبِ أُمُورِ النِّسَاءِ لِأَنَّ أَکْثَرَہُنَّ تَحِیضُ فِی کُلِّ شَہْرٍ حَیْضَۃً وَاحِدَۃً فَلَمَّا کَانَ ذٰلِکَ کَذٰلِکَ وَرَأَیْنَا الِاحْتِلَامَ یَجِبُ بِہِ لِلصَّبِیِّ حُکْمُ الْبَالِغِینَ فَإِذَا عَدِمَ الِاحْتِلَامَ أَجْمَعَ أَنَّ ہُنَاکَ خَلَفًا مِنْہُ فَقَالَ قَوْمٌ ہُوَ بُلُوغُ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ ہُوَ أَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ مِنَ السِّنِینَ جَعَلَ ذٰلِکَ الْخَلَفَ عَلَی أَغْلَبِ مَا یَکُونُ بِہِ الِاحْتِلَامُ فَہُوَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً لِأَنَّ أَکْثَرَ الِاحْتِلَامِ الِاحْتِلَامُ الصِّبْیَانِ وَحَیْضُ النِّسَاءِ فِی ہٰذَا الْمِقْدَارِ یَکُونُ وَلَا یَجْعَلُ عَلَی أَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ وَلَا عَلَی أَکْثَرَ لِأَنَّ ذٰلِکَ إِنَّمَا یَکُونُ فِی الْخَاصِّ وَلَا نَعْتَبِرُ حُکْمَ الْخَاصِّ فِی ذٰلِکَ وَلٰکِنْ نَعْتَبِرُ أَمْرَ الْعَامِّ کَمَا لَمْ نَعْتَبِرْ أَمْرَ الْخَاصِّ فِیمَا جُعِلَ خَلَفًا فِی الْحَیْضِ وَاعْتَبَرْنَا أَمْرَ الْعَامِّ فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِیحِ فِی ہٰذَا الْبَابِ کُلِّہِ مَا ذَہَبَ إِلَیْہِ أَبُو یُوسُفَ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِالنَّظَرِ لَا بِالْأَثَرِ وَانْتَفَی مَا ذَہَبَ إِلَیْہِ أَبُو حَنِیفَۃَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَہُمَا اللّٰہُ عَلَیْہِمَا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رض کو اُحد کے دن اجازت دی حالانکہ وہ ۱۴ سال کی عمر کے تھے پس یہ اس روایت کے مخالف ہے جو کہ ابن عمر رض کی حدیث مین ہے کیونکہ اس مین ہے کہ اُحد کے دن اجازت نہ دی اور جب اس حدیث مین دونون فریق کے لئے ایک دوسرے پر حجت نہ ہوئی تو ہمنے اس کا حکم بطریق نظر و قیاس تلاش کیا تاکہ دیکھین کہ امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رح کے دونون قولون مین سے کونسا قول صحیح ہے جسکا اعتبار کرین اب ہمنے دیکھا کہ اللہ تعالے نے حائضہ عورت کی عدت تین قرو مقرر کی ہے اور جب وہ بوجہ کم سنی یا بڑی عمر ہونیکے حائضہ نہ ہو تو اُس کی تین مہینہ مقرر کی ہے اور ہر حیض کے بدلہ ایک مہینہ رکھا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اور عورت کو کبھی تو حیض شروع ماہ مین آتا ہے اور پھر آخر مہینہ مین ہی آجاتا ہے اس طرح ایک ماہ مین دو حیض ہوجاتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو حیضون مین دو مہینہ یا زیادہ ہوجاتے ہین سو حیض کا خلیفہ وہ رکھا گیا ہے کہ جو اکثر عورتون کا حال ہے کیونکہ اکثر عورتون کو ہر مہینہ مین ایک دفعہ حیض آتا ہے اور جب حیض کا یہ حال ہے اور ہم جانتے ہین کہ احتلام سے بچہ بالغ ہوجایا کرتا ہے اور جب احتلام نہو تو اسپر اتفاق ہے کہ اسکا خلیفہ ہوگا اب بعض علمانے کہا ہے کہ وہ پندرہ سال ہین اور دوسرون نے کہا کہ اس سے زیادہ تو خلیفہ اکثر حالات کے موافق کیا گیا اور یہ پندرہ سال ہے کیونکہ اکثر بچون کو اس عمر مین احتلام ہوجاتا ہے اور عورتون کا حیض اس عمر مین ہوتا ہے اس سے کم زیادہ مین نہ رکھا جائیگا کیونکہ دوسری صورتمین خاص ہین اور اس مین خاص حکم کا اعتبار نہین بلکہ اس مین عام حکم کا اعتبار کیا جائیگا جس طرح کہ حیض کے خلیفہ مین خاص حکم کا ہم اعتبار نہین کرتے بلکہ عام حکم کا اعتبار کرتے ہین اب صحیح نظر اس تمام باب مین وہی ہے جس طرف کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ گئے ہین قیاس سے نہ حدیث سے اور جس طرف امام ابو حنیفہ و امام محمد رح گئے ہین وہ دلیل جانی رہی وَقَدْ رُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِیْ هٰذَا نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ الَّذِیْ رَوَاهُ اَبُوْ یُوْسُفَ عَنْهُ ترجمہ اور بیشک سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے اسبارہ مین امام ابو حنیفہ رح کے قول کے موافق مروی ہے جس کو ابو یوسف رح نے ان سے روایت کیا ہے حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُکَیْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ اَیْ ثَمَانِیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَمِثْلُهَا فِیْ سُوْرَةِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن لہیعہ نے عطاء بن دینار سے وہ سعید بن جبیر رض سے انہون نے (اس آیت کی تفسیر مین) کہا اور یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ مگر بطریق احسن حتے کہ وہ جوانی تک پہنچ جائے۔ یعنی اٹھارہ سال کا ہوجائے (یہ آیت سورہ انعام مین ہے) اور اس کے مثل سورۂ بنی اسرائیل مین ہے۔ ۱۸

بَابُ مَا یُنْهٰی عَنْ قَتْلِهٖ مِنَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ

عورتون اور بچون کو دار حرب مین قتل کرنا منع ہے

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ کَتَبَ نَجْدَةُ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُهٗ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ فَکَتَبَ اِلَیْهِ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَقْتُلُهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے وہ عکرمہ سے کہا کہ نجدہ نے ابن عباس رض کی طرف لکھا کہ کیا بچون کو قتل کرڈالنا چاہیے تو آپ نے اس کو لکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بچون کو قتل نہین کیا کرتے تھے ۱۸

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسًا یُحَدِّثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ کَتَبَ نَجْدَةُ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْاَلُهٗ هَلْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْتُلُ مِنْ صِبْیَانِ الْمُشْرِکِیْنَ اَحَدًا فَکَتَبَ اِلَیْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا حَاضِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا کہ میں نے قیس سے سنا وہ یزید بن ہرمز سے بیان کرتے تھے کہ نجدہ نے ابن
عباس رضہ کی طرف لکھکر یہ پوچھا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کے کسی بچہ کو قتل کر دیا کرتے تھے آپ نے اس کی
طرف لکھا اور میں حاضر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی بچہ کو قتل نہ کیا کرتے تھے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ
قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
۲ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْوِلْدَانَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن
مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن اسمعیل نے داؤد بن
حصین سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب لشکر بھیجا کرتے تو فرمایا
کرتے کہ بچوں کو قتل نہ کرنا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ
قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَجَدَتْ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ الْمَغَازِي فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم
۴ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشر
عبدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نافع نے ابن عمر رضہ سے کہا کہ ایک جنگ میں
ایک عورت مقتولہ پائی گئی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو منع فرمایا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل مت کرو حَدَّثَنَا
ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ
۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے
نافع سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں اور ابن عمر رضہ کا ذکر نہیں کیا حَدَّثَنَا
فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ ترجمہ حدیث
۶ بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ نے نافع سے وہ ابن
عمر رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ نَهَى عَنْ
۷ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک
بن انس وغیرہ نے نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے عورتوں اور بچوں کو قتل
کرنے سے منع کیا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ
۸ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ حِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے کہا خبر دی مجکو ابن کعب بن مالک نے اپنے
چچا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اس کو ابن ابی الحقیق کی طرف بھیجا تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے
منع فرمایا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى الَّذِينَ قَتَلُوا ابْنَ أَبِي الْحُقَيْقِ حِينَ حَيَّ إِلَيْهِ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ
۹ وَالنِّسْوَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید نے کہا حدیث بیان کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم سے مالک نے ابن شہاب سے وہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے وہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جنہوں نے ابن ابی الحقیق کو قتل کیا تھا جب وہ نکلے تو بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع فرمایا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ ثَعْلَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً قَالَ لَهُمْ لَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَلَا امْرَأَةً ۱۰ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عابر نے وہ ابان بن ثعلب سے وہ علقمہ بن مرثد سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو بھیجا کرتے تھے تو ان سے فرمایا کرتے تھے کہ بچہ اور عورت کو قتل نہ کرنا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا كَانَ مِمَّا يُوصِيهِمْ بِهِ أَنْ لَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا قَالَ أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ عَلْقَمَةُ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۱۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابوحذیفہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے وہ سلیمان بن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لشکر بھیجا کرتے تھے تو آپ اپنی وصیتوں میں یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ کسی بچہ کو قتل نہ کرنا ابو بشر رقی اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ علقمہ نے کہا کہ میں نے مقاتل بن حیان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن سے حدیث بیان کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ أُمَرَاءَ عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ كَانَ مِمَّا يُوصِيهِ بِهِ أَنْ لَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا ۱۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبداللہ بن بکیر نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے شعبہ بن حجاج سے وہ علقمہ بن مرثد حضرمی سے وہ سلیمان بن بریدہ اسلمی سے وہ اپنے باپ سے کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی امیر کو لشکر پر یا چھوٹے دستہ پر مقرر کرکے بھیجا کرتے تھے تو اس کو یہ وصیت کیا کرتے تھے کہ کسی بچہ کو قتل نہ کرنا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ هُمَا لِمَنْ غَلَبَ ۱۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمیر بن عبداللہ نے عطیہ عوفی سے وہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور بچون کے قتل کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ دونون انکے ملک مین ہوتی جو غالب رہا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُرَقِّعُ
بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رِبَاحِ ابْنِ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا وَخَالِدُ
الْوَلِيْدِ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ حَتّٰى لَحِقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ فَاَخْرَجُوْا عَنِ امْرَاَةٍ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا
۱۴ مَقْتُوْلَةً فَبَعَثَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَنْهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ
بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ بن عبدالرحمن قرشی نے
ابوالزناد سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن حنظلہ کاتب سے کہ وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ مین شامل تھے اور خالد بن ولید رض سالار لشکر تھے حتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اُن سے جاملے اور آپ اونٹنی پر سوار تھے پھر یہ لوگ ایک مقتولہ عورت کی طرف دیکھتے تھے تب آپ نے خالد بن ولید
کی طرف آدمی بھیجا اور اُنکو عورتون اور بچون کے قتل کرنے سے منع فرمایا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ
الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهٖ رِبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ
۱۵ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيْفًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ نے ابوالزناد سے کہا خبر دی مجھ کو مرقع
بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا اور اُس کے مثل ذکر کیا
مگر یہ کہ کہا بچون کو مت قتل کرو اور نہ مزدور یا غلام کو حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا
۱۶ الْمُغِيْرَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مغیرہ نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا
يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْمُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَنْظَلَةَ
الْكَاتِبِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِامْرَاَةٍ لَهَا خَلْقٌ وَقَدْ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا جَاءَ اَفْرَجُوْا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ ثُمَّ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اِتْبَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا اَنْ لَا
۱۷ تَقْتُلَ اِمْرَاَةً وَلَا عَسِيْفًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مبارک نے سفیان سے وہ عبداللہ بن ذکوان سے وہ مرقع بن صیفی سے وہ
حنظلہ کاتب سے کہا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ ایک عورت کے پاس سے گذرے
جس پر لوگ جمع ہو رہے تھے جب آپ تشریف لائے تو لوگ علحدہ ہو گئے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ عورت تو لڑنیوالی نہ تھی پھر خالد رض کی طرف کسی کو بھیجا کہ کسی عورت اور کسی مزدور یا نوکر کو قتل نہ کیجیو حَدَّثَنَا
۱۸ حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین
بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے پھر اپنی اسناد سے اس کے
مثل بیان کی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ قَتْلُ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ عَلٰى حَالٍ وَ
اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَنْ يُقْصَدَ اِلٰى قَتْلِ غَيْرِهِمْ اِذَا كَانَ لَا يُؤْمَنُ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُهُمْ اِنَّ اَهْلَ الْحَرْبِ اِذَا تَتَرَّسُوْا بِصِبْيَانِهِمْ فَكَانَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

المسلمون لا یستطیعون دفعہم الا بقتل صبیانہم حرام علیہم دمہم فی قول ہؤلاء وکذلک ان تحصنوا بحصن وجعلوا فیہ الولدان تحرم علینا رمیہ لذلک الحصن علیہم فاما نحن من ذلک فاصابۃ صبیانہم ونسائہم واحتجوا بالآثار التی رویناہا فی صدر ہذا الباب ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اہل علم یہ کہتا ہے کہ دار الحرب مین عورتون اور بچون کا قتل کرنا کسی حال مین جائز نہین اور انکے سوا کسی اور کا قتل کرنا بھی جائز نہین جبکہ یہ خوف ہو کہ اس سے عورتون بچون کا قتل متصور ہوگا منجملہ اس کے یہ کہ اہل حرب جبکہ اپنے بچون کو ڈھال بنائین اور ان سے پناہ لین اور مسلمان انکو تیر جب ہی پھینک سکتے ہون کہ انکے بچون کو پہلے لگین تو اس صورت مین انکے نزدیک ان پر تیر چلانے حرام ہین (کیونکہ اس مین بچون کا تلف ہے) علے ہذا اگر اہل حرب کسی قلعہ مین بند ہو جائین اور اس مین انکے بچے ہون تو ہمین ان پر تیر چلانا حرام ہے جبکہ ہمین یہ خوف ہو کہ انکے بچون اور عورتون کو تیر لگینگے۔ اور انکی دلیل یہ احادیث ہین کہ جن کو ہم نے شروع باب مین بیان کیا ہے وَوَافَقَہُمْ آخَرُونَ عَلَى صِحَّةِ هَذِهِ الْآثَارِ وَعَلَى تَوَاتُرِهَا وَقَالُوا وَقَعَ النَّهْيُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْقَصْدِ إِلَى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فَأَمَّا عَلَى طَلَبِ قَتْلِ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُتَوَصَّلُ إِلَى قَتْلِهِ مِنْهُ إِلَّا بِقَتْلِ صِبْيَانِهِمْ وَنِسَائِهِمْ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ ترجمہ اور دوسرے علماء انکے ساتھ اس مین موافق ہوگئے کہ یہ احادیث صحیح اور متواتر ہین اور کہتے ہین کہ اس مین منع تو آیا ہے لیکن قصداً عورتون اور بچون کے قتل کو منع کیا گیا ہے مگر جب قتل تو کسی اور کا مقصود ہو لیکن سوائے بچون اور عورتون کے قتل نہ ہو سکین تو اس صورت مین عورتون اور بچون کا قتل مضائقہ نہین وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَبِيتُونَ لَيْلًا فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَصِبْيَانِهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ ترجمہ اور انکی دلیل یہ آثار ہین جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ عبید اللہ بن عقبہ سے وہ ابن عباس رض سے وہ صعب بن جثامہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جو مشرکین گھرون مین رات کو سوتے ہین پھر انکی عورتین اور بچے پکڑے جائین تو فرمایا وہ ان مین سے ہین حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ طَامَّاتٌ خَيْلُنَا أَوْ لَادَامَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے وہ ابن عباس رض سے وہ صعب بن جثامہ سے کہا کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمارے گھوڑون نے مشرکین کی اولاد کو پامال کر دیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے باپ دادا مین سے ہین حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الدَّارُ مِنْ دُورِ الْمُشْرِكِينَ نَبَيَّتُهُمْ فِي الْغَارَةِ فَنُصِيبُ أَوْلَادَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ فَقَالَ إِنَّهُمْ مِنْهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریح بن نعمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الزناد نے عبد الرحمن بن الحارث سے وہ عبید اللہ بن عباس بن ربیعہ سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جنادہ سے کہا کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مشرکون کے گھرون مین سے کسی گھر کو لوٹتے ہین اور بچون کو گھوڑون کے سینون کے نیچے (مراد ہوا) پاتے ہین جسکا ہمین پتہ نہین ہوتا فرمایا کہ وہ بھی انہین مین داخل ہین قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا لَمْ يَنْهَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَارَةِ وَقَدْ كَانُوْا يُصِيْبُوْنَ فِيْهَا الْوِلْدَانَ وَالنِّسَاءَ الَّذِيْنَ يُحْرَمُ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِهِمْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَا اَبَاحَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِمَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ اَجْلِهٖ حَظَرَ مَا حَظَرَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ وَاَنَّ مَا حَظَرَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ وَالَّذِيْ اَبَاحَ هُوَ الْقَصْدُ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يَحِلُّ الْقَصْدُ اِلٰى قَتْلِهٖ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَتَضَادَّ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو لوٹنے سے منع نہین فرمایا اور بلاشبہہ وہ لوٹ مین عورتون اور بچون کو نقصان پہنچاتے تھے کہ جنکا قتل قصداً حرام تھا تو اس سے معلوم ہوا کہ ان آثار مین جو آپ نے انکا قتل مباح فرمایا ہے یہ اور صورت ہے وہ صورت نہین کہ جس سے پہلے آثار مین منع فرمایا ہے یعنی قصد قتل کو منع فرمایا ہے اور جن مین مباح فرمایا ہے ان مین قصداً تو مشرکین بالغین کا قتل ہے اگرچہ اس کے ضمن مین ایسے لوگون کا قتل بھی آجاتا ہے جنکا قصداً مارڈالنا حلال نہین اور یہ تاویل اس لئے ہے کہ دونون آثار صحیح رہین اور آپسمین مخالف نہون وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ وَاَفَادَ عَلَى الْاٰخَرِيْنَ فِيْ اٰثَارٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ بَابِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يُحِيْطُ بِهٖ عِلْمُنَا اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَنْفَكُّ مِنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسَاءِ فِيْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهٗ اَبَاحَ ذٰلِكَ لِمَا كَانَ قَصْدُهُمْ كَانَ اِلٰى غَيْرِ تَلَفِهِمْ ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمن پر لوٹ مار کرنیکا حکم دیا ہے اور ہم نے اس سے پہلے اس باب مین کہ لڑنے سے پہلے دعوت چاہیئے ایسے آثار نقل کئے ہین کہ جس مین اوردن پر لوٹ مارہے اور جہانتک ہمارا علم ہے اس مین بچون اور عورتون کے تلف ہونے سے امن نہین تھا لیکن اس لئے اسکو مباح کردیا کہ در اصل انکا قصد انکے تلف کرنیکا نہ تھا فَهٰذَا اَيْضًا مُوَافِقٌ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ الصَّعْبِ وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا ترجمہ پس یہ اسی معنے کے موافق ہے کہ جس کو مین نے صعب کی حدیث مین بیان کیا ہے اور قیاس یہی چاہتا ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الْعَاضِّ اَنَّهٗ اَبْطَلَ ذٰلِكَ وَقَدْ اٰثَرْتُ عَنْهُ الْاٰثَارَ فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ اور بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارہ مین کہ جس نے ایک شخص کی بان کاٹ ڈالی تھی پھر جب اس نے اپنی بان اس کے منہ سے نکالی تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر گئے تھے اس کا معاوضہ موقوف کردیا تھا اور اس بارہ مین آپ سے متواتر ثابت ہوا ہے فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ بْنِ اُمَيَّةَ وَيَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهٗ فَجَبَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيْضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِيْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهُمَا فَاَبْطَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ پس ان مین سے وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی اسحاق نے عطا بن ابی رباح سے وہ صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے وہ اپنے دونون چچا سلمہ بن

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن امیہ اور یعلی بن امیہ سے ان دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک مین نکلے اور ہمارے ساتھ ایک ہمارا دوست تھا وہ ایک مسلمان سے لڑ پڑا اس شخص نے اسکی بان کاٹ ڈالی پھر اس نے اس کے منہ سے اپنی بان نکال لی تو اس کے اگلے دانت نکل گئے وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور دانتون کی دیت یعنی چاہتا تھا آپ نے فرمایا تم جاتے ہو کہ اپنے بھائی کو اس طرح کاٹو جیسے کہ اونٹ کاٹتا ہے پھر آئے ہو کہ دیت دلاؤ اسکی کوئی دیت نہین پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو باطل کر دیا **حَدَّثَنَا** یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ اَنَّ صَفْوَانَ ابْنَ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ قَالَ کَانَ لِی اَجِیرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتَاهُ فَجَاءَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِیَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ اَحْسِبُ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیَدَعُ یَدَکَ فِی فِیهِ تَقْضَمُهَا کَقَضْمِ الْفَحْلِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ابن جریج نے عطا بن ابی رباح سے کہ صفوان بن یعلے بن امیہ نے اس سے حدیث بیان کی یعلی بن امیہ سے اس نے کہا کہ میرا ایک مزدور تھا (نوکر یا غلام) وہ ایک شخص سے لڑا ایک نے دوسرے کو کاٹا اس نے اپنی انگلی نکالی تو اسکے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپ نے اسکے دانتون کا بدلہ موقوف کر دیا اور عطا کہتے ہین میرا خیال ہے کہ صفوان نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ مین چھوڑ دیتا کہ تو اسکو اسطرح چباتا جس طرح کہ اونٹ چبا لیتا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ کَقَضْمِ الْبَکْرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے وہ مجاہد سے وہ یعلی بن امیہ سے پھر اسکے مثل بیان کی مگر یہ کہا کہ جس طرح جوان اونٹ چبا ڈالتا ہے۔ ۲۴

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ فِی ذِرَاعِ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتَاهُ الَّذِی عَضَّهٗ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضِمَ یَدَ اَخِیکَ کَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان بن یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے زرارہ بن اوفی سے وہ عمران بن حصین سے کہ ایک شخص نے ایک شخص کی بان کاٹی اس نے اپنی بان (اسکے منہ مین سے) نکال لی پھر اسکے وہ دانت کہ جن سے اسنے کاٹا تھا گر گئے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تیری مرضی تھی کہ اپنے بھائی کا ہاتھ اسیطرح کاٹ ڈالے جیسے کہ اونٹ کاٹتا ہے پھر آپ نے اسکی سزا موقوف کر دی ۲۵

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے قتادہ سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا کَانَ الْمَعْضُوضُ نَزَعَ یَدَهٗ فَاِنْ کَانَ فِی ذٰلِکَ تَلَفُ ثَنَایَا غَیْرِهٖ وَکَانَ حَرَامًا عَلَیْهِ الْقَصْدُ اِلٰی نَزْعِ ثَنَایَا غَیْرِهٖ بِغَیْرِ اِخْرَاجِ یَدِهٖ مِنْ فِیهِ وَلَمْ یَکُنِ الْقَصْدُ فِی ذٰلِکَ اِلٰی غَیْرِ التَّلَفِ کَالْقَصْدِ اِلَی التَّلَفِ فِی الْاِثْمِ وَلَا فِی وُجُوبِ الْعَقْلِ کَانَ کَذٰلِکَ کُلُّ مَنْ لَهٗ اَخْذُ شَیْءٍ دُوْنِی

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَهُ رِيَاءً تَلِفَ غَيْرُهُ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ إِلَى التَّلَفِ بِهِ كَانَ لَهُ الْقَصْدُ إِلَى أَخْذِ مَالِهِ أَحَدٌ لَهُ مِنْ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ إِلَى تَلَفِهِ فَكَذَلِكَ الْعَدُوُّ وَقَدْ حَلَّ لَنَا قَتْلُهُمْ وَحَرَّمَ عَلَيْنَا قَتْلَ نِسَائِهِمْ وَوِلْدَانِهِمْ فَحَرَامٌ عَلَيْنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا نُهِينَا عَنْهُ مِنْ ذَلِكَ وَحَلَالٌ لَنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا أُبِيحَ لَنَا وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا قَدْ حُرِّمَ عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِمْ وَلَا ضَمَانَ عَلَيْنَا فِي ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ جب کاٹے ہوئے نے اپنا ہاتھ نکال لیا اگرچہ اس میں دوسرے کے دانت تلف ہو گئے اور قصداً اس کو دوسرے کے دانتوں کا توڑنا بغیر ہاتھ نکالنے کے اس کے منہ سے حرام تھا۔ اور اس میں قصداً دانتوں کا تلف کرنا ایسا نہیں جیسا کہ قصداً تلف کرنے میں گناہ اور دیت کا لزوم ہوتا ہے تو اسی طرح اس شخص کے لئے کہ اس کو دوسرے سے کوئی چیز لینی جائز ہے اور اس کے لینے میں کوئی ایسی شے تلف ہوتی ہو جسکا قصداً اسکو تلف کرنا حرام ہے تو اس کو اس شے کا لینا جائز ہے اگرچہ اس میں وہ شے تلف ہو جائے کہ جسکا قصداً تلف کرنا اسپر حرام ہے ایسا ہی دشمن کا حال ہے کہ اسکا قتل کرنا ہمپر حلال ہے اور انکی عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا ہمپر حرام ہے پس قصداً ممنوع چیزوں میں ہمپر حرام ہیں اور مباح چیزوں میں ہمپر قصداً حلال ہیں اگرچہ اس میں ان چیزوں کا تلف لازم ہو جو اسکے سوا ہمپر حرام ہیں اور اس میں ہم پر کوئی ضمان نہ ہوگا یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے ۰

بَابُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ هَلْ يُقْتَلُ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَمْ لَا

بوڑھا مرد دار الحرب میں قتل کیا جائے یا نہیں

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللهُ أَصْحَابَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے یزید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰؓ سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دیکر اوطاس کی طرف بھیجا وہ دُرید بن صمہ سے لڑا اور یہ قتل کیا گیا اور اس کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ نے ہٹکا دیا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هَذَا فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَبِأَنَّ دُرَيْدًا قَدْ كَانَ حِينَئِذٍ فِي حَالٍ مَنْ لَا يُقَاتِلُ ترجمہ امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اہل علم یہ کہتا ہے کہ جنگ میں بڑے بوڑھے کو قتل کرنیکا مضائقہ نہیں انکی دلیل اس میں یہ حدیث ہے اور اس طرح کہ دُرید کا اس وقت یہ حال تھا کہ وہ لڑنیکے قابل نہ تھا وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يُقْتَلُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَ فَيُقْتَلَ فِي حَالِ قِتَالِهِ فَأَمَّا فِي غَيْرِ حَالِ الْقِتَالِ فَلَا يُقْتَلُ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ وَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَوْطَاسٍ فَأَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ وَرَبِيعَ بْنَ رَفِيعٍ فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَعِيرِهِ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ امْرَأَةٌ فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ قَالَ مَا تُرِيدُ مِنِّي قَالَ أَقْتُلُكَ ثُمَّ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ قَالَ فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا قَالَ بِئْسَمَا سَلَحَتْكَ أُمُّكَ خُذْ سَيْفِي هَذَا مِنْ مُؤَخَّرِ رَحْلِي ثُمَّ اضْرِبْ وَارْفَعْ عَنِ الْعِظَامِ وَادْفَعْ عَنِ الدِّمَاغِ فَإِنِّي كَذَلِكَ كُنْتُ أَقْتُلُ الرِّجَالَ ترجمہ اور اس میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہوں نے وہ حدیث روایت کی ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث ۲
بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحٰق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوطاس کیطرف لشکر بھیجا تو ربیع بن رفیع نے دریدبن صمہ کو پالیا اور اُس کے اونٹ کی نکیل پکڑلی اُس نے پہلے گمان کیا
تھا کہ شاید یہ عورت ہے دیکھا تو وہ بڑا بوڑھا تھا اُس نے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے کہا کہ میں تجکو قتل کرونگا پھر اُس کو تلوار
ماری لیکن اس سے کچھ فائدہ نہوا اُس نے کہا کہ تجکو تیری ماں نے بُرا ہتھیار پکڑنا سکھایا میری تلوار کو جو کہ میرے کجاوہ کے نیچے
ہے لے پھر مار اور مجھ پر اور دماغ سے علیحدہ رکھ کیونکہ میں بھی اسی طرح لوگوں کو قتل کیا کرتا تھا قَالُوْا فَلَمَّا قُتِلَ دُرَيْدٌ
وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَإِنَّهُ لَا يُدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْخَ
الْفَانِيَ يُقْتَلُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَإِنْ كَانَ حُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمَ الشُّبَّانِ لَا حُكْمَ النِّسْوَانِ ترجمہ کہتے ہیں کہ جب درید قتل کیا
گیا اور وہ بڑا بوڑھا فانی تھا اپنے آپ سے دشمن کو دفع نہیں کرسکتا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس کو برا نہ منایا
تو یہ اسکی دلیل ہے کہ شیخ فانی دارالحرب میں قتل کیا جائے اور اس کا حال جوانوں کا سا ہے عورتوں کا سا نہیں۔ ۵
خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُشْبِهُ قَتْلُ الشُّيُوْخِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ كَالنِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ
ترجمہ دوسرے علماء نے اس اُنکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ دارالحرب میں بوڑھوں کا قتل کرنا مناسب نہیں وہ
اس میں عورتوں اور بچوں کی طرح ہیں وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا
عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ ثَعْلَبٍ عَنْ عَاصِمَةَ بْنِ مُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُوْلُ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا كَبِيْرًا ترجمہ اور اُنکی دلیل اس میں وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ۳
ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عابس نے ابان بن
ثعلب سے وہ عاصمہ بن مرثد سے وہ ابن بریدہ سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لشکر
بھیجا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ بڑے بوڑھے کو قتل نہ کرنا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمَنْعُ مِنْ قَتْلِ الشُّيُوْخِ ترجمہ پس
اس حدیث میں بوڑھوں کے قتل کی ممانعت ہے وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ
بْنِ صَيْفِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُوْلَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ لَمْ يُقَاتِلْ قَتْلُهُ هُوَ الَّذِيْ لَا يُقَاتِلُ وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِيَ
حَدِيْثُ دُرَيْدٍ هٰذَا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ الْآخَرُ وَجَبَ أَنْ نُصَحِّحَ وَلَا يُدْفَعُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَالنَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَتْلِ الشُّيُوْخِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ثَابِتٌ فِي الشُّيُوْخِ الَّذِيْنَ لَا مَعُوْنَةَ لَهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْحَرْبِ مِنْ
قِتَالٍ وَكَأَدَائِهِ وَحَدِيْثُ دُرَيْدٍ عَلَى الشُّيُوْخِ الَّذِيْ لَهُمْ مَعُوْنَةٌ فِي الْحَرْبِ كَمَا كَانَ لِدُرَيْدٍ فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهِمْ
وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا يُقَاتِلُوْنَ لِأَنَّ تِلْكَ الْمَعُوْنَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ مِنْهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْقِتَالِ وَلَعَلَّ الْقِتَالَ لَا يَكُوْنُ مِنْهُمْ
لِمَنْ يُقَاتِلُ إِلَّا بِهَا فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ قُتِلُوْا ترجمہ اور میں کہتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث مروان بن صیفی
میں بھی عورت مقتولہ کے بارہ میں فرمایا ہے کہ یہ تو لڑنیوالی نہ تھی اب یہ اسکی دلیل ہے کہ اس شخص کا قتل مباح ہے کہ جو لڑ سکے لیکن
جبکہ درید کی حدیث روایت کی گئی ہے اور یہ دوسری حدیثیں بھی مروی ہیں تو اب ضرور ہے کہ انکو صحیح رکھا جائے اور بعض
کو بعض سے رد نہ کیا جائے اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو ممانعت ثابت ہے کہ بوڑھوں کو مت مارو وہ دارالحرب
میں ان بوڑھوں کے لئے ہے کہ جنکے لئے کسی قسم کی لڑائی میں مدد نہیں کوئی اعانت گار موجود نہیں جو لڑیں یا رائے دیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور درید کی حدیث ان بوڑھوں کے متعلق ہے کہ جنکے لئے لڑائی مین مدد ہے جیساکہ درید کو حاصل تھی اب اُنکے قتل کرنے مین کچھ مضائقہ نہ تھا اگرچہ وہ لڑتے نہ تھے کیونکہ یہ اُنکی مدد لڑائی سے بھی زیادہ سخت ہے اور لڑائی تو ایسی مدد ہی سے ہوسکتی ہے اور جب حال یہ ہے تو ایسون کو قتل کرڈالنا چاہئے **وَالدَّلِيلُ** عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ رَبَاحٍ اٰخِرِ حَنْظَلَةَ فِي الْمَرْاَةِ الْمَقْتُوْلَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ تُقَاتِلُ اَيْ فَلَا تُقْتَلُ فَاِنْ قَاتَلَتْ فَاِذَا قَاتَلَتْ قُتِلَتْ وَاِذَا انْتَفَعَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ لَهَا مَنَعَهٗ مِنْ قَتْلِهَا وَفِيْ قَتْلِهٖ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ اَيْضًا ذَاتَ تَدْبِيْرٍ فِي الْحَرْبِ كَالشَّيْخِ الْكَبِيْرِ ذِي الرَّاْيِ فِي الْمُوْدِ الْحَرْبِ ترجمہ اور اُس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ قول دلیل ہے جو کہ حدیث رباح برادر حنظلہ مین عورت مقتولہ کے بارہ مین ہے کہ یہ تو لڑنیوالی نہ تھی یعنے قتل نہ کیجائے۔ کیونکہ یہ لڑتی نہین اور جب وہ لڑے تو ماری جائے اور وہ علت جاتی رہیگی جسکے سبب سے کہ اس کا قتل ممنوع ہے اور لوگون نے جو درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اسمین وہ علت تھی جسکا ہم نے ذکر کیا ہے وہ اسپر دلیل ہے کہ عورت کا قتل کرنا بھی اس صورت مین کچھ حرج نہین جبکہ لڑائی مین صاحب تدبیر ہو جیسا کہ بوڑھا لڑائی مین صاحب رائے ہو **فَهٰذَا** الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ هُوَ الَّذِيْ يُوْجِبُهٗ تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ ترجمہ اب یہ جو ہم نے ذکر کیا ہے وہ ہے جس سے ان آثار کے مطالب کی تصحیح ہوجاتی ہے **وَقَدْ** نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَصْحَابِ الصَّوَامِعِ ترجمہ اور بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرجون مین رہنے والون کے قتل سے منع فرمایا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْاَهْلِيُّ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهٗ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا خبر دی ہم کو ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ اہلی نے داؤد بن حصین سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے لشکرون کو بھیجا کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ گرجون والون کو قتل نہ کرنا **فَلَمَّا** جَرَتْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى تَرْكِ قَتْلِ اَصْحَابِ الصَّوَامِعِ الَّذِيْنَ حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ عَنِ النَّاسِ وَانْقَطَعُوْا عَنْهُمْ وَاَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ اَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنِ امْرَاَةٍ اَوْ شَيْخٍ فَاِنَّ اَوْ صَبِيٍّ كَذٰلِكَ اَيْضًا لَا يُقْتَلُوْنَ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ هُوَ قِيَاسُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس پر جاری ہے کہ ان گرجے والون کو جنہون نے اپنے آپ کو لوگون کے ملنے سے روکا ہوا ہے اور اُنسے علحدہ ہین اور مسلمان اُنکے علحدہ ہونیکی وجہ سے اُن سے بیخوف ہین قتل نہ کرنا چاہئے تو یہ بھی اسپر دلیل ہے کہ جن لوگون سے مسلمان اُنکے علحدگی کی وجہ سے بیخوف ہین عورت ہو یا بوڑھا فانی ہو یا بچہ ہو انکو بھی قتل نہ کرنا چاہئے پس اس باب مین یہ قیاس ہے اور یہی امام محمد بن الحسن کا قول ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے قول کا قیاس ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ هَلْ يَكُوْنُ لَهٗ سَلَبُهٗ اَمْ لَا

جو شخص دارالحرب مین کسی دکافر کو مار ڈالے تو اُس کا اسباب اُس کو ملے گا یا نہین

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ ترجمہ حدیث بیان ۱
کی ہم سے سعید بن سلیمان واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن ماجشون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن
ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف نے وہ اپنے باپ سے وہ اس کے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسباب کو
کو قاتل کے لئے مقرر فرمایا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِسْتَكْرَهَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَیْرَ فَخَرَجَ اِلَیْهِ فَجَعَلَ
لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن عبداللہ بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ۲
ہم سے ہیثم بن جمیل نے وہ شریک سے وہ عبدالکریم سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے کہ مشرکین میں سے ایک شخص
نے لڑنیکے لئے بلایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو حکم دیا کہ نکلو وہ اس کی طرف نکلے اور اس کو قتل کر ڈالا آپ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان زبیرؓ کو دیدیا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ
عَیَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَعَوْفِ بْنِ
مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث ۳
بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سکسکی سے وہ عبدالرحمن
بن جبیر بن نفیر سے وہ اپنے باپ سے وہ خالد بن ولید اور عوف بن مالک سے کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے سامان کا فیصلہ قاتل کے لئے کیا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ
بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِخَالِدِ بْنِ
الْوَلِیْدِ یَوْمَ مَوْتِهٖ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُخَمِّسِ السَّلَبَ قَالَ بَلٰی ترجمہ حدیث بیان کی ۴
ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن عمرو نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر نے اپنے باپ سے وہ عوف بن مالک اشجعی سے کہا کہ میں نے خالد بن ولید
سے انکے موت کے دن کہا کیا آپ جانتے نہیں کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسباب (مقتول) کا خمس
نہیں کیا کہا یوں نہیں جانتا ہوں حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِیْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ
اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ اَبَا قَتَادَةَ سَلَبَ قَتِیْلٍ قَتَلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ۵
ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے یحیی بن سعید سے وہ عمرو بن کثیر بن افلح سے وہ ابی محمد سے
وہ ابوقتادہ سے کہ بلاشبہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کو اس کے قتیل کا جس کو اس نے قتل کیا تھا اسباب دیا تھا
حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُمَرَ وبْنِ كَثِیْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ
مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا
كَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَدَرْتُ لَهٗ حَتّٰی اَتَیْتُهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ
فَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهٖ ضَرْبَةً حَتّٰی قَطَعْتُ كَبَلَ الدِّرْعِ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً حَتّٰی وَجَدْتُ مِنْهَا رِیْحَ
الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَقِیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ فِيْ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّتَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَأَرْضِهٖ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لَا هَاءَ اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَاَعْطَانِيْهِ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهٗ فِي الْاِسْلَامِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وھب نے کہا امام مالک نے اس کو یحییٰ بن سعید سے حدیث بیان کی اس نے عمرو بن کثیر بن افلح سے اس نے ابو محمد سے جو کہ ابو قتادہ کے مولیٰ ہیں اس نے ابو قتادہ بن ربعی سے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی لڑائی کے سال نکلے اور جب ہم کفار سے لڑے تو مسلمانوں نے حملہ کیا میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ وہ ایک مسلمان پر حملہ کرتا ہے تب میں نے چکر لگایا اور اس کے پیچھے سے آکر اس کے کندھے پر تلوار ماری جسکے کہ اس کی زرہ کی زنجیر کو توڑ ڈالا پھر وہ میرے سامنے ہو گیا اور مجھ سے چمٹ گیا یہانتک کہ میں نے اس سے موت کی بو پائی پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا تب میں عمر بن خطاب سے ملا اور میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے فرمایا کہ خدا کا حکم پھر لوگ لوٹ کر آئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کسی قتیل کو مارے اور اس پر گواہ گذارے تو اس کے لئے اس کا سامان ہوگا پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا میری گواہی کون دیگا پھر میں بیٹھ گیا آپ نے دوبارہ پھر یہی فرمایا پھر تیسری مرتبہ فرمایا تب میں کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو قتادہ تیرا کیا حال ہے میں نے اپنا قصہ عرض کر دیا ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ اس نے سچ کہا اور اس قتیل کا سامان میرے پاس ہے یا رسول اللہ آپ اس کو میری طرف سے راضی کر دیں تب حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم حضور ایسا نہ کرینگے کہ ایک خدا کے شیر کو جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے لڑا ہو اس کو تو دیدیں اور تجھے اس کا سامان دیدیں تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر رضؓ نے سچ کہا اس کا سامان اس کو دیدو ابو قتادہ کہتے ہیں کہ پھر اس کا سامان مجھے دیدیا اس سے میں نے مجھ کو ذرہ بھیجدی میں نے اس سے بنی سلمہ میں کھجوروں کو خرید لیا اور وہ میرا پہلا مال ہے جو اسلام میں میں نے حاصل کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ قَتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَفَّلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ وَوَدَعَهٗ فَبَاعَهٗ بِخَمْسِ اَوَاقٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے وہ عبید اللہ بن ابی جعفر سے وہ اعرج سے وہ ابو قتادہ سے کہ انہوں نے ایک مشرک کو قتل کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا اسباب اور زرہ اس کو دیدیا اس نے اس کو پانچ وقیہ پر بیچ ڈالا حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا فَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ اور ابن مرزوق نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے حماد بن سلمہ سے وہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے وہ انس رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے دن فرمایا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے اس کے لئے اس کا سامان ہے ابو طلحہ نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیس آدمیوں کو قتل کیا اور انکے سامان لیلئے حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِکْرِمَۃُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِیَاسُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَۃُ بْنُ الْاَکْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَوَازِنَ فَقَتَلْتُ رَجُلًا مِنْھُمْ ثُمَّ جِئْتُ بِجَمَلِہٖ اَقُوْدُہٗ عَلَیْہِ رَحْلُہٗ وَسِلَاحُہٗ فَاسْتَقْبَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَہٗ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ فَقَالُوْا ابْنُ الْاَکْوَعِ فَقَالَ لَہٗ سَلَبُہٗ اَجْمَعُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ایاس بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سلمہ بن اکوع نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوازن کے ساتھ جنگ کر رہے تھے میں نے اس میں سے ایک شخص کو قتل کر ڈالا پھر میں اُس کے اونٹ کو ہنکا کر لایا جس پر اُسکا کجاوہ اور ہتھیار تھے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجکو سامنے آتے ہوئے ملے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے آپ نے پوچھا کہ کس نے اس کو قتل کیا ہے لوگوں نے کہا ابن الاکوع نے آپ نے فرمایا کہ یہ سب مال اُسیکا ہے حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَیْسٍ عَنِ ابْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَھُوَ فِیْ سَفَرٍ فَجَلَسَ یَتَحَدَّثُ عِنْدَ اَصْحَابِہٖ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ اُطْلُبُوْہُ فَاقْتُلُوْہُ فَسَبَقْتُھُمْ اِلَیْہِ فَقَتَلْتُہٗ وَاَخَذْتُ سَلَبَہٗ فَنَفَّلَنِیْہِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمیس نے ابن الاکوع سے اُس نے اپنے باپ سے کہا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کے ایک چشمہ پر تشریف لائے بحالیکہ آپ سفر میں تھے آپ بیٹھے اور اپنے اصحاب سے باتیں فرما رہے تھے پھر ایک شخص مشرکین کا وہاں سے نکل گیا تب نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو تلاش کرو اور قتل کر ڈالو میں ان سب سے آگے بڑھ گیا اور اس کو قتل کر ڈالا اور اس کا سامان میں نے لیلیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا سامان مجھے ہی دیدیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ کُلَّ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فِیْ دَارِ الْحَرْبِ فَلَہٗ سَلَبُہٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَکُوْنُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْاِمَامُ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِکَ لِیُحَرِّضَ النَّاسَ عَلَی الْقِتَالِ فِیْ وَقْتٍ یَحْتَاجُ فِیْہِ اِلٰی تَحْرِیْضِھِمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَھُوَ کَمَا قَالَ وَاِنْ لَّمْ یَقُلْ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَمَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا فَسَلَبُہٗ غَنِیْمَۃٌ وَحُکْمُہٗ حُکْمُ الْغَنَائِمِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اہل علم کہتا ہے کہ جو شخص دار الحرب میں کسی قتیل کو قتل کر ڈالے تو اس کے لئے اس کا سامان ہے پس اگر یہ اس لئے فرمایا ہے کہ لوگوں کو لڑائی پر بوقت ضرورت برانگیختہ کیا جاسکے تو درست ہے اور اگر کچھ فرمایا نہیں تو جو شخص کسی کو مار ڈالے تو اس کا سامان غنیمت ہے اور اس کا حکم غنیمتوں کا ہے وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ فِیْمَا احْتَجُّوْا بِہٖ عَلَیْھِمْ اَھْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِیْ رَوَیْنَاھَا اَنَّ قَوْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَعَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ لِاَنَّ ذٰلِکَ لِقَوْلٍ کَانَ تَقَدَّمَ مِنْہُ قَبْلَ ذٰلِکَ جَعَلَ بِہٖ سَلَبَ کُلِّ مَقْتُوْلٍ لِمَنْ قَتَلَہٗ وَکَانَ ذٰلِکَ مَا ذَکَرْنَا فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ لِھٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا ترجمہ اور دوسرے گروہ اہل علم کی دلیل پہلے گروہ اہل علم کی ان احادیث کے برخلاف جنکو ہم نے روایت کیا ہے یہ ہے کہ خالد بن الولید اور عوف بن مالک کا یہ قول کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قاتل کے لئے سامان (مقتول) کا فیصلہ فرمایا ہے جائز ہے کہ یہ اسی قول کی وجہ سے ہو کہ پہلے اس سے آپکی طرف سے گذر چکا ہے (یعنی ترغیب دلانیکے لئے) علی ہذا ممکن ہے کہ

۱؎ ورنہ قتل باصدار اذن کے بغیر بھی ہے اس سے کوئی علاقہ نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان احادیث مین بھی اسی مطلب کے لئے آپ نے قاتل کو سامان دلایا ہو وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ السَّلَبَ لَا يُخَمَّسُ لِلْقَاتِلِ
مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مَاهِشْتُونَ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ غُلَامَيْنِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ أَنِّي بَيْنَ أَضْلَعَ
مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ أَتَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ فَقُلْتُ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَإِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي فِي
الْآخَرِ فَقَالَ مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَتَرَجَّلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ
عَنْهُ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ أَمَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا قَالَ فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ
عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالْآخَرُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ ترجمہ اور جو حدیث اسپر دلیل ہے کہ
قاتل کے لئے سامان مقتول کا دینا واجب نہین یہ ہے جو کہ بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابراہیم بن حمزہ زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن ماجشون نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے صالح بن
ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا کہ مین بدر کے جنگ مین دو جوان لڑکون کے درمیان
کھڑا تھا اور میرا دل چاہتا تھا کہ کاش مین ان دونون کی بجائے کسی بہادر مرد کے درمیان ہوتا تو اچھا ہوتا پھر ان مین
سے ایک نے مجھے اشارہ کر کے پوچھا کہ اے چچا کیا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو مین نے کہا تم کو اسکی کیا ضرورت ہے اے برادر
زادے اس نے کہا مین نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دیا کرتا ہے مجھے اس خدا کی قسم ہے کہ جس
کے قبضہ مین میری جان ہے اگر مین اس کو دیکھ لون تو میرا جسم اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا حتے کہ ہم مین سے جلد مرنیوالا نہ
مرجائے مین نے اس سے تعجب کیا دوسرے نے بھی مجھسے اشارہ کر کے یہی کہا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ میری نظر ابوجہل
پر پڑی کہ وہ لوگون مین ٹہل رہا ہے مین نے کہا کیا تم دونون اس کو نہین دیکھتے ہو یہی تمہارا حریف ہے جسکی بابت تم پوچھتے
تھے تب وہ دوڑے اور دونون نے اس کو تلوارین مارین حتے کہ اسکو قتل کر ڈالا پھر دونون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپکو اطلاع دی آپ نے فرمایا تم مین سے کس نے اس کو قتل کیا ہے آپ نے فرمایا کیا تم دونون
نے اپنی تلوارون کو پونچھ ڈالا ہے ان دونون نے کہا نہین آپ نے دونون تلوارون کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونون نے قتل
کیا ہے اور اس کا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح کو دلایا۔ ایک کا نام معاذ بن عمرو بن الجموح تھا اور دوسرے کا نام معاذ
بن عفراء تھا أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لَهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنَّكُمَا قَتَلْتُمَاهُ ثُمَّ قَضَى بِالسَّلَبِ لِأَحَدِهِمَا دُونَ الْآخَرِ
ثُمَّ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ الْمُسْلِمَ كَانَ يَسْتَحِقُّ سَلَبَ الْمُشْرِكِ بِقَتْلِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدْ وَجَبَ سَلَبُهُمَا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَزِعُهُ مِنْ أَحَدِهِمَا
فَيُعْطِيهِ إِيَّاهُ الْآخَرَ ترجمہ اب تم کیا نہین دیکھتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون سے اس حدیث
مین فرمایا ہے کہ تم دونون نے قتل کیا ہے پھر ان مین سے ایک کے لئے سامان کا فیصلہ کیا ہے اور دوسرے کو نہین دیا اب
اس مین اسپر دلیل ہے کہ اسباب اگر قاتل کے لئے اس کے قتل کی وجہ سے ضروری ہوتا تو ضرور تھا کہ ان دونون کے لئے
اسباب ضروری ہوتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان مین سے ایک کو نہ دلاتے أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ
قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ رَجُلَانِ قَتِيلًا أَنَّ سَلَبَهُ لَهُمَا نِصْفَيْنِ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يُخْرِمَهُ أَحَدَهُمَا وَيَدْفَعَ إِلَى

toobaa-elibrary.blogspot.com

الآخرين كل واحد منهما له فيه من الحق مثل ما لصاحبه وهما أولى به من الإمام ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ امام اگر کہدے کہ جو شخص کسی کو قتل کر ڈالے تو اس کا سامان اس کے لئے ہوگا پھر ایک شخص کو دو آدمی مار ڈالیں تو اس کا سامان ان دونوں میں نصف نصف تقسیم ہوگا اور امام کو اختیار نہ ہوگا کہ ان میں سے ایک کو محروم کر دے اور دوسرے کو دیدے کیونکہ ہر ایک کو برابر کا حق ہے اور وہی دونوں امام کی نسبت اس کے زیادہ حقدار ہیں فقالوا كان للنبي صلى الله عليه وسلم في سلب أبي جهل أن يجعله لأحد فإنليه دون الآخر دل ذلك أنه كان أولى به منهما لأنه لم يبين قال يوم بدر من قتل قتيلا فله سلبه ترجمہ اور جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ ابو جہل کے سامان کو ان میں سے ایک کو دیں اور دوسرے کو نہ دیں تو یہ اس پر دلیل ہے کہ خود حضور اس مال کے بہ نسبت ان دونوں کے زیادہ حقدار تھے کیونکہ اس روز آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کر ڈالے تو اس کے لئے سامان ہوگا وقد حدثنا ابن أبي داود قال ثنا ابن أبي الزناد قال أخبرني ابن أبي الزناد قال ثنا عبد الرحمن بن الحارث عن سليمان بن موسى عن مكحول عن أبي سلام عن أبي أمامة الباهلي عن عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه قال خرج رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم إلى بدر فلقي العدو فلما هزمهم الله تعالى اتبعتهم طائفة من المسلمين يقتلونهم وأحدقت طائفة برسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم واستولت طائفة بالعسكر والنهب فلما نفى الله العدو ورجع الذين طلبوهم قالوا لنا النفل نحن طلبنا العدو وبنا نفاهم الله وهزمهم وقال الذين أحدقوا برسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم ما أنتم بأحق منا بل هو لنا نحن أحدقنا برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينال منه العدو غرة وقال الذين استولوا على العسكر والنهب والله ما أنتم بأحق به منا نحن حويناه واستولينا عليه فأنزل الله تبارك وتعالى يسألونك عن الأنفال قل الأنفال لله والرسول إلى قوله إن كنتم مؤمنين فقسمه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بينهم عن فواق ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی الزناد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن الحارث نے سلیمان بن موسے سے وہ مکحول سے وہ ابو سلام سے وہ ابو امامہ باہلی سے وہ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقام بدر کی طرف نکلے اور دشمن سے لڑے جب انکو اللہ تعالیٰ نے بھگا دیا تو مسلمانوں کی ایک جماعت انکے پیچھے ہو گئی جو کہ ان سے لڑتی تھی اور ایک جماعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احاطہ کئے ہوئے تھی اور ایک جماعت لشکر پر غالب آئی تھی اور ان کو لوٹ رہی تھی جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگا دیا اور وہ لوگ لوٹ آئے جو دشمن کی طلب میں تھے تو کہنے لگے کہ غنیمت ہمارے لئے ہونی چاہئے کیونکہ ہم دشمن کی طلب میں رہے تھے ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگایا اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کیا ہوا تھا وہ کہنے لگے کہ تم لوگ ہم سے زیادہ مستحق نہیں ہو بلکہ یہ ہمارا حق ہے کیونکہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کیا ہوا تھا کہ دشمن دھوکہ سے آپ پر حملہ نہ کرے اور جو لوگ لشکر پر غالب آئے تھے اور انہوں نے لوٹ مار کی تھی وہ کہنے لگے کہ تم سب ہم سے زیادہ مستحق نہیں ہو ہمنے دشمنوں کو گھیرا اور ان پر غلبہ پایا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ آپ سے لوگ غنیمت کے مال کی بابت پوچھتے ہیں آپ کہدو کہ غنیمت کا مال اللہ اور اس کے رسول کا ہے ان کنتم مؤمنین تک یعنی اگر تم مومن ہو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر برابر تقسیم کر دیا أفلا ترى أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لم يفضل في ذلك الذين تولوا

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْقَتْلُ عَلَى الْآخَرِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ سَلَبَ الْمَقْتُوْلِ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهٖ صَاحِبَهٗ اِلَّا بِجَعْلِ الْاِمَامِ اِيَّاهُ لَهٗ عَلٰى مَا فِيْهِ صَلَاحُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو کہ قتل کے متولی تھے دوسروں پر کچھ فضیلت نہیں دی اب اس سے ثابت ہوا کہ مقتول کا سامان قاتل کو اس کے قتل کی وجہ سے واجب نہیں ہوتا مگر یہ کہ امام (سلطان) اس کو اس لئے دے کہ اس میں مسلمانوں کی خیر خواہی ہے انکو دشمن سے لڑائی کی ترغیب پیدا ہوتی ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقَيْنٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمَغْنَمُ قَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ وَلِهٰؤُلَاءِ اَرْبَعَةُ اَسْهُمٍ فَقُلْتُ فَهَلْ اَحَدٌ اَحَقُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَغْنَمِ مِنْ اَحَدٍ قَالَ لَا اِلَّا كَسْيُ السَّيْفِ يَا خُذُهُ اَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهٖ فَلَيْسَ هُوَ بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَخِيْهِ ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ عبداللہ بن شقیق سے وہ ایک شخص سے جو کہ بلقین کے رہنے والا تھا کہا کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا بحالیکہ آپ وادی قری میں تھے میں نے عرض کیا کہ غنیمت کن کا حق ہے فرمایا کہ خدا کا ایک حصہ اور ان لوگوں کے لئے چار حصے پھر میں نے عرض کیا کہ کیا کوئی شخص مال غنیمت کا دوسرے سے زیادہ حقدار ہے فرمایا نہیں حتے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص تیر کو (مقتول کے جسم سے) نکالے تو وہ اس حصہ کا اپنے بھائی سے زیادہ مستحق نہیں ہے ۱۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقَيْنٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ ابن المبارک نے خالد خذاء سے وہ عبداللہ بن شقیق سے وہ بلقین کے ایک مرد سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغَنِيْمَةَ خُمُسًا مِنْهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْبَعَةَ اَخْمَاسٍ لِاَصْحَابِهٖ وَبَيَّنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ جَنْبِهٖ فَنَزَعَهٗ لَمْ يَكُنْ اَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَخِيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ كُلَّ مَا تَوَلَّاهُ الرَّجُلُ فِي الْقِتَالِ وَكُلَّ مَا تَوَلَّى غَيْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ حَاضِرُ الْقِتَالِ اِنَّهُمَا فِيْهِ سَوَاءٌ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت میں سے ایک خمس تو اللہ تعالی کے لئے اور چار خمس اپنے اصحاب کے لئے مقرر کئے اور اس میں بیان کیا اور فرمایا حتے کہ تم میں سے کوئی شخص تیر کو دشمن کے پہلو میں مارے پھر اس کو نکال لے تو وہ بہ نسبت اپنے (دوسرے) بھائی کے (اسکے سامان) کا زیادہ مستحق نہیں اب یہ اس پر دلیل ہے کہ جو شخص لڑائی کا خود متکفل ہوا اور اس کے سوا وہ شخص جو کہ لڑائی میں حاضر ہوا یہ دونوں حصہ میں برابر ہیں فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ الَّذِيْ ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ سَلَبِ اَبِيْ جَهْلٍ وَمِمَّا ذَكَرْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ قَبْلَ اَنْ يُجْعَلَ الْاَسْلَابُ لِلْقَاتِلِيْنَ ثُمَّ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ الْاَسْلَابَ لِلْقَاتِلِيْنَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَهٗ ترجمہ پھر اگر کوئی کہے کہ جو تمنے ابوجہل کے سامان کا ذکر کیا ہے اور جو کچھ کہ عبادہ کی حدیث میں بیان کیا یہ تو بدر کے دن تھا قبل اسکے کہ قاتلین کو مقتولین کا اسباب دیا جائے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن قاتلین کو اسباب دلایا اور یہ فرمایا کہ جو شخص کسی کو قتل کر ڈالے تو اس کا اسباب قاتل کو ملیگا سو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس قول نے پہلے حکم کو منسوخ کر دیا قِيْلَ لَهٗ مَا دَلَّ مَا ذَكَرْتَ عَلٰى نَسْخِ شَيْءٍ مِّمَّا تَقَدَّمَهٗ لِاَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مَنْ اَلْقٰى سِلَاحَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ مَنْ اَلْقٰى سِلَاحَهٗ فِيْ غَيْرِ تِلْكَ الْحَرْبِ ترجمہ تو اس کے جواب میں اس سے کہا جائیگا کہ جو تم نے بیان کیا ہے اس سے منسوخ ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو حنین کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ممکن ہے کہ اس قول سے آپکا ارادہ صرف اسی جنگ کے لئے ہو اسکے غیر کے لئے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ جو شخص اپنا ہتھیار ڈال دے وہ امن میں آگیا۔ پھر یہ حکم ہر اس شخص کے لئے جو کہ اس لڑائی (فتح مکہ) کے سوا ہتھیار ڈالدے

وَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ مَا كَانَ قَبْلَ حُنَيْنٍ اَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ ثُمَّ حَدَثَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ نَاسِخًا لِّمَا تَقَدَّمَ وَاحْتَمَلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَاسِخًا حَتّٰى نَعْلَمَ ذٰلِكَ يَقِيْنًا ترجمہ اور جب یہ ثابت ہوا کہ حنین سے پہلے یہ حکم تھا کہ قاتلین کے لئے مقتولین کا اسباب لینا واجب نہ تھا پھر حنین کیدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان صادر ہوا تو اس میں احتمال ہے کہ یہ پہلے حکم کے لئے ناسخ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ناسخ نہ ہو پس ہم اس کو جب تک کہ یقیناً یہ امر معلوم نہ ہو جائے ناسخ قرار نہیں دیتے ❊

وَمِمَّا قَدْ دَلَّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَيْسَ بِنَاسِخٍ لِّمَا كَانَ قَبْلَهٗ مِنَ الْحُكْمِ اَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ اَخَا اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَارَزَ مَرْزُبَانَ الزَّارَةِ فَطَعَنَهٗ فَقَتَلَهٗ فَلَبِسَ الْقَرَبُوْسَ وَخَلَصَتْ اِلَيْهِ فَقَتَلَهٗ فَقَوَّمَ سَلَبَهٗ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ غَدَا عَلَيْنَا عُمَرُ فَقَالَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا وَلَا اَرَانَا اِلَّا خَامِسِيْهِ اِلٰى فَقَوَّمْنَاهُ ثَلَاثِيْنَ اَلْفًا فَدَفَعْنَا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سِتَّةَ اٰلَافٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ ثُمَّ خَمَّسَ سَلَبَ الْبَرَاءِ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ وَلَهُمْ اَنْ يُّخَمِّسُوْا وَاَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ دُوْنَ اَهْلِ الْعَسْكَرِ وَقَدْ حَضَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى كُلِّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ خَاصَّةً ترجمہ اور وہ حدیث بھی جس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ آپ کا فرمان پہلے حکم کے لئے ناسخ نہیں یہ ہے کہ یونس نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ایوب سے وہ ابن سیرین سے وہ انس بن مالک سے کہ انس بن مالک کے برادر براء بن مالک نے حاکم زارہ سے جنگ کیا اور اسکو زخمی کر دیا اسکے زین کی موٹھہ کو توڑ دیا اس کو وہ زخم پورا لگا جس نے اس کو قتل کر ڈالا اسکے اسباب کا اندازہ تیس ہزار (درہم یا دینار) کا کیا اور جب ہمنے صبح کی نماز پڑھی تو ہمارے پاس حضرت عمر رضہ تشریف لائے اور ابو طلحہ سے کہا کہ ہم سامان مقتول کا خمس نہیں لیا کرتے مگر براء کا سامان بہت ہے ہم کو خمس ہی لینا چاہیے ہم نے اسکا اندازہ چھ ہزار کا لگایا تب ہمنے حضرت عمر رضہ کو چھ ہزار دیدیئے اب یہ عمر رضہ ہیں کہ فرماتے ہیں ہم سامان کا خمس نہیں لیا کرتے پھر براء کے سامان کا خمس لے لیا اب یہ اسپر دلیل ہے کہ وہ خمس نہیں لیا کرتے تھے اور انکو جائز تھا کہ خمس لے لیں اور سامان مقتولین لشکر کے سوا قاتلین کو دینا ضروری نہیں اور عمر رضہ رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو جو آپ نے حنین کے دن فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو مار ڈالے اس کے لئے اُس کا سامان پس یہ قول حضور کا عمر رض کے نزدیک اسی لڑائی کے لئے خاص نہین تھا وَقَدْ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَضَرَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِحُنَيْنٍ وَقَضٰى لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِأَسْلَابِ الْقَتْلٰى الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ أُمُوْرًا بِخِلَافِ مَا أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَلَبِ الْمَرْءِ بِأَنِ ترجمہ اور بلاشبہہ ابو طلحہ رض بھی حنین کے دن حاضر تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لئے ان مقتولین کا سامان جنکو انہون نے قتل کیا تھا دلایا تھا اور یہ آپ کے نزدیک ضروری نہ تھا بخلاف اس کے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مرد یان کے اسباب مین ارادہ کیا وَقَدْ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَاضِرًا ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ وَمِنْ عُمَرَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَهُوَ لَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لَمْ يَجْعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ عَلَى النَّسْخِ لِحُكْمِ الْمُتَقَدِّمِ لِذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ ترجمہ اور بلاشبہہ انس بن مالک رض حنین کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اور براء رض کے دن حضرت عمر رض کے پاس حاضر تھے سو یہ انکے نزدیک جسطرح کہ حضرت عمر رض نے خیال کیا تھا بر خلاف تھا اب یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہین کہ جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو جو کہ حنین کے دن فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو مار ڈالے تو اُس کے لئے اسکا سامان ہے اس گذشتہ حکم کو ناسخ نہین کیا جو بدر کے دن تھا وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ مَكْحُوْلًا أَيُخَمَّسُ السَّلَبُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ بَارَزَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَاءِ فَارِسَ فَقَتَلَهُ فَأَخَذَ الْبَرَاءُ سَلَبَهُ فَكَتَبَ فِيْهِ إِلَى الْأَمِيْرِ أَنْ يُنْظَرَ إِلَيْكَ خُمُسُهُ وَادْفَعْ إِلَيْهِ مَا بَقِيَ فَقَبَضَ الْأَمِيْرُ خُمُسَهُ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان نے کہ اس کے باپ نے اس کو خبر دی کہ اُس نے مکحول سے پوچھا کیا اسباب مقتول سے خمس لیا جائیگا تو انہون نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ براء بن مالک نے فارس کے ایک سردار سے جنگ کی اور اسکو قتل کر ڈالا پھر براء نے اسکا سامان لے لیا اور اس مین حضرت عمر رض کو لکھا. تب عمر رض نے امیر کی طرف لکھا کہ تو اسکا خمس لیلے اور باقی اسکو دیدے پھر امیر نے اسکا خمس لے لیا۔ فَهٰذَا مَكْحُوْلٌ قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا فِي الْأَسْلَابِ إِلَى مَا ذَكَرْنَا ترجمہ اب یہ مکحول ہین کہ وہ بھی اسباب مقتول مین اسیطرف گئے ہین جسکا ہم نے ذکر کیا وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ ثُمَّ عَادَ لِمَسْأَلَتِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ التَّرْجَمَانُ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ مَا هِيَ قَالَ الْقَاسِمُ فَلَمْ يَزَلْ يُحَالُهٗ حَتّٰى كَادَ يُخْرِجُهٗ ترجمہ اور بیشک حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اُن سے حدیث بیان کی ابن شہاب سے وہ قاسم بن محمد سے کہا کہ مین نے ایک مرد سے سنا کہ وہ ابن عباس رض سے غنیمتون کے بارہ مین پوچھتا تھا تو ابن عباس رض نے فرمایا کہ گھوڑا نفل (مال غنیمت) مین سے ہے اور غنیمت مین خمس (پانچوان حصہ) ہے پھر دوبارہ پوچھا تو دوبارہ بھی یہی کہا پھر اس شخص نے کہا کہ مین وہ انفال پوچھتا ہون کہ جسکا اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے وہ کیا ہے قاسم کہتے ہین کہ وہ برابر

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہی جواب دیتے رہے حتے کہ قریب تھا کہ اس کو نکال دیں حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ السَّلَبُ وَالْفَرَسُ مِنَ الْأَنْفَالِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے زہری سے وہ قاسم بن محمد سے کہ ایک
شخص نے ابن عباس رضہ سے انفال کی بابت پوچھا تو کہا کہ اسباب مقتول اور گھوڑا انفال میں سے ہے حَدَّثَنَا يُونُسُ
وَرَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهُ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَأَلَهُ عَنِ السَّلَبِ فَقَالَ السَّلَبُ مِنَ النَّفَلِ وَفِي النَّفَلِ الْخُمُسُ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے یونس اور ربیع مؤذن نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی
مجھ سے اوزاعی نے کہا خبر دی مجھکو زہری نے قاسم بن محمد سے وہ ابن عباس رضہ سے کہا کہ میں ابن عباس رضہ کے پاس بیٹھا
کہ ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور اس نے آپ سے سامان مقتول کے بارہ میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ سامان غنیمت میں
سے ہے اور غنیمت میں خمس ہے فَهَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَ فِي السَّلَبِ الْخُمُسَ وَجَعَلَهُ مِنَ الْأَنْفَالِ
وَقَدْ كَانَ عَلِمَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ مِنْ تَسْلِيمِهِ إِلَى الزُّبَيْرِ سَلَبَ
الْقَتِيلِ الَّذِي كَانَ قَتَلَهُ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَنْسُوخًا وَأَنَّ مَا قَضَى بِهِ مِنْ سَلَبِ الْقَتِيلِ الَّذِي قَتَلَهُ الزُّبَيْرُ إِنَّمَا كَانَ لِقَوْلٍ كَانَ قَدْ
تَقَدَّمَ مِنْهُ أَوْ لِمَعْنًى غَيْرِ ذَلِكَ ترجمہ اب دیکھو یہ ابن عباس رضہ ہیں کہ جنہوں نے اسباب مقتول میں خمس ٹھہرایا ہے اور اس کو غنیمت
میں سے شمار کیا ہے بحالیکہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سے پہلے شروع باب میں معلوم کر لیا ہے
کہ حضور نے زبیر رضہ کو انکے مقتول کا اسباب دیدیا تھا اب یہ اس امر کی دلیل ہے کہ بدر کے دن جو کچھ آپ سے ہو چکا ہے
وہ انکے نزدیک منسوخ نہ تھا۔ اور وہ جو زبیر رضہ کو اسباب دیا تھا اس لئے تھا کہ آپ نے وہ فرمان صادر کیا تھا یا کسی اور
وجہ سے دیا ہوگا۔ فَهَذَا حُكْمُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ ترجمہ اب اس مسئلہ کا یہ حکم تصحیح معانی احادیث
کے رو سے ہے وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِي ذَلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِمَامَ لَوْ بَعَثَ سَرِيَّةً وَهُوَ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَتَخَلَّفَ هُوَ
وَسَائِرُ الْعَسْكَرِ عَنِ الْمُضِيِّ مَعَهَا فَغَنِمَتْ تِلْكَ السَّرِيَّةُ غَنِيمَةً كَانَتْ تِلْكَ الْغَنِيمَةُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ وَإِنْ
لَمْ يَكُونُوا أَتَوْا مَعَهُمْ قِتَالًا وَلَا تَكُونُ هَذِهِ السَّرِيَّةُ أَوْلَى بِمَا غَنِمَتْ مِنْ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ وَإِنْ كَانَتْ قَاتَلَتْ حَتَّى
كَانَ عَنْ قِتَالِهَا مَا غَنِمَتْ وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ نَفَّلَ تِلْكَ السَّرِيَّةَ لَمَّا بَعَثَهَا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمَتْ كَانَ ذَلِكَ لَهَا عَلَى مَا نَفَّلَهَا
إِيَّاهُ الْإِمَامُ وَكَانَ مَا بَقِيَ مِمَّا غَنِمَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فَكَانَتِ السَّرِيَّةُ الْمَبْعُوثَةُ لَا تَسْتَحِقُّ مِمَّا غَنِمَتْ
دُونَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا مَا خَصَّهَا بِهِ الْإِمَامُ دُونَهُمْ ترجمہ لیکن اس بارہ میں قیاس و نظر کے لحاظ سے یہ ہے کہ ہم
دیکھتے ہیں کہ اگر امام (سلطان) لشکر کو بھیجے بحالیکہ وہ دار الحرب میں ہے اور اس لشکر سے خود امام اور باقی لوگ پیچھے رہ جائیں
ساتھ نہ جائیں اور لشکر غنیمت کا مال حاصل کرے تو وہ اس لشکر اور باقی لشکر میں تقسیم ہوگا اگرچہ پس ماندہ لشکر لڑائی میں
اس لشکر کے ساتھ شامل نہیں ہوا اور یہ لشکر اوروں کی نسبت ترجیح نہ رکھیگا اگرچہ اس نے جنگ کی ہے حتے کہ انہیں کی جنگ
سے غنیمت حاصل ہوئی ہے اور اگر امام اس لشکر کو جسے اس نے بھیجا تھا غنیمت کا خمس دیدے تو اس کو جائز ہے اور
اور جو باقی بچے وہ ان میں اور باقی لشکر میں تقسیم ہوگا پس بھیجا ہوا لشکر مال غنیمت میں سے باقی لشکر کے علاوہ اسی قدر حصہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا مستحق ہوگا کہ جو امام نے اس کو خاص کر دیا ہے فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْعَسْكَرِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ لَا یَسْتَحِقُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ شَیْئًا مِّمَّا تَوَلّٰی اَحَدٌ مِّنْ اَسْلَابِ الْقَتْلٰی وَغَیْرِهَا اِلَّا كَمَا یَسْتَحِقُّ مِنْهُ سَائِرُ اَهْلِ الْعَسْكَرِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ الْاِمَامُ نَفَّلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ لَهٗ بِتَنْفِیْلِ الْاِمَامِ لَا بِغَیْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ عِنْدِیْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ پس قیاس اس پر ہے کہ ایسا ہی اس لشکر کا حال ہے جو کہ دار الحرب مین ہے کہ ان مین سے کوئی بھی مقتولین کے اس اسباب کا کہ اس نے لیا ہے باقی لشکر کی طرح مستحق نہو مگر اسی صورت مین کہ امام نے اس کو اس مین سے کچھ دیا ہو اب وہ امام کے دینے کی وجہ سے مالک ہوگا بغیر اس کے خود مستحق نہوگا اور اس باب مین قیاس یہی ہے اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفٍ قَالَ الْوَلِیْدُ وَحَدَّثَنِیْ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَیْرٍ عَنْ عَوْفٍ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ اَنَّ مَدَدِیًّا اَوْ مَدَدِیًّا فَقَدَمَ فِیْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَاَنَّ رُوْمِیًّا كَانَ یَشُدُّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَیَقْرَعُهُمْ فَتَلَطَّفَ لَهُ ذُو الْمَدَدِیِّ فَقَعَدَ لَهٗ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا مَرَّ بِهٖ عَرْقَبَ فَرَسَهٗ وَخَرَّ الرُّوْمِیُّ لِقَفَاهُ فَعَلَاهُ بِالسَّیْفِ فَقَتَلَهٗ فَاَقْبَلَ بِفَرَسِهٖ وَسَیْفِهٖ وَسَرْجِهٖ وَلِجَامِهٖ وَمِنْطَقَتِهٖ وَسِلَاحِهٖ كُلِّهٖ ذٰلِكَ مُذَهَّبٌ بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ اِلٰی خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ فَاَخَذَ مِنْهُ خَالِدٌ طَائِفَةً وَنَفَّلَهٗ بَقِیَّتَهٗ فَقُلْتُ یَا خَالِدُ مَا هٰذَا اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الْقَاتِلَ السَّلَبَ كُلَّهٗ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اِسْتَكْثَرْتُهٗ فَقُلْتُ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوْفٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ خَبَرَهٗ فَدَعَاهُ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّدْفَعَ اِلَی الْمَدَدِیِّ بَقِیَّةَ سَلَبِهٖ فَوَلّٰی خَالِدٌ یَّجُرُّ سَلَبَهٗ فَقُلْتُ كَیْفَ رَاَیْتَ یَا خَالِدُ اَوَلَمْ اَفِ لَكَ بِمَا وَعَدْتُّكَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا خَالِدُ لَا تُعْطِهٖ فَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا اُمَرَائِیْ لَكُمْ صَفْوَةَ اَمْرِهِمْ وَعَلَیْهِمْ كَدَرُهَا ترجمہ اور بلاشبہہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد الرحمن مروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صفوان نے عبد الرحمن بن جبیر سے وہ اپنے باپ سے وہ عوف سے ولید کہتے ہین اور حدیث بیان کی مجھ سے ثور نے خالد بن معدان سے وہ جبیر سے وہ عوف بن مالک سے کہ ایک مددی (لشکری) انکے ساتھ غزوہ موتہ مین ساتھ ہولیا اور ایک رومی مسلمانون پر حملہ کیا کرتا تھا اور انکا پیچھا کیا کرتا تھا لشکری نے اس سے نرمی اور مہربانی کی اور اس کے لئے پتھر کے نیچے (چھپکر) بیٹھ گیا جب وہ اس کے پاس سے گذرا تو اس نے اس کے گھوڑے کے قدم کاٹ ڈالے اور رومی الٹا گر پڑا تب اس نے تلوار کھینچ کر رومی کو مار ڈالا اور اس کے گھوڑے اور تلوار اور زین و لگام و پٹکہ و ہتھیارون کو جو سب سونے اور جواہرات سے جڑے ہوئے تھے لیکر خالد بن ولید کی خدمت مین لے آیا خالد رض نے کچھ اس سے لیلیا اور باقی اس کو دیدیا مین نے کہا اے خالد یہ کیا بات ہے کیا تم جانتے نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کا کل سامان دلایا تھا انہون نے کہا بات تو یہی ہے لیکن مین نے یہ مال زیادہ سمجھا مین نے کہا واللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تمہاری بات عرض کرونگا عوف کہتے ہین کہ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو مین نے آپکو اس کی خبر دی آپ نے خالد رض کو بلایا اور فرمایا کہ لشکری کو باقی مال بھی دیدو تب خالد لوٹے کہ اس کو مال دیدین مین نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اے خالد تم نے دیکھا کیا میں نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا جو تم سے کیا تھا اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خفا ہو گئے اور فرمایا کہ اے خالد اس کو مت دو اور میری طرف آپ متوجہ ہو کر فرمانے لگے کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ اپنے لئے سنہری چیزیں اور ہمارے امراء کے لئے بُری چیزیں ہوں اَفَلَا تَرَاِی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَانَ اَمَرَ خَالِدًا بِدَفْعِ بَقِیَّۃِ السَّلَبِ اِلَی الْمَدَدِیِّ فَلَمَّا تَکَلَّمَ عَوْفٌ بِمَا تَکَلَّمَ بِہٖ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدًا اَنْ لَّا یَدْفَعَہٗ اِلَیْہِ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ السَّلَبَ لَمْ یَکُنْ وَاجِبًا لِلْمَدَدِیِّ بِقَتْلِہِ الَّذِیْ کَانَ ذٰلِکَ السَّلَبُ عَلَیْہِ لِاَنَّہٗ لَوْ کَانَ وَاجِبًا لَہٗ بِذٰلِکَ اِذًا لَمَا مَنَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَلَامٍ کَانَ مِنْ غَیْرِہٖ وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ خَالِدًا بِدَفْعِہٖ اِلَیْہِ وَلَہٗ دَفْعُہٗ اِلَیْہِ وَاَمَرَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ بِمَنْعِہٖ مِنْہُ وَلَہٗ مَنْعُہٗ مِنْہُ کَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ فِیْ حَدِیْثِ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِکٍ الَّذِیْ قَدْ ذَکَرْنَاہُ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ اِنَّا کُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا عَظِیْمًا وَلَا اَرَانَا اِلَّا خَامِسِیْہِ قَالَ فَخَمَّسَہٗ فَاَخْبَرَ عُمَرُ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُخَمِّسُوْنَ الْاَسْلَابَ وَلَھُمْ اَنْ یُخَمِّسُوْھَا وَاِنْ تَرَکَھُمْ تَخْمِیْسَھَا اِنَّمَا کَانَ بِتَرْکِھِمْ ذٰلِکَ لَا بِاَنَّ الْاَسْلَابَ قَدْ وَجَبَتْ لِلْقَاتِلِیْنَ کَمَا تَجِبُ لَھُمْ سِھَامُھُمْ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ فَکَذٰلِکَ مَا فَعَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ مِنْ اَمْرِہٖ خَالِدًا بِمَا اَمَرَہٗ بِہٖ وَمِنْ نَھْیِہٖ اِیَّاہُ بَعْدَ ذٰلِکَ عَمَّا نَھَاہُ عَنْہُ اِنَّمَا اَمَرَہٗ بِمَا لَہٗ اَنْ یَّاْمُرَ بِہٖ وَنَھَاہُ عَمَّا لَہٗ اَنْ یَّنْھَاہُ عَنْہُ وَفِیْمَا ذَکَرْنَا دَلِیْلٌ صَحِیْحٌ اَنَّ السَّلَبَ لَا یَجِبُ لِلْقَاتِلِیْنَ مِنْ ھٰذِہِ الْجِھَۃِ ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد رضہ کو حکم دیا کہ تم باقی مال دیدو لیکن جب عوف رضہ نے وہ کلام کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر خالد کو حکم دیا کہ مت دو اب یہ اس کی دلیل ہے کہ لشکری کے لئے اس کے قتل کے باعث اسکا مال واجب نہیں تھا کیونکہ اگر اس وجہ سے واجب ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیر کے کہنے سے اس کو منع فرماتے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد کو پہلے حکم دیا کہ اس کو دیدے اور آپکو اس کا دیدینا جائز تھا اسکے بعد اُس کو نہ دینے کا حکم فرمایا اور یہ نہ دینا بھی آپ کو جائز تھا جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حدیث براء بن مالک میں جس کو ہمنے پہلے اس باب کے بیان کیا ہے ابو طلحہ رضہ سے کہا کہ ہم اسباب مقتول کا خمس نہیں لیا کرتے لیکن براء کا بہت مال ہے ہم اس میں سے خمس ہی لینگے پھر خمس لے لیا اب حضرت عمر رضہ نے خبر دی کہ وہ اسباب کا خمس نہیں لیا کرتے تھے۔ اور انکو جائز تھا کہ خمس لے لیں اور خمس کا لینا انسے خود چھوڑا ہوا تھا نہ اس لئے کہ اسباب قاتلین کے لئے ضروری ہے جیسا کہ انکو مال غنیمت کا حصہ ضروری ہے اسیطرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالک کی حدیث میں جو خالد کو حکم دیا کہ دیدو پھر منع کر دیا کہ مت دو اس لئے تھا کہ آپکو اسکا حکم دینا اور منع کر دینا ہر دو جائز تھا اور جو کچھ ہمنے ذکر کیا ہے یہ صحیح دلیل اس امر کی ہے کہ قاتلین کو قتل کی وجہ سے اسباب واجب نہیں ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا فَلَہٗ کَذَا وَکَذَا فَذَھَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ وَجَلَسَتِ الشُّیُوْخُ تَحْتَ الرَّایَاتِ فَلَمَّا کَانَتِ الْغَنِیْمَۃُ جَاءَتِ الشُّبَّانُ یَطْلُبُوْنَ نَفْلَھُمْ فَقَالَ الشُّیُوْخُ لَا تَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْنَا فَاِنَّا کُنَّا تَحْتَ الرَّایَاتِ وَلَوِ انْھَزَمْتُمْ کُنَّا رِدْءًا لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَرَءَ حَتّٰی بَلَغَ کَمَا اَخْرَجَکَ رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکَارِھُوْنَ یَقُوْلُ اَطِیْعُوْنِیْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِی هٰذَا الْاَمْرِ کَمَا رَاَیْتُمْ عَاقِبَةَ اَمْرِیْ حَیْثُ خَرَجْتُمْ وَاَنْتُمْ کَارِهُوْنَ فَقَسَمَ بَیْنَهُمْ بِالسَّوَاءِ وَمَا قَسَمَ ترجمہ حدیث ۲۱
محمد بن سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن ابی ہند نے عکرمہ سے وہ ابن عباس رضہ سے کہا کہ جب جنگ بدر کا دن آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسا ایسا کریگا اسکو یہ یہ ملیگا تب جوان مرد جنگ کو نکلے اور بڑے بوڑھے جھنڈون کے تلے بیٹھ گئے اور جب غنیمت کا مال آیا تو جوان آکر غنیمت لگے مانگنے بوڑھون نے کہا کہ تم ہمسے ترجیح نہین رکھتے کیونکہ ہم خاص جھنڈون کے تلے تھے اور اگر تم بھاگتے تو ہم تمہارا پردہ بنتے تب اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ آپ سے مال غنیمت کی بابت پوچھتے ہین آپ نے یہ آیت پڑہی کما اخرج سے لیکر لکارہون تک پہنچے آپ نے فرمایا کہ تم۔ اس مین میری اطاعت کرو جیسا کہ تمنے میرے انجام کو دیکھہ لیا تم جب نکلے تھے تو برے دل سے پہر آپ نے ان مین برابر تقسیم کردی فَفِی هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الشُّبَّانَ مَا کَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ فَفِی هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْاَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِیْنَ وَلَوْلَا ذٰلِکَ لَمَا مَنَعَهُمْ مِنْهَا وَلَاَعْطَاهُمُ الْاَسْلَابَ مَنِ اسْتَاْثَرُوْا بِقَتْلِهٖ دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ ترجمہ اب اس حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جوان کو اس حصہ سے منع کردیا جو انکے لئے مقرر کیا تھا اور یہ اسکی دلیل ہے کہ قاتلین کے لئے سامان مقتول کا دینا واجب نہین ہوتا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ انکو منع نہ فرماتے اور ضرور ان لوگون کو کہ جنہون نے مقتول کو قتل کیا تھا اسکا اسباب دیتے اور انکے سوا جوان سے پیچھے رہے تھے انکو نہ دیتے فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا وَجْهُ مَنْعِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهُمْ مَا کَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ ترجمہ اگر کوئی کہے کہ کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے انکے لئے کچھہ مقرر کیا پہر روک دیا قِیْلَ لَهٗ اِنَّ مَا کَانَ جَعَلَهٗ لَهُمْ اِنَّمَا کَانَ لِاَنْ یَفْعَلُوْا مَا هُوَ صَلَاحٌ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَیْسَ مِنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِیْنَ تَرْکُهُمُ الْاَثَرَةَ وَالْخُرُوْجُ عَنْهَا وَاِضَاعَةُ الْحَافِظِیْنَ لَهَا فَلَمَّا خَرَجُوْا عَنْ ذٰلِکَ کَانُوْا قَدْ خَرَجُوْا عَنِ الْمَعْنَی الَّذِیْ بِهٖ یَسْتَحِقُّوْنَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فَمَنَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِکَ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ آپ نے ایسا حکم اس لئے دیا تھا کہ وہ کام کرین جسمین کہ تمام مسلمانون کی بہتری ہو اور جھنڈون کا ترک کرنا اور نکل جانا اور محافظون کا ضائع کرنا بھی مسلمانون کی بہتری نہین اور جب جوان اس سے نکل گئے تو وہ اس رعایت سے بھی نکل گئے جس کے وہ مستحق قرار دیئے گئے تھے اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اس حصہ سے منع کردیا واللہ تعالی اعلم

بَابُ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی

رشتہ دارون کا حصہ

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی یُحَدِّثُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَشْکُوْ اِلَیْهِ اَثَرَ الرَّحٰی فِیْ یَدِهَا وَقَدْ بَلَغَهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ سَبْیٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهٗ وَلَقِیَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا الْحَدِیْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ بِذٰلِکَ قَالَ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَهَبَّنَا لِلْقَوْمِ فَقَالَ مَكَانَكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدَانِ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ فَاَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَاِنَّهٗ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی سے روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور چکی پیسنے کی وجہ سے جو نشان آپ کے ہاتھ میں پڑ گئے تھے اسکی شکایت کرتی تھیں اور انکو یہ خبر ملی تھی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں آپ سے خادم لینا چاہتی تھیں اسوقت آپ گھر میں تشریف نہ رکھتے تھے اور عائشہ رضی گھر میں تھیں اُن سے باتیں کر کے چلی گئیں پھر جب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو بی بی عائشہ رضی نے آپکو اس کی اطلاع دی حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے وقت تشریف لائے کہ ہم لیٹ چکے تھے ہم نے چاہا کہ اٹھیں مگر آپ نے فرمایا کہ تم لیٹے رہو آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے حتے کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی (یہ ایک کنایہ ہے کمال عنایت سے) فرمایا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر جو تمنے سوال کیا ہے نہ بتلاؤں تم چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ سوتے وقت پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ تم کو خادم کے لینے سے بڑھکر مفید ہوگا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰهُ اَبَاكِ بِسَعَةٍ وَّ رَفِيْقٍ فَاْتِيْهِ فَاطْلُبِيْ مِنْهُ خَادِمًا فَاَتَتْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكُمَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَبِيْعُهُمَا وَاُنْفِقُ عَلَيْهِمْ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا عَلَّمَنِيْهِ جِبْرَئِيْلُ كَبِّرِي دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّ سَبِّحَا عَشْرًا وَّ احْمَدَا عَشْرًا وَّ اِذَا اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم کو اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے عطاء بن السائب سے وہ اپنے باپ سے وہ علی رضی سے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی سے ایک دن کہا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے باپ کو فراخی مال اور غلام دیئے ہیں تم جاؤ اور اُنسے کوئی خادم مانگ لو تو آپ آئیں اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا واللہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں تم کو دیدوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں جو کہ خالی پیٹ رہتے ہیں اور میرے پاس اتنا مال نہیں کہ تم پر خرچ کروں بلکہ میں انکو بیچوں گا اور اُن پر خرچ کرونگا کیا میں تمکو وہ بات نہ بتلاؤں جو تم کو تمہارے سوال سے بہتر ہے وہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھلائی ہے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اللہ اکبر دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ کہہ لیا کرو اسطرح جب لیٹا کرو کہا کرو پھر مثل حدیث سلیمان کے ذکر کیا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ اَنَّ اُمَّهٗ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَاُمُّهَا حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ فَخَرَجْنَ جَمِيْعًا فَاَتَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ وَمَعَهٗ رَقِيْقٌ فَسَاَلَتْهُ اَنْ يَّخْدِمَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى اَهْلِ بَدْرٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن الحباب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عیاش بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے فضل بن حسن

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن عمرو بن احکم نے کہ اس کی والدہ نے اس سے بیان کیا کہ وہ اور اسکی والدہ فاطمہ رض کے پاس آئین اور یہ تینون نکلیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین بحالیکہ آپ ایک جنگ سے واپس تشریف لائے تھے اور آپ کے ساتھ غلام تھے تب حضرت فاطمہ رض نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ہم کو خادم دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے بدر کے یتیم بچے بڑھ گئے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ ذَوِيْ قُرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ مَعْلُوْمٌ وَلَا حَظَّ لَهُمْ مِنْهُ خِلَافَ حَظِّ غَيْرِهِمْ قَالُوْا وَاِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مَا جَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَبِقَوْلِهٖ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ بِحَالِ فَقْرِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ فَكَمَا يَخْرُجُ الْفَقِيْرُ وَالْيَتِيْمُ وَالْمِسْكِيْنُ مِنْ ذٰلِكَ لِخُرُوْجِهِمْ مِنَ الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهٖ اِسْتَحَقُّوْا مَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ ذَوُوْ قُرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْمُوْمُوْنَ مَعَهُمْ اِنَّمَا كَانُوْا ضَمُّوْا مَعَهُمْ لِفَقْرِهِمْ فَاِذَا اسْتَغْنَوْا خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَوْ كَانَ لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَظٌّ لَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ اِذْ كَانَتْ اَقْرَبَهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا وَاَمَسَّهُمْ بِهٖ رَحِمًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا حَظًّا فِي السَّبْيِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَلَمْ يَخُصَّ مِنْهُ خَادِمًا وَلٰكِنَّهٗ وَكَلَهَا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا حُلْمُهَا فِيْهِ حُلْمُ الْمَسَاكِيْنِ فِيْمَا تَاْخُذُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَاٰى اَنْ تَرْكَهَا ذٰلِكَ وَالْاِقْبَالَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْبِيْحَهٗ وَتَهْلِيْلَهٗ خَيْرٌ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَاَفْضَلُ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اہل علم کا اسطرف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دارون کو خمس مین سے کچھ معین حصہ نہین اس سے انکا کوئی حصہ نہین اور دوسرون کا حصہ ہے۔ وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جو انکا حصہ خمس اس آیت وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ الخ اور اس آیت مین کہ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ الخ ہے مقرر فرمایا ہے یہ اس صورت مین ہے کہ انکو اسکی احتیاج اور ضرورت ہو انکو فقراء و مساکین کے ساتھ شامل کیا ہے اب جس طرح فقرا و مساکین بصورت متمول ہونیکے اس حکم سے خارج ہین اور اس کے مستحق نہین اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کا حال ہے جو کہ انکے ساتھ ملائے گئے ہین اور انکے ساتھ صرف فقر و احتیاج کی وجہ سے ملائے گئے ورنہ جب غنی ہو جاتین تو اس حکم سے نکل جائینگے اور کہتے ہین کہ اگر اس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کا حق ہوتا تو فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ان مین ہوتین کیونکہ سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار آپکی وہ تھین اور رحم کے لحاظ سے سب سے زیادہ مستحق تھین۔ لیکن حضور نے انکے لئے قیدیون مین حصہ مقرر نہین فرمایا اور انکو خادم نہین دیا جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے بلکہ انکو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف سپرد کر دیا کیونکہ جو اس مین سے لیتین تو اس مین وہ مسکینون مین داخل ہوتین جو صدقہ لیا کرتے ہین اس لئے آپ نے اسکا ترک مناسب سمجھا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح و تہلیل کی طرف متوجہ ہونا انکے لئے اس سے بہتر و افضل فرمایا وَقَدْ قَسَمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدَهٗ وَقَبْلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَ الْخُمُسِ فَلَمْ يَرَيَا لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا خِلَافَ حَقِّ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ عِنْدَهُمَا وَثَبَتَ اِذْ لَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمَا فِيْهِ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رَاْيَهُمْ فِيْهِ اَيْضًا وَاِذَا ثَبَتَ الْاِجْمَاعُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَاْيِ اَبِيْ بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض وَمِنْ جَمِيْعِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِهٖ وَوَجَبَ الْعَمَلُ بِهٖ وَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تَرْكُ خِلَافِهِ ترجمہ اور بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تمام خمس کو تقسیم کیا اور ان دونوں حضرات نے بھی باقی مسلمانوں کے حق کے برخلاف حضور کے رشتہ داروں کا حق نہیں خیال کیا۔ اب اس سے ثابت ہوا کہ یہی حکم ان دونوں کے نزدیک تھا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جب ان دونوں صحابہ پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ رض نے کوئی انکار نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ انکی بھی اس میں یہی رائے تھی اور جب حضرت ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بالاجماع یہ ثابت ہوگیا تو اسی پر عمل کرنا واجب ہے اور اس کے خلاف کو چھوڑ دینا ضروری ہے ثُمَّ هٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا صَارَ الْأَمْرُ إِلَيْهِ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا ترجمہ پھر یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب خلافت انکو ملی تو انہوں نے بھی لوگوں کو اسی پر برانگیختہ کیا وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ رَأَيْتَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهِ وَاللّٰهِ سَبِيلَ أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض قُلْتُ وَكَيْفَ وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ مَا تَقُولُونَ قَالَ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ أَهْلُهُ يَصْدُرُونَ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهُ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ أَنْ يُدْعٰى عَلَيْهِ خِلَافَ أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض ترجمہ اور اس میں انہوں نے وہ حدیث بیان کی جو محمد بن خزیمہ نے ہم سے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے محمد بن اسحاق سے کہا کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا اور کہا کہ کیا تو نے علی بن ابی طالب کو دیکھا ہے جبکہ وہ عراق کے حاکم ہوئے اور لوگوں پر حکومت کرنے لگے انہوں نے رشتہ داروں کے حصہ کو کیا کیا تھا اس نے کہا واللہ وہ ابوبکر و عمر رض کے طریق پر چلے تھے میں نے کہا یہ کیسے تم تو ایسا ایسا کہتے ہو اس نے کہا واللہ انکے ساتھی تو انہیں کی رائے کو مانتے تھے میں نے کہا پھر انکو کس نے روکا کہنے لگا واللہ وہ ابوبکر و عمر رض کے رائے کے برخلاف کرنیکو برا سمجھتے تھے فَهٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَجْرَاهُ عَلٰى مَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَجْرَيَاهُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ رَأٰى ذٰلِكَ عَدْلًا وَلَوْ كَانَ رَأْيُهُ خِلَافَ ذٰلِكَ مَعَ عِلْمِهِ وَدِينِهِ وَفَضْلِهِ إِذًا لَرَدَّهُ إِلٰى مَا رَأٰى ترجمہ اب دیکھو یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رض کے فیصلہ کے مطابق عمل کیا کیونکہ اسی کو انہوں نے انصاف سمجھا اور اگر انکی رائے باوجود انکے علم و دین و بزرگی کے اس کے برخلاف ہوتی تو وہ ضرور اپنی رائے پر عمل کرتے وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ قَالَ أَمَّا قَوْلُهُ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامٍ لِلّٰهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ ترجمہ اور اس بارہ میں انہوں نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے جو بیان کی ہم سے محمد بن حریمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے سفیان سے وہ قیس بن مسلم سے کہا کہ میں نے حسن بن محمد بن علی رض سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ الآیہ کی نسبت دریافت کیا تو کہا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اللہ کے لئے اسکا خمس ہے سو یہ تو کلام کا شروع ہے[1] کیونکہ اللہ ہی کے لئے دنیا و آخرت ہے (اور در اصل یہ ہے) رسول اور رشتہ داروں اور یتامی کے لئے وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَوْمٌ مِنْهُمْ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ وَقَالَ قَوْمٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ أَجْمَعُوا أَنْ رَأَيْنَاهُمْ جَعَلُوا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ

[1] یعنی یہ صرف تمہید ہے کلام مبتدا ہے کلام مبتدا منقسم نہیں ہوتا۔ قال الرسول الخ سے کلام منقسم ہے۔ منہ عفی عنہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالُوا فَلَا تَرَى أَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَجَعَ إِلَى الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ الَّذِي تَكُونُ عُدَّةً لِلْمُسْلِمِينَ لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ وَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ لِذِي قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ لَمَا مَنَعُوا مِنْهُ وَلَمَّا صَرَفُوا إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا كَفَى ذٰلِكَ تَمَّى لِلْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ عَلِمَهُ فِي أَهْلِهِ وَتَقَدَّمَ فِيهِمْ ترجمہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں مین اختلاف ہو گیا بعض نے یہ کہا رشتہ دارون کا حصہ خلیفہ کی قرابت کی وجہ سے ہے اور بعض نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کا حق ہے پھر سب اسپر متفق ہین کہ ان دونون حصون کو گھوڑون اور خدا کی راہ کے سامان مین لگایا جائے اور یہ حال حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عہد مین رہا یہ لوگ کہتے ہین کہ کیا تم دیکھتے نہین کہ یہ وہ بات ہے جس پر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اتفاق کیا ہے اور وہ گھوڑون اور ہتھیارون کی طرف جو کہ دشمن کی لڑائی کے لئے مہیا کئے گئے ہون لوٹتی ہے اور اگر یہ حصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کا ہوتا تو صحابہؓ اس سے منع نہ کرتے اور نہ انکے سوا کسی اور پر خرچ کرتے اور یہ بات حسن بن محمد پر باوجود انکے علم اور ان مین مقدم ہونیکے مخفی نہ رہی

وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي جَوَابِهِ لِنَجْدَةَ لَمَّا كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ترجمہ اور یہ بات عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نجدہ کے جواب مین لکھی تھی جس نے رشتہ دارون کے حصہ کی بابت آپ سے پوچھا تھا وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا عَمِّي جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَنَا وَقَدْ كَانَ دَعَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِيُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا وَيَقْضِيَ عَنْ مُعْدِمِنَا فَأَبَيْنَا إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ لَنَا ترجمہ اور اس مین انہون نے وہ حدیث بیان کی جو کہ ہم سے ابن ابی داؤد نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میری چچا جویریہ بن اسماء نے مالک بن انس سے وہ ابن شہاب سے کہ یزید بن ہرمز نے اُن سے بیان کیا کہ نجدہ سردار یمامہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا اور رشتہ دارون کے حصہ کی بابت اُنسے پوچھا تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس کو لکھا کہ وہ ہمارا حق ہے اور بلاشبہہ ہم کو عمر بن الخطابؓ نے بلایا تھا تاکہ اس سے ہماری بیواؤن کا نکاح کرے اور ہمارے قرض خواہون کا قرض ادا کرے لیکن ہمنے انکار کر دیا مگر اس صورت مین کہ ہمکو سب دیدے اور ہمنے خیال کیا تھا کہ وہ ہمارا حق ہے ۵

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى الَّذِي ذَكَرَ اللهُ وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ لَنَرَى أَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا کہ مین نے قیس سے سنا وہ یزید بن ہرمز سے حدیث بیان کرتا تھا کہ نجدہ بن عامر نے ابن عباسؓ کی طرف لکھا اور اس مین ان رشتہ دارون کی نسبت پوچھا جس کا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے اور اُنکے لئے مقرر کیا ہے تب انہون نے اس کو لکھا بحالیکہ مین موجود تھا کہ ہم جانتے تھے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا حق ہے لیکن ہماری قوم نے ہم کو دینے سے انکار کیا ۶

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّ قَوْمَهُمْ أَبَوْا عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ وَلَمْ يَظْلِمْ مَنْ أَبَى ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أُرِيدَ فِي ذٰلِكَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ فَحَيْثُ وُجِدَ ذٰلِكَ وُجِدَ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ ذَوِى الْقُرْبٰى لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ بَعْدِهٖ ترجمہ یہ ابن عباس ہیں جو کہ خبر دیتے ہیں کہ انکی قرابت نے انکو دینے سے انکار کر دیا اور جس نے انکار کیا اس نے کوئی ظلم نہیں کیا اب یہ انکی دلیل ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے لئے مقصور ہے وہ فقر و حاجت ہے (یعنی اس کی علت احتیاج ہے اگر نہ ہو تو پھر نہیں) - پس یہ انکے دلائل ہیں کہ جو اس طرف گئے ہیں کہ رشتہ داروں کے لئے خمس میں حصہ نہیں اور یہ تو زمانہ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا نہ آپ کے بعد وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا كَانَ لَهُمْ سَهْمٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْسِمَهٗ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ ترجمہ اور اس میں دوسرے علما انکے مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ بلاشبہ انکے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حصہ تھا اور وہ خمس کا خمس ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیار تھا کہ ان میں سے جسکو چاہتے دیدیتے وَذَكَرُوْا فِىْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ مَطَرٍ وَعَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى اَعْطٰى بَنِىْ هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِ بَنِىْ اُمَيَّةَ شَيْئًا وَبَنِىْ نَوْفَلٍ فَاَتَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِنَا فَمَا بَالُنَا وَبَنِى الْمُطَّلِبِ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِى النَّسَبِ شَىْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ اِنَّ بَنِى الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِىْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا الْاِسْلَامِ ترجمہ اور اس انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو ہم سے محمد بن حمید بن مطر اور علی بن شیبہ بغدادیوں نے بیان کی ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحاق نے زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ جبیر بن مطعم سے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داروں کا حصہ تقسیم کیا تو بنی ہاشم اور بنی المطلب کو دیا اور بنی امیہ اور بنی نوفل کو کچھ نہ دیا تب میں اور عثمانؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہمنے کہا یا رسول اللہ یہ تو بنی ہاشم ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب فضیلت دی ہے لیکن بنی مطلب کا کیا حال ہے وہ اور ہم تو نسب میں ایک ہی ہیں آپ نے فرمایا ہے کہ بنی مطلب نے مجھکو جہالت اور اسلام میں چھوڑا نہیں قَالُوْا فَلَمَّا اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اَسْهُمَ بَعْضَ الْقَرَابَةِ وَحَرَّمَ مَنْ قَرَابَتُهٗ مِنْهُ كَقَرَابَتِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِمَا جَعَلَ لِذَوِى الْقُرْبٰى كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ خَاصًّا مِنْهُمْ وَجَعَلَ الرَّاْىَ فِىْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهٗ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ فَاِذَا مَاتَ فَانْقَطَعَ رَاْيُهٗ انْقَطَعَ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ جُعِلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهٖ سَهْمَ الصَّفِىِّ فَكَانَ ذٰلِكَ مَا كَانَ حَيًّا يَخْتَارُ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْمَغْنَمِ مَا شَاءَ فَلَمَّا مَاتَ انْقَطَعَ ذٰلِكَ ترجمہ یہ علما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حصہ اپنے بعض رشتہ داروں کو دیا اور ان بعض کو جنکی قرابت آپ سے انکی قرابت کی طرح تھی محروم رکھا تو اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت سے ہر قسم کی قرابت کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ان میں سے خاص رشتہ دار مقصود رہے ہیں اور اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے کو اختیار دیا ہے کہ جہاں حضور چاہیں اسکو دیدیں اور جب آپ کا انتقال ہو گیا تو آپ کی رائے بھی جاتی رہی اور انکے حصہ بھی جاتے رہے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

toobaa-elibrary.blogspot.com

غنیمت مین سے اپنے لئے صاف حصہ رکھہ لیا کرتے تھے اور یہ حصہ آپکی زندگی تک محمد و دتھا جسکو جسقدر چاہتے دیدیتے
لیکن جب آپ انتقال فرماگئے تو یہ بات جاتی رہی وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَةُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ترجمہ اور اس قول کی طرف جو علما رگئے ہین وہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم ہین وَخَالَفَهُمْ
فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ ذَوُو الْقُرْبٰى الَّذِيْنَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا جَعَلَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ فَاَعْطَاهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُمْ مِنْ ذٰلِكَ بِجَعْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ حِيْنَئِذٍ اَنْ يُعْطِىَ غَيْرَ هُمْ
مِنْ بَنِىْ اُمَيَّةَ وَبَنِىْ نَوْفَلٍ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَدْخُلُوْا فِى الْاٰيَةِ وَاِنَّمَا دَخَلَ فِيْهَا مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِىْ هٰذَا الْاِخْتِلَافِ فَذَهَبَ كُلُّ فَرِيْقٍ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجَّ الْقَوْلَ بِمَا
وَصَفْنَا وَاَحَبَّ اَنْ نَكْشِفَ كُلَّ قَوْلٍ مِنْهَا وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حُجَّةِ قَائِلِهٖ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَنَظَرْنَا فِىْ
ذٰلِكَ فَابْتَدَاْنَا بِقَوْلِ الَّذِىْ نَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمْ فِى الْاٰيَةِ شَىْءٌ بِحَقِّ الْقَرَابَةِ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا جُعِلَ لَهُمْ فِيْهَا مَا جُعِلَ لِحَاجَتِهِمْ وَ
فَقْرِهِمْ كَمَا جُعِلَ لِلْمَسٰكِيْنِ وَالْيَتٰمٰى فِيْهَا مَا جُعِلَ لِحَاجَتِهِمَا وَفَقْرِهَا فَاِذَا ارْتَفَعَ الْفَقْرُ عَنْهُمْ جَمِيْعًا اِرْتَفَعَتْ حُقُوْقُهُمْ
مِنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى حِيْنَ قَسَمَهٗ فَاَعْطٰى بَنِىْ هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ
وَعَمَّهُمْ بِذٰلِكَ جَمِيْعًا وَقَدْ كَانَ فِيْهِمُ الْغَنِىُّ وَالْفَقِيْرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَوْ كَانَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ هُوَ لِعَيْنِ الْفُقَرَاءِ
لِعِلَّةِ الْقَرَابَةِ اِذًا لَمَا دَخَلَ اَغْنِيَاؤُهُمْ فِىْ فُقَرَآئِهِمْ فِىْ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ وَلَقَصَدَ اِلَى الْفُقَرَآءِ مِنْهُمْ دُوْنَ
الْاَغْنِيَآءِ وَاَعْطَاهُمْ كَمَا فَعَلَ فِى الْيَتَامٰى فَلَمَّا اَدْخَلَ اَغْنِيَاؤُهُمْ فِىْ فُقَرَآئِهِمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ قَصَدَ بِذٰلِكَ اِلٰى
اَعْيَانِ الْقَرَابَةِ بِعِلَّةِ قَرَابَتِهِمْ لَا لِعِلَّةِ فَقْرِهِمْ ترجمہ اور اس مین دوسرے علما رانکے مخالف ہین وہ کہتے ہین بلکہ وہ
رشتہ دار جنکا حصہ خمس مین سے اللہ تعالی نے مقرر کیا ہے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین سوا نہین کو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے حصہ دیا کیونکہ اللہ تعالے نے انہین کے لئے مقرر کیا تھا اور انکے سوا بنی امیہ و بنی نوفل کو دینا جائز نہ تھا
کیونکہ وہ آیت کے حکم مین داخل ہی نہ تھے اس مین خاصکر آپ کے رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی المطلب ہی داخل تھے
اب جبکہ یہ اختلاف ہوگیا تو ہر فریق اپنی رائے کی طرف گیا جسکا ہمنے ذکر کیا ہے اور اپنے قول کی دلیل وہ پیش کی
جو ہم نے بیان کی تو ضرور ہوا کہ ہم ہر ایک قول اور قائل کے دلائل کو کھولکر بیان کرین اور ان اقوال سے صحیح قول
نکال لین ہمنے اس مین غور کیا تو پہلے ہم ان لوگون کا قول دیکھتے ہین جو کہتے ہین کہ آیت مین قرابت کے لئے حق ہی نہین
اور جو کچھہ انکے لئے مقرر کیا گیا وہ صرف انکے فقر و احتیاج کی صورت مین ہے جیسا کہ مسکین و یتیم کے لئے بوقت ضرورت
و احتیاج رکھا گیا ہے اور جب احتیاج جاتا رہے تو انکے حقوق بھی جاتے رہینگے پس ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو دیکھا ہے کہ آپ نے جب ذوی القربے کا حصہ تقسیم کیا تو بنی ہاشم و بنی المطلب کو دیا اور سب کو دیا حالانکہ ان مین غنی
بھی تھے اور فقیر بھی تھے اب اس سے ثابت ہوا کہ اگر انکو دنیا بوجہ فقر و احتیاج کے ہوتا اور قرابت کی علت کا لحاظ نہ ہوتا
تو بالضرور انکے اغنیا انکے فقرا مین داخل نہ ہوتے آپ غنیون کو نہ دیتے فقرا کو ہی دیتے اور انہین کو یتامے کی طرح
دیا کرتے لیکن جب انکے غنی بھی فقرا مین داخل کردیئے تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو جو حصہ دیا صرف قرابت
کی وجہ سے دیا نہ فقر کی وجہ سے وَاَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا حَيْثُ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّخْدُمَهَا خَادِمًا مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الَّذِىْ كَانَ قَدْ مَهَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ وَوَكَلَهَا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّسْبِيْحِ فَهٰذَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَيْسَ فِيهِ عَوْنَا دَلِيلٌ لَهُمْ عَلَى مَا ذَكَرُوا لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهُمَا حِينَ سَأَلَتْهُ لَا حَقَّ لَكِ فِيهِ
وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ لَبَيَّنَ ذَلِكَ لَهُمَا كَمَا بَيَّنَهُ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَرَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حِينَ سَأَلَاهُ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّ
دَقَاتِ فَقَالَ لَهُمَا إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ بَيْهَقِيّ ترجمہ لیکن جو انہون نے حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا ہے کہ انہون نے حضور سے ان قیدیون مین سے جو آپکے پاس آئے تھے ایک خادم مانگا تھا اور آپنے
انکو نہ دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح کی طرف انکو پھیر دیا سو ہمارے نزدیک یہ انکی دلیل نہین ہو سکتی جیسا کہ انہون نے ذکر
کی ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب انہون نے سوال کیا تھا تو آپ نے انکو یہ نہین فرمایا تھا کہ تمہارا کوئی حق
نہین ہے اگر ایسا ہوتا تو آپ انکو صاف کہدیتے جیسا کہ فضل بن عباس اور ربیعہ بن حارث کو جب انہون نے صدقہ پر عامل
بننے کی درخواست کی تھی صاف کہدیا تھا کہ یہ تو صرف لوگون کی میل ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اسکی اہل بیت کو اسکا
لینا حلال نہین وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ لَمْ يُعْطِهَا الْخَادِمَ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ فَلَمَّا أَعْطَاهَا حَظَّهَا مِنْ ذَلِكَ
وَأَعْطَى غَيْرَهَا أَيْضًا حَقَّهُ فَيَكُونُ تَرْكُهُ إِعْطَاءَهَا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يَقْسِمْ وَدَلَّهَا عَلَى تَسْبِيحِ اللهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْلِيلِهِ الَّذِي
يَرْجُو لَهَا بِهِ الْفَوْزَ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَالزُّلْفَى عِنْدَهُ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَخَذَ مِنْهَا مِنْ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَسَمَ وَلَا نَعْلَمُ
فِي الْآثَارِ مَا يَدْفَعُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ ترجمہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ انکو خادم اس لئے نہ دیا ہو کہ ابھی تقسیم نہ ہوئی تھی اور جب تقسیم
ہوئی تو انکو بھی اسکا حق دیا اور انکو بھی دیا پس انکو بھی دیا پس انکو نہ دینا اس لئے تھا کہ ابھی تقسیم نہ ہوئی تھی اور انکو تسبیح
تہلیل و تحمید کی طرف اشارہ کیا جس سے خدا کے یہان کامیابی اور قرب حاصل ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعد تقسیم انکو خادم
دیا ہو اور احادیث مین ہم نہین جانتے کہ جو ان احتمالات کو رد کر سکے وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَنَعَهَا مِنْ ذَلِكَ إِنْ كَانَ مَنَعَهَا
مِنْهُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ قَرَابَةً وَلَكِنَّ أَقْرَبَ مِنَ الْقَرَابَةِ لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يُقَالُ هُوَ مِنْ قَرَابَةِ أَبِيهِ إِنَّمَا يُقَالُ ذَلِكَ لِمَنْ غَيْرُهُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْهُ ترجمہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپنے اس لئے منع فرمایا ہو کہ حضرت فاطمہ قرابت اور رشتہ مین نہین بلکہ وہ قرابت
سے زیادہ قریب تھین کیونکہ بیٹے کو یہ نہین کہا جاتا کہ وہ باپ کی قرابت مین سے ہے اور یہ قرابت کا اطلاق تو غیر اولاد
پر ہوتا ہے کہ فلان شخص اسکا فلان کی نسبت زیادہ قریب ہے الآخری الی قول اللہ عزوجل قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ
خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِينَ لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْأَقْرَبِينَ فَلَمَّا كَانَ الْوَالِدُ يَخْرُجُ مِنْ
قَرَابَةِ وَلَدِهِ فَكَذَلِكَ الْوَلَدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَالِدِهِ ترجمہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف نہین دیکھتے قُلْ
مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ۔ اب والدین کو اقربین کے علاوہ ذکر کیا کیونکہ وہ اقربین سے زیادہ قریب ہین
اب جس طرح کہ والد ولد کی قرابت سے خارج ہے اسی طرح ولد بھی باپ کی قرابت سے خارج ہے وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ
رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ نَحْوًا مِمَّا ذَكَرْنَا فِي رَجُلٍ قَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ بِثُلُثِ مَالِي لِقَرَابَةِ فُلَانٍ إِنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهُ لَا يَدْخُلُونَ فِي ذَلِكَ
لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ وَلَيْسُوا بِالْقَرَابَةِ وَاحْتَجَّ فِي ذَلِكَ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا ترجمہ اور بلاشبہہ امام محمد
بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے اسیطرح اس شخص کے بارہ مین جس نے یہ کہا کہ مین اپنے ثلث مال کی فلان شخص کے قرابتیون
کے لئے وصیت کرتا ہون یہ کہا ہے کہ اس وصیت مین اس کے والدین اور اولاد داخل نہ ہونگے کیونکہ وہ قریب نہین بلکہ
زیادہ قریب ہین امام موصوف نے اس مین اسی آیت کو دلیل گردانا ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے فَهَذَا آخِرُ مَا أَرَدْنَا نَظْمَهُ
مِمَّا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ لَهُمْ أَيْضًا بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا هَذَا حُجَّةٌ فِي نَفْيِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ترجمہ اب یہ دوسری

toobaa-elibrary.blogspot.com

وجہ سے پس اس سے انکی وہ دلیل جاتی رہی کہ جو انہوں نے فاطمہ رضہ کی حدیث مین ذوی القربی کے حصہ نہونے مین بیان کی ہے
وَاَمَّا مَا احْتَجَّ بِهٖ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِمَا وَاَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُنْکِرُوْا
ذٰلِکَ عَلَیْهِمَا فَاِنَّ هٰذَا مِمَّا یَسُوْغُ فِیْهِ اِجْتِهَادُ الرَّاْیِ فَرَاٰیَاهُمَا ذٰلِکَ وَاجْتَهَدَا فَکَانَ مَا اَدَّاهُمَا اِلَیْهِ اِجْتِهَادُهُمَا هُوَ مَا رَاٰیَاهُ فِیْ ذٰلِکَ
فَحَسْبُهُمَا وَهُوَ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِمَا وَهُمَا فِیْ ذٰلِکَ مُثَابَانِ مَاْجُوْرَانِ وَاَمَّا قَوْلُهُمْ وَلَمْ یُخَالِفْ ذٰلِکَ عَلَیْهِمَا اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ جَازَ اَنْ یُّنْکِرَ ذٰلِکَ عَلَیْهِمَا اَحَدٌ وَهُمَا لَمْ یَعْدُوَا اَنْ رَاَیَا رَاْیًا سَلَّمَا بِهٖ فَقَدْ لَا یُنْکِرُ فِیْ ذٰلِکَ الَّذِیْ
کُلِّفَا کَانَ قَدْ وَاَمَّا اِنْ کَانَ اَسَاءَا فِیْ ذٰلِکَ فَاِنَّ خَطَاَهُمَا فِیْ اِجْتِهَادِهِمَا لِلنَّاسِ جَمِیْعًا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی مَا رَاَیَا وَحَمْلُ
رَاْیِ غَیْرِهِمَا مِمَّنْ خَالَفَهُمَا اِجْتِهَادًا فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی مَا رَاٰهُ وَکُلٌّ مَاْجُوْرٌ فِیْ اِجْتِهَادِهٖ فِیْ ذٰلِکَ مُثَابٌ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ الَّذِیْ
عَلَیْهِ وَلَهُ یُنْکِرْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ قَوْلَهُ لِاَنَّ مَا خَالَفَتْ اِلَیْهِ هُوَ رَاْیٌ وَالَّذِیْ قَالَهُ مُخَالِفُهُ هُوَ رَاْیٌ اَیْضًا وَلَا تَوْقِیْفَ
مَعَ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِقَوْلِهٖ مِنْ کِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ وَّلَا اِجْمَاعٍ ترجمہ لیکن یہ جو انہون نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فعل
سے دلیل لی ہے اور یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ان دونون پر انکار نہین کیا سو اسکا جواب یہ
ہے کہ اس مین اجتہادی رائے کی گنجائش تھی انہون نے اجتہاد کیا اور اس کے موافق حکم دیدیا وہ اس مین مصیب اور ماجور
تھے اور انکا یہ کہنا اور کسی اصحاب نے ان پر انکار نہین کیا سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کیسے ممکن تھا کہ ان دونون حضرات پر
کوئی اعتراض کرے بجا یکہ وہ امام عادل تھے انہون نے ایک رائے قائم کی اور جسکی انکو تکلیف دی گئی تھی اسپر عمل کیا لیکن
انکے سوا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اور رائے تھی لیکن (باوجود اسکے) انہون نے انکی رائے پر سختی کا انکار نہین کیا جبکہ اس
مین رائے وسیع ہے اور اجتہاد سب کے لئے ہوا کرتا ہے ابوبکر و عمر رضہ کی رائے وہ ہوئی جسکا انہون نے حکم دیا اور دوسرے
صحابہ کی رائے ہوئی جو انکے برخلاف تھی اور ہر ایک اپنی اپنی رائے و اجتہاد مین ثواب پر ہے اور اپنے فرض منصبی کو ادا
کرتا ہے اور ایک صحابی دوسرے صحابی پر انکار نہین کرتا کیونکہ اسکی ایک رائے ہے اور اسکے مخالف کی بھی رائے ہے اور
ان مین سے ایک کے پاس بھی کتاب و سنۃ و اجماع سے نص صریح نہین ہے وَالدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا قَدْ کَانَا اَخْطَاَا فِیْمَا رَاَیَا مِنْ ذٰلِکَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ کُنَّا نَرٰی اَنَّا نَحْنُ هُمْ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی ذٰلِکَ عَلَیْنَا قَوْمُنَا فَاَخْبَرْنَاهُمْ اَنَّا نَرٰی ذٰلِکَ رَاْیًا اَبَاهُ عَلَیْهِمْ قَوْمُهُمْ وَاَنَّ عُمَرَ عَاهَمَ اِلٰی اَنْ یُّزَوِّجَ
مِنْهُ اَیِّمَهُمْ وَیُعْطِیَ مِنْهُ عَارِیَهُمْ قَالَ فَاَبَیْنَا عَلَیْهِ اِلَّا اَنْ نُّسَلِّمَهُ لَنَا کُلَّهُ فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّهُمْ قَدْ کَانُوْا عَلٰی هٰذَا الْقَوْلِ فِیْ خِلَافَةِ
عُمَرَ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّاَنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا اِنَّمَا عُوْا اَمَّا کَانُوْا رَاَوْا وَاَمَّا مِنْ ذٰلِکَ لِرَاْیِ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَا رَاْیِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا اَنَّ حُکْمَ ذٰلِکَ کَانَ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعِنْدَ سَائِرِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَحُکْمِ الْاَشْیَاءِ
الَّتِیْ یَخْتَلِفُ فِیْهَا الَّتِیْ یَسُوْغُ فِیْهَا اِجْتِهَادُ الرَّاْیِ ترجمہ اور اسپر دلیل کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے قول کی مخالفت کی گئی ہے حضرت
ابن عباسؓ کا وہ قول ہے جو وہ فرماتے ہین ہم خیال کرتے تھے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرابت والے ہین مگر
ہماری قوم نے ہمکو دینے سے انکار کر دیا پس انہون نے خبر دی کہ ہم لوگ اس رائے رکھتے تھے جسپر ہماری قوم
نے انکار کیا اور یہ کہ حضرت عمر رضہ نے انکو بلایا تھا کہ اس خمس مین سے انکی رانڈون کا نکاح کر دے انکے ننگون کو کپڑا
پہنا دے تو ہم نے اسکا انکار کیا مگر اس صورت مین کہ ہم کو سب مال دیدین کہ ہم اس کو کہانین اب یہ اسکی دلیل ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ یہ لوگ ابوبکر رض کے بعد حضرت عمر رض کی خلافت مین اس قول پر تھے اور یہ لوگ ابوبکر و عمر رض کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو نہ چھوڑ بیٹھے تھے اب یہ اسپر دلیل ہے کہ یہ حکم ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک اجتہادی امر تھا جس مین گنجائش اختلاف ہے وَاَمَّا قَوْلُهُمْ ثُمَّ اَفْضَى الْاَمْرُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ عَمَّا كَانَ وَضَعَهُ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ كَانَ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مِثْلَ الَّذِيْ رَاَيَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرُوْا لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَقِيَ فِيْ يَدِ عَلِيٍّ مِمَّا كَانَ وَقَعَ فِيْ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لِاَنَّهُمَا لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ وَقَعَ فِيْ اَيْدِيْهِمَا اَنْفَذَاهُ فِيْ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ رَاَيَاهَا فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهَا ثُمَّ اَفْضَى الْاَمْرُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّهٗ سَبٰى اَحَدًا وَلَا ظَهَرَ عَلٰى اَحَدٍ مِنَ الْعَدُوِّ وَلَا غَنِمَ غَنِيْمَةً يَجِبُ فِيْهَا الْخُمُسُ فِيْ اَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ شُغْلُهٗ فِيْ خِلَافِ قَوْمٍ كَانُوْا يُقَاتِلُوْنَ مَنْ خَالَفَهُمْ مِمَّنْ لَا يَسْبِيْ وَلَا يَغْنَمُ وَاِنَّمَا يَحْتَجُّ بِقَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اَنَّهٗ لَوْ سَبٰى وَغَنِمَ فَفَعَلَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَعَلَا فِي الْاَخْمَاسِ وَاَمَّا اِذَا لَمْ يَكُنْ سَبٰى وَلَا غَنِمَ فَلَا حُجَّةَ لِاَحَدٍ فِيْ تَغْيِيْرِ مَا كَانَ فُعِلَ قَبْلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ بَقِيَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ عَنَمَهٗ مِنْ قَبْلِهٖ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ رِوَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا حُجَّةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَذْهَبِهٖ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ كَانَ لَا نَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا صَارَ اِلَيْهِ بَعْدَ مَا نَفَذَ فِيْهِ الْحُكْمُ مِنَ الْاِمَامِ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهٗ فَلَمْ يَكُنْ لَهٗ اِبْطَالُ ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَاِنْ كَانَ هُوَ يَرٰى خِلَافَهٗ الْحُكْمَ مِمَّا يَخْتَلِفُ فِيْهِ الْعُلَمَاءُ وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ مَا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيَاهُ فِيْ رِوَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هٰذَا مِمَّنْ قَدْ خَالَفَهٗ يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَرٰى اَنَّا نَحْنُ هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذِهٖ جَمِيْعُ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ احْتَجَّ بِهَا الَّذِيْنَ قَسَمُوْا مَرْضَى وَذَوِي الْقُرْبٰى اَمْرَ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَاَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْفُقَرَاءِ فَبَطَلَ بِمَا ذَهَبَ فَثَبَتَ اَحَدُ الْمَذَاهِبِ الْاٰخَرِ ترجمہ اور انکا یہ قول کہ پھر اس امر کی خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہونچی تو آپ بھی ابوبکر و عمر رض کے مقرر کردہ حکم کو کچھ بھی بدلا نہین اور یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ ابوبکر و عمر رض کی طرح ایک رائے رکھتے تھے مگر یہ اس طرح نہین جیسا کہ انہون نے ذکر کیا ہے کیونکہ حضرت علی رض کے ہاتھ مین وہ مال باقی نہین تھا جو کہ ابوبکر و عمر رض کے ہاتھ مین تھا اس لئے کہ جب وہ مال انکے ہاتھ مین تھا تو انہون نے اس کو جہان مناسب سمجھا خرچ کر ڈالا پھر یہ حکومت حضرت علی رض کو حاصل ہوئی تو معلوم نہین کہ انہون نے کس کو قید کیا اور نہ وہ کسی ایسے دشمن پر غالب ہوئے اور نہ اسی غنیمت حاصل کی جس مین خمس واجب ہوتا ہو کیونکہ وہ تو اپنی تمام خلافت کے زمانہ مین ایسے مخالفون سے برسر جنگ رہے کہ جنکو نہ قید کیا جائے نہ اُنکے غنیمت حاصل ہو (یعنی اپنی قوم ہی سے لڑتے رہے) اور حضرت علی رض کے قول سے تو اس وقت حجت لا سکتے تھے کہ اگر انہون نے کسی کو قید کیا ہوتا یا غنیمت کا مال حاصل کیا ہوتا پھر وہ حضرت ابوبکر و عمر رض کی طرح خمسون مین برتاؤ کرتے اور جب انکے وقت مین قید و غنیمت ہی نہین ہوئی تو اب کسی کے لئے اُنسے پہلے امر کی تغییر کی دلیل نہین اور اگر اُنکے پاس کوئی ایسا مال ہوتا جو اُن سے پہلے غنیمت مین آچکا تھا پھر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کو محروم کرتے تاہم اسکے مذہب پر دلیل نہین ہو سکتی تھی اس لئے کہ وہ مال اُنکے پاس اسوقت آیا کہ اُنسے پہلے ایک امام اس مین حکم جاری کر چکا تھا اب انکو اس حکم کا باطل کرنا جائز نہین تھا اگرچہ انکی رائے اس کے برخلاف ہوتی کیونکہ یہ مختلف فیہ تھا اور اگر علی رض کی بھی وہی رائے تھی جو کہ ابوبکر و عمر رض کی تھی تو یہان پر اس رائے کے مخالف

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے ابن عباس رضہ کے قول کے موافق کہا جو کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے کہ ذوی القربیٰ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے اس سے انکار کیا اور یہ جو اہانت ان لوگوں کے دلائل کے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے حصہ آپکی زندگی میں نہ آپکے بعد واجب نہیں تھے اور یہ کہ وہ اور فقراء کی طرح ہیں پس یہ مذہب بھی باطل ہوا اور دوسرے مذہب ثابت ہوئے فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ اٰیَۃَ الْخَلِیْفَۃِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ سَہْمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِیْفَۃِ مِنْ بَعْدِہٖ ھَلْ یَدُلُّ لَہٗ وَجْہٌ فَرَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ کَانَ فُضِّلَ بِسَہْمِ الصَّفِیِّ وَبِخُمُسِ الْخُمُسِ وَجُعِلَ لَہٗ مَعَ ذٰلِکَ فِی الْغَنِیْمَۃِ سَہْمٌ کَسَہْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ رَاَیْنَاھُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ سَہْمَ الصَّفِیِّ لَیْسَ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ حُکْمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ ذٰلِکَ خِلَافُ حُکْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِہٖ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَیْضًا اَنَّ حُکْمَہٗ فِیْ خُمُسِ الْخُمُسِ خِلَافُ حُکْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِہٖ وَثَبَتَ اَنَّ حُکْمَہٗ فِیْمَا وَصَفْنَا خِلَافُ حُکْمِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِہٖ وَثَبَتَ اَنَّ حُکْمَہٗ قَرَابَتَہٗ فِیْ ذٰلِکَ خِلَافُ حُکْمِ قَرَابَۃِ الْاِمَامِ مِنْ بَعْدِہٖ فَثَبَتَ اَحَدُ الْقَوْلَیْنِ مِنَ الْاٰخَرَیْنِ ترجمہ: اب ہم نے ارادہ کیا کہ ان لوگوں کے قول کو دیکھیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کا حصہ آپکے خلیفہ کے رشتہ داروں کے لئے ہے اور آپکا حصہ آپکے بعد آپ کے خلیفہ کا ہے آیا اس کی کوئی دلیل بھی ہے سو ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک پاکیزہ خاص حصہ کی فضیلت تھی اور خمس الخمس کی بھی فضیلت تھی اور باوجود اس کے مال غنیمت میں بھی آپ کا ایک حصہ ایک مسلمان کے حصہ کی طرح تھا پھر ہمنے انکو دیکھا کہ وہ سب اس پر متفق ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ صفی (پاک صاف) اور کسی کے لئے نہیں ہے اور آپ کا حال آپ کے خلیفہ کے برخلاف ہے اب اس سے بھی ثابت ہوا کہ آپکے بعد خمس الخمس بھی خلیفہ کے لئے نہیں اور آپ کا اور آپکے خلیفہ کا مختلف حکم ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ آپکی قرابت کا اور خلیفہ کی قرابت کا آپ کے بعد ایک حکم نہیں تو اب آخر کے دو قولوں میں سے ایک ثابت ہوا فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ فَاِذَا اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَکَانَ سَہْمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَارِیًا لَہٗ مَا کَانَ حَیًّا اِلٰی اَنْ مَاتَ وَانْقَطَعَ بِمَوْتِہٖ وَکَانَ سَہْمُ الْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ کَمَا کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ ترجمہ: اب ہمنے اس میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کا یہ فرمان کہ جان لو اس امر کو کہ جو تم نے غنیمت کا مال حاصل کیا ہے تو اللہ تعالے کے لئے اس کا خمس اور اس کے رسول اور ذوی القربیٰ یتامیٰ مساکین ابن سبیل کے لئے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ تو آپکی زندگی تک تھا اور آپ کے انتقال سے موقوف ہوگیا اور یتامے مساکین مسافرون کا حصہ آپکے انتقال کے بعد بھی تھا جیسا کہ آپکی زندگی میں تھا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِیْ سَہْمِ ذِی الْقُرْبٰی فَقَالَ قَوْمٌ ھُوَ لَھُمْ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا کَانَ لَھُمْ فِیْ حَیَاتِہٖ وَقَامَ قَوْمٌ قَدِ انْقَطَعَ عَنْھُمْ بِمَوْتِہٖ وَکَانَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَمَعَ کُلَّ قَرَابَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَلِذِی الْقُرْبٰی فَلَمْ یَخُصَّ اَحَدًا مِّنْھُمْ دُوْنَ اَحَدٍ ثُمَّ قَسَمَ ذٰلِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطٰی مِنْھُمْ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ خَاصَّۃً وَحَرَمَ بَنِیْ اُمَیَّۃَ وَبَنِیْ نَوْفَلٍ وَقَدْ کَانُوْا ھُمْ وَبَنُوْ ھَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ مَعْدُوْدِیْنَ وَفِیْمَنْ اَعْطَی الْغَنِیَّ وَالْفَقِیْرَ وَفِیْمَنْ حَرَمَ کَذٰلِکَ فَثَبَتَ اَنَّ ذٰلِکَ النَّھْیَ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَہٗ فِیْ اَیِّ قَرَابَتِہٖ شَاءَ فَصَارَ بِذٰلِکَ حُکْمُہٗ حُکْمَ سَہْمِہِ الَّذِیْ کَانَ یَصْطَفِیْ لِنَفْسِہٖ فَکَمَا کَانَ ذٰلِکَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرُ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَكَانَ هٰذَا اَيْضًا كَذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ غَيْرُ وَاجِبٍ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ترجمہ پھر ذوالقربی (رشتہ داروں) کے حصہ میں علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بھی انکے لئے ہے جیسے کہ زندگی میں تھا اور بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ آپکے انتقال کے بعد موقوف ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام قرابتیوں کو اپنے اس قول میں ولذی القربی جمع کردیا ہے اور ان میں بعض کو بعض سے خاص نہیں کیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تقسیم کی انہیں سے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو خاص کردیا اور بنی امیہ و بنی نوفل کو محروم کردیا اور وہ گنتی کے چند تھے اور جنکو دیا ان میں غنی و فقیر سب شامل تھے اور جنکو نہ دیا وہ بھی ایسے ہی تھے اب اس سے ثابت ہوا کہ یہ حصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے خاص تھا اور آپکا اختیار تھا کہ اپنی قرابتیوں میں جسے چاہتے دیتے اب اس کا حال بھی اسی حصہ کی طرح ہوگیا جو خاص آپ کے لئے برگزیدہ تھا اور جس طرح پر وہ آپکے انتقال کے بعد موقوف ہوگیا اور آپ کے بعد کسی کے لئے ضروری نہ رہا اسی طرح یہ قرابت کا حصہ بھی آپکے وفات سے موقوف ہوکر آپکے بعد کسی کا حق نہ رہا اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے۔

بَابُ النَّفْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ قِتَالِ الْعَدُوِّ وَاِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ

اس غنیمت کا حال جو دشمن کی لڑائی اور غنیمت کے جمع کرنیکے بعد ہو

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِيْ بَدْاَتِهِ الرُّبُعَ وَفِيْ رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے ثور بن یزید سے وہ سلیمان بن موسیٰ سے وہ زیاد بن جاریہ سے وہ حبیب بن مسلمہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع جنگ میں تو ربع لیا اور اور بعد واپسی کے ثلث لیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ لَهٗ اَنْ يُّنَفِّلَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا اَحَبَّ بَعْدَ اِحْرَازِهَا قَبْلَ اَنْ يَّقْسِمَهَا كَمَا كَانَ لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض علماء ادھر گئے ہیں کہ امام (سلطان) کو اختیار ہے کہ غنیمت کے مال میں سے بعد جمع کرنیکے قبل تقسیم جسقدر چاہے لیلے جیسا کہ اُس کو اس سے پہلے جائز تھا اور انکے دلیل اس میں یہ حدیث ہے وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يُّنَفِّلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ فَاَمَّا مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَا لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ مَلَّكَهُ الْمُقَاتِلَةَ فَلَا سَبِيْلَ لِلْاِمَامِ عَلَيْهِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهٗ فِي الرَّجْعَةِ وَثُلُثُ الْعُمُرِ بَعْدَ الرُّبُعِ الَّذِيْ نَفَّلَهٗ كَانَ فِي الْبَدْاَةِ فَلَا يَخْرُجُ مِمَّا قُلْنَا ترجمہ اور دوسرے علماء اس میں ان سے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام کو اختیار نہیں کہ غنیمت جمع کرنیکے بعد خمس کے سوائے اور وہ خمس کے سوا اور کچھ نہیں لے سکتا کیونکہ اس کے تو سپاہی ہی مالک ہیں امام کو اسکا لینا جائز نہیں وہ کہتے ہیں یہ احتمال ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو ثلث

toobaa-elibrary.blogspot.com

بعد جو غنیمت مین سے لیتے تھے وہ خمس کا ثلث تھا بعد اس ربع کے جو شروع مین لیتے تھے اب یہ ہمارے قول سے
خارج نہین فَقَالَ لَهُمْ لَا تَخْرُجُونَ إِنَّ الْحَدِيثَ إِنَّمَا جَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي
الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ وَكَمَا كَانَ الرُّبُعُ الَّذِي كَانَ يَنْفُلُهُ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ قَبْلَ الْخُمُسِ فَكَذَلِكَ الثُّلُثُ الَّذِي كَانَ يَنْفُلُهُ فِي الرَّجْعَةِ
هُوَ الثُّلُثُ أَيْضًا قَبْلَ الْخُمُسِ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الثُّلُثِ مَعْنًى ترجمہ اور دوسرون نے اس کے جواب مین کہا ہے کہ حدیث مین تو
یہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شروع جنگ مین ربع لیا کرتے تھے اور لوٹنے مین ثلث اور جس طرح کہ شروع مین خمس
سے پہلے ربع لیا کرتے تھے اسیطرح وہ ثلث بھی کہ لوٹنے کے بعد لیتے تھے خمس سے پہلے ہوتا تھا ورنہ ثلث کے ذکر کا کچھ
معنے نہین قِيلَ لَهُمْ بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيحٌ وَذَلِكَ أَنَّ الْمَذْكُورَ مِنْ نَفْلِهِ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ فَمَا يَجُوزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ
كَذَلِكَ نَفْلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ فَمَا يَجُوزُ لَهُ النَّفْلُ مِنْهُ وَهُوَ الْخُمُسُ ترجمہ تو اس کے جواب مین اُنسے یون کہا گیا
ہے بلکہ اس کے لئے صحیح معنے ہے وہ یہ کہ شروع مین جو ربع کا ذکر ہے وہی ہے کہ آپکے لئے غنیمت مین سے لینا جائز
ہے اسیطرح لوٹنے مین وہ ثلث لیتے تھے جو کہ انکو غنیمت مین سے جائز تھا اور وہ خمس تھا وَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ
الْأُولَى فَقَدْ رُوِيَ حَدِيثُ حَبِيبٍ هَذَا بِلَفْظٍ يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا وَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ
قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ ترجمہ اور پہلے قول والے علماء کہتے ہین کہ بلاشبہ
حبیب کی یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے جو کہ ہمارے قول پر دلالت کرتی ہے اور اُنہون نے وہ حدیث بیان کی
ہے جو کہ بیان کی ہمسے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے علی بن جعد نے کہا خبر دی ہم کو ابن ثوبان نے اپنے باپ
سے وہ مکحول سے وہ زیاد بن جاریہ سے وہ حبیب بن مسلمہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شروع جنگ مین ربع
بعد خمس لیا کرتے تھے اور لوٹنے کے وقت ثلث بعد از خمس لیا کرتے تھے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے
سفیان سے وہ یزید بن جابر سے وہ مکحول سے وہ زیاد بن جاریہ سے وہ حبیب بن مسلمہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے بعد خمس کے غنیمت کا ثلث لیا حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُلُ فِي الْغَزْوِ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَيَنْفُلُ إِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے فہد اور علی بن عبد الرحمن نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا
حدیث بیان کی مجھ سے معاویہ بن صالح نے علاء بن الحارث سے وہ مکحول سے وہ زیاد بن جاریہ سے وہ حبیب بن
مسلمہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ مین ربع بعد خمس کے (شروع مین) لیا کرتے تھے اور جب لوٹتے
تھے تو ثلث بعد خمس لیا کرتے تھے قَالُوا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذَلِكَ الثُّلُثَ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْفُلُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ بَعْدَ الْخُمُسِ ترجمہ وہ کہتے ہین کہ ہمارے بیان سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جو ثلث لوٹنے کے بعد لیا کرتے تھے وہ خمس کے بعد ہوا کرتا تھا قِيلَ لَهُمْ قَدْ يَحْتَمِلُ هَذَا أَيْضًا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَاذُكِرَنَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا مِنَ الرُّبُعِ وَيُنَفِّلُهُمْ اِذَا قَفَلُوْا الثُّلُثَ ترجمہ اُن سے کہا جائیگا کہ یہ بھی ہمارے بیان کا محمل ہے اور اس میں انہوں نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابن ابی الزیاد نے عبدالرحمٰن بن حارث سے وہ سلیمان بن موسیٰ سے وہ مکحول سے وہ ابی سلام سے وہ ابی امامہ باہلی سے وہ عبادہ بن الصامت سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب باہر نکلا کرتے تھے تو انکو غنیمت میں سے ربع دیا کرتے تھے اور جب لوٹتے تھے تو ثلث دیا کرتے تھے قِيْلَ كُلُّهُمْ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِيْ اَرْسَلَهُ الْاَكْثَرُ النَّاسِ عَنْ مَكْحُوْلٍ اَنَّهُ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ ترجمہ اُن سے کہا جائیگا کہ یہ حدیث بھی وہی احتمال رکھتی ہے جو حبیب بن مسلمہ کی حدیث رکھتی ہے جسکو اکثر علمار نے مکحول سے مرسلاً بیان کیا ہے کہ آپ شروع میں ربع لیا کرتے تھے اور لوٹنے میں ثلث وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ عُبَادَةُ عَنَى بِقَوْلِهٖ وَيُنَفِّلُهُمْ اِذَا قَفَلُوْا الثُّلُثَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى قُفُوْلٍ مِّنْ قِتَالٍ اِلٰى قِتَالٍ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ الثُّلُثُ الْمُنَفَّلُ هُوَ الثُّلُثَ قَبْلَ الْخُمُسِ فَذٰلِكَ جَائِزٌ عِنْدَنَا اَيْضًا لِاَنَّهٗ يُرْجٰى بِذٰلِكَ صَلَاحُ الْقَوْمِ وَتَحْرِيْضُهُمْ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فَاَمَّا اِذَا كَانَ الْقِتَالُ قَدِ ارْتَفَعَ فَلَا يَجُوْزُ النَّفْلُ لِاَنَّهٗ لَا مَنْفَعَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ عبادہ نے اپنے قول سے کہ جب لوٹتے تھے تو انکو ثلث دیا کرتے تھے وہ لوٹنا مراد لیا ہو کہ ایک جنگ سے دوسرے جنگ کی طرف جاتا ہو اگر اسی طرح ہے اور ثلث غنیمت بعد خمس کے تھا تو یہ ہمارے نزدیک بھی جائز ہے کیونکہ اس سے قوم کی اصلاح اور انکو جنگ پر جانیکی ترغیب دینا ہے لیکن جب لڑائی موقوف ہوجائے تو پھر غنیمت کا مال دینا جائز نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ نہیں وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَا ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَّرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِمْ فَقَفَلَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً مِّنْ فَزَارَةَ اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَهَبْتُهَا لَهٗ فَفَادٰى بِهَا نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ اور پہلے قول والوں نے اس حدیث سے بھی دلیل لی ہے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر اور عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ جب ہم مشرکین کے قریب پہنچے تو ہمیں ابوبکر رضؓ نے حکم دیا تب ہمنے ان پر چھاپہ مارا پھر ابوبکرؓ نے مجھکو ایک عورت بنی فزارہ میں سے غنیمت میں دی میں اس کو مدینہ میں لایا۔ وہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگ لی میں نے آپکو دیدی۔ تب آپ نے اس کے بدلے چند مسلمانوں کو چھوڑ دیا (یعنے اس لونڈی کو چھوڑ کر اس کے عوض مسلمانوں کو چھوڑا لیا) فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْاٰخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ نَفَّلَ سَلَمَةَ قَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَرْبِ اَوْ بَعْدَ انْقِطَاعِهَا فَلَا حُجَّةَ فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ اب اس میں دوسروں کی دلیل انکے برخلاف یہ ہے کہ اس نے یہ نہیں ذکر کیا کہ ابوبکر رضؓ نے سلمہ کو جو لونڈی غنیمت میں دی آیا لڑائی سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلے دی یا لڑائی ختم ہونیکے بعد دی اب اس مین کوئی دلیل نہین ہو سکتی وَاحْتَجُّوا لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا ابْنُ عُمَرَ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَكَانَتْ غَنَائِمُهُمْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ
اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بَعِيرًا بَعِيرًا سِوَى ذَلِكَ ترجمہ انہون نے اپنے قول کے لئے وہ حدیث بھی
بیان کی ہے جو کہ بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی
ہمسے ابن المبارک نے عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دستہ
لشکر بھیجا جس مین کہ ابن عمر رضہ موجود تھے پھر بہت سا مال غنیمت حاصل کیا ہر ایک آدمی کو بارہ بارہ اونٹ آئے تھے اور
اس کے سوا بھی ہر ایک آدمی کو ایک ایک اونٹ زائد ملا تھا قَالُوا فَهَذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّهُمْ قَدْ نُفِّلُوا
بَعْدَ مَا صَارَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بَعِيرًا بَعِيرًا فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ کہتے ہین کہ دیکھو یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہین کہ انکو
انکے حصون کے بعد ایک ایک اونٹ دیا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی انکار نہین کیا قِيلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ حُجَّةٍ وَلَهُوَ إِلَى الْحُجَّةِ عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الْحُجَّةِ لَكُمْ لِأَنَّهُ فِيهِ فَضَلَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا
بَعِيرًا ترجمہ اس کے جواب مین انسے کہا گیا ہے کہ اس حدیث مین تمہاری کوئی دلیل نہین بلکہ یہ حدیث تمہاری مخالف
کے لئے زیادہ قابل حجت ہے کیونکہ اس مین یہ ہے کہ انکے حصہ بارہ بارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ زائد بطور
نفل لا فَفِي ذَلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ مَا نُفِّلُوا مِنْهُ مِنْ ذَلِكَ كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا كَانَتْ فِيهِ سُهْمَانُهُمْ وَهُوَ الْخُمُسُ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ
بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي النَّفَلِ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ ترجمہ اب اس مین یہ دلیل ہے کہ جو کچھ انکو بطور نفل کے پہنچا وہ انکے حصہ
خمس کے علاوہ ہے اب اس حدیث مین تمہاری یہ دلیل نہین کہ نفل غیر خمس سے ہے فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ
بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْآثَارِ مَا يَجِبُ بِهِ مَا قَالُوهُ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى لِقَوْلِهِمْ
مِنَ الْآثَارِ أَيْضًا فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِنْ فَيْئِكُمْ
اللهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ فَأَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ
الْأَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ ترجمہ اور جبکہ پہلے قول والون کے لئے ان آثار مین کوئی دلیل
ایسی نہ نکلی جسسے انکی بات ثابت ہو تو ہم چاہتے ہین کہ دوسرے قول والون کی دلیل احادیث سے بھی دیکھین ہمنے
اس مین تلاش کی تو دیکھا کہ ابن ابی داؤد نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے
کہا خبر دی ہم کو ابن ابی الزناد نے عبد الرحمن بن حارث سے وہ سلیمان بن موسے سے وہ مکحول سے وہ ابی سلام سے وہ
ابو امامہ باہلی سے وہ عبادہ بن الصامت سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اونٹ کے پہلو سے اون
کاٹ لی پھر فرمایا اگر جو تم کو خدا غنیمت دے اس مین سے میرے لئے سوائے خمس کے اور کچھ حلال نہین اور خمس بھی
تمکو پھر دیا جائیگا پس تم دھاگا اور سوئی ادا کیا کرو۔ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انفال کو مکروہ سمجھا
کرتے تھے اور فرمایا چاہیئے کہ قوی مسلمان ضعیفون کو دیا کرین أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ لِلْمُقَاتِلَةِ لَا حُكْمَ لِلْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ أَيْ لِأَنْ يَفْضُلَ أَحَدٌ مِنْ أَقْوِيَاءِ الْمُؤْمِنِينَ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِمْ بِقُوَّتِهِ عَلَى ضَعِيفِهِمْ لِضَعْفِهِ وَيَسْتَوُونَ فِي ذٰلِكَ وَهٰذَا مُحَالٌ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ مِنَ الْأَنْفَالِ مَا كَانَ يَكْرَهُهُ فَكَانَ النَّفَلُ الَّذِي لَيْسَ بِمَكْرُوهٍ هُوَ النَّفَلُ فِي الْخُمُسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَهُ مِمَّا رَوَاهُ عُبَادَةُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هُوَ مِنَ الْخُمُسِ ۔

کیا تم دیکھتے نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارے غنیمت کے مال میں سے مجکو سوائے خمس کے اور حلال نہیں اب یہ اس پر دلیل ہے کہ خمس کے ماسوا غنیمت کا مال سپاہیوں کے لئے ہے اس میں امام کا حکم جاری نہیں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انفال کو مکروہ سمجھا اور فرمایا۔ چاہئے کہ قوی مسلمان اپنے ضعیف مسلمانوں کو دیا کریں یعنے جو قوی مومن ہیں مال غنیمت میں سے بہ نسبت ضعیف مسلمانوں کے زیادہ نہ لیں بلکہ دونوں اس میں برابر ہوں اور یہ بھی محال ہے کہ جس مال نفل کو آپ مکروہ سمجھتے تھے اس میں سے آپ لیتے ہوں پس جو نفل کہ مکروہ نہ تھا وہی نفل تھا کہ خمس میں سے ہو اب اس سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں جس کو عبادہ نے روایت کیا ہے جو نفل لیا ہے وہ خمس میں سے ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ هٰذَا الْمَذْهَبِ ترجمہ اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی وہ حدیث روایت کی گئی ہے جو اس مذہب کی صحت پر دلیل ہے حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نَفَلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہل بن بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے عاصم بن کلیب سے وہ ابوالجویرہ سے وہ معن بن یزید سلمی سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نفل خمس کے بعد ہی ہوتا ہے وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ أَيْ حَتَّى يُقْسَمَ الْخُمُسُ وَإِذَا قُسِمَ الْخُمُسُ انْفَرَدَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ وَهُوَ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّفَلُ الَّذِي يُنَفِّلُهُ الْإِمَامُ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَمَرَ بِهِ أَنْ يُفْعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ لَا مِنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَخْمَاسِ الَّتِي هِيَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ ترجمہ اور آپ کے قول کا یہ معنے کہ بعد خمس کے نفل ہوتا ہے ہمارے نزدیک واللہ اعلم یہ ہے یعنی حتے کہ مال تقسیم ہوجائے اور جب خمس تقسیم ہوگیا تو لشکر کا حق علحدہ ہوگیا وہ چار خمس ہیں اب وہ نفل جو کہ امام کیا کرتا تھا خمس میں سے ہوتا تھا نہ ان چار خمسوں میں سے جو کہ حق لشکر تھا وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَأَصَابُوا سَبْيًا فَأَرَادَ عُبَيْدُ اللهِ أَنْ يُعْطِيَ أُنَاسًا مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَقَالَ أَنَسٌ لَا وَلٰكِنِ اقْسِمْ ثُمَّ أَعْطِنِي مِنَ الْخُمُسِ قَالَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ لَا إِلَّا مِنْ جَمِيعِ الْغَنَائِمِ فَأَبَى أَنَسٌ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَأَبَى عُبَيْدُ اللهِ أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا ترجمہ اور اس پر وہ حدیث بھی دلیل ہے جسکو بیان کیا ہمسے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے معمر سے وہ ایوب سے وہ ابن سیرین سے کہ انس بن مالک رض عبید اللہ بن ابی بکرہ کے ساتھ ایک لڑائی میں تھے انہوں نے مال غنیمت حاصل کیا پھر عبید اللہ نے چاہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ انس رضؓ کو تقسیم سے پہلے قیدی دے انسؓ نے کہا کہ نہیں تم پہلے تقسیم کرو پھر مجکو خمس مین سے دیجو عبید اللہ نے کہا کہ نہین مین تمکو سارے مال مین سے دونگا انسؓ نے لینے سے انکار کردیا اور عبید اللہ نے خمس مین سے دینے کا انکار کیا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے کہس بن الحسن سے وہ محمد بن سیرین سے وہ انس سے مثل اس کے فَهٰذَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمْ يَقْبَلِ النَّفْلَ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ ترجمہ اب یہ انس رضؓ ہین جو کہ خمس ہی سے ہی نفل لینے کو قبول کرتے تھے وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ غَزْوَةِ الْمَغْرِبِ فَنَفَّلَ النَّاسَ وَمَعَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدُّوْا ذٰلِكَ غَيْرَ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو ترجمہ اور بیشک اسیطرح جبلہ بن عمرو سے روایت کیا گیا ہے۔ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے وہ بکر بن الاشج سے وہ سلیمن بن یسار سے کہ ہم لوگ معاویہ بن خدیج کے ساتھہ مغرب کی جنگ مین تھے اُس نے لوگون کو غنیمت کا مال دیا اور ہمارے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے تو سوائے جبلہ بن عمرو کے اور کسی نے اس کے لینے سے انکار نہ کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ النَّفَلِ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ لَمْ اَرَ اَحَدًا صَنَعَهٗ غَيْرَ ابْنِ خَدِيْجٍ نَفَّلَنَا بِاُفَيْقِيَةَ النِّصْفَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَعَنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ اُنَاسٌ كَثِيْرٌ فَاَبٰى جَبَلَةُ بْنُ عَمْرٍو اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے وہ خالد بن ابی عمران سے کہا کہ مین نے سلیمان بن یسار سے جنگ مین نفل کی بابت پوچھا تو کہا کہ مین نے سوائے ابن خدیج کے اور کسی کو نہین دیکھا کہ یہ کام کیا ہو افریقیہ مین ہم کو خمس کے بعد نصف دیا اور ہمارے ساتھہ مہاجرین اولین مین سے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے پھر جبلہ بن عمرو نے اس مین سے لینے کا انکار کردیا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوٰى جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو قَدْ قَبِلُوْا ترجمہ اگر کوئی کہے کہ اس حدیث مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحابؓ نے سوائے جبلہ کے قبول کرلیا قِيْلَ لَهٗ صَدَقْتَ وَنَحْنُ لَمْ نُنْكِرْ اَنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَازَ لِلْاِمَامِ النَّفَلَ قَبْلَ الْخُمُسِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُجِزْهُ وَاِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ مُخْتَلِفِيْنَ وَاِنَّمَا اَرَدْنَا بِمَا رَدَدْنَا عَنْ اَنَسٍ وَجَبَلَةَ اَنَّهُمَا يُخْبِرَانِ قَوْلَنَا هٰذَا مِمَّنْ قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ تو اس سے کہا جائیگا تم نے سچ کہا اور ہم بھی اس کا انکار نہین کرتے کہ لوگ اس مین مختلف ہین بعض نے خمس سے پہلے امام کو نفل لینا جائز رکھا ہے اور بعض نے جائز نہین کہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی اس مین مختلف تھے لیکن ہمارا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ انس وجبلہؓ سے جو حدیثین ہمنے روایت کی ہین باوجودیکہ صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان مین موجود تھے وہ ہمارے قول کی خبر دیتی ہین فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ هٰذَا ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ سے بھی اس مین روایت کیا گیا ہے فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ يُقَالُ لَهٗ بِشْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ فَقَتَلْتُهٗ فَبَلَغَ سَلَبُهٗ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا فَنَفَّلَنِيْهِ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ ترجمہ پھر وہ حدیث بیان کرے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو سفیان نے اسود بن قیس سے وہ اپنی قوم کے ایک مرد سے جس کو بشر بن علقمہ کہتے تھے اس نے کہا کہ میں ایک شخص سے قادسیہ کی جنگ میں لڑا اور میں نے اس کو قتل کر دیا اسکا سامان بارہ ہزار تک پہنچا پھر وہ مال سعد بن ابی وقاص نے مجکو دیدیا **قِيْلَ** لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ سَعْدٌ نَفَّلَهٗ ذٰلِكَ وَالْقِتَالُ لَمْ يَرْتَفِعْ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَهٰذَا قَوْلُنَا اَيْضًا فَاِنْ كَانَ اِنَّمَا نَفَّلَهٗ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ فَاِنْ كَانَ جَعَلَهٗ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَهٰذَا غَيْرُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ حُجَّةٌ اِذْ كَانَ قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَدْ صَوَّرْنَاهُ لِلْيَسِيْرِ مُخَالِفُهٗ ترجمہ اس سے کہا جائیگا کہ ممکن ہے سعد رضہ نے اسکو نفل دیا ہو بحالیکہ جنگ موقوف نہ ہوا ہو اگر اس طرح ہے تو یہ ہم بھی کہتے ہیں اور اگر جنگ کے بعد دیا ہو تو یہ احتمال ہے کہ خمس میں سے ہو اور اگر خمس کے سوا ہو تو اس میں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اختلاف ہے اب اس حدیث میں کسی فریق کے لئے دلیل نہیں ہے کیونکہ اس میں اسکے مخالف کی دلیل کا احتمال ہے **وَوَجَبَ** بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ نَّكْشِفَ وَجْهَ هٰذَا الْبَابِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَكَانَ الْاَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا قَالَ فِيْ حَالِ الْقِتَالِ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ اِنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا اَيْضًا وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ عُشْرُ مَا اَصَبْنَا لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ لِاَنَّ هٰذَا لَيْسَ جَائِزًا اَنْ يَّكُوْنَ الْغَنِيْمَةُ كُلُّهَا لِلْمُقَاتِلِيْنَ فَيَبْطُلُ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا مِنَ الْخُمُسِ فَكَانَ النَّفْلُ لَا يَكُوْنُ قَبْلَ الْقِتَالِ اِلَّا فِيْمَا اَصَابَ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهٖ وَلَا يَجُوْزُ فِيْمَا اَصَابَ غَيْرُهٗ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِيْهَا حُكْمُهٗ حُكْمَ الْاِجَارَةِ فَيَجُوْزُ ذٰلِكَ كَمَا يَجُوْزُ الْاِجَارَةُ لِقَوْلِهٖ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَذٰلِكَ جَائِزٌ ترجمہ اور اس کے بعد ضرور ہے کہ اس کو اچھی طرح معلوم کریں کہ بطریق نظر و قیاس اسکا کیا حکم ہے اصل اس میں یہ ہے کہ امام جب میں لڑائی کے وقت یہ کہدے کہ جو شخص کسیکو مار ڈالے اس کا مال اسکو ملیگا تو یہ جائز ہے اور اگر یوں بھی کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کریگا اسکو اسقدر درم ملیں گے تو بھی جائز ہے اور اگر یوں کہے کہ جو کسی کو قتل کریگا اسکے لئے مال غنیمت کا عشر ہوگا تو یہ جائز نہیں کیونکہ اگر یہ جائز ہو جائے تو تمام غنیمت کا مال لشکریوں کا ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ کا حق خمس میں جاتا رہیگا پس لڑائی سے پہلے غنیمت لینے والے کو وہی مال ملیگا جو اس نے اپنی تلوار سے حاصل کیا ہے اور وہ مال جائز نہ ہوگا کہ جو اس کے سوا دوسرے نے حاصل کیا ہے مگر اس صورت میں کہ اجارہ کے حکم میں ہو اور یہ اجارہ کی طرح جائز ہوگا جیسا کہ امام کے اس قول سے اجارہ جائز ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے اس کو دس درہم ملینگے **قِيْلَ** كَانَ مَا ذَكَرْتَ كَذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزِ الْقَتْلُ اِلَّا فِيْمَا اَصَابَهُ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهٖ اَوْ فِيْمَا جُعِلَ لَهُ الْعَمَلُ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُّنَفَّلَ مِمَّا اَصَابَهُ غَيْرُهٗ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَجُوْزَ اَنْ يُّنَفَّلَ مِمَّا اَصَابَ غَيْرُهٗ فَفَسَدَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ اَجَازَ النَّفْلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ وَرَجَعْنَا اِلٰى حُكْمِ مَا اَصَابَهُ هُوَ فَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّنَفِّلَهُ الْاِمَامُ اِيَّاهُ قَدْ وَجَبَ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ خُمُسِهٖ وَحَقُّ الْمُقَاتِلَةِ فِيْ اَرْبَعَةِ اَخْمَاسِهٖ فَلَوْ اَجَزْنَا النَّفْلَ اِذَا كَانَ حَقُّهُمْ قَدْ بَطَلَ بَعْدَ وُجُوْبِهٖ وَاِنَّمَا يَجُوْزُ النَّفْلُ فِيْمَا يَدْخُلُ فِيْ مِلْكِ الْمُنَفَّلِ فَيَدْخُلُ فِيْ مِلْكِ الْمُنَفَّلِ مِنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ وَاَمَّا مَا قَدْ زَالَ عَنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ وَقَبْلَ ذٰلِكَ وَصَارَ فِيْ مِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا نَفْلَ فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا لَهٗ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنْ لَّا نَفْلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ عَلٰى مَا قَدْ فَصَّلْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَبَيَّنَّا دَهْرٌ

سلم کیا کہ جب ہم نے مال غنیمت کے بارے میں ذکر کرنے کو شروع کیا ہے تو ہم نے کہا ہے کہ امام مظفر

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ اور جب ہمارا بیان اس طرح ہوا اور نفل اسی صورت میں جائز ہوا کہ اس کو غنیمت لینے والا اپنی تلوار سے لے یا اس صورت میں کہ اس کے عمل کی وجہ سے اسے دیا جاوے اور یہ جائز ہوا کہ غیر کے لینے سے اسکو دیا جائے تو قیاس یہ چاہتا ہے کہ غنیمت کے قابو کرنے کے بعد زیادہ مناسب ہے کہ غیر کے ملے ہوئے مال سے نفل دینا جائز ہو اب اس سے ان لوگوں کا قول فاسد ہوا جو کہتے ہیں کہ غنیمت کے قابو کرنیکے بعد نفل کا دینا جائز ہے اب ہم اس مال کے حکم کی طرف لوٹتے ہیں جو اسکو پہنچا ہے یہ پہلے اس سے کہ اسکو امام نفل دے اصل تو اس کا حق اسکے خمس میں اور لشکریوں کا حق اسکے چار خمس میں واجب ہو چکا تھا پھر اگر ہم نفل کو اس صورت میں جائز دیکھیں تو یہ لازم ہوگا کہ انکا حق وجوب کے بعد زائل ہو گیا ہے اور نفل تو اسی صورت میں جائز ہوتا ہے کہ دشمن کی ملک سے نکلکر منفل[1] کی ملک میں داخل ہو جائے لیکن جو مال کہ دشمن کی ملک سے اس سے پہلے نکل چکا ہو اور مسلمانوں کے ملک میں آگیا ہو اس میں نفل نہ ہوگا کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال ہے اب اس سے ثابت ہوا کہ غنیمت کے قابو کرنیکے بعد نفل نہیں ہے جیسا کہ ہمنے مفصلاً اس باب میں بیان کیا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے ❖

[1] نفل وہ شخص کہ جس کو کل غنیمت دیا جائے ۱۲ مترجم غفرلہ

بَابُ الْمَدَدِ یَقْدَمُوْنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِتَالِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ الْقِتَالُ قَبْلَ قَفُوْلِ الْعَسْكَرِ هَلْ لَهُمْ لَهُمْ اَمْرٌ

جنگ موقوف ہونیکے بعد مدد گار لشکر دار الحرب میں لشکر کے واپس ہونیکے پہلے آویں تو کیا انکو حصہ ملیگا یا نہیں ❖

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیْدِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ اَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِیْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَانَ بْنَ سَعِیْدٍ عَلٰی سَرِیَّةٍ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ اَبَانٌ وَاَصْحَابُهٗ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَیْبَرَ بَعْدَمَا افْتَتَحَهَا وَاِنَّ حُزَمَ خَیْلِهِمْ لَلِیْفٌ فَقَالَ اَبَانٌ اِقْسِمْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ شَیْئًا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَبَانٌ اَنْتَ بِهٰذَا یَا وَبْرَ نَجْدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِجْلِسْ یَا اَبَانُ فَلَمْ یَقْسِمْ لَهُمْ شَیْئًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن الولید زبیدی سے وہ ابن شہاب زہری سے کہ عنبسہ بن سعید نے اس کو خبر دی کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا اور وہ سعید بن العاص رضہ سے حدیث بیان کر رہے تھے ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو ایک لشکر کا امیر بنا کر مدینہ سے نجد کی طرف روانہ کیا پھر ابان اور اس کے ساتھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر آنے بعد اس کے کہ ہم نے خیبر فتح کر لیا تھا انکے گھوڑوں کی باگیں کھجور کے چمڑے کی تھیں ابان نے کہا یا رسول اللہ ہمکو بھی حصہ دیجئے ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ انکو کچھ نہ دیں ابان کہتے ہیں کہ میں نجد کے وفد (ڈیپوٹیشن) کے تجھے لایا ہوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابان بیٹھ جا اور آپ نے انکو کچھ حصہ نہ دیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّهٗ لَا یُسْهَمُ مِنَ الْغَنِیْمَةِ اِلَّا لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہیں ایک گروہ اہل علم کا ادھر گیا ہے کہ غنیمت کا حصہ اسکو ملیگا جو کہ لڑائی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں حاضر ہوگا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُسْهَمُ لِكُلِّ مَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَلِمَنْ كَانَ غَائِبًا عَنْهَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَسْبَابِهَا فِيْمَنْ ذٰلِكَ مَنْ خَرَجَ يُرِيْدُهَا فَلَمْ يَلْحَقْ بِالْإِمَامِ حَتّٰى ذَهَبَ الْقِتَالُ غَيْرَ أَنَّهُ لَحِقَ بِهِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ خُرُوْجِهِ مِنْهَا فَسَهْمُهُ لَهُ ترجمہ اور دوسرا گروہ اس میں انکا مخالف ہے وہ کہتا ہے کہ مال غنیمت ان لوگوں کو ملیگا جو کہ لڑائی میں حاضر ہوں اور ان کو بھی ملیگا جو غائب ہوں لیکن اسباب جنگ میں ہوں اور ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں کہ جو جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن امام سے مل نہیں سکتے حتے کہ لڑائی ختم ہوچکی مگر یہ کہ دار الحرب میں امام سے وہاں سے نکلنے سے پہلے امام سے جا ملے تو وہ انکو حصہ دے گا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هَانِئُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ ترجمہ انکے دلیل اس میں وہ حدیث ہے جو کہ بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد الواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کلیب بن وائل نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ہانی بن قیس نے حبیب بن ابی ملیکہ سے کہا کہ میں ابن عمرؓ کے پہلو میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا (غالباً رافضی تھا) کہنے لگا کیا عثمان رضؓ جنگ بدر میں شامل ہوئے آپ نے کہا نہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن فرمایا تھا کہ بلاشبہ عثمانؓ اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت میں رہے ہیں تب آپ نے انکے لئے حصہ دیا اور انکے سوا اور کسی غائب شخص کے لئے حصہ نہیں نکالا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلٰى هُنَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے معاویہ بن عمرو ازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق فزاری نے کلیب بن وائل سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل یہانتک بیان کی أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ لِعُثْمَانَ فِيْ غَنَائِمِ بَدْرٍ بِسَهْمِهِمْ وَلَمْ يَحْضُرْهَا لِأَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ فَجَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ حَضَرَهَا فَكَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ غَابَ عَنْ وَقْعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ بِأَهْلِ الْحَرْبِ بِشُغْلٍ يَشْغَلُهُ بِهِ الْإِمَامُ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلَ أَنْ يَبْعَثَهُ إِلٰى جَانِبٍ آخَرَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ لِقِتَالِ قَوْمٍ آخَرِيْنَ فَيُصِيْبُ الْإِمَامُ غَنِيْمَةً بَعْدَ مُفَارَقَةِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ إِيَّاهُ أَوْ يَبْعَثُ بِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ لِيَمُدَّهُ بِالسِّلَاحِ وَالرِّجَالِ فَلَا يَعُوْدُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ إِلَى الْإِمَامِ حَتّٰى يَقْسِمَ غَنِيْمَةً فَهُوَ شَرِيْكٌ فِيْهَا وَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَكَذٰلِكَ مَنْ أَرَادَهَا فَرَدَّهُ الْإِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِشَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَعَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ غَنَائِمِ بَدْرٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أَسْهَمَ لَهُ كَمَا لَمْ يُسْهِمْ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ غَابَ عَنْهَا لِأَنَّ غَنَائِمَ بَدْرٍ لَمْ تَكُنْ وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَهَا دُوْنَ مَنْ غَابَ عَنْهَا إِذْ لَمْ يَكُنْ ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَيْرِهِمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ وَلٰكِنَّهَا وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ وَلِكُلِّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ لَهَا فَصَرَفَهُ الْإِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِغَيْرِهَا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَأَمَّا حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ أُنَاسًا إِلٰى نَجْدٍ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ هُوَ وَجَّهَ إِلٰى خَيْبَرَ فَتَوَجَّهَ أَبَانُ فِيْ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَثَ مِنْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ مَا حَدَثَ فَكَانَ مَا غَابَ عَنْهَا أَبَانٌ مِنْ ذٰلِكَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَنْ حُضُوْرِ خَيْبَرَ لَيْسَ هُوَ شُغْلًا شَغَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ عَنْ حُضُوْرِهَا بَعْدَ اِدَادَتِهٖ اِيَّاهُ فَيَكُوْنُ كَمَنْ حَضَرَهَا ترجمہ کیا تم نہین دیکھتے نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کے لئے بدر کی غنیمتون مین حصہ نکالا حالانکہ وہ اس مین موجود نہ تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کام مین غائب تھے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حاضرین کی طرح بنایا علے ہذا جو شخص کہ مسلمانون کے معرکہ سے جو کہ اہل حرب سے ہو رہا ہے غائب ہو اور اُسکی وجہ یہ ہو کہ اُسکو امام مسلمانون کے کام مین لگائے رکھے مثلاً اُس کو دار الحرب کی دوسری طرف دوسری قوم کے جنگ کے لئے بھیجے پھر اُس کے بھیجنے کے بعد امام غنیمت کا مال حاصل کرے یا امام دار الحرب سے کسی کو دار الاسلام کی طرف اسلئے بھیجے کہ اُس کو ہتھیار اور لوگون سے مدد دی پھر وہ شخص امام کی طرف نہ جائے حتے کہ امام غنیمت کا مال حاصل کرے تو وہ شخص اس مین شریک ہوگا وہ حاضرین کی طرح ہی ہوگا علے ہذا جو شخص جنگ کا ارادہ رکھتا ہے پھر امام اسکو لوٹا دے اور مسلمانون کے دوسرے کامون مین لگا دے تو وہ بھی حاضرین کی طرح ہے اور ہمارے نزدیک واللہ اعلم یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو بدر کی غنیمتون مین حصہ دیا تھا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ اُنکو حصہ نہ دیتے جیسا کہ آپنے اور غائبین کو حصہ نہین دیا کیونکہ بدر کی غنیمت اگر حاضرین کے لئے ہوتی اور غائبین کی نہ ہوتی تو اس صورت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیر حاضرون کے لئے حصہ نہ دیتے لیکن آپنے حاضرین جنگ اور ان لوگون کے لئے بھی جنہون نے اپنی جان کو جنگ کے لئے صرف کیا لیکن امام نے اس سے ہٹا کر مسلمانون کے دوسرے کام مین لگا دیا انکو بھی حاضرین کی طرح غنیمت ضروری قرار دی۔ لیکن ابو ہریرہؓ کی حدیث کا ہمارے نزدیک واللہ اعلم یہ مطلب ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابان کو خیبر کی تیاری سے پہلے بھیجا تھا اور اس مین ابان کو نجد کی طرف بھیجا پھر خیبر کی طرف جانا اُس کے بعد ظاہر ہوا اب جبتک ابان خیبر کے حضوری سے غائب رہے وہ اس قسم کے غائب نہ تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو اس عرصہ مین کسی شغل مین رکھا ہو بالیکہ انکا ارادہ جنگ کا ہوتا کہ انکو حاضرین جنگ کی طرح شمار کیا جائے (اور جب یہ نہین تھا تو حصہ کے وہ کیسے مستحق ہوتے) فَهٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ اَصْلَانِ فَكُلُّ مَنْ اَرَادَ الْخُرُوْجَ مَعَ الْاِمَامِ اِلٰى قِتَالِ الْعَدُوِّ فَعَاقَهُ الْاِمَامُ عَنْ ذٰلِكَ بِاَمْرٍ اٰخَرَ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَشَاغَلَ بِهٖ حَتّٰى غَنِمَ الْاِمَامُ غَنِيْمَةً فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَ مَعَ الْاِمَامِ يَسْهَمُ لَهٗ فِى الْغَنِيْمَةِ كَمَا يَسْهَمُ لِمَنْ حَضَرَهَا وَكُلُّ شَيْءٍ تَشَاغَلَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ شُغْلِ نَفْسِهٖ اَوْ شُغْلِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا كَانَ دُخُوْلُهٗ فِيْهِ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ حَدَثَ لِلْاِمَامِ قِتَالُ الْعَدُوِّ فَتَوَجَّهَ لَهٗ فَغَنِمَ فَلَا حَقَّ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ فِى الْغَنِيْمَةِ وَهِىَ بَيْنَ مَنْ حَضَرَهَا وَبَيْنَ مَنْ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْحَاضِرِ لَهَا ترجمہ اب یہ دونون حدیثین اصل ہین پس جو شخص کہ امام کے ساتھ نکلنے کا ارادہ رکھتا ہو کہ دشمن سے لڑیگا پھر امام اسکو مسلمانون کے دوسرے کام مین لگا دے اور اس سے روک لے اُس کے بعد اس جنگ مین غنیمت حاصل ہو تو وہ ان لوگون کی طرح سمجھا جائیگا جو کہ امام کے ساتھ حاضر ہین۔ اور انکو غنیمت کا حصہ اس طرح ملیگا جس طرح حاضرین کو ملتا ہے لیکن جو شخص اپنے یا مسلمانون کے کسی کام مین مشغول ہو اور یہ امر جنگ سے پہلے ہو پھر جنگ کا موقعہ پیش آجائے اور امام دشمن سے جا لڑے اور غنیمت کا مال حاصل کرے تو اس صورت مین غائب شخص کا کوئی حق نہین اور وہ حاضرین اور ان غائبین کے مابین ہوگا جنکو حاضرین کا حکم دیا جاتا ہے وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ اَنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ غَزَوْا نَهَاوَنْدَ وَاَمَدَّهُمْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فَظَفِرُوْا فَاَرَادَ اَهْلُ الْبَصْرَةِ اَنْ لَّا يَقْسِمُوْا لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ وَكَانَ عَمَّارٌ عَلٰى اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ دِهْطَارٍ اِنَّهَا لَاَجْدَعُ تُرِيْدُ اَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نُقَاتِلُ كُنَّا فِي غَنَائِمِنَا فَقَالَ إِذْنِي سَيَنْبُتُ قَالَ فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ رض فَكَتَبَ عُمَرُ أَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ ترجمہ اور پہلے قول والون کی دلیل یہ حدیث بھی ہے جو ہم سے بیان کی سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے قیس بن مسلم سے کہا کہ مین نے طارق بن شہاب سے سنا کہ اہل بصرہ نہاوند والون سے لڑے اور اہل کوفہ نے اُنکی مدد کی پھر یہ لوگ فتحیاب ہوئے اہل بصرہ کی مرضی یہ تھی کہ اہل کوفہ کو حصہ نہ دین اور عمار رض اہل کوفہ کے سردار تھے ایک شخص نے بنی عطارد مین سے کہا کہ اے کان کٹے ہوئے کیا تم چاہتے ہو کہ ہمارے ساتھ غنیمت کے مال مین شریک ہو جاؤ انہون نے کہا میرے کان عنقریب اُگ آئینگے راوی کہتا ہے کہ پھر اُس نے اس بارہ مین حضرت عمر رض کو لکھا حضرت عمر رض نے جواب مین لکھا کہ غنیمت اس شخص کے لئے ہے جو کہ لڑائی مین حاضر ہے قَالُوا فَقَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا إِلَى أَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ فَقَدْ وَافَقَ هَذَا قَوْلَنَا ترجمہ یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہین جو اس طرف گئے ہین کہ غنیمت اُس کے لئے ہے جو کہ جنگ مین حاضر ہو اور یہ ہمارے قول کے موافق ہے قِيلَ لَهُمْ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِنْهَا وَقَدْ فُتِحَتْ وَصَارَتْ دَارَ الْإِسْلَامِ وَأُحْرِزَتِ الْغَنَائِمُ وَقُسِمَتْ قَبْلَ وُرُودِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ فَإِنَّا نَحْنُ نَقُولُ أَيْضًا إِنَّ الْغَنِيمَةَ فِي ذَلِكَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ وَإِنْ كَانَ جَوَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَمَّا كَتَبَ بِهِ إِلَيْهِمْ إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا السُّؤَالِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ عَلَى أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ لَحِقُوا إِلَيْهِمْ قَبْلَ خُرُوجِهِمْ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ فَإِنَّ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ قَدْ كَانُوا طَلَبُوا أَنْ يُقْسَمَ لَهُمْ وَفِيهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَمَنْ كَانَ فِيهِمْ عَلِيلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ بَكَى فَأَقَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ لَهُمْ فَلَا يَكُونُ وَاحِدٌ مِنَ الْقَوْلَيْنِ أَوْلَى مِنَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيلٍ عَلَيْهِ إِمَّا مِنْ كِتَابٍ أَوْ مِنْ سُنَّةٍ وَأَمَّا مِنْ نَظَرٍ صَحِيحٍ ترجمہ تو اُنکے جواب مین اُنسے کہا گیا ہے کہ یہ ممکن ہے نہاوند فتح ہوا ہو اور وہ دارالاسلام ہو گیا ہو اسکی غنیمت جمع کیگئی ہو اور اہل کوفہ کے آنے سے پہلے تقسیم کیگئی ہو۔ اگر یہ حال ہے تو ہم بھی یہ کہتے ہین کہ اس مین غنیمت انہین کو ملیگی جو حاضر تھے اور اگر حضرت عمر رض کا جواب اس حدیث مین اسی سوال کے لئے ہے تو اس مین بھی کچھ اختلاف نہین اور اگر واقع یہ تھا کہ اہل کوفہ لڑائی ختم ہونیکے بعد اور دار شرک سے نکلنے سے پہلے جا ملے تھے پھر حضرت عمر رض نے کہا کہ غنیمت کا مال حاضرین جنگ کے لئے ہے تو اس حدیث مین یہ بات پائی جاتی ہے کہ اہل کوفہ نے بلاشبہہ ان سے مال غنیمت کا حصہ مانگا تھا اور ان مین عمار بن یاسر رض تھے اور جو ان مین دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے وہ اپنے اقوال سے حضرت عمر رض کے قول کی برابری کرتے تھے (یعنی وہ اس کے برخلاف تھے) اب ان دونون قول مین کوئی قول ایک دوسرے سے بہتر نہو گا مگر دلیل سے کتاب اللہ ہو یا سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہو لیکن قیاس و نظر صحیح فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ فَرَأَيْنَا السَّرَايَا الَّتِي تَبْعُثُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِنَّهُمْ مَا غَنِمُوا فَهُوَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَصْحَابِهِمْ وَسَوَاءٌ فِي ذَلِكَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فِي تِلْكَ السَّرِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ لِأَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا بَدَلُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ مَا بَذَلَ الَّذِينَ أَسْوَوْا لَهُمْ لَمْ يَفْضُلْ فِي ذَلِكَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ مَا لَقُوا مِنَ الْقِتَالِ مُخْتَلِفًا فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ مَنْ بَذَلَ لِنَفْسِهِ بِمِثْلِ مَا بَذَلَ بِهِ نَفْسَهُ مَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ فَهُوَ فِي ذَلِكَ كَمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ إِذَا كَانَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِي ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْبَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ترجمہ سو ہم اس مین غور کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ جو لشکر دار الحرب سے بعض اہل حرب

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی طرف بھیجا جائے تو جو غنیمت حاصل کریں وہ ان میں اور باقی اُنکے اصحاب میں تقسیم ہو جائیگی اس میں لشکر میں نکلنے والے اور نہ نکلنے والے برابر ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی جانوں کو اس کام میں خرچ کیا ہے جس میں کہ چلنے والوں نے کیا ہے اس میں بعض کو بعض پر فضیلت نہ ہوگی اور اگر انکی لڑائیاں مختلف ہیں تو اس میں قیاس یہ چاہتا ہے کہ حاضرین جنگ کی طرح دوسروں کا بھی وہی حال ہو جو کہ اُنکی طرح اپنی جانوں کو خرچ کر رہے ہیں۔ جبکہ ان شرائط کے موافق ہو جنکا ہمنے اس باب میں ذکر کیا ہے واللہ اعلم

بَابُ الْاَرْضِ يُفْتَتَحُ كَيْفَ يَنْبَغِي لِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ فِيهَا

جو زمین کہ فتح کیجائے اسمیں امام کیا برتاؤ کرے

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَّكُونَ النَّاسُ بَابًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ مَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى قَرْيَةٍ اِلَّا قَسَمْتُهَا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلیٰ نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے وہ اپنے باپ سے وہ عمر رض سے فرمایا کہ اگر لوگ ایک ہی قسم کے نہ ہوتے (یعنی) اُنکے لئے کچھ بھی اختیار نہیں ہے اور مجھ پر کوئی بھی قریہ فتح ہوا تو میں اس کو تقسیم کر دیتا جس طرح کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کر دیا تھا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے ہشام بن سعد سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ میں نے عمر بن الخطاب رض سے سنا وہ کہتے تھے۔ پھر اس کے مثل ذکر کیا فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا فَتَحَ اَرْضًا عَنْوَةً وَجَبَ عَلَيْهِ اَنْ يَقْسِمَهَا كَمَا يَقْسِمُ الْغَنَائِمَ وَلَيْسَ لَهُ اِحْتِبَاسُهَا كَمَا لَيْسَ لَهُ اِحْتِبَاسُ سَائِرِ الْغَنَائِمِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ۳ ترجمہ اب بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ امام جب کسی زمین کو لڑائی کے ساتھ فتح کرے تو اسپر واجب ہے کہ اُس کو تقسیم کر دے جس طرح کہ غنیمتوں کو تقسیم کر دیتا ہے اس کو اسے روکنا نہ چاہیے جیسے کہ باقی غنیمتوں کو نہیں روک سکتا انکی دلیل یہ حدیث ہے وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوا الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ خَمَّسَهَا وَقَسَمَ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِهَا وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهَا اَرْضَ خَرَاجٍ وَلَمْ يَقْسِمْهَا ترجمہ اور دوسرے علماء اس میں اُنکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام کو اختیار ہے چاہے تو اسکا خمس لیلے اور بقیہ خمس ان میں تقسیم کر دے اور چاہے تو اس کو چھوڑ دے کہ وہ خراجی زمین رہے اور اسکو تقسیم نہ کرے حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ بِذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۴ ترجمہ یہ حدیث ہم کو محمد بن خزیمہ نے بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے وہ امام ابو حنیفہ و سفیان سے یہ بیان کرتے ہیں اور یہی امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور اس میں انکی دلیل وہ حدیث ہے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ زَکَرِیَّا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ بِالشَّطْرِ ثُمَّ اَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَۃَ فَقَاسَمَھُمْ ترجمہ اس میں سے وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ربیع مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن زکریا نے حجاج سے وہ حکم سے وہ قاسم سے وہ ابن عباس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو نصف حصہ پر دیا پھر ابن رواحہ کو بھیجا اس نے انکو تقسیم کر دیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ خَیْبَرَ عَامَلَ اَھْلَ خَیْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال میں اہل خیبر کو نصف بٹائی پر زمین دی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ الزِّیَادِیُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَفَاءَ اللّٰہُ خَیْبَرَ فَاَقَرَّھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا کَانُوْا وَجَعَلَھَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ رَوَاحَۃَ فَخَرَصَھَا عَلَیْھِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عون زیادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن طہمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے جابر رضہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کو غنیمت دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اس طرح برقرار رکھا جس طرح وہ تھے اور اس کو اپنے اور انکے درمیان برابر رکھا پھر عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجا تو اس نے انکو تخمینہ کر دیا یعنی بٹائی تخمینہ سے کی، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ طَھْمَانَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سابق نے کہا کہ حدیث بیان ہم سے ابراہیم بن طہمان نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ قَسَمَ خَیْبَرَ بِکُلِّھَا وَلٰکِنَّہٗ قَسَمَ طَائِفَۃً مِّنْھَا عَلٰی مَا احْتَجَّ بِہٖ عُمَرُ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَتَرَکَ طَائِفَۃً مِّنْھَا فَلَمْ یَقْسِمْھَا عَلٰی مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ الْاٰخَرِ وَالَّذِیْ کَانَ قَسَمَ مِنْھَا ھُوَ الشِّقُّ وَالْبُطَاۃُ وَتَرَکَ سَائِرَھَا فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ اَنَّہٗ قَسَمَ وَلَہٗ اَنْ یَّقْسِمَ وَتَرَکَ وَلَہٗ اَنْ یَّتْرُکَ ترجمہ پس ہمارے بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو کامل طور پر تقسیم نہیں کیا لیکن اسکا ایک حصہ تقسیم کیا جس سے کہ حضرت عمر رضہ نے پہلی حدیث میں دلیل لی ہے اور کچھ حصہ اسکا چھوڑ دیا اور اسکو تقسیم نہیں کیا جیسا کہ ابن عباس ابن عمر جابر رضی اللہ عنہم سے ان دوسرے آثار میں مروی ہے اور جو اس میں سے تقسیم ہوا تھا وہ ایک تھوڑا حصہ تھا اور باقی کو چھوڑ دیا تھا پس اس سے ہمکو معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو تقسیم کیا اور آپ کو جائز تھا کہ آپ تقسیم کر دیں اور (بعض نے) ترک کر دیا اور ترک کرنا ہی آپ کو جائز تھا فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ ھٰذَا حُکْمُ الْاَرَاضِیْنَ الْمُفْتَتَحَۃِ لِلْاِمَامِ فَیَقْسِمُھَا اِنْ رَاٰی ذٰلِکَ صَلَاحًا لِّلْمُسْلِمِیْنَ کَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ مِنْ خَیْبَرَ وَلَہٗ تَرْکُھَا اِنْ رَاٰی فِیْ ذٰلِکَ صَلَاحًا لِّلْمُسْلِمِیْنَ اَیْضًا کَمَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکَ مِنْ خَیْبَرَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ مَا رَاٰی مِنْ ذٰلِکَ عَلَی التَّحَرِّیْ مِنْہُ لِصَلَاحِ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مفتوحہ زمینوں کا اس طرح حکم ہے کہ امام چاہے تو اس کو مسلمانوں کی بہتری کے لئے تقسیم کر دے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کر دیا تھا اور چاہے تو چھوڑ دے اگر اس میں مسلمانوں کی بہتری ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ علیہ وسلم نے بعض حصہ خیبر کا چھوڑ بھی دیا تھا۔ اس میں جو مسلمانوں کی بہتری ہوا سپر عمل کرے وَقَدْ فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي أَرْضِ السَّوَادِ وَمِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا تَرَكَهَا لِلْمُسْلِمِينَ أَرْضَ خَرَاجٍ لِيَنْتَفِعَ بِهَا مَنْ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِ مِنْهُمْ كَمَا يَنْتَفِعُ بِهَا مَنْ كَانَ فِي عَصْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ اور بلا شبہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین میں ایسا ہی کیا ہے اس کو مسلمانوں کے لئے خراجی زمین چھوڑ دیا تاکہ بعد میں آنیوالے لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں جیسا کہ اپنے زمانہ کے مسلمان فائدہ حاصل کرتے تھے فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَفْعَلْ فِي السَّوَادِ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ مَا قُلْتُمْ وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِينَ جَمِيعًا رَضُوا بِذٰلِكَ وَالدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا رَضُوا بِذٰلِكَ أَنَّهُ جَعَلَ الْجِزْيَةَ عَلٰى رِقَابِهِمْ فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ جَعَلَهَا عَلَيْهِمْ ضَرِيبَةً لِلْمُسْلِمِينَ لِأَنَّهُمْ عَبِيدٌ لَهُمْ أَنْ يَكُونَ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ كَمَا يَجْعَلُ الْجِزْيَةَ عَلَى الْأَحْرَارِ يَحْقِنُ بِذٰلِكَ دِمَاءَهُمْ فَرَأَيْنَاهُ قَدْ أَدْخَلَ نِسَاءَهُمْ وَمَشَايِخَهُمْ وَأَهْلَ الزَّمَانَةِ مِنْهُمْ وَصِبْيَانَهُمْ وَإِنْ كَانُوا قَادِرِينَ عَلَى الْاِكْتِسَابِ الْكَثِيرِ مِمَّا يَقْدِرُ عَلَيْهِ بَعْضُ الْبَالِغِينَ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلٰى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَدَلَّ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أَوْجَبَ لَيْسَ لِعِلَّةِ الْمِلْكِ وَلٰكِنَّهُ لِعِلَّةِ الذِّمَّةِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ جَمِيعُ مَا افْتَتَحَ تِلْكَ الْأَرْضَ أَخَذَهُمْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ دَلِيلٌ عَلٰى إِجَازَتِهِمْ لِمَا كَانَ عُمَرُ فَعَلَ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاهُ وَضَعَ عَلَى الْأَرْضِ شَيْئًا مُخْتَلِفًا فَوَضَعَ عَلٰى جَرِيبِ الْحِنْطَةِ شَيْئًا مُعَلَّقًا وَأَهْمَلَ النَّخْلَ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ مَلَكَ بِالْقَهْرِ الَّذِينَ قَدْ ثَبَتَتْ حُرْمَتُهُمْ بِدَارِهِمْ فَأَرْضِيهِمْ فَأَرْضُ مِلْكٍ لِلْمُسْلِمِينَ أَوْ يَكُونُ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ كَمَا جَعَلَ الْخَرَاجَ عَلٰى رِقَابِهِمْ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْخَرَاجُ يَجِبُ إِلَّا فِيمَا مَلَكَهُ لِغَيْرِ آخِذِ الْخَرَاجِ فَإِنْ حَمَلْنَا ذٰلِكَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِيَّاهُمْ ثَمَرَ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ بِمَا جَعَلَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْخَرَاجِ فِعْلُهُ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيمَا قَدْ نَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَمِنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ فَامْتَنَعَ أَنْ يَكُونَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَنَا عَلٰى أَنْ تَمْلِيكَهُ لَهُمُ الْأَرْضَ الَّتِي أَوْجَبَ هٰذَا عَلَيْهِمْ فِيمَا قَدْ تَقَدَّمَ عَلٰى أَنْ يَكُونَ مِلْكُهُمْ لِذٰلِكَ مِلْكَ خَرَاجٍ فَهٰذَا حُكْمُهُ فِيمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيهِ وَقَبْلَ النَّاسِ جَمِيعًا مِنْهُ ذٰلِكَ وَأَخَذُوا مِنْهُ مَا أَعْطَاهُمْ مِمَّا أَخَذَ مِنْهُمْ فَكَانَ قَبُولُهُمْ لِذٰلِكَ إِجَازَةً مِنْهُمْ لِفِعْلِهِ ترجمہ اب اگر کوئی معترض یہ کہے ممکن ہے کہ عمر رضہ نے سواد کی زمین میں جو کام کیا وہ اس وجہ سے نہ کیا ہو جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ اس لئے کہ تمام مسلمان اس پر راضی ہو گئے تھے اور اس امر پر کہ وہ سب اس سے راضی ہو گئے تھے یہ دلیل ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ان پر جزیہ لگا دیا تھا اب یہ دو حال سے خالی نہیں یا تو ان پر مسلمانوں کے لئے اس لئے جزیہ لگایا کہ وہ اُنکے غلام ہیں اور یا اس طرح لگایا کہ جس طرح آزاد لوگوں پر لگاتے ہیں جس سے انکی جانوں کی حفاظت ہو اور ہمنے اُنکو دیکھا کہ انہوں نے انکی عورتوں اور بڑے بوڑھوں اور بچوں کو چھوڑ دیا ہے اگرچہ وہ کمانے پر قادر تھے جو کہ بعض باتوں سے بڑھکر کمانے پر قادر تھے لیکن ان میں سے کسی پر جزیہ نہ لگایا اب یہ اس کی دلیل ہے کہ باقی لوگوں پر جزیہ لگایا وہ ملک کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ذمی ہونیکی وجہ سے اور اس سے پہلے سب زمین مفتوحہ کا ان سے لینا انکے اجارہ کی دلیل ہے کیونکہ حضرت عمر رضہ نے ایسا کیا ہے پھر ہمنے دیکھا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے زمین پر مختلف قسم کے اجارہ رکھے ہیں انگور کی زمین پر مقدار معین لگایا اور گیہوں والی زمین پر مقدار معین لگایا اور کھجور کو چھوڑ دیا اور اس میں سے کچھ نہیں لیا اب یہ بھی دو وجہ سے خالی نہیں یا تو یہ کہ اس سے وہ قوم کہ جنکی عزت اُنکی زمین کے بہوں سے ثابت ہوئی ہے مالک ہو گئی اور زمین مسلمانوں کے ملک میں آگئی اور

ل ایک مدت تمام کا نام ہے عراق میں ۱۲ منتہی الارب

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا ان پر جزیہ اس طرح لگا یا جیسے کہ خراج انکی گردنون پر ہے اور جبتک خراج لئے بغیر مالک نہو جائے خراج واجب نہین ہتا
اب اگر ہم اس کو اس بات پر محمول کرین کہ حضرت عمر رضہ نے انکو کھجورون اور انگورون کے پھلون کا محصول کے عوض
مالک کردیا تھا تو یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نہی مین داخل ہوگا جو آپ نے کئی سالون کی بیع کو منع کردیا ہے
اور اس چیز سے کہ تیرے پاس نہین اسکی بیع سے بھی منع فرمایا ہے اب یہ محال ہے کہ ایسا معاملہ ہوا ہو لیکن ہمارے نزدیک
یہ ہے کہ آپ نے انکو اس زمین کا مالک کردیا تھا جسپر اجارہ دیا تھا جسکا پہلے بیان ہوچکا ہے کہ یہ انکی ملک رقبہ خراجی
ہے اور یہی ان پر ضروری حکم ہے اور تمام لوگون نے آپ کا یہ حکم قبول کرلیا تھا اور جو آپ نے انکو دیا انہون نے لیلیا
تھا اب انکا یہ قبول کرلینا انکی طرف سے اس فعل کی اجازت تھی قَالُوْا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا اَهْلَ السَّوَادِ وَمَا لِكَيْنِ لِاَرْضِهِمْ
وَجَعَلْنَاهُمْ اَحْرَارًا بِالْعِلَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ مِنَّا وَكُلُّ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ بِاِجَازَةِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ غَنَمُوْا تِلْكَ الْاَرْضَ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَمَا جَازَ وَ
لَكَانُوْا عَلٰى مِلْكِهِمْ قَالُوْا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ كُلُّ اَرْضٍ مُفْتَتَحَةٍ عَنْوَةً فَحُكْمُهَا اَنْ تُقْسَمَ كَمَا تُقْسَمُ الْاَمْوَالُ خُمُسُهَا لِلّٰهِ وَ
اَرْبَعَةُ اَخْمَاسِهَا لِلَّذِيْنَ اِفْتَتَحُوْهَا لَيْسَ لِلْاِمَامِ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ تَطِيْبَ اَنْفُسُ الْقَوْمِ بِتَرْكِهَا كَمَا طَابَتْ اَنْفُسُ
الَّذِيْنَ اِفْتَتَحُوا السَّوَادَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرُوْا ترجمہ یہ لوگ کہتے ہین کہ اس لئے ہم نے سواد والون کو انکی زمین کا مالک بنایا ہے
اور انکو پہلی وجہ سے آزاد قرار دیا ہے اور یہ سب باتین اس قوم کی اجازت سے تھین جنہون نے اس زمین کو غنیمت مین
لیا تھا اور اگر انکی مرضی نہوتی تو یہ جائز نہ ہوتا اور ضرور انکی زمین ملک مین رہتی۔ وہ کہتے ہین کہ اسی طرح ہم
کہتے ہین جو زمین کہ لڑائی سے فتح ہوئی ہو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ تقسیم کیجائے جیسے کہ مال غنیمت تقسیم کیا جاتا
ہے جسکا خمس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور چار خمس ان مسلمانون کیلئے ہین جنہون نے اس کو فتح کیا ہے امام کو اختیار
نہین کہ وہ اُن سے روک لے مگر اس صورت مین کہ قوم راضی ہوکر خود چھوڑدے جس طرح کہ ان لوگون نے جنہون
نے زمین سواد کو فتح کیا تھا حضرت عمر رضہ کے لئے چھوڑ دیا تھا جیساکہ ہمنے ذکر کیا ہے فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْاٰخَرِيْنَ
عَلَيْهِمْ اَنَّا نَعْلَمُ اَنَّ اَرْضَ السَّوَادِ لَوْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لَكَانَ قَدْ وَجَبَ فِيْهَا خُمُسُ اللّٰهِ بَيْنَ
اَهْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ اَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ الْخُمُسَ وَلَا شَيْئًا مِنْهُ لِاَهْلِ الذِّمَّةِ
وَقَدْ كَانَ اَهْلُ السَّوَادِ الَّذِيْنَ اَقَرَّهُمْ عُمَرُ رض صَارُوْا اَهْلَ الذِّمَّةِ وَقَدْ كَانَ السَّوَادُ بِاَسْرِهٖ فِيْ اَيْدِيْهِمْ ترجمہ اب دوسرون
کی دلیل ان پر یہ ہے کہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ زمین سواد اگر ایسی ہوتی جیساکہ پہلے قول والون نے ذکر کیا ہے تو اس مین
بالضرور خمس واجب ہوتا جو کہ اللہ تعالیٰ اور ان لوگون کے درمیان ہوتا جنکے لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو مملوک بنادیا
تھا اور یہ بھی ہم جانتے ہین کہ امام کو جائز نہین کہ اس خمس کو اور نہ اسکے کسی حصہ کو ذمیون کے لئے مقرر کرے اور بلاشبہ
اہل سواد جنکو حضرت عمر رضہ نے برقرار رکھا تھا ذمی ہوگئے تھے اور تمام علاقہ سواد انکے قبضہ مین تھا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ
اَنَّ مَا فَعَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ جِهَةٍ غَيْرِ الْجِهَةِ الَّتِيْ ذَكَرُوْا وَهُوَ عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ خُمُسٌ وَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِاَنْ اَقَرَّهُمْ فِيْ اَرَضِيْهِمْ وَنَفَى الرِّقَّ مِنْهُمْ وَ
اَوْجَبَ الْخَرَاجَ عَلَيْهِمْ فِيْ رِقَابِهِمْ وَاَرَضِيْهِمْ فَمَلَكُوْا بِذٰلِكَ اَرَضِيْهِمْ وَانْتَفَى الرِّقُّ عَنْ رِقَابِهِمْ ترجمہ اب اس سے ثابت
ہوا کہ جو کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اسکی اور وجہ تھی نہ وہ جو ان لوگون نے ذکر کی ہے وہ یہ ہے کہ اس زمین
مین اللہ تعالیٰ کے لئے خمس واجب ہی نہوا تھا اسیطرح انکی گردنون پر جو مقرر کیا تھا تو یہ ان پر احسان تھا کہ انکو اپنی زمین

toobaa-elibrary.blogspot.com

پر برقرار رکھا ان سے غلامی کو اٹھا دیا اور ان پر اور انکی گردنون اور زمین پر خراج واجب کر دیا پس وہان کے لوگون سے مسلمانون کی غلامی اور انکی زمین سے مسلمانون کی ملکیت اٹھا دی پھر وہ اس سے اپنی زمینون کے مالک بن گئے اور انکی گردنون سے غلامی جاتی رہی فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ لِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ هٰذَا اِيْمَا اُفْتُتِحَ عَنْوَةً فَتَطِيْبُ عَنْ اَهْلِهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَنْ اَرْضِهِمْ مِلْكَ الْمُسْلِمِيْنَ وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا وَيَضَعُ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ وَضْعُهُ مِنَ الْخَرَاجِ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجَّ عُمَرُ رض بِذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُمَّ قَالَ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْاَنْصَارَ فَاَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاَدْخَلَ فِيْهَا جَمِيْعَ مَنْ يَجِيْٓءُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ فَلِلْاِمَامِ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ وَيَضَعَهُ حَيْثُ رَاٰى وَضْعَهُ فِيْمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ترجمہ اب اس سے ثابت ہو گیا کہ امام کو اختیار ہے کہ جو زمین لڑائی سے مفتوح ہو اس مین ایسا کر سکتا ہے کہ اُن سے مسلمانون کے غلامی اور اُنکے زمین سے مسلمانون کی ملکیت اٹھا دے اور ان لوگون کے لئے یہ واجب کر دے اور جو خراج ان پر واجب ہے اسکو موقوف کر دے جیسا کہ عمر رض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے یہ معاملہ کیا اور عمر رض نے اس کے لئے اللہ تعالےٰ کے قول کو بطور دلیل کے لیا ہے۔ کہ جو مال اللہ تعالےٰ گاؤن والون سے اپنے رسول پر بطور غنیمت دیوے تو وہ اللہ تعالےٰ اور رسول اور رشتہ دارون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے لئے ہے پھر فرمایا۔ یعنے فقرار مہاجرین کے لئے۔ پھر انکو بھی انکے ساتھہ داخل کر لیا پھر فرمایا۔ یعنے اور وہ لوگ کہ جنھون نے ٹھکانا دیا گھر کا اور ایمان کا اُنسے پہلے۔ اس سے مقصود انصار (مدینہ) ہین پھر انکو انکے ساتھ داخل کر دیا۔ پھر فرمایا۔ اور جو لوگ کہ انکے بعد آئے ہین۔ اس مین ان سب مسلمانون کو شامل کر لیا کہ جو انکے بعد آئینگے اب امام کو جائز ہے کہ ایسا کرے اور جہان چاہے اس کو دے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس سورت مین مقرر کیا ہے۔ اب اس سے وہ امر ثابت ہوا کہ جسکی طرف امام ابو حنیفہ اور سفیان گئے ہین اور یہی امام ابو یوسف و محمد کا قول ہے رحمۃ اللہ علیہم فَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ لَمَّا وَفَدَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فِيْ اُنَاسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عُمَرُ لِجَرِيْرٍ يَا جَرِيْرُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنِّيْ قَاسِمٌ مَسْئُوْلٌ لَكُنْتُمْ عَلٰى مَا قَسَمْتُ لَكُمْ وَلٰكِنِّيْ اَرٰى اَنْ اَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ قَرْيَتَهُ وَكَانَ رُبُعَ السَّوَادِ لِلْجَمِيْلَةِ فَاَخَذَهُ مِنْهُمْ وَاَعْطَاهُمْ ثَمَانِيْنَ دِيْنَارًا ترجمہ اب اگر کوئی شخص اس حدیث سے سند لے کہ جسکو ہم سے محمد بن خزیمہ نے بیان کیا ہے کہا کہ ہم سے یوسف بن عدی نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے اسمعیل بن ابی خالد سے وہ قیس بن ابی حازم سے کہا کہ جب جریر بن عبداللہ اور عمار بن یاسر اور مسلمانون کے ساتھ ملکر حضرت عمر بن الخطاب رض کی خدمت مین آئے تو حضرت عمر رض نے فرمایا اللہ اکبر اگر مین یہ قاسم ہوتا کہ جس سے پوچھا جاتا تو تم اسی پر قائم رہتے جس پر مین نے تمکو تقسیم کر دیا ہے لیکن مین خیال کرتا ہون کہ اس کو مسلمانون پر تقسیم کر دون اور سواد کا ربع جمیلہ والون کے لئے تھا ان سے لے لیا اور اُنکو اسی دینار دیئے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ كَانَ عُمَرُ قَدْ أَعْطَى لِلْبَجِيلَةِ رُبُعَ السَّوَادِ فَأَخَذْنَاهُ ثَلَاثَ سِنِينَ ثُمَّ قَدِمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِجَرِيرٍ إِلَى عُمَرَ وَمَعَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ عُمَرُ رض وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا كُنْتُ أَعْطَيْتُكُمْ فَإِمَّا أَنْ تَرُدُّوهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَنَفْعَلَ قَالَ فَأَجَازَنِي عُمَرُ بِثَمَانِينَ دِينَارًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن الاصبہانی نے کہا خبر دی ہم کو ابو اسامہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل نے قیس سے وہ جریر سے کہا کہ حضرت عمر رض نے قبیلہ بجیلہ کو زمین سواد کا ربع دیا پھر ہمنے ان سے تین سال تک لیلیا اس کے بعد جریر حضرت عمر رض کی طرف گئے اور انکے ساتھ عمار بن یاسر تھے تب عمر رض نے فرمایا کہ واللہ اگر مین وہ قاسم ہوتا کہ جس سے پوچھا نہ جاتا تو مین تم کو اسی حال پر چھوڑ دیتا جو مین نے تم کو دیا تھا۔ لیکن مین خیال کرتا ہون کہ تم اس کو مسلمانون پر واپس کردو اُس نے ایسا ہی کیا اور حضرت عمر رض نے مجھے اسّی دینار دے قَالُوا فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ كَانَ قَسَمَ السَّوَادَ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ أَرْضَاهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَا أَعْطَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعُودَ لِلْمُسْلِمِينَ ترجمہ یہ لوگ کہتے ہین کہ یہ اسکی دلیل ہے کہ حضرت عمر رض نے بلاشبہہ زمین سواد لوگون مین تقسیم کردی پھر انکو اس کے بعد اسپر راضی کرلیا کہ یہ مسلمانون کو دیجائے قِيلَ لَهُ مَا يَدُلُّ هٰذَا الْحَدِيثُ ظَاهِرُهُ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ وَلٰكِنْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ رض فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا فَعَلَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ السَّوَادِ فَجَعَلَهَا لِلْبَجِيلَةِ ثُمَّ أَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ وَعَوَّضَهُمْ مِنْهُمْ عِوَضًا مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَكَانَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ الَّتِي جَرَى فِيهَا هٰذَا الْفِعْلُ لِلْمُسْلِمِينَ بِمَا عَوَّضَ عُمَرُ أَهْلَهَا مَا عَوَّضَهُمْ مِنْهَا مِنْ ذٰلِكَ وَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ السَّوَادِ فَعَلَى الْحُكْمِ الَّذِي قَدْ بَيَّنَّا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَكَانَتْ أَرْضُ السَّوَادِ وَأَرْضُ عُشْرٍ وَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ خَرَاجٍ ترجمہ تو اس سے کہا جائیگا کہ اس سے کہا جائیگا اس حدیث کا ظاہر اسپر دال نہین جو تمنے کہا ہے لیکن ممکن ہے کہ حضرت عمر رض نے جو کچھ کیا ہے وہ سواد کے کچھ حصہ مین کیا ہے اور اس کو بجیلہ کے لئے مقرر کیا ہو پھر ان سے لیکر مسلمانون کو دیدیا ہو اور اس کو اس کے بدلے مسلمانون کے مال مین سے کچھ دیا ہو پس یہ ٹکڑہ سواد کا وہ ہے جس مین مسلمانون کے لئے یہ کام کیا ہے اور اس کے عوض مین مسلمانون کے مال سے دیا ہے اور اسکے بعد بقیہ سواد کا وہ حکم ہے جسکو ہمنے پہلے بیان کیا اور اگر یہ نہ ہوتا تو سواد کی زمین عشری ہوتی خراجی نہوتی فَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَجِيلَةَ إِلَى عُمَرَ رض فَقَالَتْ إِنَّ قَوْمِي رَضُوا مِنْكَ مِنَ السَّوَادِ بِمَا لَهُمْ أَرْضَ وَلَسْتُ أَرْضَى حَتّٰى تَمْلَأَ كَفِّي ذَهَبًا أَوْ جَمَلِي طَعَامًا أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا عُمَرُ رض ترجمہ اور اگر وہ اس مین اس حدیث سے دلیل لائین جسکو ہم سے ابن ابی داؤد نے بیان کیا کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمرو بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے اسمعیل بن ابی خالد سے وہ قیس بن حازم سے کہا کہ بجیلہ کی ایک عورت حضرت عمر رض کی خدمت مین آئی اور کہنے لگی کہ میری قوم تم سے زمین سواد کی نسبت راضی ہوئی ہے لیکن مین خوش نہین ہون اور مین کبھی راضی نہونگی یہ تک کہ آپ میرے ہاتھ کو سونے یا میرے اونٹ کو اناج سے نہ بھر دین یا اس قسم کا کلام کیا جسکا مطلب یہی تھا پھر حضرت عمر رض نے اُس کے ساتھ یہی برتاؤ کیا قِيلَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَى الْجُزْءِ الَّذِي كَانَ سَلَّمَهُ عُمَرُ لِبَجِيلَةَ فَمَلَكُوهُ ثُمَّ أَرَادَ انْتِزَاعَهُ مِنْهُمْ بِطِيبِ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَخْرُجْ حَقُّ تِلْكَ الْمَرْأَةِ مِنْهَا إِلَّا بِمَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهَا فَأَعْطَاهَا عُمَرُ مَا طَلَبَتْ حَتّٰى رَضِيَتْ فَسَلَّمَتْ فَكَانَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ كَمَا سَلَّمَ سَائِرُ مَنْ فِيهَا عُقُولَهُمْ فَهٰذَا مَا وَجَدْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ كُلِّهِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَمِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ عَلَى مَا بَيَّنَّا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ تو اس کے جواب مین اُن سے کہا جائیگا کہ یہ بھی ہمارے نزدیک واللہ اعلم اس حصہ پر ہے جس کو حضرت عمرؓ نے بجیلہ کے سپرد کردیا تھا اور وہ اُس کے مالک ہوگئے تھے پھر آپ نے اُن سے اُنکی مرضی سے لینے کا ارادہ کرلیا پھر اس عورت کا حق اس مین اسیقدر نکلا جس سے کہ وہ خوش ہوگئی اور جتنا اُس نے مانگا تھا اس کو دیدیا حتے کہ وہ خوش ہوگئی اُس نے اپنا حصہ آپکے سپرد کردیا جیساکہ باقی قوم نے اپنے حقوق انکے سپرد کردیئے تھے اب ہمارے نزدیک اس مسئلہ مین یہ تمام صورتین آثار واحادیث کے لحاظ اور بطریق قیاس کے ہین اور یہی امام ابوحنیفہ امام سفیان امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَرْضِ مِصْرَ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَرْضَ مِصْرَ جَمَعَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَشَارَهُمْ فِي قِسْمَةِ أَرْضِهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا كَمَا قَسَمَ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ وَكَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا أَوْ يُوقِفُهَا حَتَّى رَاجِعٌ فِي ذَلِكَ رَأْيَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ نَفَرٌ مِنْهُمْ فِيهِمُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَاللهِ مَا ذَاكَ لَكَ إِلَّا لِعُمَرَ إِنَّمَا هِيَ أَرْضٌ فَتَحَ اللهُ عَلَيْنَا وَأَوْجَفْنَا عَلَيْهَا خَيْلَنَا وَرِجَالَنَا وَحَوَيْنَا مَا فِيهَا فَمَا قَسَمْتَهَا بِأَحَقَّ مِنْ قِسْمَةِ آمَوَالِهَا وَقَالَ نَفَرٌ مِنْهُمْ لَا تَقْسِمْهَا حَتَّى تُرَاجِعَ رَأْيَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِيهَا فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَكْتُبُوا إِلَى عُمَرَ فِي ذَلِكَ وَيُخْبِرُوهُ فِي كِتَابِهِمْ إِلَيْهِ بِمَقَالَتِهِمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَصَلَ إِلَيَّ مَا كَانَ مِنْ إِجْمَاعِكُمْ عَلَى أَنْ تَغْتَصِبُوا أَعْطِيَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَمُؤَنَ مَنْ يَغْزُو أَهْلَ الْعَدُوِّ وَأَهْلَ الْكُفْرِ فَرَأَيْتُ إِنْ قَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ بَعْدَكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَادَّةٌ يَقْوُونَ بِهِ عَلَى عَدُوِّكُمْ وَلَوْ لَا مَا أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَدُدُّ بِهِ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ مُؤَنِهِمْ وَأُجْرِي عَلَى ضُعَفَائِهِمْ وَأَهْلِ الدِّيوَانِ مِنْهُمْ لَقَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ فَأَوْقُوهَا فَيْئًا عَلَى مَنْ بَقِيَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَتَفَرَّضَ آخِرُ عِصَابَةٍ تَغْزُو مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ اور بلاشبہہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مصر کی زمین مین بھی یہ حدیث مروی ہے جو بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے عمرو بن قیس سکونی سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا کہ جب عمرو بن العاصؓ نے مصر کی زمین کو فتح کیا تو جنھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے انکو جمع کیا اور انسے حاضرین مین تقسیم کرنے لئے مشورہ لیا (آیا یہ کرین) جیساکہ ان مین غنیمت کا مال تقسیم کیا تھا اور جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حاضرین جنگ پر تقسیم کیا تھا یا اس مین ابھی توقف کرین حتے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی رائے آجائے انمین سے ایک جماعت نے جس مین کہ زبیر بن العوام تھے کہا کہ واللہ نہ تو یہ تمہاری رائے پر موقوف ہے نہ حضرت عمرؓ کی رائے پر یہ تو ایک ایسی زمین ہے جس کو اللہ تعالے نے ہم پر فتح کیا ہے اور جسپر ہمنے گھوڑے اور پیدل دوڑائے ہین اور جو کچھ اس مین ہے اسکو ہمنے قابو کرلیا ہے پس اسکو اگر تو تقسیم کرے تو اس کے مالون کی تقسیم کرنے سے بہتر ہے اور ان مین سے ایک جماعت نے کہا ہم اسکو بدون حضرت امیر المومنین کی رائے لینے کے تقسیم نہ کرینگے۔ اب سب کی رائے اسپر متفق ہوگئی کہ اسبارہ مین حضرت عمرؓ کو لکھین اور انکو بیان کی بحث کی اطلاع دین تب حضرت عمرؓ نے انکو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم

toobaa-elibrary.blogspot.com

اما بعد تمہارا خط میری طرف اس مضمون کا پہنچا کہ تم سب اسپر متفق ہو کہ مسلمانوں کے عطیہ اور ان لوگوں کی محنت کو جو کہ دشمنوں اور اہل کفر سے لڑتے ہیں نہ چھینو گے اور بیشک اگر میں یہ زمین مفتوحہ تم میں تقسیم کردوں تو تمہارے بعد کے مسلمانوں میں وہ مادہ نہ رہیگا کہ جس کے باعث وہ اپنے دشمنوں پر قوی معلوم ہوں اور اگر ایسا نہ ہو تا کہ میں تم کو خدا کے راہ میں برانگیختہ کرتا اور مسلمانوں سے انکا بوجھ دفع کرتا اور انکے ضعیفوں اور دیوان والوں پر جاری کرتا دینے میں سب کام نہ کرتا ہوتا، تو میں اس کو تم میں تقسیم کر دیتا پس اب اس کو تم باقی مسلمانوں پر غنیمت چھوڑ دو حتے کہ آخر جماعت مومنین جنگ کرے والسلام علیکم **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَا قَدْ دَلَّ فِیْ حُکْمِ الْاَرْضِیْنَ الْمُفْتَتَحَةِ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَاَنَّ حُکْمَهُمَا خِلَافُ حُکْمِ مَا سِوَاهُمَا مِنْ سَائِرِ الْاَمْوَالِ الْمَغْنُوْمَةِ مِنَ الْعَدُوِّ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں وہ بات ہے جو کہ مفتوحہ زمین کے حکم پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور یہ کہ اسکا حکم باقی مال غنیمت سے علیحدہ ہے **فَاِنْ قَالَ** قَائِلٌ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ قَسَمَ خَیْبَرَ بَیْنَ مَنْ کَانَ شَهِدَهَا فَذٰلِکَ یَنْفِیْ اَنْ یَّکُوْنَ فِیْمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ حُجَّةٌ لِّمَنْ ذَهَبَ اِلٰی مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَسُفْیَانُ وَمَنْ تَابَعَهُمَا فِیْ اِبْقَافِ الْاَرْضِیْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** اب اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے خیبر کو حاضرین میں تقسیم کیا پھر یہ حضور کا معاملہ خیبر کے بارہ میں امام ابو حنیفہ و سفیان رح وغیرہ کی دلیل کی جو مفتوحہ زمین کو مسلمانوں کی ضروریات کے لئے تجویز کرتے ہیں نفی کرتا ہے **قِیْلَ** لَهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ لَمْ یُفَسِّرْ لَنَا فِیْهِ کُلَّ الَّذِیْ کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَقَدْ جَاءَ غَیْرُهٗ فَبَیَّنَ لَنَا مَا کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا **ترجمہ** تو اس کے جواب میں اس سے کہا جائیگا کہ یہ حدیث ان تمام باتوں کو جو خیبر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی ہیں پورا بیان نہیں کرتی اور دوسرے راوی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور ہی بیان کیا ہے **حَدَّثَنَا** الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ نِصْفَیْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَنِصْفًا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَسَمَهَا بَیْنَهُمْ عَلٰی ثَمَانِیَةَ عَشَرَ سَهْمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سفیان نے یحیی بن سعید سے وہ بشیر بن یسار سے وہ سہل بن ابی حثمہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو حصہ فرمایا ایک حصہ اپنی ضروریات کے لئے اور ایک حصہ مسلمانوں میں رکھا پھر ان میں ۱۸ حصوں پر تقسیم کیا **فَفِیْ** هٰذَا الْحَدِیْثِ بَیَانُ مَا کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَاَنَّهٗ اَوْقَفَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَقَسَمَ نِصْفَهَا بَیْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَالَّذِیْ کَانَ اَوْقَفَهٗ مِنْهَا هُوَ الَّذِیْ کَانَ دَفَعَهٗ لِاُلَیْمَةَ مُزَارِعَةً عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الَّذِیْنَ ذَکَرْنَاهُمَا وَهُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰی عُمَرُ قِسْمَتَهٗ فِیْ خِلَافَتِهٖ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَمَا اَجْلَی الْیَهُوْدَ عَنْ خَیْبَرَ وَفِیْمَا بَیَّنَّا مِنْ ذٰلِکَ تَقْوِیَةُ لِمَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَسُفْیَانُ فِیْ اِبْقَافِ الْاَرْضِیْنَ وَتَرْکِ قِسْمَتِهَا اِذَا اَدَّی الْاِمَامُ ذٰلِکَ **ترجمہ**

toobaa-elibrary.blogspot.com

اب اس حدیث مین اس معاملہ کا بیان ہے جو کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین کیا تھا اور یہ کہ اسکا نصف اپنی ضرورت کے لئے اور اسکا نصف حاضرین مسلمانون کے لئے اب جو حصہ کہ اس مین سے وقف کیا تھا وہ یہودیون کو ٹہانی پر دیا تھا جیسا کہ ابن عمر و جابر رض کی حدیث مین ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اور وہ وہی ہے جس کے متولی حضرت عمر رض اپنی خلافت مین ہوئے تھے اور اس کو مسلمانون مین تقسیم کیا تھا جبکہ یہودیون کو خیبر سے جلاوطن کر دیا تھا اور جو ہم نے بیان کیا ہے اس مین اس قول کی تقویت ہے جس کی طرف امام ابو حنیفہ و سفیان گئے ہین کہ امام اگر چاہے تو زمین کو مسلمانون مین وقف کر دے اور تقسیم نہ کرے ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى الْقِتَالِ عَلَى دَابَّةٍ مِنَ الْمَغْنَمِ

اگر کسی کو جنگ مین ضرورت ہو تو غنیمت کے جانور پر سوار ہو جائے

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ التُّجِيبِيِّ عَنْ حَنَشٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَأْخُذَنَّ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبُهَا حَتَّى إِذَا أَنْقَصَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مِنَ الْمَغَانِمِ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِي الْمَغَانِمِ ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ابن لہیعہ نے جعفر بن ربیعہ سے وہ ابن مرزوق تجیبی سے وہ حنش بن عبد اللہ سے وہ رویفع بن ثابت سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر رکھتا ہے وہ غنیمت کے مال مین سے کپڑا نہ پہنے جسے کہ جب پرانا ہو جائے تو غنیمت کے مال مین داخل کر دے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيبِيِّ عَنْ حَنَشٍ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یحیی بن ایوب نے ربیعہ بن سلیم تجیبی سے وہ حنش سے وہ رویفع بن ثابت سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس کے مثل ذکر کرتے ہین فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ السِّلَاحَ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَيُقَاتِلُ بِهِ فِي مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ مَا كَانَ إِلَى ذَلِكَ مُحْتَاجًا وَلَا يَنْتَظِرُ بِرَدِّهِ انْقِرَاغَ مِنَ الْحَرْبِ فَتَعْرِضُهُ لِلْهَلَاكِ وَالتَّلَفِ فِي طُولِ مُكْثِهِ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِهَذَا الْحَدِيثِ ترجمہ اب ایک گروہ اہل علم اور ان مین سے امام اوزاعی ہین اس طرف گیا ہے کہ اگر کوئی شخص غنیمت مین سے ہتھیار لیلے اور لڑائی مین جبتک ضرورت ہو اس سے لڑتا ہے تو مضائقہ نہین لیکن اس امر کا منتظر نہ رہے کہ لڑائی سے فارغ ہو کر اسکو واپس کرونگا پھر اس عرصہ دراز مین وہ ہلاک ہو جاے یا اس کی قیمت مین کمی ہو جائے (تو ایسی صورت مین جائز نہ ہوگا) وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فِيمَا حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ قَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيمَةِ السِّلَاحَ إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَيُقَاتِلُ بِهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ

الحرب ثم یردہ فی المغنم ترجمہ اور اس مین دوسرے علمار انکے مخالف ہوئے ہین انہین سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہین انکے دلیل وہ حدیث ہے جو بیان کی مجھ سے سلیمان بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ امام ابو یوسف رح سے ان سب نے کہا ہے کہ جب کوئی شخص مال غنیمت مین سے بوقت ضرورت بدون اجازت امام کے ہتھیار لیلے اور پھر اس سے جنگ کرے جتنے کہ لڑائی سے فراغت حاصل ہوجائے تو کچھ مضائقہ نہین پھر اس کو مال غنیمت مین واپس کردے قال ابو یوسف وقد بلغنا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما احتج بہ الاوزاعی فحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معان ووجوہ وتفسیر لا یفہمہ ولا یبصرہ الا من اعانہ اللہ علیہ فہذا الحدیث عندنا علی من یفعل ذلک وہو عنہ غنی ینبغی بذلک علی دابتہ وعلی ثوبہ او یاخذ ذلک یرید بہ الخیانۃ فاما رجل مسلم فی دار الحرب لیس معہ دابۃ ولیس مع المسلمین فضل یحملونہ الا دق اب الغنیمۃ ولا یستطیع ان یمشی فان ہذا لا یحل للمسلمین ترکہ ولا باس ان یترکبہا ہذا شاؤا او کرہوا وکذلک ہذہ الحال فی الثیاب وکذلک ہذہ الحال فی السلاح والحال ابین واوضح ترجمہ امام ابو یوسف رح فرماتے ہین کہ ہم کو یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پہنچی ہے اول تو اس حدیث سے کہ جس کو امام اوزاعی نے سند گردانا ہے دوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے کئی معنے اور وجوہ وتفسیرین ہوتی ہین جنکو وہی شخص سمجھتا اور یہ کہتا ہے کہ جس کو خدا تعالے مدد دے پس یہ حدیث ہمارے نزدیک اس شخص کے بارہ مین ہے جو کہ مال غنیمت سے کوئی چیز لیلے بحالیکہ وہ اس سے غنی ہے اور اسی حال مین جانور کی سواری کرے یا کوئی لباس پہنے یا اس لئے لیتا ہے کہ اس کے دل مین خیانت ہے (ایسے شخص کے لئے حلال وجائز نہین) لیکن جو مسلمان ایسا ہے کہ دار الحرب مین اس کے پاس کوئی جانور نہین اور مسلمانون کے پاس کوئی فالتو جانور نہین کہ جسپر اس کو سوار کرین مگر غنیمت کے مال کے جانور ہین اور وہ چل بھی نہین سکتا تو ایسے حال مین مسلمانون کے لئے اسکا ترک حلال نہین اور اسپر سوار ہونیکا مضائقہ نہین مسلمان چاہے اس کو پسند کرین یا نہ کرین علی ہذا کپڑے کا حال ہے اسی طرح ہتھیار کا حال ہے اور یہ حال واضح وروشن ہے (یعنی محتاج دلیل نہین) الا تری ان قوما من المسلمین لو قاتلت سیوفہم او ذہبت ولہم غنی عن المسلمین انہ لا باس ان یاخذوا سیوفا من الغنیمۃ فیقاتلوا بہا ما داموا فی دار الحرب اذا ایت ولو لم یحتاجوا الیہا فی معمعۃ القتال واحتاجوا الیہا بعد ذلک بیوم میت اغار علیہم العدو او یقومون ہکذا فی وجوہ العدو بغیر سلاح لکیف یضنون ان یستأثروا ہذا الرای فیہ توہین لملۃ المسلمین وکیف یحل ہذا فی المعمعۃ ویحرم بعد ذلک ترجمہ کیا تم دیکھتے نہین کہ اگر بعض مسلمانون کی تلوارین ٹوٹ جائین یا جاتی رہین بحالیکہ وہ مسلمانون سے غنی تھے غنیمت کی تلوارین لیلین اور ان سے جبتک دار الحرب مین ہین لڑین تو مضائقہ نہین اور یہ تبلا وکہ اگرچہ وہ عین لڑائی مین اس کے محتاج نہ تھے لیکن اس کے ایک دو دن بعد دشمنون نے ان پر چڑھا یہ مارا تو کیا وہ اسیطرح بغیر ہتھیار کے دشمنون کے سامنے کھڑے ہوجائینگے وہ اب کیا کرین کیا اس رائے کو ترجیح دین جسمین کہ مسلمانون کی لڑائی کی درہمی ہو اور یہ کیسے ہو کہ لڑائی مین تو ایک بات حلال ہو اور اس کے بعد حرام ہو وقد حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا ابی عن ابی یوسف قال ثنا ابو اسحاق الشیبانی عن محمد بن ابی المجالد عن عبد اللہ ابن ابی اوفی صاحب

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِخَیْبَرَ یَاْتِیْ اَحَدُنَا اِلَی الطَّعَامِ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ فَیَاْخُذُ مِنْہُ حَاجَتَہٗ ترجمہ اور بلاشبہہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ امام ابو یوسف سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق شیبانی نے محمد بن ابی المجالد سے وہ عبداللہ بن ابی اوفی صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے انہون نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیبر مین تھے تو ہمارا یہ حال تھا کہ ہم مال غنیمت سے کھانا (اناج) لاتے اور اس سے بقدر ضرورت لے لیتے تھے فَاِذَا کَانَ الطَّعَامُ لَا بَاْسَ بِاَخْذِہٖ وَاَکْلِہٖ وَاِسْتِہْلَاکِہٖ لِلْحَاجَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی ذٰلِکَ کَانَ کَذٰلِکَ اَیْضًا لَا بَاْسَ بِاَخْذِ الدَّوَابِّ وَالثِّیَابِ وَاِسْتِعْمَالِہَا لِلْحَاجَۃِ اِلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ الَّذِیْ اُرِیْدَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی ھٰذَا غَیْرَ مَا اُرِیْدَ بِہٖ مِنْ حَدِیْثِ رُوَیْفِعٍ حَتّٰی لَا یَتَضَادَّا اِنْ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَبِہٖ نَاْخُذُ ترجمہ پس جبکہ طعام کا لینا اور کھانا اور مسلمانون کی ضرورت مین اسکا ہلاک ہونا مضائقہ نہین تو اسیطرح جانورون اور ہتھیارون اور کپڑون کا لینا اور ضرورت کے لئے استعمال کرنا بھی مضائقہ نہین (اور یہ مطلب اسلئے لیا گیا ہے) تاکہ ابن ابی اوفی کی حدیث اور رویفع کی حدیث کا مطلب باہم مختلف نہو جائے جس سے دونون مین مخالفت لازم آئے اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے اور اسی کو ہم لیتے ہین

بَابُ الرَّجُلِ یُسْلِمُ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَعِنْدَہٗ اَکْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ نِسْوَۃٍ

جو شخص دار الحرب مین اسلام لائے اور اس کے پاس چار عورتون سے زائد ہون

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَکْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الشَّامِیُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَیْلَانَ ابْنَ سَلَمَۃَ اَسْلَمَ وَتَحْتَہٗ عَشْرُ نِسْوَۃٍ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ خُذْ مِنْھُنَّ اَرْبَعًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن خلف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالاعلے بن عبدالاعلے شامی نے معمر سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رض سے کہ غیلان بن سلمہ مسلمان ہوا اور اس کے پاس دس عورتین تھین تب اسکو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان مین سے چار عورتین لیلے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَسْلَمَ وَعِنْدَہٗ اَکْثَرُ مِنْ اَرْبَعٍ نِسْوَۃٍ قَدْ کَانَ تَزَوَّجَھُنَّ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَھُنَّ مُشْرِکَاتٌ اَلَّہٗ یَخْتَارُ مِنْھُنَّ اَرْبَعًا فَیُمْسِکُھُنَّ وَیُفَارِقُ سَائِرَھُنَّ وَسَوَاءٌ عِنْدَھُمْ کَانَ تَزَوَّجَھُنَّ فِیْ عُقْدَۃٍ وَاحِدَۃٍ اَوْ فِیْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَۃٍ وَمِمَّنْ قَالَ ھٰذَا الْقَوْلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوجائے اور اس کے پاس چار عورتون سے زائد ہون اور اس نے دار الحرب مین ان سے نکاح کیا تھا بحالیکہ وہ مشرک تھا تو ان مین سے چار عورتین پسند کرلے انکو روک لے اور باقی عورتون کو چھوڑ دے خواہ انکا نکاح ایک ہی عقد مین ہوا تھا یا متفرق وقت مین اور اس بات کے قائل امام محمد بن الحسن رحمہ اللہ ہین وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ کَانَ تَزَوَّجَھُنَّ فِیْ عُقْدَۃٍ وَاحِدَۃٍ فَنِکَاحُھُنَّ کُلِّھِنَّ بَاطِلٌ وَیُفَرَّقُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُنَّ وَاِنْ کَانَ تَزَوَّجَھُنَّ فِیْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَۃٍ فَنِکَاحُ الْاَرْبَعِ الْاَوَّلِ مِنْھُنَّ ثَابِتٌ وَیُفَرَّقُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِهِنَّ ترجمہ اور اس مین دوسرے علماء اسکے مخالف ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ان عورتون کو ایک ہی عقد مین نکاح کیا ہے تو ان کا نکاح باطل ہوگا اس مین اور ان مین تفریق کیجائیگی اور اگر متفرق عقدون مین نکاح کیا ہے تو پہلی چار عورتون کا نکاح ثابت رہا اور اس مین اور باقی عورتون مین تفریق کیجائیگی وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ترجمہ اور اس قول کیطرف امام ابو حنیفہ و ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما گئے ہین وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ مُنْقَطِعٌ لَيْسَ كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَصْحَابُهُ الْبَصْرِيُّونَ عَنْ مَعْمَرٍ إِنَّمَا أَصْلُهُ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَمْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ ترجمہ اور اُن کی دلیل اس مین یہ ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے ایسی نہین جس طرح کہ اس کو عبد الاعلے اور اسکے بصری اصحاب نے معمر سے روایت کیا ہے اسکی اصل تو یہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ امام مالک نے اسکو ابن شہاب سے حدیث بیان کی وہ کہتے ہین کہ ہم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک شخص سے کہا جو اسلام لایا تھا اور اس کے پاس چار عورتون سے زائد تھین کہ تو اُن مین سے چار کو رکھ لے اور باقی کو چھوڑ دے حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود مکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے معمر سے وہ ابن شہاب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کرتے ہین حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی عبد الرزاق نے معمر سے وہ ابن شہاب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کرتے ہین فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيثِ كَمَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ پس یہ اس حدیث کی اصل ہے جیسا کہ اس کو امام مالک نے زہری سے روایت کیا ہے اور جیسا کہ اسکو عبد الرزاق اور ابن عیینہ نے معمر سے اُس نے زہری سے روایت کیا ہے وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يَدُلُّ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَخَذَهُ الزُّهْرِيُّ مِنْهُ ترجمہ اور عقیل نے بھی زہری سے اس حدیث کی وہ روایت کی ہے کہ اسی مقام پر دال ہے کہ جہان سے اس کو زہری نے لیا ہے حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ حِينَ أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داود نے ان دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے ابن شہاب سے کہا کہ مجکو عثمان بن محمد بن ابی سوید سے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غیلان بن سلمہ ثقفی سے جبکہ وہ مسلمان ہوا اور اس کے ماتحت دس عورتین تھین فرمایا کہ ان مین سے چار کو لیلے اور باقی عورتون کو چھوڑ دے فَبَيَّنَ عُقَيْلٌ فِي هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهُ كَمَا بَلَّغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ الزُّهْرِيُّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عِنْدَهُ فِي هٰذَا شَيْءٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ فَيَدَعُ الْحُجَّةَ بِهٖ وَيَحْتَجُّ بِمَا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَتٰى مَعْمَرٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ قِصَّةِ غَيْلَانَ حَدِيْثَانِ هٰذَا اَحَدُهُمَا وَالْاٰخَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ طَلَّقَ نِسَاءَهُ وَقَسَمَ مَالَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَرَبَّصَ بِنِسَائِهِ وَمَالِهٖ وَقَالَ لَوْ مُتَّ عَلٰى ذٰلِكَ لَرَجَمْتُ قَبْرَكَ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ اَبِيْ رِغَالٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخْطَاَ مَعْمَرٌ فَجَعَلَ اِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ فِيْهِ كَلَامُ عُمَرَ لِلْحَدِيْثِ الَّذِيْ فِيْهِ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ جِهَةِ الْاِسْنَادِ

ترجمہ اب عقیل نے اس مین زہری سے اس حدیث کا مخرج بتایا اور یہ کہ اس نے اسکو اس شخص سے لیا ہے جسکو عثمان بن محمد سے حدیث پونچی ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے اب یہ محال ہے کہ زہری کے پاس اس مین سالم پھر اس کے باپ سے کوئی حدیث ہو پھر اس سے حجت لانا چھوڑ دے اور اس سے دلیل لائے کہ جسکو عثمان بن محمد بن ابی سوید سے پونچی ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے لیکن اصل حدیث مین معمر نے سالم کا ذکر لایا ہے کہ اس کے پاس زہری سے غیلان کے قصہ مین دو حدیثین تھین ان مین سے ایک یہ تھی اور دوسری سالم سے وہ اپنے باپ سے تھی کہ غیلان بن سلمہ نے اپنی عورتونکو طلاق دیدی اور اپنے مال کو تقسیم کردیا پھر یہ بات حضرت عمر رض کو پونچی تو آپ نے اسکو حکم دیا کہ اپنی عورتون اور مال سے رجوع کرا اور کہا کہ اگر تو اس پر مر جائیگا تو مین تیری قبر کو سنگسار کرونگا جسطرح کہ ابی رغال کی قبر جہالت کے زمانہ مین سنگسار کیگئی تھی۔ پس معمر نے خطا کی اور اس حدیث کی اسناد کو جسمین حضرت عمر رض کا کلام ہے اس حدیث کے لئے کردیا جس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے اب یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے فاسد ہوگئی ثُمَّ لَوْ ثَبَتَتْ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمَا كَانَتْ اَيْضًا فِيْهِ حُجَّةٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّ تَزْوِيْجَ غَيْلَانَ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ غَرْوِيَةَ عَنْ مَعْمَرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ پھر اگر یہ حدیث اسی طرح ثابت ہو جسطرح کہ اسکو عبد الاعلے نے معمر سے اس نے زہری سے روایت کی ہے تو پھر بھی ہمارے نزدیک اس مین اس شخص پر حجت نہ ہوگی جو اس مین امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہما کے مذہب کی طرف گیا ہے کیونکہ غیلان کا یہ نکاح تو جاہلیت کے زمانہ مین ہوا تھا جس کو سعید بن ابی غروبہ نے معمر سے اس حدیث مین بیان کردیا ہے حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُجَاعٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ وَزَادَ اَنَّهُ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے خلاد بن محمد واسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مجاع نے وہ یزید بن ہارون سے کہا خبر دی ہم کو سعید بن ابی عروبہ نے معمر سے وہ زہری سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے احمد بن داؤد کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہین اور اس مین یہ لفظ زائد ہے اس نے اُنسے جہالت کے زمانہ مین نکاح کیا تھا فَكَانَ تَزْوِيْجُ غَيْلَانَ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدَهُ حِيْنَ اَسْلَمَ فِيْ وَقْتٍ كَانَ تَزْوِيْجُ ذٰلِكَ الْعَدَدِ جَائِزًا وَالنِّكَاحُ عَلَيْهِ ثَابِتٌ وَلَمْ يَكُنْ لِلْوَاحِدَةِ حِيْنَئِذٍ مِّنْ ثُبُوْتِ النِّكَاحِ اِلَّا مَا لِلْعَاشِرَةِ مِثْلُهُ ثُمَّ اَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا اٰخَرَ وَهُوَ تَحْرِيْمُ مَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمًا طَارِيًا طَرَاَ بِهٖ حُرْمَةٌ حَادِثَةٌ عَلٰى نِكَاحِ غَيْلَانَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ اَنْ يُّمْسِكَ مِنَ النِّسَاءِ الْعَدَدَ الَّذِيْ اَبَاحَهُ اللّٰهُ وَيُفَارِقَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَا سِوٰی ذٰلِكَ وَجَعَلَ كُلَّ جُزْءٍ لَهٗ اَرْبَعَ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ اِحْدَاهُنَّ تَخْتَارُ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَيَجْعَلُ ذٰلِكَ الطَّلَاقَ عَلَيْهَا وَيُمْسِكُ الْاُخْرٰى وَكَذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا ترجمہ اب غیلان کا ان عورتون سے نکاح کرنا جو اس کے پاس اسلام کیوقت موجود تھین ایسے وقت مین ہوا تھا کہ جب اس تعداد سے نکاح کرنا جائز تھا اور اسکا نکاح ثابت تھا اور پہلی کا نکاح دسوین کے نکاح کی طرح ثابت تھا پھر اللہ تعالے نے ایک نیا حکم بھیجا وہ یہ کہ چار سے اوپر نکاح کرنا حرام ہے اور یہ حکم حرمت غیلان کے نکاح پر ایک نیا طاری ہوا تھا تب اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتون سے اسی عدد کو پسند کرلے جس کو خدا نے مباح فرمایا ہے اور اُس کے ماسوا کو چھوڑ دے اور اس کو ایسا بنا دیا کہ مثلاً کسی شخص کے پاس چار عورتین ہون پھر وہ ان مین سے ایک کو طلاق دیدے (لاعلے التعیین) تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان مین سے ایک کو اختیار کرکے اُسپر طلاق جاری کردے اور باقی عورتون کو روک لے علے ہذا امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رحمہما اللہ یہ کہتے تھے فَاَمَّا مَنْ تَزَوَّجَ عَشْرَ نِسْوَةٍ بَعْدَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ مَا جَاوَزَ الْاَرْبَعَ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَاِنَّهٗ اِنَّمَا عَقَدَ النِّكَاحَ عَلَيْهِنَّ عَقْدًا فَاسِدًا فَلَا يَثْبُتُ لَهٗ بِذٰلِكَ نِكَاحٌ ترجمہ لیکن جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے کے بعد چار عورتون سے بڑھکر دس کو نکاح مین ایک ہی عقد مین لایا تو یہ عقد نکاح فاسد ہوگا اور اس سے نکاح ثابت نہوگا اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ لَوْ تَزَوَّجَ ذَاتَ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ ثُمَّ اَسْلَمَ وَاِنَّهُمَا تَقَرُّ تَحْتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَقَدَهٗ لِذٰلِكَ كَانَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا يَرُدُّ حُكْمَهٗ فِيْهِ اِلٰى حُكْمِ نِكَاحَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَا يَعْقِدُوْنَ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا حُكْمُهٗ فِي الْعَشْرِ نِسْوَةٍ الَّاتِيْ تَزَوَّجَهُنَّ وَهُوَ مُشْرِكٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ يَرُدُّ حُكْمَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِكَاحَاتِهِمْ فَاِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَنِكَاحُهُنَّ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ جَازَ نِكَاحُ الْاَرْبَعِ الْاَوَّلِ مِنْهُنَّ وَبَطَلَ نِكَاحُ سَائِرِهِنَّ ترجمہ کیا تم جانتے نہین کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات رحم محرم (مان بہن وغیرہ محرمان) سے دار الحرب مین نکاح کرے بحالیکہ وہ مشرک ہے پھر وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے نکاح مین نہ رہیگی اگرچہ یہ عقد اسکا دار الحرب مین مشرکانہ حالت مین ہوا تھا۔ اب جبکہ اسکا حال مسلمانون کے نکاحون کی طرح ہوگیا جو دار الاسلام مین ہوتے ہین۔ تو اسی طرح ان دس عورتون کا نکاح ہوگا جنسے اُس نے بحالت شرک دار الحرب مین نکاح کیا تھا اور مسلمانون کے نکاحون کی طرف لوٹ آئیگا پھر اگر ان سے ایک ہی عقد مین نکاح کیا تھا تو ان سب کا نکاح باطل ہوگا اور اگر ان سے متفرق عقدون مین نکاح کیا تھا تو پہلی چار عورتون کا جائز رہیگا اور باقی عورتون کا باطل ہوگا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ تَرَكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ قَوْلَهُمَا فِيْ شَيْءٍ قَالَاهُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى وَذٰلِكَ اَنَّهُمَا قَالَا فِيْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَرْبِ سَبٰى وَلَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَسَبَيْنَ مَعَهٗ اِنَّ نِكَاحَهُنَّ كُلَّهُنَّ قَدْ فَسَدَ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ عَلٰى حَمْلِكَ عَلَيْهِ حَدِيْثَ غَيْلَانَ اَنْ يَجْعَلَ لَهٗ اَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ اِثْنَتَيْنِ فَيُمْسِكُهُمَا وَيُفَارِقُ الْاِثْنَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ لِاَنَّ نِكَاحَ الْاَرْبَعِ قَدْ كَانَ كُلُّهٗ ثَابِتًا صَحِيْحًا وَاِنَّمَا طَرَاَ التَّحْرِيْمُ عَلَيْهِ فَحَرُمَ عَلَيْهِ مَا فَوْقَ الْاِثْنَتَيْنِ كَمَا اَنَّهٗ لَمَّا طَرَاَ حُكْمُ اللّٰهِ فِيْ تَحْرِيْمِ مَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْلَانَ بِاخْتِيَارِ اَرْبَعٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ وَفِرَاقِ سَائِرِهِنَّ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف رحمہما نے اس مین تو اپنی ہی قول کو چھوڑ دیا جو انہون نے کہا ہے اور یہ اس طرح کہ ان دونون اماموں نے اس شخص کے بارہ مین جو کہ اہل حرب مین سے قید ہوگیا ہو اور اسکے پاس چار عورتین ہون اور وہ بھی اس کے ساتھ قید ہوکر آئین۔ کہا ہے کہ اُن سب کا نکاح فاسد ہوگیا اس مین اور ان مین تفریق کردی جائیگی اب چاہئے تھا کہ جس بر

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہون نے غیلان کی حدیث کو محمول کیا ہے یہان بھی کرین کہ ان مین سے دو کو تو پسند کرے اور باقی دو کو چھوڑ دے جسطرح کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غیلان کو حکم دیا تھا کہ چار کو پسند کرلے اور باقی کو چھوڑ دے قِيْلَ لَهٗ مَا خَرَّجَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ مِمَّا ذَكَرْتَ عَنْ اَصْلِهِمَا وَلٰكِنَّهُمَا ذَهَبَا اِلٰى مَا قَدْ خَفِيَ عَلَيْكَ ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف رحمہما اللہ اس مسئلہ مین جسکا تو نے ذکر کیا ہے اپنے اصل سے نہین نکلے لیکن وہ اسطرف گئے ہین جو تجھپر مخفی رہا ہے وَذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا كَانَ تَزَوَّجَ الْاَرْبَعَ فِيْ وَقْتٍ مَا تَزَوَّجَهُنَّ بَعْدَ مَا حُرِّمَ عَلَى الْعَبْدِ تَزَوُّجُ مَا فَوْقَ الْاِثْنَتَيْنِ فَاِذَا تَزَوَّجَ وَهُوَ حُرٌّ بِيْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ مَا فَوْقَ اِثْنَتَيْنِ ثُمَّ سُبِيَ وَسُبِيَتْ مَعَهٗ رُدَّ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى حُكْمِ تَحْرِيْمٍ قَدْ كَانَ قَبْلَ نِكَاحِهٖ فَصَارَ كَاَنَّهٗ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ بَعْدَ مَا صَارَ رَقِيْقًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ كَرَجُلٍ تَزَوَّجَ صَبِيَّتَيْنِ صَغِيْرَتَيْنِ فَجَاءَتْ اِمْرَاَةٌ وَاَرْضَعَتْهُمَا مَعًا فَاِنَّهُمَا تَبِيْنَانِ مِنْهُ جَمِيْعًا وَلَا يَكُوْنُ مُرْبِيًا اَنْ يَخْتَارَ اِحْدٰهُمَا فَيُمْسِكُهَا وَيُفَارِقُ الْاُخْرٰى لِاَنَّ حُرْمَةَ الرَّضَاعِ طَرَاَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نِكَاحِهٖ اِيَّاهُمَا وَكَذٰلِكَ الرِّقُّ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِيْ وَصَفْنَا حُكْمُهٗ حُكْمُ هٰذَا الرَّضَاعِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُمَا جَمِيْعًا مُفَارِقًا لِمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْلَانَ ابْنِ سَلَمَةَ لِاَنَّ غَيْلَانَ لَمْ يَكُنْ حُرِّمَ عَلَيْهِ لِمَا فَوْقَ الْاَرْبَعِ تَقَدُّمُ نِكَاحِهٖ فَيُرَدَّ حُكْمُ نِكَاحِهٖ اِلَيْهَا وَاِنَّمَا طَرَاَتِ الْحُرْمَةُ عَلٰى نِكَاحِهٖ بَعْدَ ثُبُوْتِهٖ كُلِّهٖ ثُمَّ طَرَاَتْ حُرْمَةٌ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ اِلَى الْحَرِيْمِ حَادِثٌ بَعْدَ النِّكَاحِ فَوَجَبَ لَهٗ بِذٰلِكَ الْخِيَارُ كَمَا يَجِبُ لَهٗ فِي الطَّلَاقِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ترجمہ اور یہ اس طرح کہ اس مدعی نے چار سے ایسے وقت مین نکاح کیا تھا کہ غلام پر دو عورتون سے زائد نکاح کرنا حرام ہوچکا تھا اور جب اس نے حریت کی حالت مین دار الحرب مین چار سے زائد نکاح کیا پھر وہ قید ہوگیا اور وہ عورتین بھی اسکے ساتھ قید ہوگئین تو اسکا حکم اس مین اس حرمت کی طرف لوٹ آیا جو قبل نکاح تھی اب وہ ایسا ہوگیا کہ گویا اس نے اسنے ایک ہی عقد مین بعد غلام ہونیکے نکاح کیا ہے وہ اس مین ایسا ہے جسطرح مثلاً ایک شخص دو چھوٹی لڑکیون سے نکاح کرے پھر ایک عورت آکے اور وہ ان دونون کو ایک ہی دم دودھ پلاوے تو وہ دونون ایک دم اس سے جدا ہوجائینگی اور نکاح جاتا رہیگا اور یہ حکم نہ دیا جائیگا کہ تم ان دونون مین سے ایک کو پسند کرلو اور دوسری کو چھوڑ دو کیونکہ دودھ کی حرمت ان دونون سے نکاح کرنیسے طاری ہوئی ہے اسطرح وہ غلامی جو اس نکاح پر طاری ہوئی ہے جسکا ہم نے بیان کیا ہے اسکا حکم اس رضاع کی طرح ہے جسکا ہمنے ذکر کیا ہے اور یہ دونون صورتین اس صورت کے مخالف ہین جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غیلان بن سلمہ کے بارہ مین واقع ہوئی تھی کیونکہ غیلان کے نکاح سے پہلے خدا کی حرمت چار سے زائد کی ابھی واقع نہوئی تھی کہ اس کے نکاح کا حکم اسکی طرف لوٹایا جائے بلکہ حرمت نکاح کی اسوقت طاری کہ اسکے نکاح کا پورے طور پر ثبوت ہوچکا تھا یعنی اسوقت اسکا نکاح صحیح تھا کیونکہ دس سے نکاح کرنا منع نہ تھا اب حرمت جو پیدا ہوئی تو یہ ایک نیا حکم تھا جو نکاح کے بعد ہوا پس اس سے اختیار کا ہونا ضروری تھا جیساکہ اس طلاق مین اختیار واجب ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے فَاِنِ احْتَجُّوْا اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ اَسْلَمْتُ وَعِنْدِيْ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَخْتَارَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا ترجمہ اور اگر وہ اس حدیث سے بھی دلیل لاوین جو بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو ابن ابی لیلے نے حمیضہ بنت شمردل سے وہ حارث بن قیس سے کہا کہ میں مسلمان ہوا اور میرے پاس آٹھ عورتیں تھیں تب مجکو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان میں سے چار کو پسند کرلے حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو مغیرہ نے حارث بن قیس کے بعض لڑکوں سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کرتے ہیں قِيلَ لَهُ قَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِ غَيْلَانَ وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَهُ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَيْ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا فَتَزَوَّجْهُنَّ وَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ ترجمہ تو اس سے کہا جائیگا کہ یہ بھی احتمال ہے جسکا ہمنے غیلان کی حدیث میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ منشا ہو کہ ان میں سے چار اختیار کرلے یعنی چار کو پسند کرکے اُن سے نکاح کرلے اور اس حدیث میں ان دو معنوں سے کسی ایک معنے پر دلیل نہیں ہے

وَقَدْ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَلِّقْ إِحْدَاهُمَا ۸ ترجمہ اور اگر اس میں اس حدیث سے بھی وہ دلیل لائیں جو ہمیں کی ہمسے ربیع جیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود اور حسان بن غالب نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے ابی وہب جیشانی سے وہ ضحاک بن فیروز دیلمی سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ میں مسلمان ہوا اور میرے پاس دو بہنیں تھیں پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ ان دونوں میں سے ایک کو طلاق دیدے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ ۹ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ ابی وہب جیشانی سے وہ ضحاک بن فیروز دیلمی سے وہ اپنے باپ سے اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوا اور میرے پاس دو بہنیں تھیں پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا آپنے فرمایا کہ ان دونوں میں سے جس ایک کو چاہے طلاق دیدے قِيلَ لَهُمْ هٰذَا يُوجِبُ الِاخْتِيَارَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَهُوَ أَوْضَحُ مِنْ حَدِيثِ حَارِثِ بْنِ قَيْسٍ وَلٰكِنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَهُ لِأَنَّ نِكَاحَهُ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ تَحْرِيمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ فَيَكُونُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا بَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللهُ وَفَسَدَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ فَقَدْ ذَهَبَ إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ ترجمہ تو انکو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ یہ اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ حارث بن قیس کی حدیث سے زیادہ واضح ہے لیکن ممکن ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لئے اس کو اختیار دیا ہو کہ اس کا نکاح زمانہ جہالت میں چار سے اوپر عورتیں حرام ہونے سے پہلے ہوا ہو اب اس حدیث کا معنے بھی غیلان بن سلمہ کی حدیث کے معنے کی طرح ہوا پس ہمارے بیان سے جو اس باب میں ہوا ہے وہی ثابت ہوا جس کی طرف امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف رحمہما اللہ گئے ہیں اور جسکی طرف امام محمد بن الحسن رحمہ اللہ گئے ہیں اسکا فساد ثابت ہوا اور بعض متقدمین بھی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف رح کے مذہب کی طرف گئے ہیں حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ يَاْخُذُ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ وَالرَّابِعَةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن خلف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے غندر اور عبد الاعلے نے سعید سے وہ قتادہ سے انہوں نے کہا کہ پہلی دوسری تیسری چوتھی عورت کو رکھ لے۔

بَابُ الْحَرْبِيَّةِ تُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ يَخْرُجُ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْلِمًا

حربیہ عورت دار الحرب میں اسلام لائی پھر دار الاسلام کی طرف نکل آئی اسکے بعد اسکا خاوند مسلمان ہو کر آئے

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فِي النِّكَاحِ الْاَوَّلِ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے داؤد بن حصین سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب تین سال کے بعد ابو العاص بن ربیع کو پہلے نکاح پر واپس دیدی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ اُمَّ حَكِيْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بَعْدَ اَشْهُرٍ اَوْ قَرِيْبٍ مِّنْ سَنَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحاق نے زہری سے وہ ابو بکر بن عبد الرحمن سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عکرمہ بن ابی جہل کو ام حکیم بنت حارث بن ہشام کنی مہینہ یا قریبا سال کے بعد واپس کردی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَجَاءَتْ مُسْلِمَةً ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ امْرَاَتُهٗ عَلٰى حَالِهَا وَاِنْ لَمْ يُدْرِكْهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ فَلَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلَيْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب عورت دار الحرب میں اسلام لے آئے اور ہمارے پاس مسلمان ہو کر آجائے اس کے بعد پھر اسکا خاوند آجائے اور اس کو عدت کی حالت میں پالے تو وہ اس حال میں اسکی عورت ہوگی اور اگر اس کو نہیں پایا حتے کہ وہ عدت سے نکل گئی تو پھر وہ اس کو نہیں لے سکتا اور انکی دلیل اس میں یہ حدیث ہے وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا سَبِيْلَ لَهٗ عَلَيْهَا فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا وَخُرُوْجُهَا عِنْدَهُمْ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ يَقْطَعُ الْعِصْمَةَ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَسَنَذْكُرُ مَا حَضَرَنَا مِنْهُ ترجمہ اور اس میں دوسرے علماء انکے مخالف ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ دونوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

صورتون مین وہ اس کو نہین لے سکتا انکے نزدیک اسکی عورت کا دارالحرب سے نکلنا اسکی عصمت کو جو اس مین اور اس کے خاوند مین تھی قطع کر دیتا ہے اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائیگی وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ ۳ ترجمہ انہون نے اس مین اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص یعنی ابن غیاث نے حجاج سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ کو ابو العاص پر نئے نکاح سے واپس کیا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ۴ حَفْصٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ ۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص نے داؤد سے وہ شعبی سے اسکے مثل روایت کرتے ہین قَالُوا فَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا خِلَافُ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ترجمہ وہ کہتے ہین کہ عبداللہ بن عمرو کی اس حدیث مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے خلاف ہے وَقَدْ وَافَقَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى ذٰلِكَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ مَعَ عِلْمِهِ بِمَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا قَدْ خَالَفَهُ لِمَعَانٍ سَنُبَيِّنُهَا فِي هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ اور یا شبہہ عبداللہ بن عمرو نے اسپر عامر شعبی سے موافقت کی ہے باوجودیکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیون کو جانتے ہین یہ علماء کہتے ہین کہ یہ حدیث اس معنے کے لحاظ سے جسکو ہم عنقریب اس باب مین انشاء اللہ بیان کرینگے اس سے بہتر ہے جو اس کے مخالف ہے وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِنَّمَا فِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ رَدَّهَا إِلَيْهِ لِأَنَّهَا فِي الْعِدَّةِ وَلَا كَيْفَ كَانَ الْحُكْمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمُشْرِكَةِ تُسْلِمُ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ أَيَبِينُهَا ذٰلِكَ مِنْهُ أَوْ يَكُونُ زَوْجَةً لَهُ عَلٰى حَالِهَا وَإِنَّمَا يَكُونُ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لَوْ كَانَ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ لِأَنَّهُ أَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ ترجمہ اور انکے لئے پہلے قول والون کے برخلاف یہ دلیل ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث مین صرف یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو ابو العاص پر پہلے نکاح سے واپس کر دیا لیکن اس مین اسپر کوئی دلیل نہین کہ انکو اسکی طرف اس لئے واپس کیا کہ وہ عدت مین تھین اور یہ بھی نہین کہ اسوقت مشرکہ کا کیا حکم تھا اگر وہ مسلمان ہوجائے اور اسکا خاوند مشرک ہو تو آیا اس سے جدا ہو جائیگی یا بدستور اس کی بیوی رہیگی اور پہلے قول والون کے لئے ابن عباس رضی کی حدیث اسوقت حجت ہوتی اگر اس مین یہ ہوتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص پر انکو اس لئے واپس کیا کہ وہ عدت مین تھین فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَتَبَيَّنْ لَنَا الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا رَدَّهَا عَلَيْهِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ هِيَ الْعِدَّةَ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ لِأَنَّ الْإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ حِينَئِذٍ يُبِينُهَا مِنْهُ وَلَا يُزِيلُهَا عَنْ حُكْمِهَا الْمُتَقَدِّمِ ترجمہ لیکن جب ہمکو انکے واپس کرنیکی علت معلوم نہوئی تو اب ممکن ہے کہ وہ عدت مین ہون اور ممکن ہے کہ اسوقت اسلام لانیسے عورت جدا نہوتی ہو اور پہلے حکم سے وہ زائل نہ ہوتی ہو وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِي زَيْنَبَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ رَدَّهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَكُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ لَمْ يَجِئْ اخْتِلَافُهُمْ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ وَإِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَنْ تَرْجِعَ الْمُؤْمِنَاتُ إِلَى الْكُفَّارِ فِي سُورَةِ الْمُمْتَحِنَةِ بَعْدَمَا كَانَ ذٰلِكَ حَلَالًا لَا تَحْلِيلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ثُمَّ رَأَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَدَّ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بَعْدَ مَا كَانَ صَلَّمَ حُسْنَ مَتَّهَا عَلَيْهِ بِتَحْرِيمِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ فَلَمْ يَتَبَيَّنْ قِلَّةُ عِنْدَهُ إِلَّا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ وَلَمْ يَعْلَمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِتَحْرِيمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ حَتَّى عَلِمَ بِرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ فَقَالَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بَيْنَ إِسْلَامِهِمَا فُسْحَةٌ لِلنِّكَاحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمَا لِقُرْبِهِ جِدًّا وَبِلَا شُبْهَةٍ حَدِيثُ بَيَانٍ كی ہم سے ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن زید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو توبہ ربیع بن نافع نے کہا کہ میں نے محمد بن الحسن رح سے پوچھا کہ حضرت زینب کے بارہ میں اختلاف کہاں سے آیا بعض تو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو پہلے نکاح کے ساتھ ابو العاص کو واپس کر دیا اور بعض کہتے ہیں کہ نئے نکاح کے ساتھ واپس کیا کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ دونوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنکر کہا ہے تب امام محمد بن الحسن رح نے کہا کہ انکا اختلاف اس وجہ سے نہیں ہوا بلکہ انکا اختلاف صرف اس میں ہے کہ اللہ تعالے نے تو سورہ ممتحنہ میں مومنہ عورتوں کو کفار کی طرف لوٹنا بعد اس کے کہ یہ جائز اور حلال تھا حرام کر دیا ہے پھر اس کو عبد اللہ بن عمرو نے معلوم کر لیا تھا اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے حضرت زینب کو بعد اس کے کہ آپکو معلوم ہو چکا تھا کہ مومنات کا کفار کی طرف لوٹا دینا حرام ہے ابو العاص پر واپس کر دیا سو انکے نزدیک یہ بدون نئے نکاح کے واپس کرنا نہیں تھا سب کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نئے نکاح سے انکو واپس کیا اور عبد اللہ بن عباس رض کو اس کا علم نہ تھا کہ اللہ تعالی نے مومنات کو کفار پر حرام کر دیا ہے یہانتک کہ انہوں نے حضرت زینب کے واپس کرنے کو ابو العاص پر معلوم کیا تو یہ کہدیا کہ آپ نے پہلے نکاح پر انکو واپس کر دیا تھا کیونکہ انکے نزدیک اسکے اسلام اور انکے اسلام میں ان دونوں کے پہلے نکاح فسخ نہوا تھا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَمِنْ هٰهُنَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ لَا مِنَ اخْتِلَافٍ سَمِعُوهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِهِ مَا رَدَّ زَيْنَبَ بِهِ عَلَى أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ النِّكَاحُ الْأَوَّلُ أَوِ النِّكَاحُ الْجَدِيدُ ترجمہ امام محمد رح فرماتے ہیں کہ اس وجہ سے انکا اختلاف ہو گیا نہ اسوجہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ آیا پہلے نکاح سے واپس کر دیا یا نئے نکاح سے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَقَدْ أَحْسَنَ مُحَمَّدٌ فِي هٰذَا وَتَصْحِيحُ الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى الصَّحِيحِ يُوجِبُ صِحَّةَ مَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ امام محمد نے بلاشبہ اس میں بہت اچھا جواب دیا ہے اور اس باب میں صحت آثار اس صحیح معنے پر عبد اللہ بن عمرو رض کے قول کو واجبی صحیح قرار دیتی ہے وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ يَقُولُ فِي النَّصْرَانِيَّةِ إِذَا أَسْلَمَتْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ أَوِ الْيَهُودِيِّ فَتُسْلِمُ هِيَ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِلَّا الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى ترجمہ اور اس پر یہ دلیل ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس نصرانیہ عورت کے بارہ میں جو دار الاسلام میں اسلام لا چکی ہو یہ حدیث پیش کرتے ہیں جو بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے کہ وہ یہودیہ اور نصرانیہ عورتوں کے بارہ میں جو کہ یہودی یا نصرانی کے تحت ہوں اور پھر مسلمان ہو جائیں فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں تفریق کیجائیگی اسلام غالب ہے مغلوب نہیں وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَوْزِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلِ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن ربیع نے عبد الکریم جوزی سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضؓ سے اسکے مثل روایت کرتے ہیں صرف یہ کہ انہوں نے اسلام کا غالب ہونا اور مغلوب نہ ہونا ذکر نہیں کیا فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَهُ إِذَا أَسْلَمَتْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ زَوْجَهَا نَصْرَانِيٌّ أَنَّهَا تَبِينُ مِنْهُ وَلَا يَنْتَظِرُ بِهَا إِسْلَامَهُ إِلَى أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ وَتَكُونُ الْحَرْبِيَّةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِكِتَابِيَّةٍ إِذَا أَسْلَمَتْ فِي دَارِ الْحَرْبِ ثُمَّ جَاءَتْنَا مُسْلِمَةً يُنْتَظَرُ بِهَا لِحَاقُ زَوْجِهَا بِهَا مُسْلِمًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خُرُوجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ هَذَا مُحَالٌ لِأَنَّ إِسْلَامَهَا فِي دَارِ الْإِسْلَامِ إِذَا كَانَ يَبِينُهَا مِنْ زَوْجِهَا النَّصْرَانِيِّ الذِّمِّيِّ فَإِسْلَامُهَا فِي دَارِ الْحَرْبِ خُرُوجُهَا إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ وَتَرْكُهَا زَوْجَهَا الْمُشْرِكَ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَحْرَى أَنْ يَبِينَهَا ترجمہ کیا اب انکے نزدیک یہ بات جائز ہے کہ نصرانیہ دار الاسلام میں مسلمان ہو جائے اور اس کا خاوند نصرانی ہو تو اس سے جدا ہو جائے اور اسکی وجہ سے نصرانی کے اسلام کا انتظار نہ کیا جائے یہانتک کہ وہ عدت سے نکل جائے اور وہ حربیہ عورت جو اہل کتاب نہیں ہے جب دار الحرب میں مسلمان ہو جائے پھر ہمارے پاس مسلمان ہو کر آجائے تو اس کی وجہ سے اسکے خاوند کا انتظار کیا جائے کہ وہ مسلمان ہو کر اسوقت اس سے آملے کہ جبتک وہ عدت میں ہو اور اس سے خارج نہ ہوئی ہو یہ ایک ارمحال اور کیونکہ جب نصرانیہ کا اسلام دار الاسلام میں اس کو اپنے خاوند نصرانی ذمی سے جدا کر دیتا ہے تو پھر اسکا اسلام دار الحرب میں لانا مرد دار الاسلام کی طرف آنا اور اپنے مشرک خاوند کو چھوڑ دینا اس امر کے زیادہ لائق ہے کہ وہ اس سے جدا ہو جائے فَثَبَتَ بِهَذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْعِصْمَةَ مُنْقَطِعَةً بِإِسْلَامِ الْمَرْأَةِ لَا بِخُرُوجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ وَإِذَا ثَبَتَ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ تَرَكَ مَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مِنْ حُكْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَدِّهِ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ وَصَارَ إِلَى خِلَافِهِ إِلَّا بَعْدَ ثُبُوتِ نَسْخِ ذَلِكَ عِنْدَهُ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ ترجمہ اب اس قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ وہ عورت کے اسلام لانے سے عصمت کو منقطع جانتے تھے نہ یہ کہ وہ عدت سے نکلے تب منقطع ہو گی۔ اور جب اُنکے قول سے یہ بات ثابت ہو گئی تو یہ امر محال ہے کہ جو حکم اُنکے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو چکا ہو کہ حضرت زینب کو ابو العاص پر اپنے نکاح اول سے واپس کر دیا ہے اس کو چھوڑ دیں اور اُسکے خلاف فرمائیں۔ مگر اس صورت میں کہ اُنکے نزدیک یہ حکم منسوخ ہے اب یہ بحث اس باب میں بطریق آثار و احادیث ہے وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذَلِكَ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ فَقَدْ صَارَتْ إِلَى حَالٍ لَا يَجُوزُ أَنْ يَسْتَأْنِفَ نِكَاحَهُ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا مُسْلِمَةٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى مَا يَطْرَأُ عَلَى النِّكَاحِ مِمَّا لَا يَجُوزُ مَعَهُ الِاسْتِقْبَالُ لِلنِّكَاحِ كَيْفَ حُكْمُهُ فَرَأَيْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْأَخَوَاتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَكَانَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً صَغِيرَةً لَا رَضَاعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَرْضَعَتْهَا أُمُّهُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِذَلِكَ وَانْفَسَخَ النِّكَاحُ فَكَانَ الرَّضَاعُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ فِي حُكْمِ الرَّضَاعِ الْمُتَقَدِّمِ لِلنِّكَاحِ فِي أَشْيَاءَ لِذَلِكَ يَطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا وَكَانَتْ ثَمَّةَ أَشْيَاءُ يَخْتَلِفُ فِيهَا

لہ اس سے مقصود دار الحرب سے اسلام لانے کی صورت میں ہجرت اس کو اسلئے کہا کہ وہاں سے نکلنا چاہئے اور ترجمہ میں عنہ عنہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَحْكَامُ إِذَا كَانَتْ مُتَقَدِّمَةً لِلنِّكَاحِ أَوْ طَرَأَتْ عَلَى النِّكَاحِ ترجمہ لیکن قیاس اس مین یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین عورت جب اسلام لائے اور اسکا خاوند کافر ہو تو اس کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ اب اس سے وہ نیا نکاح نہین کرسکتا کیونکہ وہ مسلمان ہوگئی ہے اور وہ کافر ہے پھر ہم سوچتے ہین کہ نکاح پر کونسی ایسی بات پیش آئی ہے کہ جس سے اسکا نکاح اس کے ساتھ جائز نہین اور اسکا کیا حکم ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ اللہ تعالی نے رضاعی بہنون کو حرام کردیا ہے اور ایک وہ شخص ہے کہ جس نے چھوٹی لڑکی سے جن مین دودھ کا رشتہ نہ تھا نکاح کیا پھر اس لڑکی کو خاوند کی ماں نے دودھ پلادیا تو اب وہ لڑکی اس وجہ سے اسپر حرام ہوگئی اور نکاح ٹوٹ گیا۔ پس یہ دودھ پلانا جو اس نکاح پر واقع ہوا ہے اس دودھ پلانیکے حکم مین ہے کہ جو نکاح سے پہلے ہوا اسکی نظیرین اور بہت سی ہین جنکے ذکر کرنے سے کتاب لمبی ہوجاتی ہے اور یہان پر اور بہت سی صورتین ہین کہ جن مین حکم مختلف ہے جب وہ نکاح پر مقدم ہون یا کہ نکاح پر واقع ہون مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ فِي عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ الْعِدَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ فِي النِّكَاحِ الْفَاسِدِ يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ كَمَا يَمْنَعُ إِذَا كَانَتْ بِسَبَبِ نِكَاحٍ صَحِيحٍ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ كَمْ وُطِئَتْ بِشُبْهَةٍ وَلَهَا زَوْجٌ فَوَجَبَتْ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ عِدَّةٌ لَمْ تَبِنْ بِذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا وَلَمْ يَجْعَلْ هٰذِهِ الْعِدَّةَ كَالْعِدَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِلنِّكَاحِ فَفَرَّقَ فِي هٰذَا بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبِلِ وَالْمُسْتَدْبِرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ هَلْ تَبِينُ مِنْهُ بِذٰلِكَ وَيَكُونُ حُكْمُ مُسْتَقْبِلِ ذٰلِكَ وَمُسْتَدْبِرِهِ سَوَاءً كَمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الرَّضَاعِ الَّذِي ذَكَرْنَا أَمْ لَا تَبِينُ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا فَلَا يَكُونُ حُكْمُ إِسْلَامِهَا الْحَادِثِ لَهَا وَإِذَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ كَالْعِدَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا الَّتِي فُرِّقَ بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبِلِ فِيهَا وَحُكْمِ الْمُسْتَدْبِرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْعِدَّةَ الطَّارِئَةَ عَلَى النِّكَاحِ لَا يَجِبُ فِيهَا فُرْقَةٌ فِي حَالِ وُجُودِهَا وَلَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَكَانَ الرَّضَاعُ الَّذِي ذَكَرْنَا يَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ فِي حَالِ كَوْنِهِ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا شَيْءٌ بَعْدَهُ وَكَانَ الْإِسْلَامُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ فُرْقَةً تَجِبُ بِهِ فَقَالَ قَوْمٌ تَجِبُ فِي وَقْتِ إِسْلَامِ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَالَ آخَرُونَ لَا تَجِبُ الْفُرْقَةُ حَتَّى يُعْرَضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامُ فَيَأْبَاهُ فَيُفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ أَوْ يَخْتَارَهُ فَتَكُونَ امْرَأَتَهُ عَلَى حَالِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ آخَرُونَ هِيَ امْرَأَتُهُ مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِ الْهِجْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَنَأْتِي بِأَسَانِيدِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فِي آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى ترجمہ ان مین سے ایک یہ کہ اللہ عزوجل نے عدت مین عورت کا نکاح اس کے خاوند سے حرام کردیا ہے اور مسلمانون کا اسپر اجماع ہے کہ نکاح فاسد مین جماع کرنیکی عدت نکاح سے روکتی ہے جیسا کہ صحیح نکاح کی وجہ سے عدت نکاح کو منع کرتی ہے اور اگر کسی عورت سے شبہہ کے ساتھ وطی ہوگئی ہے اور اس کا خاوند موجود ہو تو اس سے اسپر عدت واجب ہے لیکن وہ اپنے خاوند سے جدا نہ ہوگی اور یہ عدت اس عدت کی طرح قرار نہ دیجائیگی جو پہلے گذر چکی ہے۔ اب اس مین مقدم اور موخر کے حکم مین فرق کیا جائیگا پھر ہم اس عورت مین غور کرتے ہین کہ جو مسلمان ہوگئی اور اسکا خاوند کافر ہے آیا وہ اسصورت مین خاوند سے جدا ہو جائیگی اور مقدم موخر کا حکم اس مین برابر ہوگا جیسا کہ مسئلہ رضاعت مین ہمنے ذکر کیا ہے یا اسلام کے باعث اس سے جدا نہ ہوگی ہمنے اس مین جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ جو عدت نکاح پر واقع ہوتی ہے اس مین فرقت واجب نہین ہوتی نہ تو اس کے وجوب کی حالت مین نہ اسکے بعد۔ اور جس رضاع کا ہمنے ذکر کیا ہے اس مین فرقت اسیوقت ضروری ہے اس مین اس کے بعد کسی اور بات کا انتظار نہ کیا جائیگا اور جو اسلام کہ نکاح پر واقع ہوا اس مین سب کا اتفاق ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ فرقت اس سے ضروری ہو جاتی ہے لیکن بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ عورت کے اسلام لانیکے وقت ہی ہو جاتی ہے اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور دوسرے اہل علم کہتے ہیں کہ ان میں جدائی ہوگی جسکے کہ خاوند پر اسلام پیش کیا جائیگا اگر وہ انکار کرے تو مرد و عورت میں جدائی کر دیجائیگی یا اسلام قبول کرے تو وہ بدستور اسکی عورت رہیگی یہانتک کہ اُس کو زمین ہجرت سے نکال دے اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم عنقریب ان روایات کو اسانید کے ساتھ اس باب کے آخر میں انشاء اللہ تعالے بیان کرینگے فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ اِسْلَامَكُمُ الزَّوْجَةَ الطَّارِئَ عَلَى النِّكَاحِ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَبَيْنَ زَوْجِهَا فِي حَالٍ كَانَتْ اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الرَّضَاعِ اَشْبَهُ مِنْهُ بِحُكْمِ الْعِدَّةِ فَلَمَّا كَانَ الرَّضَاعُ يُوْجِبُ بِهِ الْفُرْقَةَ سَاعَةً يَكُوْنُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ خُرُوْجُ الْمَرْاَةِ مِنْ عِدَّتِهَا كَانَ كَذٰلِكَ الْاِسْلَامُ ترجمہ اور جب یہ امر ثابت ہوا کہ بیوی کا وہ اسلام جو نکاح کے بعد واقع ہوا ہے عورت اور خاوند میں فرقت کا موجب ہے خواہ کسی حال میں ہو تو یہ ثابت ہو گیا کہ اس کا حکم رضاع کے حکم کے ساتھ بہ نسبت حکم عدت زیادہ مشابہ ہے اور جب رضاع کا یہ حال ہے کہ اس سے اسیوقت فرقت ثابت ہو جاتی ہے اور اس سے عورت کی عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں ہوتا تو اسلام کا بھی یہی حال ہونا چاہیئے فَهٰذَا الْبَابُ اَنَّ الْمَرْاَةَ تَبِيْنُ مِنْ زَوْجِهَا بِاِسْلَامِهَا فِي دَارِ الْاِسْلَامِ كَانَتْ اَوْ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَقَدْ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ يُخَالِفُوْنَ هٰذَا وَيَقُوْلُوْنَ فِي الْحَرْبِيَّةِ اِذَا اَسْلَمَتْ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ اِنَّهَا امْرَاَتُهُ مَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيَضٍ اَوْ تَخْرُجْ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ فَاَيُّ ذٰلِكَ كَانَتْ بَانَتْ بِهِ مِنْ زَوْجِهَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِي هٰذَا اَنْ تَبِيْنَ مِنْ زَوْجِهَا بِاِسْلَامِهَا سَاعَةَ اَسْلَمَتْ وَقَالُوْا اِذَا اَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا فِي دَارِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ امْرَاَتُهُ عَلٰى حَالِهَا حَتّٰى يَقْضِيَ الْقَاضِيْ عَلٰى زَوْجِهَا الْاِسْلَامَ فَيُسْلِمَ فَتَبْقٰى نِكَاحُهُ اَوْ يَاْبٰى فَيُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالُوْا كَانَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ اَنْ تَبِيْنَ مِنْهُ بِمُرُوْرِ سَاعَةٍ اَسْلَمَتْ وَلٰكِنَّا قَلَّدْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ترجمہ پس یہی قیاس اس باب میں ہے کہ عورت اسلام لانے کے باعث اپنے خاوند سے جدا ہو جائیگی دار الاسلام میں اسلام لائی ہو یا دار الحرب میں اور بلاشبہہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ اس کے مخالف ہیں وہ حربیہ کے بارہ میں کہتے ہیں کہ جب وہ دار الحرب میں اسلام لائے اور اسکا خاوند کافر ہے تو وہ اُسی کی عورت ہے جبتک کہ تین حیض پورے نہ کرے یا دار الاسلام کی طرف نکلے اب ان میں سے کوئی بھی واقع ہو خاوند سے جدا ہو جائیگی اور یہ حضرات کہتے ہیں کہ اس میں قیاس یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اسلام لانیکے وقت ہی جدا ہو جائے اور کہتے ہیں کہ جب وہ اسلام لائے اور اسکا خاوند دار الاسلام میں ہے تو وہ بدستور اسکی عورت ہے حتے کہ قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے پھر وہ اسلام لے آئے اور اسی کے نیچے رہے یا انکار کرے تو ان دونوں میں تفریق کیجائیگی اور کہتے ہیں کہ اس میں بھی قیاس یہی چاہتا ہے کہ اسلام لاتے ہی اپنے خاوند سے جدا ہو جائے لیکن ہمنے اسمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقلید کی ہے جیسا کہ انسے مروی ہے قَالَ لَنَا اَبُوْ بَشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْاَسْفَاحِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوْسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَّا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ نَصْرَانِيًّا تَحْتَهُ امْرَاَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ فَاَسْلَمَتْ فَرُفِعَتْ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ اَسْلِمْ وَاِلَّا فَرَّقْتُ بَيْنَكُمَا فَقَالَ لَهُ اَوَتَرٰى هٰذَا اِلَّا شَيْءٌ مِنَ الْعَرَبِ اَنْ يَقُوْلَ لِيْ اِنَّهُ اَسْلَمَ عَلٰى بُضْعِ امْرَاَةٍ قَالَ فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا ترجمہ ہمارا نہوں نے وہ حدیث ذکر کی کہ جو بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نابینا نے ابو اسحاق شیبانی سے وہ سفاح سے وہ داؤد بن

toobaa-elibrary.blogspot.com

کردوس سے کہا کہ ہم بنی ثعلبہ میں سے ایک نصرانی تھا اسکی ایک نصرانیہ بیوی تھی وہ اسلام لے آئی اور یہ جھگڑا حضرت عمرؓ تک پہنچایا گیا آپ نے اس کے خاوند سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا ورنہ میں تم دونوں میں تفریق کر دونگا اس نے کہا کہ میں اس کو جھوٹ کو نہ تھا مگر عرب بے شرم آتی ہے کہ وہ کہینگے ایک عورت کے پیچھے مسلمان ہو گیا ہے پھر حضرت عمرؓ نے ان میں تفریق کر دی حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ السَّفَّاحِ عَنْ كُرْدُوْسِ بْنِ دَاوُدَ التَّغْلَبِيِّ عَنْ عُمَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہلال بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحاق شیبانی نے سفاح سے وہ کردوس بن داؤد تغلبی سے اس نے عمرؓ سے اس کے مثل بیان کی فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الَّذِيْ اَسْلَمَتْ اِمْرَاَتُهٗ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَجَعَلَ الَّذِيْ اَسْلَمَتْ اِمْرَاَتُهٗ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اَجَلًا اِنْ اَسْلَمَ فِيْهِ وَالَّا وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اِمْرَاَتِهٖ بَدَلًا مِنَ الْعَرْضِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْرِضُوْنَهٗ عَلَيْهِ لَوْ كَانَ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ وَهُوَ الْعِدَّةُ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ الْمَرْاَةُ قَبْلَ ذٰلِكَ اِلٰى دَارِ الْاِسْلَامِ فَيَنْقَطِعُ الْاَجَلُ بِذٰلِكَ وَتَبِيْنُ بِهِ الْبَيْنُوْنَةُ وَنَحْنُ فِيْ هٰذَا اَخَذْنَا مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ وُجُوْبِ الْبَيْنُوْنَةِ بِالْاِسْلَامِ سَاعَةً يُسْلِمُ ثَمَّ الْمَرْاَةُ ترجمہ پس انہوں نے اس روایت کی تخلیط کی ہے جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارہ میں روایت کی گئی ہے کہ جسکی عورت دار الاسلام میں اسلام لے آئی تھی اور ان ائمہ نے اس شخص کے بارہ میں کہ جس کی عورت دار الحرب میں اسلام لائی ہو ایک مدت مقرر کی ہے کہ اگر اس میں وہ مسلمان ہو جائے تو بہتر ورنہ اس دن اور اسکی عورت میں فرقت واقع ہو جائیگی اور یہ مدت جسکا نام عدت ہے اس اسلام کے پیش کرنیکے بدلہ میں ہے کہ اگر وہ دار الاسلام میں اسلام لائے تو اس کے خاوند پر اسلام پیش کرتے ہیں مگر اس صورت میں کہ عورت قبل اسکے دار الاسلام کی طرف نکل آئے تب اس سے وہ مدت منقطع ہو جائیگی اور اس سے فرقت ضروری ہو جائیگی اور ہم اس میں اس روایت کے موافق ہیں جو کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اسلام لانیکے ساتھ ہی عورت سے فرقت واجب ہو جائیگی وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ هُوَ اَحَقُّ بِنِكَاحِهَا مَا كَانَتْ فِيْ دَارِ هِجْرَتِهَا ترجمہ جو کچھ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس میں مروی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے قتادہ سے وہ سعید بن المسیب سے کہ حضرت علی رضی نے فرمایا جبتک وہ دار ہجرت میں ہے وہی اس کے نکاح کا زیادہ حقدار ہے وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ فِيْ رَدِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ اِنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ وَاخْتَلَفَا فِيْمَا نَسَخَهٗ ترجمہ اور بیشک زہری اور قتادہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب کے واپس کرنے میں مروی ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور اس میں ان دونوں کا اختلاف ہے کہ کس نے اس کو منسوخ کیا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ اَبَا الْعَاصِ بْنَ رَبِيْعَةَ اُخِذَ اِسِيْرًا يَوْمَ بَدْرٍ فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ اِبْنَتَهٗ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ الْفَرَائِضُ يَعْنِيْ اِبْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا ترجمہ حدیث بیان

ہم سے عبید اللہ بن محمد مودب نے (یا موذن نے) کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عباد بن العوام نے سفیان بن حسین سے وہ زہری سے کہ ابو العاص بن ربیعہ جنگ بدر کے دن قید میں پکڑا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپنے اس کو اپنی صاحبزادی واپس دیدی۔ زہری کہتے ہیں کہ آپ کا اپنی صاحبزادی کا اُس کے خاوند کو واپس دینا فرائض نازل ہونے سے پہلے تھا دینے احکام حرمت سے پہلے تھا) وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى أَبِي الْعَاصِ ابْنَتَهُ قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ سُورَةُ بَرَاءَةٌ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے سفیان سے وہ قتادہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص کو اپنی صاحبزادی واپس دیدی قتادہ کہتے ہیں کہ یہ آپ کا واپس کرنا سورہ برارۃ کے نازل ہونے سے پہلے تھا

بَابُ الْفِدَاءِ

فدیہ دینے کا باب

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً مِنْ فَزَارَةَ أَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَابَةِ فَفَدَّيْتُ بِهَا الْمَدِينَةَ فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَادَى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ مجکو ابو بکر رض نے ایک عورت فزارہ کی دی جسکو میں لوٹ میں سے لایا تھا پھر میں اس کو مدینہ میں لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے مانگ لی تب آپ نے اُس کے عوض چند مسلمانوں کو چھوڑا لیا حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَانُوا أُسَارَى بِمَكَّةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمیر بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عکرمہ نے پھر اپنی اسناد سے اسکے مثل بیان کی اور یہ لفظ بڑھایا کہ وہ مسلمان مکہ میں قید تھے حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى بِرَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ اپنے چچا سے وہ عمران بن حصین سے کہ بلاشبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ایک شخص کے عوض دو مسلمان چھوڑا لئے حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے وہ ابی قلابہ سے وہ ابی المہلب سے وہ عمران

toobaa-elibrary.blogspot.com

بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مسلمانوں کو جنی عقیل کے ایک مشرک شخص کے بدلہ چھوڑا دیا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَدَّاكِ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا فَاَرَدْنَا فِدَاءَهُنَّ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا فَيَحْتَرِزُ عَنْهَا مَخَافَةَ اَنْ تَعْلَقَ مِنْهُ فَقَالَ اِفْعَلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ فَمَا يُقْضٰى مِنْ اَمْرٍ يَكُنْ وَاِنْ كَرِهْتُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو مجالد نے کہا خبر دی ہمکو ابوالوداک جبر بن نوف نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمنے کچھ کافر قید کر لئے اور چاہا کہ انکو فدیہ مین دین تب ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ایک شخص کی لونڈی ہے جو اس کو غنیمت سے ملی ہے کیا اس سے وہ عزل کیا کرے کہ وہ حاملہ نہ ہو جائے آپ نے فرمایا تمہاری مرضی عزل کرو لیکن جو تقدیر مین کام ہونیوالا ہے وہ ہو کر رہیگا اگرچہ تم اس کو نہ چاہو قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ قَامَ حُكْمُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلٰى اٰخِرِهٖ لَا بَاْسَ اَنْ يُّفْدٰى مَا فِيْ اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَسْرٰى الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْ قَدْ مَلَكَهُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ بعض اہل علم اور ہو گئے ہین کہ اس کا کچھ مضائقہ نہین کہ جو مسلمانون کے ہاتھہ اہل حرب کے مرد یا عورتین آجائین انکے بدلے ان مسلمانون کو جو مشرکون کے ہاتھہ مین قید ہین چھوڑا لیا جائے انکی دلیل یہ احادیث ہین وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ اور جو علماء اس قول کی طرف گئے ہین ان مین امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہین وَكَرِهَ اٰخَرُوْنَ اَنْ يُّفَادٰى بِمَنْ قَدْ وَقَعَ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ قَدْ صَارَتْ لَهٗ ذِمَّةٌ بِمِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ اِيَّاهُ فَكَرِهُوْا اَنْ يُّرَدَّ حَرْبِيًّا بَعْدَ اَنْ كَانَ ذِمِّيًّا ترجمہ اور دوسرے علماء نے اس امر کو مکروہ سمجھا ہے کہ جو قیدی مسلمانون کے ہاتھہ مین آجائے اس کو معاوضہ مین دیا جائے کیونکہ اس کے لئے مسلمانون کا ذمہ ہو چکا ہے اور وہ ذمی ہے پھر یہ مناسب نہین کہ اس کو ذمی ہونیکے بعد حربی بنایا جائے وَقَالُوْا اِنَّمَا كَانَ الْفِدَاءُ الَّذِيْ ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِيْ وَقْتٍ كَانَ لَا بَاْسَ اَنْ يُّفَادٰى فِيْهِ بِمَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ فَيَرُدُّوْا اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى اَنْ يَّرُدُّوْا اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ اَسَرُوْا مِنْهُمْ كَمَا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ اِلَيْهِ مِنْهُمْ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا ترجمہ اور یہ حضرات کہتے ہین کہ جو ان آثار مین فدیہ مذکور ہے وہ ایسے وقت کا تھا کہ اسوقت مضائقہ نہوتا تھا کہ جو لوگ دار الحرب مین اسلام لاکر ہمارے پاس آجائین انکو مشرکین کی طرف اس شرط پر واپس کر دین کہ وہ ان مسلمانون کو جو انکے ہاتھہ مین مقید مین چھوڑ دین جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے اس امر پر صلح کی تھی کہ آپ انکی طرف سے جو لوگ آئینگے اگرچہ وہ مسلمان ہون فَلَمَّا بَيَّنَ اَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوْثَقٌ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلٰى مَا اُحْتُبِسَ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ لَاُسِرَّنَّ اِلَيْكَ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ اَيْضًا فَاَقْبَلَ فَقَالَ اِنِّيْ حَاتِمٌ فَاَطْلِقْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفَدْكَ حَاجَنَكَ ثُمَّ
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَاهُ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَتْ ثَقِيْفُ اَسَرَتْهُمَا ترجمہ اور جس حدیث نے بیان کردیا ہے کہ
یہ امر اسیطرح ہے وہ ہے کہ جسکو بیان کیا ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی
ہمسے عبداللہ بن مبارک نے معمر سے وہ ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابوالمہلب سے وہ عمران بن حصین سے کہا کہ بنی ثقیف نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے دو شخصون کو قید کرلیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عامر بن صعصعہ
کے ایک شخص کو قید کرلیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس سے گذرے بحالیکہ وہ جکڑا ہوا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا مجھے کیون قید کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارے حلیفون کے جرم مین پھر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اس نے آپکو پکارا آپ اسکی طرف متوجہ ہوئے تو قیدی نے کہا کہ مین مسلمان
ہوگیا ہون تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو یہ کلمہ اسوقت کہتا کہ جب اپنے امر کا مالک تھا تو پوری فلاح
پاجاتا پھر آپ تشریف لیگئے اس نے آپکو پکارا آپ متوجہ ہوئے اس نے کہا کہ مین بھوکا ہون مجھے کھانا کھلایئے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیری ضرورت پوری کردیتا ہون آپنے اس کو بعوض ان دو مسلمانون کے کہ جن کو
ثقیف نے قید کر رکھا تھا چھوڑ دیا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ
عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ اُسِرَ فَاُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ مَعَهٗ فَاَتَى عَلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ اَخَذْتَنِيْ وَتَاَخَّذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَ هٰذَا وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ وَكَانَتْ ثَقِيْفُ قَدْ اَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِيْ
وَظَمْاٰنُ فَاسْقِنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حَاجَنَكَ ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ فَدٰى بِرَجُلَيْنِ وَحَبَسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِدَخْلِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابوالمہلب سے وہ عمران بن حصین سے کہا کہ
اونٹنی عضباء ایک مرد بنی عقیل کی تھی جو قید کیا گیا تھا وہ اونٹنی اس سے پکڑلی گئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین لائی گئی اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مجھے کس امر کے لئے پکڑتے ہو اور اس اونٹنی کو پکڑتے
ہو جو کہ سب حاجیون سے آگے بڑھنے والی تھی اور مین مسلمان ہوگیا ہون تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مین تم کو تیرے حلیفون کے جرم کے بدلے پکڑتا ہون اور ثقیف نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے
دو صحابہ کو پکڑلیا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار تھے جس پر ایک مخطط جادر تھی اس نے کہا
اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مین بھوکا ہون مجھے کھانا کھلاؤ اور پیاسا ہون مجھے پانی پلاؤ تب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہاری ضرورت ہے پھر آپنے اس کو ایک شخص کے بدلے چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے اونٹنی کو اپنی سواری کے لئے روک لیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسِّرٌ قَدْ اَخْبَرَ فِيْهِ عِمْرَانُ بْنُ
حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادٰى بِذٰلِكَ الْمَاْسُوْرَ بَعْدَ اَنْ اَقَرَّ بِاِسْلَامِهٖ وَقَدْ اَجْمَعُوْا
اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ وَاَنَّهٗ لَيْسَ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْدِيَ مَنْ اَسَرَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْ فِيْ يَدَيْهِ مِنْ اَسْرٰى اَهْلِ الْحَرْبِ الَّذِيْنَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَدْ اَسْلَمْنَ وَاَنَّ قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا تَرْجِعُوْھُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ قَدْ نَسَخَ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدٌ مِّنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ اِلَی الْکُفَّارِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ یہ حدیث مفسر ہے جس مین عمران بن حصین رض نے خبر دی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قیدی کو بعد اس کے کہ اس نے اسلام کا اقرار کیا تھا فدیہ مین چھوڑا تھا اور بلاشبہہ وہ سب اسپر متفق ہین کہ یہ منسوخ ہے اور یہ کہ امام کو جائز نہین کہ ان حربی قیدیون کو جو اسلام کا اقرار کرین مسلمان قیدیون کے بدلے چھوڑ دین اور اللہ تعالی کے اس فرمان نے کہ ان عورتون کو کفار کی طرف مت بھیجو اس امر کو منسوخ کر دیا کہ اہل اسلام سے کسی کو کفار کی طرف واپس کیا جائے فَلَمَّا ثَبَتَ بِذٰلِکَ وَثَبَتَ اَنْ لَّا یُرَدَّ اِلَی الْکُفَّارِ مَنْ جَآءَ نَا مِنْھُمْ بِذِمَّۃٍ وَثَبَتَ اَنَّ الذِّمَّۃَ تَحْرُمُ مَا حَرَّمَہُ الْاِسْلَامُ مِنْ دِمَآءِ اَھْلِھَا وَاَمْوَالِھِمْ وَاَنَّہٗ یَجِبُ عَلَیْنَا مَنْعُ اَھْلِھَا مِنْ نَقْضِھَا وَالرُّجُوْعِ اِلٰی دَارِ الْحَرْبِ کَمَا یَمْنَعُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَقْضِ اِسْلَامِھِمْ وَالْخُرُوْجِ اِلٰی دَارِ الْحَرْبِ عَلٰی ذٰلِکَ وَکَانَ مَنْ اَصَبْنَاہُ مِنْ اَھْلِ الْحَرْبِ فَمَلَکْنَاہُ صَارَ مِلْکُنَا اِیَّاہُ ذِمَّۃً لَنَا وَلَوْ اَعْتَقْنَاہُ لَمْ یَعُدْ حَرْبِیًّا بَعْدَ ذٰلِکَ وَکَانَ لَنَا اَخْذُہٗ بِاَدَاءِ الْجِزْیَۃِ اِلَیْنَا کَمَا نَاْخُذُ بِسَائِرِ فِرَمَتِنَا وَعَلَیْنَا حِفْظُہٗ لِمَا نَحْفَظُھُمْ مِنْہُ وَکَانَ حَرَامًا عَلَیْنَا اَنْ نُفَادِیَ بِعَبِیْدِنَا الَّذِیْنَ قَدْ وُلِدُوْا فِیْ دَارِنَا اِذَا قَدْ صَارَ لَھُمْ مِنَ الذِّمَّۃِ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ ھٰذَا الْحَرْبِیُّ اِذَا اَسَرْنَاہُ فَصَارَ فِیْ ذِمَّتِنَا لَنَا وَقَعَ مِلْکُنَا عَلَیْہِ اَنْ یَّحْرُمَ عَلَیْنَا الْمُفَادَاۃُ بِہٖ وَرَدُّہٗ اِلٰی اَیْدِی الْمُشْرِکِیْنَ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ ترجمہ اور جب یہ ثابت ہوا کہ جو شخص ان مین سے ذمی ہو کر ہماری طرف آئے اس کو کفار کی طرف لوٹایا نہ جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ذمہ ان چیزون کو حرام کر دیتا ہے جسکو کہ اسلام حرام کر دیتا ہے یعنی انکے جان و مال کو حرام کر دیتا ہے اور یہ کہ ہمپر واجب ہے کہ ذمیون کو نقض عہد اور دار الحرب کی طرف جانے سے روکین جس طرح کہ مسلمانون کو نقض اسلام اور دار الحرب کی طرف چلے جانیسے روکا جاتا ہے اور جس حربی پر ہم قابو پائین اور اس کے مالک ہو جائین تو وہ اس ملک سے ہمارے ذمہ مین آجائیگا اور اگر ہم اس کو آزاد کر دینگے تو اس کے بعد وہ حربی شمار نہو گا اور ہم کو جائز ہو گا کہ جزیہ لیکر اس کو اپنی طرف بلا لین جیسا کہ ہم تمام ذمیون سے لیتے ہین اور ہمپر اسکی حفاظت اس امر سے جس سے کہ ہم ان ذمیون کی حفاظت کرتے ہین لازم ہو گی اور ہم پر حرام ہو چکا کہ اپنے ان کفار غلامون کو جو ہمارے ملک مین پیدا ہوئے ہین اور ذمی ہین بطور فدیہ چھوڑ دین اب قیاس اس مین یہ ہے کہ ایسا ہی اس حربی کا حال ہو کہ جسکو ہم نے قید کر لیا ہے اور وہ ہمارے ذمہ مین آگیا ہے اسپر ہماری ملک ثابت ہو گئی ہے ہمپر اس کے ساتھہ باہمی فدیہ کا معاملہ کرنا اور اس کو مشرکین کی طرف لوٹا دینا حرام ہوا اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ✦

بَابُ مَا اَحْرَزَ الْمُشْرِکُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ھَلْ یَمْلِکُوْنَہٗ اَمْ لَا

مشرکین جو مسلمانون کا مال لیلین کیا وہ اس کے مالک ہوتے ہین یا نہین

حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَبِی الْمُھَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کَانَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ فَاَغَارَ الْمُشْرِکُوْنَ عَلٰی سَرْحِ الْمَدِیْنَۃِ فَذَھَبُوْا بِہٖ وَفِیْہِ الْعَضْبَاءُ وَاَسَرُوْا امْرَاَۃً مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانُوْا اِذَا نَزَلُوْا اَنَاخُوْا رَکَائِبَھُمْ فِیْ اَفْنِیَتِھِمْ فَلَمَّا کَانَتْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ قَامَتِ الْمَرْاَۃُ وَقَدْ نَوَّمُوْا

toobaa-elibrary.blogspot.com

جعلت لا تضع يدها على بعير إلا رغا حتى إذا أتت على ناقة ذلول فركبتها ثم توجهت قبل المدينة فنذرت إن نجاها الله عليها لتنحرنها فلما قدمت غرفت الناقة فأتوا بها النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته المرأة بنذرها فقال بئس ما جزيتها لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن آدم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے وہ ابو قلابہ سے وہ ابو المہلب سے وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اونٹنی عضباء حاجیوں سے بڑھ جایا کرتی تھی پھر مشرکین نے مدینہ کی چراگاہ میں لوٹ مار کی اسکو لیگئے اس میں عضباء بھی تھی اور مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قید کرلیا الغرض یہ حال تھا کہ جب کہیں اترتے تھے اپنے اونٹوں کو میدان میں چھوڑ دیتے تھے ایک رات کا واقعہ یہ ہوا کہ رات کو ایک مسلمان عورت اٹھی وہ سب سوئے پڑے تھے وہ جس اونٹنی پر ہاتھ رکھتی تھی شور کرتی تھی کہ عضباء پر آئی تو وہ ایک فرمانبردار اونٹنی نکلی پھر وہ اسپر سوار ہوگئی اور مدینہ کی طرف متوجہ ہوکر واپس چلی اور یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالی نے مجھکو نجات دی تو اس اونٹنی کو ذبح کرونگی جب وہ مدینہ میں آگئی تو وہ اونٹنی پہچانی گئی اس کو پکڑ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیگئے اور عورت نے اپنی نذر کی آپ کو اطلاع دی تب آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کو برا بدلہ دیا اور بری وفا کی خدا کی معصیت میں نذر کی وفا لازم نہیں ہوتی اور نہ اس شے میں کہ جسکا ابن آدم مالک نہو **قال** أبو جعفر فذهب قوم إلى أن غنيمة أهل الحرب من قتال المسلمين مردود على المسلمين قبل القسمة وبعدها إلا أن أهل الحرب في قولهم لا يملكون أموال المسلمين بأخذهم إياها من المسلمين وقالوا قول النبي صلى الله عليه وسلم للمرأة التي أخذت العضباء لا نذر لابن آدم فيما لا يملك دليل على أنها لم تكن ملكتها بأخذها إياها من أهل الحرب وأن أهل الحرب لم يكونوا ملكوها على النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم یہ فرماتے ہیں اہل حرب اگر مسلمانوں کے مال کو لوٹ لیں تو وہ مسلمانوں کو واپس دیا جائیگا تقسیم سے پہلے اور بعد کیونکہ حربی انکے قول کے موافق مسلمانوں کا مال لیکر انکے مال کے مالک نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اس عورت سے جس نے عضباء کو لیا تھا فرمایا تھا کہ ابن آدم کو اس مال میں جس کا وہ مالک نہیں نذر دینا نہیں آتا یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ اہل حرب سے لیکر اسکی مالک نہیں بنی تھی اور یہ کہ اہل الحرب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس اونٹنی کے مالک نہیں ہوئے تھے **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ما أخذه أهل الحرب من أموال المسلمين فأحرزوه في دارهم فقد ملكوه وزال عنه ملك المسلمين فإذا أوجف عليهم المسلمون فأخذوه منهم فإن جاء صاحبه قبل أن يقسم أخذه بغير شيء وإن جاء بعد ما قسم أخذه بالقيمة ترجمہ اور دوسرے علماء دوس میں اُنکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ اہل حرب جو مسلمانوں کا مال لیلیں پھر اس کو اپنے گھر میں جاکر رکھ لیں تو وہ اس کے مالک بن جاتے ہیں اور مسلمانوں کی ملک اس سے جاتی رہتی ہے اور جب مسلمان اہل حرب پر حملہ کریں اور ان سے وہ مال لیکن پھر اسکا مالک تقسیم سے پہلے آجائے تو وہ اس کو مفت لیلیگا اور بعد تقسیم کے آیا تو قیمت سے لیگا **وكان** من الحجة لهم في الحديث الأول أن قول النبي صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن آدم فيما لا يملك إنما كان وذلك المرأة الناقة إنما قالت ذلك وهي في دار الحرب وكل الناس يقول إن من أخذ شيئا من أهل الحرب فلم يحول به إلى دار الإسلام مرارا له غير محرز له وغير مال له وإن ملكه لا يوم عليه حتى يخرج به إلى دار الإسلام فإذا فعل ذلك فقد عنه وملكه فهذا قال الأئمة صلى الله عليه وسلم في شأن المرأة إنما قال لا تواني نذرت قبل أن تملكها لأن نجاها الله عليها لتسرقها فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن آدم فيما لا يملكه لأن نذرها ذلك كان منها قبل

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ اگر اس کا مالک تقسیم سے پہلے آجائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہوگا **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ
اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ اَصَابُوْا فَرَسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ فَاَخَذَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَبْلَ اَنْ
يُّقْسَمَ الْمَقَاسِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ نَافِعٌ هٰهُنَا قَبْلَ اَنْ يُّقْسَمَ الْمَقَاسِمُ اِلَّا اَنَّ الْحُكْمَ بَعْدَ مَا يَقَعُ الْمَقَاسِمُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا خبر دی ہم کو حماد نے ایوب سے وہ نافع سے کہ مشرکین
نے عبد اللہ بن عمر رض کا گھوڑا قابو کر لیا اس کے بعد مسلمان اس پر قابض ہو گئے تو عبد اللہ بن عمر رض نے تقسیم سے پہلے وہ لے لیا اور نافع
نے یہاں یہ ذکر نہیں کیا کہ پہلے تقسیم کے لے لیا لیکن انکے نزدیک تقسیم کے بعد اس کے خلاف حکم ہو جاتا ہے **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ
دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مَا اَحْرَزَ
الْعَدُوُّ فَهُوَ جَائِزٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے کہا خبر دی ہم کو حماد
بن قتادہ نے وہ خلاس سے کہ علی بن ابی طالب نے فرمایا ہے جو شخص اس چیز کو خریدے جس کو دشمن نے قابو کیا ہوا ہے
تو یہ جائز ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ قَالَا مَا اَحْرَزَ
الْمُشْرِكُوْنَ فَهُوَ فَيْءٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ لَا يُرَدُّ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے معمر سے وہ زہری اور حسن سے ان دونوں نے کہا کہ جو مشرکین کے قابو میں چیز ہو وہ
مسلمانوں کے لیے غنیمت کا مال ہے اس سے کچھ واپس نہ کیا جائیگا **فَكُلُّ** هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْاٰثَارَ قَدْ ثَبَتَ
مِلْكُ الْمُشْرِكِيْنَ لَمَّا اَحْرَزُوْهُ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا اخْتَلَفَهُمْ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ الْحَسَنُ وَالزُّهْرِيُّ اِنَّ مَا اَحْرَزَ
الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ قَدَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَا سَبِيْلَ لِصَاحِبِهٖ عَلَيْهِ ترجمہ اب یہ سب کے سب
جنسے ہمنے ان آثار کو روایت کیا ہے ثابت کرتے ہیں کہ مشرک لوگ جو مسلمانوں کا مال لے لیں وہ انکے ملک ہو جاتا ہے اور
انکا اختلاف صرف اس کے مابعد میں ہے حسن اور زہری رح تو یہ کہتے ہیں کہ جب مشرکین مسلمانوں کا مال لے لیں اس کے
بعد مسلمان اس پر قادر ہو جائیں تو اس کے مالک کا اس پر کوئی حق نہیں **وَقَدْ** خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ شُرَيْحٌ وَطَاوٗسٌ وَاِبْرَاهِيْمُ
وَعَامِرٌ وَمَنْ تَقَدَّمَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَابْنُ عُمَرَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رِضْوَانُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَشَدَّ مَا قَالُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدَّرْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمٍ بْنِ طَرَفَةَ فَذٰلِكَ
اَوْلٰى بِنَا فَهَبْ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ النَّظَرُ مُخَالِفًا لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا وَذٰلِكَ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْمُسْلِمِيْنَ يَسْبُوْنَ اَهْلَ الْحَرْبِ
وَاَمْوَالَهُمْ فَيَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ كَمَا يَمْلِكُوْنَ رِقَابَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا اَسَرُوا الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَمْلِكُوْا رِقَابَهُمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى
ذٰلِكَ اَنْ لَّا يَمْلِكُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَيَكُوْنُ حُكْمُ اَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ كَمَا كَانَ حُكْمُ اَمْوَالِ الْمُشْرِكِيْنَ كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ وَ
لَكِنَّا مَنَعْنَا مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَكَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا حَكَمَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا حَكَمُوْا بِهٖ
مِنْ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا اِلٰى مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ مِنْ حُكْمِ مَا قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَاَخَذُوْهُ مِنْ اَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ فَجَاءَ صَاحِبُهٗ
بَعْدَ مَا قُسِّمَ صَارَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ بِالْقِيْمَةِ كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَوْ لَا يَاْخُذُهٗ بِقِيْمَةٍ وَلَا غَيْرِهَا كَمَا قَدْ
قَالَ يَعْنِيْ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ لِنَرَى اَيُّنَا الشَّيْءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَكَمَ فِيْ مُشْتَرِي
الْعَبْدِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ اَنْ لِّصَاحِبِهٖ اَنْ يَّاْخُذَهٗ بِالثَّمَنِ وَكَانَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ قَدْ سَكَنَ لِلْمُشْتَرِيْ مِنَ الْحَيِّزَيْنِ كَمَا
يَمْلِكُ الَّذِيْ يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنْهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِمَامُ اِذَا قَسَّمَ الْغَنِيْمَةَ فَوَقَعَ شَيْءٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْهَا فِي يَدِ رَجُلٍ وَقَدْ كَانَ أَسَرَ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ آخَرَ أَنْ يَكُونَ الْمَأْسُورُ مِنْ يَدِهِ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُونَ لَهُ أَخْذُ مَا كَانَ أُسِرَ مِنْ يَدَيِ الَّذِي وَقَعَ فِي سَهْمِهِ بِقِيمَتِهِ كَمَا يَأْخُذُهُ مِنْ يَدِ مُشْتَرِيهِ الَّذِي ذَكَرْنَا بِثَمَنِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ لیکن قاضی شریح اور مجاہد اور ابراہیم اور عامر اور اُن سے پہلے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمر علی ابو عبیدہ ابن عمر زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان دونوں کی مخالفت کی اور ان کے اقوال سے بڑھکر وہ روایت ہے جس کو ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تمیم بن طرفہ کی حدیث مین روایت کیا ہے اور یہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف ہم گئے ہین اگرچہ قیاس ان دونون فریقون کے مخالف ہے اور یہ اس طرح کہ ہم جانتے ہین کہ مسلمان حربیون کو اور انکے مالون کو قید کر لیتے ہین اور انکے مال کے مالک بن جاتے ہین جسطرح کہ انکی گردنون کے مالک بنتے ہین اور مشرک جب مسلمانون کو قید کرتے ہین تو انکی گردنون کے مالک نہین بنتے اب قیاس اس مین یہ ہے کہ وہ انکے مالون کے بھی مالک نہ بنین اور مسلمانون کے مال کا حکم بھی انکے گردنون کے حکم کی طرح ہے جیساکہ مشرکین کے مال کا حکم اُن کی گردنون کے حکم کی طرح ہے لیکن ہمنے اس کو اسلئے منع کر دیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد مسلمانون نے منع کا حکم دیا ہے اب جبکہ یہ ثابت ہوا کہ انہون نے اس کا حکم دیا ہے تو ہم نے اس امر مین غور کیا جس مین کہ وہ مختلف ہوئے ہین کہ مسلمان جب اسپر قادر ہو جائین اور مشرکین کے ہاتھون سے اس کو لے لین اس کے بعد پھر اس کا مالک آجائے تو کیا اسکو جائز ہے کہ قیمت دیکر لے جیساکہ بعض راویون نے کہا ہے جنسے ہم نے اس باب مین روایت کی ہے اور یا اس مین نہ قیمت لے نہ اور کچھ جیساکہ بعض دوسرے راویون نے کہا ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے اب ہم نے اس مین غور کیا تو دیکھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارہ مین کہ جس نے اہل حرب سے اونٹ خریدا ہے حکم دیا ہے کہ اس کا مالک اس سے مول دیکر لیلے اور یہ اونٹ وہ ہے کہ حربیون سے مشتری لیکر اسکا مالک بن چکا ہے جیساکہ بخفر مالک ہو جاتا ہے کہ جسکے حصہ مین وہ آجائے اب قیاس اسمین یہ ہے کہ امام جب مال غنیمت تقسیم کرے اور اس مین سے کوئی چیز کسی شخص کے ہاتھ مین چلی جائے اور اُس نے یہ اور شخص سے قید کر لی تھی تو چاہئے کہ اس کے ہاتھ سے جو قید ہو جائے اسکا بھی یہی حکم ہو اور اس کو جائز ہے کہ وہ شے جو اس سے قید کر لی گئی ہے اور اس شخص کے ہاتھ مین چلی گئی ہے جس کے حصہ مین آگئی ہے قیمت دیکر لیلے جیساکہ اس مشتری کے ہاتھ سے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے قیمت دیکر لے سکتا ہے اور یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

بَابُ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِمَنْ هُوَ

مرتد کی میراث کسے ملے گی

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زید رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے ابن شہاب سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۳ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو مالک نے ابن شہاب سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہین ہوتا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْمُرْتَدَّ اِذَا قُتِلَ عَلٰی رِدَّتِهٖ اَوْ مَاتَ عَلَیْهَا کَانَ مَالُهٗ لِبَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اہل علم اس طرف ہے کہ مرتد جبکہ ارتداد کی حالت مین قتل کیا جائے یا اس مین مرجائے تو اسکا مال مسلمانون کے بیت المال مین رکھا جائیگا انکی دلیل اس مین یہ حدیث ہے وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ ترجمہ اور اس مین دوسرے علماء انکی مخالف ہین وہ کہتے ہین کہ اس کی میراث اس کے مسلمان وارثون کو ہوگی وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّ ذٰلِكَ الْکَافِرَ الَّذِیْ عَنَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَقَدْ بَیَّنَّا فِیْهِ اَیُّ کَافِرٍ هُوَ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ هُوَ الْکَافِرَ الَّذِیْ لَهٗ مِلَّةٌ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ هُوَ الْکَافِرَ الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ مِلَّةٌ اَوْ کُلُّ کَافِرٍ کَانَ مَا کَانَ مِلَّةً اَوْ غَیْرَ مِلَّةٍ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ لَمْ یَجُزْ اَنْ یُّصْرَفَ اِلٰی اَحَدِ الْمَعْنَیَیْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ اِلَّا بِدَلِیْلٍ یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا هَلْ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْاٰثَارِ مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا اَرَادَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ اور انکے دلیل پہلے قول والون کے برخلاف یہ ہے کہ وہ کافر جسکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین ارادہ فرمایا ہے آپنے اس مین ہمکو بیان نہین فرمایا کہ وہ کونسا کافر ہے ممکن ہے کہ وہ کافر ہو جسکا کوئی دین و مذہب ہو اور ممکن ہے کہ وہ کافر عام ہو جسکا کوئی دین ہو یا نہو اور جب اسکا احتمال ہے تو ہم کو یہ جائز نہین کہ ایک معنے لین اور دوسرا نہ لین مگر کسی دلیل سے جو اسپر قائم ہو۔ اب ہم نے غور کیا کہ کیا کسی حدیث مین آیا ہے کہ آپ کا یہ ارادہ ہے فَاِذَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا یَرِثُ الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ ترجمہ تو ہم نے دیکھا کہ ربیع المؤذن نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے زہری سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے علی بن حسین نے عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زید سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو مختلف دینون والے ایک دوسرے کے وارث نہین بنتے مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہین ہوتا فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَکَرْنَا عَلِمْنَا اَنَّهٗ اَرَادَ الْکَافِرَ الَّذِیْ لَهٗ مِلَّةٌ فَلَمَّا کَانَتِ الرِّدَّةُ لَیْسَتْ بِمِلَّةٍ وَکَانَ اَهْلُ الْعِلْمِ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ مُجْمِعِیْنَ اَنَّ الْمُرْتَدَّیْنِ لَا یَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِاَنَّ الرِّدَّةَ لَیْسَتْ بِمِلَّةٍ ثَبَتَ اَنَّ حُکْمَ مِیْرَاثِهِمْ حُکْمُ مِیْرَاثِ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ پس جب یہ تصریح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی جسکا ہمنے ذکر کیا ہے تو معلوم ہوا کہ آپ کا کافر سے مقصود یہ ہے کہ وہ کسی دین پر ہو اور جب ہم جانتے ہین کہ مرتد کا کوئی دین نہین اور یہ بھی دیکھا کہ وہ سب اسپر متفق ہین کہ مرتدین ایک دوسرے کے وارث نہین ہوتے لیکن ردت کوئی دین نہین تو ثابت ہوا کہ انکے میراث کا حکم مسلمانون کی میراث کی طرح ہے یعنی انکی میراث بھی مسلمان ہی وارث ہونگے فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَنْتَ لَا تَنْفِیْ عَنْهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَكَذٰلِكَ لَا تَرِثُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُمْ ترجمہ اگر کوئی کہے کہ تم انکو مسلمانون کا وارث نہین بناتے تو اسیطرح چاہئے کہ مسلمان بھی انسے ورثہ نہ لین قِيْلَ لَهٗ مَا فِيْ هٰذَا مَا يُبْطِلُ لَكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا مَنْ يَمْنَعُ الْمِيْرَاثَ بِفِعْلٍ كَانَ مِنْهُ وَلَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ اَنْ يَّرِثَ ترجمہ تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ جو تم نے ذکر کیا ہے اس مین تمہاری دلیل نہین بنتی کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص اپنے فعل سے میراث سے محروم کیا جاتا ہے اور اس کا یہ فعل (خود اس کے ورثہ سے کسی کو) منع نہین ہوتا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ مِنْ قَتَلَ وَرَاَيْنَا لَوْ جَرَحَ رَجُلًا جِرَاحَةً ثُمَّ مَاتَ الْمَجْرُوْحُ مِنَ الْجِرَاحَةِ وَالْجَارِحُ اَبُو الْمَجْرُوْحِ اَنَّهٗ يَرِثُهٗ فَقَدْ صَارَ الْمَقْتُوْلُ يَرِثُ مِمَّنْ قَتَلَهٗ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنْ قَتَلَ لِاَنَّ الْقَاتِلَ عُوْقِبَ بِقَتْلِهٖ فَمُنِعَ الْمِيْرَاثَ مِمَّنْ قَتَلَهٗ وَلَمْ يَمْنَعِ الْمَقْتُوْلَ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِمَّنْ جَرَحَهُ الْجِرَاحَةَ الَّتِيْ قَتَلَتْهُ اِذْ كَانَ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا فَكَذٰلِكَ الْمُرْتَدُّ مُنِعَ مِنْ مِيْرَاثِ غَيْرِهٖ عُقُوْبَةً لِمَا اَتَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْ غَيْرَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ مِنْهُ اِذْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا يُعَاقَبُ عَلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ يُوْرِثُ مِنَ الْمُرْتَدِّ وَرَثَتَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ ان مین سے ہم دیکھتے ہین کہ قاتل مقتول کا وارث نہین ہوتا اور اگر وہ کسی مرد کو زخم پہونچائے پھر زخم لگانیوالا مرجائے اس کے بعد وہ زخمی اس زخم سے مرجائے اور زخم لگانیوالا اسکا باپ تھا تو وہ زخمی بیٹا اپنے باپ کا وارث ہوگا اب دیکھو کہ مقتول قاتل کا وارث بن گیا لیکن قاتل مقتول کا وارث نہین بنتا کیونکہ قاتل کو اس کے قتل کی سزا دی گئی ہے اسلئے مقتول کے مال کی وراثت سے محروم ہوگا اور مقتول اس شخص کی میراث سے محروم نہوگا کہ جس کے زخم سے مرا ہے کیونکہ اسکا کوئی قصور نہین ہے (جس سے وہ محروم ہوجائے) اسیطرح مرتد کا حال ہے کہ اس کو سزا کی وجہ سے میراث سے محروم کیا جائیگا کہ وہ مرتد ہوا ہے لیکن دوسرا اسکی میراث سے محروم نہ ہوگا کیونکہ اُس نے کوئی ایسا کام نہین کیا کہ جسکی اسے سزا دیجائے اب اس سے ان لوگون کا قول ثابت ہوا جو کہ مرتد کی میراث اس کے مسلمان وارثون کو دلاتے ہین وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ اَيْضًا ترجمہ اور بلاشبہہ اس مین متقدمین کی ایک جماعت سے بھی روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ جَعَلَ مِيْرَاثَ الْمُسْتَوْرِدِ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی ہم کو ابو معاویہ نے اعمش سے وہ ابو عمرو شیبانی سے وہ علی رض سے کہ آپ نے مستورد کی میراث اس کے مسلمان وارثون کو دلائی ۵

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْرَصِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِلْمُسْتَوْرِدِ عَلٰى دِيْنِ مَنْ اَنْتَ قَالَ عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى قَالَ عَلِيٌّ وَاَنَا عَلٰى دِيْنِ عِيْسٰى فَمَنْ رَبُّكَ فَزَعَمَ الْقَوْمُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّهٗ رَبُّهٗ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِمَالِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے سماک سے وہ ابن عبید بن الابرص سے کہ حضرت علی رض نے مستورد سے کہا کہ تو کس دین پر ہے اُس نے کہا کہ عیسےٰ کے دین پر حضرت علی رض نے فرمایا کہ مین ہی عیسیٰ کے دین پر ہون تو تیرا رب کون ہے لوگ کہتے ہین کہ اس نے کہا وہی میرا رب ہے تب آپ نے فرمایا کہ اس کو قتل کردو اور اس کے مال سے تعرض نہ کیا (یعنی اسکا مال خود نہ لیا بلکہ اس کے مسلمان وارثون کو دیدیا) ۶

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهٗ وَلَدُهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن فضیل نے ولید بن جمیع سے وہ قاسم بن عبد الرحمن سے وہ عبد اللہ بن مسعود رض ۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے کہ آپ نے فرمایا جب مرتد مرجائے تو اس کا وارث اسکا بیٹا ہوگا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
۸ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے
کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے حکم بن عتیبہ سے کہ ابن مسعود رضؓ نے فرمایا اس کی میراث اس کے مسلمان وارثوں کو ملیگی حَدَّثَنَا
فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَقَالَ
۹ هُوَ لِاَهْلِهٖ ترجمہ حدیث بیان ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے
موسے بن ابی کثیر سے کہا کہ مینے سعید بن المسیب سے مرتد کی میراث کی بابت پوچھا تو کہا کہ وہ اس کے وارث کو ملے گی حَدَّثَنَا
فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّ بْنِ فَقَالَ تَرِثُهُمْ وَلَا تَرِثُوْنَهٗ
۱۰ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے
موسی بن ابی کثیر سے کہا کہ مین نے سعید بن المسیب سے مرتد کی میراث کی بابت پوچھا۔ تو کہا کہ ہم اُنکے وارث ہونگے اور وہ ہمارے
وارث نہ ہینگے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ
۱۱ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ نے
کہا خبر دی ہم کو ابن المبارک نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ اور سفیان نے موسے بن ابی کثیر سے وہ سعید بن المسیب سے اُس کے
مثل بیان کرتے ہین حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ الصَّبَّاحِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ اَبِي
۱۲ الصَّبَّاحِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے موسے بن صباح سے اور ایک مرتبہ ابو الصباح سے کہا وہ سعید بن المسیب سے اسکے
مثل بیان کرتے ہین حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُرْتَدِّ يُلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ
۱۳ قَالَ مَالُهٗ بَيْنَ وَلَدِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاذ
بن معاذ نے اشعث سے وہ حسنؒ سے مرتد کے بارہ مین دریافت کیا گیا جو دار الحرب مین چلا جائے تو فرمایا کہ اسکا مال اس کے بیٹے مسلمان
کو کتاب اللہ کے موافق دیا جائیگا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ
۱۴ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ الْحَسَنَ قَالَ مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا ارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
علی بن زید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن المبارک نے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے
کہ حسنؒ نے کہا کہ اس کی میراث اس کے مسلمان وارثون کے لئے ہے جبکہ وہ اسلام سے مرتد ہو جائے فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ
ذَكَرْنَا قَدْ جَعَلُوْا مِيْرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا قَدْ وَصَفْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُوْجِبُ
النَّظَرَ ترجمہ پس جن علماء کا ہمنے ذکر کیا ہے انہون نے مرتد کی میراث اسکے مسلمان وارثون کے لئے قرار دی ہے اور جو کچھ ہمنے
اس باب مین بیان کیا ہے اس کو ان لوگون کے قول نے مضبوط کیا ہے جسکو قیاس ضروری قرار دیتا ہے وَفِيْ ذٰلِكَ
حُجَّةٌ اُخْرٰى مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ اَيْضًا وَهِيَ اَنَّا رَاَيْنَاهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُرْتَدَّ قَبْلَ رِدَّتِهٖ مَحْظُوْرٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ ثُمَّ رَاَيْنَا الْمُرْتَدَّ
فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحَظْرَ الْمُتَقَدِّمَ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْ دَمِهٖ وَصَارَ دَمُهٗ مُبَاحًا وَمَالُهٗ مَحْظُوْرٌ فِيْ حَالَةِ الرِّدَّةِ بِالْحَظْرِ الْمُقَدَّمِ وَقَدْ
رَاَيْنَا الْحُرَّ بَيْنَ حُكْمِ دَمِهٖ وَحُكْمِ اَمْوَالِهِمْ سَوَاءً قُتِلُوْا اَوْ لَمْ يُقْتَلُوْا فَلَمْ يَكُنِ الَّذِيْ يَحِلُّ بِهٖ اَمْوَالُهُمْ هُوَ الْقَتْلَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَلْ كَانَ الْكُفْرُ وَكَانَ الْمُرْتَدُّ لَا يَحِلُّ مَالُهُ مَا قَبْلَ رِدَّتِهِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهُ لَا يَحِلُّ بِكُفْرِهِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ بِقَتْلِهِ ترجمہ اور اس مین دوسری دلیل بھی بطریق قیاس ہے وہ یہ کہ ہم علمارکو دیکھتے ہین کہ یہ سب اسپر متفق ہین کہ مرتد کا ارتداد سے پہلے خون و مال حرام ہے پھر جب مرتد ہوجائے تو وہ اسپر متفق ہین کہ اس کے خون کی پہلی حرمت تو اٹھ گئی اور اس کا خون مباح ہوگیا لیکن اسکا مال ارتداد کی حالت مین پہلے کی طرح حرام ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ حربیون کے خونون اور مالون کا حکم برابر ہے خواہ انکو قتل کیا جائے یا نہ کیا جائے اب جس امر کے باعث انکے مال حلال تھے وہ قتل نہین ہے بلکہ کفر ہے اور مرتد کا مال کفر کی وجہ سے حلال نہین ہے پس جب یہ ثابت ہوا کہ اسکا مال کفر کی وجہ سے حلال نہین ہے تو ثابت ہوا کہ اس کے قتل سے بھی حلال نہوگا وَقَدْ رَأَيْنَا أَمْوَالَ الْحَرْبِيِّينَ تَحِلُّ بِالْغَنَائِمِ ثُمَّ تَمْلِكُ بِهَا وَرَأَيْنَا مَا وَقَعَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فِي دَارِنَا مَلَكْنَاهُ عَلَيْهِمْ وَغَنِمْنَاهُ بِالدَّارِ وَإِنْ لَمْ نَقْتُلْهُمْ فَلَمَّا كَانَ مَالُ الْمُرْتَدِّ غَيْرَ مَغْنُومٍ بِرِدَّتِهِ كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا غَيْرَ مَغْنُومٍ بِسَفْكِ دَمِهِ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهُ لَا يَدْخُلُ فِي حُكْمِ الْغَنَائِمِ لَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَرِثَهُ وَرَثَتُهُ الَّذِينَ يَرِثُونَهُ لَوْ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ أَوْ يَصِيرَ لِلْمُسْلِمِينَ فَإِنْ صَارَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مَا قُلْنَا وَإِنْ صَارَ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ فَقَدْ وَرِثَ الْمُسْلِمُونَ مُرْتَدًّا ترجمہ اور ہم جانتے ہین کہ حربیون کا مال غنیمتون سے حلال ہوجاتا ہے اور اس کی وجہ سے ملک مین بھی آجاتا ہے اور ہم جانتے ہین کہ جو انکا مال غنیمت ہمارے گھر مین آجاتا ہے تو ہم اس کے مالک بن جاتے ہین اور وہ ہماری غنیمت مین آجاتا ہے اگرچہ ہم اُن کو قتل نہ کرین اور جبکہ مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے غنیمت کا مال نہین ہے تو قیاس یہ بھی چاہتا ہے کہ اُس کے قتل کی وجہ سے بھی غنیمت کا نہو اور جب ثابت ہوا کہ اسکا مال غنیمتون کے حکم مین نہین ہے تو یہ دو صورتون سے خالی نہ ہوگا یا تو یہ کہ اس کے وہ لوگ وارث ہونگے جو کہ اس کے وارث ہوتے اگر وہ اسلام پر مرتا یا اسکا مال تمام مسلمانون کا ہے پھر اگر اس کا مال اسکے مسلمان وارثون کو ملیگا تب تو وہی ثابت ہوا جو ہم کہتے ہین اور اگر وہ مال تمام مسلمانون کا ہے تو بلاشبہہ مسلمان ہی مرتد کے وارث نہین گے فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَدُّ فِي حَالِ مَنْ يَرِثُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَخْرُجْ بِرِدَّتِهِ مِنْ ذَلِكَ كَانَ الَّذِينَ يَرِثُونَهُ هُمْ وَرَثَتُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَرِثُونَهُ لَوْ مَاتَ فِي الْإِسْلَامِ لَا غَيْرُهُمْ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَإِنَّمَا زَالَ مِلْكُ الْمُرْتَدِّ بِالْخُرُوجِ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ بِخُرُوجِهِ مِنْ دَارِنَا إِلَى دَارِ الْحَرْبِ عَلَى طَرِيقِ الِاسْتِحْقَاقِ مَعَ كَوْنِهِ مُقَاتِلًا لَنَا مُبَاحَ الدَّمِ فِي دَارِنَا بِدَلِيلِ أَنَّ الْحَرْبِيَّ يَدْخُلُ إِلَيْنَا وَإِذَا عَادَ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ وَخَلَّفَ مَالًا هُنَا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ مِلْكُهُ مَعَ وُجُودِ هَذَا وَلَمْ يَخْرُجْ مُسْتَحِقًّا لِأَنَّهُ فِي أَمَانِنَا إِلَى أَنْ يَدْخُلَ دَارَ الْحَرْبِ ترجمہ پس جبکہ مرتد کا یہ حال ہوا کہ اس کے وارث مسلمان ہوئے اور وہ ارتداد کی وجہ سے اس سے خارج نہوا تو جو اس کے وارث ہونگے وہی ہونگے کہ جو اس کے وارث ہوتے اگر وہ مسلمانی حالت مین فوت ہوتا نہ اُنکے غیر اور یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے اور مرتد کی ملک اسکے دارالحرب مین چلے جانیکے سبب دور ہوجاتی ہے کیونکہ وہ ہمارے گھر سے نکل کر دارالحرب کی طرف بطریق استحقاق نکل گئے باوجودیکہ وہ ہم سے لڑتا رہا تھا اور ہمارے گھر مین اس کا خون مباح تھا اس دلیل سے کہ حربی ہمارے گھر کی طرف آتا ہے اور جب وہ دارالحرب کی طرف لوٹ جائے اور یہان مال چھوڑ جائے تو باوجود اس کے اسکی ملک اس سے زائل نہ ہوگی اور وہ مستحق ہوکر نہین نکلا کیونکہ وہ امن مین ہے یہانتک کہ دارالحرب مین داخل ہوجائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَابُ اِحْیَاءِ الْاَرْضِ الْمَیْتَةِ

مردہ زمین کے زندہ کرنیکے باب میں

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ الْیَشْكُرِیِّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلٰی اَرْضٍ فَهِیَ لَهٗ ۱ ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشر نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے سلیمان یشکری سے وہ جابر بن عبداللہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کسی زمین کے گرد دیوار کھینچ لے وہ اس کی ہو جائیگی حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا كَثِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَوَاتًا مِنْ اَرْضٍ فَهِیَ لَهٗ وَلَیْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ ۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن عبداللہ نے اپنے باپ سے
وہ اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہ مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اس کی ملک ہو گئی
اور ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ
اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَاطَ عَلٰی شَیْءٍ فَهُوَ لَهٗ
۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید
بن زریع نے سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ بن جندب سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ کسی زمین کا احاطہ کرے وہ اسکی ہو گئی قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰی اَنَّ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا
مَیْتَةً فَهِیَ لَهٗ اِذَا لَمْ یَكُنْ لَهُ الْاِمَامُ فِیْ ذٰلِكَ اِذْنٌ وَلَمْ یُؤْذَنْ وَجَعَلُوْهَا لَهُ الْاِمَامُ اَوْ لَمْ یَجْعَلْهَا لَهُ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ
ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص کسی مردہ زمین کو زندہ کرلے تو وہ اس کی
ہو جائیگی بادشاہ اس کو اذن دے یا نہ دے بادشاہ اس کے لئے اسے مقرر کرے یا نہ کرے اس میں انکی دلیل یہ آثار
ہیں وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا وَقَالُوْا لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَةً فَهِیَ لَهٗ فَقَدْ جَعَلَ حُكْمَ اِحْیَاءِ ذٰلِكَ اِلٰی مَنْ اَحْیَاهُ فَلَا اَمْرَ لِلْاِمَامِ فِیْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا قَدْ دَلَّتْ
عَلٰی هٰذَا اَیْضًا سَوَاهِدُ النَّظَرِ ترجمہ اور اس طرف امام ابو یوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہما گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اس کی ہو گئی پس اس کے زندہ کرنے کا حکم اس
شخص کو دیدیا جو کہ زندہ کرنا چاہے اب اس میں سلطان کے حکم کی ضرورت نہیں اور کہتے ہیں کہ اسپر قیاس کے شواہد
بھی دلالت کرتے ہیں اَلْاَثَرِیُّ اَنَّ الْمَاءَ الَّذِیْ فِی الْبِحَارِ وَالْاَنْهَارِ مَنْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا مَلَكَهٗ بِاَخْذِهٖ اِیَّاهُ وَاِنْ لَمْ
یَاْمُرْهُ الْاِمَامُ بِاَخْذِهٖ وَیَجْعَلْهُ لَهٗ وَكَذٰلِكَ الصَّیْدُ مَنِ اصْطَادَهُ فَهُوَ لَهٗ وَلَا یَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی اِبَاحَةٍ مِنَ الْاِمَامِ وَلَا
اِلٰی تَمْلِیْكٍ وَالْاِمَامُ فِیْ ذٰلِكَ وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ قَالُوْا فَكَذٰلِكَ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَیُّ رَجُلٍ اَحْیَاهَا لَا مِلْكَ لِاَحَدٍ عَلَیْهَا فَهِیَ كَالطَّیْرِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الَّذِیْ لَیْسَ بِمَمْلُوْكٍ فَمَنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ بِاَخْذِهٖ اِیَّاهُ وَلَا یَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی اَمْرِ الْاِمَامِ وَلَا اِلٰی تَمْلِیْكِهٖ كَمَا لَا یَحْتَاجُ اِلٰی ذٰلِكَ مِنْهُ فِی الْمَاءِ وَالصَّیْدِ الَّذِیْنَ ذَكَرْنَا ترجمہ کیا تم دیکھتے نہین کہ وہ پانی جو سمندرون اور نہرون مین ہے کوئی اس مین سے کچھہ پانی لیلے تو اس کے لینے سے وہ مالک بن جاتا ہے اگرچہ اس کے لینے کی سلطان اسکو اجازت نہ دے اور نہ اسکو اسکی ملک قرار دے علے ہذا وہ شکار جس کو شکاری شکار کرتا ہے اس کا ہوجاتا ہے اس مین سلطان کی اجازت کا محتاج نہین ہوتا اور نہ اس کا کہ وہ اس کو مالک بنادے اس مین سلطان اور دوسرے لوگ برابر ہین وہ کہتے ہین کہ اسیطرح مردہ زمین کا حال ہے کہ اسپر کسی کی ملک نہین ہے وہ اس پرندہ کی طرح ہے کہ جو کسی کے ملک مین ہے اب جو شخص زمین مین سے کچھہ حصہ لیلے تو وہ اس کے ملک ہوجائیگا اور اس مین سلطان کے حکم کا محتاج نہو گا اور نہ اسکا کہ وہ اس کو مالک بنادے جسطرح کہ پانی اور شکار مین محتاج نہین جنکا ہمنے ذکر کیا ہے وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ مِنْهُمْ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَقَالُوْا لَا یَكُوْنُ الْاَرْضُ تُحْیٰی اِلَّا بِاَمْرِ الْاِمَامِ فِیْ ذٰلِكَ لِمَنْ یُحْیِیْهَا وَجَعَلُوْهَا كَالْ وَقَالُوْا لَیْسَ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ بِدَافِعٍ لِمَا قُلْنَا لِاَنَّ ذٰلِكَ الْاَحِیْدَ الَّذِیْ جَعَلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضَ لِلَّذِیْ اَحْیَاهَا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَمْ یُفَسِّرْ لَنَا مَا هُوَ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ هُوَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِاَمْرِ الْاِمَامِ فَیَكُوْنُ قَوْلُهٗ مَنْ اَحْیٰی اَرْضًا مَیْتَةً فَهِیَ لَهٗ اَیْ مَنْ اَحْیَاهَا عَلٰی شَرَائِطِ الْاِحْیَاءِ فَهِیَ لَهٗ وَمِنْ شَرَائِطِ تَخْطِیْطُهَا وَاِذْنُ الْاِمَامِ لَهٗ فِیْهَا وَتَمْلِیْكُهٗ اِیَّاهَا فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ هٰذَا هُوَ مَعْنٰی الْحَدِیْثِ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ عَلٰی مَا تَاَوَّلَهٗ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا اِلَّا اَنَّهٗ لَا یَجُوْزُ اَنْ یُّقْطَعَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ اَنَّهٗ اَرَادَ مَعْنًی اِلَّا بِالتَّوْقِیْفِ مِنْهُ اَوْ بِاِجْمَاعٍ مِّمَّنْ بَعْدَهٗ اَنَّهٗ اَرَادَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰی ترجمہ اور دوسرے علماء اس مین انکے مخالف ہین انمین سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہین وہ فرماتے ہین کہ زمین کو بدون حکم سلطان کے زندہ نہین کرسکتا وہ جسکو حکم دے اور جس کے لئے تجویز کردے وہی مالک ہوگا یہ علماء فرماتے ہین کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین مروی ہے وہ ہمارے قول کو دفع نہین کرتا کیونکہ اس حدیث مین جس شخص کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کے زندہ کرنیکو فرمادیا ہے اس مین آپ نے کہو لکر نہین فرمایا کہ کیسے کرے ممکن ہے کہ اسکا زندہ کرنا سلطان کے حکم سے ہو تو اب آپکی حدیث کا یہ معنے ہوگا کہ جو اسکو زندہ کرنیکی شرائط کے موافق زندہ کرے تو وہ اس کی ہوجاتی ہے اور اسکی شرائط مین سے سلطان کا منع کرنا اور اس مین حکم دینا اور اسکا مالک بنانا ہے اب ممکن ہے کہ حدیث کا یہی معنے ہو اور ممکن ہے کہ وہ ہو جسکو امام ابویوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما نے بیان کیا ہے مگر یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا ایک معنے یقینا تجویز کرنا جائز نہین جبتک کہ آپ کی طرف سے معلوم نہوجائے اور آپکے بعد صحابہ کا اسپر اجماع ہوا ہو کہ آپ نے اسی معنے کا ارادہ کیا ہے۔ فَنَظَرْنَا فَاِذَا لَمْ نَجِدْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ حُجَّةً لِاَحَدِ الْفَرِیْقَیْنِ فِیْ غَیْرِهٖ مِنَ الْاَحَادِیْثِ هَلْ فِیْهَا مَا یَدُلُّ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ ترجمہ اب ہمنے سوچا تو دیکھا کہ اس حدیث مین تو کسی فریق کے لئے دلیل نہین کیا کسی اور حدیث مین کوئی ایسا لفظ ہے جو کسی کے لئے حجت ہوجائے فَاِذَا یُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ترجمہ سو دیکھا کہ ہم کو یونس نے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ صعب بن جثامہ سے کہا کہ مین نے رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ سوائے اللہ اور اس کے رسول کے چراگاہ کسی کے لئے نہین حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَمَی الْبَقِیْعَ وَقَالَ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید اور ابن ابی داؤد نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے عبد الرحمن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضہ سے وہ صعب بن جثامہ سے کہ بلا شبہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بقیع کو حرام کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ سوائے اللہ اور اس کے رسول کے اور کسی کے ملک نہین حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے ابی زناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چراگاہ اللہ اور رسول کی ہے اور کسی کی نہین فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَالْحِمٰی مَا حَمَاهُ مِنَ الْاَرْضِ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ الْاَرْضِیْنَ اِلَی الْاَئِمَّةِ لَا اِلٰی غَیْرِهِمْ وَاَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ غَیْرُ حُكْمِ الصَّیْدِ ترجمہ پس جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چراگاہ اللہ اور اس کے رسول ہی کی ہے اور حمی وہ ہے کہ جو زمین محفوظ کیجائے تو یہ اسکی دلیل ہے کہ زمینون کا حکم (امون (یا) شاہون) کی طرف ہے کسی اور کی طرف نہین اور اس کا حکم شکار کے حکم کے برخلاف ہے وَقَدْ یَحْتَمِلُ مَا یَحْتَمِلُهُ الْاَثَرُ الْاَوَّلُ فَكَانَ الْاَوْلٰی مِنَ الْاَشْیَاءِ بِنَا اَنْ نَحْمِلَ وَجْهَهٗ عَلٰی مَا لَا یُخَالِفُ هٰذَا الْاَثَرَ الثَّانِیَ ترجمہ اور بلا شبہہ ہم نے بیان کیا ہے کہ پہلا احتمال یہی ہو سکتا ہے اب ہمکو یہ زیادہ مناسب ہے کہ اسکا وہ معنے بیان کرین جو اس دوسرے اثر کے مخالف نہو وَاَمَّا مَا یَدْخُلُ لِاَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ مِمَّا یُفَرَّقُ بِهٖ بَیْنَ الْاَرْضِ الْمَوَاتِ وَبَیْنَ مَاءِ الْاَنْهَارِ وَالصَّیْدِ اٰنَارَ اَیْنَا الصَّیْدَ وَمَاءَ الْاَنْهَارِ لَا یَجُوْزُ لِلْاِمَامِ تَمْلِیْكُ ذٰلِكَ اَحَدًا وَرَاَیْنَاهُ لَوْ مَلَّكَ رَجُلًا اَرْضًا مَیْتَةً ثُمَّ مَلَّكَهَا لِرَجُلٍ اٰخَرَ جَازَ وَكَذٰلِكَ لَوِ احْتَاجَ الْاِمَامُ اِلٰی بَیْعِهَا فِیْ نَائِبَةٍ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَازَ بَیْعُهٗ لَهَا وَلَا یَجُوْزُ ذٰلِكَ فِیْ مَاءِ نَهْرٍ وَلَا فِیْ صَیْدِ بَرٍّ وَلَا بَحْرٍ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ اِلَی الْاِمَامِ فِی الْاَرْضِیْنَ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَهَا اِلَیْهِ وَاَنَّهَا فِیْ یَدِهٖ كَسَائِرِ الْاَمْوَالِ الَّتِیْ فِیْ یَدِهٖ لِلْمُسْلِمِیْنَ لَا رَدَّ لَهَا بِعَیْنِهٖ وَلَا یَمْلِكُهَا اَحَدٌ بِاَخْذِهٖ اِیَّاهَا حَتّٰی یَكُوْنَ الْاِمَامُ یُمَلِّكُهَا اِیَّاهُ عَلٰی حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلَمَّا كَانَ الصَّیْدُ وَالْمَاءُ لَیْسَ اِلَی الْاِمَامِ یَبِیْعُهُمَا وَلَا یُمَلِّكُهُمَا اَحَدًا كَانَ الْاِمَامُ فِیْهِمَا كَسَائِرِ النَّاسِ وَكَانَ مِلْكُهُمَا یَجِبُ بِاَخْذِهِمَا دُوْنَ الْاِمَامِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْ حَنِیْفَةَ لَنَا وَصَفْنَا مِنَ الْاٰثَارِ وَالدَّلَائِلِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا ترجمہ لیکن جو امر کہ امام ابو حنیفہ رح کے لئے اس مین قیاس کے طور پر پایا جاتا ہے جس سے مردہ زمین اور نہرون کے پانی اور شکار مین فرق ہو سکے وہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہین کہ شکار اور نہرون کے پانی سلطان کے اختیار مین نہین کہ وہ کسی کو اس مین مالک بنا دے لیکن ہم دیکھتے ہین کہ اگر سلطان کسی کو مردہ زمین کا مالک بنا دے پھر دوسرے شخص کو مالک بنا دے تو اس کو جائز ہے اسیطرح اگر سلطان مسلمانون کے مشکلات مین اسکے بیچنے کا محتاج ہو تو اس کا بیچنا اسکو جائز ہے لیکن نہر کے پانی اور جنگلی اور سمندری جانور کو بیچنا جائز نہین پس جبکہ سلطان کے لئے زمینون کا بیچنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

جائز ہے تو یہ اس امر پر دلیل ہے کہ انکا حکم امام کے اختیار مین ہے اور یہ اس کے ماتحت مین ایسا ہی ہے جیسا کہ باقی مال مسلمانون کا جو اس کے قبضہ مین ہے کہ اس کو خاصکر کوئی رد نہین کر سکتا اور نہ اس کو کوئی لیکر مالک بن سکتا ہے حتی کہ امام (سلطان) اسکو اسکا مالک بنا دے کہ جس مین مسلمانون کی بہتری ہو اور جب شکار اور پانی کو سلطان نہ بیچ سکتا ہے نہ کسی کو مالک بنا سکتا ہے تو سلطان اس مین عام لوگون کی طرح ہے اور انکی ملک انکے لے لینے سے لازمی ہو جاتی ہے سلطان کا اس مین دخل نہین اب اس سے وہی امر ثابت ہوا کہ جسکی طرف امام ابو حنیفہ رح گئے ہین جیسا کہ ہمنے ان آثار اور ان دلائل کو جنکا کہ امام نے ذکر کیا ہے بیان کیا ہے **قَالَ حَتّٰی** تَرجمہ اب اگر کوئی اس مین اس حدیث سے دلیل لائے جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہ مالک اور یونس بن یزید دونون نے اسکو خبر دی ابن شہاب سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے باپ سے کہ عمر بن الخطاب رض نے فرمایا کہ جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسکی ہو گئی اور یہ اس طرح کہ لوگ زمین کو روک لیا کرتے تھے دگر داگرد پتھر بار بار لگا کر) **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ ۵ تَرجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن الوزیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے وہ عمر رض سے اسکے مثل بیان کرتے ہین **فَقِيْلَ لَهٗ** فَلَا حُجَّةَ لَكَ فِيْ هٰذَا وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهٗ تَرجمہ تو اس سے کہا جائیگا کہ تمہارے لئے اس مین کوئی دلیل نہین اور اس حدیث کا معنے ہمارے نزدیک وہی ہے جو کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا بیان کیا ہے کہ جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا تو وہ اسکے لئے ہے (یعنے حکم حاکم سے) **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مُرَادَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ مَا ذَكَرْنَاهُ تَرجمہ اور بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے سوا دوسری حدیث مین وہ امر مروی ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس حدیث مین وہی مقصود ہے جسکا ہم نے ذکر کیا ہے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ اَرْضًا لَا تَضُرُّ بِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَيْسَتْ مِنْ اَرْضِ الْخَرَاجِ فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تُقْطِعَنِيْهَا اَتَّخِذْهَا قَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا فَاَفْعَلْ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ الْفَلَّ يَا بِاَرْضِ الْبَصْرَةِ قَالَ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اِنْ كَانَتْ كَمَا قَالَ فَاقْطَعْهُ اِيَّاهُ ۹ تَرجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معاویہ نے ابو اسحاق شیبانی سے وہ محمد بن عبید اللہ سے کہا کہ بصرہ والون سے ایک شخص جسکو ابو عبد اللہ کہتے ہین حضرت عمر رض کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ بصرہ کی زمین مین ایک ایسی زمین بھی ہے کہ کسی مسلمان کو ضرر نہین پہنچاتی اور وہ خراجی زمین نہین ہے اگر آپ چاہین تو مجھے دیدین مین اس مین ترکاری زیتون کھجورین لگا لونگا۔ اور وہ پہلا شخص تھا کہ جس نے بصرہ کی زمین جنگل لیا ہے تب حضرت عمر رض نے ابو موسی اشعری رض کو کہا کہ اگر وہ چراگاہ ہے تو اس کو دیدو۔ **اَفَلَا تَرٰى** اَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ اَخْذَهَا وَلَا جَعَلَ لَهٗ مِلْكَهَا اِلَّا بِاِقْطَاعِ خَلِيْفَتِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِيَّاهَا وَلَوْ لَا ذٰلِكَ لَكَانَ يَقُوْلُ لَهٗ وَمَا حَاجَتُكَ اِلٰى اِقْطَاعِيْ اِيَّاكَ لِاَنَّ لَكَ اَنْ تُحْيِيَهَا دُوْنِيْ وَتَعْمُرَهَا فَتَمْلِكَهَا فَقَدْ لَهٗ ذٰلِكَ اَنَّ الْاِحْيَاءَ عِنْدَ عُمَرَ هُوَ مَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَذِنَ الْاِمَامُ فِیْہِ لِلَّذِیْ یَتَعَاطَاہُ وَ مَلَّکَہٗ اِیَّاہُ ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ حضرت عمر رضہ نے نہ تو اس کو لینے دیا نہ اس کی ملک کر دیا مگر اس صورت میں کہ آپ کا خلیفہ اس کو دے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ اس کو کہہ دیتے کہ تم کو میری اجازت کی کیا ضرورت ہے کیونکہ تیرا اختیار ہے کہ میرے پوچھنے کے بغیر اس کو زندہ اور آباد کرلے اور اس کا مالک بن جائے اب یہ اس پر دلیل ہے کہ حضرت عمر رضہ کے نزدیک زندہ کرنا اسیکا کام ہے کہ جس کو سلطان حکم دے اور متولی و مالک بنا دے وَقَدْ دَلَّ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَزْھَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ عُمَرُ رضہ لِنَاقِبِ الْاَرْضِ ترجمہ اور بلا شبہہ اس پر یہ حدیث بھی دلیل ہے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ازہر سمان نے ابن عون سے وہ محمد سے کہا کہ حضرت عمر رضہ نے فرمایا زمین کی ملکیت ہمارے اختیار میں ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذٰلِکَ اَنَّ لِنَاقِبِ الْاَرْضِیْنَ کُلِّھَا اِلٰی اَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّھَا لَا تَخْرُجُ مِنْ اَیْدِیْھِمْ اِلَّا بِاِخْرَاجِھِمْ اِیَّاھَا اِلٰی مَا رَاَوْا عَلٰی حُسْنِ النَّظَرِ مِنْھُمْ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْ عِمَارَۃِ بِلَادِھِمْ وَ صَلَاحِھَا فَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں اب یہ اس کی دلیل ہے کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمانوں کے امامون (بادشاہون) کے لئے ہے اور یہ کہ انکے ہاتھ سے جب نکلتی ہے کہ وہ جسکو چاہیں مسلمانوں کے فوائد کے لئے دیدیں کہ وہ اس کو آباد کریں اور درست کریں اور یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا قول ہے

بَابُ نِزَاعِ الْحُمَّرِ عَلَی الْخَیْلِ

گدھوں کا گھوڑی پر جست کرنا

حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَغْلَۃٌ فَرَکِبَھَا فَقَالَ عَلِیٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحُمُرَ عَلَی الْخَیْلِ لَکَانَ لَنَا مِثْلُ ھٰذِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۱

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے کہا خبر دی ہمکو لیث نے یزید بن ابی حبیب سے وہ ابو الخیر سے وہ ابی رزین سے وہ علی بن ابی طالب رضہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خچر تحفہ میں آئی پھر آپ اسپر سوار ہوئے علی رضہ نے عرض کیا کہ اگر ہم گدھون کو گھوڑیون پر جست کرائیں تو ہم کو بھی ایسی خچرین میسر آئین تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام وہی لوگ کرتے ہیں جو بیعلم ہیں حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ذٰلِکَ ۲

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے عثمان سے وہ سالم سے وہ عثمان بن علقمہ سے وہ علی رضہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ جَھْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثٍ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَاَنْ لَا نَاْکُلَ الصَّدَقَۃَ وَاَنْ لَا نُنْزِیَ الْحُمُرَ عَلَی الْخَیْلِ ۳

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن

toobaa-elibrary.blogspot.com

داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ابو جہضم سے وہ عبید اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے وہ ابن عباسؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے صرف تین باتوں میں خاص کر لیا ہے ایک تو یہ کہ وضو کامل کرنا (دوم) یہ کہ ہم صدقہ کا مال نہ کھایا کریں (سیوم) یہ کہ ہم گدھے کو گھوڑی پر نہ چھوڑیں **فَذَهَبَ** قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَرِهُوا إِنْزَاءَ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ وَحَرَّمُوا ذٰلِكَ وَمَنَعُوا مِنْهُ وَاحْتَجُّوا بِهٰذِهِ الْآثَارِ ترجمہ اب ایک گروہ اہل علم ادھر گیا ہے کہ گدھوں کا گھوڑی پر جست کرنا مکروہ ہے اور اس کو حرام اور منع کہا ہے انکی دلیل یہ آثار ہیں **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا ترجمہ اور دوسرے اہل علم اس میں انکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس امر کا مضائقہ نہیں **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكْرُوهًا كَانَ رُكُوبُ الْبِغَالِ مَكْرُوهًا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَغْبَةُ النَّاسِ فِي الْبِغَالِ وَرُكُوبِهِمْ إِيَّاهَا لَمَّا أُنْزِيَتِ الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ ترجمہ اور انکی دلیل اس میں یہ ہے کہ اگر یہ امر مکروہ ہوتا تو چاہیئے تھا کہ خچروں پر سوار ہونا مکروہ و ممنوع ہوتا کیونکہ اگر لوگوں کی رغبت خچروں میں نہ ہوتی تو گدھے گھوڑیوں پر جست نہ کرائے جاتے **أَلَا تَرَى** أَنَّهُ لَمَّا نَهَى عَنْ إِخْصَاءِ بَنِي آدَمَ كُرِهَ بِذٰلِكَ اتِّخَاذُ الْخِصْيَانِ لِأَنَّ فِي اتِّخَاذِهِمْ مَا يُحْمَلُ مِنْ تَخْصِيصِهِمْ عَلَى إِخْصَائِهِمْ لِأَنَّ النَّاسَ إِذَا احْتَاجُوا إِلَى اتِّخَاذِهِمْ لَمْ يَرْغَبْ أَهْلُ الْفِسْقِ فِي إِخْصَائِهِمْ ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب آپ نے مردوں کا خصی ہونا منع فرما دیا تو اس سے خصیوں کا بنانا مکروہ ہو گیا کیونکہ انکے بنانے میں انکے خصی بنانے کی ترغیب ہے اس لئے کہ اگر لوگ انکے خصی بنانے سے پرہیز کرینگے تو فاسق فاجر لوگ انکے خصی بنانے کی رغبت نہ کرینگے **وَقَدْ** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَّاءُ بْنُ عِيسَى الذَّهَبِيُّ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِخَصِيٍّ فَكَرِهَ أَنْ يَبْتَاعَهُ وَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُعِينَ عَلَى الْإِخْصَاءِ بِكُلِّ شَيْءٍ فِي تَرْكِ كَسْبِهِ تَرْكٌ لِبَعْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي لِمَعْصِيَتِهِمْ فَلَا يَنْبَغِي كَسْبُهُ فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَى إِبَاحَةِ اتِّخَاذِ الْبِغَالِ وَرُكُوبِهَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ الَّذِي فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ لَمْ يُرَدْ بِهِ التَّحْرِيمُ وَلٰكِنَّهُ أُرِيدَ بِهِ مَعْنًى آخَرُ ترجمہ اور بلاشبہہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفیف بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علاء بن عیسے ذہبی نے کہا کہ عمر بن عبد العزیزؒ کی خدمت میں ایک خصی لایا گیا تو آپ نے اس کے خریدنے کو مکروہ سمجھا اور فرمایا کہ میں وہ نہیں ہوں کہ خصی بنانے پر مدد کروں اب جس شے کے چھوڑ دینے میں فاسقوں سے گناہ چھوٹ جائیں تو اس کا کرنا مناسب نہیں اور جب خچروں کے لینے اور سواری کرنے پر اجماع ہو چکا ہے تو یہ اس کی دلیل ہے کہ پہلی حدیث میں جو نہی آئی ہے اس سے تحریم مراد نہیں بلکہ اس سے کوئی اور وجہ مقصود ہے **فَمِمَّا** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوبِ الْبِغَالِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلَّى كَرَّ عَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ترجمہ اب وہ حدیثیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خچروں پر سواری کی مروی ہیں ان میں سے ایک یہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قواریری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید نے سفیان سے وہ ابو اسحاق سے کہا کہ ایک شخص سے کہا کہ ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

شخص نے براء رضہ سے کہا اے ابا عمارہ کیا تم حنین کے جنگ مین بھاگ گئے تھے انہون نے کہا واللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاگے نہ تھے لیکن جلد باز بھاگے تھے جنکو ہوازنون کے تیر لگے تھے اور بلاشبہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث آپکے لگام تھامے ہوئے تھے آپ فرماتے تھے کہ مین وہ نبی ہون جو جھوٹا نہین مین عبد المطلب کا فرزند ہون حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ

۵ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہم کو ابو اسحاق نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل ذکر کیا۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ

۶ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن جعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن ابی اسحاق نے براء سے اس کے مثل بیان کی حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا

وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ

۷ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے وہ ابن شہاب سے وہ کثیر بن عباس سے کہ اس کے باپ عباسؓ بن عبد المطلب نے فرمایا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن موجود تھا مین نے اور ابو سفیان بن حارث نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھامے ہوئے تھی اور آپ کو ہم نے چھوڑا نہ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفید خچر پر سوار تھے جس کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپکو تحفہ بھیجی تھی ÷

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْعَبَّاسِ

۸ عَنْ أَبِيهِ نَحْوَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا مین نے زہری سے سنا وہ کثیر بن عباس سے وہ اپنے باپ سے اس کے مثل روایت کرتے ہین حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرْحَنِينٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۹ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حارث بن حصین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا عبد اللہ بن مسعودؓ نے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار تھے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے یزید بن ابی زیاد سے وہ سلیم بن عمرو بن الاحوص سے وہ اپنی ماں سے اس نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن جمرہ عقبی کے نزدیک دیکھا اور آپ اپنی خچر

toobaa-elibrary.blogspot.com

پر سوار تھے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَطِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ
۱۱ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَاهُمْ وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى بَغْلَتِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن صالح نے عبداللہ بن لطیم سے وہ اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے پاس تشریف لائے اور آپ اپنی خچر پر سوار تھے
حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ
أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَمَرَّ عَلَى حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ فَإِذَا قَبْرٌ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَسَمِعَ
۱۲ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ثابت بنانی اور حمید طویل نے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خچر شہباء (سفید سیاہ داغ والی) پر سوار تھے پھر آپ بنی نجار کے باغ پر گذرے وہاں ایک قبر تھی اس مردہ کو عذاب ہو رہا تھا خچر اچھلی تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں خدا سے دعا مانگتا کہ تم کو عذاب قبر سنا دے حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا فَائِدٌ
عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى نَبْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْبَاءَ وَكَانَتْ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ
۱۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن محمد شافعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن بن عیسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فائد نے عبیداللہ بن علی بن ابی رافع سے وہ اپنے باپ سے کہ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے خچر شہباء پر سوار دیکھا پھر وہ علی بن حسین رضی اللہ عنہ (امام زین العابدین) کے پاس تھی
وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ
غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِيهِ فَمَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
۱۴ سَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن یونس نے عکرمہ بن عمار سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ایاس بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں تھا پھر لمبی حدیث بیان کی اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگا ہوا گذرا اور آپ اپنی شہباء خچر پر سوار تھے حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَسْلَمَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ رَكِبَ رَسُولُ
۱۵ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسن بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے عمرو بن الحارث سے سعید بن ابی ہلال سے اسلم بن ابی عمران سے وہ عقبہ بن عامر سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار ہوئے میں آپ کے پیچھے ہوا پھر حدیث بیان کی فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ رُكُوبِ الْبِغَالِ ترجمہ اب متواتر احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں جنسے خچر پر سوار ہونا مباح معلوم ہوتا ہے وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ
قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَامِرُ بْنُ حُبَيْبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشٍ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ رَأَيْتُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلِيًّا أَنِّي بِبَغْلَةٍ يَوْمَ الْأَضْحَى فَرَكِبَهَا فَلَمْ يَزَلْ بِكَبِّرُ حَتَّى أَتَى الْجَبَّانَةَ ترجمہ اور بلا شبہہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
۱۶ وہ حدیث مروی ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عامر بن
صبیب نے حجاج سے وہ سعید بن اشوع سے وہ حنش بن معتمر سے کہا کہ مین نے علی رض کو دیکھا کہ انکے سامنے بقر عید کے دن
خچر لائی گئی تو آپ اسپر سوار ہوئے اور برابر جنگل تک تکبیر کہتے ہوئے آئے حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ يُرِيدُ الْمُصَلَّى
۱۷ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَغْلَتِهِ فَسَأَلَهُ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ هُوَ يَوْمُكُمْ هَذَا أَهِلَّ سَبِيلَهَا ترجمہ حدیث بیان کی
ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے شعبہ سے وہ حکم سے کہا کہ مین نے یحیی بن جزار سے سنا وہ
علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہین کہ وہ قربانی کے دن عید خچر پر نکلے اور نماز کا ارادہ کرتے تھے ایک شخص آیا اس
نے انکی خچر کی نہار پکڑ لی اور اُنسے حج اکبر کے دن کی بات پوچھی آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارا یہ دن ہے اس کو چھوڑ دو فَإِنْ
قَالَ قَائِلٌ مَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے کیا معنے کہ یہ کام وہ لوگ کرتے ہین جو کہ جاہل ہین قِيلَ لَهُ قَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ
مَعْنَاهُ أَنَّ الْخَيْلَ قَدْ جَاءَ فِي ارْتِبَاطِهَا وَاقْتِنَائِهَا وَعَلَفِهَا الْأَجْرُ وَلَيْسَ ذَلِكَ فِي الْبِغَالِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّمَا يَفْعَلُ أَفْرَسُ عَلَى فَرَسٍ حَتَّى يَكُونَ عَنْهَا مَا فِيهِ الْأَجْرُ وَيَحْمِلُ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ فَيَكُونُ عَنْهُمَا بَعْلٌ لَا أَجْرَ فِيهِ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَيْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ يُدْرِكُونَ بِذَلِكَ إِنْتَاجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهِ الْأَجْرُ وَيَجْهَلُونَ مَا لَا أَجْرَ فِي ارْتِبَاطِهِ ترجمہ تو اسکے
جواب مین کہا جائیگا کہ بلا شبہہ اہل علم نے اس کے معنے بیان کئے ہین کہ گھوڑے کے باندھنے اور دینے اور حارہ مین ثواب کا
ذکر آیا ہے اور خچر مین یہ نہین آیا۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑا گھوڑی پر جست کرے تاکہ ان دونون سے وہ بچہ
ہو جس مین ثواب ہوتا ہے اور گدھا گھوڑی پر جست کریگا تو اس سے خچر پیدا ہوگی مگر اس مین کچھ ثواب نہوگا اور اس جملہ
کا درکہ یہ وہ لوگ کرتے ہین جو عالم نہین ، یہ معنے ہے کہ وہ جاہل خچر لینے مین اُس بچہ کے لینے کا ثواب چھوڑ دیتے ہین جن کے
باندھنے مین اجر ہے اور (اپنی لاعلمی سے) وہ بچہ حاصل کرتے ہین کہ جس مین کوئی اجر نہین ہے فَمِمَّا رُوِيَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَابِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْلِ فَقَالَ هِيَ
لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنَّهُ لَوْ طَوَّلَ لَهَا فِي مَرْجٍ خَصِيبٍ
أَوْ رَوْضَةٍ خَصِيبَةٍ كُتِبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ وَعَدَدَ أَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَلَوِ انْقَطَعَ طِوَلُهَا فَاسْتَنَّتْ
شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَتَبَ اللهُ عَدَدَ آثَارِهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ مَرَّتْ بِنَهَرٍ عَجَّاجٍ لَا يُرِيدُ السَّقْيَ بِهِ فَشَرِبَتْ مِنْهُ كَتَبَ اللهُ لَهُ عَدَدَ
مَا غَرَبَتْ حَسَنَاتٍ وَمَنِ ارْتَبَطَهَا تَغَنِّيًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا كَانَتْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ وَمَنِ ارْتَبَطَهَا
فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَانَتْ لَهُ بِوَزْنِ ذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا فَالْحُمُرُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ
شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ترجمہ اب جو احادیث
۱۸ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے کے باندھنے مین مروی ہین ان مین سے ایک وہ حدیث ہے جو بیان کی
ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو ہشام بن سعید نے زید بن اسلم سے وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ تین شخصوں کے لئے ہے
ایک کے لئے تو اجر ہے اور ایک کے لئے ستر کا باعث ہے اور ایک کے لئے گناہ ہے جو شخص کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں
جہاد کی تیاری کے لئے گھر پر پالتا ہے اور اس کو دیر تک سبزہ گاہ یا سبزہ باغ میں رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے
کھانے کے شمار کے موافق نیکیاں اور لید کے شمار کے موافق نیکیاں لکھدیتا ہے اور اگر اسکی یہ مدت خوراک ختم ہو جائے اور پھر وہ
کسی ایک ٹیلہ یا دو ٹیلوں پر چڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے قدموں کے شمار کے موافق نیکیاں لکھدیتا ہے اور اگر وہ کسی
دریا پر گذرے جو موجیں مارتا ہو اور وہ اس سے پانی پینے کا ارادہ نہ رکھتا تھا لیکن اس سے پانی پی لیا تو جتنے گھونٹ
پئیگا اسقدر نیکیاں لکھدیگا۔ اور جو شخص اس کو پالتا ہے غنا اور بچاؤ کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کا حق اسکی گردن اور پیٹھ میں ہولتا
نہیں تو اس کے لئے وہ آگ سے پردہ بن جاتا ہے اور جو اسکو پالتا ہے فخریہ اور ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کی وجہ سے تو وہ پالنا
قیامت کے دن اسکی ہلاکت کا باعث ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گدھوں کا کیا حال فرمایا کہ گدھوں کے بارہ
میں مجھ پر سوائے ایک آیت یگانہ کے اور کچھ نازل نہوا کہ جو شخص ایک ذرہ بھر نیکی کریگا اس کو دیکھ لیگا اور جو ایک ذرہ
برائی کریگا اس کو دیکھ لیگا **حدثنا** یونس قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر عن
ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ذلک ایضا ۱۹ ترجمہ یونس نے
خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو عمرو بن الحارث نے بکیر سے وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ سے وہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اسکی مثل بیان کرتے ہیں **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ
عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامۃ
۲۰ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبید اللہ بن نمیر نے عبید اللہ سے وہ نافع سے
وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا گھوڑوں کے پیشانی میں قیامت تک نیکی وابستہ ہے
حدثنا فھد قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ قال ثنا علی بن مسھر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ۲۱ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن مسہر نے عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اس کے مثل بیان کرتے ہیں **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال اخبرنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ۲۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم
سے مسدد نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی
مثل روایت کرتے ہیں **حدثنا** ابن ھرون قال ثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی قال ثنا مالک عن نافع عن ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ۲۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مروق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن سلمہ نے قعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
اس کے مثل روایت کرتے ہیں **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب قال ثنا طلحۃ بن ابی سعید ان سعید المقبری
حدثہ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتبس فرسا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ و
التصدیقا بوعد اللہ کان شبعہ و ریہ و روثہ حسنات فی میزانہ یوم القیامۃ ۲۴ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے طلحہ بن ابی سعید نے کہ بلاشبہ سعید مقبری نے اس سے حدیث بیان کی ابوہریرہ رضہ سے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ گھوڑے کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اسکے وعدوں کی تصدیق کے ساتھ روکے رکھے تو اسکا پیٹ بھرنا اور سیراب ہونا اسکی لید قیامت کے دن سب اسکی نیکیوں میں تیگے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْمُصَبِّحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ وَالنَّيْلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ

۲۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہ نے کہا خبر دی مجکو عقبہ بن ابی حکیم نے حصین بن حرملہ مہری سے وہ ابو المصبح سے وہ جابر بن عبداللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے دن تک نیکی اور ثواب ہے۔ اس میں مارڈالو لیکن اسکو چمڑے کا ہار پہناؤ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

۲۶ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے سفیان سے وہ یونس بن عبید اللہ سے وہ عمرو بن سعید سے وہ ابو زرعہ سے وہ جریر بن عبداللہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانی پر قیامت تک نیکی اور غنیمت وابستہ ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ

۲۷ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ الْمَنْجِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد تیمی نے کہا حدیث بیان کی ہمسے یزید بن زریع نے یونس سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل روایت کی حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا كَبْشَةَ يُحَدِّثُ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

۲۸ وَأَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا مجھ سے معاویہ بن صالح نے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے زیاد بن نعیم نے یہ بیان کیا کہ میں نے ابا کبشہ سے سنا کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں نیکی وابستہ ہے اور گھوڑے والے اُنپر رنج اٹھاتے ہیں انپر خرچ کرنیوالا اس طرح ہے کہ کوئی دونوں ہاتھوں کو صدقہ کے لئے پھیلائے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُخَصَّنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ ذَاكَ قَالَ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۹ وَزَادَ فِيهِ ابْنُ إِدْرِيسَ وَالْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بکر بن ادریس اور ابن فضیل نے حصین سے وہ شعبی سے وہ عروہ بارقی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں نیکی وابستہ ہے پھر کہا گیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

یارسول اللہ یہ کیا بات ہے فرمایا اجر اور غنیمت قیامت تک ملتا رہتا ہے اور ابن ادریس نے اس میں زیادہ کیا اور اونٹ اپنے
مالکوں کے لئے عزت کا باعث ہے اور ریوڑ برکت کی چیز ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
قَالَ وَقَفَ عَلَيْنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَنَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي
نَوَاصِي الْخَيْلِ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم نے کہا حدیث بیان ۲۹
کی ہم سے فطر نے ابو اسحاق سے کہا کہ ہم اپنی مجلس میں تھے کہ عروہ بارقی ہمارے سر پر کھڑے ہوئے اور ہم سے حدیث بیان
کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برابر نیکی وابستہ ہے حَدَّثَنَا
ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث ۳۰
بیان کی ہم سے شعبہ نے ابو اسحاق سے وہ عیزار بن حریث سے وہ عروہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل
روایت کرتے ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ الْوَحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا ذُهَيْرٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ الْأَجْرَ وَالْغَنِيمَةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد وحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم ۳۱
سے زہیر نے جابر بن عامر سے وہ عروہ بارقی سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں اور یہ بڑھایا کہ
اجر اور غنیمت حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
سُلَيْمَانَ الْأَفْطَسُ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرَشِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ السَّكُونِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْلُهَا مُعَانُونَ
عَلَيْهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان ۳۲
کی ہم سے عبداللہ بن سالم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سلیمان افطس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ۹۷
ولید بن عبدالرحمن الجرشی نے جبیر بن نفیر سے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی سلمہ بن قیس سکونی نے کہا کہ میں نے رسول افطس بمعنی پست ناک والا
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں نیکی قیامت تک وابستہ ہے اور گھوڑوں بمعنی منتہی آیا ہے
والے ان پر رنج اٹھاتے ہیں فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنَى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي هَاشِمٍ حاشیہ
بِالنَّهْيِ عَنْ إِنْزَاءِ الْحِمَارِ عَلَى الْخَيْلِ ترجمہ اگر کوئی کہے کہ اس کے کیا معنے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کو خاص کر
گدھوں کے گھوڑیوں پر جست کرانے سے منع فرمایا قِيلَ لَهُ لِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى
هُوَ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللهِ
بْنَ الْحَسَنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ كَانَتِ الْخَيْلُ قَلِيلَةً فِي بَنِي هَاشِمٍ فَأَحَبَّ أَنْ تَكْثُرَ فِيهِمْ فَبَيَّنَ عَبْدُ
بْنُ الْحَسَنِ بِتَفْسِيرِ هَذَا الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ اخْتَصَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا نَأْتِيَ أُمَّهَاتِ الْحُمُرِ عَلَى فُرُوجِ
أُمَّهَاتِنَا لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيمِ وَإِنَّمَا كَانَتِ الْعِلَّةُ قِلَّةَ الْخَيْلِ فِيهِمْ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ وَكَثُرَتِ الْخَيْلُ فِي أَيْدِيهِمْ صَارُوا فِي ذَلِكَ
كَغَيْرِهِمْ وَفِي اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِالنَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِبَاحَتِهِ إِيَّاهُ لِغَيْرِهِمْ كَمَا كَانَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الثَّوَابِ وَالْأَجْرِ وَسُئِلَ عَنِ ارْتِبَاطِ الْحَمِيرِ فَلَمْ يَجْعَلْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِی اِرْتِبَاطِهَا شَیْئًا وَالْبِغَالُ الَّتِی هِیَ خِلَافُ الْخَیْلِ مِثْلُهَا کَانَ مَنْ تَرَکَ اَنْ یَتَّخِذَ مَا فِی ارْتِبَاطِهِ وَکَسْبِهِ ثَوَابٌ وَاتَّخَذَ مَا لَا ثَوَابَ فِی ارْتِبَاطِهِ وَکَسْبِهِ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ترجمہ تو اس کو کہا جائیگا اس لئے کہ ہم سے حدیث بیان کی ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مرجی نے جو کہ ابن رجا ہے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو جہضم نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے ابن عباس رض سے کہا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزون کے ساتھہ ہی خاص فرمایا ہے (۱) ہم صدقہ نہ کھائین (۲) ہم کامل وضو کیا کرین (۳) گدھے گھوڑی پر جست نہ کرائین۔ عبید اللہ کہتے ہین کہ پھر مین عبید اللہ بن حسن سے ملا بحالیکہ وہ طواف بیت اللہ کر رہے تھے مین نے یہ حدیث بیان کی انہون نے کہا کہ ابن عباس رض نے سچ فرمایا ہے بنی ہاشم مین گھوڑے تھوڑے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند کیا کہ ان مین گھوڑے کثرت سے ہوجائین اب عبید اللہ بن حسن نے اپنی تفسیر سے وہ معنے بیان کردیئے کہ جسکی وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کو منع فرمایا کہ گدھون کو گھوڑیون پر جست نہ کرایا کرین۔ اور یہ ممانعت حرام ہونے کی وجہ سے نہ تھی اور اسکی علت صرف یہ تھی کہ ان مین گھوڑے کم مقدار مین تھے اور جب یہ علت جاتی رہی اور انکے ہاتھہ مین گھوڑے زیادہ آگئے تو وہ اور لوگون کی طرح ہوگئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بنی ہاشم کو خاص کرنے مین اسپر دلیل ہے کہ اورون کے لئے یہ کام مباح ہے اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کے پالنے اور رکھنے مین ثواب اور اجر مقرر فرمایا جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے اور گدھون کے پالنے اور رکھنے مین کچھہ ثواب نہ فرمایا اور خچرین جو گھوڑون کے برخلاف ہوتی ہین وہ بھی گدھون کی طرح ہین تو اب جس شخص نے ان جانورون کے بچے لینے چھوڑ دیئے جس مین کہ ثواب ہوتا ہے اور ان جانورون کے بچے لئے کہ جن کے رکھنے مین ثواب نہین ہے تو وہ ان لوگون مین سے ہے جو کہ جاہل ہین فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا بَاحَةُ نِتَاجِ الْبِغَالِ لِبَنِیْ هَاشِمٍ وَغَیْرِهِمْ وَاِنْ کَانَ اِنْتَاجُ الْخَیْلِ فَضْلًا مِنْ ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ اب ہمارے بیان سے ثابت ہوگیا کہ بنی ہاشم وغیرہ کے لئے خچرونکے بچے لینا مباح ہے اور یہ کہ گھوڑیکا بچہ لینا اس سے افضل ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے

کِتَابُ وُجُوْهِ الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ

فی اور غنیمتون کے خمس کے اقسام کے بیان مین

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ترجمہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اللہ تعالے نے جو گاؤن والون کے مال کو اپنے رسول پر غنیمت کے طور پر دیا ہے وہ اللہ کے لئے اور اسکے رسول اور رشتہ دارون یتیمون مسکینون مسافرون کے لئے ہے اللہ عزوجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم لوگ جان لو کہ جو تم مال غنیمت حاصل کرتے ہو تو بلاشبہہ اللہ تعالے کے لئے اور اس کے رسول اور رشتہ دارون یتیمون مسکینون مسافرون کے لئے خمس ہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَکَانَ مَا ذَکَرَ اللّٰهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَزَّوَجَلَّ فِی الْاٰیَۃِ الْاُوْلٰی ھُوَ فِیْمَا صَالَحَ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ اَھْلَ الشِّرْکِ مِنَ الْاَمْوَالِ وَفِیْمَا اَخَذُوْہُ مِنْھُمْ فِیْ جِزْیَۃِ رِقَابِھِمْ وَمَا اَشْبَہَ ذٰلِکَ وَکَانَ مَاذَکَرَہٗ فِی الْاٰیَۃِ الثَّانِیَۃِ ھُوَ خُمُسُ مَا غَلَبُوْا عَلَیْہِ بِاَسْیَافِھِمْ وَمَا اَشْبَہَہٗ مِنَ الرِّکَازِ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ عَلٰی لِسَانِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ وَقَدْ اَثَرَتْ بِذٰلِکَ الْاٰثَارُ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں فرمایا ہے وہ تو اس مال کے بارہ میں ہے کہ جس پر مسلمان مشرکوں سے صلح کر لیں یا اسے بطور جزیہ کے لیں جو ان کی گردنوں پر ہے اور اسی قسم کے مال پر اور جو کچھ دوسری آیت میں فرمایا ہے وہ اس خمس مال غنیمت کے بارہ میں ہے جو مسلمان غالب ہو کر اپنی تلواروں کے زور سے لیں یا اس مال مدفون سے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر خمس مقرر کر دیا ہے اور اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث آئی ہیں حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مالک بن انس نے ابن شہاب سے وہ سعید بن المسیب سے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال مدفون یا کانون میں خمس ہے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ فَقَالَ لَہُ السَّائِلُ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَمَعَہٗ اَبُوْ سَلَمَۃَ فَقَالَ اِنْ کَانَ مَعَہٗ فَھُوَ مَعَہٗ فَکَانَ حُکْمُ جَمِیْعِ الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ حُکْمًا وَاحِدًا ثُمَّ تَکَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِکَ فِیْ تَاْوِیْلِ قَوْلِہٖ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اٰیَۃِ الْفَیْءِ فَلِلّٰہِ وَفِی الْغَنِیْمَۃِ فَاَنَّ لِلّٰہِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ قَدْ وَجَبَ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِکَ سَھْمٌ فِی الْفَیْءِ وَفِیْ خُمُسِ الْغَنِیْمَۃِ فَجَعَلَ ذٰلِکَ السَّھْمَ فِیْ نَفَقَۃِ الْکَعْبَۃِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ زہری سے وہ سعید بن المسیب سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کی۔ پھر زہری سے کسی نے پوچھا (یا سفیان) کہ سعید بن المسیب کے ساتھ ابو سلمہ بھی ہیں تو جواب دیا کہ اگر انکے ساتھ ہے تو ہے (ورنہ وہ خود معتبر ہیں) اب تمام فئی اور غنیمتوں کے خمس کا ایک ہی حال ہوا اسکے بعد لوگوں نے آیت فئی میں تاویل کی کہ پہلی آیت میں فَلِلّٰہِ فرمایا اور دوسری میں فَاَنَّ لِلّٰہِ (اسکی کیا وجہ ہے) بعض علماء نے تو یہ فرمایا ہے کہ اس سے فئی اور خمس غنیمت میں اللہ تعالیٰ کا حصہ واجب ہے۔ اور اس حصہ کو کعبۃ اللہ کے خرچ میں مقرر کر دیا گیا وَرَوَوْا ذٰلِکَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ کَتَبَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنِیْ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ اللّٰہِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیِّ عَنِ الرَّبِیْعِ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْغَنِیْمَۃِ فَیَضْرِبُ بِیَدِہٖ فَمَا وَقَعَ فِیْھَا مِنْ شَیْءٍ جَعَلَہٗ لِلْکَعْبَۃِ وَھُوَ سَھْمُ بَیْتِ اللّٰہِ ثُمَّ یَقْسِمُ مَا بَقِیَ عَلٰی خَمْسَۃِ اَسْھُمٍ یَکُوْنُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَھْمٌ وَلِذِی الْقُرْبٰی سَھْمٌ وَلِلْیَتَامٰی سَھْمٌ وَلِلْمَسَاکِیْنِ سَھْمٌ وَلِابْنِ السَّبِیْلِ سَھْمٌ قَالَ وَالَّذِیْ جَعَلَہٗ لِلْکَعْبَۃِ ھُوَ السَّھْمُ الَّذِیْ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ اور اس بارہ میں انہوں نے ابو العالیہ سے روایت بیان کی ہے علی بن عبد العزیز نے لکھا تھا۔ کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابو عبید اللہ سے اس نے حجاج سے وہ ابو جعفر رازی سے وہ ربیع سے وہ ابو العالیہ رض سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کا مال لایا جاتا تھا تب آپ اس میں ہاتھ ڈالتے تھے جو کچھ ہاتھ میں آجاتا اس کو کعبہ کے لئے رکھ لیتے وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیت اللہ کا حصہ ہوتا تھا پھر باقیماندہ کے پانچ حصہ کرتے ایک حصہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوتا۔ ایک رشتہ داروں کا ایک یتیموں کا۔ ایک مسکینوں کا۔ ایک مسافروں کا۔ اور جو کعبہ کے لئے حصہ ہوتا تھا وہ اللہ تعالیٰ کا حصہ ہوتا تھا **وَذَهَبَ** اٰخَرُوْنَ اِلٰی مَا اَضَافَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهٗ اِلٰی نَفْسِهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ مِفْتَاحُ كَلَامٍ اِفْتَتَحَ بِهٖ مَا اَمَرَ مِنْ قِسْمَةِ الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ فِیْهِ قَالُوْا وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور دوسرے علماء یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو غنیمت کو اپنی طرف منسوب کیا ہے یہ صرف اپنے کلام کا توطیہ تمہید ہے جس میں کہ فی اور غنیمتوں کے تقسیم کا حکم دیا ہے وہ کہتے ہیں، علے ہذا جو مال کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے وہ بھی تمہیدی ہے دراصل نہ اللہ تعالیٰ کا اسمیں کچھ حصہ ہے نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا، **وَرَوَوْا** ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْحَضْرَمِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِیُّ وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمُغِیْرَةِ الْكُوْفِیُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْغَنِیْمَةُ تُقْسَمُ عَلٰی خَمْسَةِ اَخْمَاسٍ فَاَرْبَعَةٌ مِنْهَا لِمَنْ قَاتَلَ عَلَیْهَا وَخُمُسٌ وَاحِدٌ یُقْسَمُ عَلٰی اَرْبَعَةٍ فَرُبُعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِذِی الْقُرْبٰی یَعْنِیْ قَرَابَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ شَیْئًا وَالرُّبُعُ الثَّانِیْ لِلْیَتَامٰی وَالرُّبُعُ الثَّالِثُ لِلْمَسَاكِیْنِ وَالرُّبُعُ الرَّابِعُ لِابْنِ السَّبِیْلِ وَهُوَ الضَّیْفُ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ یَنْزِلُ بِالْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ انہوں نے اس امر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن الحجاج بن سلیمان حضرمی اور محمد بن خزیمہ بن راشد بصری اور علی بن عبد الرحمن بن المغیرہ کوفی رحمۃ اللہ علیہم نے ان سب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے معاویہ بن صالح سے وہ علی بن ابی طلحہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فرمایا کہ مال غنیمت کے پانچ حصہ ہوا کرتے تھے ان میں سے چار تو ان لوگوں کو جو لڑا کرتے تھے اور ایک خمس حصہ چار حصوں پر تقسیم ہوا کرتا تھا ایک ربع حصہ تو اللہ اور اس کے رسول اور رشتہ داروں کے لئے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لئے تھا اب جو حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہوتا تھا وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو مل جایا کرتا تھا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خود خمس میں سے کچھ نہ لیا کرتے تھے ترجمہ اسما یتامے کے لئے تیسرا ربع مساکین کے لئے اور چوتھا ربع مسافروں کے لئے اور وہ مسافر محتاج ہوتے تھے جو کہ مسلمانوں کے پاس آکر ٹھہرتے **وَذَهَبَ** قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ مَعْنٰی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ مِفْتَاحُ كَلَامٍ وَاِنَّ قَوْلَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ یَجِبُ بِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ وَكَذٰلِكَ مَا اَضَافَهٗ اِلٰی مَنْ ذَكَرَهٗ فِیْ اٰیَةِ خُمُسِ الْغَنَائِمِ جَمِیْعًا ترجمہ اور ایک گروہ اسطرف ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ اللہ تعالے کے لئے اسکا خمس ہے یہ توطیہ تمہید ہے اور رسول کے لئے جو فرمایا سو آپ کے لئے حصہ ضروری ہے علے ہذا جنکی طرف یہ خمس آیت میں مذکور ہوا ہے ان سب کے لئے لازمی ہے **وَرَوَوْا** ذٰلِكَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ترجمہ اور انہوں نے اس کو حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ مُوْسٰی بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ الْاٰیَةَ قَالَ اَمَّا قَوْلُهٗ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامٍ لِلّٰهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْخَلِيفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ ذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی عبداللہ بن مبارک نے سفیان سے وہ قیس بن مسلم سے کہا کہ میں نے حسن بن محمد بن علیؓ سے اس آیت کی نسبت پوچھا واعلموا انما غنمتم الخ تو کہا اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا خمس ہے یہ تو تمہید کلام ہے دنیا اور آخرت تو اللہ ہی کے ملک میں ہے اور رسول اور رشتہ داروں یتیموں مسکینوں مسافروں کے لئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لوگ مختلف ہو گئے بعض نے تو یہ کہا کہ رشتہ داروں کا حصہ خلیفہ کے رشتہ داروں کو ملے گا اور بعض نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کو ملیگا پھر وہ سب اس پر متفق ہوئے ہیں کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور اللہ تعالیٰ کے راستہ کی تیاری وسامان میں خرچ کیا جائیگا اور یہ دستور العمل ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی حکومت کے زمانہ میں رہا ہے فَلَمَّا اخْتَلَفُوا فِيمَا يُقْسَمُ عَلَيْهِ الْفَيْءُ وَخُمُسُ الْغَنَائِمِ هٰذَا الِاخْتِلَافَ فَقَالَ كُلُّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَخْرُجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ فِيهِ فَوَجَدْنَا الْآيَةَ فَاعْتَبَرْنَا أَوَّلَ الَّذِينَ ذَهَبُوا إِلَى أَنَّهُمَا يُقْسَمَانِ عَلَى سِتَّةِ أَسْهُمٍ وَجَعَلُوا أَمَّا أَضَافَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى نَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ يَجِبُ بِهِ سَهْمٌ يُتَصَرَّفُ فِي حَقِّ اللهِ تَعَالَى كَمَا ذَكَرْنَا هَلْ لَهُ مُنْتَهًى أَمْ لَا فَرَأَيْنَا الْغَنِيمَةَ فَإِذَا كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ يُؤْخَذُ الْآنَ مِنَ الْأُمَمِ ثُمَّ أَبَاحَ اللهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً مِنْهُ إِيَّاهَا وَتَخْفِيفًا عَنْهَا وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور جب فی اور غنیمتوں کے خمس میں اس قدر اختلاف ہوا اور ہر ایک فریق نے اپنی رائے کو ظاہر کیا جسکا ہم نے ذکر کیا ہے تو اب ضرور ہوا کہ ان اقوال ہی سے صحیح قول کو دیکھیں کہ کونسا ہے۔ ہم نے ان علماء کے قول پر اعتبار کیا۔ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں قسم غنیمت کے چھ حصوں پر تقسیم کئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حصہ کو حق اللہ میں خرچ کیا جائیگا۔ جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے اب (ہم دیکھتے ہیں) کیا اس کا کچھ مطلب بھی ہے یا نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ غنیمت کا مال اس امت کے سوا پہلی امتوں پر تو حرام ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس امت پر خاص کر غنیمت کو مباح فرمایا یہ خدا کی رحمت اور عنایت و تخفیف ہے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں آئی ہیں حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيمَةُ لِأَحَدٍ سُودِ الرُّءُوسِ قَبْلَنَا كَانَتِ الْغَنِيمَةُ تَنْزِلُ النَّارُ فَتَأْكُلُهَا فَنَزَلَتْ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي الْكِتَابِ السَّابِقِ ۶ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے سفیان سے وہ اعمش سے وہ ذکوان سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی سیاہ بالوں والے کے لئے حلال نہیں تھا۔ غنیمت پر آگ (آسمان کی طرف سے) آتی تھی اور اس کو کھا جاتی تھی (جلا دیتی تھی) پھر یہ آیت اتری کہ اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب پہلے نہ گذر چکی تو بیشک پہلے لکھے کے مطابق تم پر عذاب نازل ہوتا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيمَةُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّءُوسِ قَبْلَكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا لِكَيْ كَانَ ثُمَّ جَدِيدٌ فِي أَنْفُسِنَا بِمَا أَخَذْنَا مِنَ الْغَنَائِمِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكَانُوا إِذَا غَزَوْا فَغَنِمُوا حَلَالًا طَيِّبًا ثُمَّ إِنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَانُوا فِي الْأَنْفَالِ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۷ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن یوسف قریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس بن ربیع نے اعمش سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے پہلے کسی قوم سیاہ بالوں والی پر غنیمت حلال نہیں تھی آسمان کی طرف سے آگ اُتر اکرتی تھی پھر اس کو کھا جایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ جنگ بدر ہوا اور مسلمان غنیمت کے مال میں پڑ گئے۔ اور ان میں اختلاف پیدا ہوا تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اگر اللہ تعالےٰ کی طرف سے پہلے نہ لکھا جا چکا تو تم کو بالضرور اس (مال فدیہ) کے لینے میں عذاب نازل ہوتا اب تم غنیمت کا مال کھاؤ جو تم کو حلال طیب ہے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب غنیمتوں میں مختلف ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے اُن سے چھین لیا اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں دیدیا اور یہ آیت اتاری کہ لوگ آپ سے مال غنیمت کے مال میں پوچھتے ہیں آپ کہدیں کہ غنیمت کا مال اللہ اور اُس کے رسول کے لیے ہے حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ وَقَدْ هَزَمَهُمُ اللّٰهُ فَاتَّبَعَهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُونَهُمْ وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنُّهْبِ فَلَمَّا نَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ وَرَجَعَ الَّذِينَ طَلَبُوهُمْ قَالُوا لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَزَمَهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ مِنَّا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَالُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنُّهْبِ وَاللّٰهِ مَا أَنْتُمْ أَحَقَّ بِهِ مِنَّا نَحْنُ جَمَعْنَاهُ وَاسْتَوْلَيْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ

۸ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابی الزناد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمن بن حارث نے سلیمان بن موسےٰ سے وہ مکحول سے وہ ابو امامہ باہلی سے وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام بدر کی طرف نکلے اور دشمن سے لڑے اور جب اُن کو اللہ تعالےٰ نے شکست دی تو مسلمانوں کا ایک گروہ اُنکے پیچھے لگا اور اُن کو قتل کرنے لگا اور ایک گروہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کیا تھا اور ایک گروہ لشکر پر غالب آیا اور اُن کو لوٹنے لگا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگایا اور جو مسلمان اُن کے پیچھے لگے ہوئے تھے واپس آئے تو کہنے لگے غنیمت کا مال ہمارا حق ہے ہمنے دشمن کا پیچھا کیا اور ہمارے باعث اللہ تعالےٰ نے اس کو بھگایا ہے اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کیا ہوا تھا وہ کہنے لگے کہ تم ہم سے زیادہ مستحق نہیں ہو۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ کیا ہوا تھا (آپکی محافظت کرتے تھے) کہ دھوکہ دیکر دشمن آپ پر نہ کود پڑے اور جو لوگ کہ لشکر پر غالب ہوئے اور لوٹ مار کرتے تھے کہنے لگے واللہ تم سب ہم سے زیادہ مستحق نہیں ہو ہمنے دشمنوں کو گھیرا اور ان پر غالب آئے۔ تب اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری کہ آپ سے غنیمتوں کے بارہ میں سوال کرتے ہیں آپ کہدیں کہ غنیمتیں اللہ اور رسول کے لیے ہیں اِن کُنتُم مُّؤمِنِینَ تک (یعنی اگر تم مومن ہو) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن میں برابر تقسیم کردی حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ بَنِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ عُبَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَوَاقٍ بَيْنَهُمْ ثُمَّ نَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ نَزَلَتْ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى

۹ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے مالک بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو النضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اشجعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے عبدالرحمن بن حارث بن ابی ربیعہ سے وہ سلیمان بن موسےٰ سے وہ مکحول سے وہ ابو سلام سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مثل روایت کرتے ہیں اور عبادہ نے سوائے اس کے اور کچھ ذکر نہیں کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں برابر تقسیم کیا اور قرآن اترا کہ آپ سے غنیمت کے مال کی بابت پوچھتے ہیں آپ کہدیں کہ غنیمت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہے۔ اور بلاشبہ ایک گروہ اہل علم نے کہا ہے کہ یہ حدیث دوسرے معنے میں نازل ہوئی ہے حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِیْ قَوْلِہٖ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ قَالَ مَنْ رَدَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِلَی الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ غَیْرِ قِتَالٍ مِنْ دَابَّۃٍ وَنَحْوِ ذٰلِکَ فَھُوَ نَفْلٌ لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَالدَّلِیْلُ عَلٰی صِحَّۃِ ھٰذَا التَّاْوِیْلِ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ اَمْرِ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ کی ہمسے یحیی بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ۱۰
عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالملک بن سلیمان نے عطاء سے وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول یسالونک عن الانفال کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مشرکین کی طرف سے جو جانور وغیرہ مسلمانوں کی طرف بھاگ کر آجائے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نفل ہے اور کہا کہ اس تاویل کی صحت پر وہ دلیل ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوبکرہ کے معاملہ میں روایت کی گئی ہے حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ مَنْ خَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الطَّائِفِ اِعْتَقَہٗ فَکَانَ اَبُوْ بَکْرَۃَ مِنْھُمْ فَھُمْ مَوَالِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ۱۱
حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے حجاج سے وہ حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ طائف کے دن جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آگیا اس کو آپ نے آزاد کر دیا اور ابوبکرہ بھی انہیں میں سے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی (آزاد شدہ غلام) ہیں حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ الْخَلِیْلِ الْکُوْفِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْھِرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الطَّائِفِ مَنْ خَرَجَ اِلَیْہِ مِنْ عَبِیْدِ الطَّائِفِ فَکَانَ مِمَّنْ عُتِقَ یَوْمَئِذٍ اَبُوْ بَکْرَۃَ وَغَیْرُہٗ فَکَانُوْا مَوَالِیَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن خلیل کوفی نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مسہر نے حجاج سے وہ حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کی لڑائی کے دن جو غلام کہ طائف سے آئے تھے ان کو آزاد کر دیا تھا اور اس دن جو لوگ آزاد ہوئے تھے ان میں سے ابوبکرہ وغیرہ تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے آزاد شدہ غلام تھے حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُھَلْھَلٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ الشَّبَاکِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ ثَقِیْفٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْنَا اَبَا بَکْرَۃَ فَاَبٰی عَلَیْنَا وَقَالَ ھُوَ طَلِیْقُ اللّٰہِ وَطَلِیْقُ رَسُوْلِہٖ فَلَا نَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْتَقَ اَبَا بَکْرَۃَ وَمَنْ نَّزَلَ اِلَیْہِ مِنْ عَبِیْدِ الطَّائِفِ عِتْقًا صَادَفُوْا بِہٖ مَوَالِیَہٗ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ مِلْکَھُمْ کَانَ وَجَبَ لَہٗ قَبْلَ الْعِتَاقِ دُوْنَ سَائِرِ مَنْ کَانَ مَعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَّھُمْ اِذَا اُخِذُوْا بِغَیْرِ قِتَالٍ کَمَا لَوْ لَمْ یُوْجَفْ عَلَیْہِ بِخَیْلٍ وَلَا رِکَابٍ وَذٰلِکَ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دُوْنَ مَنْ سِوَاہُ مِمَّنْ کَانَ مَعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ اِنَّ تَاْوِیْلَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اُرِیْدَ بِہٖ مَعْنًی غَیْرَ ھٰذَیْنِ الْمَعْنَیَیْنِ ترجمہ ۱۲
حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود بن موسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن صالح ازدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن آدم نے فضل بن مہلہل سے وہ مغیرہ سے وہ شباک سے وہ شعبی سے وہ ایک مرد ثقیف سے اس نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم کو ابوبکرہ دیدیں آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ وہ خدا اور اس کے رسول کا آزاد شدہ ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرہ کو آزاد کر دیا اور طائف کے جتنے غلام آپ کے ۱۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاس آزاد ہوکر آئے وہ آپکے آزاد شدہ غلام بن گئے اب یہ اس کی دلیل ہے کہ اور مسلمانوں کے سوا جو آپکے ساتھ تھے اُن کی ملک اُن کے آزاد کرنے سے پہلے آپ کے لئے ضروری ہوچکی تھی جب وہ بغیر لڑائی کے پکڑے گئے تھے تو وہ ان لوگوں کی طرح تھے کہ جن پر گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائی گئیں اور یہ غنیمت آپ کے ساتھی مسلمانوں کے علاوہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی ایک گروہ اہل علم نے کہا ہے کہ اس آیت کی تاویل مین ایک ایسا معنے اور لیا گیا ہے جو کہ ان دونون معنون کے علاوہ ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ وَجَلَسَ شُيُوْخٌ تَحْتَ الرَّايَاتِ فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ جَاءَ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوْخُ لَا تَسْتَاثِرُوْا عَلَيْنَا فَاِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ وَلَوِ انْهَزَمْتُمْ لَكُنَّا رِدْءًا لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ يَقُوْلُ اَطِيْعُوْنِيْ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَمَا اَمَرْتُكُمْ عَاقِبَةُ اَمْرِيْ حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَاَنْتُمْ كَارِهُوْنَ فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَهٗ كُلَّهٗ بَيْنَهُمْ كَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَكَانَ مَا اَضَافَهُ اللّٰهُ اِلٰى نَفْسِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ الْفَرْضِ وَمَا اَضَافَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ التَّمْلِيْكِ۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ اٰخَرُ اَيْضًا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن ابی ہند نے عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ جب بدر کا دن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسا ایسا لیگا اس کو یہ یہ انعام ملیگا تب جوان مرد لڑنے کو چلے گئے اور بوڑھے جھنڈوں کے تلے رہے اور جب مال غنیمت آیا تو جوان آکر غنیمت مانگنے لگے بوڑھوں نے کہا کہ تم کو ہمیں کوئی ترجیح نہیں کیونکہ ہم جھنڈوں کے تلے تھے اور اگر تم بھاگتے تو ہم تمہارے پردہ بنے ہوئے تھے تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری یسالونک عن الانفال۔ آپ نے اس کو پڑھا حتی کہ یہاں تک پونچے کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المؤمنین لکارھون جیسا کہ تیرے رب نے تجکو تیرے گھر سے نکالا اور مومنین مین سے ایک گروہ اس کو برا مانتا تھا۔ فرماتے ہین کہ اس امر مین اطاعت کرو جیسا کہ تم نے میرے انجام کو دیکھ لیا جب کہ تم نکلے تھے اور تم برا مانتے تھے تب آپ نے ان میں برابر تقسیم کر دیا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مال غنیمت ان مین تقسیم کر دیا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اتارا کہ آپ سے غنیمت کے بارہ مین پوچھتے ہین۔ کہدو کہ غنیمت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے جو اللہ تعالےٰ نے غنیمت کو اپنی طرف منسوب کیا ہے وہ بطریق فرض ہے اور جو اس کے رسول کی طرف ہے وہ بطریق تملیک ہے اور اس مین ایک اور وجہ بھی روایت کی گئی ہے

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَرْبَعِ اٰيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَ، ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ اِجْعَلْ لِمَنْ لَا غِنًى لَهٗ اَوْ قَالَ اِجْعَلْ لِمَنْ لَا غِنًى لَهٗ الشَّكُّ مِنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ قَالَ وَنَزَلَتْ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے سماک بن حرب سے وہ مصعب بن سعد سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ میرے بارہ میں چار آیتیں اتری ہیں بدر کے دن میں نے ایک تلوار حاصل کی پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مجھے دیجئے فرمایا کہ جہاں سے اس کو تو نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

لیا ہے وہین رکھدے پھر مین نے عرض کیا یارسول اللہ یہ مجھے دیدیجئے پھر آپ نے فرمایا کہ وہین رکھ جہان سے لیا ہے پھر مین نے کہا یارسول اللہ مجھے دیجئے فرمایا کہ وہین رکھ جہان سے لیا ہے کیا تو ان کی طرح بنایا جائیگا جو غنی نہین ہا فرمایا کہ کیا وہ فقیر کیطرح سمجھا گیا ہے ابن مرزوق کا شک ہے وہ کہتے ہین کہ پھر یہ آیت اتری یسئلونک عن الانفال آخر تک قال ابو جعفر فی ھذہ الاٰثار کلھا الّتی اباحۃ الغنائم انما جعلت فی بدء تحلیلھا للہ والرسول فلم یکن ما اضاف اللہ سبحانہ وتعالیٰ منھا الی نفسہ علی ان یصرف شیٔ منھا فی حق اللہ تعالیٰ فیصرف ذلک الحق بعینہ لا یجوز ان یتعدی الی غیرہ ویصرف بعینھا الی سھم لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون مقسمۃ علی مقسمین مصروفۃ فی وجہ واحد وھو ان جعلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یستأثر بھا علی اصحابہ ولم یخص بھا بعضھم دون بعض بل عمھم بھا جمیعا وسوّی بینھم فیھا ولم یخرج منھا للہ خمسا لان ایۃ الخمس فی الآیۃ والغنائم لم تکن نزلت علیہ حینئذ فھما ذکرنا ما یدل علی انہ لما نزلت ایۃ الغنائم وھی التی وقع فی تأویلھا من الاختلاف ما قد ذکرنا ان لا یکون ما اضاف اللہ تعالیٰ منھا الی نفسہ من الغنائم مما یجب بہ للہ فیھا سھم فیکون ذلک السھم خلاف سھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ولکنہ کان منہ علی انہ لہ عزوجل فرض ان یقسم علی ما سماہ من الوجوہ التی ذکرناھا فبطل بذلک قول من ذھب الی ان الغنیمۃ تقسم علی ستۃ اسھم ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین کہ ان تمام احادیث مین جو غنیمتون مین اباحت ہے شروع مین تو اللہ اور اس کے رسول کے لئے حلت ہے اب اس مین سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس کی طرف منسوب کی ہے وہ اس لئے نہین کہ اس مین سے کچھ اللہ تعالیٰ کے حق مین خرچ کی جائے اور وہ اس مین خرچ ہو اس کے سوا کہین صرف نہ ہو اور ایک مین حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ مین خرچ ہو پھر یہ دو حصے دو طرح پر تقسیم ہون بلکہ یہ تمام حصہ ایک ہی طرح پر خرچ کیا جائے وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقرر کیا جائے پھر آپ اس کو نہ تو اپنے اصحاب کو ترجیح دین نہ ان مین سے بعض کو بعض پر بلکہ سب کو برابر دین اور اس مین سے اللہ تعالیٰ کے لئے خمس نہ نکالین کیونکہ خمس کی آیت نے فیئون کو غنیمت بنایا اور غنیمتون کی آیت اس وقت تک آپ پر نازل نہ ہوئی تھی اب ہمارے بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب غنیمتون کی آیت نازل ہوئی جس مین کہ اختلاف واقع ہوا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس مین جو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف حصہ کو منسوب کیا ہے یہ نہین کہ اس مین اللہ تعالیٰ کا حصہ واجب ہے اور یہ حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے برخلاف ہے لیکن اللہ عزوجل کا حصہ انہین معنے کر منقسم ہونا چاہیئے جنکا ہم نے ذکر کیا ہے اب اس سے اس شخص کا قول باطل ہوا جو اس طرف گیا ہے کہ غنیمت کا مال چھ حصون پر منقسم ہے ثم رجعنا الی قول من ذھب الی انھا تقسم علی اربعۃ اسھم الی ما احتجوا بہ فی ذلک من خبر ابن عباس رضی اللہ عنھما الذی رویناہ فی صدر ھذا الکتاب وان کان خبرا منقطعا لا یثبت مثلہ غیر ان قد ما من اھل العلم بالاٰثار یقولون انہ صحیح وان علی بن ابی طلحۃ وان کان لم یکن رأی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما فانما اخذ ذلک عن مجاھد وعکرمۃ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنھما ترجمہ پھر ہم ان علما کے قول کی طرف توجہ کرتے ہین جو کہتے ہین کہ مال غنیمت کے چار حصہ ہین جیسا کہ انہون نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے سند لی ہے جس کو ہم نے اس کتاب کے شروع مین لکھا ہے اگرچہ وہ حدیث منقطع ہے اور ایسی حدیث ثابت نہین ہوتی مگر ایک گروہ جو احادیث کا عالم ہے کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ کہ علی بن ابی طلحہ نے اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا لیکن اس نے مجاہد اور عکرمہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام آزاد ہین یہ حدیث لی ہے حدثنا علی بن الحسین بن عبد الرحمن بن فھم قال سمعت احمد بن حنبل یقول لو ان رجلا رحل الی مصر

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَانْصَرَفَ مِنْهَا بِكِتَابِ التَّاوِيلِ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ مَا رَأَيْتُ رِحْلَتَهُ ذَهَبَتْ بَاطِلَةً فَوَجَدْنَا مَا أُضِيفَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّقِيَّةُ فِي آيَةِ الْأَنْفَالِ قَدْ كَانَ التَّمْلِيكُ لَا عَلَى مَا سِوَاهُ فَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ تَنْفِينَا عَنِ الِاحْتِجَاجِ بِمَا سِوَاهَا عَلَى أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ وَلٰكِنَّا نُرِيدُ فِي الِاحْتِجَاجِ عَلَيْهِمْ فَنَقُولُ قَدْ وَجَدْنَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَضَافَتْ إِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنَ الْفَيْءِ فِي غَيْرِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ إِيَّاهُ مَا أَضَافَهُ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن حسین بن عبدالرحمن بن فہم نے کہا کہ مین نے امام احمد بن حنبلؒ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص مصر کی طرف جائے اور وہان سے معاویہ بن صالح کی کتاب التاویل لے آئے تو میرے خیال مین اس کا یہ سفر بیفایدہ نہ ہوگا اب ہم نے آیت انفال مین جو حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب پایا ہے وہ تملیک پر ہے نہ کسی اور وجہ سے اس مین ایک قطعی دلیل ہے جو ہم کو اس قول والون کے برخلاف ملی ہے اور دوسرے دلائل سے ہم کو بے نیاز کرتی ہے لیکن ہم چاہتے ہین کہ ان کے برخلاف دلیل لائین - سو ہم کہتے ہین کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان سوا کے سوا جنکا ہم نے شروع باب مین ذکر کیا ہے دوسری جگہ بھی کچھ فی کی نسبت کی ہے پس اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو یہ فی بطور تملیک کے ہے جو آپکی طرف منسوب کی ہے منجملہ اس کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ الخ یعنی جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول پر ان کفار سے غنیمت بطور فی کے دی ہے اس پر تمنے گھوڑے اور اونٹون کی سواریان نہین دوڑائین لیکن

يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَا ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ النَّصْرِيِّ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِينَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ فَيْءٍ وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَبِيضًا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ فَقَالَ أَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ أَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ وَهُمَا حِينَئِذٍ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ فَقَالَ الْقَوْمُ اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْشُدُكُمُ اللهَ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا لَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ إِنَّ اللهَ خَصَّ نَبِيَّهُ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ فَقَالَ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَوَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلَى أَهْلِهِ رِزْقَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ أَفَلَا تَرَوْنَ أَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ هُوَ عَلَى فِي خَاصَّةٍ دُونَ سَائِرِ النَّاسِ لَيْسَ عَلَى مِفْتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِي لَا يَجِبُ لَهُ بِهِ مِلْكٌ فَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ إِلَيْهِ أَيْضًا فِي آيَةِ الْفَيْءِ وَفِي آيَةِ الْغَنِيمَةِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِي صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ هُوَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ لَيْسَ لَهُ عَلَى مِفْتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِي لَا يَجِبُ لَهُ بِهِ مِلْكٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْفَيْءَ وَالْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ قَدْ كَانَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ فِي خَمْسَةِ أَوْجُهٍ لَا فِي أَكْثَرَ مِنْهَا وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْهَا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور ابوامیہ نے ان دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے ابن شہاب سے وہ مالک بن اوس نصری سے کہا کہ میری طرف عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص بھیجا اور فرمایا کہ مدینہ مین تمہاری قوم کے لوگ

toobaa-elibrary.blogspot.com

آئے ہین ہم نے انکے لئے عطیہ کا حکم دیدیا ہے تم اس کو ان مین تقسیم کردو تب مین آپ کا دربان آیا جس کا نام یرفا تھا کہنے لگا کہ یہ عثمان۔ عبدالرحمن۔ سعد۔ زبیر۔ طلحہ رضؓ آئے ہین جو آپ سے اذن چاہتے ہین آپ نے فرمایا کہ انکو آنے کی اجازت دو پھر تھوڑی دیر گذری تھی کہ اُس نے عرض کیا یہ عباس اور علی رضؓ ہین جو آپ سے آنیکی اجازت مانگتے ہین فرمایا کہ اُن کو بھی آنے دو تب عباس رضؓ داخل ہوئے اور کہنے لگے اے امیرالمؤمنین مجھ میں اور اس شخص مین فیصلہ کردو وہ دونوں اس وقت اس مال غنیمت کے بارہ مین جھگڑتے تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر بنی نضیر کے مال مین سے دیا تھا پھر لوگ کہنے لگے اے امیرالمومنین آپ ان دونون صاحبون مین فیصلہ کردین اور ہر ایک کو دوسرے سے خوش کردین تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین تم کو اُس خدا کی قسم دیتا ہون کہ جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہین وہ صدقہ ہوتا ہے انہون نے کہا ہان آپ نے بلاشبہ یہ فرمایا ہے پھر ان سے ایسا ہی کہا پھر اُن دونون نے ہان کہا فرمایا کہ مین تم کو اس مال فئی کی خبر دیتا ہون کہ بلاشبہ اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو ایسی چیز کے ساتھ خاص کیا ہے کہ کسی اور (نبی) کو خاص نہین کیا اور فرمایا کہ جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اُن تکفا سے دلایا ہے تمنے اُس پر اپنے گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے۔ اب خدا کی قسم کہ حضور نے تمہارے سوا اور کسی کے لئے اس کو نہ اختیار کہا اور نہ تم پر کسی اور کو ترجیح دی اور اس کو آپ نے تم لوگون مین تقسیم کردیا اور تم مین بانٹ دیا حتےٰ کہ اس مین سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس مین سے اپنے گھر والون پر سال کا کہانا خرچ کردیا کرتے تھے اور بقیہ کو خدا کا مال بنا کر جمع رکھتے تھے۔ اب کیا تم نہین دیکھتے کہ اللہ تعالےٰ نے جو مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فرمایا ہے تو یہ ایسی فئی ہے کہ جسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک ہین نہ اور لوگ اور یہ کلام کا توطیہ تمہید نہین کہ جس کے باعث ملک ضروری نہین ہوتا اسیطرح آیت فئی اور آیت غنیمت مین بھی جو آپکی طرف منسوب کیا ہے جنکا ذکر ہمنے اس کتاب کے شروع مین کیا ہے وہ تملیک کے طور پر ہے نہ تمہید کلام کہ جس کی وجہ سے ملک واجب نہین ہوا کرتا۔ اب ہمارے بیان سے ثابت ہوا کہ فئی اور خمس ان غنیمتون مین سے ہین کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پانچ قسمون مین خرچ ہوا کرتے تھے نہ ان سے زائد نہ کم **وقد** كَتَبَ اِلَيَّ عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُحَدِّثُنِيْ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ الْغَنَائِمَ تُجَزَّاُ خَمْسَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ تُقْسَمُ عَلَيْهِمْ فَمَا صَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهٗ اَلْخُمُسُ ترجمہ اور بلاشبہ میری طرف علی بن عبدالعزیز نے لکھا وہ مجھ سے حدیث بیان کرتا تھا ابو عبید سے وہ سعید بن عفیر سے وہ عبداللہ بن لہیعہ سے وہ عبید اللہ بن ابی جعفر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا مین نے دیکھا ہے کہ غنیمتون کے پانچ حصہ ہوا کرتے تھے پھر ان پر تقسیم ہوتے تھے

اور جو حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوتا تھا وہ آپکا ہی ہوتا تھا اس کو علٰحدہ جمع کیا جاتا تھا **ثم** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ وَسَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَدْ ذَكَرَهٗ بِاِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ عَنْهُمَا ترجمہ پھر مجھ سے یہ حدیث بیان کی یحییٰ بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے اور سعید بن عفیر نے پھر ان دونوں سے اس کی اسناد اور متن سے بیان کی **حد** ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَدْ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اَنَّهٗ قَالَ مِمَّا صَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهٗ وَيُقْسَمُ الْبَقِيَّةُ بَيْنَهُمْ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے کہا خبر دی ہم کو لہیعہ نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی مگر ان سے اتنا کہا کہ جو حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا تھا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ آپ کا ہوتا تھا۔ اور باقی کو ان میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور بلاشبہ یہ یحییٰ بن جزار اور عطا ابن ابی رباح سے بھی روایت کی گئی ہے **حَدَّثَنَا** محمد بن خزیمہ قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا عبد اللہ بن المبارک عن سفیان الثوری عن موسیٰ بن ابی عائشۃ قال سمعت یحییٰ بن الجزار یقول سمعہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخمس ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے سفیان ثوری سے وہ موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن جزار سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ خمس کا خمس ہے **حَدَّثَنَا** محمد بن خزیمہ قال ثنا یوسف بن عدی قال ثنا ابن المبارک عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء قال خمس اللہ عز وجل وخمس الرسول واحد ثم تکلموا فی تاویل قول اللہ عز وجل واعلموا انما غنمتم الخ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے وہ عطا سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا خمس اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خمس ایک ہی ہے پھر علماء نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی کہ ان میں سے رشتہ داروں کا حصہ ہے تاویل کی ہے **فَقَالَ** بعضہم ہم بنو ہاشم الذین حرم اللہ علیہم الصدقۃ لا من سواہم من ذوی قربیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ لہم من الفیٔ ومن خمس الغنائم ما جعل لہم منہا بدلا مما حرم اللہ علیہم من الصدقۃ وقال قوم ہم بنو ہاشم وبنو المطلب خاصۃ دون من سواہم من قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ان میں سے بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ رشتہ دار بنی ہاشم ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ حرام کر دیا ہے ان کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے رشتہ دار مراد نہیں کیونکہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے فیٔ اور غنائم میں سے وہ مال جائز کر دیا ہے اور یہ اس کا بدلہ ہے جو ان پر صدقہ حرام کر دیا ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ ان سے مقصود بنو ہاشم اور بنو مطلب خصوصاً ہیں اور انکے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے رشتہ دار مقصود نہیں **وَقَالَ** تمام ہم قریش کلہا الذین یجمعہم وآباہم اقصیٰ بآبائہ من قریش دون من سواہم ممن یقاربہ من قبل امہاتہ ممن لیس من قریش غیر انہ لم یکن علیہ ان یعتہم انما کان عایبا من عاب من رای اعطاءہ منہم دون بقیتہم ترجمہ ایک گروہ اہل علم یہ کہتا ہے کہ اس سے قریش کی تمام قوم مراد ہے کہ جو آپ کو اور ان سب کو اس کے اعلیٰ باپ قریش پر جمع کر دیتی ہے اور اس میں وہ آپ کے قریبی داخل نہیں جو کہ آپ کے ماؤں کی طرف سے ہیں اور قریش نہیں ہیں مگر بات یہ ہے کہ آپ پر واجب نہیں تھا کہ ان سب کو یہ مال عام طور پر دیں بلکہ ان میں سے جن کو چاہیں دیدیں جن کو چاہیں نہ دیں **وَقَالَ** قوم ہم قرابتہ من قبل آبائہ الی اقصیٰ اب لہ من قریش ومن قبل امہاتہ الی اقصیٰ اب لکل امہ منہن من العشیرۃ التی ہی منہا غیر انہ لم یکن علیہ ان یعتہم بعطیہ انما یعطی من رای اعطاءہ منہم ترجمہ اور ایک گروہ اہل علم نے (اور بھی تعمیم کی ہے) کہا ہے کہ وہ آپ کے قرابتی ہیں اپنے آباء کی طرف سے تو قریش کے آخری باپ تک اور آپ کی ماؤں کی طرف سے اس قبیلہ کی آخری ماں تک کہ وہ اس میں سے ہو مگر اتنی بات ہے کہ آپ پر یہ واجب نہ تھا کہ آپ عام طور پر سب کو اس میں سے دیا کرتے بلکہ انہیں کو دیتے جن کو آپ دینا چاہتے **وَقَدِ احْتَجَّ** کل فریق منہم لما ذہب الیہ فی ذلک بما سنذکرہ فی کتابنا ہذا ان شاء اللہ من ذکرہ ما یلزمہ من مذہبہ ان شاء اللہ تعالیٰ فاما اہل القول الاول الذین جعلوہ لبنی ہاشم خاصۃ ترجمہ اور بلاشبہ ہر ایک فریق نے ان اہل علم میں سے ان دلیلوں سے سند لی ہے جنکا ہم اپنی اس کتاب میں ذکر کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ہم ان کے مذہب میں جو ان پر الزام آتا ہے اس کو بھی ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔ اب اول قول والوں نے جو اس کو بنو ہاشم کے ساتھ کیا ہے **فَاحْتَجُّوا** فی ذلک بان اللہ عز وجل اختصہم بذلک بتحریم الصدقۃ علیہم فان قال لہم ہذا یدل

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاسِدٌ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَ مِنَ الصَّدَقَۃِ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَدْ حَرَّمَھَا عَلٰی مَوَالِیْھِمْ لِتَحْرِیْمِہٖ اِیَّاھَا عَلَیْھِمْ وَقَدْ اٰثَرَتْ عَنْہُ الْاٰثَارُ بِذٰلِکَ ترجمہ تو اُن کی دلیل اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کے ساتھ اس امر میں خاص کیا کہ ان پر صدقہ کھانا حرام کر دیا ہے لیکن انکا یہ قول ہمارے نزدیک فاسد ہے کیونکہ جب بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے غلاموں پر جو آزاد ہیں صدقہ حرام کر دیا جیسا کہ ان حرام تھا آپ سے اس بارہ مین متواتر احادیث آئی ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الْمِقْسَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اُسْتُعْمِلَ اَرْقَمُ ابْنُ اَرْقَمَ عَلَی الصَّدَقَاتِ فَاسْتَتْبَعَ اَبَا رَافِعٍ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ الصَّدَقَۃَ حَرَامٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے ابن ابی لیلیٰ سے وہ حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہون نے فرمایا کہ ارقم بن ارقم کو صدقات پر عامل بنایا گیا اس نے ابو رافع کو ساتھ لیجانا چاہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے اس کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا اے ابا رافع صدقہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام ہے اور قوم کا غلام آزاد اسی مین سے ہوتا ہے (مطلب یہ کہ تو چونکہ مولیٰ ہمارا ہے اس لئے ہم مین سے ہے ۲۲

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لِاَبِیْ رَافِعٍ اصْحَبْنِیْ کَیْمَا نُصِیْبَ مِنْھَا فَقَالَ حَتّٰی اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَھُمُ الصَّدَقَۃُ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکار بن قتیبہ اور ابراہیم بن مرزوق نے ان دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا ۲۳
حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے وہ ابن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے باپ (ابو رافع) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی مخزوم مین سے صدقہ لینے کے لئے بھیجا اس نے ابو رافع سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو تاکہ ہم (دونون) اس مین سے حصہ لین (یعنی کام کرنے کی اجرت) اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیلون تب چلون گا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صدقہ حرام ہے اور قوم کا مولیٰ بھی اسی قوم سے شمار کیا جاتا ہے

حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَطَاءٍ مِنَ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقَالَتْ اِنَّ مَوْلًی لَنَا یُقَالُ لَہٗ ھُرْمُزُ اَوْ کَیْسَانُ اَخْبَرَنَا اَنَّہٗ مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَاْکُلُ فَدَعَانِیْ فَقَالَ یَا اَبَا فُلَانٍ اِنَّا اَھْلُ بَیْتٍ قَدْ رُئِیْنَا اَنْ لَا نَاْکُلَ الصَّدَقَۃَ وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ فَلَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ فَلَمَّا کَانَتِ الصَّدَقَۃُ الْمُحَرَّمَۃُ عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ قَدْ دَخَلَ فِیْھِمْ مَوَالِیْھِمْ وَلَمْ یَدْخُلْ مَوَالِیْھِمْ مَعَھُمْ فِیْ سَھْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِیْنَ ثَبَتَ بِذٰلِکَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَتْ لِذَوِی الْقُرْبٰی فِیْ اٰیَۃِ الْفَیْءِ وَفِیْ اٰیَۃِ خُمُسِ الْغَنِیْمَۃِ بَدَلًا لَمَّا حُرِّمَ عَلَیْھِمُ الصَّدَقَۃُ ترجمہ حدیث بیان ہم سے ربیع بن سلیمان موذن نے کہا حدیث بیان ہم سے اسد بن موسےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقا بن عمر نے عطا بن سائب سے کہا کہ مین ام کلثوم کے پاس جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہین گیا انہون نے فرمایا کہ ایک ہمارا مولیٰ تھا جس کو ہرمز یا کیسان کہا جاتا تھا اس نے خبر دی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے مجھ کو بلا کر فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہین کہ ہم کو صدقہ کھانے سے منع کیا ہے اور قوم کا مولیٰ اسی مین سے ہوتا ہے تم صدقہ نہ کھایا کرو پس جبکہ بنی ہاشم کے حرام شدہ صدقہ مین ان کے غلام آزاد شدہ ۲۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

داخل ہین اور باتفاق مسلمین رشتہ دارون کے حصہ مین غلام آزاد شدہ داخل نہین تو اس سے اس شخص کا قول فاسد ثابت ہوا جو کہتا ہے کہ رشتہ دارون کو جو کہ فئی اور آیت غنیمت مین خمس ملتا ہے وہ اس کے بدلے ملتا ہے جو کہ ان پر صدقہ حرام کیا گیا ہے وَيُفْسِدُ هٰذَا الْقَوْلَ اَيْضًا مِنْ حُجَّةٍ اُخْرٰى وَذٰلِكَ اَنَّا قَدْ اَيْنَّا الصَّدَقَةَ لَوْ كَانَتْ حَلَالًا لِبَنِيْ هَاشِمٍ كَهِيَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ لَكَانَتْ حَرَامًا عَلٰى اَغْنِيَاءِ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّنْ سِوَاهُمْ وَقَدْ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْخَلَ بَنِيْ هَاشِمٍ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى جَمِيْعًا فَفِيْهِمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَدْ كَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ جَمِيْعًا اَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَعَجَّلَ مِنْهُ زَكٰوةَ مَالِهٖ عَامَيْنِ فَلَمَّا رَاَيْنَا يَسَارَهٗ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَسَارُ يَمْنَعُهٗ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَطَلَ خَبَرُ اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ فَبَطَلَ اَنْ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ جُعِلَ لَهٗ خَلَفًا مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِي الْاٰيَتَيْنِ قَدْ مَضٰى فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَاِنَّهُمْ اِحْتَجُّوْا بِالْقَوْلِ الَّذِيْ رَوٰى جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ اور یہ قول دوسری طرح سے بھی فاسد ہوتا ہے اس طرح کہ ہم دیکھتے ہین اگر صدقہ بنی ہاشم کو ایسا ہی حلال ہوتا جس طرح تمام لوگون کو ہے تو بلاشبہ ان کی غنیون پر حرام ہوتا۔ جیسا کہ دوسرے لوگون کے غنیون پر حرام ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بنی ہاشم کو رشتہ دارون کے حصہ مین داخل کر لیا ہے اور ان مین عباس بن عبد المطلب تھے حالانکہ وہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین غنی تھے۔ کیا تم دیکھتے نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ کے مال مین سے دو سال کی جلد زکوٰۃ لیلی۔ اب جبکہ ہمنے دیکھا کہ انکا غنی ہونا ان کو رشتہ دارون کے حصہ سے نہین روکتا لیکن یہ غنا ان کو صدقہ سے پہلے اس کے کہ بنی ہاشم پر حرام کیا گیا ہے اور جو لوگ ادھر گئے ہین کہ رشتہ داران دو آیتون مین جنکا ہمنے اول کتاب مین ذکر کیا ہے بنو ہاشم اور بنو المطلب خاص طور پر ہین تو ہاشمیان ان کی دلیل وہ حدیث ہے کہ جس کو جبیر بن مطعم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بِهٖ اَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَاَمْ يُعْطِ بَنِيْ اُمَيَّةَ شَيْئًا فَاَتَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِمَا بِالنَّاوَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ اِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْاِسْلَامِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ اور محمد بن بحرین مطر بغدادیون نے ان دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحٰق نے زہری سے وہ سعید بن المسیب سے وہ جبیر بن مطعم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ دارون کا حصہ تقسیم کیا تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا اور بنی امیہ کو کچھ نہ دیا تب مین اور عثمان رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بنو ہاشم ہین جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب فضیلت دی ہے لیکن بنی مطلب کا کیا حال ہے وہ اور ہم تو نسب مین برابر ہین آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب نے مجکو جاہلیت اور اسلام مین نہین چھوڑا قَالُوْا فَلَمَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَمَّ بِعَطِيَّتِهٖ مَا اُمِرَ اَنْ يُعْطِيَهٗ ذَوِي قُرْبَاهُ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَحَرَمَ مَنْ سِوَاهُمْ فَلَمْ يُعْطِهٖ شَيْئًا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَنْ سِوَاهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِي قُرْبَاهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ اَيْضًا عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُ قَدْ حَرَمَ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا لِاَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ نَوْفَلٌ قَرَابَةً وَمَوْضِعُهُمْ مِنْهُ كَمَوْضِعِ بَنِي الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا كَانَ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَبَنُوْ نَوْفَلٍ لَمْ يَخْرُجُوْا مِنْ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِهٖ اِعْطَاءَهُمْ

حرمت بنی ہاشم پر صدقہ حرام کیا گیا ہے جو کہ اس کتاب اور اس سے ثابت ہوا کہ رشتہ داران کا حصہ اس حرمت صدقہ کا خلف نہین ہوسکتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ فِي قَسْمٍ مِنْ سَائِرِ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنْ قَرَابَتِهٖ بِتَرْكِهٖ إِعْطَاءَهُمْ وَقَدْ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ لَيْسَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَلَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلٰكِنَّهٗ مِنْ قُرَيْشٍ مِمَّنْ يَلْتَقِيْ إِلَى أَبٍ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْأَبِ مِنَ الَّذِيْ يَلْتَقِيْ عِنْدَهٗ بَنُوْ أُمَيَّةَ وَبَنُوْ نَوْفَلٍ وَهُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ترجمہ یہ علما رکہتے ہین کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ نے اپنے عطیہ مین حکم کے مطابق بنی ہاشم اور بنی مطلب کے رشتہ دارون مین تقسیم کی ہے اور ان سے اوپر والون پر حرام کر دیا ہے اور ان کو کچھ نہین دیا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جو ان سے اوپر کے لوگ ہین وہ رشتہ دارون مین سے نہین ہین۔ لیکن یہ قول بھی ہمارے نزدیک فاسد ہے کیونکہ ہم جانتے ہین کہ آپنے بنی امیہ اور بنی نوفل کو محروم کیا ہے اور ان کو کچھ نہین دیا کیونکہ وہ رشتہ دارون مین نہین ہین لیکن کیسے وہ رشتہ دار نہین حالانکہ ان کا مرتبہ بھی بنی المطلب کی طرح ہے اور جبکہ بنی امیہ بنی نوفل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حصہ نہ دینے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت مین خارج نہین تو اسی طرح چاہیے کہ اوپر کے رشتہ دار جو قریش کے تمام قبائل ہین وہ بھی آپ کے حصہ نہ دینے کی وجہ سے آپ کے رشتہ دارون سے خارج نہ ہون اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ دارون کے حصہ مین سے ایسے لوگون کو بھی حصہ دیا ہے جو کہ نہ بنی ہاشم اور بنی مطلب مین سے نہین بلکہ وہ ان قریش مین سے ہین جو کہ آپ سے ایسے باپ تک ملتے ہین جو کہ بہت ہی بعید ہے جس سے کہ بنو امیہ اور بنو نوفل ملتے ہین وہ زبیر بن العوام رض ہین **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمٌ لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلنَّرْسِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجکو سعید بن عبد الرحمن جمحی نے ہشام بن عروہ سے وہ یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے وہ اپنے دادا سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن زبیر بن العوام کو چار حصہ دیے ایک حصہ خود زبیر کا اور ایک حصہ رشتہ کا صفیہ بنت عبد المطلب کے لیے اور دو حصہ گھوڑے کے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوُدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِلْقُرْبٰى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داود بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن داود زبیری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے ابو الزناد سے وہ خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن العوام رض کو خیبر کے دن چار حصہ دیے ایک حصہ انکا مسلمانون کے ساتھ اور دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ رشتہ دارون کا **حَدَّثَنَا** الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ الزُّبَيْرُ يُضْرَبُ لَهٗ فِي الْغَنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن عبد الرحمن انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے کہ زبیر رض کے لیے غنیمت مین چار حصہ دیے جاتے تھے دو حصہ اُن کے گھوڑے کے اور ایک حصہ رشتہ دارون کا (اور ایک حصہ خود اُن کا) **فَلَمَّا** كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ مِنْ قَسْمِهٖ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالزُّبَيْرُ لَيْسَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَلَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَدْ جَعَلَهٗ فِيْمَا أَعْطَاهُ مِنْ ذٰلِكَ كَبَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُوْ الْمُطَّلِبِ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهٖ ترجمہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن العوام کو قرابت کی وجہ سے رشتہ دارون کے حصہ مین سے حصہ دیا حالانکہ زبیر رض نہ تو بنی ہاشم مین سے تھے نہ بنی مطلب مین سے لیکن آپنے انکو اس حصہ دینے مین بنی ہاشم اور بنی مطلب کی طرح بنا دیا تو اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بنو ہاشم اور بنو مطلب اور ان کے سوا دوسرے رشتہ دار بھی ہین فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ الزُّبَيْرَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَإِنَّ أُمَّهُمْ وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَهَذَا أَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَقَامَ جِدُّهُ هُوَ لِأُمِّهِ مِنْهُ بِأُمِّهِ مَقَامَ غَيْرِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ زبیر رض اگرچہ بنی ہاشم مین نہین ہین لیکن ان کی والدہ ان مین سے ہین اور وہ صفیہ بنت عبد المطلب بن ہاشم ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان کو حصہ دیا تو اس وجہ سے دیا سو آپ کے نزدیک وہ اپنی مان کی وجہ سے بنو ہاشم مین سے قرار دیے گئے قِيلَ لَهُ لَوْ كَانَ مَا وَصَفْتَ كَمَا ذَكَرْتَ إِذًا لَأَعْطَى مِنْ سِوَاهُ ..... مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ أُمَّهَاتُهُمْ هَاشِمِيَّاتٌ فَمِمَّنْ هُوَ أَمَسُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسَبِ أُمِّهِ رَحِمًا مِنَ الزُّبَيْرِ مِنْهُمْ أُمَامَةُ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَدْ حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى إِذْ حَرَّمَ بَنِي أُمَيَّةَ وَهِيَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَلَمْ يُعْطِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّهَا الَّتِي هَاشِمِيَّةٌ وَهِيَ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا وَحَرَّمَ أَيْضًا جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُومِيَّ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا وَأُمُّهُ أُمُّ هَانِئٍ ابْنَةُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَلَمْ يُعْطِهِ بِأُمِّهِ شَيْئًا إِذْ كَانَتْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ اگر یہ وجہ ہوتی جو تم نے بیان کی ہے تو چاہیے کہ آپ بنی ہاشم کے سوا اُن لوگون کو بھی دیتے کہ جن کی مان بنی ہاشم مین سے تھی حالانکہ آپ کے سامنے ایسے اور لوگ بھی تھے کہ جو بنی ہاشم مین سے تو نہ تھے لیکن ان کی مائین ہاشمیہ تھین جو کہ زبیر کی نسبت مان کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تھے اُن مین سے امامہ بنت ابی العاص بن ربیع ہین حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حصہ سے محروم فرما دیا اور رشتہ دارون کے حصہ سے اس کو کچھ نہین دیا کیونکہ وہ بنی امیہ پر حرام کر دیا تھا اور وہ بنی امیہ مین سے تھی اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مان ہاشمیہ کی وجہ سے کچھ نہین دیا وہ حضرت زینب ہین جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہین رضی اللہ عنہا اور جعدہ بن ہبیرہ مخزومی کو بھی محروم کر دیا اور کچھ نہ دیا حالانکہ اُن کے مان ام ہانی ہین جو کہ ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم کی بیٹی ہین پس انکو بھی اُن کی مان کی وجہ سے کچھ نہ دیا حالانکہ وہ بنی ہاشم مین سے تھین فَكُلُّ ذَلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي أَعْطَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ مَا أَعْطَاهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى لَيْسَ لِقَرَابَتِهِ لِأُمِّهِ وَلَكِنَّهُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذَلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذَوِي الْقُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ وَمَنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ هُوَ لَهُ قَرَابَةٌ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ وَمِنْ غَيْرِ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ فِي غَيْرِ مَا آيَةٍ مِنْ كِتَابِهِ بِإِنْذَارِ عَشِيرَتِهِ الْأَقْرَبِينَ فَلَمْ يَقْصُدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنْذَارِهِ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً بَلْ قَدْ أَنْذَرَ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِمَّنْ هُوَ اتَّخَذَ مِنْهُ رَحِمًا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَمِنْ بَنِي نَوْفَلٍ ترجمہ اب یہ اس پر دلیل ہے کہ جس وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن العوام رض کو رشتہ دارون کا حصہ دیا تھا اس کی مان کی قرابت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس کے سوا اور وجہ تھی اب ہمارے بیان سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار بنو ہاشم بنو مطلب اور ان کے سوا وہ جو رشتہ دار بھی ہین جو کہ بنو ہاشم بنو مطلب نہین اور بلاشبہ اللہ عزوجل نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آیت کے سوا دوسری آیت مین حکم دیا ہے کہ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ یعنی اپنے قریبی رشتہ دارون کو ڈرا و اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بنی ہاشم بنی مطلب کو خاص کر ڈرانا مقصود نہ تھا بلکہ اپنی قوم سے ان کو بھی ڈرایا جو کہ آپ سے بہت دور تھے مثلاً بنو امیہ بنو نوفل

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اِجْمَعْ لِي بَنِي هَاشِمٍ وَهُمْ اَرْبَعُونَ رَجُلًا اَوْ اَرْبَعُونَ اِلَّا رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد القدوس نے اعمش سے اس نے منہال بن عمرو سے وہ عباد بن عبد اللہ سے انہون نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب یہ آیت اتری وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ تو مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی بنی ہاشم کو میرے پاس بلا لا اور وہ چالیس مرد تھے یا ایک کم چالیس پھر حدیث بیان کی قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّهُ قَصَدَ بِالنِّذَارَةِ اِلَى بَنِي هَاشِمٍ هٰذَا صَدْرُ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ اس حدیث مین یہ ہے کہ آپ نے ڈرانے مین بنی ہاشم کا خاص کر ارادہ کیا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رض مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِجْمَعْ لِي بَنِي الْمُطَّلِبِ ترجمہ پس حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحٰق سے وہ عبد الغفار بن قاسم سے وہ منہال بن عمرو سے وہ عبد اللہ بن حارث سے وہ ابن عباس سے وہ علی رضی اللہ عنہم سے اس کے مثل روایت کرتے ہین مگر اس مین آپ نے فرمایا ہے کہ بنو مطلب کو بلا لا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مَخَارِقٍ وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَا لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ اِنْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ فَعَلَاهَا ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اِنِّي نَذِيرٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اِلٰى اٰخِرِهِ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ مِنْ قَوْلِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود بن موسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد بن مسرہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمن تیمی نے ابو عثمان نہدی سے وہ قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے ان دونون نے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاَقْرَبِينَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کی طرف چلے پھر آپ اس پر چڑھ گئے اور فرمانے لگے اے بنی عبد مناف مین ڈرانیوالا ہون اب اس حدیث مین آپنے بنی عبد مناف کو ان کے ساتھ شامل کر دیا جو بہ نسبت آپکے زیادہ قریب رشتہ مین تھے حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا ثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ ابْنِ وَرْدَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَا بَنِي هَاشِمٍ يَا بَنِي قُصَيٍّ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اَنَا النَّذِيرُ وَالْمَوْتُ الْمُغِيرُ وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّهُ دَعَا بَنِي قُصَيٍّ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْهُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود اور حسان بن غالب نے ان دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن اسمٰعیل نے موسے بن وردان سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اے بنی ہاشم اے بنی قصی اے بنی عبد مناف مین ڈرانیوالا ہون اور موت لوٹنے والی ہے اور قیامت جائے وعدہ ہے اب اس حدیث مین یہ ہے کہ آپنے بنی قصی کو ان رشتہ دارون کے ساتھ بلایا جو کہ بہ نسبت ان کے زیادہ آپکے قریبی رشتہ دار تھے حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ عَنْ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰی یَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ اَنْذَرَ بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ مَعَ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیْهِ وَمِنْهُمْ وَفِی الْحَدِیْثِ اَیْضًا اَنَّهٗ جَعَلَهُمْ جَمِیْعًا وَفِیْ اَرْحَامِهِمْ تَرْجَمَهٗ

حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید اور عفان نے ابوعوانہ سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ موسے بن طلحہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ نازل ہوئی تو نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور پکارے اے بنی کعب بن لوی تم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے بنی عبدمناف تم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے بنی ہاشم تم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے بنی عبدالمطلب اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم بھی اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ کیونکہ میں خدا کی طرف سے تمہاری کسی خیر کا مالک نہیں ہوں صرف یہ ہے کہ تمہاری قرابت ہے سو میں صلہ رحمی کرونگا اب اس حدیث میں ہے کہ حضور نے بنی کعب بن لوی کو ان رشتہ داروں کے ساتھ ملایا جو ان کی نسبت آپکے زیادہ قریبی ہیں۔ اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ نے ان سب کو ذی الارحام بنایا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الصَّفَا فَجَعَلَ یُنَادِیْ یَا بَنِیْ عَدِیٍّ یَا بَنِیْ فُلَانٍ لِبُطُوْنِ قُرَیْشٍ حَتّٰی اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ اِذَا لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَخْرُجَ اَرْسَلَ رَسُوْلًا لِیَنْظُرَ وَجَاءَ اَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَیْشٌ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَیْلًا بِالْوَادِیْ تُرِیْدُ اَنْ تُغِیْرَ عَلَیْكُمْ اَكُنْتُمْ مُصَدِّقِیَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَیْكَ اِلَّا صِدْقًا قَالَ فَاِنِّیْ نَذِیْرٌ لَكُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ دَعَا بُطُوْنَ قُرَیْشٍ كُلَّهَا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے عمرو بن مرہ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ جب یہ آیت اتری وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے اور لگے پکارنے اے بنی عدی اے بنی فلان جو کہ قریش کے قبیلہ میں سے تھے حتیٰ کہ سب جمع ہوگئے پھر بعض نے ایسا کیا کہ اگر خود نہیں آسکا تو اپنے کسی ایلچی کو بھیجدیا کہ دیکھے کیا بات ہے ابولہب اور قریش آئے اور اکٹھے ہوگئے آپنے فرمایا یہ بتلاؤ اگر میں تمکو خبر دوں کہ جنگل میں ایک لشکر ہے جو تم پر یلغار مار کر یگا کیا تم مجھے سچا سمجھوگے سب نے کہا ہاں سچا جانیں گے۔ ہم نے آپکو سوائے سچ بولنے کے کبھی نہیں سنا فرمایا کہ میں تم کو تمہارے سامنے سخت عذاب آنے سے ڈراتا ہوں پس اس حدیث میں ہے کہ آپنے تمام قریش کے قبائل کو جمع کیا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا تَرْجَمَهٗ

حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبدالاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلامہ بن روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے کہ ابوہریرہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ تو آپ نے فرمایا اے گروہ قریش اللہ تعالیٰ سے اپنے نفسوں کو بیچ دو مین تمہین خدا کے عذاب سے فائدہ نہ دونگا اے بنی عبد مناف تم اپنی جانون کو خدا تعالیٰ سے بیچدو مین تمکو خدا کے عذاب سے کچھ فائدہ نہ پونچاؤنگا اے عباس بن عبد المطلب مین تمکو خدا کے عذاب سے کچھ فائدہ نہ پونچاؤنگا اے صفیہ رسول اللہ کی پھپھی مین تم کو عذاب آلہی سے کچھ فائدہ نہ پونچاؤنگا اے فاطمہ بنت رسول اللہ مین تمکو خدا کے عذاب سے کچھ فائدہ نہ پونچاؤنگا حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ یَا صَفِیَّةُ یَا فَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یُّنْذِرَ عَشِیْرَتَهُ الْاَقْرَبِیْنَ اَنْذَرَ قُرَیْشًا بِعِیْدِهَا وَفِیْمَا دُوْنَ ذٰلِكَ اَیْ جَمِیْعًا وَدَوْا اَقْرِبَاءَهُمْ وَلَا ذٰلِكَ لِقَصْدِ بِاِنْذَارِهٖ اِلٰی ذَوِیْ قَرَابَتِهٖ مِنْهُمْ وَتَرْكِ مَنْ لَیْسَ مِنْهُمْ بِذِیْ قَرَابَةٍ لَهٗ فَلَمْ یُنْذِرْهُ كَمَا لَمْ یُنْذِرْ مَنْ یَجْمَعُهٗ وَاِیَّاهُ اَبٌ غَیْرُ قُرَیْشٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا خبر دی مجکو یونس نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجکو سعید اور ابو سلمہ نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کے مثل بیان کیا مگر یہ کہ آپ نے فرمایا اے فاطمہ پس جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو ڈراؤ۔ تو آپ نے قریبی اور بعیدی رشتہ دارون کو ڈرایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب آپکے قرابتی تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو بالضرور آپ ان مین سے قرابتیون کو ڈراتے اور جو آپ کے قرابتی نہ ہوتے انکو نہ ڈراتے جیسا کہ قریش کے سوا کسی اور باپ کو جو آپ سے ملتا تھا نہین ڈرایا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّهٗ اِنَّمَا جَمَعَ قُرَیْشًا كُلَّهَا فَاَنْذَرَهَا لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَهٗ اَنْ یُّنْذِرَ عَشِیْرَتَهُ الْاَقْرَبِیْنَ وَلَا عَشِیْرَةَ لَهٗ اَقْرَبُ مِنْ قُرَیْشٍ فَلِذٰلِكَ دَعَا قُرَیْشًا كُلَّهَا اِذْ كَانَتْ بِاَجْمَعِهَا عَشِیْرَتَهُ الْاَقْرَبِیْنَ ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ آپنے صرف تمام قریش کو جمع کیا پھر انکو ڈرایا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو حکم دیا تھا کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو ڈراؤ اور قریش سے بڑھکر آپکا کوئی زیادہ قریب رشتہ دار نہین اس لئے تمام قریش کو بلایا کیونکہ وہ سب تمام قبیلون مین سے آپ کے زیادہ قریبی ہین۔

قِیْلَ لَهٗ لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ اِذَا كَانَ یَقُوْلُ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْقُرْبٰی وَلٰكِنَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ یَقُلْ لَهٗ كَذٰلِكَ وَقَالَ لَهٗ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ فَاَعْلَمَهٗ اَنَّ كُلَّ اَهْلِ هٰذِهِ الْعَشِیْرَةِ وَمَنْ اَقْرَبُ مِنْهُ مِثْلُ مَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ جَعَلَ ذَا قُرْبٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ غَاصَّةً وَفِیْمَا ذَكَرْنَا مِنْ بَعْدِ هٰذِهِ الْحُجَّةِ الَّتِیْ احْتَجْنَا بِهَا مَا یُغْنِیْنَا عَنِ الْاِحْتِجَاجِ لِقَوْلِ مَنْ قَالَ اِنَّ ذَوِیْ قُرْبٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ هُمْ قُرَیْشٌ كُلُّهَا ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ اگر یہ بات ہوتی جیسا کہ تم کہتے ہو تو چاہیے تھا کہ یہ فرماتا وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْقُرْبٰی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہین فرمایا بلکہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ فرمایا پس آپ کو یہ جتلا دیا کہ اس قبیلہ کے تمام لوگ آپ کے اقربین مین سے ہین اب اس ہمارے بیان سے اس شخص کا قول باطل ہوگیا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی بنی ہاشم اور بنی مطلب کو خاص کرتا ہے اور جسمنے یہ دلیل بیان کی ہے اس مین اس شخص کے قول کی دلیل لانے کی ضرورت باقی نہین رہی جو کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تمام قریش ہین وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ تَاْوِیْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی مَا یَدُلُّ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا ترجمہ اور بلاشبہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل مین کہ قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی یعنی کہدے کہ مین تم سے اس پر کچھ اجرت نہین مانگتا مگر صرف رشتہ دارون سے محبت چاہتا ہون وہ مطلب مروی ہے جو کہ اس معنے پر بھی دلالت کرتا ہے حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِی قَوْلِہٖ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قَالَ اَنْ یَّصِلُوْا قَرَابَتِیْ وَلَا یَکُوْنُ فِیْ ھٰذَا عَلَی الْخِطَابِ لِقُرَیْشٍ کُلِّھَا قَدْرٌ لِذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ قُرَیْشًا کُلَّھَا قَدْ وَلَدَتْہُ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ عِکْرِمَۃَ مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا الْمَعْنٰی اَیْضًا

حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آپ نے اللہ تم کے اس قول مین قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی فرمایا ہے کہ وہ میری قرابت سے صلہ رحمی کرین اور مجھے نہ جھٹلائین اب یہ تمام قریش کو خطاب ہے اور بلاشبہ یہ اس پر دلیل ہے کہ قریش کلھم آپ کے قرابتی ہین اور اس بارہ مین عکرمہؓ سے بھی وہی مروی ہے جو اس مطلب پر دلالت کرتا ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ الْجَلِیُّ قَالَ سَاَلْتُ عِکْرِمَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قَالَ کَانَتْ قَرَابَاتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بُطُوْنِ قُرَیْشٍ کُلِّھَا فَکَاَنَّہٗ اَسْنَدَ النَّاسَ لَہٗ اَوْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن ایوب بجلی نے کہا کہ مین نے عکرمہؓ سے اللہ تعالی کے اس قول قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کے معنے پوچھے تو کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت قریش کے تمام قبیلون سے تھی اور وہ تمام لوگون سے آپ کو زیادہ تکلیف پونچاتے تھے تب اللہ عزوجل نے ان کے بارے مین نازل فرمایا کہ ان سے آپ کہدین کہ اس تبلیغ مین تم سے کچھ اجرت نہین مانگتا مگر صرف یہ کہ قرابت کی دوستی چاہتا ہون (یعنی مجھے مجھ سے قرابت کی وجہ سے محبت اور تکلیف نہ دو) **حَدَّثَنَا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَیْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ عِکْرِمَۃَ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی قَالَ بِسَبَائِیٌّ اَنْتَ قَالَ لَسْتُ بِسَبَائِیٍّ وَلٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُعْلِمَ قَالَ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ اَنْ تَعْلَمَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ مِّنْ اَحْیَاءِ قُرَیْشٍ اِلَّا وَقَدْ عَرَقَ فِیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ کَانَتْ قُرَیْشٌ یَصِلُوْنَ اَرْحَامَھُمْ مِنْ قَبْلِ فَمَا عَدَا اِذْ جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَاھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَقَطَعُوْاہُ وَحَرَمُوْاہُ فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی اَنْ تَصِلُوْنِیْ لِمَا کُنْتُمْ تَصِلُوْنَ بِہٖ قَرَابَتَکُمْ قَبْلِیْ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن نصیر نے عمر بن فروخ سے وہ حبیب ابن الزبیر سے کہا کہ ایک شخص عکرمہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابا عبداللہ اللہ تعالی کے اس قول کے کیا معنی ہین قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی آپنے کہا کیا تو سبائی ہے اس نے جواب دیا کہ مین تو سبائی نہین ہون لیکن مین چاہتا ہون کہ اس آیت کا مطلب سمجھ لون فرمایا کہ تیرا ارادہ سمجھنے کا ہے تو جان لے کہ قریش کے جتنے قبیلے تھے ان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رگ (اصل) تھی اور بلاشبہ قریش اپنے ہمیشہ سے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کیا کرتے تھے کہ اتنے مین نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کو اپنے اسلام کی دعوت دی انہون نے آپ سے قطع رحم کر لیا اور آپ کو روک دیا اور محروم کر دیا تب اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ان سے آپ کہدین کہ مین تم سے اس پر کچھ مزدوری نہین مانگتا مگر صرف یہ کہ رشتہ قرابت کی محبت قائم رکھو تم مجھ سے صلہ رحمی کیا کرو جیسا کہ تم مجھ سے پہلے اپنی قرابت سے صلہ رحمی کیا کرتے تھے **وَقَدْ رُوِیَ** عَنْ مُجَاھِدٍ فِیْ ذٰلِکَ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا الْمَعْنٰی ترجمہ اور بلاشبہ مجاہدؒ سے بھی اسی بارہ مین وہ مروی ہے جو اس معنے پر دال ہے **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاھِدٍ فِیْ قَوْلِہٖ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ وَتُصَدِّقُوْنِیْ وَتَصِلُوْا رَحِمِیْ فَفِیْ مَا رَوَیْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَعَنْ عِکْرِمَۃَ وَعَنْ مُجَاھِدٍ فِیْ تَاْوِیْلِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ذَوُوْ قَرَابَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ تَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ تَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَجْهٌ يُخَالِفُ هٰذَا الْوَجْهَ

ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقا نے ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول مین کہ کہدے مین تم سے اس پر کچھ اجرت نہین مانگتا مگر قرابت کی محبت۔ کہتے ہین مطلب یہ ہے کہ تم میری اتباع کرو مجھے سچا سمجھو مجھسے صلہ رحمی کرو پس جو تاویلین ہمنے اس مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عکرمہ اور مجاہد سے اس آیت کے بارہ مین روایت کی ہین اس امر پر دال ہین کہ تمام قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہین اور اس کے موافق وہ بھی ہے جو کہ ہم نے اس قول کی تاویل مین ذکر کیا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو ڈرا دے مگر صرف یہ ہے کہ حسنؒ سے البتہ اس آیت کی تاویل مین ایک ایسا معنے بیان کیا گیا ہے جو کہ اس مطلب کے خلاف ہے **حل لغات**

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ قَوْلِهٖ قُلْ لَّآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ التَّقَرُّبُ اِلَى اللّٰهِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ فَاَمَّا مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ قُرَيْشًا مِّنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى اَيْضًا مَنْ مَسَّتْ رَحِمُهٗ رَحِمَ مَنْ قِبَلِ اُمَّهَاتِهٖ اِلٰى مُنْتَهٰى كُلِّ اَبٍ لِكُلِّ اُمٍّ مِّنْ اُمَّهَاتِهٖ مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا قَرَابَاتُهٗ اِحْتَجَّ لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بِالنَّظَرِ قَالَ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يَسْتَبِيْنُهٗ مِنْ اَبِيْهِ وَمِنْ اُمِّهٖ مُخْتَلِفًا وَلَمْ يَمْنَعْهُ اِخْتِلَافُ نَسَبِهٖ مِنْهُمَا اِنْ كَانَ ابْنًا لَهُمَا ثُمَّ رَاَيْنَاهُ يَكُوْنُ لَهٗ قَرَابَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهٖ مِنْ اَبِيْهِ قَرَابَةٌ لِّذِيْ قَرَابَةِ اَبِيْهِ وَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهٖ مِنْ اُمِّهٖ قَرَابَةٌ لِّذِيْ قُرْبٰى اُمِّهٖ اَلَا تَرٰى اَنَّهٗ يَرِثُ اِخْوَتَهٗ لِاَبِيْهِ وَاِخْوَتَهٗ لِاُمِّهٖ وَتَرِثُهٗ اِخْوَتُهٗ لِاُمِّهٖ وَاِخْوَتُهٗ لِاَبِيْهِ وَاِنْ كَانَ وَالِدَاتُ قَرِيْبَاتٍ مِّنْ ذَكَرٍ نَا مُخَالِفًا لِّلْمِيْرَاثِ الْقَرِيْبِ الْاٰخَرِ وَلَيْسَ اِخْتِلَافُ ذٰلِكَ بِمَانِعٍ مِّنْهُ الْقَرَابَةَ فَلَمَّا كَانَ ذَوُوْ قُرْبٰى اُمِّهٖ قَدْ صَارُوْا لَهٗ قَرَابَةً كَمَا اَنَّ ذَوِيْ قُرْبٰى اَبِيْهِ قَدْ صَارُوْا لَهٗ قَرَابَةً كَانَ مَا يَسْتَحِقُّهٗ ذَوُوْ قُرْبٰى اَبِيْهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِّنْهُ يَسْتَحِقُّ ذَوُوْ قُرْبٰى اُمِّهٖ بِقَرَابَتِهِمْ مِّنْهُ مِثْلَهٗ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے وہ ہشیم سے وہ منصور بن زاذان سے وہ حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول مین کہ کہدے مین تم سے اس پر کوئی اجرت نہین مانگتا مگر قرابت کی محبت چاہتا ہون فرمایا کہ عمل صالح سے تم اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو لیکن جو عالم شخص اس طرف گیا ہے کہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہین اور آپ کے وہ بھی قریبی ہین کہ جو آپ سے اس صلہ رحم سے تعلق رکھتے ہین جو کہ آپ کے ماؤن کی طرف سے جس قبیلہ مین سے وہ ہین ان کے ہر ایک اعلیٰ باپ تک پونچتا ہے تو یا شبہ اس نے اپنے مذہب کے لئے نظر و قیاس سے دلیل لی ہے اور یہ کہا ہے کہ مین دیکھتا ہون ایک شخص اپنے باپ اور مان کی نسبت سے مختلف ہوتا ہے لیکن اگر وہ ان دونون کا بیٹا ہوتا ہے تو یہ اختلاف نسب اس کو مان کے بیٹے ہونے سے مانع نہین ہوتا پھر ہم اس کو دیکھتے ہین کہ اس کی قرابت دونون سے ہوتی ہے پھر وہ باپ کی قرابت کی وجہ سے باپ کے قرابتیون سے ہوگا اور مان کی قرابت کی وجہ سے مان کے رشتہ دارون کا قریبی ہوگا کیا تجھے معلوم نہین کہ وہ اپنے علاتی بھائیون اور اخیافی بھائیون کا وارث ہوگا اور اس کے وارث اس کے علاتی بھائی اور اخیافی بھائی بنینگے اگرچہ ان فریقون کی میراث ایک دوسرے کے خلاف ہے لیکن یہ اختلاف قرابت کا مانع نہین پس جبکہ اس کی مان کے رشتہ دار اس کے قرابتی ہین جیسا کہ باپ کے رشتہ دار اس کے رشتہ دار ہین تو چاہیئے کہ باپ کے رشتہ دار اپنی قرابت کی وجہ سے جس کے مستحق ہوتے ہین اسی طرح مان کے رشتہ دار اپنی قرابت کی وجہ سے اس کے مستحق ہون وَقَدْ تَكَلَّمَ اٰخَرُوْنَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْعِلْمِ فِي مِثْلِ هٰذَا إِنِّي رَجُلٌ أَوْصَى لِذِي قَرَابَةٍ فُلَانٍ بِمِثْلِ مَالِهِ فَقَالُوا إِنِّي ذٰلِكَ أَنْوَاعٌ الْأَسْبَابِهَا وَنُبَيِّنُ مَذْهَبَ صَاحِبِ كُلِّ قَوْلٍ مِنْهَا الَّذِي أَدَاهُ إِلَى قَوْلِهِ الَّذِي قَالَهُ مِنْهَا فِي كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ هِيَ كُلُّ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ لِلْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ مَا أَوْصَى لَهُمْ بِهِ مِنْ قِبَلِ آبَائِهِ وَمِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِي ذٰلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ آبَائِهِ عَلٰى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ لَهُ عَمٌّ وَخَالٌ فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ آبَائِهِ كَقَرَابَةِ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ فَيَبْدَأُ أَوَّلًا فِي ذٰلِكَ عَمَّهُ عَلٰى خَالِهِ فَيَجْعَلُ الْوَصِيَّةَ لَهُ وَكَانَ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ يَقُولُ الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ آبَائِهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ دُونَ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُمْ وَسَوَّاءٌ فِي ذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ لِلْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا الْوَصِيَّةُ فِي ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا أَبٌ وَاحِدٌ مُذْ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ آبَائِهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ وَسَوَّيَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مَحْرَمَةً مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ غَيْرَ مَحْرَمَةٍ وَلَمْ يَفْصِلَا فِي ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْآبَاءِ عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ ترجمہ اور اہل علم نے اسی طرح اس شخص کے بارہ مین کلام کیا ہے جس نے یہ وصیت کی کہ فلان شخص کے قرابتیون کو میرے مال کا ثلث دیا جائے اس مین علماء کے کئی اقوال ہین ہم ان کو بیان کرتے ہین اور ہر ایک صاحب کا مذہب یہان بیان کرتے ہین۔ انشاء اللہ ہمارے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو فرماتے ہین کہ یہ وصیت اس شخص کے ان ذی رحم محرمون کو ملیگی جو اس کے باپ اور مان کی طرف سے رشتہ دار ہین لیکن مان کے رشتہ دارون سے پہلے باپ کے رشتہ دارون سے شروع کیجائیگی اس کی تفصیل یہ ہے کہ مثلاً اس کا چچا اور مامون ہے اب چچا کی قرابت باپ کیوجہ سے ایسی ہے جس طرح مامون کی قرابت مان کی وجہ سے ہے اس مین چچا کو مامون پر مقدم کرکے اسی کو وصیت کا مال دیا جائیگا اور امام زفر بن ہذیل رحمۃ کہتے تھے کہ وصیت اس کے سب قرابتیون کو ہوگی باپ کی طرف سے ہون یا مان کی طرف سے اور جو ان سے دور رشتہ مین ہین ان کو نہ ملے گی اور یہ رشتہ دار وصیت کرنیوالے کے قریبی رشتہ دار ہون یا نہ ہون۔ اور امام ابو یوسف اور محمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہین (کہ اس مین اور بھی تعمیم ہے) یہ وصیت اس شخص کو ملے گی کہ اس کا اور موصی کا ایک باپ ہو (یعنی ایک باپ کے اولاد ہون) جب سے کہ ہجرت ہوئی ہے خواہ باپ کی طرف سے ہو خواہ مان کی طرف سے خواہ بعید ہون خواہ قریب ہون خواہ ذی رحم محرم ہون خواہ نہون اور یہ بھی تفصیل نہین کی کہ ذی رحم پدری کو ذی رحم مادری پر فضیلت ہے **وَكَانَ** آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِمَا وَصَفْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَالْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُو الثَّالِثِ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبُو الرَّابِعِ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ اور دوسرے علماء اور ہو گئے ہین کہ یہ وصیت جو ہم نے بیان کی ہے ہر اس شخص کو دی جائیگی کہ وہ اور موصی تیسرے باپ مین جا ملین وہان سے لیکر نیچے تک کو ملے گی اور وہ اس مین اس طرف بھی گئے ہین کہ یہ وصیت اس شخص کے لئے ہوگی کہ جس کو اور فلان موصی کو چوتھے باپ نے اس کی قرابت کی وجہ سے جا ملایا ہو یہان تک کہ اس کے نیچے تک پونچ جائے **وَكَانَ** آخَرُونَ يَذْهَبُونَ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ فِيمَا ذَكَرْنَا لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوصِي لِقَرَابَتِهِ أَبٌ وَاحِدٌ فِي الْإِسْلَامِ أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِأَبَائِهِ أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ إِمَّا مِنْ أَبٍ وَإِمَّا عَنْ أُمٍّ إِلٰى أَنْ يَلْقَاهُ يَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيثُ وَيَقُومُ بِهِ الشَّهَادَاتُ فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْفَصْلِ فَنَا سِدٌ عِنْدَنَا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى أَعْطٰى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ وَالْأَغْنِيَاءُ مِنْهُمْ غَيْرُ ذَوِي أَرْحَامٍ مَحْرَمَةٍ ترجمہ اور تیسرے علماء اس مین اس طرف گئے ہین کہ اس صورت مین وصیت اس شخص کو ملے گی جسے اور فلان موصی کو ایک باپ نے اس کی قرابت کی وجہ سے ملایا ہے اسلام یا جاہلیت مین کہ وہ اس کے آباء یا امہات کی طرف سے اس تک لوٹتے ہین باپ کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

طرف سے یا مان کی طرف سے یہان تک کہ اس کو مل جائے اس سے میراث ثابت ہو اور اس سے گواہیان قائم ہون لیکن جس طرف کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ گئے ہین جس کا ہم نے اس فصل مین ذکر کیا ہے ہمارے نزدیک ٹھیک نہیں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب رشتہ دارون کا حصہ تقسیم کیا تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا حالانکہ ان مین اکثر ذی رحم محرم نہ تھے **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَمَرَ اَبَا طَلْحَۃَ اَنْ یَّجْعَلَ شَیْئًا مِّنْ مَالِہٖ فَجَاءَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ فَاَمَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّجْعَلَ فِیْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِہٖ فَجَعَلَہٗ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَلِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ فَاَمَّا حَسَّانُ فَلَقِیَاہُ عِنْدَ اَبِیْہِ الثَّالِثِ وَاَمَّا اُبَیٌّ فَلَقِیَاہُ عِنْدَ اَبِیْہِ السَّابِعِ وَلَیْسَا بِذِیْ اَرْحَامٍ مِّنْہُ مُحَرَّمَۃٍ **ترجمہ** اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ابو طلحہ کو حکم دیا کہ اپنے مال مین سے جس کو بنی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تہا اللہ اور اس کے رسول کے لئے کردے اور اس کو حکم دیا کہ اس کو اپنے غریب رشتہ دارون کو دیدے تب ابو طلحہ نے اُبی بن کعب اور حسان بن ثابت کو دیدیا حسان تو انکو انکے تیسرے باپ تک جا ملتا تھا اور ابی انکو انکے ساتوین باپ سے جا ملتا تھا۔

اور اُس کے ذی رحم محرم نہ تھے **وَجَاءَتْ** بِذٰلِکَ الْاٰثَارُ فَمِنْہَا مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَہْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَاءَ اَبُوْ طَلْحَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ وَکَانَ دَارُ ابْنِ جَعْفَرٍ وَالدَّارُ الَّتِیْ قُبَالَتَہَا قَصْرُ حَدِیْلَۃَ حَوَائِطَ قَالَ وَکَانَ قَصْرُ حَدِیْلَۃَ حَوَائِطَ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ فِیْہَا بِیْرٌ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُہَا فَیَشْرَبُ مِنْ مَائِہَا وَیَاْکُلُ ثَمَرَہَا فَجَاءَ اَبُوْ طَلْحَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ ھٰذِہِ الْبِیْرُ فَہِیَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ اَرْجُوْ بِرَّہَا وَذُخْرَہَا اِجْعَلْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَخٍ یَا اَبَا طَلْحَۃَ مَالٌ رَابِحٌ قَدْ قَبِلْنَاہُ مِنْکَ وَرَدَدْنَاہُ عَلَیْکَ فَاجْعَلْہُ فِی الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ طَلْحَۃَ عَلٰی ذَوِیْ رَحِمِہٖ فَکَانَ مِنْھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَبَاعَ حَسَّانُ نَصِیْبَہٗ مِنْ مُعَاوِیَۃَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ حَسَّانًا بَیْعُہٗ صَدَقَۃٌ اِلٰی طَلْحَۃَ فَقَالَ لَاٰبِیْعُ صَاعًا بِصَاعٍ مِّنْ وَرِقِہِمْ **ترجمہ** اور اس مین احادیث آئی ہین ان مین سے وہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ماجشون نے اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا کہ جب یہ آیت اتری لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ یعنی تم ہرگز نیکی تک نہ پونچوگے حتی کہ اس مال مین سے خرچ کرو جس کو کہ تم دوست رکھتے ہو۔ ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے بحالیکہ آپ منبر پر تھے اور ابن جعفر کا گھر اور جس گھر سے قصر حدیلہ ملا ہوا تھا باغ تھے اور قصر حدیلہ ابو طلحہ کا باغ تھا جس مین کہ کنوان تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس مین جایا کرتے اس کا پانی پیتے تھے اس کا پھل کہایا کرتے تھے ابو طلحہ آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جبتک اپنے محبوب مال کو خرچ نہ کروگے نیکی کو نہ پونچوگے اور میرے پاس میرا زیادہ پیارا مال یہ کنوان ہے سو وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے مین اس کی نیکی اور ذخیرہ کی امید رکھتا ہون یا رسول اللہ جہان آپ چاہین اس کو خرچ کردین تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ واہ اے ابو طلحہ یہ مال نافع ہے ہم نے اس کو تم سے قبول کر لیا اور تجھی کو واپس کر دیا تم اس کو اپنے رشتہ دارون مین تقسیم کردو۔ انس فرماتے ہین کہ پھر ابو طلحہ نے اپنے ذی رحم محرم مین اس کو صدقہ کر دیا ان مین سے ابی بن کعب اور حسان بن ثابت تھے کہا کہ پھر حسان نے اپنا حصہ معاویہ کے پاس بیچ ڈالا تب اُسے کہا گیا کہ حسان ابو طلحہ کے صدقہ کو بیچتا ہے انہون نے کہا کہ مین ایک صاع زمین کو بعوض صاع دراہم کے نہ بیچونگا یعنی گو دراہم سے زمین کو تولکر کوئی دے تب بھی نہ دونگا **حَدَّثَنَا** اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا جَآءَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِیَ الَّذِیْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا اِلَیَّ اَسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّةً لَمْ اُعْلِنْهُ قَالَ اِجْعَلْهُ فِیْ فُقَرَآءِ قَرَابَتِكَ وَفُقَرَآءِ اَهْلِكَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ یا کہا کہ جب آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی یعنی کون شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دیتا ہے تو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا وہ باغ کہ جو فلان فلان مقام پر ہے اگر مین اس کو چھپا سکتا تو ظاہر نہ کرتا مطلب یہ کہ مین اس کو دینا چاہتا ہون) آپنے فرمایا کہ اس کو اپنے غریب رشتہ دارون اور غریب گھر والون کو دیدو حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَتْ لِاَبِیْ طَلْحَةَ اَرْضٌ نَجْعَلُهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَجَاءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِجْعَلْهَا فِیْ فُقَرَآءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَاُبَیٍّ قَالَ اَبِیْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَیْهِ مِنِّیْ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ثمامہ سے کہا کہ فرمایا انسؓ نے ابوطلحہؓ کی زمین تھی انہون نے اس کو اللہ عزوجل کے لئے صدقہ کر دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اس کو اپنے غریب فقرا مین تقسیم کر دے تب اس نے حسان اور ابیؓ کو دیدی میرے باپ ثمامہ سے وہ انسؓ سے روایت کرتے ہین کہ مجھ سے یہ دونون اس کے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِهِ اِلَیْهِ حَائِطًا خَدِیْلَةَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَدْخُلُهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْهَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ الْحَائِطُ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِیْهِ وَاَنَا اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبدالاعلےٰ نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن وہب نے کہ امام مالک نے اس کو حدیث بیان کی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے کہ اس نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مدینہ مین ابوطلحہ انصاری سے زیادہ کھجورین رکھتے تھے اور اس کے مال مین سے اس کے نزدیک ایک باغ حدیلہ زیادہ محبوب تھا وہ مسجد کے سامنے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مین اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے (اور اس کی کھجورین بھی کھایا کرتے تھے) جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ نازل ہوئی تو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مین یہ فرماتا ہے کہ جب تک تم اپنا محبوب مال خرچ نہ کرو گے نیکی تک ہرگز نہ پہونچو گے اور میرے پاس زیادہ پیارا مال یہ باغ ہے مین اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

صدقہ کر دیتا ہوں اس کی نیکی اور ذخیرہ کی اللہ کے نزدیک امید کرتا ہوں آپ اس کو جہاں مناسب سمجھیں خرچ کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ واہ یہ مال مفید ہے اور جو تو نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو اپنی قریبی رشتہ داروں کو دیدو ابو طلحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں پھر اس کو اپنے قریبوں اور اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَهَا فِیْ اُبَیٍّ وَحَسَّانٍ وَاِنَّمَا یَنْتَفِعُ هُوَ وَاُبَیٌّ عِنْدَهٗ بِهٖ اِلَّا بِاِتْبَاعِ اَبِیْ طَلْحَةَ اِیَّاهُمَا زَیْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَیْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِیِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ ابْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَیْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِیِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَكِلَاهُمَا لَیْسَ بِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی فَسَادِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْقَرَابَةَ لَیْسَتْ اِلَّا مَنْ كَانَتْ رَحِمُهٗ رَحِمًا مَحْرَمًا وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ زُفَرُ بْنُ الْهُذَیْلِ مِمَّا قَدْ حَكَیْنَا عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْفَصْلِ فَاسِدٌ اَیْضًا اِلَّا تَرَ اَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَعْطٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ اَعْطَاهُمْ مِنْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی قَدْ سَوّٰی بَیْنَ مَنْ قَرُبَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُ وَبَیْنَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهٗ مِنْهُ اِذْ هُمْ جَمِیْعًا لَهٗ ذَوُوْ قَرَابَةٍ فَلَوْ كَانَ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ یَجِبُ مَنْ بَعُدَ مِنْهُ اِذَا اَعْطَاهُ بَعِیْدًا مَعَ قَرِیْبٍ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَمَرَهٗ اَنْ یُّعْطِیَ ذَا قَرَابَتِهٖ وَلَمْ یَكُنْ لِیُخَالِفَ مَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَدْ جَمَعَ فِیْ عَطِیَّتِهٖ اُبَیًّا وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَاَحَدُهُمَا اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنَ الْاٰخَرِ اِنْ كَانَ مِنْ ذَوِیْ قَرَابَتِهٖ وَلَمْ یَكُنْ لِمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ كَمَا لَمْ یَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِعْطَائِهٖ بَنِی الْمُطَّلِبِ مَعَ بَنِیْ هَاشِمٍ مُخَالِفًا لِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ فِیْ اِعْطَائِهٖ مِنْ قَرَابَتِهٖ وَاَمَّا مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ الَّذِیْنَ قَالُوْا قَرَابَةُ الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهٗ وَاِیَّاهُ اَبُوْهُ الرَّابِعُ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مِنْ اٰبَائِهٖ فَفَاسِدٌ اَیْضًا لِاَنَّ اَهْلَ الَّذِیْنَ ذَهَبُوْا اِلَیْهِ اَیْضًا قَدْ لَهُمْ عَلَیْهِ فِیْمَا ذَكَرُوْا اِعْطَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی بَنِی الْمُطَّلِبِ هُمْ بَنُوْ اَبِیْهِ لِلرَّابِعِ وَلَمْ یُعْطِ بَنِیْ اَبِیْهِ الْخَامِسِ لِاَبٍ اَحَدٍ مِنْ اٰبَائِهِ الَّذِیْنَ فَوْقَ ذٰلِكَ وَقَدْ رَاَیْنَاهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ حَرَمَ بَنِیْ اُمَیَّةَ وَبَنِیْ نَوْفَلٍ فَلَمْ یُعْطِهِمْ شَیْئًا لِاَنَّهُمْ لَیْسُوْا مِنْ ذَوِیْ قَرَابَتِهٖ فَكَذٰلِكَ یَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ یَّكُوْنَ اِذْ حَرَمَ مَنْ فَوْقَهُمْ اَنْ یَّكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَیْسَ لِاَنَّهُمْ لَیْسُوْا مِنْ قَرَابَتِهٖ وَهٰذَا اَبُوْ طَلْحَةَ قَدْ اَعْطٰی مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِعْطَائِهٖ اِیَّاهُ ذَا قَرَابَتِهٖ الْفُقَرَاءَ بَعْضَ بَنِیْ اَبِیْهِ الرَّابِعِ فَلَمْ یَكُنْ بِذٰلِكَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُخَالِفًا وَلَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَهٗ مِنْ ذٰلِكَ فَاَمَّا مَا ذَهَبَ الْیَهِ الَّذِیْنَ قَالُوْا قَرَابَةُ الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهٗ وَاِیَّاهُ اَبُوْهُ الثَّالِثُ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی اَعْطٰی بَنِیْ هَاشِمٍ اَجْمَعِیْنَ وَهُمْ بَنُوْ اَبِیْهِ الثَّالِثِ فَكَانُوْا اَقْرَبَهُمْ مِنْهُ وَاَعْطٰی بَنِی الْمُطَّلِبِ مَا اَعْطَاهُمْ لِاَنَّهُمْ حَامَوْهُ وَلَمْ كَانَ اَعْطَاهُمْ لِاَنَّهُمْ قَرَابَتُهٗ اَعْطٰی مَنْ هُوَ فِی الْقَرَابَةِ مِثْلُهُمْ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ وَبَنِیْ نَوْفَلٍ فَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ اَعْطٰی بَنِی الْمُطَّلِبِ بِالْحِلْفِ لَا بِالْقَرَابَةِ اَعْطٰی جَمِیْعَ حُلَفَائِهٖ فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَهٗ وَلَقَدْ شَدَّهٗ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْخُزَاعِیُّ بِذٰلِكَ الْحِلْفِ

ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ دیکھئے یہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس باغ کہ جنہوں نے اس باغ کو ابی اور حسان کو دیدیا وہ اور ابی اس کے ساتویں باپ تک جاملتے ہیں کیونکہ ابو طلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور دونوں ابو طلحہ کے ذی رحم محرم نہیں اب یہ اس شخص کے قول کے فساد پر دلیل ہے جو یہ کہتا ہے کہ قرابت وہی ہے جو کہ ذی رحم محرم کی ہو لیکن جس طرف امام زفر بن ہذیل گئے ہیں جسکا بیان ہم نے اس فصل میں کیا ہے وہ بھی فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو رشتہ داروں کے حصہ میں سے دیا کہ جن میں ذی رحم محرم اور غیر ذی رحم محرم برابر تھے کیونکہ وہ سب کے سب

toobaa-elibrary.blogspot.com

رشتہ دار تھے اب اگر قریبی بعیدی رشتہ دار کو محروم کر دیتا تو آپ بعید کو قریب کے ہوتے ہوئے نہ دیتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ صرف قریبی رشتہ داروں کو دو اور آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف کبھی نہ کرتے تھے اور یہ ابو طلحہ ہیں کہ جس نے اپنے صدقہ میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو دیا اور ان دونوں میں سے اگر وہ قریبی تھے تو ایک زیادہ قریبی تھا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف نہیں کیا جیسا کہ حضور نے بنی مطلب بنی ہاشم کے دیئے میں خلاف حکم خداوندی نہیں کیا اور وہ علما و جواد ہو گئے ہیں اور جو کہتے ہیں کہ مرد کے قرابتی وہ ہیں کہ ان کو اور اس کو چوتھا باپ ملائے نیچے کے باپ تک سو یہ بھی فاسد ہے کیونکہ انکی بھی اس میں یہ دلیل ہے جسکا وہ ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داروں کے حصہ سے بنو المطلب کو دیا اور وہ آپ کے چوتھے باپ کے بیٹے ہیں اور آپنے پانچویں باپ کے بیٹوں کو کچھ نہیں دیا اور نہ ان باپوں کے کسی بیٹے کو دیا جو اس سے اوپر ہیں حالانکہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے بنی امیہ اور بنی نوفل کو محروم کیا ہے اور ان کو کچھ نہیں دیا اس لئے نہیں کہ آپ کے قرابتی نہ تھے اور یہ ابو طلحہ ہیں کہ جنہوں نے خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اپنے فقرا قرابتیوں کو دیا ہے جو کہ ساتویں باپ کے بیٹے تھے پس اس میں ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف نہ تھے اور نہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے فعل پر انکار کیا تھا اور وہ لوگ جو اس طرف گئے ہیں کہ مرد کے رشتہ دار وہ لوگ ہیں کہ ان کو اور اس کو اس کا تیسرا باپ ملائے اس سے نیچے تک وہ یہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داروں کو تقسیم کیا تو سب بنی ہاشم کو دیا اور وہ آپکے تیسرے باپ کے بیٹے تھے اُن کی آپ سے قرابت تھی اور بنی المطلب کو جو کچھ دیا اس لئے دیا کہ وہ ان کے حلیف تھے اور اگر ان کو قرابت کیوجہ سے دیتے تو جو ان کی طرح قریبی تھی ان کو بھی دیتے جیسے بنی امیہ بنی نوفل اور یہ قول بھی ہمارے نزدیک فاسد ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر بنو مطلب کو حلف کی وجہ سے دیا ہوتا نہ قرابت کی وجہ سے تو بالضرور اس کے سب حلیفوں کو دیتے کیونکہ خزاعہ بھی حلیف تھے اور عمرو بن سالم خزاعی نے آپ کے سامنے اس حلف کے اشعار پڑھے تھے حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مَكَّةَ وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُو بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَكْرٍ بَعْدَ قِتَالٍ فَاَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَاهَرَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوا فِيهِمْ فَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَدَعَاهُ اِلَى النُّصْرَةِ وَاَنْشَدَ فِي ذٰلِكَ ؎ لَاهُمَّ اِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا ؎ حِلْفَ اَبِينَا وَاَبِيهِ الْاَتْلَدَا ؎ وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا ؎ اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا ؎ وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا ؎ وَجَعَلُوا لِي بِكَدَاءٍ رَصَدًا ؎ وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدًا ؎ وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا ؎ نَتْلُو الْقُرْاٰنَ رُكَّعًا وَسُجَّدًا ؎ ثُمَّةَ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا ؎ فَانْصُرْ رَسُولَ اللّٰهِ نَصْرًا اَعْتَدَا ؎ وَابْعَثْ جُنُودَ اللّٰهِ وَاْتِي مَدَدًا ؎ فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَاْتِي مُزْبِدًا ؎ فِيهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا ؎ اِنْ لَمْ يَكُنْ خَسْفًا يَجُحُّهُمْ بِدَا ؎ قَالَ حَمَّادٌ وَهٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهُ عَنْ اَيُّوبَ وَبَعْضُهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ وَاَكْثَرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے وہ عکرمہ سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی تو خزاعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ جاہلیت میں حلیف تھے اور بنو بکر قریش کے حلیف تھے پھر خزاعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح میں داخل

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوئے اور بنو بکر قریش کی صلح مین داخل ہوئے اس کے بعد خزاعہ اور بکر مین لڑائی ہوئی قریش نے بکر کی ہتھیارون اور کھانے سے مدد کی اور ان پر سایہ بھی کیا بنو بکر خزاعہ پر غالب آگئے اور ان کو قتل کر دیا پھر خزاعہ کا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور جو قوم سے حال کیا تھا آپ کو بتلایا اور آپ سے مدد مانگی اور اس بارہ مین یہ اشعار پڑھے ؎ خداوندا مین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شعر سناتا ہون جو کہ ہمارے اور اپنے پرانے باپ کا حلیف ہے ہم والد تھے اور آپ فرزند تھے۔ بلاشبہ قریش نے تمہارے وعدہ کا خلاف کیا ہے۔ اور انہون نے گمان کیا ہے کہ مین کسی کو نہین پکارون گا۔ انہون نے تمہارے عہد کو توڑ ڈالا ہے۔ اور کداء مین میرے لئے گھات بنا رکھی۔ وہ بہت ذلیل ہین اور ان کا شمار تھوڑا ہے۔ وہ ہم پر وتیر مین پچھلے وقت آگئے۔ کہ ہم قرآن پڑھتے تھے اور رکوع و سجدہ کرتے تھے۔ پھر ہم مسلمان بنے رہے اور ہم نے ہاتھ نہین کھینچا پس خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح تیار دے۔ اور خدائی لشکر کو مدد کے لئے بھیج۔ ایسے لشکر کو کہ سمندر کی طرح جھاگ مارتا ہے۔ ان مین رسول اللہ ہون جو کہ اس امر سے بری ہون کہ ان کو ہم پر ذلت کی تکلیف دین کہ جس مین انکا چہرہ متردد ہو حماد کہتے ہین کہ ان شعرون مین بعض تو ایوب کی روایت سے ہین اور بعض یزید بن حازم کی روایت سے ہین۔ اور دکتر محمد بن اسحٰق کی روایت سے ہین حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهِ نَحْوَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ الْمُنَاشِدَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الشِّعْرِ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ خُزَاعَةَ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى لِلْحِلْفِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ إِسْتَحَالَ أَنْ يَقُولَ إِعْطَاءُ بَنِي الْمُطَّلِبِ لِلْحِلْفِ وَلَوْ كَانَ إِعْطَاءُهُمْ لِلْحِلْفِ أَيْضًا لَأَعْطَى مَوَالِيَ بَنِي هَاشِمٍ وَهُوَ عَلَمٌ يُطِيمُ شَيْئًا وَأَمَّا مَا ذَهَبَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا فَهُوَ أَحْسَنُ هَذِهِ الْأَقْوَالِ كُلِّهَا عِنْدَنَا لِمَا قَدَّمْنَا بَيَّنَّا النَّاسَ فِي هَذَا هَلْ يُلْحَقُونَ إِلَى الْعَبَّاسِ وَكَذَلِكَ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ كُلٌّ هُوَ لَا يَنْسُبُ أَوْلَادَهُمْ إِلَّا إِلَى آبَائِهِمُ الْأَعْلَى فَيُقَالُ بَنُو الْعَبَّاسِ وَبَنُو عَلِيٍّ وَبَنُو مَنْ ذَكَرْنَا حَتَّى قَدْ صَلَّوْا إِلَيْهِمْ جَمِيعَهُمْ وَحَتَّى قَدْ صَدَرُوا بِهِمْ مُتَفَرِّقِينَ كَأَهْلِ الْعَشَائِرِ الْمُخْتَلِفَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے فہد بن سلیمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے محمد بن اسحٰق سے وہ زہری وغیرہ سے اس کے مثل روایت کرتے ہین مگر یہ کہ اس نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شعر پڑھنے والا عمرو بن سالم تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزاعہ کو اس قسم کی وجہ سے جو آپ مین اور ان مین تھی رشتہ دارون کے حصہ مین داخل نہ کیا تو اب یہ امر محال ہے کہ بنی مطلب کو قسم کی وجہ سے دیا ہو اور اگر ان کو قسم کی وجہ سے دیتے تو بالضرور بنی ہاشم کے غلامان آزاد شدہ کو بھی دیتے حالانکہ آپ نے ان کو بھی کچھ نہ دیا لیکن جس طرف امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ علیہما گئے ہین جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ہمارے نزدیک ان سب قولون سے عمدہ قول ہے کیونکہ ہم اپنے زمانہ مین لوگون کو دیکھتے ہین کہ وہ حضرت عباس رضؓ کی طرف اپنی نسبت کرتے ہین علی ہذا اولاد علی و اولاد جعفر و اولاد عقیل و اولاد زبیر و طلحہ سب کی اولاد اپنے اعلیٰ باپ کی طرف اپنی نسبت کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ وہ بنو العباس ہین وہ حضرت علی کی اولاد ہے اور جن کا ہم نے بیان کیا ہے ان کی اولاد ہے حتیٰ کہ یہ امر انکو جمع کر دیتا ہے اور وہ اپنے باپون کی وجہ سے متفرق ہوتے ہین جیسا کہ اور قبائل مختلفہ ہین فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى إِنَّمَا جَعَلَهُ لِمَنْ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُ أَبٌ جَاهِلِيٌّ فَكَانَ بَنُو ذَلِكَ الْأَبِ مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ وَكَذَلِكَ مَنْ أَعْطَاهُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّمَا أَعْطَاهُ مِمَّنْ وَلَدَ فَإِنَّمَا يَجْمَعُهُمْ وَإِيَّاهُ أَبٌ جَاهِلِيٌّ فَلَهُ قُلْنَا إِنَّ قَرَابَةَ الرَّجُلِ هِيَ مَنْ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُ أَقْصَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ ترجمہ اگر کوئی کہے کہ ہم نے رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے رشتہ دارون کا حصہ تقسیم کیا تو صرف ان کو دیا کہ آپکو اور انکو جاہلی باپ نے ملایا ہے پس اس باپ کے بیٹے آپ کے رشتہ دار ہونگے علیٰ ہذا جس کو ابو طلحہ نے دیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کیونکہ انکو اور اس کو جاہلی باپ نے ملایا تھا اب تم نے کیون کہا ہے کہ مرد کا قریبی وہی شخص ہے کہ اس کو اور اس کو اسلام مین، ان کا اعلیٰ باپ ملا دے قِيْلَ لَهُ قَدْ ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِي كِتَابِنَا هَذَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى قَرَابَةً وَمَنَعَ قَرَابَةً وَقَدْ كَانَ كُلُّ مَنْ أَعْطَاهُ وَكُلُّ مَنْ حَرَمَهُ مِمَّنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْ مَوْضِعٍ مِنْهُ وَمَوْضِعُ الَّذِي أَعْطَاهُ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُمْ عَشِيرَةٌ قَاصِيَةٌ يُنْسَبُونَ إِلَيْهَا حَتَّى يُقَالَ لِجَمِيعِهِمْ هَؤُلَاءِ الْقُرَشِيُّونَ وَلَا يُنْسَبُونَ إِلَى مَا بَعْدَ قُرَيْشٍ فَيُقَالُ هَؤُلَاءِ الْكِنَانِيُّونَ فَصَارَ أَهْلُ الْعَشِيرَةِ جَمِيعًا بَنِي أَبٍ وَاحِدٍ وَقَبِيلَةً وَاحِدَةً وَمَا فَاتَ مِمَّنْ سَمَّاهُمْ فَلَمْ يُنْسَبُوا إِلَيْهِ فَكَذَلِكَ أَيْضًا كُلُّ أَبٍ حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ صَارَ فَخِذًا أَوْ صَارَ عَشِيرَةً يُنْسَبُ وَلَدُهُ إِلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ مَكَانَ هُوَ وَوَلَدُهُ يُنْسَبُونَ جَمِيعًا إِلَى عَشِيرَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْ تَقَدَّمَتْ الْإِسْلَامُ فَهُمْ جَمِيعًا مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْعَشِيرَةِ هَذَا أَحْسَنُ الْأَقْوَالِ فِي هَذَا الْبَابِ عِنْدَنَا وَاللهُ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ ہمنے اپنی اس کتاب مین پہلے ذکر کردیا ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ دارون کو دیا ہے اور نہین بھی دیا اور جن کو دیا اور جن کو محروم کیا وہ ایسے نہ تھے کہ ان کو اور ان کو ایک ایسا قبیلہ ملاتا ہو کہ وہ ان کی طرف نسبت کئے جائین حتیٰ کہ ان سب کو یون کہا جائے کہ یہ لوگ قرشی ہین اور ما بعد قریش کی طرف نسبت نہین کئے جاتے حتیٰ کہ یون کہا جائے کہ یہ کنانی ہین اب تمام قبیلہ والے ایک باپ کے بیٹے ہوئے اور ماسوا سے جدا ہو گئے اور انکی طرف منسوب نہ ہوئے پس اسی طرح پر وہ باپ ہے جو کہ اسلام مین ظاہر ہوا وہ ایک قبیلہ ہوا یا کنبہ ہوا اس کی اولاد اسلام مین اسکی طرف منسوب ہوگی وہ اور اس کی اولاد ایک ایسے کنبہ کی طرف منسوب ہوگی کہ جس کا اسلام پہلے ہوا ہے اور وہ سب اس کنبہ مین سے ہونگے ہمارے نزدیک اس باب مین اور اقوال سے یہ عمدہ قول ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہم توفیق مانگتے ہین ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَوِي قُرْبَاهُ فَوَجَدْنَا النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَعْطَاهُمْ بِحَقٍّ قَدْ وَجَبَ لَهُمْ بِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِيَّاهُمْ فِي آيَةِ الْغَنَائِمِ وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ وَلَا التَّخَطِّي بِهِ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ وَلَا أَنْفُسِهِمْ مِنْ خُمُسِ خُمُسِ جَمِيعِ الْفَيْءِ وَمِنْ خُمُسِ خُمُسِ جَمِيعِ الْغَنَائِمِ كَمَا لَيْسَ لَهُ مِنْهُ مَنْعُ الْمُقَاتِلَةِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْفَيْءِ وَلَا التَّخَطِّي بِهِ عَنْهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ ترجمہ پھر ہم اس امر کی طرف رجوع کرتے ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ دارون کو دیا ہے اب ہم نے لوگون کو پایا ہے کہ وہ اس میں مختلف ہوئے ہین بعض تو یہ کہتے ہین کہ آپنے انکو اس حق کی وجہ سے دیا ہے کہ جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیت غنیمت اور فی مین بیان کے یاد دلایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو روکنے والے نہ تھے اور نہ انکو چھوڑ کر کسی اور کو دینے والے تھے اور نہ انکو تمام فی سے خمس اور تمام غنیمتون کے خمس کا خمس دینے والے تھے جس طرح کہ آپ کو سپاہیون کا غنیمتون کے چار خمس سے روکنا جائز نہ تھا اور نہ انکو چھوڑ کر کسی اور کو دینا جائز تھا وَقَالَ آخَرُونَ لَمْ يَجِبْ لِذِي قُرْبَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِي الْفَيْءِ وَلَا فِي خُمُسِ الْغَنَائِمِ بِهَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُمَا فِي أَوَّلِ كِتَابِنَا هَذَا وَإِنَّمَا كَانَ اللهُ أَمَرَهُمْ بِذِكْرِهِ إِيَّاهُمْ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ثُمَّ لَا يَجِبُ بِذَلِكَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ إِلَّا كَمَا يَجِبُ لِغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا قَرَابَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ترجمہ اور دوسرے علما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کو فی اور غنیمتون کے خمس مین ان دو آیتون مین سے جنکا مین نے اس کتاب کے شروع مین ذکر کیا ہے کوئی حق نہین ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو صرف ان کے معاملہ کی ان دونون آیتون مین تاکید کی ہے پھر اس کے بعد ان کے لئے فی اور غنیمتون

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے خمس مین اسیقدر واجب ہے جیساکہ ان کے سوا باقی فقرا مسلمین کے لئے واجب ہے جن مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کوئی قرابت نہین اور یہ قول عمر بن عبدالعزیز رض سے منقول ہے **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا یحیی بن عبداللہ بن بکیر قال حدثنی ثابت بن یعقوب عن داود بن سعید بن ابی الزبیر عن مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ عن عمہ ابی سہیل بن مالک قال ھذا کتاب عمر بن عبدالعزیز فی الفیء والمغنم اما بعد فان اللہ عز وجل انزل القرآن علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بصائر ورحمۃ لقوم یتفکرون فشرع فیہ الدین واحج بہ السبیل وصرف بہ القول وبین ما یوتی مما ینال بہ من رضوانہ وما ینتہی عنہ من مناھیہ ومساخطہ ثم احل حلالہ الذی وسع بہ وحرم حرامہ فجعلہ موعوا عنہ مستحفظا علی اھلہ وجعل مما حرم بہ ھذہ الامۃ ووسع بہ علیھم ما احل من المغنم وبسط منہ ولم یحظرہ علیھم کما ابتلی بہ اھل النبوۃ والکتاب ممن کان قبلھم فکان من ذلک ما نقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخاصۃ دون الناس مما غنمہ من اموال بنی قریظۃ والنضیر الی قول اللہ حیلئذ ما افاء اللہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب ولکن اللہ یسلط رسلہ علی من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر فکانت تلک الاموال خالصۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ لم یجب فیھا خمس ولا مغنم یوتی اللہ ورسولہ امرہ واختار اھل الحاجۃ بھا السابقۃ علی ما یلھمہ من ذلک ویاذن لہ بہ فلم یضعھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یغترھا لنفسہ ولا لقاربہ ولم یختص بھذا منھم بقرض ولا سھمان ولکن اثرھا وسعھا واکثرھا اھل الحاجۃ والقلۃ من المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ھم الصادقون وقسم اللہ طوائف منھا فی اھل الحاجۃ من الانصار وحبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ لکل فریق منھا لما ینبئہ وحقہ وما بعثوہ علیہ غیر مفتقیر بشیء منھا ولا مستاثر بہ ولا مرید ان یولیہ احدا بعدہ فجعلہ صدقۃ لا یرث لاحد فیھا ھذہ ثم ولیھا بعدہ ابو بکر فعمل فیھا بما عمل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھذا الذی لم یوجف فیہ خیل ولا رکاب ومن الانفال التی اتی اللہ بھا رسولہ ولم یجعل لاحد فیھا مثل الذی جعل لہ من المغنم الذی فیہ اختلاف من اختلف قال اللہ عز وجل ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم ثم قال وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب فانما قولہ فللہ فان اللہ تبارک وتعالی غنی عن الدنیا واھلھا وکل ما فیھا ولہ ذلک کلہ ولکنہ یقول اجعلوہ فی سبیلہ التی امر بھا وقولہ وللرسول فان الرسول لم یکن لہ حظ فی المغنم لاحظ العامۃ من المسلمین ولکنہ یقول الی الرسول قسمتہ والعمل بہ والحکومۃ فیہ فاما قولہ ولذی القربی فقد ظن طوائف من الناس ان لذی قربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سھما مفروضا من المغنم قطع عنھم ولم یوتیہ ایاھم ولو کان کذلک لبینہ کما بین قرائض المواریث فی النصف والربع والسدس والثمن ولما نقص حظھم من ذلک غناء کان عند احدھم او فقر اکما لا یقطع ذلک حظا ورثتہ من سھام ھم ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نفل لھم فی ذلک شیئا من المغنم من العقار والسبی والمواشی والعروض والصامت ولکنہ لم یکن فی شیء من ذلک فرض یعلم ولا اثر یقتدی بہ حتی قبض اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انہ قد قسم فیھم وسھما یوم خیبر لم یعم بذلک یومئذ عامتھم ولم یخصص قریبا دون احد احوج منہ لقد اعطی یومئذ من لیست لہ قرابۃ وذلک لما شکوا الیہ من الحاجۃ وما کان منھم فی جنبہ من قومھم وما اخلص الی احد انابھم من ذلک فلم یفضلھم علیھم لقرابتھم ولو کان لذی قربی حق کما ظن اولئک کان اخوالہ ذوی قربہ واخوال ابیہ وجدہ وکل من ضربہ برحمہ فانھا القربی کلھا وکما لو کان ذلک کما ظنوا لاعطاھم ایاہ ابو بکر وعمر بعد ما وسع الفیء ولقد قال ابو الحسن رضی اللہ عنہما حین ملک ما ملک

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيهِ قَائِلٌ أَفَلَا عَلِمَهُمْ مِنْ ذَلِكَ أَمْرًا يُعْمَلُ بِهِ فِيهِمْ وَيُصْرَفُ بَعْدَهُ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ كَمَا زَعَمُوا لَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَإِنَّ مِنْ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنْ كَانَ غَنِيًّا وَكَانَ فِي سَعَةٍ يَوْمَ يُنْزَلُ الْقُرْآنُ وَبَعْدَ ذَلِكَ فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ السَّهْمُ جَائِزًا لَهُمْ وَلَهُمْ كَانَتْ تِلْكَ دُولَةً بَلْ كَانَتْ فَيْئًا لِقَرَابَتِهِ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ قَطْعُهَا وَلَا نَقْضُهَا وَلَكِنَّهُ يَقُولُ لِذِي قُرْبَى بِحَقِّهِمْ وَقَرَابَتِهِمْ فِي الْحَاجَةِ وَالْحَقِّ اللَّازِمِ لِكُلِّ الْمُسْلِمِينَ مَسْكَنَتُهُ وَحَاجَتُهُ فَإِذَا اسْتَغْنَى فَلَا حَقَّ لَهُ وَالْيَتِيمُ فِي يُتْمِهِ فَإِنْ كَانَ الْيَتِيمُ وَرِثَ حَقَّ وَالِدِهِ فَلَا حَقَّ لَهُ وَابْنُ السَّبِيلِ فِي سَفَرِهِ وَصَيْرُورَتِهِ إِنْ كَانَ كَثِيرَ الْمَالِ مُوسِعًا عَلَيْهِ فَلَا حَقَّ لَهُ فِيهِ وَرَدَّ ذَلِكَ الْحَقَّ إِلَى أَهْلِ الْحَاجَةِ وَبَعَثَ اللهُ الَّذِينَ بَعَثَ وَذَكَرَ الْيَتِيمَ ذَا الْمَقْرَبَةِ وَالْمِسْكِينَ ذَا الْمَتْرَبَةِ كُلٌّ هُوَ لَا هَكَذَا الْمَرَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا صَالِحٍ مَنْ سَعَى لِيَدَّعُوَ احَقًّا فَرَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِذِي قَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَيَقُومُونَ لَهُمْ بِحَقِّ اللهِ فِيهِ كَمَا قَالَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَحْكَامُ الْقُرْآنِ وَاقِعَةٌ عَلَى ذَلِكَ مَوْضُوعَةٌ عِطَايَا وَوَضَعَهَا فِي أَيْدِي النَّاسِ وَإِنَّ بَعْضَ مَنْ يُعْطَى مِنْ ذَلِكَ الْعَطَايَا مِمَّنْ هُوَ عَلَى غَيْرِ دِينِ الْإِسْلَامِ فَمَوْضُوعٌ ذَلِكَ لَهُمْ فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هَذَا كَانَ مُفْتَرِيًا مُتَقَوِّلًا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا الْحَقَّ وَأَمَّا قَوْلُ مَنْ يَقُولُ فِي الْخُمُسِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَهُ فَرَائِضَ مَعْلُومَةً فِيهَا حَقُّ مَنْ سَمَّى فَإِنَّ الْخُمُسَ فِي هَذَا بِمَنْزِلَةِ الْمَغْنَمِ وَقَدْ أَتَى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَأَخَذَ مِنْهُ أُنَاسًا وَتَرَكَ أَبْنَاءَهُمْ وَقَدْ أَدَّاهُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَحَلِّ الرَّحِمِ فَوَكَلَهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى وَالتَّسْلِيمِ فَهَذَا إِذْ عَتْ حَقًّا لِقَرَابَتِهِ وَلَوْ كَانَ هَذَا الْخُمُسُ وَالْفَيْءُ عَلَى مَا ظَنَّ مَنْ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ كَانَ ذَلِكَ حَيْفًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَأَعْمَرَ ضَلَالًا أَقَامَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَلَمَا عَطَّلَ سَهْمَ ذَلِكَ فِيمَنْ يَدَّعِي فِيهِ بِالْقَرَابَةِ وَالنَّسَبِ وَالْوِرَاثَةِ وَلَدَخَلَتْ فِيهِ سُهْمَانُ الْعَصَبَةِ وَالنِّسَاءِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ وَيَرَى مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ أَنَّ ذَلِكَ غَيْرُ مُوَافِقٍ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ وَقَوْلِ الْأَنْبِيَاءِ لِقَوْمِهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ وَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدَّعِيَ مَا لَيْسَ لَهُ وَلَا لِيَدَّعَ حَظًّا وَلَا قَسْمًا لِنَفْسِهِ وَلَا لِغَيْرِهِ وَاخْتَارَهُ اللهُ لَهُمْ وَامْتَنَّ عَلَيْهِمْ فِيهِ وَلَا يَحْرِمُهُمْ إِيَّاهُ وَلَقَدْ سَأَلَهُ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَكَاكَ وَخَلِيَّةَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ سَبَاهُمْ بَعْدَمَا كَانُوا فَيْئًا فَفَكَّهُمْ وَأَطْلَقَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ مِنْ أَنْعَامِهِمْ لَدَى شَجَرَةٍ بِرِمَائِهِ فَظَنَّ أَنَّهُمْ نَزَعُوا عَنْهُ لَوْ كَانَ عَدَدُ الشَّجَرَةِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ وَمَا أَنَا حَقٌّ بِهِ مِنْكُمْ بِقَدْرِ وَبَرَةٍ أَخُذُهَا مِنْ كَاهِلِ الْبَعِيرِ إِلَّا الْخُمُسَ فَإِنَّهُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ فَفِي هَذَا بَيَانٌ مَوَاضِعِ الَّتِي وَجَّهَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ بِحُكْمِ اللهِ تَعَالَى وَعَدْلِ قَضَائِهِ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ هَذَا أَوْ أَحْدَثَ فِيهِ وَسَمَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ مَا سَمَّاهُ بِهِ رَبُّهُ كَانَ بِذَلِكَ مُفْتَرِيًا مُكَذِّبًا بِالْحَقِّ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مَوَاضِعِهِ مَصِيرًا بِذَلِكَ وَمَنْ فَاتِحَةً عَلَيْهِ عَلَى التَّكْذِيبِ وَإِلَى مَا صَارَ إِلَيْهِ ضُلَّالُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَيْنَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبداللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ثابت بن یعقوب نے داؤد بن سعید بن ابی الزبیر سے وہ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اپنے چچا ابی سہیل بن مالک سے کہا کہ یہ عمر بن عبدالعزیز کی کتاب فئی اور غنیمت میں ہے اما بعد اللہ تعالی عزوجل نے قرآن کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا کہ جو ایمانداروں کے لئے روشنی اور رحمت ہے اس میں دین کو مقرر کیا اس سے راستہ واضح کر دیا اور طرح طرح کا کلام کیا اس میں وہ باتیں بیان کیں کہ جن سے اس کی رضامندی پائی جائے اور جن سے ممانعت و غضب پایا جائے پھر حلال کو حلال کر دیا اور حرام کو حرام کر دیا اور اس سے نفرت دلائی اور اپنی وسیع رحمت سے جو اس امت پر ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے غنیمت کا مال حلال کردیا اس کو مباح کیا اور منع نہ کیا جیسے کہ پہلے انبیا علیہ السلام واہل کتاب اس مین مبتلا کئے گئے تھے اس مین بعض مال ایسا ہے کہ جس کو خاصکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علاوہ لوگون کے غنیمت کے طور پر مقرر کردیا جیسا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کا مال تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر بطور غنیمت کے دیا ہے اس پر تم نے نہ تو گھوڑے دوڑائے ہین نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولون کو جس پر چاہتا ہے غالب کردیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر شے پر قادر ہے پس یہ اموال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے جن مین نہ خمس واجب تھا نہ غنیمت تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ان کے کام کا مختار بنا دے اور جو اس مین پہلے حاجتمند ہین ان کو پسند کرلے جیسا کہ خدا آپ کو بتلائے اور اجازت دے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہ اپنے لئے پسند کیا اور نہ اپنے رشتہ دارون کے لئے نہ اس مین سے کوئی خاص حصہ ان کے لئے مقرر کیا لیکن اس کا بڑا حصہ اہل حق اور پہلے مہاجرین کے لئے اختیار کیا جو اپنے گھرون اور مالون سے نکالے گئے تھے اور خدا کے فضل اور اس کی رضامندی کے طالب تھے وہ خدا اور اس کے رسول کو مدد دیا کرتے تھے وہی لوگ سچے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کچھ اس کا حصہ انصار کے حاجتمندون مین تقسیم کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ حصہ اپنی مشکلات اور اپنے حق کے لئے رکھا تھا اور جو امور کہ بلا کسی شے کے گم ہونے اور بغیر کسی ترجیح اور اس ارادہ کے آپ کے بعد کسی اور کو دیدین پیش آتے تھے اس کو ایسا صدقہ بنا دیا کہ اس مین کسی کو وراثت نہ ملے اس لئے کہ آپ اس کو ہلکا اور حقیر سمجھتے تھے اور جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہے اس کو ترجیح دیتے تھے پس یہ وہ مال غنیمت ہے کہ جس مین گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے گئے تھے اور ایک مال غنیمت وہ ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کے لئے پسند کیا تھا اور اس مین کسی کا حصہ مقرر نہ کیا تھا جیسے وہ مال غنیمت کہ جس مین آپ کا حصہ مقرر کیا تھا اس مین مخالفین کا اختلاف ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو مال اپنے رسول پر بستی والون سے بطور غنیمت دیا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول اور رشتہ دارون یتیمون مسکینون مسافرون کے لئے ہے تاکہ تمہارے دولتمندون کے لینے مین نہ آئے پھر فرمایا اور جو کچھ تمکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم دین وہ تو لیلو اور جس سے منع کرین اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک وہ سخت عذاب والا ہے۔ اور خدا کا یہ قول کہ اللہ تعالےٰ کے لئے سو وہ تو دنیا اور دنیا دارون اور دنیا کی ہر شے سے غنی ہے بلکہ سب کچھ اسی کا ہے لیکن وہ فرماتا ہے کہ اس مال کو اس راہ مین لگاؤ کہ جس کا وہ حکمدے اور خدا کا یہ قول کہ رسول کے لئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غنیمت مین اس قدر حصہ تھا کہ جس قدر عام مسلمانون کا تھا لیکن وہ فرماتا ہے کہ رسول کے متعلق اس کی تقسیم اور اس کا عمل وحکم ہے اور یہ جو فرمایا کہ رشتہ دارون کے لئے سو اس مین بعض جاہل لوگون نے سمجھ لیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کے لئے غنیمت مین سے کچھ حصہ فرضی مقرر ہے آپنے ان سے قطع کردیا ہے اور انکو نہین دیا اور اگر مقرر ہوتا تو اس کو اللہ تعالیٰ بیان کردیتا جیسا کہ ورثہ کے فرائض نصف ربع سدس ثمن بیان کردیے ہین اور انکا حصہ کم نہ ہوتا خواہ ان مین سے کوئی غنی ہوتا یا محتاج جیسا کہ وارثین سے انکے حصے قطع نہین کئے گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت مین سے کچھ دیا ہے زمین قیدی مویشی اور اسباب روپیہ مگر یہ کچھ فرض نہ تھا جو جاتا جائے اور نہ کچھ سنت تھا جس کی اقتدا کیجائے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال کردیا اور آپنے اس مین خیبر کے دن تقسیم کی ہے اس مین نہ تو عام طور پر انکو دیا ہے اور نہ کسی زیادہ قریبی کو کسی اور سے جو زیادہ محتاج تھا خاص کیا اس دن آپنے ایسے لوگون کو بھی دیا کہ جن سے آپکی قرابت نہ تھی اور یہ اس وقت دیا کہ جب انہون نے اپنی ضرورت کی شکایت کی اور جو آپ کے پاس انکی قوم مین سے بعض لوگ آگئے تھے اور جو ان مین انکے حلیف تھے انکو انکے

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرابت کیوجہ سے ان پر فضیلت نہ دی - اور اگر رشتہ داروں کا کوئی حق ہوتا جیسا کہ ان جاہلوں نے گمان کرلیا ہے تو بالضرور آپ کے سب ماموں آپکے باپ اور دادا کے مامون اور تمام ذی رحم محرم آپ کے رشتہ دار ہوتے کیونکہ وہ سب قریبی تھے اور اگر انکے گمان کے مطابق ہوتا تو بعد اس کے کہ مال غنیمت بکثرت آتا تھا ابوبکر و عمر رض ان کو دیتے للہ ابوالحسن (علی) رضی اللہ عنہما جب خلافت کے مالک ہوئے تھے اس مین کوئی انکو کہنے والا نہ تھا انہون نے کیون نہ ان کو وہ بات جتلائی کہ جس پر عمل کیا جاتا اور ان کے بعد مشہور ہوتی اور اگر ان کے گمان کے مطابق ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتا - تاکہ تمہارے غنیون مین دولت نہ بنجائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتی قرآن کے اترنے کیوقت اور اس کے بعد بالضرور غنی تھے پس اگر یہ حصہ آپ کو اور ان کو جائز ہوتا تو یہ دولت ہوتا بلکہ آپ کے رشتہ دارون کے لئے ورثہ ہوتا کسی کو اس کا قطع اور نقص جائز نہ ہوتا لیکن وہ فرماتا ہے کہ رشتہ داون کا حصہ اُن کے حق اور قرابت کی وجہ سے احتیاج کیوقت اور حق لازم کیوجہ سے ہے جیسے کہ مسلمان کا حق مسکینی اور محتاجی مین ہے اور جب غنی ہو تو اس کا کوئی حق نہین اور یتیم کو اپنی یتیمی کی حالت مین حصہ ملتا ہے اور اگر یتیم اپنے وارث سے ورثہ پاتا ہے تو اس کا کوئی حق نہین بلکہ یہ حق محتاجون کی طرف لوٹیگا اور اللہ تعالےٰ نے انبیا علیہم السلام کو بھیجا اور یتیم کا ذکر کیا جو قریبی ہے اور مسکین کا جو محتاج ہے یہ سب اسی قسم کے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین ایسے نہ تھے کہ جس حق کو اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتیون کے لئے مقرر کردیا ہو اس کو چھوڑ دین اور نہ وہ ایسے تھے کہ اس مین ان کے لئے اللہ کے حق کو قائم نہ رکھتے ہون جیسا کہ کہا ہے کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو وغیرہ احکام قرآن اور بالضرور انہون نے لوگون کی غنیمت سے اسی طرح اور مال دیا اور جن کو ان اموال مین سے دیا گیا تھا بعض ایسے تھے کہ دین اسلام پر نہ تھے اور مسلمانون نے ان کو بھی دیا اب جو شخص اس کے سوا کچھ اور خیال کرے تو وہ مفتری ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور نیک مومنین پر جھوٹ بولتا ہے وہ ان لوگون مین سے ہے کہ جو غیر حق کی اتباع کرتے ہین لیکن وہ شخص کہ خمس مین یہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اس کو ایک فرض معین مقرر کردیا ہے کہ جس مین ان لوگون کا حق ہے جن کا نام لیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ اس امر مین بمنزلہ غنیمت کے ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیدی دیئے سو بعض لوگون کو ان مین سے دیئے اور اپنی صاحبزادی کو چھوڑ دیا حالانکہ انہون نے آپکو اپنے ہاتھ دکھائے جن پر چکی کے آثار تھے آپنے ان کو ذکر اللہ اور تسبیح پر توکل کرنا بتلایا اور صاحبزادی نے حق قرابت کا دعویٰ کیا تھا اور اگر یہ خمس اور فئی اس شخص کے گمان کے موافق ہوتا جو یہ کہتا ہے تو یہ مسلمانون پر ظلم اور اعتراض تھا کیونکہ اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت مقرر کیا ہے اور جو قرابت نسب وراثت کا دعویٰ کرتا اس کا حصہ معطل نہ ہوتا اور اس مین عصبہ اور امہات الاولاد عورتون کا حصہ داخل ہوتا اور جو تفقہ فی الدین رکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق نہین کہ جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ کہو جو مین تمسے اجرت مانگتا ہون وہ تمہارے ہی لئے ہے سلف فرمایا کہ مین تم سے اجرت نہین مانگتا اور مین تکلف کرنیوالون مین سے نہین ہون اور انبیا علیہم السلام کا اپنی امت کو یہی فرمانا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہ تھے کہ جو آپ کا حق نہ ہو اس کو مانگتے ہون اور نہ ایسے تھے کہ اپنا حصہ اور غیر کا حصہ چھوڑ دیتے ہون اللہ تعالیٰ نے آپکو اُن کے لئے پسند فرمایا اور ان پر احسان رکھا اور ایسے بھی نہ تھے کہ ان کو اس سے محروم کردیتے آپ سے بنی سعد بن بکر کی عورتون نے بعد فتح کے مسلمانون سے اپنے قیدیون کے چھوڑانے اور مسلمانون سے الگ رہنے کی بابت التماس کی تو آپنے انکو چھوڑ دیا اور آزاد کردیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان جانورون کی بابت جو درخت کے قریب تھے آپکے چادر پکڑ کر پوچھا گیا اور آپ نے خیال کیا کہ انہون نے چادر آپ سے چھین لی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس تہامہ کے درختون کے برابر

toobaa-elibrary.blogspot.com

جانور ہوتے تو مین تم لوگون مین تقسیم کر دیتا اور مین تم سے خمس کے سوا ایک رسی کا بھی جو اونٹ سے لی جائے مستحق نہین ہون اور وہ خمس بھی تمہین مین واپس کیا جاتا ہے (یعنی مسلمانون کی ضرورت مین) اب اس مین فئی کے ان موقعون کا بیان ہے کہ جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالے کے حکم اور اپنی عادل قضا سے معین کیا تہا اب جو اس حکم سے اعتراض کرے یا اس مین بیدینی برتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس طرح نہ لے جس طرح کہ آپ کے رب نے لیا ہے تو اس سے وہ مفتری کذاب تحریف کرنے اور اللہ عزوجل کے قول کو اپنے موقعون سے پھیرنے والا ہے اور جو شخص اس تکذیب و عمل پر اس کا تابع ہوگا وہ ان اہل کتاب کے گمراہون مین سے ہوگا جو اپنے انبیا علیہم السلام پر جھوٹے دعوے کرتے ہین قال ابو جعفر وقال اخرون انما جعل اللہ امر الخمس الی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیضعہ فیمن رای وضعہ فیہ من قرابتہ غنیا کان او فقیرا مع من امر ان یعطیہ من الخمس سواھم ممن سمی فی آیۃ الخمس ولذلک امرہ فی آیۃ الفئی ایضا فلما اختلفوا فی ھذا الاختلاف الذی وصفنا وجب ان ننظر فی ذلک لنستخرج من اقوالھم ھذہ قولا صحیحا فاعتبرنا قول من قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی من قرابتہ ممن اعطی ما اعطاہ بحق واجب لھم لم یدع اللہ ایاھم فی آیۃ الغنائم وفی آیۃ الفئی فوجدنا ھذا القول فاسدا لانا رأیناہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی قرابتہ ومنع قرابۃ فلو کان ما اضافہ اللہ عنہ وجعل لہم فی آیۃ الغنائم وفی آیۃ الفئی علی طریق الفرض منہ لھم اذا لما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم احدا ولعمھم بما جعل اللہ لھم حتی لا یکون فی شیء من ذلک خارجا عما امرہ اللہ بہ فیہم الا تری ان رجلا لو اوصی لذی قرابتہ فلان بثلث مالہ وھم یخصون ویعرفون ان القائم بوصیتہ لیس لہ وضع الثلث فی بعض لقرابتہ دون بقیتہم حتی یعمہم جمیعا بالثلث الذی یوصی لھم بہ ویسوی بینہم فیہ وان فعل فیہ ما سوی ذلک کان مخالفا لما امر بہ وحاش للہ ان یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی شیء من فعلہ لما امر اللہ بہ مخالفا ولحکمہ تارکا فلما کان ما اعطی ما صرفہ فی ذوی قرابتہ لم یعم بہ قرابتہ کلھا استحال بذلک ان یکون اللہ عز وجل لقرابتہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قد متعھم منہ لان قرابتہ لو کان جعل لھم شیء یعنیہ کانوا الذی قرابۃ فلان الموصی لھم بثلث المال الذی لیس للموصی منع بعضھم ولا ایثار احدھم دون احد فبطل بذلک ھذا القول ثم اعتبرنا قول الذین قالوا الم یجب لذی قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق فی آیۃ الفئی ولا فی آیۃ الغنائم وانما وکد امرھم بذکر اللہ ایاھم ای فیعطون لقرابتہم ولفقرھم وبحاجتہم فوجدنا ھذا القول فاسدا لانہ لو کان ذلک کما قالوا لما اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغنیاء بنی ھاشم منھم العباس بن عبد المطلب رضوان اللہ علیہم فقد اعطاہ معھم وکان موسرا فی الجاھلیۃ والاسلام حتی لقد تعجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرض القربی لیس للفقر لکن لمعنی سواہ ولو کان للفقر اعطاھم لکان ما اعطاھم ما سبیلہ سبیل الصدقۃ والصدقۃ محرمۃ علیھم ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہین کہ دوسرے علما یہ کہتے ہین کہ اللہ تعالے نے خمس کا معاملہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار مین دیدیا تہا تاکہ آپ اس کو اپنی قرابتیون مین جہان چاہین دین وہ غنی ہون خواہ فقیر ہون اور ان کے سوا خمس کا مال جہان چاہین دین جو آیت خمس مین ہے اس لئے فئی کی آیت مین بھی آپکو حکم دیا اور جب علما مین یہ اختلاف ہوا جو ہم نے بیان کیا تو ضرور ہوا کہ ہم اس مین غور کرین تاکہ ان کے ان اقوال مین سے صحیح قول نکالین۔ اب ہم اس قائل کے قول کو دیکھتے ہین کہ جو یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قرابتیون کو جو کچھ کہ دیا وہ ان کا حق واجب تہا کہ جسکا ذکر اللہ تعالی نے آیت غنیمت اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

وآیت فی مین نہین کیا ہے لیکن ہم نے یہ قول فاسد پایا کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم جانتے ہین کہ آپنے بعض رشتہ دارون کو تو دیا ہے اور بعض کو نہین دیا پھر وہ مال کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے انکی طرف آیت غنیمت اور آیت فی مین منسوب کیا ہے اگر بطریق فرض ہوتا تو ایسی صورت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے کسی کو محروم نہ فرماتے بلکہ ان کو عام طور پر خدا کے مقررہ فرض کے موافق دیتے حتیٰ کہ ان مین سے کسی کو خارج نہ کرتے کیا وہ اس امر کا خیال نہین کرتا کہ اگر کوئی شخص کسی کے رشتہ دارون کے لئے اپنے ثلث مال کی وصیت کرے تو وہ لوگ اس امر کو جانتے ہین کہ موصی لہٗ کو یہ جائز نہین کہ اس ثلث کو اس کے بعض رشتہ دارون کو تو دے اور بعض کو نہ دے حتیٰ کہ وہ اُن سب کو ثلث دیدے کہ جن کے لئے اس نے وصیت کی تھی اور اس مین سب سے مساوات برتے اور اس مین اس کے برخلاف کریگا تو اس کے حکم کے برخلاف ہوگا اور پناہ بخدا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے حکم کے برخلاف اور خدا کے حکم کو ترک کرتے اور جب آپنے اپنے تمام رشتہ دارون کو جو کچھ دیا عام طور پر نہ تھا تو یہ امر محال ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کو جو مقرر کیا تھا آپ اُن سے روک دیتے کیونکہ آپ کے رشتہ دارون کے لئے اگر حصہ مقرر ہوتا تو وہ اسی شخص کے رشتہ دارون کی طرح ہوتے کہ جن کے لئے کسی نے ثلث مال کی وصیت کی ہو کہ اس صورت مین وصیت کرنے والے کے لئے یہ جائز نہین کہ بعض کو روک دے اور نہ یہ کہ بعض کو بعض پر ترجیح دے اب اس تقریر سے یہ قول باطل ہوا پھر ہم ان لوگون کے قول کو دیکھتے ہین کہ جو یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دارون کے لئے نہ تو آیت فی اور نہ آیت غنیمت مین کوئی حق واجب ہے بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے جس سے ان کا معاملہ تاکیدی ہوگیا ہے یعنی انکو اپنے قرابت اور احتیاج اور ضرورت کی وجہ سے دیا جائے ہم نے اس قول کو بھی فاسد پایا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا جس طرح کہ وہ کہتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی ہاشم کے غنیون کو نہ دیتے ان مین سے عباس بن عبدالمطلب رضوان اللہ علیہم ہین کیونکہ آپ نے ان کو بھی ان کے ساتھ دیا تھا حالانکہ وہ جہالت اور اسلام کی دونون حالتون مین غنی تھے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اہل قرابت کو جو دیا تو فقر کے لحاظ سے نہ دیا بلکہ ایک اور وجہ سے دیا اور اگر فقر کی وجہ سے ہوتا تو آپ جو دیتے وہ صدقہ کے طور پر ہی ہوتا حالانکہ صدقہ ان پر حرام ہے حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا تَحْفَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَذْكُرُ اَنِّي اَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِي فِيَّ فَاَخْرَجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ فِي هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ فَقَالَ اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے یزید بن ابی مریم سے وہ ابوالجوزا سعدی سے کہا کہ مین نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسی بات یاد رکھتے ہین فرمایا مجھے یاد ہے کہ مین نے صدقہ کی کھجورون مین سے ایک کھجور لیکر اپنے مُنہ مین ڈال لی تھی تب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکال لیا اور کھجورون مین ڈالی دیا ایک شخص نے کہا یارسول اللہ اگر اس بچہ نے ایک کھجور لے لی تھی تو آپ کا اس مین کیا حرج تھا آپ نے فرمایا کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صدقہ کا مال کھانا حلال نہین ہے حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ ذَبِيحَةَ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِي اٰخِرِهِ لَا لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکار بن قتیبہ اور ابراہیم بن مرزوق نے ان دونون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابوعاصم نے ثابت بن عمارہ سے وہ

ربیعہ بن سنان سے کہا کہ مین نے حسنؓ سے کہا تو آپ نے اسی طرح بیان کیا مگر آخر مین یہ کہا کہ نہ آپ کے گھر والون کو حدثنا
الربیع بن سلیمان المؤذن قال ثنا اسد بن موسی قال ثنا حماد وسعید ابنا زید عن ابی جھضم موسی بن سالم عن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم قال دخلنا علی ابن عباس رضی اللہ عنہما فقال ما اختصنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشئی
دون الناس الا بثلاث اسباغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ وان لا ننزی الحمر علی الخیل ترجمہ
۵۱ حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حماد اور سعید نے جو زید کے فرزند ہین ابی جہضم موسے بن سالم سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ
ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اور لوگون سے
صرف تین بات مین خاص کر دیا ہے ایک تو یہ کہ ہم وضو کامل کرین دوم صدقہ نہ کہائین سیوم یہ کہ گدھون کو گھوڑی پر جست نہ
کرائین حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابو عمر الحوضی قال ثنا شبابۃ بن سوار ح وحدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا علی بن الجعد
حدثنا سلیمان ابن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال احد الحسن بن علی رضی اللہ عنہما تمرۃ من تمر الصدقۃ فادخلھا فی فیہ
۵۲ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ القیھا اما علمت انا لا ناکل الصدقۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو عمر حوضی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے علی بن جعد نے اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے
کہا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجورون مین سے ایک کھجور لی اور اس کو منہ مین ڈال لیا تب انکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کخ کخ اس کو نکالدے کیا تم کو معلوم نہین کہ ہم صدقہ نہین کہایا کرتے حدثنا بکار بن قتیبۃ وابراھیم
بن مرزوق قالا ثنا عبد اللہ ابن بکر السھمی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی ابلہ
سائمۃ فی کل اربعین ابنۃ لبون من اعطاھا مؤتجرا فلہ اجرھا ومن منعھا فانا اخذھا منہ وشطر مالہ عزمۃ من عزمات ربنا لا یحل لآل محمد
۵۳ منھا شئ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکار بن قتیبہ اور ابراہیم بن مرزوق نے ان دونون نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے عبد اللہ بن بکر سہمی نے بہز بن حکیم سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے باہر چرنے والے اونٹون کی زکوٰۃ مین ہر چالیس پر ایک بنت لبون دینی چاہیے جو شخص
کہ ثواب کے لئے دیگا اس کو اس کا ثواب ملیگا اور اس کے ساتھ اور بھی اور مین اس سے وہ زکوٰۃ لے لونگا اور اس کے اونٹون
کا حصہ ہمارے رب کے فرائض ہی سے ہے (لیکن) ہمکو اس مین سے کچھ حلال نہین حدثنا علی بن معبد قال ثنا الحکم
بن مروان الفروح وحدثنا ابراھیم بن ابی داود قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قال ثنا احمد بن عبد اللہ بن یونس قالا ثنا
معروف بن واصل السعدی قال سمعت حفصۃ فی سنۃ اربعین قال ابن ابی داود فی حدیث ابنۃ طلق تقول ثنا رشید بن مالک
وابو عمیر قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بطبق علیہ تمر فقال اصدقۃ ام ھدیۃ فقال بل صدقۃ قال فوضعہ بین
یدی القوم فاخذ الحسن بن یدیہ فاخذ الصبی تمرۃ فجعلھا فی فیہ فادخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعہ وجعل یلوک بہ فاخرجھا فقد فیھا ثم قال
۵۴ انا ال محمد لا ناکل الصدقۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حکم بن مروان فروح
نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد اللہ بن یونس نے ان دونون
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معروف بن واصل سعدی نے کہا کہ مین نے حضرت حفصہ سے سنہ ۹۰ ہجری مین سنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابن ابی داؤد اپنی حدیث مین کہتے ہین کہ وہ طلق کی بیٹی ہین کہ ہم سے رشید بن مالک اور ابو عمیر نے حدیث بیان کی ان دونون نے کہا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تھے آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا جس پر کھجورین تھین فرمایا کہ کیا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ لانیوالے نے کہا بلکہ صدقہ ہے پھر آپ نے اس کو لوگون کے سامنے رکھدیا اور حسنؓ آپ کے سامنے تھے اس بچہ نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ مین ڈال لی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی مبارک اُنکے منہ مین ڈالی اور نرمی سے ان کے منہ سے وہ کھجور نکال لی اور اس کو پھینک دیا پھر فرمایا کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ نہین کھاتے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ آبَائِهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ وَقَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۵۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الحمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکیم اودی نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے وہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صدقہ کے مکان مین داخل ہوا تو حسنؓ نے ایک کھجور کہالی تب آپ نے اس کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ ہم اہل بیت کے لئے صدقہ کھانا حلال نہین حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ وَمِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۵۶ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کیا مگر یہ کہا کہ ہم اہل بیت ہین ہمارے لئے صدقہ حلال نہین اور شک نہین کیا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الصَّدَقَةُ الَّتِي لَا تَحِلُّ لِأَسَارِيرِ الْفَقْرِ أَوْ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ لَا تَحِلُّ لِبَنِي هَاشِمٍ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهِمْ فَكَذَلِكَ الْفَيْءُ وَالْغَنِيمَةُ فَكَانَ مَا يُعْطَوْنَ مِنْهَا عَلَى جِهَةِ الْفَقْرِ فَإِنَّ الْمَأْخَذَ لَهُمْ فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ هَذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَاطِمَةَ بِالتَّسْبِيحِ عِنْدَ فَاسْأَلَتِهِ أَنْ يَخْدِمَهَا خَادِمًا عِنْدَ قُدُومِ السَّبْيِ عَلَيْهِ فَقَدْ كَلَّمَاهُ إِذْ أَمَرَهَا بِهِ مِنَ التَّسْبِيحِ وَلَمْ يَخْدِمْهُمَا مِنَ السَّبْيِ أَحَدًا ترجمہ امام ابو جعفر طحاویؒ فرماتے ہین کیا وہ خیال نہین کرتا کہ جو صدقہ غیر بنی ہاشم کے فقراء کو بوجہ فقر حلال ہے بنی ہاشم کے لئے ان کی طرح حلال نہین اسی طرح فی اور غنیمت کا حال ہے اگر ان کو یہ مال فقر کی وجہ سے دیا جاتا تو یہ ان کو حلال نہ تھا لیکن اس قول والے جو یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو خادم کے سوال کے وقت جبکہ آپ کے پاس قیدی آئے تھے تسبیح پڑھنے کا حکم دیا اور کوئی خادم آپ کو ان قیدیون مین سے نہ دیا تو یہ اس بارہ مین ماحد ہے فَكَذَلِكَ فِي ذَلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ أَثَرَ الرَّحَى فِي يَدَيْهَا وَبَلَغَهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ سَبْيٌ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَلْقَهُ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَخْبَرَتْهَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِذَلِكَ قَالَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا أَنْ نَقُومَ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا تُسَبِّحَانِ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَانِ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرَانِ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ ترجمہ ۵۷ پھر وہ ذکر کرے اس بارہ مین وہ حدیث جو بیان کی ہم سے سلیمن بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے کہا کہ مین نے عبد الرحمن بن ابی لیلے سے سنا وہ حضرت علی رضہ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئین اور چکی کیوجہ سے جو ہاتھون مین نشان پڑ گئے تھے اس کی شکایت

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرتی تھین ان کو خبر ملی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہین اس لئے آئی تھین کہ آپ سے خادم مانگین آپ گھر مین ملے نہین
حضرت عائشہ سے ملین تو ان کو یہ قصہ بتلایا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضہ نے آپکو اس امر کی خبر دی حضرت
علیؓ فرماتے ہین کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے بحالیکہ ہم لیٹ گئے تھے ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ
کیا مین تم کو اس سے جو تم نے سوال کیا ہے ایک بہتر امر بتلا دون تم سوتے وقت ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳
مرتبہ الحمد للہ کہا کرو کیونکہ یہ ذکر تم کو خادم سے بہتر ہے حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللَّهُ أَبَاكِ بِسَبْيَةٍ مِنْ رَقِيقٍ فَاسْتَحْيَتْ
فَأَتَتْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُونَ بُطُونَهُمْ وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَكِنِّي أَبِيعُهَا وَ
أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا عَلَّمَنِيهِ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَبَرِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَاحْمِدَا عَشْرًا وَسَبِّحَا
عَشْرًا فَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمِدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ قَالَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ بَعْدُ
قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ ذَكَرَهُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ شُعَيْبٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع
بن سلیمن موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے عطا بن سائب سے
وہ اپنے باپ سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے کہ آپنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ایک دن فرمایا کہ تمہارے باپ کے پاس بہت
سے غلام آئے ہین تم ایک غلام مانگ لو وہ آپکی خدمت مین آئین اور آپ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واللہ ایسا نہ ہوگا
کہ مین تم کو دے ڈالون اور اہل صفہ کو بھوکے خالی پیٹ چھوڑ دون میرے پاس اس قدر مال نہین کہ ان پر خرچ کر دون لیکن مین انکو
بیچ کر ان پر خرچ کر دون گا مین تم دونون کو وہ بات نہ بتلا دون کہ جو تمہارے اس سوال سے بہتر ہوگی وہ مجھے جبرئیل صلوات اللہ علیہ نے
سکھلائی ہے ہر نماز کے بعد دس دفعہ اللہ اکبر اور دس دفعہ الحمد للہ اور دس دفعہ سبحان اللہ کہا کرو اور جب تم لیٹنے لگو پھر اس حدیث کی
طرح بیان کیا جو کہ سلیمن بن شعیب کی حدیث مین ہے قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمَا مِنَ السَّبْيِ خَادِمًا وَلَكِنْ كَانَ لَهُمَا فِيهِ حَقٌّ بِمَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ ذَوِي الْقُرْبَى فِي آيَةِ الْغَنِيمَةِ وَفِي آيَةِ الْفَيْءِ فَإِذَا لَمْ تَأْخُذْهُمَا
مِنْهُمَا مِنْ ذَلِكَ وَاثِرٌ غَيْرُهَا عَلَيْهِمَا أَلَا تَرَاهُ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أُعْطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُونَ بُطُونَهُمْ وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ترجمہ امام ابوجعفر
طحاوی فرماتے ہین اگر کوئی کہے کہ کیا دیکھتا نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیون مین سے کوئی خادم ان کو نہ دیا اور اگر انکا
اس مین کوئی حق ہوتا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ذوی القربیٰ کا آیت غنیمت اور فی مین ذکر کیا ہے تو ان کو اس سے آپ نہ روکتے اور دوسرون
کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم دیکھتے نہین کہ آپ نے فرمایا ہے واللہ ایسا نہ ہوگا کہ مین تم کو دون اور اہل صفہ کو چھوڑ دون کہ فاقہ مرین اور
میرے پاس مال نہین کہ مین ان پر خرچ کر دون قِيلَ لَهُ مَنْفَعَةُ إِيَّاهَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ قَرَابَةً وَلَكِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ أَقْرَبَ
مِنَ الْقَرَابَةِ لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُقَالَ هُوَ قَرَابَةُ أَبِيهِ وَإِنَّمَا الْقَرَابَةُ مِنْ بَعْدِ الْوَلَدِ أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ
مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِينَ فَلَمَّا كَانَ الْوَالِدَانِ يَخْرُجَانِ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِمَا فَكَذَلِكَ وَلَدُهُمَا يَخْرُجُ مِنْ
قَرَابَةِ وَالِدَيْهِمَا وَلَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ لِذِي قَرَابَةِ فُلَانٍ إِنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهُ لَا يَدْخُلُونَ فِي ذَلِكَ
لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يُعْطِ فَاطِمَةَ مَا سَأَلَتْهُ لِهَذَا الْمَعْنَى ترجمہ تو اس سے کہا جائیگا کہ آپ کا حق
فاطمہؓ کو خادم نہ دینا ممکن ہے اس لئے ہو کہ وہ آپ کی قرابت مین نہ تھین بلکہ وہ قرابت سے بڑھکر تھین اس لئے کہ اولاد کو یہ
نہین کہہ سکتے کہ وہ باپ کے قریبی ہے اور قرابت تو اولاد کے سوا اور شخص حاصل ہوا کرتی ہے کیا وہ جانتا نہین کہ اللہ تعالیٰ
کا اپنی کتاب مین یہ قول کہ کہدو جو تم مال خرچ کرتے ہو وہ والدین اور قریبون کے لئے ہے اب دیکھو کہ والدین کو قریبون کا غیر قرار دیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس جس طرح کہ والدین قرابت سے خارج ہین اسی طرح ان کی اولاد ان کی قرابت سے خارج ہوگی اور بلاشبہ امام محمد بن الحسن رح نے ایسے شخص کے بارہ مین کہ جس نے اپنے ثلث مال کی وصیت ان لوگون کے لیے کی کہ جو فلان شخص کے قرابتی ہین یہ فرمایا ہے کہ اس کے والدین اور اس کی اولاد اس وصیت مین داخل نہ ہونگے کیونکہ وہ قرابت سے بڑھ کر ہین اب یہ احتمال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو جو غلام نہ دیا تو اسی وجہ سے نہ دیا ہو فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ غَيْرُ فَاطِمَةَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِثْلُ هَذَا أَيْضًا ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا دوسرے بنی ہاشم بھی اسی طرح ہین فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْفُضَيْلُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيمِ بْنِ أُمَّهِ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَأُمُّهَا كَمَا ذَكَرَتَا وَدَخَلَتَا عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَخَرَجْنَ جَمِيعًا فَأَتَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ وَمَعَهُ رَقِيقٌ فَسَأَلْنَاهُ أَنْ يُخْدِمَهُنَّ فَقَالَ صُرَيْحَكُنَّ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ ترجمہ پس وہ یہ حدیث ذکر کرے جو کہ بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن الحباب نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عیاش بن عقبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے فضل بن حسن نے عمرو بن حکیم سے کہ اس کی والدہ نے اس سے بیان کیا کہ وہ اور اس کی والدہ حضرت فاطمہؓ کی خدمت مین گئین اور یہ سب جمع ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئین بحالیکہ آپ ایک جنگ سے واپس تشریف لائے تھے اور آپ کے ساتھ غلام تھے تب انہون نے آپ سے غلام خدمت کے لئے مانگے تو آپ نے فرمایا اہل بدر کے یتیم بچے تمہاری نسبت بچھڑے ہوئے ہین (یعنی زیادہ محتاج ہین) ۵۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَ أَمْلَى عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْفُضَيْلَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكِيمِ أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَقْطَعَنَا شَيْئًا مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ وَلَكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ وَلَكِنْ اللَّهُ عَلَى أَثَرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاحِدَةً قَالَ عَيَّاشٌ وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عثمان بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سلمہ مرادی نے کہا کہ عبد اللہ بن وہب نے ہمکو یہ حدیث املا کرائی عیاش بن عقبہ حضرمی سے کہ فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ نے اس سے بیان کی کہ ام الحکیم یا ضباعہ دختران زبیر بن عبد المطلب کے بیٹے نے (یعنی ام الحکیم کے بیٹے یا ضباعہ کے بیٹے نے) اس کو ان دونون مین سے ایک سے حدیث بیان کی کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیدی لائے پھر مین اور میری بہین فاطمہؓ جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین ہمنے اپنے حال کی شکایت کی اور آپ سے سوال کیا کہ ان مین سے کچھ ہم کو عنایت ہو تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدر کے یتیم لوگ تمسے بڑھ گئے ہین لیکن مین تم کو ایک بات بتلاتا ہون کہ جو تمہارے لئے بہتر ہو ہر نماز کے بعد اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ اور الحمد للہ ۳۳ مرتبہ کہا کرو اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر کہا کرو عیاش کہتے ہین کہ ام حکیم اور ضباعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہنین تھین ۶۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَا أَدْرِي فَاطِمَةُ الرَّجُلِ وَلَا اسْمُ أُمِّهِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عثمان نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث بیان کی ہم سے اصبغ بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی مگر یہ کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس شخص کا کیا نام تھا نہ اس کے باپ کا نام جانتا ہوں **قِيلَ لَهُ** لَيْسَ لِهٰذَا حُجَّةٌ لَكَ عَلٰى مَنْ اَوْجَبَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لِاَنَّهُ اِنَّمَا يُوْجِبُهُ مَنْ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْثَارَهُ بِهٖ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اٰثَرَ بِهٖ ذَا فَقْرٍ وَّاٰثَرَ بِهٖ ذَا غِنًى اَهْلَ بَدْرٍ مِّنَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ صَارُوْا بِضَعْفِهِمْ مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَلَمَّا انْتَفٰى قَوْلُ مَنْ رَاٰى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى وَاحِدًا وَّجَعَلَهُمْ عَلٰى اَنَّهُمْ عِنْدَهٗ بَنُوْ هَاشِمٍ وَّبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً لَا يَخْلِطُوْنَ اِلٰى غَيْرِهِمْ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ حَقَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ خُمُسِ الْغَنَائِمِ وَفِي الْفَيْءِ هُوَ بِفَقْرِهِمْ وَلِحَاجَتِهِمْ بِمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْقَوْلَيْنِ ثَبَتَ الْقَوْلُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهٗ اَنْ يَّخُصَّ بِهٖ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَحَرَمَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ **ترجمہ** تو اس سے کہا جائیگا کہ یہ تیرے لئے اس شخص کے برخلاف جو کہ رشتہ داروں کے لئے حصہ ضروری قرار دیتا ہے حجت نہیں کیونکہ یہ تو اس رشتہ دار کے لئے واجب کہتے ہے کہ جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجیح دین پس جائز ہے کہ اپنی قرابتیوں کو جو اہل بدر اور ان ضعفاء میں سے تھے کہ ضعف کے باعث اہل صفہ سے ہوں ترجیح دی ہو پس جبکہ اس شخص کا قول کہ جو یہ کہتا ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ایک ہی ہے یعنی اس کے نزدیک وہ خاص کر بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں ان کے سوا اور نہیں اور اس شخص کا قول بھی جو یہ کہتا ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق خمس غنائم اور فئی میں بوجہ فقر و احتیاج ہے ہمارے ان دلائل سے جو ان دونوں فریق کے برخلاف ہیں باطل ہوا تو یہ تیسرا قول ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار تھا کہ آپ اس مال سے جس کو چاہیں خاص کریں اور جس کو چاہیں محروم کریں **فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ** وَمَا الدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ **ترجمہ** اب اگر کوئی کہے کہ اس پر تمہاری کیا دلیل ہے **قِيلَ لَهُ** قَدْ ذَكَرْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مَا يُغْنِيْنَا عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا مَعَ اَنَّا نَزِيْدُ فِيْ ذٰلِكَ بَيَانًا اَيْضًا **ترجمہ** تو اس سے کہا جائیگا کہ ہم نے اس پر اس کتاب میں اس سے پہلے وہ دلائل بیان کر دیئے ہیں کہ جن کے اعادہ کی ہم کو ضرورت نہیں لیکن باوجود اس کے ہم اس کی تشریح اور بھی کر دیتے ہیں **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ اِجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِيْ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَاَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَا مَا يَمْنَعُكَ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَمَا نَفَسْنَا عَلَيْكَ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ اَرْسِلْهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِاُذُنَيْنَا فَقَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَيِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ وَقَدْ جِئْنَاكَ لِنُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّوْنَ وَنُصِيْبُ كَمَا يُصِيْبُوْنَ فَسَكَتَ حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهٗ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تَسْلَمُ اِلَيْنَا مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ اَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ اُدْعُ لِيْ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ اِبْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَاَنْكَحَهٗ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ اِبْنَتَكَ فَاَنْكَحَنِيْ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمَرَ مَحْمِيَةَ اَنْ يُّصْدِقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ وَلَمْ يَقْسِمِ الْخُمُسَ بَعْدُ ذٰلِكَ عَنْ عَدَدِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَيَعْلَمُ مِقْدَارَ مَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَدَعَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ اَبٰى مَا سَمّٰى اللّٰهُ لِذَوِى الْقُرْبٰى فِى الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِى صَدْرِ كِتَابِنَا هٰذَا لَيْسَ لِقَوْمٍ بِاَعْيَانِهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ اِذًا لَوَجَبَ التَّسْوِيَةُ فِيْهِ بَيْنَهُمْ وَاِذَا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهٗ فِى يَدِ تَحْمِيَةً دُوْنَ اَهْلِهٖ حَتّٰى يَقْسِمَ فِيْهِمْ كَمَا لَهٗ يَحْبِسْ اَرْبَعَةَ اَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ عَنْ اَهْلِهَا وَلَمْ يَزُلْ عَلَيْهَا حَافِظًا دُوْنَ اَهْلِهَا فِى تَوَلِّيَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ مِنْ تَحْفَظُهٗ حَتّٰى يَضَعَهٗ فِيْمَنْ يَأْمُرُهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضْعُهٗ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ حُكْمَهٗ اِلَيْهِ فِيْمَنْ يُدْلِى فِى ذَوِى قُرْبَاهُ وَلَوْ كَانَ لِذَوِى الْقُرْبٰى حَقٌّ بِعَيْنِهٖ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُصْرَفَ سَهْمُهُمْ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَظُّهٗ مِنْهُ اِلٰى مَنْ سِوَاهُ وَاِنْ كَانَ اَوْلٰى قُرْبًا لِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُ حَقًّا لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمَا حَتّٰى يُؤَدِّىَ اِلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَقَّهٗ وَلَمَّا احْتَاجَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنْ يُصْدِرَا عَنْهُمَا شَيْئًا قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُمَا بِالْاٰيَةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهُمْ فِيْهَا فَفِى انْتِفَاءِ مَا ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَحُجَّةٌ قَائِمَةٌ اَنَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهٗ فِى ذَوِى قُرْبَاهُ الَّذِيْنَ جَعَلَهٗ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ لَهٗ صَرَفَهٗ عَنْهُمْ اِلٰى ذَوِىْ قُرْبَاهُ مِثْلِهِمْ وَاِنْ بَعْضُهُمْ لَمْ يَكُنْ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ بَعْضٍ اِلَّا مَنْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهٗ فِيْهِ مِنْهُمْ فَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ اَوْلٰى مِمَّنْ رَاٰى تَخْصِيْصَهٗ بِهٖ مِنْهُمْ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جویریہ بن اسماء نے مالک بن انس سے وہ زہری سے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل بن حارث نے اس سے حدیث بیان کی کہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے اس سے بیان کیا کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب ملکر بیٹھے اور کہنے لگے کہ اگر ہم ان دونوں لڑکوں کو (یعنی مجھے اور فضل بن عباس کو صدقہ (زکوٰۃ) پر مقرر کر کے بھیجیں اور جو لوگ دیتے ہیں وہ بھی دیا کریں اور جو لوگ اس پر نوکری لیتے ہیں وہ بھی لیں یہ باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں حضرت علی بن ابی طالبؓ آ گئے اور کھڑے ہو گئے تب ان سے ان دونوں نے اس کا ذکر کیا علیؓ نے کہا کہ ایسا نہ کرنا کیونکہ واللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ مانیں گے ان دونوں نے کہا کہ تمکو یہ امر اس لئے مانع ہے کہ ہم سے حسد یا بخل کرتے ہو اور واللہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہوئے ہو لیکن ہم تم پر حسد یا بخل نہیں کرتے تب علی رضؓ نے کہا کہ میں ابوحسن ہوں (مقصود یہ ہے کہ میری کنیت ابوالحسن ہے جو کہ نیکی کا باپ ہے اور بخل وغیرہ بدی مجھ میں نہیں جو تمہارا خیال ہے) (خیر) تم ان کو بھیجو پھر دونوں گئے اور حضرت علیؓ لیٹ گئے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھ لی تو ہم آپ سے پہلے آپ کے حجرہ کی طرف پہنچ گئے اور اس کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے (ازراہ عنایت) ہمارے کان پکڑ لئے اور فرمایا کہ جو تمہارے دل میں ہے بیان کرو (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے ان کے مافی الضمیر کو معلوم کر لیا تھا) پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی اندر گئے آپ کی باری اسدن حضرت زینب بنت جحش کے حجرہ میں تھی۔ پھر ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا وکیل بنایا اور ہم میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ آپ تمام لوگوں میں سے زیادہ نیکوکار اور زیادہ طنسار ہیں اور ہم اب جوان قابل نکاح ہو گئے ہیں آپکی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمکو صدقات کے لینے پر مامور فرمائیں پھر ہم لوگوں کی طرح زکوٰۃ لا کر آپ کو دیں گے اور جیسے لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں (یعنی ملازمت کا فائدہ) ہم بھی حاصل کریں گے (مطلب یہ کہ ہم بھی مالدار بن جائیں گے) آپ چپ ہو رہے حتیٰ کہ ہم نے ارادہ کیا کہ پھر آپ سے بات کریں اور بی بی زینب ہمکو پردہ کے پیچھے اشارہ کرتی تھیں کہ تم کلام نہ کرو چپ ہو رہو۔ تب آپ نے فرمایا کہ صدقہ آل محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کھانا جائز نہیں یہ تو لوگوں کی میل ہوتا ہے جا اور محمیہ کو میرے پاس بلا لا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ خمس پر معین تھا اور نوفل بن حارث بن عبد المطلب کو بھی بلا لا آپ نے مخمیہ سے کہا کہ اس لڑکے کا یعنی فضل بن عباس کا اپنی بیٹی سے نکاح کر دے اس نے اُس سے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث سے کہا کہ اس لڑکے کا نکاح تم اپنی بیٹی سے کر دو اس نے مجھے نکاح کر دیا اور مخمیہ سے کہا کہ ان دونوں کی طرف سے خمس میں سے اتنا اتنا مہر دیدے۔ پس کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخمیہ کو حکم دیا کہ ان دونوں کی طرف سے خمس میں سے مہر دیدے اور اس کے بعد بنی ہاشم اور بنی مطلب پر خمس کو تقسیم نہیں کیا تاکہ ہر ایک کی مقدار تقسیم معلوم ہو اب یہ اس کی دلیل ہے کہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے ان دو آیتوں میں جنکا ہمنے پہلے شروع کتاب میں ذکر کیا ہے ذوی القربیٰ کا حصہ مقرر کیا ہے وہ آپ کے رشتہ داروں میں کسی خاص گروہ معین کے لیے انکی قرابت کی وجہ سے نہ تھا۔ اگر یہ اس طرح ہوتا تو اس میں سب برابر ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مخمیہ کے ہاتھ نہ دیتے بلکہ اس کے اہل کے ہاتھ دیتے جیسا کہ غنیمتوں کے چار خمس اس کے مستحقین سے روکے نہ تھے اور اس کے اہل کے سوا اور کسی کو اس پر محافظ نہ بناتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مال خمس پر کسی کو مقرر کیا کہ جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں وہاں خرچ ہو تو یہ اس کی دلیل ہے کہ اس کا اختیار خود حضور کو ہے کہ اپنے اقربا میں سے جہاں چاہیں خرچ کریں اگر ذوی القربیٰ کا کوئی خاص ہوتا تو یہ جائز نہ تھا کہ ان کو حصہ کے حق سے محروم کر کے دوسروں کو دیدیں اگرچہ وہ قریبی ہوں اور بالضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس بن عبد المطلب اور عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث اور ان کے سوا دوسروں کا حق نہ روکتے بلکہ ہر ایک کو اس کا حق ادا کرتے اور جبکہ اللہ تعالیٰ نے فضل بن عباس بن مطلب اور عبد المطلب بن ربیعہ کا حصہ آیت میں معین کر دیا تھا تو وہ اس امر کے محتاج نہ تھے کہ آپ ان دونوں کی طرف سے مہر دیتے اب ان سب باتوں کے نہ ہونے سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے صحیح دلیل اور زبردست حجت یہ ہے کہ جو کچھ اس معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملدرآمد کیا ہے کہ اپنے بعض ذوی القربیٰ کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور بعض دوسروں سے بہتر نہ تھے۔ تو اس میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا اختیار تھا کہ جہاں چاہیں دیں اور جہاں چاہیں نہ دیں ف

فِي ذٰلِكَ اَيْضًا حُجَّةٌ اُخْرٰى وَهِيَ اَنَّ فَهْدَ بْنَ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَحْيٰى قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بَدِيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْقِيْنَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَغْنَمُ فَقَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ وَلِرَسُوْلِهٖ سَهْمٌ وَلِاَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ قُلْتُ فَهَلْ اَحَدٌ اَحَقُّ بِشَيْءٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ مِنْ اَحَدٍ قَالَ لَا حَتّٰى السَّهْمُ يَأْخُذُهُ اَحَدُكُمْ مِنْ اَخِيْهِ فَلَيْسَ بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَخِيْهِ ثُمَّ ق

اور اس میں ایک اور دلیل بھی ہے وہ یہ کہ فہد بن سلیمان نے ہم سے حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے بدیل بن میسرہ سے وہ عبد اللہ بن شقیق سے وہ ایک شخص سے جو بلقین کے رہنے والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جبکہ وہ وادی القریٰ میں تھے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ غنیمت کا مال کس کا حق ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک حصہ اور ان سب کے چار حصہ میں نے کہا کیا کوئی ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ حقدار ہے فرمایا نہیں حتے کہ وہ حصہ جو کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لیتا ہے سو وہ اپنے بھائی سے اس میں زیادہ حقدار نہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ شَقِيْقٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَلْقِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ر

حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے خالد حذاء سے وہ عبد اللہ بن شقیق سے وہ بلقین کے ایک شخص سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کرتے ہیں

حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رضی اللہ عنہما قال ان وفد عبد القیس لما اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من القوم او من الوفد قالوا ربیعۃ قال مرحبا بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا ندامی قالوا یا رسول اللہ انا لا نستطیع ان نأتیک الا فی الشہر الحرام فمرنا بامر فصل فصل نخبر بہ من وراءنا وندخل بہ الجنۃ قال آمرکم بالایمان باللہ وحدہ قال اللہ ورسولہ اعلم قال شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصیام رمضان واعطاء الخمس

۶۵ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمان مرادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ ابو حمزہ سے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ قبیلہ عبد القیس کے چند آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپنے فرمایا کونسی قوم ہے یا کونسا وفد ہے کہنے لگے ربیعہ فرمایا مرحبا قوم کو یا وفد کو بلا رسوائی اور ندامت کے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم آپکی خدمت میں اشہر حرام کے سوا نہیں حاضر ہو سکتے (کیونکہ مخالفوں کا خوف ہے اور حج کے مہینوں میں امن ہوتا ہے) آپ ہم کو اصل بات فیصل شدہ فرما دیں کہ ہم اور لوگوں کو خبر دیں اور اس وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں فرمایا تم جانتے ہو کہ صرف اللہ پر ایمان لانیکے کیا معنے ہیں کہنے لگے اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا (وہ یہ ہے) کہ کلمہ شہادت پڑھنا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا اور نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا رمضان کے روزے رکھنے اور یہ تم غنیمت میں سے خمس دو حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن زید عن ابی حمزۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعلم انہ قد اضاف الخمس من الغنیمۃ الی اللہ عز وجل ولم یضف الیہ اربعۃ اخماسہا وان مما سماہ منہا للقوم بغیر اعیانہم بضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہم علی ما یری ولما کان الذی لقرب المعلوم عدہ وحصرہ لم یکن کذلک افلا یری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأخذ الخمس لیضعہ فیما یری فی قسمہ ما یبقی بعدہ علی الثمانی فدل ان ما کان یقسمہ علی الثمانی انہ لقوم باعیانہم لا یجوز لہ اہمالہم منہ وان الذی یأخذہ لا یقسمہ حتی یدخل فیہ رأیہ وہو الذی لیس لقوم باعیانہم وانہ مردود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یضعہ فیما یری ثم تکلم اللہ فی حکم ما کان رسول اللہ علیہ یضعہ فی ذوی قرباہ فی حیاتہ کیف حکمہ بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ فقال قائلون ہو راجع من قرابتہ الی قرابۃ الخلیفۃ من بعدہ وقال اخرون ہو لبنی ہاشم وبنی المطلب خاصۃ وقال اخرون وہم الذین ذہبوا الی ان ما کان فی حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ فیہ من قرابتہ ہو منقطع عنہم برأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظرنا فی ہذہ الاقوال لنستخرج منہا قولا صحیحا فرأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی حیاتہ فی المغنم سہم الصفی لا اختلاف بین اہل العلم فی ذلک

۶۶ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع موذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ابو حمزہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اب اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے غنیمت کا خمس اللہ عزوجل کی طرف نسبت کیا ہے اور اس کے چار حصے اللہ کی طرف منسوب نہیں کئے اور باسوائے خمس کو غیر معین قوم کے لئے رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں جس طرح چاہیں خرچ کریں اور اگر ذوی القربےٰ کے لئے ہوتا جنکی گنتی معلوم تھی تو اس طرح نہ ہوتا کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس اس لئے لیا کرتے تھے کہ اس کو جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں اور اس کے بعد باقیماندہ کو حصوں پر تقسیم کیا کرتے تھے اب یہ اس پر دلیل ہے کہ جو حصوں پر تقسیم کیا کرتے تھے وہ ایک معین گروہ پر ہوتا تھا کہ کسی کو اس سے روکنا جائز نہ تھا اور جو آپ لیتے تھے اپنی رائے کے بغیر تقسیم نہ کرتے تھے وہ خاص معین قوم کے لئے نہ ہوتا تھا بلکہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے پر منحصر ہوتا تھا آپ جہاں مناسب سمجھتے تھے وہیں خرچ کیا کرتے تھے پھر علماء نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس مین گفتگو کی ہے کہ جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوی القربی کو اپنی زندگی مین دیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس کا کیا حکم ہے بعض نے تو یہ کہا ہے کہ آپ کے بعد جو آپکا خلیفہ ہو اس کے رشتہ دارون کو ملیگا اور دوسرون نے کہا ہے کہ وہ خاصکر بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لیے ہوگا اور ایک گروہ اور ہے جو یہ کہتا ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن ذوی القربی کو زندگی مین دیا کرتے تھے وہ آپ کی وفات کے بعد منقطع ہوگیا ہے اب ہم ان اقوال مین دیکھتے ہین کہ ان مین سے صحیح قول کونسا ہم جانتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی زندگی مین ایک برگزیدہ حصہ تھا جس بارہ مین اہل علم مین کوئی اختلاف نہین

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيهِ مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهِ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ بَعْدَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنْ تُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَتُعْطُوا سِهَامَكُمْ مِنَ الْغَنَائِمِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ اور بلا شبہ اس مین وہ حدیث مروی ہے جو کہ بیان کی ہم سے ربیع بن سلیمن مرادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ہلال راسبی نے ابو حمزہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہون نے کہا کہ عبد القیس کا قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ ہم مین اور آپ مین یہ مضر کا قبیلہ حائل ہے اور ہم آپ کی خدمت مین اشہر الحرام کے سوا نہین آسکتے آپ ہم کو ایسا حکم بتلا دین کہ جس کو ہم خود کرین اور دوسرون کو جاکر سنائین فرمایا کہ مین تمکو چار چیزون کا حکم دیتا ہون اور چار چیزون سے منع کرتا ہون حکم دیتا ہون کلمہ شہادت کا اور نماز کے پڑھنے اور زکوٰۃ کے دینے اور اللہ تعالیٰ کی غنیمتون سے اللہ کا حصہ اور برگزیدہ حصہ دو اور تمکو منع کرتا ہون (چار چیزون سے) سبز مٹکیا سے اور کدو سے اور لکڑی کے برتن سے اور رال سے رنگے ہوئے برتن سے (کیونکہ ان برتنون مین وہ شراب بنایا کرتے تھے) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ صَفْحَ ذِي الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد بن موسےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید طیاسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمشیر ذو الفقار کو بدر کے دن بطور نفل کے لیا حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ الصَّفِيُّ لَهُ إِنْ شَاءَ عَبْدًا وَإِنْ شَاءَ أَمَةً وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے یحیی ہمدانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو النضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اشجعی نے سفیان سے وہ مطرف سے انہون نے کہا کہ مین نے شعبی سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حصہ اور برگزیدہ حصہ کی بابت پوچھا تو فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ ایک مسلمان کی طرح تھا اور برگزیدہ حصہ بھی تھا اگر آپ چاہتے خواہ غلام خواہ لونڈی خواہ گھوڑا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْحَ ذِي الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن شمشیر ذو الفقار کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

بطور غنیمت لیا اور یہ وہی تلوار تھی کہ جس کے بارہ مین اُحد کے دن خواب دیکھا تھا حَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اللَّیْثِیِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ فِیمَا یَحْتَجُّ بِهٖ کَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَایَا بَنِی النَّضِیرِ وَخَیْبَرَ وَفَدَكَ فَاَمَّا بَنُو النَّضِیرِ فَكَانَتْ حُبْسًا لِنَوَائِبِهٖ وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ لِاَبْنَاءِ السَّبِیلِ وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَهَا ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ فَقَسَمَ مِنْهَا جُزْءَیْنِ بَیْنَ الْمُسْلِمِینَ وَحَبَسَ جُزْءًا لِنَفَقَةِ اَهْلِهٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ اَهْلِهٖ رَدَّهُ عَلٰی فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِینَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو عبد العزیز بن محمد نے اسامہ بن زید لیثی سے وہ ابن شہاب سے وہ مالک بن اوس سے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی دلیل مین فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برگزیدہ مال تھے (یعنی) بنی النضیر خیبر فدک بنو النضیر کو آپنے تین حصہ کر رکھا تھا اس مین ایک حصہ تو مہلمانون مین اور ایک حصہ اپنے خرچ کے لئے اور جو گھر والون سے بچ رہتا وہ مہاجرین رضوان علیہم کو دیتے تھے حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ یَحْیٰی الْهَمْدَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِاَعْلَی الْمِرْبَدِ فِی سُوقِ الْاِبِلِ اِذَا اَتٰی عَلَیْنَا اَعْرَابِیٌّ مَعَهٗ قَطِیفَةٌ اَوْ بُسُطٌ قَطَعَةُ جِرَابٍ شَكَّ الْجُرَیْرِیُّ فَقَالَ هَلْ فِیكُمْ مَنْ یَقْرَاُ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَاُ قَالَ هَا فَاقْرَاْهُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهٗ لَنَا فَاِذَا فِیهِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ لِبَنِی زُهَیْرِ بْنِ قَیْسٍ حَیًّا مِنْ عُكْلٍ اَنَّهُمْ شَهِدُوا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِینَ وَاَقَرُّوا بِالْخُمُسِ لَنَا وَهُمْ وَسْمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِیَّتِهٖ فَاِنَّهُمْ اٰمِنُونَ بِاَمَانِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُهُمْ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا تُحَدِّثُنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَذْهَبَ عَنْهُ وَحَرُّ الصَّدْرِ فَلْیَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اَرَاكُمْ تُرَوِّنَنَا اَنِّی اَكْذِبُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ لَاَحَدِّثَنَّكُمُ الْیَوْمَ حَدِیثًا فَاَخَذَ هَائِمًا فَانْطَلَقَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے مالک بن یحیی ہمدانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہم کو جریری نے ابو العلاء سے کہا کہ مین ایک دفعہ مطرف کے ساتھ اونٹون کے بازار مین مربد کے اوپر حصہ مین تھا کہ اتفاقًا ہمارے پاس ایک جنگلی آیا اس کے پاس ایک ٹکڑا چمڑہ یا جراب کا تھا جریری کا شک ہے اس نے کہا کیا تم مین سے کوئی پڑہا ہوا ہے مین نے کہا کہ مین پڑہا ہوا ہون کہا کہ لے اس کو پڑہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے یہ لکھا تھا اس مین دیکھا تو یہ تھا کہ یہ تحریر محمد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ربیہ بن قیس کے لئے ہے جو عکل کا قبیلہ ہے کہ انہون نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے اور مشرکین کو چھوڑ دیا ہے اور اپنے مال غنیمت مین سے خمس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ اور برگزیدہ حصہ کا اقرار کیا ہے اب وہ اللہ تعالی کے امن کے ساتھ ہین پھر اس سے کسی نے کہا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے تو ہمین سنا دے اس نے کہا ہان سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ اس سے سینے کی تیز زنی (تکلیف) جاتی رہے اس کو چاہیئے کہ صبر کے مہینہ (رمضان کے) روزے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھے پھر ایک شخص نے کہا کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے اس نے کہا دیکھو مین خیال کرتا ہون کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہون مین تم کو آج ہرگز کوئی حدیث نہ سناؤنگا پھر وہ چمڑہ لیکر چلدیا

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ وَاَجْمَعُوا جَمِیعًا اَنَّ هٰذَا السَّهْمَ لَیْسَ لِلْخَلِیفَةِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ لَیْسَ فِیهِ كَمَا كَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَمَا كَانَ الْخَلِیفَةُ لَا یُخَلِّفُ شَیْئًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فِیمَا كَانَ لَهٗ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ دُونَ سَائِرِ الْمُقَاتِلِینَ مَعَهٗ كَانَتْ قَرَابَتُهٗ اَحْرٰی اَنْ لَا تُخَلِّفَ قَرَابَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیمَا كَانَ لَهُمْ فِی حَیَاتِهٖ مِنَ الْفَیْءِ وَالْغَنِیمَةِ فَبَطَلَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ سَهْمَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذوی القربی بعد موت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقرابۃ الخلیفۃ من بعدہ ثم رجعنا الی ما قال الناس سوی ھذا القول من ھذا
الا قول ابی ذکرناھا فی ھذا الفصل فاما من خص بنی ھاشم وبنی المطلب دون من سواھم من ذوی قربی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وجعل سھم ذوی القربی لھم خاصۃ فقد ذکرنا فساد قولہ فیما تقدم فی کتابنا ھذا فاغنانا ذلک عن
اعادتہ ھھنا وکذلک من جعلہ للفقراء قرابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دون اغنیائھم وجعلھم کغیرھم من سائر فقراء
المسلمین فقد ذکرنا ایضا فیما تقدم من ھذا الکتاب فساد قولہ فاغنانا عن اعادتہ ھھنا وبقی قول الذین یقولون ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لہ ان یقطعہ فیمن رای وضعہ فیہ من ذوی قرابتہ وان احدا منھم لا یستحق منہ
شیئا حتی یعطیہ ایاہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان لہ ان یقتطعہ من المغنم لنفسہ ما رای فکان ذلک منہ قطعا
بوفاتہ غیر واجب لاحد من بعدہ فالنظر علی ذلک ان یکون کذلک مالہ ان یخص بہ من رای من ذوی
قرباہ دون من سواہ من ذوی قرباہ فی حیاتہ ولا یکون ذلک الی احد من بعدہ وفاتہ ولما بطل ان یکون ذلک
الی احد بعدہ وفاتہ بطل ان یکون ذلک السھم لاحد من ذوی قرابتہ بعدہ وفاتہ ترجمہ امام ابوجعفر
طحاوی فرماتے ہین کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کا یہ حق نہین اور وہ اس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرح نہین اب جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ اس بارہ مین کہ جن مین اللہ تعالی نے آپ کو دوسرے مقاتلون کے علاوہ خاص کر
دیا ہوا ہے خلیفہ نہین تو اس کی قرابت زیادہ اس امر کے لائق ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کی خلیفہ نہ بنے جو آپ کی زندگی
مین فی اور غنیمت کے مستحق تھے اب اس سے اس شخص کا قول جاتا رہا جو یہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوی القربی کا حصہ
آپ کی موت کے بعد خلیفہ کے رشتہ دارون کو اس کی موت کے بعد ملیگا اب ہم اس شخص کے قول کی طرف آتے ہین جو ان اقوال
کے سوا ہے جن کا ہم نے اس فصل مین ذکر کیا ہے پس جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرابتیون کے سوا بنی ہاشم اور بنی
مطلب کو خاص کرتا ہے سو اس کے قول کو تو ہم پہلے اپنی کتاب مین باطل کر آئے ہین اس کے اعادہ کی ہم کو یہان ضرورت نہین
علی ہذا ایسے شخص کا فساد بھی ہم پہلے بیان کر آئے ہین جو یہ کہتا ہے کہ یہ حق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محتاج رشتہ دارون کا ہے
غنیون کا نہین اور وہ دوسرے محتاجون کی طرح ہین اس کے اعادہ کی ضرورت نہین اب ان لوگون کا قول باقی رہا جو یہ کہتے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ اس مال کو جہان چاہین اپنے رشتہ دارون مین خرچ کرین ۔۔۔ ن مین سے کوئی
بھی خاص کر ایسا مستحق نہ تھا کہ خاص کر اسی کو آپ دین اور رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے لئے غنیمت مین سے ایک حصہ ایسا تھا کہ اپنے
لئے جو مناسب سمجھین خاص کر دین پھر یہ آپ کی وفات کے بعد بند ہو گیا کسی اور کے لئے واجب نہ تھا پس قیاس چاہتا ہے کہ ایسا ہی
آپ کا وہ مال جو کہ آپ بعض رشتہ دارون کو اس مین سے جہان مناسب سمجھتے تھے زندگی مین دیا کرتے تھے آپ کی زندگی کے ساتھ
مختص ہو اور آپکی وفات کے بعد یہ مال کسی اور کی طرف منتقل نہ کیا جائے اور جب اس مال کا آپ کی وفات کے بعد اور کسی کی طرف
منتقل ہونا باطل ہوا تو یہ بھی باطل ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد کسی آپ کے رشتہ دار کے لئے وہ حصہ ہو **فان قال** قائل فقد
ابی دین علیکم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ذکر حدثنا ابراہیم بن ابی داود قال ثنا عبد اللہ بن محمد بن اسماء
قال حدثنی عمی جویریۃ بن اسماء عن مالک عن ابن شہاب عن یزید بن ھرمز حدثہ ان نجدۃ صاحب الیمامۃ کتب الی
ابن عباس رضی اللہ عنہما یسالہ عن سھم ذوی القربی فکتب الیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ لنا وقد کان عمر بن الخطاب
عرفا لیبکم منہ انہا ویقضی منہ فابینا ان نسلمہ الناکلہ ودانا انہ لنا ترجمہ اب اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تمہارے اس کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

انکار کرتے ہین پھر وہ ذکر کرے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا جویریہ بن اسماء نے مالک سے وہ ابن شہاب سے وہ یزید بن ہرمز سے اس نے اس سے حدیث بیان کی کہ نجدہ صاحب یمامہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا وہ آپ سے ذوی القربیٰ کا حصہ دریافت کرتا تھا آپنے اسکی طرف لکھا کہ وہ ہمارے لئے ہے حضرت عمر بن الخطابؓ نے ہمکو بلایا تھا کہ اس سے ہماری رانڈون کا نکاح کردین اور ہمارے قرضون کو ادا کردین لیکن ہمنے انکار کیا اور کہا کہ ہمکو سب دیدیا جائے اور ہم جانتے ہین کہ وہ ہمارا حق ہے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْاَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ اِلَيْهِ وَاَنَا شَاهِدٌ لِمَا بَالُهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا قَوْمُنَا فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے کہا کہ مین نے قتادہ سے سنا وہ یزید بن ہرمز سے بیان کرتے تھے اس نے کہا کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ذوی القربیٰ کے حصہ کی بابت لکھ کر دریافت کیا کہ ان کے حصہ کا ذکر اللہ عزوجل نے کیا ہے اور ان کے لئے مقرب کیا ہے کیا حکم ہے تب آپ نے اس کو لکھا بحالیکہ مین موجود تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار ہین لیکن ہماری قوم نے ہمکو دینے سے انکار کیا **قِيْلَ** لَهُ اِنَّا لَمْ نَدَّعِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ دَخَلُوْا فِيْمَا ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِيْمَا ذَكَرْنَا وَلٰكِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَاٰى فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى ثَابِتٌ وَاَنَّهُمْ بَنُوْهَا بِنِيْهِمْ فِيْ حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ وَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّ قَوْمَهٗ اَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَفِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ مَنْ تَابَعَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى ذٰلِكَ فَمِثْلُ مَنْ ذَكَرْنَا يَكُوْنُ قَوْلُهٗ مُعَارِضًا لِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ ہم یہ نہین کہتے کہ جس قول کے ہم قائل ہین اس کی مخالفت نہین کی گئی لیکن حضرت عبداللہ بن عباس نے اس بارہ مین یہ سمجھا ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ثابت ہے آپکی حیاتی اور آپ کے انتقال کے بعد اور وہ بنو ہاشم ہین انہون نے یہ بھی خبر دی ہے کہ ہماری قوم نے اس پر انکار کیا ہے جن مین حضرت عمر بن الخطاب اور ان کے ساتھی بھی شامل تھے رضوان اللہ علیہم پس ان لوگون کا قول حضرت ابن عباس رض کے قول کے معارض ہے **وَقَدْ** حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُمَيْدٍ قَالَ وَقَعَتْ جَرَّةٌ فِيْهَا وَرِقٌ مِنْ دَيْرِ حَرْبٍ فَاَتَيْتُ بِهَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَقْسِمْهَا عَلٰى خَمْسَةِ اَخْمَاسٍ فَخُذْ اَرْبَعَةً وَهَاتِ خُمُسًا فَلَمَّا اَدْبَرْتُ قَالَ اَنِّيْ نَاجِيَتْ مَسَاكِيْنَ فُقَرَاءَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَخُذْهُ فَاَقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ اَفَلَا يَرٰى اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ الْخُمُسَ مِنَ الرِّكَازِ فِيْ فُقَرَاءِ نَاحِيَتِهٖ فَلَمْ يُوْجِبْ عَلَيْهِ دَفْعَ شَيْءٍ مِّنْهُ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاٰهُ فِيْ ذٰلِكَ ۷۵

ترجمہ اور بلاشبہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبدالاعلیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن بشر خثعمی سے وہ ابن حمید سے کہا کہ لڑائی کے ایک گروہ یا تحانہ مین سے ایک تھیلیا چاندی کی گری ہوئی ملی جس کو لیکر مین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لایا آپنے فرمایا کہ اس کے پانچ حصے بنادے چار حصے تو لیلے اور ایک حصہ لا۔ جب مین نے پیٹھ پھیری تو مجھے فرمانے لگے کیا تمہارے پڑوس مین مساکین فقراء ہین مین نے کہا ہین فرمایا کہ اس کو لیجا اور ان مین تقسیم کردے اب کیا وہ شخص خیال نہین کرتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ مدفون مال مین سے خمس کو اپنے محلہ کے فقراء مین تقسیم کردے اور اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی رشتہ دار کو دینا ضروری نہ قرار دیا اب یہ حضرت ابن عباسؓ کی رائے کے برخلاف ہے **وَقَدْ** حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ ظُهْرًا فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ سَمِعْتُ نَحِيبًا شَدِيدًا فَقُلْتُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَعَبْدِي عُمَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَدَخَلْتُ حَتَّى جِئْتُ فَوْقَ تَوَقَّعْتُ بِهِ عَلَيَّ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَتَعْجَبُ مَا رَأَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا إِنَّ الْخَطَّابَ عَلَى اللهِ لَوَ كَرُسْنَا عَلَيْهِ كَانَ حَذَا إِلَى صَاحِبِي قَبْلِي قَالَ ثُمَّ قَالَ اجْمَعْ لِي أَصْحَابَ الشُّورَى فَكَتَبْتُ الْمُحَقِّقِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَكَتَبْتُ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَأَصَابَ الْمُحَقِّقِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَأَمَّا أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِنَّ وَمِنْ دُونِ ذٰلِكَ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِائَةٍ وَزَعَمَ الْمَالُ أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ قَدْ سَوَّيَا بَيْنَ الْمُحَقِّقِينَ وَبَيْنَ أَهْلِ الدَّرَجَةِ الَّتِي بِهَا هُمْ وَلَمْ يُدْخِلْ فِي ذٰلِكَ ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَتِهِمْ كَمَا أَدْخَلَا الْمُسْتَحِقَّ بِاسْتِحْقَاقِهِ فَهٰذَا تَرْجَمَةُ

ترجمہ بیشک حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ازہر بن سعد سمان نے ابن عون سے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ بن امیہ نے خدا جانے یا قوم کے سامنے حدیث بیان کی (شک ہے) اور میں ان میں تھا کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو ظہر کے وقت بھیجا میں اُن کے مکان کی طرف آیا جب دروازہ تک پہونچا تو میں نے سخت چلا کر رونے کی آواز سنی میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا امیر المومنین رو رہے ہیں میں اندر گیا حتیٰ کہ میرا ماتھا ان پر پڑا اور میں نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ گھبرائیں نہیں آپ نے کہا کیا تمنے یہ امر عجیب دیکھا میں نے کہا ہاں کہا کہ دیکھ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان اور خطاب پر ہم سختی سے عمل پیرا ہوں تو اس صورت میں میرے اس دوست کی برابری ہوگی جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ) پھر فرمایا کہ بیٹھ جاؤ کہ ہم کچھ سوچیں ہمنے ان لوگوں کے نام لکھے جو کہ خدا کی راہ میں مستحق ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرات وغیرہ کے نام لکھے فی سبیل اللہ کے مقدار دن کو چار ہزار ملے اور امہات المومنین رضوان اللہ علیہن کو اور دوسروں کو ایک ہزار ملا حتیٰ کہ انہوں نے مال کو تقسیم کر لیا کیا تم دیکھتے نہیں کہ حضرت عمر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مستحقوں میں قرابت کی وجہ سے اور جو ان کے بعد کے درجہ والے ہیں ان میں مساوات برتی اور اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو شامل نہ کیا جیسا کہ ان دونوں نے مستحقین کو استحقاق کی وجہ سے شامل کیا تھا

وَقَدْ حَدَّثَنَا أَيْضًا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الْمَاجِشُونِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ ذَهْبُونَ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ قَالَ لَمَّا قَالَ فِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِي وَلْيَأْخُذْ فَأَتَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنَا مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَانِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ قَالَ خُذْ بِمِثْلِ كَ فَأَخَذَ بِيَدَيْهِ فَوَجَدَهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ أَعْدُدْ إِلَيْهَا أَلْفًا ثُمَّ أَعْطَى مَنْ كَانَ وَعَدَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ مَا بَقِيَ فَأَصَابَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ جَاءَهُ مَالٌ كَثِيرٌ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ فَأَصَابَ كُلَّ إِنْسَانٍ عِشْرُونَ دِرْهَمًا وَفَضَلَ مِنَ الْمَالِ فَضْلٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَضَلَ فَضْلٌ وَلَكُمْ قَدَمٌ تَعَالَوْنَ لَكُمْ وَبَقَايَا لَكُمْ فَإِنْ شِئْتُمْ دَفَعْنَا لَهُمْ فَدَفَعَ لَهُمْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقِيلَ مَا خَلَّفَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَضَلَتْ لَنَا فَضْلَةٌ قَالَ إِنَّمَا أَجْرُهُمْ عَلَى اللهِ إِنَّمَا هٰذَا مَغَانِمُ وَالْأُسْوَةُ فِي الْمَغَانِمِ أَفْضَلُ مِنَ الْأَثَرَةِ فَلَمَّا تَوَفَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرُ فُتِحَتْ عَلَيْهِ الْفُتُوحُ وَجَاءَهُمْ مَالٌ كَثِيرٌ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْمَالِ رَأْيٌ وَلِي رَأْيٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَدَّثَنِی زَیْدٌ بِإِبَانَ یَقْسِمَ بِالسَّوِیَّةِ وَ اَبَتْ اَنْ اُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ وَلَا اَجْعَلُ مَنْ قَاتَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
حَسَنٌ وَّ اَمَّا مَا فَضَّلَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ فَجَعَلَ لِمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْهُمْ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَمَنْ كَانَ لَهٗ سُلْطَانٌ مِّنَ الْاَسْلَامِ مَا لَا اَنَّهٗ
لَمْ یَشْهَدْ بَدْرًا اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَلِلنَّاسِ عَلٰی قَدْرِ اِسْلَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ وَفَرَضَ لِاَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
رَفَعَ عَشَرَةَ عَشَرَةَ لِكُلِّ اِمْرَاَةٍ مِّنْ اِصَافِیَةٍ وَجُوَیْرِیَةٍ فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ اٰلَافٍ سِتَّةَ اٰلَافٍ فَاَبَتَا اَنْ تَاْخُذَا فَقَالَ اِنَّمَا فَرَضْتُ
لَكُنَّ بِالْحُجْرَةِ فَقَاتَلَتَا اِنَّمَا فَرَضْتَ لَهُنَّ مَكَانَهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَنَا مِثْلُ مَكَانِهِنَّ فَاَبَیْتَ وَقَدْ اِنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
فَجَعَلَهُنَّ سَوَاءً وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا لَیْسَ اَبَدٍ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ فَرَضَ لِاِبْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ
اَلْفَیْنِ وَفَرَضَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَرُبَّمَا زَادَ اَشْتُوْ وَفَرَضَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَمْسَةَ
اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ اَلْحَقَهُمَا بِاَبِیْهِمَا بِقَدْرِ هِجْرَتِهِمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَفَرَضَ لِاُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ
وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَا اَبَتِ شَیْءٌ زِدْتَهٗ عَلٰی فَمَا كَانَ لِاَبِیْهِ
بِرَاْیِ الْاَسِیْرِ مَا تَبَیَّنَ لَكَ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَهٗ تَبَیَّنَ لِیْ فَقَالَ اِنَّ اَبَاهُ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْكَ
وَكَانَ هُوَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْكَ وَفَرَضَ لِاَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ سِتَّةَ اٰلَافٍ شَهِدَ بَدْرًا اَلْفَیْنِ اَلْفَیْنِ
فَبَرَّزَهٗ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ زِدْهُ یَا عُمَرُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ اِلَّا شَیْءٌ زِدْتَهٗ عَلٰی وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِاَبِیْهِ
مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ یَتَبَیَّنْ لَهٗ بِاَنَّا قَالَ فَرَضْتُ لِاَبِیْ سَلَمَةَ اَلْفَیْنِ وَزِدْتُهٗ اِنْ لَوْ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَلْفًا لَوْ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ زِدْتُكَ
اَلْفًا وَفَرَضَ لِاَهْلِ سَكَنَةَ ثَمَانِیْ مِائَةٍ اِلٰی مِائَتَیْنِ اَشْرَفَهُمْ بِذٰلِكَ اَنَّ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ وَفَرَضَ لِاُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ
عَمْرٍو لِمِائَتَیْنِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِلنَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ اَوْسٍ ثَلٰثَمِائَةٍ فَقَالَ لَهٗ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ جَاءَكَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بِنَسَبِهٖ اِلٰی جَدٍّ
فَفَرَضْتَ لَهٗ ثَمَانِیْ مِائَةٍ وَجَاءَكَ هٰذَا بِنَفْسِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ فَفَرَضْتَ لَهٗ فِی الْعَیْنِ فَقَالَ اِنِّیْ لَقِیْتُ اَبَاهُ ذَا یَوْمَ اُحُدٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَاَیْتُهٗ اِلَّا قَدْ قُتِلَ فَسَلَّ سَیْفَهٗ وَكَسَرَ غِمْدَهٗ وَقَالَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قُتِلَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ وَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَهٰذَا یَرْعٰی اَفَاَجْعَلُهُمَا سَوَاءً قَالَ فَجَعَلَ عُمَرُ عُمْرَهٗ
كُلَّهٗ وَهٰذَا حَتّٰی اِذَا كَانَ فِیْ اٰخِرِ السَّنَةِ الَّتِیْ قُتِلَ فِیْهَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ حَجَّ فَقَالَ اُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ لَوْ مَاتَ اَمِیْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ قُمْنَا اِلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَبَایَعْنَاهُ قَالَ اَبُوْ مَعْشَرٍ یَّعْنُوْنَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الْمَدِیْنَةَ خَطَبَ
فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ رَاٰی اَبُوْ بَكْرٍ فِیْ هٰذَا الْمَالِ رَاْیًا رَاٰی اَنْ یَّقْسِمَ بَیْنَهُمْ بِالسَّوِیَّةِ وَرَاَیْتُ اَنْ اُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ
بِفَضْلِهِمْ فَاِنْ عِشْتُ هٰذِهِ السَّنَةَ اَرْجِعْ اِلٰی رَاْیِ اَبِیْ بَكْرٍ فَهُوَ خَیْرٌ مِّنْ رَّاْیِیْ اَفَلَا تَرٰی اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ یَرَ اَنْ یُّسَوِّیَ
سَوّٰی بَیْنَ النَّاسِ جَمِیْعًا فَلَمْ یُقَدِّمْ ذَوِی قُرْبٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مَنْ سِوَاهُمْ وَلَمْ یَجْعَلْ لَهُمْ سَهْمًا
فِیْ ذٰلِكَ الْمَالِ اِبَانَتَهُمْ بِهٖ عَنِ النَّاسِ فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ كَانَ یَرٰی لَهُمْ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
حَقًّا فِیْ مَالٍ شَیْءٌ سَوْفَ یَاْخُذُوْنَهٗ كَمَا یَاْخُذُوْنَهٗ فَمَا یَاْخُذُ مِنْ لَیْسَ بِذِی الْقُرْبٰی ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَفْضَتْ اِلَیْهِ
الْاَمْرُ وَرَاٰی تَفْضِیْلَ بَیْنَ النَّاسِ عَلٰی مَنَازِلِ لَمْ یَجْعَلْ لِذَوِی الْقُرْبٰی مِنْهُمَا یَبْتَغُوْنَ بِهٖ عَلَی النَّاسِ وَلٰكِنَّهٗ جَعَلَهُمْ وَسَائِرَ النَّاسِ
سَوَاءً وَفَضَّلَ بَیْنَهُمْ بِالْمَنَازِلِ وَذَكَرَ مَا یَسْتَحِقُّوْنَهٗ بِالنَّصِیْحَةِ لَوْ كَانَ لِاَهْلِهَا سَهْمٌ قَائِمٌ فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی مَا ذَهَبْنَا اِلَیْهِ
مِنْ اِرْتِفَاعِ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ رَوٰی عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

۷۷ ثمہ حمہ اور بیشک ہم سے یزید بن سنان نے بھی حدیث بیان کی کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی رجاء ہاشمی نے کہا حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیان کی ہم سے ابو معشر نے زید بن اسلم سے وہ اپنے باپ سے وہ عمرو بن عبداللہ سے جو عنزہ کے مولی ہیں انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ کے پاس بحرین سے مال آیا آپ نے فرمایا کہ جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے وہ آئے اور لیلے تب جابر بن عبداللہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ جب میرے پاس بحرین سے مال آئیگا تو میں تم کو اس قدر دو تین دفعہ دونوں ہاتھوں کو ملا کر اشارہ کیا حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا کہ تو اپنے ہاتھ سے لیلے انہوں نے اپنے ہاتھ سے لیلیا تو پانچسو (درہم) نکلے پھر فرمایا کہ اس کے ساتھ ہزار گن لے۔ (یعنی اور پانچسو ملا کر ہزار پورا کرلے) پھر اور شخص کو دیا کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا تھا پھر باقی لوگوں میں تقسیم کر دیا تو ہر ایک کو دس درم ملے اور جب اگلا سال ہوا تو آپ کے پاس اس سے زیادہ مال آیا اس کو لوگوں میں تقسیم کر دیا ہر ایک کو بیس درم آئے اور کچھ مال بچ رہا پھر کہا کہ لوگو یہ مال کچھ بچ رہا ہے اور تم سے پہلے کچھ لوگ ہیں کہ جو تمہارے لئے محنت اور کام کرتے ہیں اگر تم چاہو تو کچھ انکو (زائد) دیدیں پھر آپ نے انکو پانچ پانچ درہم دیئے ان سے کہا گیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے خلیفہ اگر آپ مہاجرین اور انصار کو انکی بزرگی کے باعث زیادہ دیتے (تو بہتر ہوتا) کہ ان کا اجر اللہ پر ہے اور یہ تو صرف مال غنیمت ہے۔ اور غنیمت کے مال میں کسی کو ترجیح دینے کی نسبت اتباع سنت بہتر ہے اور جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اور حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو فتوحات بکثرت ہوئیں اور پہلے سے مال زیادہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس مال کے بارے میں ایک رائے تھی (جس پر وہ عامل ہوئے) لیکن میری اور رائے ہے ان کی رائے یہ تھی کہ سب کو برابر تقسیم کیا جائے اور میری رائے یہ ہے کہ میں مہاجرین و انصار کو ترجیح دوں اور اس شخص کو جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لڑائی کی ہے (بحالت کفر) اس کی برابر نہ بناؤں کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کے ساتھ ملکر کفار سے جنگ کی ہے۔ تب مہاجرین اور انصار کو فضیلت دی اور ان میں سے جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے پانچہزار دیئے اور جس کا اسلام تو ان کے ساتھ تھا لیکن وہ بدر میں شریک نہ ہوا تھا اس کو چار ہزار دیا اور نوگوں کو ان کے اسلام اور مدارج کے موافق دیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو بارہ بارہ ہزار ہر ایک بیوی کو دیا مگر حضرت صفیہ و جویریہؓ کو چھ چھ ہزار دیا انہوں نے لینے سے انکار کیا آپنے کہا کہ تمہارے لئے صرف ہجرت کے سبب فرض ہوا ہے انہوں نے کہا بیویوں کے لئے صرف اس وجہ سے فرض ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں اور ہم کو بھی دوسری بیویوں کے برابر ملنا چاہیے تب حضرت عمرؓ سمجھ گئے اور ان کو بھی اور بیویوں کے برابر دیا اور حضرت عباس بن عبدالمطلب کے لئے بارہ ہزار مقرر کئے بوجہ اس کے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار ہیں اور اپنے لئے پانچہزار مقرر کئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے پانچہزار اور بعض دفعہ زائد بھی دیا اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پانچ پانچ ہزار دیئے ان دونوں کو ان کے باپ کے ساتھ ملایا اس لئے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت تھی۔ اور اسامہ بن زید کے لئے چار ہزار مقرر کر دیئے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے تین ہزار مقرر کئے تب آپ سے عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اسامہ کو مجھ سے آپنے زیادہ کیوں دیا کیونکہ اس کے باپ کو آپ پر کوئی فضیلت نہ تھی اور اس کو مجھ پر کوئی فضیلت نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا باپ تیرے باپ کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ پیارا تھا اور وہ تمہاری نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ پیارا تھا اور مہاجرین و انصار کے بیٹوں کے لئے جو جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے دو دو ہزار مقرر کئے پھر آپ کے سامنے عمر بن ابی سلمہ گذرے تو آپ نے فرمایا کہ اے غلام اس کو ایک ہزار دے دے محمد بن عبداللہ بن جحش نے کہا کہ آپنے اس کو مجھ پر کیوں ترجیح دیا ہے واللہ اس کے باپ کو کوئی ایسی فضیلت نہ تھی جو میرے باپ کو نہ ہو آپنے فرمایا کہ میں نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابوسلمہ کو دو ہزار دیئے اور ایک ہزار ام سلمہؓ کی وجہ سے دیئے اب اگر تیری ماں بھی ام سلمہؓ کی طرح ہے تو تم کو بھی ایک ہزار دونگا اور اہل مکہ کے لئے آٹھ سو ان کی شرافت کی وجہ سے دیئے پھر اور لوگوں کو ان کے مراتب سے دیئے عثمان بن عبداللہ بن عثمان بن عمر کو آٹھ سو دیئے اور نضر بن انس کو دو ہزار دیئے تب آپ سے طلحہ بن عبیداللہ نے کہا کہ آپ کے پاس عثمان بن عمر کا بیٹا آیا جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف سے اس کے لئے آپنے آٹھ سو مقرر کئے اور انصار میں سے ایک کمینہ آیا تو اس کو آپنے دو ہزار دیئے آپنے فرمایا کہ میں اس کے باپ سے احد کے دن ملا تھا اس نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت دریافت کیا تھا میں نے کہا میرا تو یہی خیال ہے کہ آپ شہید ہوگئے اس نے اپنی تلوار نکال لی اور میان کو توڑ ڈالا اور کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے ہیں تو اللہ تعالےٰ زندہ ہے نہیں مریگا اور کفار سے جاکر لڑا حتیٰ کہ شہید ہوگیا اور یہ شخص مکہ میں کمبریان چراتا تھا تو بتلاؤ کیا میں ان دونوں کو برابر کردوں ابوعبید کہتا ہے کہ پھر حضرت عمرؓ اپنی تمام عمر میں اسی پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ آخر عمر میں جس میں کہ وہ شہید ہوئے ہیں جو ۲۳ھ تھا۔ آپ نے حج ادا کیا بعض لوگوں نے کہا کہ اگر امیر المومنین فوت ہوجائیں گے تو ہم فلان بن فلان کو امیر بنا کر اس سے بیعت کرلیں گے۔ ابوعشر کہتے ہیں کہ ان کا مقصود طلحہ بن عبیداللہ تھے جب حضرت عمرؓ مدینہ منورہ میں واپس آئے تو آپنے خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ میں بیان کیا کہ ابوبکرؓ کی یہ رائے ہوئی کہ اس مال کو لوگوں میں برابر تقسیم کریں اور میری یہ رائے ہوئی کہ میں مہاجرین اور انصار کو ترجیح دوں کیونکہ ان کو فضیلت ہے اگر میں اس سال زندہ رہا تو میں ابوبکرؓ کی رائے کی طرف رجوع کرونگا کیونکہ ان کی رائے میری رائے سے بہتر ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ ابوبکرؓ نے جب تقسیم کی تو تمام لوگوں میں برابری کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو دوسروں پر مقدم نہیں کیا اور ان کے لئے علیحدہ مال مقرر نہیں کیا جو اوروں سے ان کو ممتاز و بلند کرے اب یہ اس پر دلیل ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد ذوی القربیٰ کے لئے مال فئی میں کوئی حق نہیں جانتے تھے کہ وہ لیلیں جیسا کہ غیر ذوی القربیٰ لیتے ہیں۔ پھر عمر بن الخطابؓ نے کہ جب حکومت ان کو ملی اور ان کی رائے ہوئی کہ لوگوں میں ان کے مراتب کے موافق فضیلت دیجائے تو ذوی القربیٰ کے لئے انہوں نے کوئی خاص حصہ نہیں مقرر کیا تھا کہ لوگوں میں ان کو بلندی حاصل ہو بلکہ اون کو اوروں کے ساتھ مساوی رکھا اور ان میں اگر حصہ قائم تھا تو بدون استحقاق قرابت ان کو مراتب کی فضیلت دی تھی اب یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جس کی طرف ہم گئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ذوی القربیٰ کا حصہ اس حدیث کی وجہ سے کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جاتا رہا **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مَالِکِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَتَاہُ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ھٰذَا الْکَذَّابِ قَالَ حَمَّادٌ اَنَا اُرَی اَنَّ ذٰلِکَ مِنَ الْکَلَامِ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا تُوُفِّیَ وَلِیَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَۃَ فَتَوَفّٰی فِیْھَا وَاَدّٰی فِیْھَا الْاَمَانَۃَ فَرَاَیْتُمَا ھٰذَا اَنَّہٗ کَاذِبٌ وَّجَبَّارٌ وَّکَفَّارٌ قَالَھَا اَرْبَعًا قَالَ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّہٗ کَاذِبٌ وَّلَاجِرٌ وَّلَا کَفَّارٌ قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ مَالِکٍ وَغَیْرِہٖ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لَقَدْ کَانَ فِیْھَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی حَدِیْثِ اَیُّوْبَ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّیَ اَبُوْ بَکْرٍ وَلِیَھَا بَعْدَہٗ فَفَعَلَ فِیْھَا مَا رَاَیْتُمَا ثُمَّ تُوُفِّیَ فَاَدَّیْتُ فِیْھَا الْاَمَانَۃَ وَزَعَمْتُمْ ھٰذَا اَنِّیْ خُنْتُ وَلَاَجِرْتُ وَلَاَثِمْتُ الْکَلِمَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّھْرِیِّ وَلَقَدْ کُنْتُ فِیْھَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی حَدِیْثِ اَیُّوْبَ وَکَلِمَۃٌ مَعَہٗ ثُمَّ اَتَانِیْ فَقَالَا اِدْفَعْ اِلَیْنَا صَدَقَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَفَعْتُھَا اِلَیْھِمَا فَقَالَ ھٰذَا لِھٰذَا اَعْطِنِیْ نَصِیْبِیْ مِنِ ابْنِ اَخِیْ وَقَالَ ھٰذَا لِھٰذَا اَعْطِنِیْ نَصِیْبِیْ مِنِ امْرَاَتِیْ مِنْ اَبِیْھَا وَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یَّلْعَنَ مَنْ یُّغَیِّرُ شَیْئًا مِّنْ ھٰذَا الْاَمْرِ اَنْ یَّلِیَہٗ اَحَدٌ اَوْ یُغَیِّرَ شَیْئًا مِّمَّا تَرَکْتُ صَدَقَۃً وَفِیْ حَدِیْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّھْرِیِّ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترکنا صدقۃ نفرد جہم الی حدیث علی رضی اللہ عنہ ثم تلا ثم رضی اللہ عنہ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا
الآیۃ فھذہ لھؤلاء ثم تلا واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی الی اخر الآیۃ ثم قال وھذہ لھؤلاء
وفی حدیث عمر وعن الزھری قال ما افاء اللہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب الی اخر الآیۃ فکانت ھذہ
خاصۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یوجف المسلمون فیہ خیلا ولا رکابا فکان یاخذ من ذلک قوت اھلہ ثم یجعل
بقیۃ المال لاھلہ ثم رجع الی حدیث ایوب ثم تلا ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول ولذی القربی الی اخر الآیۃ
ثم للفقراء المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم حتی بلغ اولئک ھم الصادقون فھؤلاء المھاجرون ثم قال والذین
تبوؤا الدار والایمان من قبلھم حتی بلغ حماد فاولئک ھم المفلحون قال فھؤلاء الانصار قال ثم قرأ والذین جاؤا من بعدھم یقولون
ربنا رؤف رحیم فھذہ الآیۃ استوعبت المسلمین فلم یبق احد من المسلمین الا لہ حق او ما یملکون من رقیقکم فان عشت ان شاء اللہ
لم یبق احد من المسلمین الا سیاتیہ حقہ حتی راعی الثلۃ یاتیہ حظہ او قال حقہ قال فھذا عمر رضی اللہ عنہ قد تلا فی ھذا
الحدیث واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی الی اخر الآیۃ ثم قال وھذہ لھؤلاء فقد ذلک ان سھم
ذوی القربی قد کان ثابتا عندہ لھم بعد وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما کان لھم فی حیاتہ قیل لہ لیس فیما ذکرت علی ما ذھبت الیہ
وکیف یکون لک فیہ دلالۃ علی ما ذھبت الیہ وقد کتب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما الی نجدۃ حین کتب یسالہ عن سھم ذوی
القربی قد کان عمر بن الخطاب عانا الی ان تنکح منہ ایما وتسوم منہ عاریتا فابینا علیہ الا ان یسلمہ لنا کلہ فابی ذلک علینا فھذا
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یخبر ان عمر ابی علیہم دفع السھم الیہم لانہم لم یکن عندہ لھم فکیف یتوھم علیہ فیما روی
عنہ مالک بن اوس بخبر ذلک ولکن معنی ما روی عنہ مالک بن اوس فی ھذا الحدیث من قولہ لھؤلاء ای نھی لھم
علی معنی ما جعلھا اللہ لھم فی وقت انزالہ الآیۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھم وعلی مثل ما عنی بہ عز وجل ما
جعل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا من السھم الذی اضافہ الیہ فلم یکن ذلک السھم جاریا لہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حیاتہ وبعد
وفاتہ غیر منقطع الی یوم القیمۃ بل کان جاریا لہ فی حیاتہ منقطعا عنہ بموتہ وکذلک ما اضافہ فیھا الی ذوی قرباہ کذلک
ایضا واجبا لھم فی حیاتہ یصنعہ علیہ السلام فیمن شاء منھم مرتفعا بموتہ فاتہ کما لم یکن قول عمر فھذہ لھؤلاء لا یجب بہ بقاء سھمھم
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ الی الوقت الذی قال فیہ ما قال کان ذلک نقلہ فھی لھؤلاء لا یجب بہ بقاء سھم ذوی القربی الی الوقت الذی قال فیہ فاما
معارضۃ صحیحۃ فانہ یکون حدیث مالک بن اوس ھذا عن عمر مخالفا لحدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عن عمر رضہ فی سھم ذوی القربی

۵۸ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن
زید نے ایوب سے وہ عکرمہ بن خالد سے وہ مالک بن اوس سے کہا کہ مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین بیٹھا ہوا تھا۔
اتنے مین حضرت عباس رضی اللہ عنہما جھگڑتے ہوئے آئے عباسؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین مجھ مین اور اس مین جو ایسا ایسا ہے فیصلہ
کردے حماد کہتے ہین کہ مین کلام اشارۃً کہتا ہون نہ اصل الفاظ کیونکہ اس مین جناب شیر خدا کی نسبت ادب سے اگرچہ وہ چاہتے تھے جو غصہ
مین کچھ کہہ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ واللہ مین تم مین ضرور فیصلہ کرون گا بلاشبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور آپ نے
صدقہ کے ابوبکرؓ مالک بنے اس مین قوی رہے اور امانت کو ادا کیا اور اس نے گمان گیا کہ انہون نے خیانت کی اور گناہ کیا اور ابوبکر نے
کچھ اسی قسم کی بات کی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے حضرت ابوبکرؓ نے نہ خیانت کی اور نہ گناہ کیا نہ اور کچھ حماد کہتا ہے کہ حدیث بیان
کی ہم سے عمرو بن دینار نے مالک سے اور بہت لوگون نے زہری سے روایت کی کہ انہون نے یہ کہا کہ وہ ضرور روایت یا فیہ اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

حق کے تابع تھے پھر حماد ایوب کی حدیث کی طرف لوٹا اور جب ابو بکرؓ فوت ہوئے تو اُن کے بعد مین خلیفہ بنا اور اس پر قوی ہوا
اس کی امانت کو ادا کیا اور اس نے گمان کیا کہ مین نے خیانت کی ہے اور ... ... - نہین نے خیانت کی
اور نہ گناہ کیا اور نہ وہ بات کی، اور عمرو کی حدیث مین زہری سے ہے کہ بلاشبہ مین اس مین ہدایت یافتہ اور تابع حق تھا پھر حماد عکرمہ کی
حدیث کی طرف لوٹا کہ پھر یہ دونون میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہمکو دیدو مین نے ان دونون
کو دیدیا اب یہ اس سے کہتے ہین کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے جو آتا ہے دیدو اور یہ اس سے کہتے ہین کہ مجھ کو میرا حصہ میری بیوی کا جو اس
کے باپ سے اس کو ملتا ہے دیدو حالانکہ یہ جانتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ نہین ہے جو چھوڑ گئے ہین وہ صدقہ ہے اور حدیث
عمرو مین زہری سے یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ ہمارا کوئی وارث نہین بنتا جو ہم چھوڑ جائین
وہ صدقہ ہے پھر حماد نے عکرمہ کی حدیث کی طرف رجوع کیا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی کہ صدقے فقرا و مساکین عاملین
وغیرہ کے لئے ہین - الآیۃ - پس یہ ان لوگون کے لئے ہے پھر یہ آیت پڑھی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ الخ یعنی تم جان لو کہ جو مال غنیمت تم کو
حاصل ہو اس مین سے اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ کے لئے خمس ہے پھر کہا کہ یہ ان لوگون کے لئے ہے اور عمرو کی حدیث مین زہری سے ہے
کہ آپنے کہا کہ اللہ تعالیٰ جو اپنے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) پر اُن سے مال غنیمت دے تو تمنے اس پر نہ گھوڑی دوڑائی ہین نہ اونٹ
آخر آیت تک سو یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا نہ جس پر مسلمانون نے نہ گھوڑے نہ اونٹ دوڑائے ہین آپ اس مین سے
اپنی اور اپنے گھر والون کی خوراک لیا کرتے تھے اور بقیہ مال اپنے گھر والون کے لئے رکھتے تھے پھر حماد ایوب کی حدیث کی طرف لوٹا
کہ پھر آپنے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ جو مال اپنے رسول پر بستی والون سے بطور غنیمت دے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور ذوی القربیٰ
کے لئے ہے آخر آیت تک - پھر ان فقرا مہاجرین کے لئے ہے جو اپنے گھرون اور مالون سے نکالے گئے حتیٰ کہ اس آیت پر پہنچے
یہی سچے لوگ ہین اب یہ لوگ مہاجرین ہین پھر یہ آیت پڑھی اور وہ لوگ کہ جنہون نے ان سے پہلے گھر ہین ایمان کے ساتھ ٹھکانا
کیا ہے حتیٰ کہ حماد فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ تک پہونچا یعنی پس وہی لوگ خلاصی پانے والے ہین کہا اور یہ لوگ انصار ہین پھر یہ
یہ آیت پڑھی کہ جو لوگ ان کے بعد آئے حتیٰ کہ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ تک پہونچے اور اس آیت نے تمام مسلمانون کو گھیر لیا اب مسلمانون
مین سے کوئی شخص ایسا نہ رہا کہ اس کے لئے حق نہ نکلے مگر وہ غلام جن کے تم مالک بنے ہو اب مین اگر زندہ رہا تو انشاء اللہ مسلمانون
مین سے کوئی ایسا نہ رہیگا کہ مین اس کا حق ادا نہ کرون حتیٰ کہ ریوڑ چرانیوالے کو اس کا حصہ یا حق پہونچیگا وہ شخص کہتا ہے کہ دیکھو یہ
عمر رضی اللہ عنہ ہین کہ جنہون نے اس حدیث مین یہ آیت پڑھی ہے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم الخ پھر فرمایا کہ یہ ان لوگون کے لئے ہے اب
یہ اس کی دلیل ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ان کے لئے آپ کے نزدیک ثابت تھا جس طرح کہ زندگی مین ان کے لئے ثابت تھا
تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ جو تمنے بیان کیا ہے اس مین تمہارے مذہب پر کوئی دلیل نہین اور تمہارے لئے اس مین
کیسے دلیل ہو سکے حالانکہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کے جواب مین جس نے آپ سے ذوی القربیٰ کے حصہ کی بابت پوچھا
تھا یہ کہا تھا کہ بلاشبہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے ہمکو بلایا تھا کہ اس مال سے ہماری رانڈون کی شادی کرین اس سے ہمارے ننگون کو
کپڑے پہنائین سو ہمنے انکار کیا اور یہ کہا کہ ہمکو سب حصہ دیا جائے تاکہ ہم کہائین مگر انہون نے ہمین سب دینے سے انکار کیا اب
دیکھو کہ یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہین وہ اس امر کی خبر دیتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے انکو حصہ دینے سے انکار کر دیا کیونکہ انکے نزدیک
وہ حصہ اُن کے لئے نہ تھا پھر اس روایت مین کیونکر آپ پر یہ وہم کیا جائے کہ جس کو مالک بن اوس وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن
اس حدیث مین جو ان سے مالک بن اوس نے روایت کی ہے اس کے اس قول کا کہ یہ ان کے لئے ہے یہ مطلب ہے کہ یہ انکے

toobaa-elibrary.blogspot.com

لئے اس معنے کے موافق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت اتر نے کیوقت آپ کے حصہ کا ارادہ کیا تھا اب یہ آپکا حصہ ایسا نہ تھا کہ حیات اور حیات کے بعد قیامت تک منقطع نہ ہو بلکہ آپ کے لئے زندگی مین تھا اور آپ کی موت کے بعد منقطع تھا اسی طرح وہ حصہ کہ اس مین ذوی القربیٰ کی طرف منسوب ہے ان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتی تک تھا کہ آپ جس کو چاہین دین اور آپ کے انتقال کے بعد موقوف ہوگیا اور جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کی نسبت حضرت عمرؓ کا یہ قول کہ یہ ان کے لئے ہے ضروری نہین کہ اس وقت تک رہے جیسا کہ یہ قائل کہتا ہے اسی طرح حضرت عمر کا یہ قول کہ یہ ان ذوی القربیٰ کے لئے ہے اس سے لازم نہین کہ ان کے لئے اس وقت تک رہے جس وقت تک یہ قائل کہتا ہے یعنی ہمیشہ رہے۔

اور یہ حدیث مالک بن اوس کی جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث سے جو حضرت عمرؓ سے ذوی القربیٰ کے بارہ مین مروی ہے پوری معارض ہے **وَلَقَدْ** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مُتَّ قَالَ وَلَدِي وَأَهْلِي قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونِي قَالَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَرِثَ أَبَاكِ دَارًا وَلَا ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً قَالَتْ وَلَا سَهْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي جَعَلَهُ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِي بِيَدِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا مِتُّ كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ اور بے شک حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کلبی سے وہ ابوصالح سے وہ ام ہانیؓ سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے ابوبکر جب تم فوت ہوگے تو تمہارا کون وارث ہوگا فرمایا کہ میری اولاد اور میری بیوی کہا کہ پھر تمہین کیا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ میرے سوا تم لیتے ہو کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی آپ اپنے باپ کے وارث نہین نہ گھر کے نہ سونے کے نہ غلام کے حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ کیا اس حصہ کے بھی ہم وارث نہین جو کہ اللہ عزوجل نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے اور اس ہمارے برگزیدہ حصہ کے جو تمہارے ہاتھ مین ہے آپ نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ یہ حصہ تو اللہ تعالےٰ نے مجھے خوراک دیا ہے جب مین فوت ہو جاؤنگا تو یہ مسلمانون مین تقسیم ہوگا **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِأَبِي بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مُتَّ قَالَ وَلَدِي وَأَهْلِي قَالَتْ فَمَا لَكَ تَرِثُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَنَا قَالَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ مَا وَرِثَ أَبُوكِ دَارًا وَلَا مَالًا وَلَا غُلَامًا وَلَا ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً قَالَتْ فَدَيْكَ الَّتِي جَعَلَهَا اللَّهُ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِي بِيَدِكَ لَنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا مِتُّ فَهِيَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَفَلَا يَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّ مَا كَانَ يُعْطِيهِ ذَوِي قُرْبَاهُ فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ طُعْمَتِهِ أَطْعَمَهَا اللَّهُ إِيَّاهُ وَمَلَّكَهُ إِيَّاهَا حَيَاتَهُ وَقَطَعَهَا عَنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ بِمَوْتِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي صَدْرِ هَذَا الْكِتَابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَ ذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا بَعْدَ مَا كَانُوا اخْتَلَفُوا كَانَ إِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً وَفِيمَا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ بُطْلَانُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى مِنَ الْمَغَانِمِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَمَّا مَا رَوَيْتُمُوهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِنَّمَا كَانَ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ مُتَابِعًا لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرَاهَةَ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ خِلَافَهُمَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسےٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے محمد بن سائب سے وہ ابو صالح سے وہ ام ہانی سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضؓ سے کہا کہ جب تم فوت ہو جاؤ گے تمہارا کون وارث ہوگا آپ نے فرمایا میری اولاد اور بیوی فرمایا کہ پھر تہین کیا ہوگیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مال کا وارث ہمارے سوا تم بنتے ہو آپ نے فرمایا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی آپ کے باپ نہ گھر گئے نہ مال کے نہ غلام کے نہ سونے چاندی کے وارث تھے فرمایا کہ باغ فدک وہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اور خاص ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ جو آپکے ہاتھ مین ہے وہ ہمارا ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے یہ تو مجھے خدا تعالیٰ نے خوراک کے لئے دیا ہے اور جب مین فوت ہو جاؤن گا مسلمانون کے لئے ہوگا اب کیا وہ خیال نہین کر سکتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی ہے کہ جو آپ اپنے رشتہ دارون سے قطع کر دیا گیا تھا اور اس کتاب کے شروع مین ہم نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے یہ روایت کی ہے کہ انہون نے یہ کہا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مختلف ہوتے ہین بعض نے کہا ہے ذوالقربےٰ کا حصہ خلیفہ کے رشتہ دارون کے لئے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خلیفہ کے لئے ہے پھر وہ اس پر متفق ہوئے ہین کہ ان دونون حصون کو گھوڑون اور فی سبیل اللہ کے سامان مین دیا جائے اور یہ حال ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امارت مین رہا اور جب اختلاف کے بعد انکا اجماع ہوا تو یہ اجماع حجت ہے اور ان کے اجماع سے رشتہ دارون کا حصہ فئیمت اور فئی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد باطل ہوگیا اب اگر کوئی کہے کہ تیئے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تو وہ صرف اس لئے ہے کہ انہون نے حضرت ابوبکر و عمر رضؓ عنہما کی متابعت کی ہے انہون نے اس امر کو برا سمجھا کہ انکا خلاف کیا جائے **وَذَكَرَ** فی ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ قُلْتُ اَرَاَيْتَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ سَلَكَ بِهٖ وَاللّٰهِ سَبِيْلَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ وَكَيْفَ وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ اَهْلُهٗ يَصْدُرُوْنَ اِلَّا عَنْ رَاْيِهٖ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهٗ قَالَ كَرِهَ وَاللّٰهِ اَنْ يَّدَّعِيَ عَلَيْهِ خِلَافَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ لَهٗ هٰذَا تَاْوِيْلُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ تَرْكِهٖ خِلَافَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَرٰى فِي الْحَقِيْقَةِ خِلَافَ مَا رَاٰيَا لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا يَتَوَهَّمُ ذٰلِكَ مُسْلِمٌ فَكَيْفَ يَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ وَقَدْ خَالَفَ اَبَا بَكْرٍ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ اَشْيَاءَ وَخَالَفَ عُمَرُ وَحْدَهٗ فِيْ اَشْيَاءَ اٰخَرَ مِنْهَا رَاٰى بَيْعَ اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ بَعْدَ نَهْيِ عُمَرَ عَنْ بَيْعِهِنَّ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَاٰى مِنَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْعَطَاءِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفَضِّلُ بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ سَوَابِقِهِمْ وَلَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَعْرَفَ بِاللّٰهِ مِنْ اَنْ يَّجْرِيَ شَيْئًا عَلٰى مَا الْحَقُّ عِنْدَهٗ فِيْ خِلَافِهٖ وَلٰكِنَّهُ اَجْرَى الْاَمْرَ بَيْنَهُمْ ذَوِي الْقُرْبٰى عَلٰى مَا رَاٰهُ حَقًّا عَدْلًا لَمْ يُخَالِفْ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْهِ وَلَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخَالِفُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَيَاتِهِمَا فِيْ اَشْيَاءَ قَدْ رَاَيَا فِيْ ذٰلِكَ خِلَافَ مَا رَاٰى فَلَا يَرٰى الْاَمْرَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ دَنَفًا وَلَا يَمْتَنِعُ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يَوْمَ حَدَا بِهٖ عَنْهُ فَكَيْفَ بِيَسِيْرِهٖ هٰذَا فِيْ حَالِ الْاِمَامِ فِيْهَا غَيْرُهٗ اَحَقُّ اَنْ يَّصِحَّ عَلَيْهِ فِيْ حَالٍ هُوَ الْاِمَامُ فِيْهَا نَفْسُهٗ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ **ترجمہ** اور اس مین وہ حدیث ذکر کی یہ بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہ حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحٰق سے کہا کہ مین نے ابوجعفر سے پوچھا کہ تم بتلاؤ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جب عراق کے حاکم ہوئے اور لوگون کے کامون کے مالک بنے انہون نے ذوی القربے کے حصہ کا کیا کیا انہون نے کہا کہ لاشبہ وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے طریق پر چلے مین نے کہا یہ بات کیسے مانی جائے حالانکہ تم لوگ کہتے ہو (کہ ذوی القربیٰ کا حق تھا) کہا خدا کی قسم ان کے ساتھی انہین کی رائے پر چلنے والے تھے مین نے کہا پھر انکو کس امر نے روکا کیا انہون نے واللہ اعلم اس امر کو برا جانا کہ ان پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کا الزام لگایا جائے تو اس سے کہا جائیگا کہ یہ تو محمد بن علی نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نسبت تاویل کی ہے کہ انہون نے ابوبکر رضؓ کی مخالفت چھوڑ دی تھی ورنہ حقیقت مین ان کی رائے اس کے برخلاف تھی ہمارے نزدیک یہ خیال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نسبت جائز نہین ایسے شخص کے فعل پر وہم نہین کیا جاتا چہ جائیکہ خود ان پر وہم کیا جائے حالانکہ انہون نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بہت سی باتون مین خلاف کیا ہے اور اکیلے حضرت عمر سے کئی باتون مین اختلاف کیا ہے حضرت عمرؓ نے امہات اولاد کی بیع منع کی تھی حضرت علیؓ نے اس کو جائز کہا منجملہ اس کے یہ کہ حضرت علیؓ دینے مین لوگون مین برابری کرتے تھے اور حضرت عمرؓ نے ان کے مدارج سبقت کے لحاظ سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور بالضرور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ عارف تھے کہ وہ اپنی دانست مین حق کے خلاف کام کرتے ہون حاشا لیکن انہون نے ذوی القربیٰ کا حصہ اس طرح جاری کیا جو ان کے نزدیک حق و انصاف تھا اور اس مین انہون نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہین کی اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے انکی زندگی مین بلاشبہ کئی مسائل مین مخالفت کرتے رہے ہین لیکن یہ ان کی مخالفت ان دونون کے نزدیک کچھ حرج نہ سمجھی گئی نہ انہون نے ان سے ان پر مواخذہ کیا پھر یہ کیسے ہو کہ جب آپ کے سوا دوسرا امام ہو تو آپکو مخالفت کرنی جائز ہو اور جب امام خود ہون تو اس وقت ان کی مخالفت مکروہ ہو یہ امر ہمارے نزدیک محالات سے ہے **وَلَقَدْ** حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ ابْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ نَاذَانَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَتَذَاكَرْنَا أَمَّا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ سَأَلَنِي عَنْهُ فَقُلْتُ إِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّهَا إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَثَلَاثٌ فَلَمْ أَسْتَطِعِ الِامْتِنَاعَ مِنْ مُتَابَعَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا آلَ الْأَمْرُ إِلَيَّ عَرَفْتُ أَنِّي مَسْئُولٌ عَنِ الْفُرُوجِ فَأَخَذْتُ بِمَا اسْتَقَرَّ رَأْيِي فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ رَأَيْتُكَ تَابَعْتَ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ رَأْيِ إِنْفَرَدْتَ بِهِ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ أَرْسَلَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَحَالَفَنِي وَإِيَّاهُ فَقَالَ إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ أَفَلَا يَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَنِي هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ لَمَّا خَلَصَ إِلَيْهِ الْأَمْرُ وَعَرَفَ أَنَّهُ مَسْئُولٌ عَنِ الْفُرُوجِ أَخَذَ بِمَا كَانَ يَرَى وَأَنَّهُ لَمْ يَرَ تَقْلِيدَ عُمَرَ فِيمَا يَرَى خِلَافَهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَكَذَلِكَ أَيْضًا لَمَّا خَلَصَ إِلَيْهِ الْأَمْرُ اسْتَخَارَ مَعَ مَعْرِفَتِهِ بِاللهِ وَمَعَ عِلْمِهِ أَنَّهُ مَسْئُولٌ عَنِ الْأَمْوَالِ أَنْ يَكُونَ يُبِيحُهَا مَنْ يَرَاهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا وَيَمْنَعُ مِنْهَا أَهْلَهَا وَلَكِنَّهُ كَانَ الْقَوْلُ عِنْدَهُ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى كَالْقَوْلِ فِيمَا كَانَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَجْرَى الْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ لَا عَلَى مَا رَوَاهُ فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللهُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ الْمَشْهُورَ عَنْهُمْ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى أَنَّهُ قَدِ ارْتَفَعَ بِوَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَجَمِيعَ الْفَيْءِ يُقْسَمَانِ فِي ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ لِلْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ترجمہ

اور بلاشبہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے عیسے بن عاصم سے وہ ناذان سے اس نے کہا کہ ہم حضرت علیؓ کے پاس تھے پھر ہم نے سہام کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے مجھسے اس کی بابت دریافت کیا تھا تو مین نے کہا تھا کہ اگر عورت اپنے خاوند کو پسند کرے تو ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

طلاق (رجعی) ہوگی اور وہی اس کا زیادہ مستحق ہوگا اور اگر وہ اپنے نفس کو پسند کرے تو ایک طلاق بائن ہوگی تب عمرؓ نے کہا کہ مسئلہ یوں نہیں ہے بلکہ یوں ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو پسند کریگی تو ایک طلاق (رجعی) ہوگی اور خاوند اس کا زیادہ مستحق ہوگا اور اگر اپنے خاوند کو پسند کریگی تو کچھ واقع نہ ہوگا پھر میں امیر المؤمنین کی مخالفت نہ کرسکا اور جب خلافت مجھے مل گئی تو مجھے معلوم ہوا کہ میں عورتوں کے شرمگاہوں کی بابت پوچھا جاؤنگا تب میں نے اپنی رائے پر عمل کیا اس وقت آپ کے بعض دوستوں نے کہا کہ جو رائے کہ آپکی تھی اگر امیر المؤمنین اس میں آپکی رائے کی متابعت کرتے اس سے بہتر تھا کہ آپ اپنی رائے میں تنہا رہتے آپنے فرمایا دیکھو خدا کی قسم بلاشبہ عمرؓ نے زید بن ثابت رضؓ کی طرف آدمی بھیجکر دریافت کیا تو انہوں نے میری اور ان کی مخالفت کی اور یہ کہا کہ عورت اگر خاوند کو پسند کرے تو ایک طلاق پڑیگی اور وہ اس کا زیادہ مستحق ہوگا اور اگر اپنے آپ کو اختیار کرے تو تین طلاق واقع ہونگی اور اس کو حلال نہ ہوگی۔ حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ کیا وہ دیکھتا نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں خبر دی ہے کہ جب آپکو خلافت مل گئی اور معلوم کیا کہ میں عورتوں کی شرمگاہوں کی نسبت پوچھا جاؤنگا تو آپنے اپنی رائے پر عمل کیا اور حضرت عمرؓ کی تقلید کو اپنے پر خلاف جائز نہ سمجھا رضی اللہ عنہما۔ علے ہذا جب آپکی خلافت ہوئی تو یہ بھی محال ہے کہ باوجود خدا کی معرفت اور اس علم کے کہ آپ لوگوں کے مالوں کی نسبت پوچھے جائینگے کہ غنیمتوں کو مباح کردیں اور اہل کو محروم کردیں آپ کے نزدیک ذوی القربیٰ کا حصہ اسی طرح تھا جس طرح کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا قول تھا سوا اسی پر حکم جاری کیا اس کے ماسوا پر جاری نہ کیا اب رہے امام ابوحنیفہ امام ابویوسف و امام محمد رحمۃ اللہ علیہم سو ان سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارہ میں یہ مشہور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد موقوف ہوگیا اور غنیمتوں کا خمس اور سب فی تین حصہ پر تقسیم ہوں گے۔ جو یتامیٰ مساکین اور مسافروں پر تقسیم ہوں گے **وَكَذَلِكَ** حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَهَكَذَا يَعْرِفُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِي جَمِيعِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذَلِكَ مِنْ رِوَايَةٍ وَمِمَّا حَكَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فَأَمَّا أَصْحَابُ الْإِمْلَاءِ فَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَمْلَى عَلَيْنَا أَبُو يُوسُفَ فِي رَمَضَانَ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَهَذَا فِيمَا بَيَّنَّا وَاللَّهُ أَعْلَمُ فِيمَا صَارَ مِنْ عَسَاكِرِ أَهْلِ الشِّرْكِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالْخُمُسِ مِنْهَا عَلَى مَا سَمَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِي صَابُوا ذَلِكَ لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ عَلَى مَا جَاءَ مِنَ الْآثَارِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَلِلْفَرَسِ سَهْمٌ وَالْخُمُسُ يُقْسَمُ عَلَى خَمْسَةِ أَسْهُمٍ خُمُسُ اللَّهِ وَالرَّسُولِ وَاحِدٌ وَخُمُسُ ذَوِي الْقُرْبَى لِكُلِّ صِنْفٍ مِنْهُمَا وَجَعَلَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ خُمُسَ الْخُمُسِ فَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ ثُبُوتُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى قَالُوا وَأَمْلَى عَلَيْنَا أَبُو يُوسُفَ فِي مَسْأَلَةٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا ظَهَرَ الْإِمَامُ عَلَى بَلَدٍ مِنْ بِلَادِ أَهْلِ الشِّرْكِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ يَفْعَلُ فِيهِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ أَفْضَلُ وَخَيْرٌ لِلْمُسْلِمِينَ إِنْ رَأَى أَنْ يُخَمِّسَ الْأَرْضَ وَالْمَتَاعَ وَيُقَسِّمَ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهِ بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِي افْتَتَحُوا مَعَهُ فَعَلَ وَيُقَسِّمُ الْخُمُسَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَإِنْ رَأَى أَنْ يَتْرُكَ الْأَرْضِينَ وَيَتْرُكَ أَهْلَهَا فِيهَا وَيَجْعَلَهَا ذِمَّةً وَيَضَعَ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرَضِيهِمُ الْخَرَاجَ وَلَمَّا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالسَّوَادِ كَانَ ذَلِكَ لَهُ ترجمہ اور اسی طرح مجھ کو حدیث بیان کی محمد بن عباس بن ربیع لولئی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن الحسن نے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن ابراہیم نے امام ابوحنیفہ رح سے علی ہذا امام محمد بن الحسن سے ان سب روایات میں سمجھا جاتا ہے جس میں انکی رائے منقول ہے اور جس کو انہوں نے امام ابوحنیفہ و امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہما سے بیان کیا ہے لیکن اصحاب املاء (حدیث) سو جعفر بن احمد نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم سے حدیث بیان کی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے بشر بن ولید نے کہا کہ امام ابو یوسف نے ماہ رمضان شریف ۱۸۱ھ مین اللہ تعالیٰ کے اس قول مین کہ تم جان لو جو مال کہ تم غنیمت مین لیتے ہو اس مین سے اللہ تعالیٰ واللہ اعلم اس بارہ مین ہے کہ جو مشرکین کے لشکر سے غنیمت اور خمس حاصل کرین اس مین سے جو اللہ عزوجل نے اپنی کتاب مین مقرر کیا ہے چار خمس تو اس لشکر کے لئے ہین جنہون نے یہ غنیمت لی ہے گھوڑے کا ایک حصہ اور مرد کا ایک حصہ جیسا کہ حدیث و آثار مین آیا ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مرد کا ایک حصہ اور گھوڑے کا ایک حصہ اور خمس پانچ حصون پر تقسیم ہوگا اللہ اور رسول کا ایک خمس اور ذوی القربیٰ کا ایک خمس ان سب قسمون مین دیا جائیگا جسکا اللہ تعالےٰ نے اس آیت خمس الخمس مین نام لیا ہے اب اس آیت مین ذوی القربیٰ کے حصہ کا ثبوت ہے اور کہتے ہین کہ امام ابو یوسفؒ نے ہمارے سامنے ایک مسئلہ لکھا یا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ نے فرمایا ہے جب بادشاہ اسلام مشرکین کے کسی شہر پر غالب آئے تو اسکا اختیار ہے کہ اس مین وہ طریق اختیار کرے کہ جو مسلمانون کے لئے بہتر ہو اگر مناسب سمجھے تو زمین اور مال کا خمس لے اور چار خمس کو اس لشکر مین تقسیم کردے جس نے کہ اس کے ساتھ ملکر فتح حاصل کی ہے اور خمس کو تین حصون پر تقسیم کرے فقراء اور مساکین اور مسافرون پر اور اگر مناسب سمجھے تو زمینون کو زمیندارون کے لئے چھوڑ دے انکو ذمی قرار دے اور ان پر اور ان کی زمین پر خراج (محصول) مقرر کردے اور جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد والون سے کیا تھا اس کو بھی کرنا جائز ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ سُقُوْطُ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی وَهٰذَا الْقَوْلُ الْمَشْهُوْرُ عَنْهُمْ وَالَّذِیْ اتَّفَقَتْ عَلَیْهِ هَاتَانِ الرِّوَایَتَانِ فِی الْفَیْءِ وَخُمُسِ الْغَنِیْمَةِ اَنَّهُمَا اِذَا اخْتَلَطَا جَمِیْعًا وَضَعَ خُمُسَ الْغَنَائِمِ فِیْمَا یَجِبُ وَضْعُهُ فِیْهِ مِمَّا ذَکَرْنَا وَاَمَّا الْفَیْءُ فَیُبْدَأُ مِنْهُ بِاِصْلَاحِ الْقَنَاطِرِ وَبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَاَرْزَاقِ الْقُضَاةِ وَاَرْزَاقِ الْجُنْدِ وَجَرَائِرِ الْوُفُوْدِ ثُمَّ یُوْضَعُ مَا بَقِیَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ مِثْلِ مَا یُوْضَعُ فِیْهِ خُمُسُ الْغَنَائِمِ سَوَاءً فَهٰذَا وُجُوْهُ الْفَیْءِ وَاَخْمَاسُ الْغَنَائِمِ الَّتِیْ کَانَتْ تَجْرِیْ عَلَیْهَا فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْ تَوَفّٰی وَمَا یَجِبُ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِیْهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَقَدْ بَیَّنَّاهُ ذٰلِكَ وَشَرَحْنَاهُ بِعَوْنِهٖ مَا مَلَكْنَا وَاللّٰهُ نَسْاَلُهُ التَّوْفِیْقَ

قسم امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اس روایت مین ذوی القربیٰ کا حصہ نہین ہے اور یہی روایت انسے مشہور ہے اور جس پر کہ یہ دونون روایتین فی اور خمس غنیمت مین متفق ہین یہ ہے کہ یہ دونون جب بالکل علحدہ ہون تو غنیمتون کا خمس اس مین خرچ ہوگا جہان کہ واجب ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے لیکن فی کا حصہ پلون کی درستی مساجد کے بنانے قاضیون کی تنخواہون اور لشکر کے خرچون اور وفود (ڈپوٹیشنون) کے اخراجات مین شروع کیا جائے اس کے بعد بقیہ مال اور غنیمتون کا خمس جو دیا جاتا ہے یکسان ہے پس یہ فی اور غنیمتون کے خمس کے اقسام ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تقسیم کئے جاتے تھے یہانتک کہ آپ انتقال فرماگئے اور یہ وہ امر ہے کہ جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قیامت تک عمل کرنا واجب ہے سو ہمنے جہانتک ہم سے مقدور بھر ہو سکا اس کی تحقیق کردی اور ہم اللہ تعالیٰ سے توفیق کا سوال کرتے ہین

وَاَمَّا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ ثَنَا الْاَشْجَعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ سَهْمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ خُمُسُ الْخُمُسِ وَمَا بَقِیَ فَلِهٰذِهِ الطَّبَقَاتِ الَّتِیْ سَمَّی اللّٰهُ وَهِیَ اَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَیْهِ

ترجمہ لیکن سفیان ثوری کا حال ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے مالک بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو النضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اشجعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان روئے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ خمس سے خمس الخمس ہے اور جو باقی رہا وہ ان لوگون کے لئے ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور چار خمس ان لوگون کے لئے کہ جو اس پر لڑتے ہین ✤

۴ اور رسول اور ذوی القربیٰ یتامیٰ مساکین مسافرون کے لئے خمس ہے ہمارے سامنے یہ لکھا یا کہ یہ آیت جہانتک ہم کو معلوم ہوا ہے ۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

كِتَابُ الْحُجَّةِ فِي فَتْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً

اس بارہ مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کو غلبہ کے طور پر فتح کیا ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ صَالَحَ اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ اِفْتِتَاحِهِ اِيَّاهَا فَتَحَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَ اِفْتِتَاحُهُ اِيَّاهَا بَعْدَ اَنْ نَقَضَ اَهْلُ مَكَّةَ الْعَهْدَ وَخَرَجُوْا مِنَ الصُّلْحِ فَاَفْتَتَحَهَا يَوْمَ اِفْتَتَحَهَا وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا صُلْحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهَا وَلَا عَقْدَ وَلَا عَهْدَ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ ترجمہ امام ابوجعفر طحاویؒ فرماتے ہین کہ امت کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے اس کے فتح کرنے سے پیشتر صلح کی ہے اس کے بعد اس کو فتح کیا ہے سو بعض لوگ تو یہ کہتے ہین کہ مکہ کا فتح کرنا اس وقت ہوا ہے کہ جب اہل مکہ نے عہد توڑ ڈالا تھا اور صلح سے باہر ہو گئے تھے پس جب آپ نے فتح کیا تھا تو وہ دارالحرب تھا آپ مین اور مکہ والون مین صلح نہ تھی نہ ذمہ تھا نہ عہد تھا اور یہ قول امام ابوحنیفہ اوزاعی مالک بن انس سفیان بن سعید ثوری ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے وَقَالَ قَوْمٌ بَلِ افْتَتَحَهَا صُلْحًا ترجمہ اور بعض علماء نے کہا ہے بلکہ اس کو صلح کے ساتھ فتح کیا ہے ثُمَّ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِّنْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ لِقَوْلِهٖ مِنَ الْاٰثَارِ بِمَا سَنُبَيِّنُهٗ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ صِحَّةَ مَا اخْتَارَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ پھر ان مین سے ہر ایک فریق نے اپنے قول پر احادیث بیان کی ہین جن کو ہم اس کتاب مین عنقریب بیان کرین گے اور اس کیساتھ ہر ایک کے دلائل کی صحت اور غلطی بیان کرین گے انشاء اللہ تعالےٰ وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَتَحَهَا صُلْحًا اَنْ قَالَ اَمَّا الصُّلْحُ فَقَدْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ فَاَمْرُ كُلِّ فَرِيْقٍ مِّنْهُ وَمِنْ اَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْفَرِيْقِ الْاٰخَرِ لَمْ يَكُنْ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوْجِبُ نَقْضَ الصُّلْحِ وَاِنَّمَا كَانَتْ بَنُوْ نُفَاثَةَ وَهُمْ غَيْرٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَاتَلُوْا خُزَاعَةَ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ اَهْلِ مَكَّةَ عَلٰى صُلْحِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِهِمُ الَّذِيْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ بَنُوْ نُفَاثَةَ وَمَنْ تَابَعَهُمْ عَلٰى مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الصُّلْحِ وَثَبَتَ بَقِيَّةُ اَهْلِ مَكَّةَ عَلَى الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ اور ان لوگون کی جو یہ کہتے ہین کہ مکہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صلح کے ساتھ فتح کیا ہے یہ دلیل ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ مین صلح ہو گئی تھی اور ہر ایک فریق ایک دوسرے سے امن مین تھا پھر اہل مکہ سے اس بارہ مین کوئی ایسی بات نہ ہوئی تھی جس سے کہ نقص صلح ہو صرف بنو نفاثہ جو غیر مکی تھے خزاعہ سے لڑے تھے بعض قریش نے اس مین انکی مدد کی تھی اور باقی اہل مکہ اپنی صلح پر قائم تھے اور ان کی دلیل وہی عہد تھا جو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، سو بنو نفاثہ اور ان کے ساتھیون نے جو کام کیا اس سے وہ صلح سے نکل گئے لیکن دوسرے اہل مکہ اپنی اسی صلح پر رہے جو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی قَالُوْا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا لَمْ يَقْسِمْ فِيْهَا فَيْئًا وَلَمْ يَسْتَعْبِدْ فِيْهَا اَحَدًا ترجمہ وہ کہتے ہین کہ اس پر دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو فتح کیا تھا تو اس مین غنیمت کا مال تقسیم نہین کیا تھا اور اس مین کسی کو آپ نے غلام نہین بنایا تھا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِمُخَالِفِيْهِمْ اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ وَغَيْرَهُمَا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاَخْبَارِ الْمَغَازِيْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلٰى خُرُوْجِ اَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِحْدَاثٍ اَحْدَثُوْهَا ۔ ترجمہ اور ان کے مخالف کی کہ برخلاف اس میں دلیل ہے کہ عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ اور محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری سے کہ جن پر لڑائیوں کی اکثر اخبار کا مدار ہے وہ روایت مذکور ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اہل مکہ اس صلح سے جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی نکل گئے تھے۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مَكَّةَ وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ بَنُوْ بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُوْ بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِيْ بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ قِتَالٌ فَاَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَّطَعَامٍ وَظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ وَظَهَرَتْ بَنُوْ بَكْرٍ عَلٰى خُزَاعَةَ فَقَتَلُوْا فِيْهِمْ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ اَنْ يَّكُوْنُوْا عَلٰى قَوْمٍ قَدْ نَقَضُوْا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَاجْدَدِ الْحِلْفَ وَاَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنْ لَّيْسَ فِيْ قَوْمٍ ظَلَّلُوْا عَلٰى قَوْمٍ وَاَمَدُّوْهُمْ بِسِلَاحٍ وَّطَعَامٍ مَا اَنْ يَّكُوْنُوْا نَقَضُوْا قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْاَمْرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ ثُمَّ اَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ لَهٗ نَحْوًا مِّمَّا ذَكَرَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْقَضْتُمْ فَمَا كَانَ مِنْهُ جَدِيْدًا فَاِنَّ بَلَاءَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ مِنْهُ شَدِيْدًا اَوْ قَالَ مَتِيْنًا فَقَطَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَمَا دَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَاهِدَ غُدْرٍ ثُمَّ اَتٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ هَلْ لَكِ فِيْ اَمْرٍ تَسُوْدِيْنَ فِيْهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ثُمَّ ذَكَرَ لَهَا نَحْوًا مِّمَّا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهَا فَتَجِدِيْنَ بْنَ الْحِلْفَ وَتُصْلِحِيْنَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ الْاَمْرُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ ثُمَّ اَتٰى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا دَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَصَلَّ اَنْتَ سَيِّدُ النَّاسِ فَاجِدِ الْحِلْفَ وَاَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ فَضَرَبَ اَبُوْ سُفْيَانَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَقَالَ قَدْ اَخَذْتُ بَيْنَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى قَدِمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَتَيْتَنَا بِحَرْبٍ فَنَحْذَرَ وَلَا اَتَيْتَنَا بِصُلْحٍ فَنَاْمَنَ اِرْجِعْ اِرْجِعْ قَالَ وَقَدِمَ وَفْدُ خُزَاعَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَدَعَاهُ بِالنُّصْرَةِ وَاَنْشَدَنِيْ ذٰلِكَ ؎ لَاهُمَّ اِنِّيْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا ۔ حِلْفَ اَبِيْنَا وَاَبِيْهِ الْاَتْلَدَا ۔ وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا ۔ اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا ۔ وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا ۔ وَجَعَلُوْا لِيْ بِكَدَاءٍ رُصَّدًا ۔ وَزَعَمُوْا اَنْ لَّسْتُ اَدْعُوْ اَحَدًا ۔ وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدًا ۔ وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا ۔ يَتْلُوْنَ الْقُرْاٰنَ رُكَّعًا وَّسُجَّدًا ۔ فَهُمْ اَتَوْنَا اَسْلَمًا وَلَمْ نُنْزَعْ يَدًا ۔ فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا اَعْتَدَا ۔ وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَاْتِيْ مَدَدًا ۔ فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَاْتِيْ مُزْبِدًا ۔ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا ۔ اَنْ تَسْرِهِمْ خَسْفًا وَّجْهُهٗ تَرِبَدَا ۔ قَالَ حَمَّادٌ ۔ هٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهٗ عَنْ اَيُّوْبَ وَبَعْضُهٗ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ حَازِمٍ وَاَكْثَرُهٗ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎ اَتَانِيْ وَلَمْ اَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ ۔ رِجَالُ بَنِيْ كَعْبٍ تُحَنُّ قَلُوْبُهَا ۔ وَصَفْوَانُ عَوْدٌ حُزْنُ شُفْرِ اِسْتِهٖ ۔ فَذَاكَ اَوَانُ الْحَرْبِ حَانَ عِصَابُهَا ۔ فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِيْ ۔ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو وَحَرْفَهَا وَعِقَابُهَا ۔ قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ فَارْتَحَلُوْا فَسَارُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ قَالَ وَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى نَزَلَ لَيْلًا فَتَرَاءَى الْعَسْكَرَانِ فَقَالَ مَا هٰذَا لَوْ هٰذِهٖ تَمِيْمٌ اَحْمَلَتْ بِلَادُهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ قَالَ هُوَ لَاءِ وَاللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ مِنًى وَمِثْلُ اَهْلِ مِنًى قَلْبًا عَلِمَ اَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَكَّرَ وَقَالَ دُلُّوْنِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَتَى الْعَبَّاسَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَانْطَلَقَ بِهٖ

toobaa-elibrary.blogspot.com

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى فتحه فقال يا أبا سفيان أسلم تسلم قال وكيف أصنع بالات والعزى قال أيوب فحدثنى أبو الخليل عن سعيد بن جبير رحمه الله قال قال عمر رضى الله عنه وهو خارج من البيت ما قلتها أبدا قال أبو سفيان من هذا قالوا عمر رضى الله عنه فأسلم أبو سفيان فانطلق به العباس فلما أصبحا قال الناس لطهورهم قال فقال أيوب سليمان يا أبا الفضل ما الناس أمرونى شيئ قال فقال لا ولكنهم قاموا إلى الصلوة فأمره فتوضأ وانطلق به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة كبر فكبر الناس ثم ركع فركعوا ثم رفع فرفعوا فقال أبو سفيان ما رأيت كاليوم طاعة قوم جمعهم من ههنا ومههنا ولا فارس الأكارم ولا الروم ذات القرون الطوح منهم قال حماد وزعم يزيد بن حازم عن عكرمة قال قال أبو سفيان يا أبا الفضل أصبح ابن أخيك عظيم الملك قال ليس بملك ولكنها نبوة قال أو ذاك قال نعم ثم رجع إلى حديث أيوب عن عكرمة قال فقال أبو سفيان وا صباح قريش قال فقال العباس رضى الله عنه يا رسول الله لو أدركت أهل مكة قد عوتهم وأمنتهم وجعلت لأبى سفيان شيئا يكرمه قال فانطلق فركب بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهباء وانطلق قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ردوه على أبى ردوه على أبى ردوا على أبى إن عم الرجل صنو أبيه إنى أخاف أن تفعل بك قريش كما فعلت ثقيف بعروة بن مسعود دعاهم إلى الله ففتلوه أما والله لئن ركبوها منه لأكثر منها عليهم نارا قال فانطلق العباس رضى الله عنه فقال يا أهل مكة أسلموا تسلموا فقد أسلم فاطمئنوا بأسفل بالى قال وقد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث الزبير من قبل أعلى مكة وبعث خالد بن الوليد من قبل أسفل مكة قال فقال لهم هذا الزبير من قبل أعلى مكة وهذا خالد من قبل أسفل مكة وخالد وأحاطوا بهوازن وخزاعة مجمعة الا نفرا ثم قال من ألقى سلاحه فهو آمن ومن أغلق بابه فهو آمن ومن دخل دار أبى سفيان فهو آمن ثم قدم النبى صلى الله عليه وسلم فرماهم شئ من النبل ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفونا هؤلاء عنكم بنى بكر وذكر أربعة معين بن بابة وعبد الله بن أبى سرح وابن خطل ومقيس مولاة بنى هاشم قال حماد سمارة فى حديث أيوب أو فى حديث غيره قال فقاتلهم خزاعة إلى نصف النهار فأنزل الله عز وجل الا تقاتلون قوما نكثوا أيمانهم وهموا بإخراج الرسول إلى قوله عز وجل ويشف صدور قوم مؤمنين قال خزاعة ويذهب غيظ قلوبهم ويتوب الله على من يشاء

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے وہ عکرمہ سے انہون نے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے صلح کی اور خزاعہ جہالت کے زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف (ہم قسم) اور بنو بکر قریش کے حلیف تھے پھر خزاعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح مین اور بنو بکر قریش کی صلح مین داخل ہوئے اس کے بعد خزاعہ اور بنو بکر مین لڑائی ہوئی اور قریش نے ان کی مدد ہتھیارون اور کہانے سے کی اور ان پر سایہ کیا بنو بکر خزاعہ پر غالب آگئے اور ان کو قتل کیا اب قریش اس بات سے ڈر گئے کہ ہم ایسی قوم کے ساتھ ہین کہ جس نے نقض عہد کیا ہے انہون نے ابوسفیان سے کہا کہ تم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف جاؤ اور نئی قسم کہاؤ اور لوگون کے درمیان صلح کراؤ یا کہا کہ اپنی قوم کے درمیان کراؤ۔ ابوسفیان روانہ ہوکر مدینہ شریف آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ابوسفیان آیا ہے لیکن بلا مطلب خوش ہوکر چلا جائیگا۔ وہ ابوبکر رض کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابابکر نئی قسم کرا اور لوگون کے درمیان یا اپنی قوم کے درمیان صلح کرلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ اور اس کے رسول کے متعلق ہے اس نے اثنا کلام مین یہ بھی کہا کہ جو قوم دوسری قوم پر سایہ کرے اور ان کو مدد دے تو اس نے کوئی نقض عہد نہین کیا پھر بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر اللہ عزوجل اور اس کے رسول کے متعلق ہے پھر وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی وہی بات کی جو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کی تھی تب عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمنے عہد شکنی کی ہے جو عہد نیا تھا اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ تعالےٰ نے پرانا بنا دیا اور جو سخت یا مضبوط تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے قطع کر دیا ابو سفیان نے کہا کہ مین نے آج کے دن کی طرح کوئی سخت دن نہین دیکھا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اے فاطمہ تو ایسا کام کر سکتی ہے جس مین کہ تو اپنی قوم کی سردار بنے پھر ان کے سامنے بھی وہی بات پیش کی جو کہ حضرت ابو بکرؓ کے سامنے پیش کی تھی ان سے کہا کہ تو قسم کو نئی کر دے اور لوگون مین صلح کر دے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ امر صرف اللہ اور اس کے رسول کے متعلق ہے پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان سے بھی وہی کہا جو ابو بکرؓ سے کہا تھا تب حضرت علیؓ نے (ظرافت اور عقلمندی سے) فرمایا مین نے آج کیدن کی طرح کسی شخص کو نہین دیکھا کہ جو بہت ملنسار ہو اور لوگون کا سردار ہو تو ہی نئی قسم کر لے اور لوگون مین صلح کر دے تب ابو سفیان نے ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر مارا اور کہنے لگا مین نے لوگون کے درمیان اثر پیدا کیا عہد کر لیا وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہین۔ پھر وہ چلا (حتیٰ کہ مکہ آگیا لوگون نے کہا کہ واللہ (تم بھی عجب احمق ہو) نہ تو لڑائی کی خبر لائے کہ جس سے خوف ہوتا اور نہ صلح کی خبر لائے کہ جس سے امن ہوتا جا دفع ہو دفع ہو اور خزاعہ کا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ کو قوم کی خبر سنائی اور مدد کے لئے کہا اس مین یہ شعر پڑھے ؎ خداوندا مین محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بلاتا ہون جو ہمارے باپ اور اپنے بڑے باپ کا حلیف ہے۔ ہم والد تھے اور آپ فرزند تھے بے شک قریش نے تم سے وعدہ خلافی کی ہے انہون نے تمہارے تاکیدی عہد کو توڑ ڈالا ہے۔ اور کدا مین میرے لئے گہات بنا رکھی ہے۔ انکا گمان یہ ہے کہ مین کسی کو نہین پکارونگا۔ وہ ذلیل ہین اور انکے آدمی تھوڑے ہین۔ وہ وتیر مین ہمیں پچھلے وقت آئے کہ ہم قرآن پڑھتے تھے اور رکوع و سجدہ کرتے تھے پھر ہم اسلام پر پختہ رہے اور ہم نے ہاتھ نہ کھینچا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیار فتح دے اور اللہ کے لشکر کو بھیج کہ وہ مدد کے لئے آئے۔ ایسے لشکر کو کہ سمندر کی طرح جھاگ مارتا ہو۔ ان مین رسول اللہ ہون جو کہ اس امر سے بری ہون کہ ہم انکو ایسی ذلت کی تکلیف دین کہ جس مین انکا چہرہ پریشان ہو۔ حماد کہتا ہے کہ یہ شعر بعض تو ابو بکر کے اور بعض یزید بن حازم کے ہین اور ان مین اکثر محمد بن اسحٰق سے مروی ہین پھر ایوب کی حدیث کی طرف جو کہ عکرمہ سے مروی ہے لوٹا وہ کہا جو کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا تھا ؎ میرے پاس بنی کعب کے مرد مکہ کے میدان مین آئے جن کی گردنین کاٹی جاتی تھین اور مین حاضر نہ تھا اور صفوان (بن امیہ از گروہ بنی بکر) ایک لکڑی ہے جو اپنی گانٹھ سے کاٹی گئی ہے اور یہ لڑائی کا وقت ہے جو سخت ہے اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش و عقاب سہیل بن عمرو کو پالیگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم دیا تب سب کوچ کر گئے اور روانہ ہوئے حتیٰ کہ مقام مرالظہران تک پہنچے کہا کہ ابو سفیان آیا حتیٰ کہ ایک رات (وہان) اترا تو لشکر اور آگ دیکھی کہنے لگا کہ یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یہ قبیلہ تمیم ہین جن کے ملک مین قحط سالی پڑ گئی ہے اور تمہارے ملک مین فائدہ کے لئے آئے ہین کہنے لگا کہ یہ تو واللہ مناوالون سے زیادہ لوگ ہین یا ان کے مثل ہین اور جب اس نے جان لیا کہ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو بدحال ہو گیا اور کہنے لگا مجھے بتلاؤ عباس بن عبد المطلب کہان ہین حضرت عباسؓ کے پاس آیا آپنے اس کو سارا قصہ بیان کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ مین تھے آپنے فرمایا۔ اے ابو سفیان اسلام لا بیچ جائیگا کہنے لگا کہ مین لات و عزیٰ کا کیا کرون ایوب کہتے ہین کہ مجھ سے ابو الخلیل نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ سے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے جو باہر میدان مین کھڑے تھے کہا کہ یہ بات تمنے کبھی نہ کہی تھی ابو سفیان کہنے لگا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا عمر رضی اللہ عنہ ہین پھر ابو سفیان مسلمان ہو گیا اس کو عباسؓ (اپنے ڈیرہ مین) لے گئے جب صبح ہوئی تو صحابہ وضو کے لئے دوڑے ابو سفیان کہنے لگا کہ ای ابا الفضل لوگون کو کیا ہوا کہ ایک بات کا حکم لیے گئے آپنے کہا کچھ نہین صرف یہ ہے کہ نماز کے لئے کھڑے ہوئے ہین اس کو بھی حکم یا کہ وضو کرے سب نے وضو کیا پھر وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مین داخل ہوئے آپنے تکبیر کہی پھر رکوع کیا تو لوگون نے بھی رکوع کیا پھر آپ اٹھے تو لوگ بھی اٹھے (بعد نماز کے) ابوسفیان کہنے لگا۔ کہ مین نے آج کے دن کی طرح کسی قوم کی اطاعت بخوشی خاطر (کسی سردار کے لئے) کہین نہین دیکھی نہ فارسیون مین جو بڑے بادشاہ ہین نہ روم مین جو گھوڑون والے ہین۔ حماد کہتے ہین کہ یزید بن حازم عکرمہ سے بیان کرتے ہین کہ ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل واللہ تمہارا بھتیجا تو بڑا بادشاہ ہوگیا ہے انہون نے کہا ارے) بادشاہ نہین بلکہ نبی ہین اس نے کہا خیر یہ سہی یا وہ سہی پھر ایوب کی حدیث کی طرف جو عکرمہ سے مروی ہے لوٹا کہ ابوسفیان نے کہا قریش کی صبح پر افسوس ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھے اجازت دین تو مین مکہ والون کے پاس جاؤن ان کو دعوت اسلام دون اور امن کی خوشخبری سناؤن اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی ایسا حکم دین جس کو وہ یاد کرے (کہ اس کی خوشی و فخر کا موجب ہو) پھر حضرت عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید سیاہ خچر پر سوار ہوئے اور چلے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے باپ کو لوٹاؤ میرے باپ کو لوٹاؤ بلاشبہ آدمی کا چچا باپ جیسا ہوتا ہے مین ڈرتا ہون کہ تمہارے ساتھ قریش وہ معاملہ کرین جو کہ ثقیف نے عروہ بن مسعودؓ کے ساتھ کیا تھا اس نے ان کو اللہ تعالے کی طرف بلایا تھا تو انہون نے اس کو قتل کر دیا تھا دیکھو خدا کی قسم اگر یہ بھی وہی چال چلے تو مین ان پر آگ برساؤن گا پھر عباسؓ مکہ پہونچے اور کہا اے اہل مکہ اسلام لے آؤ بچ جاؤ گے کیونکہ تمہارے نزدیک قوی شتر آگیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو مکہ کی اوپر کی جانب مین اور خالد بن ولیدؓ کو مکہ کی نیچے جانب کو بھیجا تھا۔ حضرت عباسؓ نے کہا یہ دیکھو زبیرؓ مکہ کی اوپر کی جانب سے آتے ہین اور خالدؓ نیچے کی جانب سے آتے ہین اور خالد کو جانتے ہی ہو کہ کیسے ہین اور خزاعہ کو جانتے ہو کہ وہ ناک کاٹنے والے ہین پھر کہا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دیگا اس کو امن ہوگا جو شخص اپنا دروازہ بند کر لیگا وہ امن مین ہوگا جو ابوسفیان کے گھر کی پناہ لیگا وہ امن مین ہوگا مگر خزاعہ کی جنگ بنی بکر سے رہی اور چار شخص کا ذکر کیا مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن ابی سرح ابن خطل اور مارہ بنی ہاشم کی آزاد لونڈی حماد کہتے ہین اس کا نام سارہ تھا جو کہ ایوب کی حدیث یا کسی اور کی حدیث مین ہے عکرمہ کہتے ہین کہ پھر خزاعہ بنو بکر سے دوپہر تک لڑتے رہے اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی تم کیون نہین ایسی قوم سے لڑتے کہ جنہون نے اپنی قسمون کو توڑ ڈالا اور رسول کے نکالدینے کا پختہ ارادہ کر لیا اس قول تک کہ مومنین کے سینون کو شفا دے یعنی خزاعہ کو اور ان کے دلون کے غصہ کو لیجائے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس کی توبہ قبول کرتا ہے **حدثنا** فہد بن سلیمان قال ثنا یوسف بن بہلول قال ثنا عبداللہ بن ادریس قال سمعت ابن اسحاق یقول حدثنا محمد بن مسلم بن شہاب الزہری وغیرہ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد صالح قریشا عام الحدیبیۃ علی انہ من احب ان یدخل فی عقد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعہدہ دخل فیہ ومن احب ان یدخل فی عقد قریش وعہدہ دخل فیہ فتواثبت خزاعۃ وبنو کعب وغیرہم معہم فقالوا نحن فی عقد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعہدہ وتواثبت بنو بکر فقالوا نحن فی عقد قریش وعہدہ وقامت قریش علی الوفاء بذلک سنۃ وبعض سنۃ ثم ان بنی بکر عدوا علی خزاعۃ علی ماء لہم بأسفل مکۃ فقال لہ الرتیر یثبوثہم فیہ فاصابوا منہم رجلا ونجا وا القوم فاقتتلوا وقد قدت قریش بنی بکر بالسلاح وقاتل معہم من قریش بالتبیت مستخفیا حتی جاوزوا خزاعۃ الی الحرم وقائد بنی بکر یومئذ نوفل بن معاویۃ فلما انتہوا الی الحرم قالت بنو بکر یا نوفل الہلک الہلک انا قد دخلنا الحرم فقال کلمۃ عظیمۃ لا الہ الیوم یا بنی بکر اصیبوا ثارکم فلکم کانت خزاعۃ اصابت قبل الاسلام نفرا قلائل وہم مختفون ودیا تا وکلثوما وسلمی بنات الاسود بن رزن بن نضلۃ فلعمری یا بنی بکر انکم لتنہفون فی الحرم افلا تصیبون فیہ ثارکم قال وقد کانوا اصابوا منہم رجلا لیلۃ بیتوہم بالوتیر ومعہ رجل من قومہ یقال لہ منبہ رجلا مقرما فخرج ہو وتمیم فقال

toobaa-elibrary.blogspot.com

منیہ یا تمیم الخ بنفسیک فاما انا فوالله انی لمیت قتلونی او لم یقتلونی فانطلق تمیم فادرک منیہ فقتلوہ وقالت تمیم فلما دخل مکۃ لحق الی دار بدیل بن ورقاء وھو یومئذ مولی لھم وخرج عمرو بن سالم حین قدم علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فوافق رسول الله صلی الله علیہ وسلم جالس فی المسجد فقال عمرو ثم لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا وابیہ الا تلدا وکنا والدا وکنت ولدا ثمة اسلمنا فلم ننزع یدا فانصر رسول الله نصرا اعتدا وادع عباد الله یاتوا مددا فیھم رسول الله قد جردا ان قریشا خسفا وجھہ ترددا فی فیلق کالبحر یاتی مزبدا ان قریشا اخلفوک الموعدا ونقضوا میثاقک المؤکدا وجعلوا لی فی کداء رصدا وزعموا ان لست ادعوا احدا وھم اقل واقل عددا ھم بیتونا بالوتیر ھجدا فقتلونا رکعا وسجدا فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم قد نصرت بنی کعب ثم خرج بدیل بن ورقاء فی نفر من خزاعۃ حتی قدموا علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم بالمدینۃ فاخبروہ بما اصیب منھم وقد رجعوا وقد قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم کانکم بابی سفیان قد قدم لیزید فی العھد ویزید فی المدۃ ثم ذکر نحوا مما فی حدیث ایوب عن عکرمۃ فی طلب ابی سفیان الجواب من ابی بکر وعمر وعلی وفاطمۃ رضوان الله علیھم اجمعین وجواب کل واحد منھم لہ مما احایہ فی ذلک علی ما فی حدیث ایوب عن عکرمۃ ولم یذکر خبر ابی سفیان مع العباس رضی الله عنہ ولا امان العباس ایاہ ولا اسلامہ ولا یقینہ الحدیث

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا کہ میں نے ابن اسحٰق سے سنا وہ کہتے تھے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن مسلم بن شہاب زہری وغیرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سال حدیبیہ میں قریش سے اس امر پر صلح کی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہتا ہے داخل ہو جائے اور قریش کے عہد و پیمان میں داخل ہونا چاہتا ہے داخل ہو جائے تب خزاعہ اور بنو کعب وغیرہ کود پڑے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد و پیمان میں ہیں اور بنو بکر کود پڑے کہ ہم قریش کے عہد و پیمان میں ہیں قریش ایک سال سے اوپر اپنی وفا پر قائم رہے اس کے بعد بنو بکر نے خزاعہ پر تعدی کی مکہ کے نیچے کی طرف انکا مال لوٹا تب اس کو زبیر نے کہا ان میں رات کیوقت حملہ کر دو پھر ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا اور قوم بڑھی اور لڑنے لگی اور قریش نے بنی بکر کو ہتھیاروں سے مدد دی اور ان کے ساتھ ملکر تیروں سے چھیکر لڑے حتیٰ کہ وہ خزاعہ سے حرم میں بڑھ گئے بنو بکر کا سپہ سالار اس دن نوفل بن معاویہ تھا جب وہ حرم تک پونچ گئے تو بنو بکر نے کہا اے نوفل ہلاکت ہلاکت ہے ہم بلاشبہ حرم میں داخل ہوئے ہیں تب اس نے ایک بڑی بات کہی کہ آج اس کا کوئی معبود نہیں اے بنی بکر تم اپنا بدلہ لو اور خزاعہ نے اسلام سے پہلے تین آدمیوں کو مار ڈالا تھا اور وہ علیحدہ تھے (انکے نام یہ تھے) دویک کلثوم سلیمن بن اسود بن زریق بن یعمر اے بنو بکر مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے تم حرم میں پونچ گئے ہو کیا تم اس میں اپنا بدلہ نہ لوگے اور انہوں نے ان کے ایک آدمی کو رات کیوقت وتیر میں قتل کیا تھا اس کے ساتھ اس کی قوم کا ایک آدمی تھا جس کو منیہ کہا کرتے تھے وہ اکیلا تھا وہ اور تمیم نکلے پھر منیہ نے کہا اے تمیم اپنے جان پر رحمی کر میرا تو یہ حال ہے کہ واللہ میں مردہ ہوں لوگ مجھے قتل کرین یا نہ کرین پھر تمیم نکلا اور دیکھا کہ منیہ کو لوگوں نے قتل کر ڈالا تھا اور تمیم بچکر نکل گیا جب مکہ میں داخل ہوا بدیل بن ورقاء اور ان کے مولیٰ رافع کے گھر میں جا ملا اور عمرو بن سالم نکلکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ کیخدمت میں آکھڑا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے تو عمرو نے وہاں یہ اشعار پڑھے (جنکا اصل اور ترجمہ دو دفعہ پہلے ہو چکا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی کعب کو فتح دی گئی پھر بدیل بن ورقاء خزاعہ کے چند آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے اور آپکو اپنے مقتولین کی خبر سنائی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور وہ لوٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا گویا کہ تم ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے لوگے جو کہ اس لئے آئے ہے کہ عہد مین زیادتی کرے اور مدت صلح بڑہادے پھر اسی قسم کی روایت بیان کی۔ جو کہ ایوب کی حدیث مین عکرمہ سے ہے کہ ابوسفیان نے حضرت ابوبکر و عمر و علی و فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سوال کئے تھے اور ان حضرات نے اس بارہ مین اسکو جواب دیئے تھے جیساکہ حدیث ایوب مین عکرمہ سے منقول ہے لیکن اسمین یہ نہین کہ ابوسفیان نے عباس رضی اللہ عنہ سے باتین کین اور نہ عباس رضی اللہ عنہ کا اس کو امان دینا نہ اسکا اسلام لانا اور نہ باقی حدیث کا بیان ہے **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فِیْ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ اَنَّ الصُّلْحَ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ اَهْلِ مَکَّةَ دَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِیْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحِلْفِ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَهٗ وَدَخَلَتْ بَنُوْ بَکْرٍ فِیْ صُلْحِ قُرَیْشٍ الْحِلْفِ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَهٗ فَصَارَ حُکْمُ حُلَفَاءِ کُلِّ فَرِیْقٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قُرَیْشٍ فِی الصُّلْحِ حُکْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحُکْمَ قُرَیْشٍ وَکَانَ بَیْنَ حُلَفَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ حُلَفَاءِ قُرَیْشٍ مِنَ الْقِتَالِ مَا کَانَ فَکَانَ ذٰلِکَ نَقْضًا مِنْ حُلَفَاءِ قُرَیْشٍ لِلصُّلْحِ الَّذِیْ کَانُوْا دَخَلُوْا فِیْهِ وَخُرُوْجًا مِنْهُمْ بِذٰلِکَ مِنْهُ فَصَارَ بِذٰلِکَ حَرْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ثُمَّ اَدْرَکَتْ قُرَیْشٌ حُلَفَاءَهَا حَقَّ لَهُمْ بِمَا قَوَّوْهُمْ بِهٖ عَلٰی قِتَالِ خُزَاعَةَ حَتّٰی قُتِلَ مِنْهُمْ مَنْ قُتِلَ وَقَدْ کَانَ الصُّلْحُ مُنْتَهِیًا مِنْ ذٰلِکَ فَکَانَ فِیْمَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِکَ نَقْضًا لِلْعَهْدِ وَخُرُوْجًا مِنَ الصُّلْحِ فَصَارَتْ قُرَیْشٌ بِذٰلِکَ حَرْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَصْحَابِهٖ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین کہ ان دونون حدیثون مین یہ ہے کہ جو صلح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ مین ہوئی تھی اور خزاعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح مین داخل ہوئے اور بنوبکر قریش کی صلح مین تھے تو اس کی وجہ وہی قسم تھی جو قریش مین اور حضور مین ہو چکی تھی اب خلفا کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے ساتھ صلح کے بارہ مین ایسا ہی ہے جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیفون اور قریش کے حلیفون کے درمیان لڑائی ہوئی تو اب یہ قریش کے حلیفون کی طرف سے صلح ٹوٹ گئی پہلی صلح سے وہ نکل گئے اب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے (گویا) لڑائی ہوئی پھر قریش نے اپنے حلیفون کو جو بنوبکر تھے مدد دی اور انکو قوی بنایا اور خزاعہ سے لڑے حتی کہ ان مین سے لوگ مقتول ہوئے حالانکہ صلح ان کو اس بات سے روکتی تھی اب یہ انکی حرکت اس عہد کا توڑنا اور صلح سے نکلنا ہوا اس طرح قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنیوالے ہوئے **فَقَالَ** الْاٰخَرُوْنَ وَکَیْفَ یَکُوْنُ بِمَا ذَکَرْتُمْ کَمَا وَصَفْتُمْ وَقَدْ رَوَیْتُمْ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ وَفَدَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِیْنَةِ بَعْدَ اَنْ کَانَ بَیْنَ بَنِیْ بَکْرٍ وَبَیْنَ خُزَاعَةَ مِنَ الْقِتَالِ مَا کَانَ وَبَعْدَ اَنْ کَانَ مِنْ قُرَیْشٍ لِبَنِیْ بَکْرٍ مِنَ الْمَعُوْنَةِ لَهُمْ مَا کَانَ عَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْضِعٍ فَلَمْ یَصِلْهُ وَلَمْ یَعْرِضْ لَهٗ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّهٗ کَانَ عِنْدَهٗ فِیْ اَمَانِهٖ عَلٰی حَالِهٖ غَیْرَ خَارِجٍ مِنْهُ بِمَا کَانَ مِنْ بَنِیْ بَکْرٍ فِیْ قِتَالِ خُزَاعَةَ وَمَا کَانَ مِنْ قُرَیْشٍ فِیْ مَعُوْنَةِ بَنِیْ بَکْرٍ بِمَا اَعَانَتْهُمْ بِهٖ مِنَ الطَّعَامِ وَالسِّلَاحِ وَالتَّقْلِیْلِ غَیْرَ نَاقِضٍ لِاَمَانِهٖ لِصُلْحِهٖ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرَ مُخْرِجٍ لَهٗ عَنْهُ **ترجمہ** اب دوسرے علما یہ کہتے ہین کہ تمنے جو بیان کیا ہے اس سے تمہارا مطلب کیونکر نکلا حالانکہ تمنے روایت کیا ہے کہ ابوسفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مدینہ مین قاصد بنکر آیا اور یہ اس کا آنا بنی بکر اور بنی خزاعہ کی لڑائی کے بعد ہوا ہے اور اس کے بعد بھی کہ قریش نے بنی بکر کو مدد دی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے حال کو جانتے تھے کہ وہ سخت دشمن ہے اچھا آپ نے اس پر حملہ کیا اور نہ ان سے تعرض کیا اب یہ اس پر دلیل ہے کہ وہ آپ کے نزدیک اپنی امان مین بحال اور بنی بکر و خزاعہ کی لڑائی اور قریش کی مدد سے جو کہ انہون نے کہا نے ہتھیارون اور سامان سے کی تھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس صلح کی امان سے نہ نکلا تھا جو کہ پہلے اس مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوچکی تھی **فکان** من الحجۃ علیہم للاعرابی ان ترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التعرض لابی سفیان لم یکن لان الصلح الذی کان بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین اھل مکۃ قائم ولکنہ ترکہ لانہ کان وافدا الیہ من اھل مکۃ لما ان صلحہ الثانی سوی الصلح الاول لا ینقاض الصلح الاول فلم یعرض لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ بقتل ولا غیرہ لان من سنۃ الرسل ان لا یقتلوا ترجمہ اور دوسرے علماء کی ان پر یہ حجت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوسفیان کے درپے نہ ہونا اس لئے نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل مکہ سے صلح قائم تھی بلکہ اس لئے کہ وہ مکہ والون کی طرف سے قاصد بنکر آیا تھا اور صلح کا طالب تھا جو پہلی صلح کے علاوہ تھی کیونکہ پہلی صلح ٹوٹ گئی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قتل وغیرہ کے درپے نہ ہوئے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی سنت یہ ہے کہ قاصدون کو قتل نہ کیا جائے **ثم** قد روی عنہ فی ذلک ما حدثنا ابو غسان مالک بن اسمعیل قال ثنا ابو بکر بن عیاش قال ثنا عاصم بن بہدلۃ قال حدثنی ابو وائل قال ثنا ابن معبد السعدی قال خرجت اسابق فرسا لی بالشجی فمررت علی مسجد من مساجد بنی حنیفۃ فسمعتہم یشہدون ان مسیلمۃ رسول اللہ فرجعت الی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فذکرت لہ امرہم فبعث الشرط فاخذوہم وجئ بہم الیہ فتابوا ووجوہوا عما قالوا او قالوا الا نعود فخلی سبیلہم وقدم رجل منہم یقال لہ عبد اللہ بن النواحۃ فقرب عنقہ فقال الناس اخذت قوما فی امر واحد فخلیت سبیل بعضہم وقتلت بعضہم فقال کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاملا سلاحہ ابن النواحۃ ورجل معہ یقال لہ ابن وثال بن حجر وافدین من عند مسیلمۃ فقال لہما رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اتشہدان انی رسول اللہ فقالا نشہد انت ان مسیلمۃ رسول اللہ فقال آمنت باللہ ورسولہ لو کنت قاتلا وفدا لقتلتکما فلذلک قتلت ہذا ۳ ترجمہ پس آپ سے اس بارہ مین وہ حدیث منقول ہے جو کہ بیان کی ہم سے ابوغسان مالک بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن بہدلہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابووائل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن معبد سعدی نے کہا کہ مین نکلا کہ اپنے گھوڑے درخت سے جلدی باندھ دون پھر مین بنی حنیفہ کی مسجدون مین سے ایک مسجد پر سے گذرا اور مین نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ مسیلمہ (کذاب) رسول اللہ ہے تب مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے انکا حال بیان کیا انہون نے ایک دستہ سپاہیون کا بھیجا وہ انکو پکڑ لائے پھر انہون نے توبہ کی اور اپنے قول سے رجوع کیا اور کہنے لگے کہ ہم پھر کبھی یہ بات نہ کہینگے آپنے ان کو چھوڑ دیا اور ایک مروان مین سے آگے بڑھا جس کو عبداللہ بن نواحہ کہتے تھے۔ آپنے اس کی گردن اڑادی لوگون نے کہا آپنے ایک قوم کو ایک ہی جرم مین پکڑا لیکن بعض کو چھوڑ دیا اور بعض کو قتل کیا اس کی کیا وجہ ہے) آپ نے جواب دیا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تھا تو آپکی خدمت مین ابن نواحہ اور اس کے ساتھ ایک اور شخص آیا جس کو ابن وثال بن حجر کہتے تھے یہ دونون مسیلمہ کی طرف سے قاصد بنکر آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون سے فرمایا کہ کیا تم اس امر کی گواہی دیتے ہو کہ مین رسول اللہ ہون انہون نے کہا کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ رسول اللہ ہے آپ نے فرمایا کہ مین اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہون (یعنی جو حقیقی رسول ہے) اگر مین کسی قاصد کو قتل کرنا چاہتا تو مین تم دونون کو قتل کر ڈالتا اس لئے مین نے اس کو قتل کیا ہے **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وہب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن بکیر ان لا شجع ان الحسن بن علی بن رافع حدثہ ان ابا رافع اخبرہ انہ اقبل بکتاب من قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنِّي لَا أَحْبِسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الَّذِي فِي قَلْبِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ فَرَجَعْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتّٰى أَسْلَمْتُ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمر بن الحارث نے بکر بن الاشج سے کہ حسن بن علی بن ابی رافع نے اس سے حدیث بیان کی کہ ابو رافع نے اسے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین قریش کی ایک تحریر لایا اور جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میرے دل مین اسلام داخل ہوگیا مین نے کہا یارسول اللہ واللہ مین انکی طرف کبھی نہ جاؤن گا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین عہد کو نہین توڑتا اور نہ قاصدون کو قید کرون گا لیکن تم واپس جاؤ اگر تمہارے دل مین وہ ایمان رہا جو اس وقت ہے تو پھر لوٹ آنا اس نے کہا پھر مین مکہ کو لوٹ گیا اس کے بعد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مسلمان ہوگیا۔ بکر کہتے ہین اور خبر دی حسن نے مجھ کو کہ ابو رافع قبطی تھا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ مُسْلِمَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ رَسُولُ مُسَيْلَمَةَ بِكِتَابِهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا وَأَنْتُمَا تَقُولَانِ مِثْلَ مَا يَقُولُ فَقَالَا نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعید بن طارق نے مسلمہ بن نعیم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تھا جبکہ مسیلمہ کا قاصد اس کا خط لیکر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون سے فرماتے تھے کہ کیا تم بھی وہی کہتے ہو جو وہ کہتا ہے۔ انہون نے کہا ہان تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو اگر قاصدون کو قتل کرنا درست نہ ہوتا تو مین تم دونون کو قتل کر ڈالتا وَالدَّلِيلُ عَلَى خُرُوجِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ مَا كَانَ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ وَمَا كَانَ مِنْ مَعُونَةِ قُرَيْشٍ لِبَنِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ طَلَبُ أَبِي سُفْيَانَ تَجْدِيدَ الْحِلْفِ وَتَوْكِيدَ الصُّلْحِ عِنْدَ سُؤَالِ أَهْلِ مَكَّةَ إِيَّاهُ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ الصُّلْحُ لَمْ يَنْتَقِضْ إِذًا لَمَا كَانَ بِهِمْ إِلَى ذٰلِكَ حَاجَةٌ وَلَكَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَهُمْ أَبُو سُفْيَانَ مَا سَأَلَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ يَقُولُونَ مَا حَاجَتُكَ وَحَاجَةُ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَى ذٰلِكَ أَنْتُمْ جَمِيعًا فِي صُلْحٍ وَفِي أَمَانٍ لَا تَحْتَاجُونَ مَعَهُمَا إِلَى غَيْرِهِمَا ترجمہ اور بنی بکر اور بنی خزاعہ کی لڑائی اور قریش کے بنی بکر کو مدد دینے کی وجہ سے ان کی صلح ٹوٹ جانے پر یہ دلیل ہے کہ ابو سفیان نے مکہ والون کے کہنے پر نئی قسم اور صلح کی تاکید چاہی اور اگر صلح اس وقت تک ٹوٹی نہ تھی تو ان کو تجدید قسم و تاکید صلح کی کیا ضرورت پڑی تھی اور جب ابو سفیان نے ابو بکر و عمر بن الخطاب اور علی و فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو وہ ضرور کہدیتے کہ تمہین اور مکہ والون کو اس کی کیا ضرورت ہے تم تو سب صلح اور امان مین ہو اب اور قسم و صلح کی کیا ضرورت ہے ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ سَالِمٍ وَاحِدٌ مِنْ خُزَاعَةَ يُنْشِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا مَا ذَكَرْنَا مِنْ مُنَاشَدَتِهِ إِيَّاهُ فِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ وَسَأَلَهُ فِي ذٰلِكَ النَّصْرَ وَيَقُولُ فِيمَا يُنَاشِدُهُ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ پھر یہ عمر بن سالم ہے جو کہ خزاعہ مین سے ایک ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعر پڑھتا ہے جس کا ذکر ہم نے حدیث عکرمہ اور زہری مین کیا ہے اور آپ سے وہ مدد مانگتا ہے۔ ان مین سے ایک شعر یہ ہے إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ ثُمَّ تَشَغَّلَهُ عَنْهُ ذِكْرُ سَالِمٍ الْمُتَنَحِّي الَّذِي هُوَ كَانَ نَقَضَ قُرَيْشٌ مَا كَانُوا عَاهَدُوهُ عَلَيْهِ وَقَاطَعُوهُ بِأَنْ قَالَ ترجمہ یعنی قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی ہے اور پکی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تاکیدی عہد کو توڑ ڈالا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی انکار نہیں کیا پھر عمرو بن سالم نے اس مطلب کو کھولکر بیان کر دیا کہ قریش نے جو آپ سے عہد کیا تھا توڑ دیا اور ان کے موافق بن گئے تھے اور یہ کہا ؎ وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدًا + فَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدًا + وَلَمْ يَدْعُوْا لِذٰلِكَ اَحَدًا غَيْرَ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ نُفَاثَةَ وَلَا مِنْ غَيْرِهِمْ ثُمَّ اَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِيْ نَاشَدَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ کہ وہ ہمیر مقام وتیر میں پچھلی رات آگئے اور ہمکو بحالیکہ رکوع اور سجدہ کر رہے تھے قتل کر دیا اور اس نے اس میں سوا قریش کے بنی نفاثہ وغیرہ کسی کا ذکر نہیں کیا پھر حسان بن ثابت نے اس شعر میں جس کا ہم نے اس سے عکرمہ کی حدیث میں ذکر کیا ہے وہی مطلب بیان کیا ہے جو عمرو بن سالم نے اس شعر میں جو کہ رسول اللہ کے سامنے پڑھا تھا ذکر کیا ہے۔ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ رِجَالَ بَنِيْ كَعْبٍ اَصْلَابُهُمْ مِنْ نَقْضِ قُرَيْشٍ الَّذِيْ بِهٖ خَرَجُوْا مِنْ عَهْدِهِمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ ترجمہ اب اس میں یہ دلیل ہے کہ بنو کعب کے مردوں پر جو مصیبت پڑی وہ قریش کی عہد شکنی سے پڑی کہ وہ ان کے عہد سے نکلکر بطن مکہ میں آگئے تھے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ کہتا ہے ؎ اَتَانِيْ وَلَمْ اَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ + رِجَالُ بَنِيْ كَعْبٍ تَخَرَّقُ قَابُهَا ترجمہ یعنی میرے پاس بنو کعب کے لوگ بطحاء مکہ میں آئے جن کی گردنیں کاٹی جاتی تھیں ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَيَّنَّاهُ لِمَنْ كَانَ سَبَبًا مِنْ ذٰلِكَ قُرَيْشٌ وَرِجَالُهَا فَقَالَ ترجمہ پھر اس نے قیدیوں کا حال جس کو کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ قریش اور ان کے لوگ تھے ذکر کیا اور کہا ؎ فَيَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ تَنَالَنَّ نُصْرَتِيْ + سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَتْفُهَا وَعِقَابُهَا + وَسُهَيْلٌ هُوَ عَمْرٌو هٰذَا كَانَ اَحَدَ مَنْ عَاقَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ یعنی اے کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میری فتحمندی و مدد کا جوش وعقاب سہیل بن عمرو کو پائیگا اور سہیل بن عمرو ان میں سے ایک ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی فَاَمَّا مَا ذَكَرَ لَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا لَمْ يَقْسِمْ مَالًا وَلَمْ يَسْتَعْبِدْ اَحَدًا وَلَمْ يَقْلَعْ اَرْضًا فَكَيْفَ يَسْتَعْبِدُ مَنْ قَدْ مَنَّ عَلَيْهِ فِيْ دَمِهٖ وَمَالِهٖ ترجمہ لیکن اس نے جو تم سے یہ ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تھا تو مال تقسیم نہ کیا تھا اور نہ کسی کو غلام بنایا تھا اور نہ زمین کو غنیمت میں لیا تھا پس اس کی وجہ یہ تھی کہ) ان لوگوں کو جن پر انکے خون اور مال میں احسان کیا تھا کیسے غلام بناتے فَاَمَّا اَرْضُ مَكَّةَ فَاِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا اِلٰى تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لَهَا فَمِنْ ذَاهِبٍ اِلٰى اَنَّهٗ افْتَتَحَهَا عَنْوَةً فَقَالَ تَرَكَهَا مِنَّةً عَلَيْهِمْ لِمَكَانِهِمْ فِيْ دِيْنِهِمْ وَفِيْ سَائِرِ مَا لَهُمْ لیکن مکہ کی زمین میں لوگوں کا اختلاف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کا تعرض نہ کیا تھا اس کی وجہ میں اختلاف ہے بعض جو اس طرف گئے ہیں کہ اس کو غلبہ کے طور پر فتح کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ اس کو احسان کیوجہ سے چھوڑ دیا تھا جیسا کہ ان کے خون اور تمام مالوں میں کیا تھا کہ احسان کر کے چھوڑ دیا تھا) وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ لِاَنَّهٗ كَانَ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ اَرْضَ مَكَّةَ تَجْرِيْ عَلَيْهَا الْاَمْلَاكُ كَمَا تَجْرِيْ عَلٰى سَائِرِ الْاَرَضِيْنَ ترجمہ اور انہیں سے جو اس طرف گئے ہیں ایک امام ابو یوسف ہیں کیونکہ انکا یہ مذہب ہے کہ مکہ کی زمین پر ملک جاری ہے جیسا کہ اور جگہ کی زمینوں پر جاری ہے وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ تَكُنْ اَرْضُ مَكَّةَ مِمَّا وَقَعَتْ عَلَيْهِ الْغَنَائِمُ لِاَنَّ اَرْضَ مَكَّةَ عِنْدَهُمْ لَا تَجْرِيْ عَلَيْهَا الْاَمْلَاكُ ترجمہ اور بعض یوں کہتے ہیں کہ مکہ کی زمین ایسی نہیں کہ اس پر غنیمتیں واقع ہوں کیونکہ ان کے نزدیک مکہ کی زمین پر ملک جاری نہیں ہوتی وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ ترجمہ اور جو عالم اس طرف گئے ہیں ان میں امام ابو حنیفہ وسفیان ثوری رحمہما اللہ ہیں وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ الْاٰثَارَ الَّتِيْ رَوَاهَا كُلُّ فَرِيْقٍ مِّمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ مِنْ شَرْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَحْكَامِ فَاَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهٖ هٰهُنَا ترجمہ اور بلاشبہ ہمنے اس باب میں وہ آثار بیان کئے ہیں کہ جن کو ہر ایک فریق نے روایت کیا ہے اور جن کی طرف امام ابو حنیفہ وامام ابو یوسف گئے ہیں کہ جن کے مختلف آثار شرح معانی الآثار کے کتاب البیوع میں بیان کئے گئے ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احکام مروی ہیں پس ان مسائل نے ہمکو

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوبارہ ذکر کرنے سے بے پرواہ کردیا۔ ہے **ثُمَّ** رَجَعَ الْكَلَامُ إِلَى مَا ثَبَتَ أَنَّ مَكَّةَ فُتِحَتْ عَنْوَةً **ترجمہ** پھر کلام اس امر کی طرف لوٹا کہ جو اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ مکہ غلبہ کے طور پر فتح ہوا تھا **فَإِنْ قُلْتُمْ** أَحَادِيثُ الزُّهْرِيِّ وَعِكْرِمَةَ الَّذِينَ ذَكَرْتُمَا مُنْقَطِعَةٌ **ترجمہ** جواب اگر تم کہو کہ زہری اور عطار کی دونوں حدیثیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے منقطع ہیں **قِيلَ** لَكِنْ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ يَدُلُّ عَلَى مَا رَوَيْنَاهُ **ترجمہ** تو تم سے اس کے جواب میں کہا جائیگا۔ کہ بلاشبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث مروی ہے جو اس حدیث پر دلالت کرتی ہے **حَدَّثَنَا** فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَى لِسَفَرِهِ وَخَرَجَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ أَفْطَرَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِي عَشْرَةِ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَرَّحَتْ سُلَيْمٌ وَمُزَيْنَةُ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ وَقَدْ عَمِيَتِ الْأَخْبَارُ عَلَى قُرَيْشٍ فَلَا يَأْتِيهِمْ خَبَرٌ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَدْرُونَ مَا هُوَ فَاعِلٌ وَخَرَجَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَتَلَمَّسُونَ هَلْ يَجِدُونَ خَبَرًا أَوْ يَسْمَعُونَ فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُلْتُ وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ قَالَ فَجَلَسْتُ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ فَخَرَجْتُ عَلَيْهَا حَتَّى جِئْتُ الْأَرَاكَ فَلَقِيتُ بَعْضَ الْحَطَّابَةِ أَوْ صَاحِبَ لَبَنٍ أَوْ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِيهِمْ بِخَبَرِهِمْ بِمَكَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْتَمِلُوا إِلَيْهِ قَالَ فَإِنِّي لَأَسِيرُ عَلَيْهَا وَالْتَمِسُ مَا خَرَجْتُ لَهُ إِذْ سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلٍ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَأَبُو سُفْيَانَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ كَاللَّيْلَةِ نِيرَانًا قَطُّ وَلَا عَسْكَرًا قَالَ بُدَيْلٌ هَذِهِ وَاللهِ خُزَاعَةُ حَمَشَتْهَا الْحَرْبُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ خُزَاعَةُ وَاللهِ أَذَلُّ مِنْ أَنْ تَكُونَ هَذِهِ نِيرَانَهَا وَعَسْكَرَهَا فَعَرَفْتُ صَوْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنْظَلَةَ قَالَ فَعَرَفَ صَوْتِي فَقَالَ أَبُو الْفَضْلِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ وَيْلَكَ هَذَا وَاللهِ رَسُولُ اللهِ فِي النَّاسِ وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوهُ فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ قَالَ فَمَا الْحِيلَةُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُلْتُ لَا وَاللهِ إِلَّا أَنْ تَرْكَبَ فِي عَجُزِ هَذِهِ الدَّابَّةِ فَآتِيَ بِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْمِنَهُ وَاللهِ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِكَ لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ قَالَ فَرَكِبَ فِي عَجُزِ الْبَغْلَةِ وَرَجَعَ صَاحِبَاهُ قَالَ وَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِنَارٍ مِنْ نِيرَانِ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا مَنْ هَذَا فَإِذَا نَظَرُوا قَالُوا عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى مَرَرْتُ بِنَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا وَقَامَ إِلَيَّ فَلَمَّا رَآهُ عَلَى عَجُزِ الدَّابَّةِ عَرَفَهُ وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ عَدُوُّ اللهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمْكَنَ مِنْكَ بِغَيْرِ عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ ثُمَّ خَرَجَ يَشْتَدُّ نَحْوَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَضَضْتُ الْبَغْلَةَ فَسَبَقْتُهُ كَمَا تَسْبِقُ الدَّابَّةُ الْبَطِيئَةُ الرَّجُلَ الْبَطِيءَ ثُمَّ اقْتَحَمْتُ عَنِ الْبَغْلَةِ وَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَبُو سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللهُ مِنْهُ بِلَا عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ قَالَ ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِرَأْسِهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا يُنَاجِيهِ رَجُلٌ دُونِي قَالَ فَلَمَّا أَكْثَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي شَأْنِهِ فَقُلْتُ مَهْلًا يَا عُمَرُ وَاللهِ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قُلْتَ هَذَا وَلَكِنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ قَالَ فَقَالَ مَهْلًا يَا عَبَّاسُ لَإِسْلَامُكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ لَوْ أَسْلَمَ وَمَا بِي إِلَّا أَنِّي قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْهَبْ بِهِ إِلَى رَحْلِكَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَأْتِنَا بِهِ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ وَيْحَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ وَأَوْصَلَكَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كَادَ يَقَعُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فی شیء ان لم یکن من امر اللہ عبرۃ لقد اغدی شیئا بعد وقال ویلک یا ابا سفیان اتری ان لک ان تشھد انی رسول اللہ فقال بابی
انت وامی ما احلمک واکرمک واوصلک اما واللہ ھذہ فان فی النفس منھا حتی الان شیئا قال العباس رضی اللہ
عنہ قلت ویلک اسلم واشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قبل ان یضرب عنقک قال فشھد شھادۃ الحق و
اسلم قال العباس رضی اللہ عنہ فقلت یا رسول اللہ ان ابا سفیان رجل یحب ھذا الفخر فاجعل لہ شیئا قال نعم من دخل دار
ابی سفیان فھو امن ومن اغلق علیہ بابہ فھو امن فلما ذھبت لانصرف قال یا عباس احبسہ بمضیق الوادی
عند خطم الجبل حتی یمر بہ جنود اللہ فیراھا قال فحبستہ حیث امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ومرت بہ
القبائل علی رایاتھا کلما مرت بہ قبیلۃ قال من ھذہ قلت بنو سلیم قال یقول مالی ولبنی سلیم ثم تمر بہ قبیلۃ
فیقول من ھذہ فاقول من مزینۃ فقال مالی ولمزینۃ حتی نفدت القبائل لا تمر بہ قبیلۃ الا سألنی عنھا فاخبرہ الا
قال مالی ولبنی فلان حتی مرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الخضراء کتیبۃ فیھا المھاجرون قال الانصار رضی اللہ عنھم
لا یری منھم الا الحدق فی الحدید فقال سبحان اللہ من ھؤلاء یا عباس قلت ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المھاجرین
والانصار رضی اللہ عنھم قال ما لاحد بھؤلاء قبل ولا طاقۃ یا ابا الفضل لقد اصبح ملک ابن اخیک الغداۃ قال قلت ویلک
یا ابا سفیان انھا النبوۃ قال فنعم قال قلت الحق الی قومک فاحذرھم الیکم حتی اذا اجاءھم صرخ بأعلی صوتہ یا معشر
قریش ھذا محمد قد جاءکم فیما لا قبل لکم بہ فمن دخل دار ابی سفیان فھو امن فقامت الیہ
ھند بنت عتبۃ بن ربیعۃ فاخذت بسبلتہ فقالت اقتلوا الحمس الدسم قبحت طلیعۃ قوم قال ویلکم لا تغرنکم
ھذہ من انفسکم فانہ قد جاء ما لا قبل لکم بہ من دخل دار ابی سفیان فھو امن قالوا قاتلک اللہ
وما یغنی عنا دارک قال ومن اغلق علیہ بابہ فھو امن

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن اسحٰق نے کہا کہ زہری نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی دس تاریخ کو سفر کو نکلے آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ رکھا جب آپ مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کیا پھر آپ روانہ ہوئے حتی کہ مقام مرالظہران پر پہنچے آپ کے ساتھ دس ہزار مسلمان تھے تب قبائل سلیم اور مزینہ نے سنا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران پر پہنچے تو قریش پر آپ کی خبر دن کا دروازہ بند ہو گیا آپ کے کوئی خبر نہ پہنچنے پر انکو معلوم نہوا کہ آپ کیا کر رہے ہیں اس رات ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء نکلے کہ کوئی آپ کی خبر کا پتہ لیں یا نہیں اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام مرالظہران پر پہنچے تو عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا قریش کی صبح پر افسوس اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہلے اس کے کہ اہل مکہ آپ سے امن مانگ لیں غلبہ کے طور پر داخل ہوئے تو قریش کی ہمیشہ کے لیے ہلاکت ہے عباس فرماتے ہیں کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر پر سوار ہوا حتی کہ اراک (پیلو) میں داخل ہوا تاکہ کسی لکڑی چننے والے یا دودھ والے یا کسی اور کام والے کو ملوں کہ قافلوں کے پاس جا کر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر دے کہ وہ آپکی طرف نکلیں اور ایسے شخص کو میں آپ کی خبر تلاش میں اسی تلاش میں نکلا تھا کہ اتفاقاً میں نے ابوسفیان اور بدیل کی باتیں سنیں کہ وہ آپس میں ابوسفیان کہنے لگا کہ میں نے آج کی رات کبھی آگ نہیں دیکھی اور نہ ایسا لشکر دیکھا ہے بدیل کہنے لگا واللہ یہ خزاعہ ہیں کہ جس کو لڑائی نے جمع کیا ہے ابوسفیان کہنے لگا واللہ خزاعہ تو ذلیل ہیں ان کی ایسی آگ کہاں تب میں نے ابوسفیان کی آواز پہچان لی اور میں نے کہا اے ابا حنظلہ اس نے میری آواز پہچان لی اور کہنے لگا ابوالفضل

toobaa-elibrary.blogspot.com

مین نے کہا ماں کہا تیرے میرے ماں باپ قربان ہون تم کہان مین نے کہا تجھپر افسوس واللہ یہ دیکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر ہین قریش کی صبح پر افسوس واللہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظلبہ سے کہ مین داخل ہوئے قبل اس کے کہ وہ آپ کے پاس آئین اور امن چاہین تو اس مین دائمی ہلاکت ہے ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ تیرے قربان ہون اب کیا تدبیر چاہیئے مین نے کہا واللہ اور کوئی تدبیر نہین مگر یہ کہ تو میری خچر پر میرے پیچھے سوار ہوے کہ مین تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے جاؤنگا کیونکہ اگر انہون نے قابو پا لیا تو تیری گردن اڑا دینگے وہ خچر کی پیٹھ پر سوار ہو گیا اور اس کے دونون ساتھی مکہ کو لوٹ گئے کہا کہ مین مسلمانون کی جس آگ (ڈیرے) پر سے گذرتا لوگ کہتے یہ کون ہے اور جب دیکھتے تو کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا آپ کے خچر پر سوار ہین یہانتک کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی آگ (ڈیرہ) پر سے گذرے تو انہون نے پوچھا کون ہے اور میری طرف کھڑے ہوئے اور جب ابوسفیان کو میرے پیچھے دیکھا تو پہچان لیا اور کہا خدا کا دشمن ابوسفیان ہے اس خدا کی تعریف ہے کہ جس نے تجھپر قابو دیا وہ جلدی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے اور مین نے خچر کو ایڑی ماری حتی کہ مین ان سے بڑھ گیا جیسے سست جانور سست آدمی سے بڑھ جایا کرتا ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور (ادھر) عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے عمر بولے یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے جس پر اللہ تعالے نے بلا عہد و میثاق قابو دیا ہے مجھے اجازت دین کہ مین اس کی گردن اڑا دون مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اس کو امان دی ہے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھا اور مین نے آپ کے سر کو پکڑا اور کہا واللہ آپ سے کوئی شخص میرے سوا مشورہ خفیہ نہ کریگا کہا اور جب عمر رضی اللہ عنہ اس کے بارہ مین بہت کچھ بولے تو مین نے کہا اے عمر جانے دے واللہ اگر کوئی شخص عدی بن کعب کی اولاد مین سے ہوتا تو تم ایسا نہ کہتے تم جانتے ہو کہ یہ بنی عبد مناف مین سے ہے عمر رض نے کہا اے عباس تجھپر جاوا اللہ جب تم مسلمان ہوئے تھے تو میرے نزدیک تمہارا اسلام خطاب کے اسلام سے بہتر تھا اور اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ تمہارا اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک خطاب کے اسلام سے زیادہ پیارا تھا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو اپنے ڈیرہ مین لیجاؤ اور صبح کے وقت میرے پاس لانا اور جب صبح ہوئی تو اس کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آیا جب آپنے اس کو دیکھا تو فرمایا تجھپر افسوس اے ابوسفیان کیا تیرا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ کلمہ شہادت پڑھے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون آپ بہت ہی حلیم کریم اور ملنسار ہین خدا کی قسم میرے دل مین یہ بات آتی ہے کہ اگر اللہ کے ساتھ اور کوئی (شریک) ہوتا تو وہ ابتک کسی کو فائدہ دیتا آپنے فرمایا تجھپر افسوس اے ابوسفیان کیا تجھے ابھی وہ وقت نہین آیا کہ اس امر کی گواہی دے کہ مین خدا کا رسول ہون کہنے لگا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون آپ بڑے حلیم کریم ملنسار ہین واللہ یہی ایک بات ہے کہ جس کی نسبت میرے دل مین کچھ کھٹکا ہے عباس رض کہتے ہین کہ مین نے کہا افسوس تجھپر اسلام لے آ۔ اور پہلے اس سے کہ تیری گردن اڑائی جائے اس بات کی گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ عباس رض فرماتے ہین کہ پھر اس نے سچی گواہی دے اور اسلام لے آیا مین نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر کا خواہان ہے آپ اس کے لئے کچھ فرمادین آپنے فرمایا ہان جو شخص ابوسفیان کے گھر داخل ہو جائیگا امن پائیگا اور جو اپنا دروازہ بند کر لیگا وہ امن مین ہوگا جب مین لوٹنے لگا تو آپ نے مجھے فرمایا اس کو جنگل مین کسی لشکر کے راستہ پر روک لیجو تاکہ یہ خدا کے لشکر کو گذرتا ہوا دیکھ لے تب مین نے اسکو جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا روک لیا اس پر سے قبیلے گذرنے لگے جب کوئی قبیلہ گذرتا تھا وہ پوچھتا کہ یہ کون ہے مین نے کہا یہ تو بنی سلیم ہے کہنے لگا مجھے بنو سلیم سے کیا کام پھر ہر ایک قبیلہ گذرا اور پوچھا کہ یہ کون ہے مین نے کہا یہ حزینہ ہے کہا کہ مجھے ان سے کیا مطلب اس طرح کئی قبیلے گذرے وہ منکر ہی کہتا تھا کہ مجھ کو ان سے کیا مطلب حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبز پوش لشکر مین سے گذرے کہ جس مین مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم تھے ان مین سے ہر ایک لوہے مین پیٹھ ہلاتا ہوا دکھائی دیتا تھا پھر کہا کہ سبحان اللہ اے

عباس یہ کون لوگ ہین مین نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو کہ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کے درمیان مین تب کہا کہ ہمکو ان سے کوئی نسبت نہین لے ابو الفضل واللہ تمہارا بھتیجا تو دشمنون پر بادشاہ بن گیا ہے مین نے کہا اے ابوسفیان تجھپر افسوس یہ نبوت ہے (سلطنت نہین) اس نے کہا ہان تو نبوت ہے مین نے کہا اپنی قوم کی طرف جا جب وہ قوم کے پاس گیا تو پکار کر کہنے لگا اے گروہ قریش یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہین اور تمہارے پاس ایسے لشکر کے ساتھ آئے ہین کہ تم انکا مقابلہ نہین کرسکتے پس جو ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن پائیگا تب ہند دختر عتبہ بن ربیعہ کھڑی ہوئی اور ستون تمام کر کہنے لگی کیا سخت چربی والے قتل کئے گئے یہ قوم کا بڑا لشکر ہے ابوسفیان کہنے لگا تیرہ خرابی ہو تم اس دھوکہ مین نہ رہنا وہ تو اتنے بڑے لشکر مین آئے ہین کہ تم انکا مقابلہ نہین کرسکتے جو شخص ابوسفیان کے گھر آئیگا بچ جائے گا لوگون نے کہا خدا تجھے قتل کرڈالے تیرا گھر کیا بے پرواہ کریگا اور یہ بھی کہا کہ جو شخص اپنا دروازہ بند کریگا امن مین ہوگا

فھذا حدیث متصل الاسناد صحیح ما فیہ معنًی یدل علی فتح مکۃ عنوۃ و ینفی ان تکون صلحًا و یثبت ان الھدنۃ التی کانت

ترجمہ اب یہ حدیث متصل الاسناد صحیح ہے اس مین وہ امر پایا جاتا ہے کہ جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ مکہ کی فتح بطور غلبہ کے ہوئی ہے اور صلح کو نفی کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش مین پہلے اس سے صلح ہوئی ہے وہ منقطع ہوگئی تھی اور مکہ کے جانے سے

الا بری الی قول العباس رضی اللہ عنہ و اصباح قریش واللہ لئن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ عنوۃ قبل ان یاتوہ فیستامنوہ انہ لھلاک قریش الی اخر الدھر

ترجمہ کہا وہ عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف نہین دیکھتا کہ وہ کہہ رہے ہین قریش کی صبح پر افسوس واللہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آنے اور امن طلب کرنے سے پہلے غلبہ کے طور پر مکہ مین داخل ہوئے تو قریش ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوجائین گے **اقول** العباس علی فضل رایہ و عقلہ یتوھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعرض قریشا وھم منہ فی امان و ھذا من المحال الذی لا یجوز ذکرہ فضلا عن ان یتوھم ذی لب او لذی عقل ان لذی دین ان یتوھم ذلک علیہ ثم ھذا العباس رضی اللہ عنہ قد خاطب ابا سفیان بذلک فقال واللہ لئن ظفر بک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقتلنک واللہ انہ لھلاک قریش ان دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ عنوۃ فلا یدفع ابو سفیان قولہ ولا یقول لہ ما اخوفنی وخوف قریش من دخول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ و نحن فی امان منہ انما یقصد بذلک ان یتصف خزاعۃ من بنی نفاثۃ و دوس قریش و سائر اھل مکۃ و لم یقل لہ ابو سفیان و ایہ یضرب عنقک اذ قال لہ العباس رضی اللہ تعالی عنہ واللہ لئن ظفر بک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیضربن عنقک و انا فی امان منہ

ترجمہ کیا تم عباس رضی اللہ عنہ کی نسبت خیال کرتے ہو کہ وہ باوجود اعلی اہل الرائے اور اہل عقل ہونے کے یہ وہم کرسکتے تھے کہ باوجود امن و صلح کے آپ قریش سے تعرض کرینگے یہ بات ہمارے نزدیک اس محال مین سے ہے کہ جو ہو نہین سکتا کوئی عقلمند کوئی دیندار اس کا وہم نہین کرسکتا پھر یہ عباس رضی اللہ عنہ ہین جو کہ ابوسفیان کو یہ بات کہہ رہے ہین کہ واللہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھپر قابو پائین تو تجھے قتل کرڈالین گے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین غلبہ کے ساتھ داخل ہونگے تو اس مین قریش کی ہلاکت ہے اور ابوسفیان ان کی بات کو رد نہین کرتا اور یہ نہین کہتا کہ مجھ کو اور قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین داخل ہونے سے کیا خوف ہے کیونکہ ہم امان مین ہین اور آپ تو مکہ مین اس لئے آئے ہین کہ خزاعہ اور بنو نفاثہ مین انصاف کرین قریش اور باقی اہل مکہ سے آپ کو کچھ مطلب نہین اور جب عباسؓ نے ابوسفیان سے کہا تھا کہ واللہ اگر تم پر حضور قابو پائین گے تو قتل کرڈالین گے تو اس نے ان سے یہ بھی نہ کہا کہ حضور شیری گردن کیون مارین کہ مین تو با امن ہون زعفنیکہ امان کی دلیل کوئی نہین) **ثم ھذا** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یقول لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما دنا

سلہ اہل عرب کہنی کے وقت ایمان لایا کرتے سلہ ۱۲ ۱۰ ترجم معنی فنا

أَبَا سُفْيَانَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَقْدٍ وَلَا عَقْدٍ فَدَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ وَلَمْ يُسَلِّمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ عِنْدَهُ لَيْسَ فِي أَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي صُلْحٍ مِنْهُ ثُمَّ جَاءَ
پھر دیکھئے یہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ ابو سفیان کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ یہ ابو سفیان
ہے خدا نے اس پر بلا عہد و ذمہ قابو دیا ہے مجھے آپ اجازت دیں کہ اس کی گردن اڑا دوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی
انکار نہیں کیا کیونکہ اس وقت ابو سفیان آپکے پاس نہ عہد میں نہ ذمہ میں نہ صلح میں ثُمَّ لَمْ يَجِئْ أَبُو سُفْيَانَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
بِذٰلِكَ وَلَا حَاجَهُ عَنْهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّي قَدْ أَجَرْتُهُ فَلَمْ تُنْكِرْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ وَلَا عَلَى الْعَبَّاسِ مَا كَانَ مِنْهُمَا مِنَ الْقَوْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَمْ يُجِرْهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
إِذًا لَمَا مَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَا أَرَادَ مِنْ قَتْلِ أَبِي سُفْيَانَ فَأَيُّ خُرْمٍ مِنَ الصُّلْحِ مُنْعَدِمٍ أَوْ أَيُّ نَقْصٍ لَهُ يَكُونُ أَبْيَنَ
مِنْ هٰذَا ثُمَّ جِئْنَا أَبَا سُفْيَانَ نَفْسَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَأَخْبَرَنَا بِهِ كَمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قُلْنَا لَهُ أَفَلَمْ تَكُنْ فِي أَمَانٍ
حِينَ قَالَ لَكَ الْعَبَّاسُ مَا قَالَ فَقَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي خِفْتُ أَنْ يَقْتُلَنِي فَهٰذَا أَبُو سُفْيَانَ نَفْسُهُ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي أَمَانٍ
جب ہم نے ابو سفیان سے (خود) عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارہ میں حجت نہ کی نہ ان سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جھگڑے بلکہ عباس نے ان سے
یہ کہا کہ میں نے اس کو پناہ دی ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے باہمی گفتگو پر انکار نہیں کیا اب یہ اس پر دلیل ہے
کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ کی امان میں وہ نہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے قتل کرنے سے نہ روکتے اب صلح سے باہر ہونے کی
کونسی شرط معدوم ہے اور اس سے بڑھ کر اور کونسا نقض صلح ہوگا ثُمَّ لَمَّا دَخَلَ أَبُو سُفْيَانَ مَكَّةَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ بِمَا
جَاءَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَلَمْ يَقُلْ لَهُ قُرَيْشٌ قَطُّ
حِينَئِذٍ إِلَى دُخُولِنَا دَارَكَ وَإِلَى إِغْلَاقِنَا أَبْوَابَنَا وَنَحْنُ فِي أَمَانٍ قَدْ أَغْنَانَا عَنْ طَلَبِ الْأَمَانِ بِغَيْرِهِ وَلٰكِنَّهُمْ عَرَفُوا خُرُوجَهُمْ مِنَ الْأَمَانِ
الْأَوَّلِ وَانْتِقَاضَ الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُمْ عِنْدَ مَا خُوطِبُوا بِمَا خُوطِبُوا بِهِ
مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ غَيْرُ آمِنِينَ إِلَّا أَنْ يَفْعَلُوا مَا جَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ آمِنِينَ أَنْ يَفْعَلُوهُ مِنْ
دُخُولِهِمْ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ أَوْ مِنْ إِغْلَاقِهِمْ أَبْوَابَهُمْ ثُمَّ جِئْنَا أَبَا بَكْرَةَ
سوا اور امن طلب کرنے کی ضرورت نہیں مگر انہوں نے جان لیا تھا کہ وہ امان سے نکل چکے ہیں اور جب اس کلام سے مخاطب کئے گئے
تھے تو وہ امن میں نہ تھے ہاں اسی صورت میں انکو امن ہو سکتا تھا کہ وہ ابو سفیان کے گھر میں داخل ہوں یا اپنے دروازے بند کر لیں ثُمَّ
قَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ
لَا دَارُ أَمَانٍ ثُمَّ جِئْنَا بِمَا رَوَتْ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے
تھے تو وہ دار الحرب تھا دار الامن نہ تھا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ
قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا سَارَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَتَحَ إِلَيَّ رَجُلَانِ مِنْ إِحْمَائِي مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ وَكَانَتْ عِنْدَ هُبَيْرَةَ بْنِ أَبِي وَهْبٍ الْمَخْزُومِيِّ فَدَخَلَ
عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَأَقْتُلَنَّهُمَا فَعَلَّقْتُ عَلَيْهِمَا بَابِي ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِأَعْلَى مَكَّةَ
فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ فِي جَفْنَةٍ إِنَّ فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَتَوَشَّحَ بِهِ ثُمَّ
صَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ فَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِأُمِّ هَانِئٍ مَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

جَاءَتْ بِكَ مَا أَخْبَرَتْهُ خَبَرَ الرَّجُلَيْنِ وَخَبَرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے محمد بن اسحٰق سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعید بن ابی ہند نے ابومرہ مولی عقیل بن ابی طالب سے کہ ام ہانی دختر ابوطالب رضی اللہ عنہا نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی اونچی طرف اترے تو دو شخص میری طرف بھاگ کر آگئے جو کہ میری سسرال بنی مخزوم کے قبیلہ میں سے تھے اور ام ہانی ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی کے پاس تھیں پھر میرے بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے میں ان دونوں کو قتل کروں گا میں نے اپنے گھر کا دروازہ ان پر بند کر دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ کے اونچی حصہ میں حاضر ہوئی میں نے آپکو ایک کپڑے میں جس میں آٹے کے آثار تھے غسل کرتے ہوئے پایا اور آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کو پردہ کئے ہوئے تھی جب آپ نے غسل کر لیا اور کپڑا لپیٹ کر اس سے تمام بدن کو لپیٹ لیا اور ضحیٰ کی آٹھ رکعت پڑھیں تو پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مرحبا ام ہانی الی میں کیسے آئی ہو میں نے ان دو شخصوں اور علی رضی اللہ عنہ کی خبر آپ کو سنائی آپ نے فرمایا کہ جس کو تم نے امن دیا ہم بھی اس کو امن دیتے ہیں حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ فَاخِتَةَ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ قَالَتْ فَقُلْتُ إِنِّي أَجَرْتُ حَمَوَيْنِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقَتِّلُهُمَا فَقَالَ مَا كَانَ لَهُ ذَلِكَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر زہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی وہب نے سعید مقبری رضی سے وہ ابومرہ مولی عقیل سے وہ فاختہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن غسل فرمایا پھر آٹھ رکعت نماز ایک ہی کپڑے میں پڑھیں اور اس کے دونوں طرفوں کو پیچھے باندھ لیا تھا میں نے کہا کہ میں نے مشرکین میں سے اپنے دو دیوروں کو پناہ دی اور علی رضی اللہ عنہ ان پر حملہ کرتے ہیں کہ قتل کر ڈالیں آپ نے فرمایا کہ ان کو ایسا نہیں چاہیئے تھا جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی پناہ دی اور جس کو تم نے امان دیا ہم نے بھی امان دیا أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ الْمَخْزُومِيَّيْنِ فِي مَكَّةَ وَلَوْ كَانَ فِي أَمَانٍ لَمَا طَلَبَ ذَلِكَ مِنْهُمَا ثُمَّ هَانِئٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَحْرُسُهُمَا بِرِدَائِهَا عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَلَمْ تَقُلْ لَهُ مَا لَكَ إِلَى قَتْلِهِمَا مِنْ سَبِيلٍ لِأَنَّهُمَا وَسَائِرَ أَهْلِ مَكَّةَ فِي ذِمَامٍ ترجمہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے مکہ کے مخزومیوں کے قتل کا ارادہ کیا تھا اور اگر وہ امن میں ہوتے تو وہ انکا پیچھا نہ کرتے پھر ام ہانی نے ان کو امن دیا کہ اس کی وجہ سے ان دونوں کا خون علی رضی اللہ عنہ پر حرام ہو جائے اور یہ ان سے نہ کہا کہ تم ان کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اور تمام اہل مکہ صلح اور امن میں ہیں ثُمَّ أَخْبَرَتْ أُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَا كَانَ مِنْ جَارَيْهَا وَبِنْتِ الْمَخْزُومِيِّ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ وَلَمْ يَعْنِفْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي إِرَادَتِهِ قَتْلَهُمَا لِمَا رَأَى مِنْ إِصْرَارِهَا إِيَّاهُمَا فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَجِدْ إِصْرَارَهَا مَعَهُمَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ لَهُ قَتْلُهُمَا وَثَمَّةَ أَمَانٌ قَائِمٌ وَصُلْحٌ مُتَقَدِّمٌ لَهُمَا وَهَذَا مُحَالٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّ شَيْءٍ أَبْيَنُ مِنْ هَذَا ترجمہ پھر ام ہانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی کے قتل اور اپنے پناہ دینے کی خبر دی تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو تم نے امن دیا ہم بھی اس کو امن دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ان کے ارادہ قتل پر ام ہانی رضی کے امن سے پہلے سرزنش کی اب یہ اس پر دلیل ہے کہ اگر وہ ان دونوں کا قتل درست تھا اور یہ محال

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے کہ پہلے صلح وامن کے قائم ہونے کے وہاں ان کو قتل کر دینا جائز ہوتا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں داخلہ ہے (جو بیان کیا گیا) تو اس سے بڑھ کر اور کون سی تحسین دلیل ہوگی **ثُمَّ** قَالَ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا ترجمہ پھر اس بارہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے بڑھ کر روایت کی ہے **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ عَلَى إِحْدَى الْجَنَبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْجَنَبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُبَيْنِ فَاحْتَفَّ بِطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَتِيبَةٍ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَهُمْ هَتَفُوا بِي حَتَّى إِذَا طَافُوا بِهِ وَقَدْ بَاشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشَهَا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سَأَلُونَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ حِينَ طَافُوا بِهِ أَتَنُصُّونَ وَالِيَ أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى أَحْصُدُهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا فَانْطَلَقْنَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَ وَمَا جَاءَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْجَحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ وَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَانْفَضَّ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ وَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ حَتَّى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُونَهُ وَفِي يَدِهِ قَوْسٌ فَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَنْ أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِي عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهَا حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللهَ وَيَدْعُوهُ بِمَا شَاءَ اللهُ وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ تَحْتَهُ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَجَاءَ الْوَحْيُ بِهِ وَكَانَ إِذَا جَاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ حَتَّى يَقْضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے امیہ بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا خبر دی ہم کو سلیمان بن المغیرہ نے ثابت بنانی سے وہ عبداللہ بن رباح سے کہا کہ ہم معاویہؓ کی طرف قاصد ہو کر گئے اور ہم میں ابوہریرہؓ تھے کہنے لگے اے گروہ انصار کیا میں تمکو حدیث نہ سناؤں پھر فتح مکہ کا ذکر کیا اور کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو زبیر بن العوام کو ایک طرف اور خالد بن ولید کو دوسری طرف بھیجا اور ابوعبیدہ کو اگلی طرف پھر وہ بطن الوادی میں گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دستہ لشکر میں تھے آپ نے مجھے دیکھا اور فرمایا اے ابوہریرہ میں نے کہا یا نبی اللہ (حاضر ہوں) فرمایا کہ میرے پاس انصار کو بلا کر لا اور انصاری کے سوا اور کوئی میرے پاس نہ آئے انہوں نے انصار کو بلایا حتیٰ کہ وہ آپ کے گرداگرد جمع ہو گئے اور قریش نے اپنے بدمعاشوں چیلوں کو بھیجا وہ کہنے لگے کہ یہ لوگ آگے بڑھے ہیں اگر انکو فتح حاصل ہوئی تو ہم ان کے ساتھ ہولیں گے اور اگر یہ مارے گئے تو ہم اس قدر مال دیدینگے جو ہم سے آپ مانگینگے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار رضی اللہ عنہم سے جب وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے کہا کہ دیکھو قریش کے بدمعاشوں اور ساتھیوں کو پھر آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے کو مار کر فرمایا کہ ان کو اچھی طرح کاٹو (یعنی قتل کرو) حتیٰ کہ تم میرے پاس کوہ صفا پر آؤ پھر وہ چلے اور ہم میں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

جس نے جس کو چاہا قتل کیا ان مین سے ایک بھی ہمارے مقابل نہ ہوا پھر ابوسفیان نے کہا یا رسول اللہ قریش کے جوانون کو بچایئے ورنہ آج کے بعد قریش نہ رہین گے تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دروازہ بند کریگا وہ امن مین ہے اور جو شخص ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوجائے گا وہ امن مین رہے گا۔ لوگون نے اپنے اپنے دروازے بند کرلیے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حتی کہ حجر اسود کو آکر بوسہ دیا پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور ایک بت کی طرف آئے جو بیت اللہ کے ایک طرف تھا جس کو وہ پوجا کرتے تھے اور آپکے ہاتھ مین ایک کمان تھی آپ نے کمان کا سرا پکڑا ہوا تھا جب آپ اس بت کے پاس آئے تو اس کی دونون آنکھون مین کمان کا سرا چبھوتے تھے اور فرماتے تھے کہ حق آگیا اور باطل جاتا رہا بلاشبہ باطل مٹ جایا کرتا ہے جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پر آئے اور اس پر چڑھے اور بیت اللہ شریف کی طرف دیکھا پھر آپ نے دونون ہاتھ اٹھائے اور خدا کی تعریف کی اور دعا مانگی جس قدر کہ خدا نے چاہا اور انصار رضی اللہ عنہ آپ کے نیچے کھڑے تھے انصار نے ایک دوسرے سے کہا کہ آپ کو قرابت کی محبت اور قبیلہ کی مہربانی نے پکڑ لیا ہے (یعنی آپ کو مکہ والون کی محبت آگئی شاید یہین رہ جائین) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ آپ پر وحی آگئی اور جب آپ پر وحی آتی تھی تو وہ لوگون پر پوشیدہ نہ رہتی اور لوگون مین کوئی ایسا نہ تھا کہ اس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سر اٹھا کر دیکھے۔ حتی کہ وحی ختم ہوجاتی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تمنے یہ کہا ہے کہ نبی نے اپنی قرابت اور قبیلہ کی محبت نے پکڑ لیا ہے لوگون نے کہا شاید ذکر ہوا ہو آپنے فرمایا ہرگز نہین بلاشبہ مین اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہون مین نے اللہ عزوجل اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے لوگ رونے لگے اور کہنے لگے واللہ ہم نے جو کہا تھا صرف اس لیے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ دل منظور تھا (یعنی ہم آپ کو مکہ والون کو دینا نہین چاہتے) آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کا رسول تمکو سچا کریگا اور تمہین معذور سمجھتا ہے **فَهٰذَا** ابوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ اَنَّ قُرَيْشًا عِنْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَبَثَّتْ اَوْبَاشَهَا وَاَتْبَاعَهَا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَآءِ فَاِنْ كَانَ لِهٰؤُلَآءِ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ فَاِنْ اُصِيْبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِيْ سَئَلْنَا وَاِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقَالَ لِلْاَنْصَارِ اَتَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى اَحْصُدُهُمْ حَصْدًا حَتّٰى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا قَالَ فَمَا اَشَآءَ اَحَدٌ مِنَّا اَنْ يَقْتُلَ مَنْ شَآءَ اِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ اِلَيْنَا اَحَدٌ مِنْهُمْ فَيَكُوْنُ مِنْ هٰذَا دُخُوْلًا عَلٰى اَمَانٍ ثُمَّ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّ عَلَيْهِمْ وَالصَّفْحُ

ترجمہ اب دیکھو یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہین جو اس امر کی خبر دیتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین داخل ہونے کے وقت قریش نے اپنے اوباشون اور ساتھیون کو بھیجا انہون نے کہا کہ یہ لوگ آگے بڑھے ہین اگر ان کو فتح ہوگی تو ہم ان کے ساتھ ہون گے اور اگر یہ مارے گئے تو ہم ان کو جو کچھ کہ مانگین گے دیدینگے اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس امر سے واقف ہوگئے آپ نے انصار سے فرمایا کہ قریش کے ان اوباشون اور ساتھیون کو دیکھو پھر آپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ انکو کاٹنا شروع کرو حتی کہ مجھے کوہ صفا پر پاؤ پھر ہم مین سے جس نے جس کو چاہا قتل کیا اور ان مین سے ایک بھی ہمارے مقابل نہین ہوا اب کیا اس سے آپکا داخلہ ان کے امن دینے پر ہوا اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان اور درگذر کیا **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ **ترجمہ** اور بلاشبہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث مین سلیمان بن مغیرہ کی حدیث سے نامزد روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَارَ اِلٰى مَكَّةَ لِيَسْتَفْتِحَهَا فَسَرَّحَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا بَعَثَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ فَنَادَى يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءُوْا كَمَا كَانُوْا عَلٰى مُعْنَاةٍ ثُمَّ قَالَ اُسْكُلُوْا هٰذَا الْحَيَّ وَلَا يَشْرُفُ اَحَدٌ اِلَّا اَتٰى

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَقَتَلُوْهُ وَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِمَّا قُتِلَ يَوْمَئِذٍ الْاَرْبَعَةُ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ صَنَادِيْدُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
الْكَعْبَةَ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ اَنْ لَيْسَ لَاَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ هَابُوْا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَتَى الْكَعْبَةَ فَاَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَمَا
تَظُنُّوْنَ فَقَالُوْا نَقُوْلُ اَخٌ وَابْنُ عَمٍّ حَلِيْمٌ رَحِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ يُوْسُفُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ قَالَ فَخَرَجْنَا كَاَنَّمَا نُشِرْنَا مِنَ الْقُبُوْرِ فَدَخَلْنَا فِي الْاِسْلَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي الصَّفَا فَخَطَبَ فَالْاَنْصَارُ تَسْئَلُ مِنْهُ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَا تَرَوْنَ الرَّجُلَ اَخَذَتْهُ
الرَّاْفَةُ بِعَشِيْرَتِهِ وَاَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِيْ قَرَابَتِهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قُلْتُمْ
اَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِعَشِيْرَتِهِ وَاَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِيْ قَرَابَتِهِ فَمَا بَيْنِيْ اَنَا اِذًا كَلَّا فَاللّٰهِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّ مَحْيَايَ مَحْيَاكُمْ
وَاِنَّ الْمَمَاتَ لَمَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْتُمْ صَادِقُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاللّٰهُ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا اَنْكَسَ لِحْيَاهُ يَبْكِيْ مُتَوَقِّعًا لِمَا قَالَ فِيْهِ

ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قاسم بن سلام بن مسکین نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ثابت بنانی نے عبداللہ بن رباح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف اس سے فتح کرنے کو تشریف لے گئے تو ابوعبیدہ بن الجراح اور زبیر بن العوام اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور جب ان کو بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انصار کو آواز دو انہوں نے کہا اے گروہ انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بانوہ سب حاضر ہوئے جیسا کہ اس کے عادی تھے آپ نے فرمایا کہ اس رستہ پر چلو اور جو کوئی چھپے اور نیچا پڑے اس کو قتل کر ڈالو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر فتح دی کہ ان میں سے چار آدمی قتل ہوئے پھر مشرکین کے سردار کعبہ میں داخل ہوئے اور ان کا گمان تھا کہ ان سے تلوار نہ اٹھائی جائے گی آپ نے طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر کعبہ کی طرف آئے اور اس کے دروازے کے دونوں چوکھٹوں کو پکڑ کر فرمانے لگے کہ تم کیا کہتے ہو اور تمہارا کیا گمان ہے وہ کہنے لگے کہ ہم کہتے ہیں آپ بھائی اور چچازاد حلیم رحیم ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا ہوں جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے کہا تھا کہ آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں اللہ تعالیٰ تم کو بخشے گا وہ ارحم الراحمین ہے وہ اس طرح نکلے کہ جس طرح قبروں سے زندہ کئے گئے ہیں پھر اسلام میں داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دروازہ میں سے نکلے جو کہ صفا کے پاس ہے آپ نے خطبہ پڑھا اور انصار آپ سے نیچے تھے انصار نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان کو اپنی قوم پر مہربانی اور اپنی قرابت کی رغبت نے پکڑ لیا ہے پھر اللہ عزوجل نے آپ پر وحی نازل فرمائی اس کے بعد فرمایا اے گروہ انصار کیا تم نے کہا ہے کہ اس کو قوم پر مہربانی اور اپنی قرابت کی رغبت نے پکڑ لیا میں اس صورت میں نبی نہیں ہوں واللہ ہرگز یوں نہیں میں سچا رسول اللہ ہوں بالیقین میری زندگی تمہاری زندگی اور میری موت تمہاری موت ہے کہنے لگے واللہ یا رسول اللہ ہم صرف اسی وجہ کے مارے کہا ہے کہ کہیں آپ ہم کو نہ چھوڑ دیں یہ صرف آپ پر بخل کی وجہ سے تھا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خدا اور اس کے رسول کے نزدیک سچے ہو ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ واللہ ان میں سے کوئی ایسا باقی نہ رہا تھا کہ جس کی داڑھی آنکھوں کے آنسوؤں سے تر ہو کر نہ بھیگ گئی ہو فَاَلَا اَرَى اَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِيْهِ تَبْيِيْنٌ اَنَّ الَّذِيْ كَانَ مِنْهُمْ اِنَّمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَهُمْ اَنَّهُ
لَا بُدَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ قَوْمِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَاَهْلِ بَلَدِهٖ وَمَوْطِنِهٖ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَعْلَمَهُ اَنَّ اِلَيْهِ اَمْرَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِمْ خَيْرَاتُهُمْ
وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَظْهَرَهُ عَلَيْهِمْ وَهَيَّبَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ وَاَنَّهُ اَدَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ مَحَلٍّ وَمَنْ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ضَعْفًا
ثُمَّ قَالَ لَهُمْ تَعْرِفُوْنَ لِيْ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا ترجمہ کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں داخل ہونے کے بعد

toobaa-elibrary.blogspot.com

قریش کا یہ گمان تہا کہ ان سے تلوار روکی جائے گی کیا تمہارا خیال ہے کہ باوجودیکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو امن دے رکہا تہا وہ آپ سے ڈرتے تھے واللہ آپ سے کوئی خوف کا مقام نہ تہا لیکن وہ جانتے تھے کہ یہ آپ کے اختیار مین ہے خواہ آپ قتل کرین خواہ ان پر احسان رکہین اللہ تعالےٰ نے آپکو غلبہ دیا ہے اور آپ کو اختیار دیا ہے کہ ان مین خدا کے ارادے کے موافق جو حکم کرین آپنے ان پر یہ احسان رکہا اور معاف کر دیا اور اس دن فرمایا کہ آج سے کبہی مکہ مین لڑائی نہ ہوگی **حدثنا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبِرْصَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا تَغْزُو مَكَّةُ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا قَالَ ابْنُ سُفْيَانَ تَفْسِيرُ هَذَا الْحَدِيثِ لَا يَغْزُونَ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا فَلَا يُؤْذَنُ عَلَى الْكَعْبَةِ هَذَا لَا يَكُونُ إِلَّا وَدُخُولُهُ إِيَّاهَا دُخُولُ غَزْوٍ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ صَبْرًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد بن یحیٰی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے وہ شعبی سے وہ حارث بن برصاء سے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن سنا کہ آپ فرماتے تھے آج دن کے بعد مکہ مین کبہی لڑائی نہ ہوگی ابوسفیان کہتے ہین کہ اس حدیث کی تفسیر یہ ہے کہ یہ لوگ کبہی کافر نہ ہونگے اور کفر پر ان سے لڑائی نہ ہوگی یہ فرمانا جب ہی ہو سکتا ہے کہ یہ داخلہ آپکا لڑائی کا داخلہ ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج سے بعد کوئی قریشی قید کر کے قتل نہ کیا جائے گا **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُطِيعٍ سَمِعْتُ مُطِيعًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَذَلِكَ ذَلِكَ أَنَّ دِمَاءَ قُرَيْشٍ إِنَّمَا حُرِّمَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ لِمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَتُهُ بَيْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِيْ خُطْبَةً بَيَّنَ فِيهَا حُكْمَ مَكَّةَ قَبْلَ دُخُولِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا وَقْتَ دُخُولِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا بَعْدَ ذَلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسےٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیٰی بن زکریا نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے شعبی سے کہا کہ عبداللہ بن مطیع نے کہا کہ مین نے مطیع سے سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن سنا فرماتے تھے کہ آج کے دن سے لے کر قیامت تک کوئی قریشی بند کر کے قتل نہ کیا جائیگا اب یہ اس پر دلیل ہے کہ قریش کے خون اس دن کے بعد حرام کئے گئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسدن انکی حرمت ظاہر ہوئی پھر اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا جس مین مکہ کے داخلہ ہونے سے پہلے اور جب اس مین داخل ہوگئے اور اس کے بعد کا حکم بیان فرمایا **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَوَضَعَهَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يَرْتَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون بن اسمٰعیل نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے جس روز سے آسمانون اور زمین آفتاب اور چاند کو پیدا کیا ہے اور مکہ کو ان دونون پہاڑون مین آباد کیا ہے مکہ کو حرام کر دیا ہے پھر مجھسے پہلے کسی کے لئے حلال نہین کیا اور مجھ کو بھی دن کی ایک گھڑی کے سوائے حلال نہین کیا گیا اس کے کانٹے نہ اکہاڑے جائین اس کا درخت نہ کاٹا جائے اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اس کا نقطہ نہ اٹہایا جائے مگر وہی شخص جو اس کی اشاعت کرے تب عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مگر (گہاس) اذخر **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي ذِئْبٍ

۱۰ ۱۱ لہ بخاری و مسلم کی روایت مین ہے کہ آپنے یہ بھی فرمایا تھا کہ اذخر درخت نہ کاٹے جائین اور گھاس کے سوا کچھ نہ اکہاڑا جائے۔ منہ عفی عنہ

قَالَ ثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ اِنَّمَا اَحَلَّهَا لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ

۱۲ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی ذئب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید مقبری نے کہا کہ میں نے ابو شریح کعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس میں خون کو نہ بہائے اور نہ اس میں درخت کاٹے اگر کوئی شخص اجازت دے اور کہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال کیا گیا تھا تو (یاد رکھے) کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے لئے حلال کیا تھا اور لوگوں کے لئے حلال نہیں کیا اور میرے لئے بھی صرف ایک گھڑی کے لئے حلال کیا ہے حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بَهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْبَعْثَ اِلٰى مَكَّةَ لِعُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَاهُ اَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى نَادِيْ قَوْمِهٖ فَجَلَسَ فَقَعَدْتُ اِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاءَ بِهٖ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ عَدَتْ خُزَاعَةُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ فَقَتَلُوْهُ بِقَتِيْلٍ لَّهُمْ وَهُوَ مُشْرِكٌ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا اَلَا ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا اَلَا فَمَنْ قَالَ لَكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحَلَّهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ فَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ قَتِيْلًا لَاَدِيَنَّهُ فَمَنْ قَتَلَ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَا فَهُمْ بِخَيْرِ نَظَرَيْنِ اِنْ اَحَبَّ فَدَمُ قَاتِلِهٖ وَاِنْ اَحَبَّ فَعَقْلُهٗ قَالَ اِنْصَرَفَ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِكُمْ مِنْكَ اِنَّهٗ لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ حُرْمَةٍ وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتَ شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ اَبْلَغْتُكَ

۱۳ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے محمد بن اسحٰق سے کہا اور حدیث بیان کی مجھ سے سعید بن سعید مقبری نے ابو شریح خزاعی سے اس نے کہا کہ جب عمرو بن سعید نے مکہ کیطرف عروہ بن زبیر کے لئے لشکر بھیجا تو اس کے پاس ابو شریح خزاعی آیا اور اس سے وہ حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی سنائی (وہ کہتا ہے کہ) پھر وہ اپنی قوم کی انجمن کے طرف نکلا اور جا کر بیٹھا اور میں بھی اس کے پاس جا کر بیٹھ گیا پھر میں نے عمرو بن سعید سے وہ حدیث بیان کی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی تھی اور وہ حال بیان کیا جو کہ عمرو بن سعید نے کہا تھا (یعنی تم نے حدیث کا خلاف کیا ہے) کہا کہ میں نے اس سے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تھا تو ہم آپ کے ساتھ تھے جب اگلی صبح ہوئی تو بنی خزاعہ نے ہذیل کے ایک شخص پر زیادتی کی اور اس کو کہ میں قتل کر ڈالا بحالیکہ وہ مشرک تھا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھنے لگے اور فرمایا اے لوگو بیشک اللہ تعالیٰ نے جس دن سے آسمان و زمین پیدا کیا ہے مکہ کو حرام کر دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے وہ مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہ تھا اور میرے بعد بھی حلال نہ ہوگا اور کسی اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والے کو یہ حلال نہیں کہ اس میں خون گرائے اس کا کوئی درخت نہ کاٹے نہ مجھ سے پہلے حلال تھا نہ میرے بعد حلال ہوگا اور میرے لئے بھی صرف اس گھڑی غضب (الٰہی) کی وجہ سے حلال ہوا تھا۔ دیکھو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کی حرمت پہلی حرمت کی طرح لوٹ آئی ہے دیکھو جو شخص تم سے یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حلال کر لیا تھا۔ تو (اس سے) کہدو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس کے رسول کے لئے اس کو حلال کیا تھا لیکن تیرے لئے حلال نہیں اے گروہ خزاعہ اپنے ہاتھوں کو روک لو کیونکہ تمنے ایک قتیل کو مار ڈالا ہے میں ضرور اس کی دیت دون گا اس کے بعد جو شخص اس مقام پر قتل کریگا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر وہ چاہے تو قاتل سے قصاص لے اور اگر چاہے تو اس سے دیت لے عمرو بن سعید سنکر کہنے لگا کہ اے بڑے میاں ہم تم سے زیادہ اس کی حرمت کو جانتے ہیں بلاشبہ وہ قاتل اور مانع حرمت اور باغی کو (قتل کرنے سے) نہیں روکتا ابو شریح کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں حاضر تھا اور تم غائب تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ ہمکو حکم دیا کہ ہمارے حاضرین و غائبین کو یہ حکم پہنچا دیں اور میں نے پہونچا دیا **حدثنا** محمد بن حمید بن ہشام الرعینی قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث ابن سعد عن ابی یحیی المقبری انہ قال سمعت ابا شریح الخزاعی یقول لعمرو بن سعید وھو یبعث الجیوش الی مکۃ لقتال ابن الزبیر یا ھذا ائذن لی فلاقول قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مکۃ حرام حرمھا اللہ ولم یحرمھا الناس وانہ لم یحل لامرئ یومن باللہ والیوم الآخر ان یسفک بھا دما ولا یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ فیھا فقولوا لہ ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو قال قال انا ابصر بحرمۃ مکۃ منک یا ابا شریح ان الحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید بن ہشام رعینی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث بن سعد نے ابو سعید مقبری سے کہ انہوں نے کہا میں نے ابو شریح خزاعی سے سنا وہ عمرو بن سعید کو جب کہ منبر پر تھا اور اس نے مکہ معظمہ کی طرف لشکر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے لئے بھیجا تھا یہ کہا تھا اے امیر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ وہ فرماتے تھے کہ (معظمہ) حرام ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے حرام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے صرف میرے لئے اس کو دن میں ایک گھڑی کے لئے حلال کیا ہے اور امید ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ آئینگے کہ اس میں جنگ کرنا جائز سمجھیں گے ان میں سے جو شخص ایسا کرے تو تم کہدو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے رسول کے لئے حلال کیا تھا اور تیرے لئے حلال نہیں کیا چاہئے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے تو میں تمکو یہ حدیث نہ سناتا عمرو کہنے لگا کہ بڑے بوڑھے ہو گئے ہو تمہاری عقل جاتی رہی ہے میں تمکو سزا دونگا انہوں نے کہا دیکھ واللہ ہم امر حق ضرور کہیں گے خواہ تم ہمیں سختی کرو **حدثنا** بحر بن نصر عن شعیب بن اللیث عن ابیہ عن ابی سعید المقبری عن ابی شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل معنی حدیث فھد الذی قبل ھذا الحدیث **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن لیث نے اپنے باپ سے اس نے ابو سعید مقبری سے وہ ابی شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فہد کی اس حدیث کے مثل جو اس سے پہلے گذر چکی ہے بیان کرتے ہیں **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنا الدراوردی قال ثنا محمد بن عمرو بن علقمۃ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحجون ثم قال واللہ انک لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی اخرجت منک ما خرجت ولا یحل لاحد بعدی وانما احلت لی ساعۃ من نھار وھی بعد ساعتھا ھذہ حرام الی یوم القیمۃ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو دراوردی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن علقمہ نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ حجون پر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اس سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخاطب ہو کر) اللہ تو خدا کی زمین میں سے بہتر ہے اور خدا کی پیاری زمین ہے مجھ سے پہلے کسی کے لئے اور مجھ سے بعد کسی کے لئے حلال نہیں مجھکو صرف دن میں ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا اور وہ اس کے بعد قیامت تک حرام ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ
۱۵ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، وَأَبُو سَلَمَةَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال اور ابوسلمہ نے ان دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے محمد
بن عمرو سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ
يُقَالُ لَهُ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثَأْرٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ
وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ
۱۸ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَالَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے وہ یحیی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے
کہ جب اللہ تعالے نے اپنے رسول پر مکہ کو فتح کیا تو ہذیل نے بنی لیث کے ایک شخص کو جو کہ بنی لیث میں سے تھا بعوض ان کے ایک مقتول
کے جو جہالت کے زمانہ میں مقتول ہوا تھا قتل کر ڈالا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے ہوئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بلاشبہ
اللہ تعالے نے مکہ والوں سے ہاتھی (والوں) کو روک دیا اور اپنے رسول اور مومنین کو اس پر غلبہ دیا وہ مجھسے پہلے اور مجھسے بعد کسی پر حلال
نہیں اور میرے لئے بھی دن میں صرف ایک گھڑی حلال ہوا تھا وہ اس وقت حرام ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اس کا کانٹا نہ توڑا
جائے اس کا گرا ہوا لقطہ نہ بنایا جائے مگر اس کے لئے کہ جو اس کو شہرت دے **حَدَّثَنَا** بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ
۱۹ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِذِكْرِ إِسْنَادِهِ وَمِثْلِ مَعْنَاهُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيلَ وَقَالَ لَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ **ترجمہ**
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بکار بن قتیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حرب بن شداد نے یحیی
بن ابی کثیر سے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی مگر اتنا کہا کہ اللہ عزوجل نے اہل مکہ سے ہاتھی کو روک دیا اور فرمایا کہ اس کی گم گشتہ چیز نہ
اٹھائی جائے مگر وہی جو کہ اس کو مشہور کر دے **فَلَمْ يَرَ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَ بِهِ فِي خُطْبَتِهِ هَذِهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَحَلَّ لَهُ مَكَّةَ
سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ حَاجَةٌ بِهِ إِلَى الْقِتَالِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ إِذَا كَانَتْ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَفِيمَا
قَبْلَهَا وَفِيمَا بَعْدَهَا عَلَى مَعْنًى وَاحِدٍ وَكَانَ حُكْمُهَا فِي تِلْكَ الْأَوْقَاتِ كُلِّهَا حُكْمًا وَاحِدًا **ترجمہ** کیا وہ نہیں دیکھتا کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبہ میں اس کی خبر دی ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کے لئے مکہ کو ایک گھڑی کے لئے حلال کر دیا تھا
پھر وہ حرمت قیامت تک لوٹ آئی اور اگر اس گھڑی میں آپ کو جنگ کی ضرورت نہ ہوتی تو اس گھڑی میں اور اس سے پہلے اور
اس کے مابعد بھی یہی بات ہوتی اور ان تمام اوقات میں اس کا ایک ہی حکم ہوتا **فَإِنْ قَالَ** قَائِلٌ إِنَّمَا أُبِيحَ لَهُ إِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا لَا غَيْرُ
ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ آپ کے لئے وہاں پر ہتھیاروں کا ظاہر کرنا مباح ہوا ہے نہ کچھ اور **قِيلَ** لَهُ وَأَيُّ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى إِظْهَارِ
السِّلَاحِ بِهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُقَاتِلَ بِهِ أَحَدًا فِيهَا هَذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا وَلَا يَجُوزُ إِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا إِلَّا وَهُوَ مُبَاحٌ لَهُ الْقِتَالُ بِهِ **ترجمہ**
تو اس کو کہا جائیگا کہ وہاں پر ہتھیاروں کے اظہار کی کیا ضرورت تھی جبکہ آپ اس میں کسی سے (بوجہ امان کے) لڑ نہ سکتے تھے یہ ہمارے
نزدیک محال ہے بلکہ اس میں سے اسی لئے ہتھیاروں کا اظہار ہوا تھا کہ آپکو وہاں پر قتل کرنا مباح تھا **وَقَدْ** بَيَّنَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ
فِي حَدِيثِهِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْفَصْلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ هَذَا الْمَعْنَى فَقَالَ فِيهِ وَإِنَّمَا اللهُ أَحَلَّ لِي الْقِتَالَ فِيهَا سَاعَةً

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِيْ نَهَارٍ فَجَاءَ ذٰلِكَ اَنْ يَحِلَّ لَهٗ قِتَالُ مَنْ هُوَ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَاٰمَنَ هٰذَا الْحَجَّاجَ ترجمہ اور بلاشبہ ہشام بن سعد نے اپنی اس حدیث میں جس کو ہم نے اس سے اس فصل میں ابو سعید مقبری سے یہی مطلب بیان کیا ہے اس میں آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے بھی اس میں اللہ تعالیٰ نے صرف ایک گھڑی کیلئے دن کو جنگ حلال کی ہے کیا اب آپ کے لئے جائز ہے کہ آپ ایسے لوگوں کو قتل کریں جو کہ آپ سے صلح و امن میں تھے یہ بات درست نہیں ثُمَّ قَدْ كَانَ دُخُوْلُهٗ اِيَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُخُوْلَ مُحَارِبٍ لَا دُخُوْلَ اٰمِنٍ لِاَنَّهٗ دَخَلَهَا وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ ترجمہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں داخل ہونا لڑنے والوں کا داخلہ تھا نہ امن دینے والے میں کیونکہ آپ ایسے حال میں داخل ہوئے تھے کہ آپ کے سر مبارک پر خود تھی حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوْهُ قَالَ مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبدالاعلیٰ نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن وہب نے کہا خبر دی ہمکو امام مالک نے انکو ابن شہاب سے خبر دی وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر خود تھی اور جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ ابن خطل ہے جو کہ کعبہ کے پردوں میں لٹک رہا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل کر ڈالو۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ ابن شہاب فرماتے تھے کہ اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے نہ تھے حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا وَقِيْلَ اِنَّهٗ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی اور یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے معلی بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے عمار دہنی سے وہ ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید اصبہانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک بن عبداللہ نے عمار دہنی سے وہ ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل بیان کرتے ہیں حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن ایسے حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ مُخْتَارٍ الدَّوْرَقِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ

۲۵ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکیم اودی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے عمار دہنی سے وہ ابوالزبیر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُولِهِ إِيَّاهَا غَيْرَ طَائِبٍ إِذَا الْمَادَّةُ خَلَقَهَا ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دخلہ کے وقت جنگجو ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْلَالَ اللّٰهِ مَكَّةَ لَهُ كَمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يَدْخُلُوا الْحَرَمَ غَيْرَ مُحْرِمِينَ ترجمہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ جو ان راویوں میں سے ایک ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے مکہ کو حلال کر دیا تھا۔ ۔ ۔ ۔ جیسا کہ ہم نے ان میں ابن عباس سے اس فصل میں روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو مکہ میں غیر محرم ہو کر داخل ہونے سے منع فرمایا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَدْخُلُ

۲۶ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحْرِمًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے حماد نے کہا قیس سے وہ عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا کہ کوئی شخص مکہ میں احرام کے بغیر داخل نہ ہو حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ إِلَّا مُعْتَمِرًا فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَإِنَّ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَدِمَ قَدِيمًا قَالَ لَهُمْ يَقْضِي حَاجَتَهُ وَيَجْعَلُ مَعَهُمْ قَضَاءَهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن ہیثم بن ہیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا کہ عطاء نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مکی پر عمرہ نہیں مگر یہ کہ حرم سے نکل جائے پھر اس میں احرام کے سوا داخل نہ ہو تب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ کے قریب نکلا ہے آپ نے کہا کہ ہاں اپنا کام کرلے اور اس کو پورا کر کے عمرہ کرے

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ

۲۷ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آپ فرماتے تھے کہ میں سوداگر اور دوسرے مطلب کے لئے کوئی شخص بدون احرام کے داخل نہ ہو قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَكَرْنَا أَنَّ إِحْلَالَ اللّٰهِ إِيَّاهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ لِحَاجَتِهِ إِلَى الْقِتَالِ فِيهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ پس جو ہم نے بیان کیا ہے اس کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مکہ کو حلال کیا تھا تو صرف قتل کی ضرورت کی وجہ سے تھا کسی اور وجہ سے نہ تھا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنَ النَّاسَ جَمِيعًا إِلَّا نَفَرًا يَسِيرًا ترجمہ اب اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو امن دیا تھا مگر چند شخصوں کو نہیں دیا تھا وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَإِنَّهُ وُجِدَ مُتَعَلِّقًا

toobaa-elibrary.blogspot.com

بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَكَانَ اَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهٗ وَاَمَّا مَقِيْسُ بْنُ ضَبَابَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ وَاَمَّا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ لِاَهْلِ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ اِلٰهَكُمْ لَكُمْ يُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنْجِنِيْ فِي الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَمْ يُنْجِنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ اَنْجَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَضَعُ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ فَلَاَجِدَنَّهٗ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَاَسْلَمَ قَالَ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ سَرْحٍ فَاِنَّهٗ اِخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهٗ قَالُوْا اَمَا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ

ترجمہ اور ہمین وہ حدیث بیان کرے جو بیان کی ہم سے نہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن فضل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن نصر نے کہا کہ سدی کہتے ہین اس نے مصعب بن سعد سے روایت کی وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین انہون نے فرمایا کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب کو امن دیا مگر چار مردون اور دو عورتون کو اور فرمایا کہ انکو قتل کر ڈالو گو تم انکو کعبہ شریف کے پردون مین پاؤ عکرمہ بن ابوجہل عبداللہ بن خطل مقیس بن ضبابہ۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ عبداللہ خطل تو کعبہ کے پردون مین لٹکا ہوا پایا گیا تب اس کی طرف سعید بن حریث اور عمار بن یاس دونون بڑھے مگر سعید عمار سے بڑھ گیا وہ عمار سے سخت تر تھا اس نے اس کو قتل کر دیا مقیس بن ضبابہ کو لوگون نے بازار مین پایا اور قتل کر ڈالا۔ عکرمہ بن ابوجہل کشتی مین سوار ہو کر چل دیا ان کی کشتی پر تیز ہوا چلنے لگی کشتی والون نے سب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو خالص ہو کر یاد کرو کیونکہ تمہارے معبود تمکو یہان فائدہ نہ دین گے تب عکرمہ نے کہا واللہ اگر ہم کو سمندر مین صرف اخلاص (توحید) نجات دے سکتا ہے تو جنگل مین بھی اس کے سوا اور کوئی نجات نہ دیگا خداوندا مین تیرے ساتھ عہد کرتا ہون کہ اگر تو مجھ کو اس حال سے جس مین کہ مین ہون نجات دیگا تو مین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت مین آؤنگا پھر مین اپنے ہاتھ کو ان کے ہاتھ مین دونگا اور مین ان کو بلاشبہ معاف کرنیوالے سخی پاؤنگا پھر وہ اسلام لے آیا اور عبداللہ بن ابی سرح عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس چھپ گیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہون نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ عبداللہ سے بیعت کرین راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر اس کی طرف تین دفعہ دیکھا اور ہر دفعہ چھپے ہٹ جاتے تھے چوتھی دفعہ آپنے اس سے بیعت کی اس کے بعد آپ اپنے صحابہ سے مخاطب ہوئے کہ کیا تم مین کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جب مین نے اس کی بیعت سے ہاتھ اٹھایا تھا اس کو قتل کر ڈالتا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول ہم آپ کے دل کی بات سمجھتے نہ تھے آپنے ہمکو آنکھ سے کیون نہ اشارہ کیا کہ اس کو قتل کر ڈالتے) آپنے فرمایا نبی کو مناسب نہین کہ چوری آنکھ سے لوگون کی طرف دیکھے حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن فضل نے پھر اپنی اسناد سے اس کے مثل بیان کی قَالَ لَهٗ هٰذَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ اَظْفَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ترجمہ تو اس کے جواب مین اس سے کہا جائیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اس وقت ہوا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے انکو ان پر قدرت دی اَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ صَالَحَ اَوْ لَا كَانَ دَخَلَ فِيْ صُلْحِهٖ ذٰلِكَ هَوْلَاءِ النَّفَرِ وَاَنْ دِمَاءَهُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَدْ حَلَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِاَسْبَابٍ حَدَثَتْ مِنْهُمْ بَعْدَ الصُّلْحِ وَكَذٰلِكَ اَبُوْ سُفْيَانَ اَيْضًا كَانَ فِي الصُّلْحِ ترجمہ کیا وہ جانتا نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پہلے صلح کی تھی تو بلاشبہ اس صلح میں یہ چھ اشخاص بھی داخل تھے اور یہ کہ اس کے بعد ان اسباب کی وجہ سے جو ان سے صلح کے بعد سرزد ہوئے تھے ان کے خون حلال ہو گئے تھے جیسا کہ ہذا ابوسفیان بھی صلح میں داخل تھا ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ بِهِ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ اَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْدٍ وَّلَا عَهْدٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَجَارَهُ الْعَبَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَقْنِ دَمِهٖ بِحُمَادِهٖ وَكَذٰلِكَ هُبَيْرَةُ بْنُ اَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ وَابْنُ عَمِّهِ اللَّذَانِ كَانَا لَحِقَا بَعْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اِلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَرَادَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَّقْتُلَهُمَا وَقَدْ كَانَا دَخَلَا فِي الصُّلْحِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَدْ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُمَا حَتّٰى اَجَارَتْهُمَا اُمُّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَرُمَتْ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا وَكَذٰلِكَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَا مَنْ تَغْلَقُ عَلَيْهِ بَابَهٗ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِي الصُّلْحِ الْاَوَّلِ عَلٰى تَغْيِيْرِ اِشْرَاطٍ عَلَيْهِ فِيْهِ دُخُوْلُ دَارِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا يُغْلَقُ بَابُ نَفْسِهٖ عَلَيْهِ ثُمَّ حَلَّ دَمُهٗ بَعْدَ الصُّلْحِ الْاَوَّلِ بِالْاَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ترجمہ پھر جب عباسؓ ابوسفیان کو لائے تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابوسفیان ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے بدون ذمہ وعہد کے قابو دیدیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہ فرمایا حتیٰ کہ عباس رضی نے اس کو پناہ دی کہ اس کا خون معاف کر دیا جائے علی ہذا ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور اس کے چچا کا بیٹا جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں داخل ہونے کے بعد ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے تھے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے چاہا تھا کہ ان کو قتل کر ڈالیں حالانکہ یہ دونوں پہلی صلح میں داخل تھے پھر ان دونوں کے خون صلح کے بعد ان اسباب کی وجہ سے کہ ان سے سرزد ہوئے تھے حلال ہو گئے تھے حتیٰ کہ ان دونوں کو ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پناہ دی تھی پھر اس وجہ سے ان کے خون حرام ہو گئے تھے علی ہذا جو شخص کہ فتح مکہ کے دن ابوسفیان کے گھر داخل نہ ہوا تھا اور جس نے کہ اپنا دروازہ بند نہ کیا تھا وہ پہلے صلح میں تو داخل تھے کہ جس میں ابوسفیان کے گھر کا داخلہ اور دروازہ بند کرنا شرط نہ تھا پھر صلح اول کے بعد انہیں اسباب کی وجہ سے ان کا خون حلال ہو گیا تھا قَالَ بِمَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ اِسْمُهُ الْعَاصَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ هُبَّارٍ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ مِنْ مَكَّةَ بَعْدَ الْيَوْمِ اَبَدًا وَلَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ الْعَامِ ترجمہ پھر اس نے اس حدیث سے دلیل کی ہے کہ جو بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم بن یونس بغدادی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن منصور طوسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ ابواسحٰق سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعید نے عبداللہ بن ابی السفر سے وہ شعبی سے وہ عبداللہ بن مطیع بن اسود سے وہ اپنے باپ سے اس کا نام عاص تھا (نافرمان) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام مطیع (فرمانبردار) رکھا وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے قتل کرنے کا حکم دیا تو میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آج کے بعد مکہ میں کسی لڑائی نہ ہوگی اور کوئی قریش مرد اس سال کے بعد بند کر کے قتل نہ کیا جائے گا فَهٰذَا لَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يُقْتَلُ اَحَدٌ فِيْ رِبَاطِ الْعَامِ بِحَالٍ فِيْهِ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَعْلَامِ وَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ لَا

یعنی عجب نے ترجمہ غلط کیا ہے